www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

تحریک ختم نبوت

حصہ نوز دہم (۱۹)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

تحریک ختم نبوت میں شیخ الاسلام محمد حسین بٹالویؒ کی خدمات (۴)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ نوز دہم (۱۹) تحریک ختم نبوت میں شیخ الاسلام محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کی خدمات (۴)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۹
سال اشاعت	۲۰۱۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان | صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
قادیانی رسالہ مباہلہ کا جواب	۵
قادیانی عربی مکتوب کا جواب	۱۰
قادیانی ضمیمہ انجام آتھم کا جواب	۱۲
بٹالوی قسم برپیش گوئی لیکھرام اور قادیانی کا گریز	۱۶
قادیانی استفتاء کا بٹالوی جواب	۲۳
قادیانی سراج منیر کا بٹالوی جواب	۳۲
قادیانی اشتہار قطعی فیصلہ کا بٹالوی جواب	۳۴
خواجہ غلام فرید کے خطوط بنام قادیانی	۳۶
قادیانی بدزبانی بحق خلیفہ عثمانی کا بٹالوی ردّ	۴۲
بٹالوی وقادیانی مراسلت ۱۸۹۸ء	۸۳
مبارک علی کا مباحثے سے گریز	۸۶
سرکار بنام قادیانی وبٹالوی	۹۱
بٹالوی ورفقاءہ کی تیرہ ماہ میں ذلت کی قادیانی پیش گوئی	۱۲۴
قادیانی کے حج البیت کا معاملہ	۲۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اشاعت اسلام کی حقیقت	۲۱۷
کرشن قادیانی اور بٹالوی	۲۱۹
قادیانی کی طاعونی پیشگوئی پر بٹالوی تبصرہ	۲۲۲
قادیانی پیش گوئی بابت زلزلہ پر بٹالوی تبصرہ	۳۳۷
براہین جلد پنجم میں قادیانی کا بٹالوی سے خطاب	۳۸۰
بٹالوی مکتوب مفتوح بنام قادیانی	۳۸۵
اسلامی حکم سیاسی متعلق جہاد وقتل مرتد	۴۰۴
کھلی چٹھی بنام مرزا غلام احمد قادیانی	۴۱۱
بجواب محمد احسن امروہی	۴۱۴
آسمانی مسیح اور اسکا رفیق مہدی	۴۲۰
متفرقات	۴۶۷
مقدمہ دیوار	۴۶۷
میر واجد علی کی تحریر متعلق طاعون	۴۷۲
قادیانی طاعون	۴۷۴
مرزا قادیانی عدالتوں میں	۴۷۹
مرزائیوں کی تعداد	۴۸۵
حکیم نورالدین کی ایک توجیہ	۴۸۹
مکاشفہ قادیانی دربارہ سید نذیر حسین	۴۹۰
بٹالوی کا رجوع: قادیانی کے الہامات اور خوابیں	۴۹۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قادیانی رسالہ مباہلہ کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب انجام آتھم میں چند رسائل اور ضمیمہ شامل ہیں جن میں سے ایک رسالہ چیلنج مباہلہ پر مشتمل ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اس کے مخاطب علماء و مشائخ میں سے دس دس ملکر مجھ سے مباہلہ کریں کہ:

اے خدا یہ شخص (مرزا قادیانی) دعوی الہامات میں کذاب اور کافر ہے۔ ہم جھوٹے ہیں تو ایک سال میں ہلاک ہو جائیں۔ یا کسی اور عذاب یا نقصان مال یا آبرو میں مبتلا ہوں۔ یہ ایک سال کی میعاد کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے کہ یہ میعاد مسنون ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کا قول نصاری نجران کے حق میں لما حال الحول ۔ الخ ۔ شاہد ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ اس کے جواب میں مرزا قادیانی کو لکھتے ہیں:

صوفی عبدالحق غزنوی اور مولوی غلام دستگیر قصوری مباہلہ کو تیار ہیں۔ آپ ان سے مباہلہ کیوں نہیں کرتے؟ اس کی وجہ معقول بیان کریں تو بدرجہ سوم میں مباہلہ کو حاضر ہوں۔ مگر اس شرط و تفصیل سے کہ آپ مدعی ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور ملہم ہوں اور میرا (یعنی محمد حسین کا) یہ اعتقاد ہے کہ آپ جیسے اعتقاد اور اخلاق اور اعمال والا کوئی شخص ملہم نہیں ہوسکتا اور نہ آپ کے عقائد جدیدہ اسلامی عقائد ہیں۔

آپ ان دونوں خیال و مقال کو ان ہی الفاظ سے بیان کر کے یہ کہہ دیں اللھم العن الکاذب فی ھذا القول۔ اے خدا ہم دونوں فریق سے جو شخص اپنے قول و اعتقاد میں جھوٹا ہے تو اس پر لعنت کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں اسکے مقابلہ میں آمین کہوں گا جیسا کہ آنخضرت ﷺ نے نصاری نجران کے مباہلہ کے وقت تجویز کیا تھا اور ایسا ہی آپ نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۴۰، و ۴۴ میں کہا ہے۔

پھر اگر آپ کی اس بددعا کا اثر اسی وقت ظاہر ہو گیا اور جھوٹے پر فوراً عذاب نازل ہو گیا تو آپ سچے ہوں گے، ورنہ کذاب دجال سمجھے جائیں گے اور اسی وقت میرے ہاتھ پر تائب ہو کر از سر نو مسلمان ہوں گے۔ یہ شرط اس لئے لگائی گئی ہے اور آپ کی شرط (ایک سال میں اثر مباہلہ ظاہر ہونے کی)، باطل کی گئی ہے کہ مباہلہ میں کوئی شرط سنت آنخضرت ﷺ سے ثابت نہیں۔ اور فوری اثر مباہلہ ظاہر ہونا آنخضرت ﷺ کے ارشاد واجب الاعتقاد سے ثابت ہے۔ لہذا یہ شرط بدعت ہے اور فوری اثر مباہلہ ظاہر ہونا ضروری ہے۔

مسند امام احمد کی حدیث ابن عباسؓ میں آیا ہے کہ:

اگر وہ لوگ نکلتے تو پھر کر اپنے مال وعیال میں کچھ نہ پاتے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباسؓ قال لو خرج الذین یباھلو نہ لرجعوا لا یجدون اھلاً ولا مالاً۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر نکلتے تو جل جاتے و فی روایۃ لو رجعوا لا حترقوا (جلالین مطبوعہ لکھنئو۔ ص ۱۴۵)۔

اور تفسیر بیضاوی میں ہے کہ: خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر وہ نصاری نجران مجھ سے مباہلہ کرتے تو بندروں اور خنزیروں کی صورت میں ہو جاتے، اور اس جنگل میں ان پر آگ بھڑک اٹھتی، اور نجران کے تمام لوگوں کی خدا بیخ کنی کر دیتا۔ یہاں تک کہ درختوں پر جانوروں کی:

فقال علیہ السلام و الذی نفسی بیدہ لو تباھلوا لمسخوا قردۃ و الخنازیر و لا ضطرم علیھم الوادی ناراً ولا استاصل اللہ نجران و اھلہ حتی الطیر علی الشجر۔ (بیضاوی۔ص ۱۴۰)

اور تفسیر کشاف میں ہے کہ: آنخضرت ﷺ نے فرمایا بخدا ہلاکت نصاری نجران کے قریب آ پہنچی تھی۔ اور اگر وہ جھوٹے پر لعنت کرتے، تو بندر، خنزیر بن جاتے، اور ان پر جنگل میں آگ لگ جاتی اور نجران کے سب لوگوں کی بیخ کنی ہو جاتی حتی کہ درختوں پر جانوروں کی۔ اور سال نہ گذرتا یہاں تک کہ کل نصاری (یعنی نجرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن کے علاوہ بھی) ہلاک ہو جاتے۔

و قال والذی نفسی بیدہ ان الھلاکۃ قد تدلی علی نجران ولو لاعنوا مسخوا قردۃ و خنازیر و لا ضطرم علیھم الوادی ناراً و لا ستاصل اللہ نجران و اھلہ حتی الطیر علی رؤس الشجر و لما حال الحول علی النصاری کلھم حتی یھلکوا (کشاف۔ ص ۲۰۸)

ان حوالہ جات میں تصریح ہے کہ نصاری نجران اگر آپ ﷺ کے مقابلے پر نکلتے تو اسی وقت عذاب آ جاتا اور باقی دنیا کے نصاری بھی برس کے گذرنے سے پہلے ہلاک ہو جاتے۔

اس آخری جملہ (برس گذرنے سے پہلے کل نصاری پر عذاب آ جانے کے مخبر ومشعر) سے جو قادیانی نے برس کی شرط کا مسنون ہونا نکالا ہے، تو یہ ان کی بے علمی اور معنی شرط سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ شرط وہ ہوتی ہے جو مشروط سے پہلے کی جاتی ہے۔ اور یہ جملہ آنحضرت ﷺ نے پہلے سے بطور شرط نہ فرمایا تھا اور نہ دعوت مباہلہ کے وقت اس کا ذکر آپ کی زبان مبارک پر آیا۔ یہ جملہ تو آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب کہ انہوں نے مباہلہ سے گریز کیا اور مباہلہ وقوع میں نہ آیا۔ پھر اس سے میعاد سال کی شرط کا مسنون ہونا بجز قادیانی صاحب کس کے خیال سے آ سکتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ مزید لکھتے ہیں کہ دس آدمی کا مقابلے میں نکلنے کی شرط کرنا ایک بدعت اور بے دلیل بات ہے۔ اور اثر مباہلہ کو ایسا وسیع کرنا، کہ ادنی نقصان مال کو بھی شامل ہو، ایک نئی اور نرالی شرط ہے۔ اور اس سے آپ کا یہ مقصود ہے کہ نہ دس آدمی متفق ہو کر نکلیں گے اور نہ مباہلہ کی نوبت آئے گی کیونکہ میرے دعاوی کو دنیا بھر کے مسلمان اور غیر اقوام لغو جانتے ہیں اور ان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

مرزا قادیانی سمجھتا ہے کہ اس کی خوش قسمتی سے صرف دو چار اشخاص اسکے مقابلے کیلئے کھڑے ہیں، جن کی تعداد دس تک نہ پہنچے گی۔ اور اگر بالفرض دس پورے ہو کر نکل کھڑے ہوئے تو ان میں سے کوئی نہ کوئی تو ضرور ایسا ہوگا کہ جس کا سال بھر میں کچھ مالی نقصان ہو جائے، یا اس کی عزت کو کوئی صدمہ پہنچے، کوئی ان کو گالی دیدے یا تھپڑ مار دے۔ اور یہ دونوں نقصان تو ہر کسی کی نسبت آسانی سے تجویز کئے جا سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں جیسا کہ آپ (قادیانی) نے خاکسار کی نسبت ۲۹ شعبان ۱۳۱۰ھ کو اپنا یہ الہام بطور پیش گوئی میعادی چالیس روز کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۶۰۴ میں درج کر کے شائع کیا انی مھین من اراد اھا نتك (یعنی میں اس شخص کی اہانت کرنے والا ہوں جو تیری اہانت کا ارادہ کرتا ہے) اور اس کے عدم وقوع کی صورت میں اپنا کذاب و دجال اور ہر ایک سزا کے لائق ہونا قبول کر لیا تھا (چنانچہ اصل عبارت اس کی پہلے گذر چکی ہے) اور جب اس کا ظہور اس میعاد مقررہ تک کچھ نہ ہوا تو آپ نے اس کی تاویل میں یہ مشتہر کر دیا کہ: یہ شخص (محمد حسین) امرتسر میں ہمارے مباہلہ سے انکاری ہوا (جو محض خلاف واقعہ امر تھا۔ اور میں مباہلہ کے لئے مستعد رہا اور آپ نے گریز کیا تھا چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۱۵ ص ۳۱۴ میں بیان ہوا ہے) یہی اس کی اہانت ہے جس کا خدا کی طرف سے اس پیش گوئی میں وعدہ تھا۔

اور اب ۱۸۹۷ء میں اس مجموعہ رسائل اربعہ کے صفحہ ۹۴۔۹۵ وغیرہ میں اس الہام اور پیش گوئی کی یہ تفسیر کی ہے کہ یہ شخص پہلے مالدار تھا، اب غریب ہو گیا ہے اور کپڑے پرانے پہنتا ہے۔ اور کابل میں بامید انعام واکرام گیا تو وہاں سے اس کو کچھ نہ ملا۔ تہی دست واپس آیا وغیرہ (جن کو آپ نے چھ صفحہ میں ۹۷ سے ۱۰۲ تک بیان کیا ہے) اور ہم ان کے جواب میں کچھ کہنا نہیں چاہتے، بجز اس کے کہ آپ ہمارے ساتھ کابل چل کر وہاں سے اپنے بیانات کی تصدیق کرادیں۔ ان حالات کے بیان میں جو جھوٹا ہوگا، وہاں سے انشاء اللہ زندہ نہ آئے گا اور خس کم جہاں پاك کا مقولہ صادق آئے گا۔ وہاں جانے سے آپ کو مباہلہ کی حاجت بھی نہ رہے گی، جو اثر مباہلہ ہونا چاہیے وہاں خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ آپ کے الہامات وکرامات واعتقادات کا بھی وہاں بخوبی امتحان ہو جائے گا۔ وہاں کے فرمانروا، امیر عبدالرحمٰن آپ جیسے ولیوں کے بڑے قدردان ہیں۔ اور وہاں علماء کا بھی مجمع ہے۔ سارے قصے یک بارگی طے ہو جائیں گے۔ آپ جانا منظور کریں، وہاں لے جانا میرے ذمہ رہا۔

پس جیسے آپ نے اس پیش گوئی انی مھین من اراد اھا نتك کی تفسیر کی ہے، ویسے ہی (مجوزہ مباہلے میں) آپ نقصان مال وعزت کی تفسیر کریں گے۔

ان وجوہات سے آپ کی یہ شرط ناممکن الوقوع کہ دس دس آدمی مل کر مباہلہ کریں، نامنظور ہے۔ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص پیش ہوگا۔اولاً صوفی عبدالحق غزنوی مباہلہ کریں گے۔ثانیاً مولوی غلام دستگیر قصوری۔ان دونوں کے مباہلہ سے آپ گریز کریں اوراس کی وجہ معقول بیان کریں،تو پھر یہ خاکسار محمد حسین۔

اور مباہلے کیلئے اگر آپ اکیلے نکلیں تو آپ کا مقابل بھی اکیلا نکلے گا۔اوراگر آپ اپنی جورواور لڑکوں کو ساتھ لاویں گےتو وہ بھی معہ عیال آئیں گے۔

اور آپ (قادیانی) کی تعمیم عذاب (کہ وہ ایک دو روپیہ کے نقصان اور چوری،اور ایک دو گالیوں کو شامل ہے) نامنظور ہے۔آپ الہام کا ٹیلی فون لگا کر اپنے ملہم سے پوچھ دیں کہ کس قسم کا عذاب ہوگا تاکہ پھر آپ کو اس کی شرح کرنے اوراس کے معنی بتانے کی حاجت نہ رہے۔اوراگر آپ تعیین عذاب سے عاجز ہیں تو پھر کسی قسم کے عذاب کی پیشگوئی نہ کریں۔اور نہ بعد الوقوع اس کے معنی کی تشریح کریں۔عذاب جو آسمانی اور غیر معمولی ہوگا، اس کو ایک عالم خود دیکھ لے گا اوراس سے آپ کا تقدس دنیا میں تسلیم کیا جائے گا۔اوراگر ایسا کوئی عذاب کسی پر نہ آیا تو کس وناکس پر آپ کا کذاب اور دجال اور مفتری علی اللہ ہونا ثابت ہوجائے گا۔پھر آپ کا حق نہ ہوگا کہ آپ تاویل کرکے خود کو کذاب ہونے سے بچاویں اوراگر مگر لیکن وممکن کہہ کر عذاب کو ثابت کرنے کے درپئے ہوجاویں۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنۃ۔جلد ۱۸۔ص ۸۵تا۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی عربی مکتوب کا جواب

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ:

مرزا صاحب کی کتاب انجام آتھم میں شامل ایک عربی مکتوب دوسودس صفحہ کا رسالہ ہے جس کا اکثر حصہ تو گالیاں ہیں جن میں منجملہ علماء نو اشخاص کو خاص کر مخاطب کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک حضرت شیخنا و مولانا شیخ العرب والعجم مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی ہیں اور ایک جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ اور ان سب میں زیادہ اس خاکسار کو ہی گالیوں سے مشرف فرمایا ہے۔

(اس مکتوب میں ایک جگہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے: وکان فی ھذہ الدیار تسعة رھط من الاشرار وکانوا مفسدین فی الارض ولا ینتھجون مھجة الخیار وما کانوا صالحین و وجدتھم فی الکبر والاباء کالجملة المتناسبه الاجزا او کامراض متشابھة فی الخبث والایذاء ورئیت کانھم من المعادین المعتدین فمنھم رجل امر تسری یقال له رسل بابا انه امرء لا یعرف صدقا ولا صوابا.... ومن التسعة الذین اشرت الیھم رجیل یقال له اصغر۔ وانه یزعم فی محافل واملاء فسیعلم کیف یجعل من الاصغرین ....ومن المعترضین المذکورین شیخ ضال بطالوی و جارغوی یقال له محمد حسین وقد سبق الکل فی الکذب والمین وانه ابی واستکبر واشاع الکبر واظھر حتی قیل انه امام المستکبرین ورئیس المعتدین ورائس الغاوین ھوالذی کفرنی قبل ان یکفر الآخرون.... فیا ایھا الشیخ والمفتری البطال الم یان لك ان تتوب وتلین البال.... ثم اعلم ایھا الشیخ الضال والدجال البطال ان الثمانیة الذین ھم ثمار عودك و وقود وقودك الذین ادخلوا فی التسعة المخاطبین فمنھم شیخك الضال الکاذب نذیر المبشرین ثم الدھلوی عبد الحق رئیس المتصلفین ثم عبد اللہ التونکی ثم احمد علی السھارنپوری من المقلدین ثم سلطان المتکبرین الذی اضاع دینه بالکبر و التوھین ثم الحسن الامروھی الذی اقبل علی اقبال من لبس الصفافة وخلع الصداقة واعتلقت اظفارہ بعرضی کالذئاب۔ وآخرھم الشیطان الاعمی والغول الاغوی یقال له رشید الجنجوھی وھو شقی کالامروھی ومن الملعونینفھولاء تسعة رھط کفرونا او سبونا وکانوا مفسدین۔ فایھا الشیخ انی اعلم انك رئیس ھذہ الثمانیة وکمثل امام لتلك الفئة الباغیة وھم لك کالتلا میذ فی الغوایة او کالمسحورین۔ (مکتوب احمد طبع خامس ربوہ ۱۹۶۳ء صفحہ ۹۱-۱۰۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ (انجام آتھم) صفحہ ۲۳۶) اس تحریر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۶ء میں اپنے نامی مخالفین کے نام گنوائے ہیں جو یہ ہیں: مولوی غلام رسول عرف رسل بابا، مولوی اصغر، مولوی محمد حسین بٹالوی، سید نذیر حسین دہلوی، مولوی عبدالحق حقانی، پروفیسر محمد عبداللہ ٹونکی، مولوی احمد علی سہارنپوری، مولوی سلطان الدین جے پوری، مولوی محمد حسن امروہی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی رشید احمد گنگوہی۔ اور ان بزرگوں کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ''تسعۃ اشرار'' کہنے کے بعد مولانا محمد حسین بٹالویؒ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تحریک ختم نبوت میں تم ان سب کے امام ہو تم ان کے رئیس ہو۔ اور اس فہرست کے باقی لوگ تحریک میں گویا تمہارے شاگرد ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ تم نے ان پر جادو کر رکھا ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کیے بغیر تمہاری ہاں میں ہاں ملاتے اور تمہارے پاؤں پر پاؤں رکھے جاتے ہیں۔ تم امام متکبراں ہوں، تم رئیس تجاوز کنندگان ہو تم گمراہوں کے سردار ہو اور تم ہی وہ شخص ہو جس نے سب سے پہلے مجھے کافر کہا ہے۔۔بہاء)

اور اس رسالہ کا کچھ حصہ اپنے الہامات و کرامات و اعتقادات کے بیان میں ہے۔ من جملہ کرامات ایک یہ کرامت ظاہر فرمائی ہے کہ: میں نے امّی ہو کر عربی زبان میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ اور میرا مخاطب اس کے مقابلہ سے عاجز ہے۔ بلکہ ان عبارتوں کے پڑھنے اور ترجمہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ وغیرہ۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ جواباً فرماتے ہیں:

گالیوں کا جواب تو وہی ہے جو پہلے بھی دیا جا چکا ہے

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

آپ کے اعتقادات پر اشاعۃ السنہ کی جلد ۱۳ سے ۱۶ تک مفصل بحث ہو چکی ہیں۔ ان ابحاث سے چشم پوشی کر کے ان اعتقادات کو پیش کرنا، آپکے دعوی نبوت یا محدثیت سے (جس کیلئے غیرت اور حیا لازمی شرط ہے) مناسبت نہیں رکھتا۔ الہامات و کرامات کا جواب بھی ان تصانیف میں کافی دیا گیا ہے۔ اور اب بھی بضمن جواب مباہلہ عرض کیا گیا۔

کرامت سے عربی نویسی کا جواب بھی دیا جا چکا ہے کہ اگر آپ الہام سے یہ عربی عبارت لکھتے تو اس میں ایک بھی غلطی نہ کرتے۔ چہ جائے کہ غلطیوں کا دریا آپ کی تصانیف میں موجیں مار رہا ہے۔

بالمقابلہ عربی لکھنے کا جواب بھی دیا جا چکا ہے کہ آپ کسی مجلس میں تشریف لایئے اور اپنی عربی کے جوہر دکھایئے۔ اور بالمقابلہ کچھ سنیئے کچھ لکھوایئے۔

غلطیوں کے جواب میں آپ نے اپنے بعض رسائل میں یہ عذر کیا ہے کہ وہ کاتب کی غلطیاں ہیں یا پڑھنے والے کے فہم کی غلطیاں۔ اس امر کے تصفیہ کیلئے بھی آپکا کسی مجلس میں آنا ضروری ہے۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۸ ص ۹۰ تا ۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ضمیمہ انجام آتھم کا جواب

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ

مرزا صاحب نے اپنی کتاب انجام آتھم کے ساتھ ۶۴ صفحات کا ضمیمہ منسلک کیا ہے جس میں انہوں نے اکثر پچھلے دعاوی کا اعادہ کیا ہے کہ میں نے تین ہزار نشان آسمانی دکھائے ہیں۔ مثلاً

۱۔ میری پیش گوئی سے مرزا احمد بیگ مرا۔

۲۔ میری پیش گوئی سے اس کا داماد (آپ کی منکوحہ آسمانی کا شوہر ثانی) بھی مر جاتا، مگر وہ ڈر گیا تھا اس لئے بچ گیا۔ آئندہ وہ بھی مر جائے گا۔

۳۔ میری پیش گوئی کے مطابق عبداللہ آتھم مرا۔

۴۔ مجھے فروری ۱۸۸۶ء کو الہام ہوا تھا کہ خدا تین کو چار کریگا۔ اس پیش گوئی کے مطابق میرے ہاں تین لڑکے محمود بشیر اور شریف پیدا ہوئے ہیں۔ اب چوتھا ہوگا جو تین کو چار کرے گا۔ اور اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوگی۔

۵۔ مجھے الہام ہوا تھا یا احمد فاضت الرحمة من شفيتك (اے احمد فصاحت اور بلاغت کے چشمے تیرے لبوں پر جاری کئے گئے ہیں)۔ اس پیشگوئی و الہام کے مطابق میں نے کئی عربی کتابیں تصنیف کی ہیں جن کا مقابلہ کوئی مولوی نہیں کرسکتا۔

۶۔ مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ تو مشہور ہو جائے گا اور لوگ دور سے تیرے پاس آئیں گے۔ اس پیش گوئی کے مطابق ساٹھ ہزار اشخاص سے زیادہ میرے پاس آئے ہیں اور آٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مرید ہو گئے ہیں۔

ایسی ہی اور پرانی لن ترانیاں آپ نے ہانکی ہیں، اور دو نئی ہانکی ہیں۔

۱۔ سکھوں کو دعوت اسلام کی غرض سے میں نے ایک کتاب ست بچن لکھی ہے جس سے سولہ لاکھ سکھوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کی امید ہے۔

۲۔جلسہ اعظم مذاہب میں اپنے مضمون کے غالب رہنے کی میں نے پیش گوئی کی تھی جو پوری ہوئی۔سب سے بڑھ کر میرا ہی مضمون لوگوں کو پسند آیا۔حتی کہ شیخ محمد حسین بٹالوی بھی اس روز طوعاً و کرہاً قائل ہو گئے کہ یہ تمام تاثیر خدا کی طرف سے تھی اور یہ مضمون اسلام کی فتح کا موجب ہوا۔

اور تیسری یہ حرکت کی ہے کہ اس ضمیمہ کے صفحہ ۵ سے ۷ تک حضرت مسیح (على نبينا و عليه السلام) کو دل کھول کر گالیاں دی ہیں کہ وہ موٹی عقل کا آدمی تھا، جھوٹ بھی بولا کرتا تھا، لوگوں کو گالیاں دیا کرتا تھا، ان سے مار کھاتا تھا، اسکے حسب نسب میں یہ خلل تھا کہ اس کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار کسبیاں تھیں۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ جواباً فرماتے ہیں کہ قادیانی کے پچھلے دعاوی اور پرانی لن ترانیوں کا جواب ہم دے چکے ہیں۔جیسا کہ نمبر اول کا ہم نے اشاعۃ السنہ جلد ۱۵ میں صفحہ ۲۵ سے ۳۸ تک پچاسی سوال کے ضمن میں جواب دیا۔اور جلد ۱۷ کے صفحہ ۳۸۲ میں اور جلد ۱۸ کے صفحہ ۶۲ وغیرہ میں بھی وہ جواب موجود ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ مرزا احمد بیگ میعاد پیش گوئی کے مطابق فوت نہیں ہوا۔

نمبر ۲ کا جواب تفصیل کے ساتھ اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ میں صفحہ ۱۸۱ سے ۱۸۶ تک دیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ وہ قادیانی کی پیش گوئی سے نہیں ڈرا۔اور وہ محمدی بیگم کے ساتھ زندگی گذار رہا ہے اور اگر وہ واقعہ میں ڈر گیا ہے تو بھی وہ پیشگوئی جھوٹی ہو گئی ہے۔

نمبر ۳ کا جواب تفصیلی اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ میں صفحہ ۵۴ سے ۱۱ تک اور جلد ۱۷ میں بصفحہ ۳۸ دیا ہے کہ وہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی ہے۔

نمبر ۴ کا جواب اسی صفحہ میں دیا گیا ہے کہ یہ پیش گوئی ایسی جھوٹی ہو گئی ہے کہ آئندہ بھی اس کے سچا ہونے کا وقت نہیں رہا۔

نمبر ۵ کا جواب نمبر ۱۲ جلد ۱۵، اشاعۃ السنہ میں مفصل دیا گیا ہے کہ قادیانی کی عربی، عربی نہیں۔اسی لئے کوئی عالم اس کی طرف التفات نہیں کرتا۔قادیانی کو عربی دانی کا دعوی ہے تو میدان میں نکلیں اور بالمشافہ جو ہر دکھلاویں اور ہماری اس نکتہ چینی کا جواب دیں جو ہم نے ان کی عربی پر کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مقام میں اس جواب کی تائید میں کہا جاتا ہے کہ ساٹھ ہزار کی تعداد تو آپ (قادیانی) نے فتح الاسلام میں بتائی تھی جو ۱۸۹۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ اور اب ۱۸۹۷ء میں بھی وہی تعداد بتائی ہے حالانکہ آپ کو روز افزوں ترقی مہمانوں کا دعوی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اس تعداد کے بیان میں جھوٹ بولا ہے۔ اپنے مریدوں کی تعداد کہیں آپ آٹھ ہزار بتاتے ہیں کہیں دس ہزار۔ اور ان کی فہرست آئینہ کمالات اسلام میں شائع کی تو اس میں صرف تین سو کے لگ بھگ نام درج کئے ہیں۔ اور زیر نظر ضمیمہ میں صرف تین سو تیرہ ہی ذکر کئے ہیں۔ یہ اختلاف بھی آپ کے کذب پر دلیل ہے۔

آپ کی نئی لن ترانیوں میں سے پہلی کا جواب یہ ہے کہ اس رسالہ ست بچن سے جو سکھوں کو ہدایت ہوگی، اس کا نمونہ آپ نے اشتہار (۱۵۔ اپریل ۱۸۹۷ء) میں خوب دکھایا ہے کہ راج اندر سنگھ اڈیٹر خالصہ گزٹ نے اس رسالہ کو پڑھ کر آنحضرت ﷺ پر طعن کیا ہے۔ اسی پر باقی ماندہ سکھوں کی ہدایت یابی کا قیاس ہوسکتا ہے۔ ان گالیوں کا (جو سکھ دے رہے ہیں یا آئندہ دیں گے) ثواب آپ ہی کے نامہ اعمال میں داخل ہوگا کیونکہ آپ نے ان کے پیشوا (گورونانک) ہندو کو مسلمان کہہ دیا (جو مسلمان کو یہودی اور نصرانی کہنے کے برابر ہے) تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو برا کہا۔ گویا آپ نے برا کہا۔

کسی مسلمان پر اس رسالہ کی ہدایت کا اثر ظاہر ہوگا تو یہی ہوگا کہ در پردہ تو وہ مسلمان کہلائے گا اور ظاہراً ہندوؤں کے سے کام کرے گا۔ جیسے آپ کے باوا، اور ولی اور سکھوں کے گرونانک کرتے رہے کہ تمام عمر ہندوؤں میں رہے، ہندو کہلائے، علانیہ مسجدوں اور مسلمانوں کی مجالس میں نمازوں اور جماعتوں میں شامل نہ ہوئے، علانیہ حج نہ کیا، روزہ نہ رکھا، زکوۃ نہ دی۔ اگر بقول آپ کے کچھ کیا تو خفیہ کیا (جس کی عہد سلاطین اسلام میں، جوان کا زمانہ تھا، کچھ ضرورت نہ تھی)۔ معہذا وہ آپ کے نزدیک مسلمان اور ولی علیہ الرحمۃ کہلانے کے مستحق ہوئے تو اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ جو شخص آپ کے اس رسالہ کو حق جان کر ان کو مسلمان مان لے، وہ ظاہر میں نماز روزہ چھوڑ کر مسلمانوں کی مجلسوں و مسجدوں سے علیحدہ ہو کر دھوتی باندھ کر، مالا ہاتھ میں لے کر مونچھیں بڑھا کر، سر پر کیس رکھا کر، واہ گرو، واہ گرو کہتا ہوا کسی بونگہ یا دھرم سالہ میں جا پڑے گا۔ اور پھر دل سے مسلمان کا مسلمان کہلائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری لن ترانی کا جواب یہ ہے کہ کسی اہل علم مسلمان نے آپ کے مضمون کو پسند نہیں کیا، گوعلوم دین سے جاہلوں صرف انگریزی اردوخواندوں نے اس کو پسند کیا ہو۔اور خاکسار نہ تو آپ کے مضمون پڑھنے کے وقت یا اپنا مضمون سنانے کے سوا کسی اور وقت اس جلسہ میں گیا، اور نہ آپ کا مضمون سنا، اور نہ اس کی نسبت وہ کلمہ کہا جس کو آپ نے میری طرف منسوب کیا ہے۔

تیسری حرکت حضرت مسیح کو دشنام دہی کی جو آپ سے اس ضمیمہ انجام آتھم میں ہوئی ہے، حکومت و سلطنت اسلام ہوتی تو ہم اس کا جواب آپ کو دیتے۔اسی وقت آپ کا سر تلوار سے کاٹ کر آپ کو مردار کرتے۔ سچے نبی کو گالیاں دینا مسلمانوں کے نزدیک ایسا کفر اور ارتداد ہے جس کا جواب بجز قتل اور کوئی نہیں ہے۔مگر کیا کریں مجبور ہیں، سلطنت غیر اسلامی ہے۔اس کے ماتحت رہ کر ہم اس فعل کے مجاز نہیں۔اور سلطنت کو (جو عیسائی کہلاتی ہے) اس امر کی پرواہ نہیں ہے۔رہے پادری جو مذہب ہی کی خدمت وحمایت کے صدقہ و طفیل سے ٹکڑا کھاتے ہیں، وہ بھی اپنی تنخواہ سے کام رکھتے ہیں۔حمیت وغیرت مذہب کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔اب آپ شوق سے جس قدر چاہیں حضرت مسیح کو یا کسی اور نبی کو گالیاں دیں، کوئی پوچھنے پکڑنے والا نہیں۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔جلد ۱۸۔ص ۹۰ تا ۹۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالوی قسم بر پیش گوئی لیکھ رام
اور مرزا قادیانی کا گریز

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ، پیش گوئی متعلق قتل لیکھ رام کے جھوٹی ہونے پر قسم کھانے کے لئے مستعد ہوئے اور اس مضمون کو رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر جلد ۱۸ کے صفحہ ۵۳ میں بہ تفصیل درج کر کے اس کے خلاصہ سے انہوں نے بذریعہ اشتہار مرزا قادیانی کو مطلع کیا، تو مرزا صاحب نے اپنی ناجائز شروط سابقہ اور ایک نئی شرط کی پناہ اور آڑ لے کر اس قسم (حلف) کی منظوری سے انکار کر دیا۔ اس پر مولانا بٹالویؒ نے:

ہماری قسم کی منظوری سے الہامی قاتل اور خونی مسیح کی گریز

کے عنوان سے ایک مضمون لکھا جس میں بتایا کہ

وہ مدت کا شور اور جوش وخروش اشتہار مستعدی قسم کے شائع ہونے کے بعد ایک منٹ بھی نہ ٹھہرا اور:

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

کا مصداق بن گیا۔ پہلے تو آپ نے قلمی خط مورخہ ۲۶۔ اپریل ۱۸۹۷ء میں چند گالیوں اور مکروہ الفاظ (غبی، حمق، سفاہت وغیرہ) سے یاد فرما کر تین شرطیں پیش کیں۔ اول وہی پرانی شرط کہ میعاد عذاب ایک سال کی مقرر ہو گی۔ دو وجہ سے، اول یہ کہ یہ شرط الہامی ہے اور الہامی شرط کو ملہم بدل نہیں سکتا، دوسری یہ کہ یہ میعاد مسنون ہے۔ اور کہا کہ یہ سچ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے برس کا نام لے کر یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر وہ مباہلہ کرتے تو بلا توقف عذاب نازل ہو جاتا۔ اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ خدا تعالی نے اپنے نبی کو برس تک عذاب کے نزول کا وعدہ دے کر پھر اس خاص زمانہ سے اطلاع بھی دے دی جو برس کے اندر مگر بہت قریب اور بلا توقف ظہور میں آنے والا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری شرط (جونئی شرط آپ نے بڑھائی ہے) یہ ہے کہ قبل اس کے کہ آپ قسم کھاویں ٹھیک دو گھنٹہ بالمواجہہ تقریر سے میں آپ کے پاس اپنے اسلام اور الہام اور لیکھ رام والی پیش گوئی کے متعلق وجوہات مفصل بیان کروں۔ پھر پوچھوں گا کہ کیا آپ کو اس سے انکار ہے۔ اور اس کے جواب میں آپ صرف اس قدر کہنے کے مجاز ہوں گے کہ مجھے انکار ہے۔ پھر تین دفعہ اپنے مشتہرہ الفاظ سے قسم کھائیں گے اور بجائے فوری عذاب کے ایک سال بیان کریں گے۔

تیری شرط یہ کہ اگر سال کے اندر اس جھوٹی قسم کا کوئی عذاب آپ پر نازل ہوا تو ضرور ہوگا کہ میں بذریعہ اشتہار اس کا اظہار کروں۔

پھر آخر خط میں لکھ دیا کہ یہ تمام شرائط قطعی ہیں ان کو کم وبیش کرنا جائز نہ ہوگا۔

شیخ الاسلام بتاتے ہیں کہ: پھر اس مضمون کا ایک اشتہار مورخہ یکم مئی ۱۸۹۷ء آپ نے شائع کیا۔ اس میں بھی دل کھول کر گالیاں بالفاظ حماقت، شرارت، خباثت، لعنت، منہ پر تھوکنا وغیرہ دے کر ان ہی شرائط پر اصرار کیا۔ اور شرط دوم میں یہ فقرہ بڑھا دیا کہ آپ کو میرے دو گھنٹے کی تقریر کے مقابلہ میں کچھ بولنے کا اختیار نہ ہوگا۔ میت کی طرح چپ رہنا ہوگا۔ اور شرط کی نسبت کہا کہ یہ گریز نہیں، اور چور کی داڑھی میں تنکا کی مثل پر عمل کر دکھایا۔ اور اس سے مقصود صرف رفع شبہ و اتمام حجت بتایا۔ اور جو مقصود اپنے پہلے قلمی خط میں بتا چکے تھے کہ ہم اپنے اسلام کی وجوہات بیان کریں گے، اس کو اس اشتہار میں چھپایا۔ اور شرط سوم کی تفصیل اور عذاب کی تشریح میں بضمن حاشیہ کہا کہ وہ عذاب ایسا ہوگا جس کا مزہ آپ نے پہلی زندگی میں نہ چکھا ہوگا، خواہ وہ زمین سے ہو، خواہ آسمان سے، خواہ آپ کی مالی حالت پر ہو، خواہ عزت، پر خواہ ہمارے لئے ایسا نشان ظاہر ہو جس سے لوگ آپ پر لعنت کریں گے اور تھوکیں گے۔

ان شرائط کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ ہمارا آخری اشتہار ہے ان شرائط کو آپ نہ مانیں گے تو آئندہ ہم آپ کو مخاطب نہیں کریں گے۔ (قادیانی اشتہار کا متعلقہ حصہ یوں ہے: اشتہار واجب الاظہار: شیخ محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعت السنہ کا ایک اشتہار جس پر کوئی تاریخ نہیں اور جس کا عنوان یہ ہے، الہامی قاتل مرزا غلام احمد۔ الخ۔ میری نظر سے گذرا۔ شیخ صاحب کا یہ اشتہار بھی ان بے جا نیش زنیوں اور مفتریانہ حملوں سے بھرا ہوا ہے کہ جو ہمیشہ وہ اپنی سرشت اور خاصیت کی وجہ سے کیا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔لیکن اس وقت ان ناپاک اتہامات کا جواب دینا ضروری نہیں۔ہم انکے دشمن اسلام رسالہ کے نکلنے کے منتظر ہیں۔تب انشاء اللہ کماحقہ ان شیطانی وساوس کو دور کیا جائے (اشاعۃ السنہ جلد ہژدہم بابت ۱۸۹۵ء نمبر۵تا۱۲، ۱۸۹۸ء میں شائع ہوا) بالفعل جس مطلب کے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ شیخ صاحب مقدم الذکر اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ لیکھرام والی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔اور نیز ارقام فرماتے ہیں کہ میں اس بارے میں قسم کھانے کے لئے تیار ہوں۔مگر ایک برس کی میعاد سے ڈرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس قدر مدت میں مرجائیں یا کوئی اور عذاب نازل ہوجائے۔لیکن میں مکرران کو سمجھاتا ہوں کہ ایک شخص کے ساتھ کہ اپنی ذکر کردہ میعاد کی بنیاد الہام ٹھہراتا ہے،ضد کرنا حماقت ہے۔صاحب الہام کے لئے الہام کی پیروی ضروری ہوتی ہے۔ہاں اللہ تعالی اس بات پر قادر ہے کہ چند ہفتہ میں ان پر عذاب نازل کرے مگر ہماری طرف سے ایک برس ہی کی میعاد ہوگی۔اب اس سے ان کا منہ پھیرنا اپنے دروغ گو ہونے کا اقرار کرنا ہے

اے شیخ بٹالوی صاحب! آپ تسلی رکھیں کہ اگر آپ اپنی قسم میں سچے ہوں گے تو کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا۔لیکن اگر قسم میں کوئی چھپی ہوئی بے ایمانی ہوگی،تو خدا تعالی آپ کو ضرور سزا دے گا،تا دوسرے مولوی عبرت پکڑیں۔مگر یہ شرط ضروری ہوگی کہ قسم کھانے سے پہلے آپ جلسہ قسم میں چپ بیٹھ کر دو گھنٹے تک میری وہ وجوہات سنیں جو میں اپنے الہام اور پیش گوئی کے صحت وقوع کے بارے میں بیان کرونگا اور آپ کو اختیار نہیں ہوگا کہ کچھ چون و چرا کریں بلکہ میت کی طرح عالم خاموشی میں رہ کر سنتے رہیں گے اور پھر اٹھ کر اسی عبارت کے ساتھ جو آپ اشتہار میں لکھ چکے ہیں تین مرتبہ قسم کھائیں گے اور ہم آمین کہیں گے۔صرف اس قدر عبارت میں تبدیلی ہوگی کہ بجائے فوراً کے ایک برس کا نام لیں گے۔اور اگر اب آپ نے پہلوتہی کی اور بیہودہ شرائط اور پیچ در پیچ حیلہ حوالے کی باتوں کو شروع کردیا جیسا کہ آپ کی عادت ہے تو سب پر کھل جائے گا کہ آپ کی نیت صحیح نہیں ہے اور آپ اپنی پہلی شامت اعمال کی محافظت میں لگے ہوئے ہوئے۔

غرض یہ ہمارا آخری اشتہار ہے۔اگر آپ اپنی ملّانہ حیلہ بازیوں سے باز نہ آئے تو ہم آپ کے ساتھ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے اور نہ پھر ہم آپ کو مخاطب کریں گے۔..ایک سال کی شرط بوجہ رعایت سنت اور الہامات متواترہ کے ہے۔اور محمد حسین کے لئے جو یہ شرط ٹھہرائی گئی کہ قسم کھانے سے پہلے دو گھنٹے تک ہمارے الہام اور پیش گوئی لیکھرام والی کے متعلق دلائل سنے،یہ گریز نہیں بلکہ یہ امر مسنون ہے کہ تا خدائے تعالی کی حجت بالمواجہ پوری ہوجائے۔

حاشیہ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں: اے شیخ صاحب! یہ سزا اور عذاب جو قسم کے بعد ایک برس تک آپ پر وارد ہوگا اس میں معجزانہ شرط ہم نے رکھ دی ہے کہ وہ ایسا عذاب ہو کہ آپ نے اپنی زندگی میں اس کا مزہ نہ چکھا ہو،خواہ زمین سے ہو خواہ آسمان سے اور خواہ آپ کی مالی حالت پر وارد ہو اور خواہ عزت پر اور خواہ جان پر۔اور خواہ اس عرصہ میں ہمارے لئے خدا تعالی کی طرف سے کوئی اور عظیم الشان اور فوق العادت نشان ظاہر ہوجائے جس سے ہزارہا لوگ آپ پر لعنت بھیجیں اور آپ کے منہ پر تھوکیں کہ اس نے شرارت اور خیانت سے صادق کا مقابلہ کیا۔مگر ہر ایک عذاب فوق العادت ہونا ضروری ہوگا۔یکم مئی ۱۸۹۷ء۔منقول از مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ج ۲۔ص ۴۰۵ تا ۴۰۸)(الحکم قادیان نے لکھا ہے کہ مولانا بٹالوی نے محمد بخش چوغطہ قوم اعوان ساکن ہموں گکھڑ ضلع سیالکوٹ کے ہاتھ مرزا قادیانی کو بھیجا۔مرزا صاحب نے اس کے ٹائیٹل پر یہ لکھ کر محمد حسین کو واپس بھجوادیا: ربّ ان کان ھذا الرجل صادقاً فی قولہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاکرمه و ان کان کاذباً فخذه۔ الحکم ۲۰۔ ۲۷ جولائی ۱۸۹۸ء ص ۵)

شیخ الاسلام لکھتے ہیں اس کے جواب میں خاکسار نہایت عجز و کمال ادب سے گذارش کرتا ہے کہ گالیوں کا جواب تو وہی ہے جو بارہا دیا گیا:

بدم گفتی و خورسندی عفاک اللہ نکو گفتی   جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

آپ الہامی ہیں، یہ گالیاں بھی الہامی ہوں گی۔ ان کا مقابلہ وہ کرے جو آپ جیسا الہامی ہو (خدا کسی مسلمان کو ایسا نہ کرے)۔ میعاد کے مسنون ہونے کا دعوی تو آپ کو پہلے بھی تھا ہمارے اشتہار میں اس کی دلیل کا مطالبہ ہوا تھا۔ آپ نے کوئی دلیل تو پیش نہ کی اپنے دعوی کا اعادہ کر دیا جو شرم و حیا کے بالکل مخالف ہے۔

آپ کا اس امر کو سچ تسلیم کر کے کہ:

نصاری نجران کیلئے آنحضرت ﷺ نے بلا توقف عذاب نازل ہونے کیلئے خبر دی تھی،

یہ کہنا کہ خدا تعالی نے اپنی نبی کو برس تک نزول عذاب کا وعدہ دیا تھا اور یہ امر حدیث لما حال الحول سے سمجھ میں آتا ہے، ایک اور دعوی دروغ ہے۔ اس حدیث میں یہ ذکر نہ صراحۃً ہے نہ اشارۃً کہ اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ کو دعوت مباہلہ کے وقت اور گریز نصاری سے پہلے سال بھر تک عذاب آنے کی خبر دی تھی اور نہ یہ آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے مباہلین نصاری کو بطور شرط پہلے سے یہ بات کہدی تھی، یا آنحضرت ﷺ نے اپنے پیرو مسلمانوں کو یہ خبر دے دی تھی کہ ان (عیسائیوں) پر برس کے اندر عذاب نازل ہوگا۔ اس حدیث میں جو برس گذرنے سے پہلے نصاری پر عذاب نازل ہونے کا آنحضرت ﷺ نے ذکر کیا ہے وہ تو نصاری نجران کے مباہلہ سے گریز کر جانے کے بعد ذکر فرمایا تھا جس سے ہرگز یہ ثابت و مفہوم نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالی نے پہلے بھی آنحضرت ﷺ کو اس میعادی عذاب کی خبر دی تھی، یا آنحضرت ﷺ نے بطور شرط مباہلین سے یہ بات کہدی تھی۔

الہامی صاحب نے اس حدیث سے اس مفہوم کو نکالنے میں دروغ گوئم بر روئے تو، پر عمل کیا ہے اور: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد، کا مصداق بن کر دکھایا ہے۔

پھر یہ ذکر ما بعد بھی کل (یعنی تمام دنیا یا کل عرب کے) نصاری کی نسبت ہوا تھا کیونکہ مقابلہ میں نکل کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کرنے والوں کی نسبت تو صاف فرمایا گیا ہے کہ وہ وہاں سے بچ کر نہ جاتے اور اس جنگل میں آگ لگ جاتی جس سے درختوں پر جانور بھی نہ بچتے۔ یعنی ان پر بلا توقف عذاب نازل ہو جاتا جس کا الہامی قاتل صاحب کو بھی اعتراف ہے۔

شرط میعاد کے الہامی ہونے اور اس وجہ سے اس کے تبدیل نہ ہوسکنے کا دعوی بھی کمال شرم کا موجب ہے۔ یہ آپ اس شخص سے کہہ سکتے تھے جو آپ کو ملہم اور آپ کی شرط کو الہامی جانتا ہو اور جو شخص آپ کو دعوی الہام میں کذاب اور دجال جانتا ہو اس کے سامنے یہ عذر پیش کرنا شرم کا مقام ہے۔ اگر منکر کے سامنے بھی اپنے الہام کو بطور حجت و دست آویز پیش کرنا جائز ہے تو وہ بھی آپ کو کہہ سکتا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ شرط میعاد ایک سال کی ناجائز اور شیطان کی تجویز کردہ شرط ہے، اس کو قبول کرنا مسلمان کا کام نہیں ہے۔ پس جو جواب آپ اس کو دیں گے وہی جواب آپ کو واپس کردے گا۔

خاکسار محمد حسین کا میعاد ایک سال کو منظور نہ کرنا اور فوراً عذاب کا مطالبہ کرنا، میعاد ضروری ہو تو صرف تین دن کی میعاد منظور کرنا، اس وجہ سے نہیں کہ میں آپ کے الہام سے ڈر گیا ہوں۔ اگر میں آپ کے الہام سے ڈرتا تو آپ سے یہ سلوک وخدمت گذاری نہ کرتا جو عرصہ پانچ سال سے کر رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک سال کے عرصہ میں آپ بہت سے انسانی منصوبوں اور چند بدمعاش مریدوں کے ذریعہ جس کو چاہیں قتل کرا سکتے ہیں۔ چنانچہ عبداللہ آتھم کیلئے آپ نے ایسا کیا (جس کا عبداللہ آتھم کو دعوی تھا) اور بقول ہندوؤں کے لیکھ رام کیلئے بھی آپ نے ایسا کیا اور یہ امر بنظر آپ کی فریب بازیوں اور حیلہ سازیوں کے کچھ بعید نہیں ہے۔ اگرچہ اس پر ظاہری کوئی دلیل اب تک قائم نہیں ہوئی۔ تین دن اپنی حفاظت آپ جیسے خونی قاتل سے ہر کوئی کرسکتا ہے گھر میں چھپ کر یا کہیں نقل مکانی کر کے۔

امرت سر کے ایک اخبار کے اڈیٹر یعقوب حواری الہامی قاتل صاحب جنہوں نے ہماری عدم منظوری شرط ایک سال کو گریز قرار دیا تھا۔ اب بھی ہماری یہ دلیل سن کر اسکو گریز کہیں گے؟ کیا ان کے نزدیک ایسے اقبالی خونیوں کے دست تظلم سے اپنی جان کی حفاظت نہ کرنا اور سال بھر تک اس کو سازشوں کا موقع دینا عقلمندی کا کام ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو گھنٹہ تک قسم سے پہلے وعظ کرنے کی شرط سے آپ کا جو مقصود ہے اس کو آپ نے قلمی خط میں صاف الفاظ میں بتا دیا ہے کہ آپ حاضرین کو منافقانہ اقرار اصول اسلام و مسائل اسلام کرنے سے اپنا مسلمان ہونا جتا دیں اور عقاید کفریہ ملحدانہ زندیقانہ کو چھپا کر اپنے مقدس دامن سے داغ فتوی تکفیر کو جو بالاتفاق علماء پنجاب و ہندوستان لگ چکا ہے مٹا دیں۔۔ پھر جو اشتہار یکم مئی ۱۸۹۷ء میں چند شبہات و اتمام حجت کا بہانہ بھی گھڑ لیا ہے، اور اس کے ساتھ دعوی کیا ہے کہ یہ رفع شبہ اور وعظ مباہلہ سے پہلے مسنون ہے، یہ محض دروغ بے فروغ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تمام عمر میں کسی سے مباہلہ نہیں کیا اور نہ کسی مجلس مباہلہ میں آپ کو رفع شبہات مباہلین کا اتفاق ہوا ہے۔ پھر یہ امر کیونکر مسنون ہوسکتا ہے۔ اور رفع شبہات اور اتمام حجت کی یہ صورت بھی نہیں ہے کہ آپ جو چاہیں دو گھنٹہ تک بولتے چلے جائیں اور آپ کا خصم کچھ نہ بولے اور میت کی طرح چپ رہے۔ آپ اس دعوی ...رفع شبہات اور اتمام حجت میں سچے ہیں تو مباہلہ اور قسم سے پہلے ایک مجلس مناظرہ منعقد کریں اور اس میں اپنے اسلام اور الہام و پیش گوئی متعلق لیکھرام کے وجوہات وغیرہ وغیرہ .. بیان کریں اور اپنے خصم سے اس پر اعتراضات سنیں اور اس کا جواب اس کو دیں۔ اور اگر اس مجلس مباہلہ و قسم میں ان وجوہات کے بیان کا ضروری ہونا ثابت کر دیں، تو پھر اسی مجلس میں اپنے خصم کو بھی دو گھنٹہ کے مقابلہ میں دو گھنٹہ تقریر کرنے کا موقع دیں۔ آپ ایسا نہ کریں گے تو اس سے صاف ثابت ہوگا کہ آپ کا مقصود اس دو گھنٹہ وعظ سے صرف وہی ہے جس کو آپ قلمی خط میں ظاہر کر چکے ہیں کہ ناواقف مسلمانوں کو (جو آپ کے مجموعہ کفریات تصانیف کو نہیں دیکھتے) یہ جتا دیں کہ میں مسلمان ہوں اور اسلامی عقاید کو مانتا ہوں، اور علماء پنجاب و ہندوستان جو مجھے کافر کہتے ہیں وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔

شرط سوم کی تفصیل اور عذاب کی تشریح میں جو کچھ آپ نے کہا ہے اس میں صاف اقرار کر لیا ہے کہ آپ اور آپ کا ملہم قسم کھانے والے پر کوئی غیر معمولی عذاب نہیں لا سکتے، جو ہوگا صرف یہ ناٹک ہوگا کہ کسی معمولی امر کو عذاب آسمانی بنا لیا جائے گا۔ آپ کے مخالف کے کپڑے میلے ہو گئے یا کرتہ کی کھونڈی ٹوٹ گئی، تو آپ کہہ دیں گے کہ یہی عذاب ہے جس کا ہمارے ملہم نے وعدہ کیا تھا۔ زیادہ کریں گے تو یہ کریں گے کہ چند بدمعاش مریدوں کو کہہ دیں گے کہ فلاں شخص کو بر سر بازار گالیاں دو اور ایک مکا لگا دو اور کپڑے اتار لو۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار آویں گے کہ ہم نے کہا تھا بعینہ وہی ہوا۔ اس شخص کی مال و جان و عزت تینوں کو ایسا نقصان پہنچا کہ اس کا مزہ اس نے آگے نہ چکھا ہوگا۔ اور یہ امر اگر ہوگا تو ہوگا بھی واقعی ہوگا کیونکہ اس سے پہلے ہم نے اپنی ہوش و اختیار کے زمانہ میں نہ کبھی کسی سے ہاتھا پائی کی، اور نہ بر سر بازار گالیاں سنیں، اور نہ کپڑا اتروایا۔ اس سے بھی زیادہ کریں گے تو میرے مقابلہ میں ایک رسالہ یا اشتہار شائع کردیں گے اور اس میں معمول سے زیادہ گالیاں دیں گے اور اس کے ذریعہ سے اپنے مریدوں سے گالیاں دلوائیں گے اور اسی کو آسمانی نشان قرار دیں گے جیسا کہ جلسہ مذاہب اعظم میں اپنے بیان کو آسمانی نشان فرمایا۔ آخر میں جو آپ نے کہا ہے کہ آئندہ ہم آپ کو مخاطب نہ کریں گے اس میں آپ نے گریز کا صاف اقرار فرمایا ہے جس پر آپ تعریف کے مستحق ہیں۔ اس سے زیادہ تعریف کا مستحق آپ کا اشتہار ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء آپ کو بنا رہا ہے جس میں آپ نے صاف طور پر قسم لینے اور اس کے مقابل میں کرامت دکھانے سے انکار کیا ہے اور اپنے منکروں اور مخالفوں کو اپنے سامنے بلانے سے معافی دے کر یہ کہہ دیا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر رہیں، میں اپنی جگہ پر، خدا کی جناب میں دعا کریں اور اس کے بدلے، کسی قسم کا عذاب دکھانے سے دست بردار ہو کر صرف یہ دعوی کیا ہے کہ میری تائید میں کوئی نشان فوق العادت ظاہر ہوگا۔ چونکہ یہ اشتہار آپ کا آخری اشتہار ہے لہذا اس سے آپ کی اس دعوت بالمشافہ قسم کو جس میں آپ نے رسالہ سراج منیر کے صفحہ ۴۹ میں سے نو اشخاص، (خاکسار، سرسید، مولانا و شیخنا سید محمد نذیر حسین صاحب وغیرہ) کو مخاطب کر کے حکم دیا تھا کہ قادیان میں آئیں اور دو گھنٹہ تک خاموش رہ کر میرا وعظ سنیں اس کے بعد قسم کھائیں۔ پھر اکتالیس دن میں عذاب کا مزہ پاویں، منسوخ کردیا ہے۔ اب تو کس و ناکس کو معلوم ہوگیا ہے اور عموماً کہا جاتا ہے کہ آپ کوئی عذاب نہیں دکھا سکتے اس لئے آپ اشتہار ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء میں بظاہر سب کو حاضری سے اور بالمشافہ قسم کھانے سے معافی دیتے ہیں۔ درحقیقت خود معافی چاہتے ہیں۔ دیکھئے آئندہ کیا الہامی حکم ہوتا ہے۔ غائبانہ قسم کھانے کا جواب ہم آئندہ دیں گے۔ انشاء اللہ۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۸۔ ص ۱۱۲ تا ۱۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی استفتاء کا بٹالوی جواب

استفتاء نامی قادیانی رسالے کے جواب میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد نے جب دیکھا کہ متعدد اشخاص نے اس کی پیش گوئی متعلق قتل لیکھ رام کے جھوٹی ہونے پر قسم کھانے کا عزم بالجزم کرلیا ہے اور اس قسم پر اس کی دھمکی عذاب کو گیدڑ بھبکی سمجھ لیا ہے اور اس سے کوئی نہیں ڈرا، اور اس کے یا اس کے ملہم (معلم الملکوت) کے اختیار میں کوئی عذاب نہیں ہے جو قسم کھانے والوں پر نازل ہو، اور اس سے اس کی نبوت یا ولایت قائم ہو، تو اس نے قسم لینے سے فرار و استتار (پردہ نشینی) کو اختیار فرمایا اور ظاہراً اس کا بہانہ یہ بنایا کہ یہ لوگ ہماری شرطوں کو نہیں مانتے لہذا ہم بخوف خدا ان کے خطاب سے منہ پھیرتے ہیں اور اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے اور اس فرار و استتار کو اس بیت کا مصداق بن کر دکھایا:

زاہد نداشت تاب وصال پری رخان کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

پھر آپ کو یہ خیال آیا کہ اس سکوت و گوشہ نشینی سے ہمارا کام نہیں چلے گا اور اس سے پیشگوئی مذکور کا جھوٹا ہونا سمجھا وے گا۔ جو مرید اس قسم کی پیش گوئیوں کو سچا سمجھ کر ہمارے دام میں ہیں، روٹھ جائیں گے، پھر سونا چاندی روپیہ پیسہ کہاں سے آویگا... یہ سوچ کر آپ نے اس پیش گوئی کو سچا اور اس ذریعہ سے ان مریدوں کو دام میں پھنسائے رکھنے کے لئے یہ مخفی تدبیر نکالی کہ ایک مختصر رسالہ.. خاص خاص لوگوں میں جو آپ کے مرید ہیں یا ایسے مسلمان جو آپ کے عقاید کفریہ والحادیہ اور تصنیفات پر از تلبیسات سے آگاہ نہیں، متداول کیا اور اس میں اس پیش گوئی کے صادق ہونے کی ان وجوہات کو جن کے پورے پورے جوابات ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ہذا (۱۸) میں دے چکے ہیں، درج کر کے ان لوگوں سے یہ استفتاء سوال کیا کہ وہ اس پیش گوئی کے صادق ہونے کی شہادت دیں اور اپنے اپنے دستخط اور مواہیر اس پر ثبت کریں۔ اس تجویز کی جرأت آپ سے اس امید پر ہوئی کہ آپ کے زعم میں آپ کے آٹھ دس ہزار چیلوں اور پجاریوں میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے سوچے سمجھے آپ کی ہر بات پر واہ سبحان اللہ کہہ دیتے ہیں۔ آپ دن کو رات کہیں تو وہ ستارے بتانے اور گنوانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ اس استفتاء پر بلا فکر و تامل دستخط کر دیں گے اور ان کو دیکھ کر صدہا ناواقف مسلمان بھیڑ چال اختیار کر کے پھنس جائیں گے کیونکہ دنیا میں ایسے سمجھ دار کم ہیں جو اپنی عقل اور تحقیق سے کام لیں اور بھیڑ چال نہ چلیں، اس صورت میں وہ دام افتادہ الو اس پیش گوئی کو سچا سمجھتے رہیں گے اور دام سے نہ نکلیں گے۔

ازآنجا کہ مرزا قادیانی، اسلام اور مسمانوں کا پکا دشمن ہے اور ان سے اپنی پیش گوئیوں کی صداقت منوا کر ان کو اپنا حامی اسلام ہونا جتا کر ان کو اپنے دام میں لانا.. چاہتا ہے اور اکثر مسلمان اس کے مکائد و تزویرات سے واقف نہیں لہذا بحکم

اگر بیند کہ نابینا وچاہ است　　اگر خاموش بنشیند گناہ است

محض حسبۃً للہ و خالصاً نصحاً لخلق اللہ مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس مکار کے اس دام تزویر سے بچیں، اسکے دعوی حمایت اسلام سے دھوکہ میں آکر بے سوچے سمجھے اس کے استفتاء پر دستخط نہ کریں..اور اس پیش گوئی کو پرکھنے اور اس کی وجوہات مفسرہ رسالہ استفتاء مذکور کو جانچنے کے لئے ہمارے رسالہ نمبر ۱ تا ۳ جلد ہذا (۱۸) کو ملاحظہ کریں اس میں اس کے جملہ وجوہات کا جواب دیا گیا ہے اور دلائل قطعیہ سے اس پیشگوئی کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

اس رسالہ استفتاء میں قادیانی کی غرض مذکور کے علاوہ کئی اور مفتریانہ راز و اسرار بھی ہیں جن کا افشاء و اظہار ضروری ہے اور ان کی طرف پبلک اور گورنمنٹ کو توجہ دلانا لازم ہے اور وہی رسالہ استفتاء کا جواب ہے۔

ازانجملہ اول یہ ہے کہ آپ نے رسالہ کے صفحہ ۳ میں کہا ہے کہ مولوی ابوسعید محمد حسین حب اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے ایک خط میری طرف بھیجا ہے، جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

میں نے اپنی نیک نیتی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔

پھر خاکسار (محمد حسین) کے اس قول کی تفسیر اپنی طرف سے بایں الفاظ کی ہے:

یعنی لیکھرام کی موت صرف ایک اتفاقی امر تھا جس میں خدا کا کچھ دخل نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر کہا کہ مولوی صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ:

کیوں یہ امر ثابت شدہ مان لیا جائے کہ پیش گوئی سچی ہوئی، اور کیوں نہ قبول کیا جائے کہ ایک اتفاقی موت ہے جو پیش گوئی کے زمانہ میں وقوع میں آ گئی۔

خاکسار محمد حسین کہتا ہے اس مقام میں یہ فقرہ (میں نے اپنی نیک نیتی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی) بے شک خاکسار کا قول ہے اور جو لفظ، یعنی، سے اس کی تفسیر کی ہے اور جو بات اس کے بعد کہی ہے وہ سراسر مجھ پر افتراء ہے جس کا سرّ اور اس سے آپکا دلی مقصود یہ ہے کہ آپ خاکسار کو بحسب اتفاق اس پیشگوئی کا قائل بنا دیں اور عام مسلمانوں کو یہ جتا دیں کہ یہ شخص باوجود مخالفت کلی اس پیش گوئی کے اپنے وقت پر صادق اور واقعہ ہونے کا قائل ہو گیا ہے گو اس کو ایک اتفاقی امر سمجھتا ہے تا کہ یہ سن کر وہ لوگ مجبور ہو جاویں اور وہ اس پیش گوئی کی تصدیق کر کے اس استفتاء پر اپنے اپنے دستخط کر دیں۔ اور وہ درحقیقت میرے فقرہ بالا کی تفسیر نہیں ہوسکتی میں نے اس فقرہ میں اس پیش گوئی کے سچے ہونے کی نفی کی ہے اور یہ تفسیر اس پیش گوئی کے صادق اور واقع ہو جانے کو (گو بحسب اتفاق) اثبات کرتی ہے۔ پھر وہ اس کی تفسیر کیونکر ہوسکتی ہے۔ ناظرین غور کریں اور داد انصاف دے کر کہیں کہ آپ نے میرے فقرہ مذکور کی تفسیر کی ہے یا اس میں تحریف کی ہے۔ میں تو یہ کہوں کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی جس کے صاف اور صریح معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے وقت پر واقع نہیں ہوئی، اور نہ اپنے مضمون کے مطابق وقوع میں آئی ہے چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر۲ جلد ہذا (۱۸) میں اس معنی کی بخوبی تشریح ہو چکی ہے اور آپ اس کی یہ تشریح وتفسیر کریں کہ یہ پیشگوئی اپنے زمانہ میں اور اپنے وقت کے اندر حسب اتفاق واقعہ ہو گئی ہے۔ دروغ گوئم برروئے تو، کی مثل سنا کرتے تھے مگر اس کا پورا عمل آپ نے یہ تفسیر کر کے کر دکھایا۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد، زبان زد خلائق عام ہے مگر ہم نے اسکا پورا مصداق آپ ہی کو پایا ہے۔

دوم: اپنے رسالہ کے صفحہ۴ میں آیت و ان یك صا دقاً یصبکم بعض الّذی یعد کم .. نقل کر کے اس کی تفسیر میں کہا ہے، یعنی صادق کی نشانی یہ ہے کہ اس کی بعض پیش گوئیاں پوری ہو جاتی ہیں۔ بعض کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے کہ وعید کی پیش گوئیوں میں رجوع اور توبہ کی حالت میں عذاب کا تخلف جائز ہے کہ کوئی بھی شرط ہو جیسا کہ قوم یونس کے لئے ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار محمد حسین کہتا ہے کہ اس قول میں آپ نے خدا اور اس کے رسول پر افتراء کیا ہے جس کا سرّ اور اس سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ آپ کی پیش گوئیاں جو کھلم کھلا جھوٹی نکلی ہیں (جیسے تولد فرزند آسمانی بشیر عمنوائیل میعاد نو سال میں، اور وفات عبداللہ آتھم اندرون پندرہ ماہ میں، اور وفات شوہر ثانی منکوحہ آسمانی) پر پردہ پڑ جائے اور ان کی نظیر انبیاء کی پیش گوئیوں میں نکل آوے۔

درحقیقت یہ آپ کا خدا تعالی پر اور اس کے تمام رسولوں پر افتراء ہے۔ رسولوں کی پیشگوئیوں اور دوسرے لوگوں کی پیشگوئیوں میں جو جفر یا نجوم یا جوتش وغیرہ سے کرتے ہیں یہی فرق ہے کہ رسولوں کی لاکھ بلکہ جملہ پیش گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نہیں نکلتی بخلاف اور لوگوں کے کہ ان کی بعض پیشگوئیاں جھوٹی بھی نکلتی ہیں۔ اور اس آیت کی تفسیر جو آپ نے کی ہے وہ بھی سراسر افتراء و تحریف ہے اس آیت میں خدا تعالی نے مومن آل فرعون (جو فرعونیوں سے ڈر کر اپنے ایمان کو چھپاتا تھا اور ان کے سامنے صاف صاف الفاظ میں حضرت موسیٰ کی تائید نہ کرسکتا تھا) کا قول نقل کیا ہے جس کا پورا ترجمہ یہ ہے:

فرعون کے لوگوں میں سے ایک شخص جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا بولا کیا تم ایک ایسے آدمی (موسیٰ) کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، حالانکہ وہ تمہارے پاس نشان (ید بیضاء عصا وغیرہ) بھی لایا ہے۔ اب اگر وہ (دعوی نبوت میں) جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو تم کو بعض (کچھ) عذاب کا جو وہ وعدہ کرتا ہے پہنچ کر رہے گا۔ (و قال رجل من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلاً ان یقول ربّی اللّٰہ و قد جاءکم بالبیّنات من ربکم و ان یك کاذباً فعلیہ کذ بہ و ان یك صادقاً .. الخ.. غافر ۲۸)

اس قول میں مومن کا (فرعونیوں کو) صرف بعض عذاب کے پہنچنے سے ڈرانا تو اس وجہ سے ہے کہ وہ فرعونیوں سے ڈر کر کسی قدر عذاب سے ڈراتا تھا، پورے عذاب سے ڈرا نہیں سکتا تھا وہ کہتا ہے کہ اگر حضرت موسیٰ صادق ہیں تو کم سے کم کچھ تو عذاب تم کو پہنچے گا۔ اس میں مخاطبوں کے نزدیک اس کا منصف اور غیر متعصب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اسی ڈر کی وجہ سے اور بے تعصبی جتانے کی غرض سے اس نے موسیٰ کے کاذب ہونے کا احتمال پہلے ذکر کیا اور صادق ہونے کا پیچھے۔ یا اس کی مراد یہ ہے کہ یہ شخص حضرت موسیٰ (جو دنیا و آخرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں جگہ کے عذاب سے ڈراتا ہے) سچا ہے تو عذاب دنیا تم پر آجائے گا جو اس کے بتائے ہوئے عذاب کا کچھ حصہ ہے۔اس حصہ عذاب دنیوی سے ان کو اسلئے ڈرایا کہ ان کے اعتقاد میں اس دنیا کے عذاب کا ہی ظاہری احتمال تھا،اسلئے ان کو دنیا کے عذاب سے ڈرایا آخرت کے عذاب کا ڈر نہ سنایا۔یہی معنی اس آیت کے عامہ تفاسیر بیضاوی،معالم،فتح البیان،کبیر،جلالین وغیرہ میں بیان کئے ہیں اور کسی کتاب اسلامی چھوٹی یا بڑی نئی یا پرانی میں اس آیت کے یہ معنی نہیں لکھے اور نہ اس آیت سے مفہوم ہو سکتے ہیں کہ اس میں خدا نے صادقوں کی پیشگوئی کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ بعض سچی ہوتی ہیں اور بعض جھوٹی نکلتی ہیں جن کے مخاطب ڈر جائیں یا توبہ کریں۔

یہ بات کسی اور آیت یا حدیث سے بھی ثابت نہیں ہوتی جیسے اس آیت سے مفہوم نہیں ہوتی اور قطعی اور موعود عذاب کسی قوم سے کبھی نہیں ٹلا خواہ ..کیسا ہی انہوں نے رجوع و توبہ و اظہار ایمان کیا ہو۔

قوم یونس کا جو الہامی قاتل بار بار اپنی تصانیف میں ذکر کرتا ہے اس میں وہ عقل و نقل سب کا مقابلہ کرتا ہے۔حضرت یونسؑ کی قوم کو خدا کی طرف سے قطعی عذاب کا وعدہ نہ دیا گیا تھا اس لئے ان کا عذاب ان کی توبہ سے ٹل گیا ہے۔اور آثار دیکھنے کے بعد ان کا ایمان مقبول ہو گیا۔اس کی تفصیل ہم اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ نمبر۲ ،۳،۴ میں کر چکے ہیں۔مرزا قادیانی بڑا دلیر اور بڑا بہادر شیر ہے کہ ہماری تحریر و دلائل کے جواب سے تعرض نہیں کرتا اور بار بار یونس کی قوم سے عذاب ٹل جانے کا ذکر تحریر میں لاتا ہے اور اپنے احمق اتباع کو بہکاتا ہے۔

سوم۔اس رسالہ استفتاء کے ص ۵،۶،۷ میں آپ نے لیکھرام کے پانچ خط نقل کر کے آخری معاہدہ کا یہ خلاصہ بیان کیا ہے کہ جو پیش گوئی الہامی صاحب بیان کریں گے وہ سچی نکلے گی تو پنڈت لیکھرام اسلام قبول کرے گا ورنہ الہامی صاحب آریہ دھرم قبول کریں گے یا تین سو ساٹھ روپیہ جرمانہ دیں گے۔خاکسار (محمد حسین) کہتا ہے کہ ان پانچ خطوط کو بالفاظہا نقل کرنا اور اس آخری معاہدہ کا جو مدار کار ہے صرف خلاصہ بیان کرنا الہامی صاحب کی قدیم چال کی طرف نظر کرنے سے یقین دلاتا ہے کہ یہ خلاصہ بھی افتراء سے خالی نہ ہوگا۔

مگر ہم اس مقام میں اس خلاصہ کو صحیح تسلیم اور فرض کر کے اس کے متعلق دو باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ایک کی طرف اہل اسلام کی پبلک کو دوسری کی طرف حکومت کو۔اہل اسلام کی توجہ کے لائق اس فیصلہ میں مرزا صاحب کا یہ اقرار ہے کہ اگر پیش گوئی سچی نہ نکلے گی تو وہ آریہ دھرم کو قبول کر کے آریہ بن جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے یا تین سوساٹھ روپیہ جرمانہ دیں گے (جس کو آریہ اپنے دھرم کی اشاعت میں خرچ کریں گے۔ یہ مصرف اگرچہ آپ نے اس فیصلہ میں بیان نہیں کیا مگر عبداللہ آتھم کے فیصلہ میں جو اس کا ہم رنگ ہے، یہی مصرف بیان کیا ہے چنانچہ آپ کے رسالہ حجت الاسلام کے صفحہ ۷ سے اشاعۃ السنہ جلد ۱۵ میں منقول ہوا)۔ یہ اقرار صاف مشعر ہے کہ الہامی صاحب کو دین اسلام کے حق ہونے کا یقین نہیں ہے اور اس کا دعوی اسلام محض منافقانہ دعوی ہے۔ کسی صادق الاسلام مسلمان سے ہرگز ممکن و متصور نہیں کہ وہ کسی عیسائی یا یہودی یا ہندو کو بطور شرط یہ کہدے کہ میری فلاں بات سچی نہ نکلے تو میں اسلام چھوڑ کر عیسائی یا یہودی یا ہندو بن جاؤنگا۔ جو مسلمان ایسا کہے اور ایسا وعدہ آئندہ کے لئے کرے وہ دم نقد اور فی الحال کافر ہو جاتا ہے اس مسئلہ کی تفصیل اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۵ میں صفحہ ۲۳۴ سے ۲۴۰ تک ہو چکی ہے۔

حکومت کی توجہ کے لائق اس فیصلہ میں مرزا قادیانی کا یہ بیان ہے کہ لیکھ رام نے اس سے ایسے نشان اور پیش گوئی کا سوال کیا تھا جس کو دیکھ کر وہ مسلمان ہو سکے۔

ایسا نشان طلب کرنیوالے کی نیت و مراد اس کی موت نہیں ہوسکتی۔ اپنی موت کو کون دیکھ سکتا ہے اور اسکو دیکھ کر وہ ایمان کب لاسکتا ہے؟ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ موت کی پیشگوئی کی نشان نمائی کیلئے پنڈت کی طرف سے مرزا قادیانی کو اجازت نہ تھی۔ اور جو قادیانی نے مشہور کر رکھا ہے اور اپنے کئی اشتہارات میں مشتہر کیا ہے کہ یہ پیش گوئی پنڈت کی اجازت سے کی گئی تھی محض دروغ و مغالطہ ہے لہذا اب حکومت کا فرض ہے کہ اس پیش گوئی کو اجازت پنڈت کے بغیر قرار دے کر اس کا نوٹس لے اور اس کو زیر دفعہ ۵۰۸ تخویف مجرمانہ میں داخل کر کے اس کے مطابق قادیانی سے سلوک کرے۔

یہی بات قادیانی نے عبداللہ آتھم کے حق میں پیش گوئی کرنے کے وقت کہی تھی اور ہم نے بھی اسی وقت اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۵ میں یہ بات جتادی تھی کہ بخیال ہدایت یا بی طالب نشان کیلئے موت کی نشان نمائی آسمانی نشان نہیں ہے بلکہ شیطانی کام ہے جس سے لوگوں کو ڈرانا مقصود ہے۔ حکومت نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو قادیانی نے یہ دھمکی بہت لوگوں کو دی جس سے آخر پنڈت کا قتل واقعہ ہونے کی نوبت آئی۔ اب بھی حکومت اس طرف توجہ نہ کرے گی تو حکومت کی نسبت یہ بات عموماً خیال کی جائے گی کہ یہ جس قدر قادیانی کی الہامی تلوار چل رہی ہے اور خون ریزی ہو رہی ہے یہ حکومت کی رضامندی سے ہو رہی ہے اور حکومت کو برملا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کہی جائے گی: اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردہ تست

عام لوگ یہ بھی کہیں گے کہ گورنمنٹ سیر و تماشا دیکھ رہی ہے اور اس نے بدمست اور ایک خونی ہاتھی یا سانڈھ اس غرض سے چھوڑ رکھا ہو کہ وہ لوگوں کو دھمکاوے اور ڈراوے اور ان پر الہامی تلوار چلا کر ان کا خون کرتا رہے جیسے بعض ظالم و بے رحم دولت مندوں اور امیروں کا دستور ہے کہ وہ شکاری چیتے کو عاجز بکری پر چھوڑ کر اس کی جان مروا ڈالتے ہیں۔..

چہارم اس رسالہ کے صفحہ ۹ کے حاشیہ میں آپ نے کہا ہے کہ لیکھ رام کے متعلق ایک پیش گوئی تھی، یقضی امرہ فی ست یعنی چھ دن میں اس کا کام تمام کیا جائے گا۔ اب تک مجھے معلوم نہیں کہ ہمارے کسی اشتہار یا کتاب یا کسی دوست کی تالیف میں چھپ گئی ہے یا نہیں۔ لیکن ہماری جماعت میں اس کی عام شہرت ہے اور یقین ہے دوسروں تک بھی یہ پیش گوئی پہنچ گئی ہوگی۔ جیسا آریوں میں عید کی پیشگوئی پہنچ گئی کیونکہ ہماری کوئی بات راز کے طور پر نہیں رہتی۔ اس پیشگوئی کا جیسا کہ مفہوم ہے ویسا ہی ظہور میں آیا یعنی لیکھ رام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو شدید زخمی ہوا اور چھٹے گھنٹے میں زخمی ہوا۔ بٹالوی صاحب اگر اس زبانی روایت سے انکار کرتے ہیں تو حدیثوں کے قبول کرنے میں انہیں بڑی مشکل پڑے گی کیونکہ وہ صرف زبانی روائتیں نہیں بلکہ کم سے کم سوڈیڑھ سو سال کے بعد لکھی گئی ہیں۔ (اڈیشن دیگر استفتاء کا ص ۱۷ حاشیہ)

خاکسار محمد حسین کہتا ہے اس قول میں بھی آپ نے کئی افتراء بازیاں کی ہیں۔ از انجملہ یہ کہ وہ حدیث کے زبانی سلسلہ روایتوں کو جن میں ایک ثقہ، عادل، ضابط، صادق، امین اپنے مثل دوسرے ثقہ سے جو زمانہ صحابہ و تابعین وغیرہ میں پایا گیا ہے روایت کرتا ہے، اپنی جماعت کے کذابین دجالین کی روایت کے مانند قرار دیتا ہے جو کسی مسلمان کا کام ہرگز نہیں ہوسکتا اور اس افتراء کا سرّ اور اس سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ آپ کی امت میں آپ کی جماعت کذابین کی مرویات کا بھی وہی اعتبار ہو جائے جیسا کہ اہل اسلام میں احادیث نبویہ کا اعتبار ہے اور احادیث نبویہ و آثار صحابہ کو کوئی امتیاز و اعتبار و خصوصیت نہ رہے۔ مگر ہم ان مفتریات سے آنکھ بند کر کے اس قول کی ایک بات کی طرف.. پبلک اہل اسلام کی توجہ دلاتے ہیں کہ اس میں صراحت کے ساتھ اقرار کیا گیا ہے کہ: چھکڑیوں والی پیش گوئی ہم نے کسی کتاب یا اشتہار میں مشتہر نہیں کی۔ اس سے ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے جو ہم اشاعۃ السنہ نمبر۲ جلد ہذا (۱۸) میں کر چکے ہیں۔اب بھی ناواقف مسلمان، مرزا قادیانی کو دھوکہ باز نہ کہیں گے؟ اور اس بات پر ایمان نہ لائیں گے کہ یہ صاحب جھوٹ بول کر اپنی پیش گوئی متعلق قتل لیکھرام کو صادق اور واقع کے مطابق بتا رہے ہیں اور ہمارے اس سوال کے جواب میں کہ پیش گوئی آپ نے کہاں مشتہر کی ہے جو آپ نے سکوت کیا اور آپ پیروان مہر نبی بخش بٹالوی وغیرہ نے دعوی کیا کہ، ہم نے بچشم خود دیکھی ہوئی ہے ہم اس کو کل پیش کریں گے،، یہ محض جھوٹ اور مغالطہ تھا۔

پنجم: اس رسالہ کے صفحہ ۱۷ میں آپ نے کہا ہے۔اب سید صاحب (آنرایبل سرسید کو کہتے ہیں جو انکو مستجاب الدعوات نہیں مانتے اوران کے پیرو نہیں بن جاتے) کا فرض ہے کہ اپنی رائے ناقص کو بدل دیں، ایسا نہ ہو کہ ایک شخص کی جان تو گئی اور سید صاحب وہیں کے وہیں رہے۔

خاکسار کہتا ہے کہ اس قول میں آپ نے سرسید کو اشارۃً دھمکی دی ہے کہ اگر اب بھی وہ اپنی رائے نہیں بدلیں گے اور الہامی صاحب کو مستجاب الدعوات نہیں مانیں گے تو جیسے لیکھرام کی جان گئی، ان کی جان بھی نہیں بچے گی۔

ہر چند یہ دھمکی بھی اس کی معمولی گیدڑ بھبکی ہے مگر سرسید احمد کو اس سے بے فکر نہ رہنا چاہیے سرسید مسلمانوں کی دنیاوی ترقی کے حامی ہیں اور حکومت کے بھی خیر خواہ خادم۔حکومت ان ہی لحاظ سے مرزا قادیانی کی ایسی باتوں کا نوٹس لے اور سرسید احمد خان کو ان کی الہامی تلوار سے بچائے۔ابھی مسلمانوں کو بھی اس بڈھے ناخدا کی ضرورت ہے اور حکومت کیلئے بھی وہ پیرمرد کارآمد ہے۔

ششم: اس رسالہ کے صفحہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ میں آپ نے ان تین پیش گوئیوں کو نقل کیا ہے جو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۱، ۵۱۰، ۵۵۶ میں آپ کو معلم الملکوت کی طرف سے وحی ہوئی تھیں۔ازانجملہ پیش گوئی صفحہ ۲۴۱ کو پادریوں کا فتنہ قرار دیا ہے اور پیش گوئی صفحہ ۵۱۰ کو فتنہ علماء مکفرین اور پیش گوئی صفحہ ۵۵۶ کو فتنہ لیکھرام۔

خاکسار کہتا ہے کہ آپ کا یہ بیان اس بیان کے مخالف ہے جو اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء میں آپ نے کیا ہے۔اس اشتہار کے متن میں آپ نے پیش گوئی صفحہ ۲۴۱ کو قتل لیکھرام کے متعلق کیا ہے اور اس کے حاشیہ میں پیش گوئی صفحہ ۵۵۷ کو قتل لیکھرام کے متعلق اور آریوں کا فتنہ قرار دیا ہے۔اور اس رسالہ استفتاء میں پیش گو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئی صفحہ ۵۵۶ کو قتل لیکھ رام کے متعلق اور آریہ کا فتنہ قرار دیا ہے۔ یہ اختلاف واضطراب اس بات پر کامل دلیل ہے کہ آپ ان پیش گوئیوں کو بحسب خواہش خود موقعہ پر جمانے اور ان کے ذریعہ واقعہ قتل لیکھ رام کو ۱۷ برس کی الہامی پیش گوئی بنانے کا مورد بنانے میں آپ کذب سے کام لے رہے ہیں۔ یہ تضاد و مخالفت اس امر پر کامل دلیل ہے کہ وہ پیش گوئیاں آپ کی من گھڑت ڈھکوسلے ہیں، خدا کی طرف سے نہیں۔

ہفتم: اس رسالہ کے صفحہ ۲۷ کے حاشیہ میں مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ شیخ ابوسعید محمد حسین نے میرے پر افتراء کیا ہے کہ اور بھی بعض پیش گوئیاں جھوٹی نکلی ہیں۔ پھر اس کے جواب میں لعنت سنا کر کہا ہے:

ہم شیخ مذکور (محمد حسین) کو فی پیشگوئی ایک سو روپیہ نقد دینے کو تیار ہیں، اگر وہ ثابت کرینگے کہ فلاں پیش گوئی خلاف واقعہ ظہور میں آئی ہے ...مگر کیا وہ بات سن کر تحقیقات کی درخواست کریگا نہیں اس کو نخوت نے اندھا کر دیا ہے۔

خاکسار (محمد حسین) کہتا ہے کہ یہ قول بھی آپ کا افتراء سے خالی نہیں، جس کا سرّ اور اس سے مقصود آپ کا یہ ہے کہ آپ کے دام افتادہ احمق یہ سمجھ لیں کہ حضرت اقدس تو مولوی صاحب کو پیشگوئیوں کی تحقیق کی طرف بلاتے ہیں مگر وہ اس طرف رخ نہیں کرتے۔

میں اس کے جواب میں لعنت اللہ علی الکاذبین کیوں کہوں؟ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہر وقت برس رہی ہے۔ میں تحقیقات کی درخواست اب کیا کرونگا، میں پہلے سے بارہا کر چکا ہوں اور آپ کی پیش گوئیوں کو جھوٹا بتلا کر ثابت کر چکا ہوں مگر آپ بڑے صاحب حوصلہ وحیا ہیں، میری درخواست وتحقیقات کو شیرِ مادر کی طرح غٹ غٹ کر کے نوش جان فرما کر ڈکار بھی نہیں لیتے۔ صفحہ ۶۵ نمبر ۲ جلد ہذا (۱۸) میں آپ کی پیش گوئی متعلق تولد فرزند آسمانی بشیر عنوائیل کے جھوٹے ہونے کی تحقیق موجود ہے۔ اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ میں عبداللہ آتھم کے متعلق آپ کی پیشگوئی کے کذب ہونے کی تفصیل موجود ہے، اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ نمبر ۶ میں شوہر ثانی زوجہ آسمانی جناب کے متعلق آپ کی پیش گوئی کی تکذیب موجود ہے۔ لیکھ رام کے متعلق آپ کی پیش گوئی پر اس جلد (۱۸) میں کچھ گذارش ہو چکا ہے۔ آپ زندہ ہیں اور کچھ شرم وغیرت رکھتے ہیں تو ان پیش گوئیوں کو سچی ثابت کرنے کے لئے مجلس مناظرہ میں قدم رکھیں۔ یہ نہ ہو سکے اور ہرگز نہ ہوگا، تو پھر بذریعہ تحریر ہی ہمارے مضامین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جواب دیں۔ یہ نہ ہو سکے اور ہرگز نہ ہوگا (یہ بھی الہامی پیش گوئی ہے) تو بالفعل مبلغ چار سو روپیہ نقد حسب وعدہ مرحمت فرماویں۔ باقی پھر سہی۔

اس چار سو روپیہ میں سے ہم اپنے ذاتی خرچ میں ایک پیسہ بھی نہ لائیں گے۔ تین سو روپیہ تو مدرسہ نعمانیہ کی ہم ملک کرتے ہیں۔ مولوی تاج الدین صاحب وکیل رکن مدرسہ ہمت کریں تو آپ سے وصول کریں۔ اور ایک سو روپیہ ہم زیور کے لئے آپ کی محبوبہ بی بی کو دینگے ان سابق شاگردانہ تعلقات کی وجہ سے جو اس کے والدین کو مجھ سے حاصل تھے اور وہ اس تعلق کی وجہ سے بارہا غریب خانہ سے نان ونمک کھا گئے ہیں اور معہ عزیزہ وغیرہ ذریات غریب خانہ پر رہ گئے ہیں۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۸۔ ص ۱۱۸۔ ۱۳۰ مختصراً)

قادیانی سراج منیر کا بٹالوی جواب

سراج منیر نامی قادیانی رسالے کے جواب میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ لکھتے ہیں:

یہ رسالہ ۷۶ صفحہ کا ہے اور یہ وہ رسالہ ہے جس کو مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کی موجودہ (۴) جلدیں چھپوانے کے بعد ۱۸۸۶ء میں تصنیف کرنے اور چند ہفتوں میں ختم کر کے چھاپ دینے کا وعدہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مشتہر کیا تھا۔ آپ نے براہین کی لاف زنیوں (پیش گوئیوں) کو تسخیر حمقاء اتباع کے لئے ناکافی سمجھ کر اس رسالہ میں اور پیش گوئیوں کا ان احمقوں کو لالچ دیا تھا اور اس کے ذریعہ سے ان سے روپیہ خوب بٹورا۔ مگر اب ۱۸۹۷ء میں وہ رسالہ چھاپا تو اس میں ۳۷۔ ایسی پیش گوئیاں درج کی کہ وہ بجز ایک پیش گوئی ازالہ اوہام و چند پیش گوئیاں اشتہارات ۱۸۹۷ء، سب کی سب اسی براہین کی پرانی لن ترانیاں ہیں۔ الغرض کسی نئی پیش گوئی کا اس میں نام ونشان نہیں ہے اور اس طرفہ پرطرہ یہ کہ پانچ ہزار پیشگوئیوں میں سے (جن کا آپ کو دعوی ہے) اس رسالہ میں صرف ۳۷ پیشگوئیاں بمشکل آپ نے درج کی ہیں، سو بھی اس حیلہ اور فریب سے کہ ایک ایک پیشگوئی کو کئی کئی بار ذکر کیا، اور ان کا نمبر شمار جدا گانہ بنا لیا، مثلاً پیشگوئی متعلق عبداللہ آتھم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکھرام کو کئی بار ذکر کر کے ان کا نمبر ۱۳، ۱۵، ۳۰، ۳۲، ۳۳ بنالیا۔ وعلی ہذا القیاس۔..

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس مقام میں مرزا قادیانی کی لاف زنیوں اور چندلن ترانیوں کا جواب دینا ضروری ہے جو ذیل میں دیا جاتا ہے۔

اول: اس رسالہ کے صفحہ ۳ میں یہ اعتراف ہے کہ مرسل و نبی ہونے کا مجھے دعوی ہے مگر نہ حقیقی معنی سے بلکہ مجازی معنی سے جیسا کہ حدیث میں مسیح موعود کے حق میں مجازی معنی سے نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔

الجواب: قرآن وحدیث میں غیر رسول وغیر نبی کو رسول و نبی نہیں کہا گیا۔ آپ میں ذرہ شرم وحیا ہو، تو ایک آیت یا حدیث ایسی بتادیں جس میں غیر نبی کو خدا کا رسول یا خدا کا نبی کہا گیا ہو حضرت مسیح موعود کے حق میں جو لفظ نبی بولا گیا ہے وہ حقیقی طور پر بولا گیا ہے۔ فتوی تکفیر ملاحظہ کریں اور اس دھوکہ بازی سے شرماویں۔

دوم: اس کے صفحہ ۴ میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ میں خدا کا فضل اپنے پر مسیح سے کم نہیں دیکھتا۔

جواب: آپ نے جو انبیاء کی توہین کی وہ ہم اپنے رسالے میں کئی جگہ بیان کر چکے ہیں ہم ان سب تو ہینات سے قطع نظر کرلیں تو آپ کی تکفیر کے لئے تو یہی توہین کافی ہے جو آپ کے اس قول میں پائی جاتی ہے کہ میں مسیح سے کم نہیں۔

سوم: اس کے صفحہ ۵ میں آپ نے کہا ہے: اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔

جواب: ہم نے آپ کے یہی کام دیکھے ہیں: ۱۔ غیر مذاہب کے لوگوں اور ان کے معبودوں کو گالیاں دینا اور ان کے بدلے آنحضرت ﷺ کو گالیاں دلوانا۔ ۲۔ اور مسلمان علماء ومشائخ کو لعنتیں کہنا، اور بدذات حرامزادہ وغیرہ گالیاں دینا۔ ۳۔ تقریر وتحریر میں سچ نہ بولنا۔ ۴۔ اسلام کے وکیل بن کر جھوٹی پیشگوئیاں کرنا اور مخالفوں سے اسلام کی ہنسی کرانا۔

انہیں کاموں سے ہم نے آپ کو پہچانا ہے کہ آپ بڑے کذاب ہیں۔ زیادہ کیا کہیں..

چہارم: اس کے صفحہ ۴۹ میں آپ نے کہا ہے کہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی وسید احمد خان اور فلاں وفلاں اشخاص قادیان میں آویں اور دو گھنٹہ تک چپ رہ کر میرا وعظ سنیں اور پھر قسم کھاویں کہ پیش گوئیاں متعلق آتھم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکھرام وغیرہ دروغ گویاں ہیں اورا کتالیس روز میں عذاب کا مزہ پاویں۔

جواب: ان نو اشخاص میں سے اورتو کوئی بھی آپ کی لن ترانیوں کی طرف توجہ نہیں کرتا ہاں ایک میں ہی آپ کا گاہک ہوں جو آپ کی خوش قسمتی سے آپ کے ردّ خیالات ومقالات کے جوش وولولہ میں، قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند، کا مصداق ہورہا ہوں۔اور میں حاضر ہوں جب حکم ہوگا قادیان میں حاضر ہو جاؤنگا، بشرطیکہ آپ میرے رسالہ نمبر۴ جلد ہذا کو ملاحظہ کر کے میری جائز شرائط کو مان لیں اور اپنی ناجائز شروط کو واپس لیں یا میرے اعتراضات کا جواب دے کر اپنی شرائط کی ضرورت ثابت کریں۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ج ۱۸۔ص ۱۳۰تا۱۳۲مختصراً)

قادیانی اشتہار قطعی فیصلہ کا بٹالوی جواب

قادیانی اشتہار قطعی فیصلہ ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء متعلقہ حصے یوں ہیں:

...اگر مخالف مولوی یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر..اور چاہتے ہیں کہ حق کھل جائے اور باطل معدوم ہو تو اس طریق کو اختیار کرلیں۔اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنی جگہ پر اور میں اپنی جگہ پر خدا تعالی کی جناب میں دعا کریں۔ان کی طرف سے یہ دعا ہو کہ یا الٰہی اگر یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعوی کرتا ہے تیرے نزدیک جھوٹا اور کاذب اور مفتری ہے اور ہم اپنی رائے میں سچے اور حق پر اور تیرے مقبول بندے ہیں، تو ایک سال تک کوئی فوق العادت امر غیب بطور نشان ہم پر ظاہر فرما اور ایک سال کے اندر ہی اس کو پورا کردے۔اور میں اسکے مقابل پر یہ دعا کرونگا کہ یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں اور درحقیقت مسیح موعود ہوں تو ایک اور نشان پیش گوئی کے ذریعہ سے میرے لئے ظاہر فرما اور اس کو ایک سال کے اندر پورا کر۔

پھر ایک سال کے اندر ان کی تائید میں کوئی نشان ظاہر ہوا اور میری تائید میں کچھ ظاہر نہ ہوا تو میں جھوٹا ٹھہرونگا۔اور اگر میری تائید میں کچھ ظاہر ہوا مگر اس کے مقابل پر ان کی تائید میں بھی ایسا ہی کوئی نشان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہو گیا، تب بھی میں جھوٹا ٹھہرونگا۔ لیکن اگر میری تائید میں ایک سال کے عرصہ تک کھلا کھلا نشان ظاہر ہو گیا اور ان کی تائید میں نہ ہوا، تو اس صورت میں میں سچا ٹھہرونگا۔

اور شرط یہ ہوگی کہ اگر تصریحات متذکرہ بالا کی رو سے فریق مخالف سچا نکلا تو میں ان کے ہاتھ پر توبہ کرلوں گا اور جہاں تک ممکن ہوگا میں اپنی وہ کتابیں جلا دوں گا جن میں ایسے دعوی یا الہامات ہیں..نہ صرف اسی قدر بلکہ اپنے موجودہ اعتقاد کے برخلاف یقینی طور پر سمجھ لوں گا کہ محمد حسین بٹالوی اور عبدالجبار غزنوی اور عبدالحق غزنوی اور رشید احمد گنگوہی اور محمد حسین کا پیارا دوست محمد بخش جعفر زٹلی اور دوسرا پیارا دوست محمد علی بوپڑی یہ سب اولیاء اللہ اور عباد الصالحین ہیں...لیکن اگر تصریحات بالا کی رو سے خدا نے مجھے سچا کر دیا تو چاہیے کہ محمد حسین بٹالوی اور عبدالحق غزنوی اور رشید احمد گنگوہی میرے ہاتھ پر توبہ کریں اور میرے دعوی کی تصدیق کر کے میری جماعت میں داخل ہوں...اس اشتہار کے مخاطب محمد حسین بٹالوی، عبدالجبار غزنوی، عبدالحق غزنوی، رشید احمد گنگوہی ہیں۔ یہ چاروں اپنے تئیں مومن ظاہر کرتے ہیں اور مومن خدا کے نزدیک ولی ہوتا ہے اور بہرحال کافر اور دجال کی نسبت مومن کی دعا جلد قبول ہوتی ہے...پس چاہیے کہ فریق مخالف مجھے خاص اشتہار کے ذریعہ اطلاع دے کر پھر اپنے گھروں میں دعائیں کرنی شروع کر دیں اور ابتداء سال کا اشتہار کی تاریخ اشاعت سمجھا جائے۔

یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ چاروں مولوی مقابلہ کریں بلکہ جو شخص ان میں سے ڈر کر بھاگ جائے اس نالائق کو جانے دو۔ وہ اس بات پر مہر لگا گیا کہ وہ جھوٹا ہے اور گریز کی لعنت اس کے سر پر ہے۔

اور یہ ضروری ہوگا کہ جو امر غیب ان چاروں میں سے کسی پر ظاہر ہو اس کو بذریعہ اشتہارات مطبوعہ لوگوں پر ظاہر کر دے اور ان میں سے ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری میرے پاس بھیج دے اور جو امر مجھ پر ظاہر جو پہلے ظاہر نہیں کیا گیا، مجھ پر بھی لازم ہوگا کہ بذریعہ اشتہار اس کو شائع کروں اور ایک ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری چاروں صاحبوں کی خدمت میں یا جس قدر ان میں سے مقابلہ پر آویں بھیج دوں۔

اس طریق سے روز کے جھگڑے طے ہو جائیں گے ہم دونوں فریقوں میں سے جو ملعون ہے اس کا ملعون ثابت ہو جائے گا..اور اگر امرت سر اور لاہور کے رئیس اس فیصلہ کے لئے مولویاں مذکورین کو مستعد کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ان کی ہم دردی اسلامی قابل شکر گذاری ہوگی اور بالخصوص انجمن اسلامیہ کے سکرٹری خان بہادر برکت علی خان اور انجمن حمایت اسلام کے سکرٹری منشی شمس الدین اور انجمن نعمانیہ کے سکرٹری منشی تاج الدین کی خدمت میں گزارش ہے کہ ضرور اس طرف توجہ فرماویں۔.. المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی۔۱۹ مئی ۱۸۹۷ء

(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔جلد۲۔ص ۴۱۱۔۴۱۴)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ اس اشتہار کے جواب میں لکھتے ہیں:

یہ خاکسار تعمیل حکم اشتہار ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء کو تیار ہے جیسا کہ تعمیل حکم رسالہ سراج منیر، حاضری قادیان کے لئے تیار ہے، دیر صرف یہی ہے کہ آپ بیان کردیں کہ قادیان میں نہ آنے کا حکم (قبل ازیں) ہوا تھا اس حکم سے منسوخ ہوا یا ان دو متخالف حکموں کے اجراء میں الہام غلطی کھا گیا۔اور ایک بات جورہ گئی ہے کہ آپ نے وہ نشان جو ایک سال کے عرصہ تک آپ دکھلائیں گے متعین نہیں کیا اس کسر کو بھی نکال دیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ میرے کرتہ کی کھنڈی ٹوٹ جائے یا کپڑے میلے ہو جاویں، تو آپ اسکو اپنے لئے نشان آسمانی نہ بنا لیں۔یا اپنے پاجامہ میں سے ایک چوزہ نکال کر ماردیں یا ایسا ہی کوئی اور نشان دکھادیں جو اس بیت کا مصداق ہو:

ایں کرامت ولی راچہ عجب۔گربہ شاشید گفت باراں شد۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۸۔ص ۱۳۲ ملخصاً)

خواجہ غلام فرید کے خطوط بنام قادیانی

نواب بہاولپور کے پیر و مرشد خواجہ غلام فرید آف چاچڑاں کے چند خطوط بنام قادیانی، مرزا صاحب کی تصانیف میں ملتے ہیں جن میں خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کو نیک مسلمان قرار دیتے ہوئے ان کی کافی تعریف کی ہوئی ہے۔وہ خطوط درج ذیل ہیں:

من فقیر باب اللہ غلام فرید سجادہ نشین

الی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللّه الرحمن الرحیم الحمد للّه رب الارباب والصلوۃ علی رسولہ الشفیع بیوم الحساب وعلی آلہ والاصحاب والسلام علیکم من اجتهد وا صاب امّا بعد قد ارسلت الیّ الکتاب وبہ دعوت الی المباهلة و طالبت بالجواب و انّی و ان کنت عدیم الفرصة و لکن رأیت جزءہ من حسن الخطاب و سوق العتاب اعلم یا اعز الاحباب انّی من بدو حالك واقف علی مقام تعظیمك لنیل الثواب و ما جرت علی لسانی کلمة فی حقك الّا بالتجبیل و رعایة الاداب و الان اطلع لك بانّی معترف بصلاح حالك بلا ارتیاب و موقن بانّك من عباد اللّه الصّالحین وفی سعیك المشکور مثاب و قد اوتیت الفضل من الملك الوهاب و لك ان تسئل من اللّه تعالی خیر عاقبتی و ادعو لکم حسن مآب ولو لا خوف اطناب لازددت فی الخطاب۔ و السلام علی من سلك سبیل الصواب ۔ فقط

۲۷ رجب ۱۳۱۴ھ من مقام چاچڑاں ۔فقیر غلام فرید

(سراج منیر ۔ ص ۸۸۔۸۹)

خواجہ غلام فرید صاحب کا دوسرا خط:

بخدمت جناب میرزا صاحب عالی مراتب مجموعہ محاسن بیکراں مستجمع اوصاف بے پایاں مکرم معظم برگزیدہ خدائے احد جناب میرزا غلام احمد متع اللہ الناس ببقائه و سرّنی بلقائه و انعمه بآلائه

پس از سلام مسنون الاسلام وشوق تمام ودعائے اعتلائے نام وارتقائے مقام واضح ولائح باد، نامۂ محبت ختامہ الفت شامہ مشحون مہربانی ہائے تامہ معہ کتاب مرسلہ تسیدہ چہرہ کشائے مسرت تازہ وفرحت بے اندازہ گشت ۔مخفی مبادا کہ ایں فقیر از بدو حال خود بتقاضائے فطرت درعربدہاں افتادن وبیضرورت قدم در معارک مناقشات نہادن پسند ندارد چندانکہ مے تواند خودرا از مداخل طوفان نزاع بے معنی برے آرد چوں اکثر مردم راموافقت ہوا از طلب حق باز داشتہ است وتعصب مجاری تحقیق رابخاک جہل فراانباشتہ براں بکنہ گفتارہا نارسیہ وغایت کارہا نادیدہ غوغائے برے انگیزند وہماں غبارِ جہالت کہ بہوائے عناد برداشتہ بسر خویش مے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیز ندورنہ ثمر کا رہا برنیت صحیح است و دلالت کنایات البلغ از تصریح پوشیدہ نماند کہ دریں جزو زمان کسانے از علمائے وقت از فقیر مطالبہ جواب کردہ اند کہ ہم چو کسے را (یعنی آن صاحب را) کہ باتفاق علماء چنیں وچناں ثابت شدہ است چرا نیک مرد پنداشتہ اند واز چہ رو در روئے حسن نظر داشتہ چوں تحریر ایشاں مملو بود از کمال جوش و ترکیب الفاظ ایشاں با برق طپش ہا ہم آغوش نظر برآنکہ مضامین شان برغلیان دلہا گواہ است و برنیت ہر کس خدائے دانا تر آگاہ و بہ ہیچ کس گمان بد بردن شیوہ اہل صفا نیست و بے تحقیق کسے را منافق یا مطیع نفس دانستن روانہ، فقیررا درکارشان ہم گماں بدگراں مے نمود زیرآنکہ اگرنیت صادق داشتہ باشند غلط شاں بمشابہ خطافی الاجتہاد خواہد بود ورنہ گوش محبت نیوش ہرقدر کہ از غایت کارآں مکرم ذخیرہ آگاہی انباشت دل الفت شامل زیادہ ازاں دراخلاص افزود کہ داشت دعاست کہ ازعنایت حق سببے بہتر پیدا آید وساعتے نیکوروئے نماید کہ حجاب مباعدت جسمانی ونقاب مسافت طولانی ازمیاں برخیزد واگر بارسال مضمونیکہ درجلسہ مذاہب پیش کردہ اند مسرور فرمایند منت باشد۔ والسلام مع الاکرام فضائل وکمالات مرتبت مولوی نورالدین صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ وصاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب نیز۔

الراقم فقیر غلام فرید الچشتی النظامی من مقام چاچڑان شریف۔ ۲۷ ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ

(سراج منیر۔ آخر کتاب)

خواجہ غلام فرید صاحب کا تیسرا خط:

بخدمت جناب معانی آگاہ معارف پناہ حقائق نگاہ شریعت انتباہ المستظھر باللہ المعرض ماسوا المؤید من اللہ الصمد جناب مرزا غلام احمد صاحب مکارم لا تعد سلمہ اللہ الاحد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جوش اشتیاق ہمچوں مکارم اخلاق آں سلالہ الانفس وآفاق ازحد بیروں ست ومحبت باں مجاہد فی سبیل اللہ روز افزوں۔ منت جوادی غنت؟ کہ اوقات ایں فقیر را بعنایت بے غایت برمجاری عافیت ظاہر و باطن جاوی فرمود۔ وتائید آں مرضیۃ الشمائل محمودۃ الخصائل از جناب عزت خطابش مسئول ومقصود۔ سلک لآلی آبدار محبت ووداد وعقد جواہر تابدار صداقت واتحاد عن نامہ اخلاص ختامہ مملو بمواد خلوص وصفا ومحشو بذخائر خلت واصطفا ورود کرم آمود نمودہ مسرور ومحصور فرمود وفقیر از الفاظ الفت آمیز ومعانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبساط خیز و معارف حیرت انگیز آں غواص بحار معالم ذخیرہ احتظاظ قلب فراہم نمود۔ و ورود مضمون جلسۃ المذاہب مرسلہ آں صاحب کہ باوجود آذوقہ حقائق گرانبہا جدّت ادا را مشتمل بود۔ دل از مستمعان در ربود۔ ہموارہ بایں مجاہدات رفیع الغایات بعنایات غیبیہ وتفضلات لاریبیہ مؤید مکرم باشند وفقیر را مستخبر حالات مسرت سمات دانستہ بارسال فضائل رسائل وارقام کرائم رقائم مبتہج میفر مودہ باشند۔ ۴ شوال المکرّم ۱۳۱۴ھ ہجریہ قدسیہ

الراقم فقیر غلام فرید الچشتی النظامی سجادہ نشین از جاچڑاں شریف (سراج منیر۔ آخر کتاب)

مرزا غلام احمد قادیانی نے ان خطوط کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا اور انہیں خوب مشتہر کیا۔ جب یہ خطوط سامنے آئے تو مناسب تحقیق احوال کے بعد شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ نے ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں:

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں
اور مرزا غلام احمد الہامی قاتل وخونی مسیح قادیان

کے عنوان سے ایک مضمون لکھا اور بتایا کہ:

الہامی قاتل وخونی مسیح ، مسیلمہ زمانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی دنیا میں ایک نیا جال پھیلانا اور اس میں مشائخ کرام کو پھنسانا چاہا تھا۔ رسائل انجام آتھم میں اس نے اپنا پرانا ڈھکوسلہ درج کیا تو اس میں علمائے اسلام کے ساتھ مشائخ عظام پنجاب وہندوستان کو بھی اپنا مخاطب بنالیا۔

اس کی اس گیدڑ بھبکی کو اکثر علماء ومشائخ ہندوستان وپنجاب نے تولا شئے سمجھا اور اس کی طرف نگاہ التفات سے نہ دیکھا مگر ایک گوشہ نشین وخلوت گزین بزرگ نے جو اہل زمانہ کی چالاکیوں اور مکاروں کی دھوکہ بازیوں سے واقف نہیں اور ذکر وشغل وارشاد طلاب وتلقین خاص احباب میں مصروف رہتے ہیں (یعنی خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں) نے محض دفع شرور فع ضرر کی غرض سے قادیانی کو اس کی درخواست مباہلہ کے جواب میں اس مضمون کا عربی میں خط لکھوایا کہ مجھ کو آپ سے پرخاش نہیں ہے مجھے اس خطاب سے معاف رکھیں۔ قادیانی نے خواجہ صاحب کے اس قدر اعراض کو ازبس غنیمت سمجھا اور اس کو اپنی توثیق قرار دے کر ضمیمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام آتھم میں چھاپ کر مشتہر کر دیا اور اس کے شکریہ میں ایک طولانی خط عربی خواجہ صاحب کی تعریف و توصیف میں لکھ کر ان کے حضور میں بھیج دیا۔ اسکے بعد اور دو خط فارسی خواجہ صاحب کی طرف سے مرزا قادیانی کے نام بھیجے گئے جن میں پہلے خط کی نسبت قادیانی کی تائید و تعریف بھی پائی جاتی ہے۔ ان خطوں کو قادیانی نے اپنی برأت و توثیق کا کافی ذریعہ سمجھا اور ایک عمدہ سرٹیفکیٹ خیال کر کے رسالہ سراج المنیر میں مشتہر کیا۔

ان خطوں کے شائع ہونے سے مسلمانوں میں، خصوصاً ان اصحاب میں جو مشائخ کرام و اولیائے عظام سے حسن عقیدت رکھتے ہیں، کمال تشویش و تردد پیدا ہوا اور انہوں نے بالواسطہ و بلاواسطہ مراسلت کے ذریعہ اپنی تشویش و تردد کا خواجہ صاحب کے حضور میں اظہار کیا۔ ایک مولوی صاحب (مولانا غلام دستگیر قصوری کی طرف اشارہ ہے، بہاء) ضلع لاہور سے بذات خود خواجہ صاحب کے حضور میں حاضر ہوئے اور تدارک مافات اور اصلاح فساد قادیانی کے درپئے سعی ہوئے۔ ان کو اپنی تحقیق و تفتیش سے یہ معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب بذات خود قادیانی کی تحریرات و اشتہارات کو ملاحظہ نہیں فرماتے، ان کے بعض خدام ایسے ہیں جو مرزا قادیانی کے رسائل و اشتہارات دیکھ کر اس کے دام میں پھنس گئے ہیں، وہی لوگ خواجہ صاحب کے حضور میں قادیانی کی خداپرستی و بزرگی کی تعریفیں کر کے اس مراسلت کے موجب ہوئے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ چاہا لکھا اور خواجہ صاحب کی طرف سے قادیانی کے نام پر روانہ کیا۔

مولوی صاحب موصوف نے ہر چند کوشش کی کہ وہ عقاید و مکائد قادیانی اس کی اصل تحریرات سے نکال کر خواجہ صاحب کے حضور میں پیش کریں اور خطوط مذکورہ کے برخلاف ان کی رائے قائم کرائیں مگر وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہوئے۔

از آنجا کہ اظہار عقاید و مکائد قادیانی و اصلاح فساد اس مسیلمہ ثانی کا قرعہ اس خاکسار کے نام ڈالا گیا ہے اور اس عاجز کو اس کام کے اہتمام میں ایک خاص ملکہ عطا کیا گیا ہے لہذا خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے دل میں یہ القاء کیا کہ یہ ناتواں خود خواجہ صاحب کے حضور میں حاضر ہو کر عقاید و مکائد قادیانی اس کی اصلی تصانیف سے دکھا کے خواجہ صاحب کی رائے رزین ان کی نسبت ظاہر کرائے۔ بناء علیہ خاکسار وسط محرم الحرام ۱۳۱۵ھ میں ڈیرہ نواب صاحب بہاول پور میں پہنچا اور خواجہ صاحب کی ملاقات سے مشرف ہوا۔ اور مرزا قادیانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقاید ومکائد اصل تصانیف سے نکال کر خواجہ (غلام فرید) صاحب موصوف کو دکھائے جن کو دیکھ کر خواجہ صاحب ،مرزا قادیانی سے سخت متنفر اور بے زار ہوئے اور معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح نے جو کچھ قادیانی کے حق میں کہا تھا وہ محض دفع شر ورفع مضرت پر مبنی تھا..اور اگر حضرت ممدوح کو کسی قدر قادیانی کی نسبت نیک گمان تھا تو اس وجہ سے تھا کہ قادیانی مسلمان کہلاتا تھا اور حضرت ممدوح کو مسلمان سے حسن ظن تھا اور اس کی اصلی تصانیف دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا تھا اس حسن ظنی اور عدم اطلاع تصانیف قادیانی کی وجہ سے آپ نے اس کے حق میں کلمہ خیر فرمایا تھا اور شیخ سعدی کے اس قول پر عمل کیا تھا:

مرا پیر دانائے مرشد شہاب   دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکے در خویش خود بین مباش   دگر آنکہ بر غیر بد بیں مباش

حضرت ممدوح نے اصل تصانیف قادیانی میں اس کے عقاید ومقالات دیکھے تو اس پر بہت آشفتہ ہوئے اور اسکی شوخیوں اور بے ادبیوں پر (جو حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی عالی جناب میں اس سے سرزد ہوئیں) کلمہ استغفر اللہ زبان پر لائے اور فرمایا کہ یہ شخص اہل اللہ اور مؤید من اللہ نہیں ہے اور کمال درجہ کا بے ادب ہے اور خودستائی کرنے والا اور نام آوری اور شہرت کا طالب ہے اور اپنے دعاوی میں سچا نہیں ہے۔حضرت کے بعض خدام حضار مجلس نے حضرت کے سامنے فرمایا کہ آئندہ حضرت اس شخص سے خط وکتابت نہ کریں گے اور حضرت نے اس پر سکوت فرما کر اس کو تسلیم کر لیا۔اس سے ناظرین کو یقین ہو سکتا ہے کہ وہ خطوط ثلاثہ جو حضرت کی طرف سے قادیانی کو پہنچے ہیں قادیانی کی برأت وتوثیق کے دلائل نہیں ہو سکتے اور نہ وہ اس کے لئے سرٹیفیکیٹ تسلیم کئے جا سکتے ہیں۔

قادیانی اب بھی لن ترانیاں ہانکے اور حضرت ممدوح کو اپنا مصدق وموافق قرار دے تو اس کو لازم ہے کہ وہ اسی مضمون کا ایک اور خط حضرت ممدوح سے حاصل کرے اور اپنے کسی رسالہ میں چھپوائے۔یہ امر اس سے نہ ہو سکے گا اور ہرگز نہ ہو سکے گا انشاء اللہ تعالی،تو اہل اسلام معتقدین مشائخ کرام یقین کریں کہ خواجہ صاحب اس کے مصدق ومؤید نہیں ہیں اور اس کے دعاوی سے ناخوش ہیں۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ج ۱۸ص ۱۳۷۔۱۴۱ مختصراً)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی بدزبانی بحق خلیفہ عثمانی کا بٹالوی ردّ

۱۸۹۷ء میں خلافت عثمانیہ کے سفیر جناب حسین کامی ہندوستان تشریف لائے جہاں انہوں نے اپنے دوران قیام مختلف وفود، جماعتوں اور افراد سے ملاقاتیں کیں۔ آپ قادیان بھی گئے جہاں انہوں نے مرزا صاحب قادیانی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد مرزا صاحب نے سلطان ترکی اور ان کے عمال حکومت پر تنقید کرتے ہوئے ایک اشتہار شائع کیا۔ ہندوستان کے اسلامی حلقوں میں اس اشتہار کے شائع ہونے پر احتجاج ہوا تو مرزا صاحب نے معذرت پر مبنی ایک اشتہار شائع کیا۔ اس سلسلہ واقعات کی روداد مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ نے مرتب کر کے شائع فرمائی جو مختصراً ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔ مولانا کی تحریر پڑھنے سے پہلے مرزا قادیانی کے اشتہار، حسین کامی سفیر سلطان روم، سے ایک انتخاب ملاحظہ کیجئے۔ مرزا نے لکھا:

پرچہ اخبار ۱۵ مئی ۱۸۹۷ء ناظم الہند لاہور میں جو ایک شیعہ اخبار ہے سفیر مذکور العنوان کا ایک خط چھپا ہے جو بالکل گندہ اور خلاف تہذیب اور انسانیت ہے...اور اس خط کے عنوان میں یہ لکھا ہے کہ سفیر صاحب متواتر درخواستوں کے بعد قادیان میں تشریف لے گئے..... مجھے دنیاداروں اور منافقوں کی ملاقات سے اس قدر بیزاری اور نفرت ہے جیسا کہ نجاست سے۔ مجھے نہ کچھ سلطان روم کی طرف حاجت ہے اور نہ اس کے کسی سفیر کی ملاقات کا شوق ہے میرے لئے ایک سلطان کافی ہے جو آسمان اور زمین کا حقیقی بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے کہ کسی دوسرے کی طرف مجھے حاجت پڑے اس عالم سے گذر جاؤں...میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکرگزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کارروائی میں کر رہا ہوں۔ ترکی سلطنت آج کل تاریکی سے بھری ہوئی ہے اور وہی شامت اعمال بھگت رہی ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ اسکے زیر سایہ رہ کر ہم کسی راستی کو پھیلا سکیں۔ شاید بہت سے لوگ اس فقرہ سے ناراض ہوں گے مگر یہی حق ہے۔ سفیر مذکور نے خلوت کی ملاقات کے لئے خود التجا کی۔ اگرچہ مجھ کو اس کی اول ملاقات میں ہی دنیاپرستی کی بدبو آئی اور منافقانہ طریق دکھائی مگر حسن اخلاق نے مجھے بوجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہمان ہونے اس کی اجازت دینے کیلئے مجبور کیا۔ نامبردہ نے خلوت کی ملاقات میں سلطان روم کے لئے ایک خاص دعا کرنے کی درخواست کی اور یہ بھی چاہا کہ آئندہ اس کے لئے جو کچھ آسمانی قضا وقدر سے آنے والا ہے، اس سے وہ اطلاع پاوے۔ میں نے اس کو صاف کہہ دیا کہ سلطان کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔ یہی وہ باتیں تھیں جو سفیر کو اپنی بدقسمتی سے بہت بری معلوم ہوئیں۔ میں نے کئی اشارات سے اس بات پر بھی زور دیا کہ رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصوروار ہے اور خدا سچے تقویٰ اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور روم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے۔ توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ۔ مگر میں اس کے دل کی طرف خیال کر رہا تھا کہ وہ ان باتوں کو بہت ہی برا مانتا تھا اور یہ بات ایک صریح دلیل اس بات پر ہے کہ سلطنت روم کے اچھے دن نہیں ہیں۔ اور پھر اس کا بدگوئی کے ساتھ واپس جانا یہ اور دلیل ہے کہ زوال کی علامات موجود ہیں۔ ماسوا اس کے میرے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کے بارے میں کئی باتیں درمیان آئیں۔ میں نے اس کو بار بار سمجھایا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور کسی خونی مسیح اور خونی مہدی کا انتظار کرنا جیسا کہ عام مسلمانوں کا خیال ہے یہ سب بے ہودہ قصے ہیں۔ اس کے ساتھ میں نے یہ بھی اس کو کہا کہ خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمام باتیں تیر کی طرح اس کو لگتی تھیں۔ اور میں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ جو کچھ خدا نے الہام کے ذریعہ فرمایا تھا، وہی کہا تھا۔ پھر ان تمام باتوں کے بعد گورنمنٹ برطانیہ کا بھی ذکر آیا اور جیسا کہ میرا قدیم سے عقیدہ ہے میں نے اس کو بار بار کہا کہ ہم گورنمنٹ سے دلی اخلاص رکھتے ہیں اور دلی وفادار اور دلی شکرگذار ہیں کیونکہ اس کے زیر سایہ اس قدر امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں کہ کسی دوسری سلطنت کے نیچے ہرگز امید نہیں کہ وہ امن حاصل ہو سکے۔ کیا میں اسلامبول میں امن کیساتھ اس دعویٰ کو پھیلا سکتا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اور یہ کہ تلوار چلانے کی سب روائتیں جھوٹ ہیں۔ کیا یہ سن کر اس جگہ کے درندے مولوی اور قاضی حملہ نہیں کرینگے اور کیا سلطانی انتظام بھی تقاضا نہیں کریگا کہ ان کی مرضی کو مقدم رکھا جائے پھر مجھے سلطان روم سے کیا فائدہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سب باتوں کو سفیر مذکور نے تعجب سے سنا اور حیرت سے میرا منہ دیکھتا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے خط میں جو ناظم الہند ۱۵ مئی ۱۸۹۷ء میں چھپا ہے میرا نام نمرود، شداد اور شیطان رکھتا ہے اور مجھے جھوٹا اور مزوّر اور مورد غضب الٰہی قرار دیتا ہے....:

(پھر مرزا صاحب فرماتے ہیں) نقل اس خط کی جو سفیر کی جانب سے اخبار ناظم الہند ۱۵ مئی ۱۸۹۷ء میں چھپا ہے:

بحضور سید السادات العظام وفخر النجباء الکرام مولانا سید محمد ناظر حسین صاحب ناظم ادام اللّٰہ فیوضہ و ظل عاطفتہ سیدی ومولائی، التفات نامہ ذات سامی شما بدست تجبیل واحترام مارسید الحق ممنونیت غیر مترقبہ عظمی بخشید۔ فدایت شوم کہ استفسار احوال غرائب کادیان وکادیانی (قادیان وقادیانی) را فرمودہ بودید۔ اکنوں ما بکمال تمکین ذیلاً بخدمت والا نہمت وعالی بیان وافادہ می کنم کہ ایں شخص عجیب وغریب از صراط المستقیم اسلام برگشتہ قدم بردائرہ علیہم الضالین گذاشتہ وتزویر محبت حضرت خاتم النبیین را در پیش گرفتہ وبزعم باطل خویش باب رسالت را مفتوح دانستہ است شائیستہ ہزاراں خندہ است کہ فرق در بین نبوت ورسالت پنداشتہ است ومعاذ اللہ تعالی می گوید کہ خداوند عالم رسول ﷺ را گاہے در فرقان حمید وقرآن مجید بعنوان خاتم المرسلین معنن نکردہ است فقط بخطاب خاتم النبیین اکتفا فرمودہ است۔ القصہ اینکہ اول ؟ وورا ولی ملہم می گفت بعدہ مسیح موعود گشتہ آہستہ آہستہ بقول مجرد خود صعود بمرتبہ عالیہ مہدویت کردہ استعیذ باللّٰہ تعالی خود را از خود رائے بپائے معلائے رسالت رساندہ است۔ بنا علی ہذا ظن غالب ما براں است کہ ترقی پنج میں قدم بر سر شریر شدّ اد ونمرود نہادہ کلاہ الوہیت بر سر سرکش خود کہ کاں خیالات فاسہ ومعدن مالیخولیا وہذیانات باطلہ است میگزارد وعجب ست کہ شاعر معجز بیان درحق ایں ضعیف الاعتقاد والبنیان چندیاں سال قبل ازیں گویا بطور پیش گوئی تدوین ایں شعر در دیوان اشعار آبدار خود کردہ است۔

سال اول مطرب آمد سال دویم خواجہ بخت گر یاری کند امسال سیدی شود

خلاصہ ازیں سخنہا درگزرید واو را بر شیطنش پسرید وما را از پریشان نویسی معاف دارید عزیز اسلام مارا بجناب شریعت مدار مولوی ابو سعید محمد حسین وجناب داروغہ عبد الغفور خاں برسانید وساٹمڑ پائی خود را گرفتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصوب مار وانہ کنید تا کہ از دار الخلافہ اسلامبول کفش مسجدے مطابق آن بطلبم و در ہر خصوص برزات عالی شما تقدیم مراسم احترامکاری کردہ مسارعت بر استبنامی طبع عالی می نمائم۔ والسلام۔ الراقم حسین کامی۔

(منقول از اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد ۲۔ ص ۴۱۴۔ ۴۱۹)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں:

قادیانی نے اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں حضرت سلطان المعظم (عثمانی خلیفہ) کی توہین و بدگوئی کر کے گورنمنٹ کو دھوکہ دیا اور یہ جتایا کہ وہ سلطان روم اور سلطنت ترکی کا بدخواہ و دلی دشمن ہے۔ اس لئے وہ برٹش گورنمنٹ کا خیر خواہ متصور ہونا چاہیے اور اشتہار ۱۵ جون ۱۸۹۷ء میں اس توہین و بدگوئی کا انکار کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا اور یہ جتایا کہ اس نے حضرت سلطان معظم کی توہین نہیں کی بلکہ سلطنت ترکی اور اس کے ارکان کی بدگوئی کی ہے اس لئے مسلمانان محبین و معتقدین سلطان المعظم اس کو اسلام و مسلمانوں کا دشمن قرار نہ دیں۔

پھر جب بعض اسلامی اخباروں نے اس کی خبر لی اور اس کے اس دھوکہ کی قلعی کھل گئی اور ایک مقدمہ میں عدالت ضلع گورداسپور میں اس کی طلبی ہوئی اور دوران سوالات و جوابات میں اس کے مخالف گورنمنٹ ہونے کی حقیقت کھلنے لگی تو پھر اس نے وہی کارستانی کی اور عدالت کو یہ بات جتائی کہ وہ سلطان روم کا بدگو و مخالف ہے اس لئے مسلمان اس کے دشمن بن گئے ہیں۔ اور اشتہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء میں اپنی اسی کارستانی و بد گوئی و بدزبانی کی سند پیش کر کے اس سے سلطنت ترکی سے اپنی مخالفت اور برٹش گورنمنٹ کی خیر خواہی و موافقت ثابت کی۔..

اس نے اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء کے جن فقرات میں سلطنت ترکی کی عداوت کا اظہار اور حضرت سلطان المعظم کی توہین کا ارتکاب کیا ہے وہ یہ ہیں جو معہ تشریح و توضیح وحدانی خطوط میں (یعنی بین القوسین اور باریک خط میں) نقل کئے جاتے ہیں:

ا۔ مجھے دنیا داروں اور منافقوں کی ملاقات سے اس قدر نفرت ہے جیسا کہ نجاست سے۔

(یہ کلمات بظاہر سفیر کے حق میں ہیں اور در پردہ حضرت سلطان المعظم کے حق میں کیونکہ ان کو بھی قادیانی صرف دنیا دار بادشاہ سمجھتا ہے، نہ دیندار اور خلیفۃ المسلمین چنانچہ فقرہ مابعد اشتہار ہذا اور فقرہ آئندہ اس کے اشتہار جشن جوبلی کا اس پر شاہد ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ نہ مجھے سلطان روم کی طرف کچھ حاجت ہے نہ اس کے سفیر کی ملاقات کا شوق

(حضرت سلطان المعظم سے اپنی استغناو بے پرواہی ظاہر کرنا، اور ان کو مفرد الفاظ بلا تعظیم سے یاد کرنا حضرت ممدوح کی صریح اہانت ہے۔ حضرت سلطان المعظم کی، جو مسلمانوں کے مذہبی پیشوا ہیں اور ان کے معابد و مشاعر مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ وغیرہ مشاہد کے خادم ومحافظ، ہر ایک مسلمان کو مذہبی حاجت ہے۔ ان سے استغناو بے پروائی ظاہر کرنا در پردہ مکہ و مدینہ سے بے پروائی ظاہر کرنا ہے جو کسی مسلمان کا کام نہیں، بلکہ ان ہی کافروں کا کام ہے جو قادیان کو مکہ سمجھتے ہیں اور اس کو خطاب دار الاماں، جو مکہ کا خطاب ہے، سے یاد کرتے ہیں اور حج کعبہ کی جگہ اسی قادیان کا حج کرتے اور اس کو بجائے حج کعبہ کافی سمجھتے ہیں)

۳۔ میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکر گزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کاروائی میں کر رہا ہوں۔

(گورنمنٹ انگریزی کو سلطنت ترکی کے مقابلہ میں واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور قابل شکر گزاری کہنے کا مفہوم یہ ہے کہ سلطنت ترکی واجب التعظیم و واجب الاطاعت اور قابل شکر گزاری نہیں ہے اور یہ صاف اور صریح سلطنت ترکی کی توہین ہے جو کسی مسلمان کا کام نہیں ہے۔ بے شک گورنمنٹ انگریزی مسلمانان رعایا گورنمنٹ کے نزدیک دنیاوی امور میں اور پولیٹکل نظر سے واجب التعظیم واجب الاطاعت اور قابل شکر گزاری ہے مگر مذہبی امور اور مذہبی نظر سے سلطنت ترکی مسلمانوں کے لئے واجب الاطاعت واجب التعظیم اور قابل شکر گزاری ہے اور جو شخص مسلمان کہلا کر مذہبی امور کی نظر سے، جو مسلمانوں کو حج وزیارت کے سفر میں پیش آنے لازم ہیں، سلطنت ترکی کی تعظیم اور اطاعت اور شکر گزاری کو واجب نہیں سمجھتا، وہ در پردہ سخت کافر (ناشکر) ہے وہ اپنے مذہبی پیشوا کی اہانت کرتا ہے جس کی توہین خدا تعالیٰ کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے: السّلطان ظلّ اللّٰہ فی الارض من اکرمہ اکرمہ اللّٰہ و من اھانہ اھانہ اللّٰہ۔ مشکوۃ ص ۳۱۳ و ۳۱۵ وغیرہ۔ کہ سلطان زمین میں خدا کا سایہ ہے جو اس کی عزت وتوقیر کرتا ہے خدا اس کی عزت کرتا ہے، جو اس کی اہانت کرتا ہے خدا اس کی اہانت کرتا ہے۔

اس توہین آسمانی کا یہ اثر ہے جو قادیانی پر ظاہر ہو رہا ہے کہ جب سے اس نے سلطان المعظم کی توہین کی ہے اسلامی دنیا میں اس کی توہین ہو رہی ہے اور چاروں طرف سے لعنت کی بوچھاڑ پڑ رہی ہے جس کا کسی قدر بیان آئندہ ہوگا)

۴۔ ٹرکی سلطنت آج کل تاریکی سے بھری ہوئی ہے اور وہی شامت اعمال بھگت رہی ہے۔

(یہ صاف اور صریح طور پر سلطنت ترکی کی توہین ہے اور اس کی فتوحات روز افزوں کو کان لم یکن سمجھنا اور ان پر حسرت ورنج ظاہر کرنا ہے۔ قادیانی ان فتوحات کو فتوحات سمجھتا اور دل میں ان پر ماتم نہ کرتا تو یہ کلمہ خبیثہ کہ وہ شامت اعمال بھگت رہی ہے، زبان پر لانے سے شرماتا، اور یہ خیال کرتا کہ ان دنوں سلطت ترکی کو وہ ترقی نصیب ہوئی ہے جو اس سے دو سو برس پہلے نہ ہوئی تھی اور یہ روز افزوں برکت ہے، نہ اعمال کی شامت ہے)

۵۔ نامردہ (سفیر حضرت سلطان المعظم) نے خلوت کی ملاقات میں سلطان روم کے لئے ایک خاص دعا کرنے کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخواست کی اور یہ بھی چاہا کہ آئندہ کیلئے جو کچھ آسمانی قضا وقدر سے آنے والا ہے اس سے وہ اطلاع پاوے ۔میں نے اس کو صاف کہد یا کہ سلطان کی سلطنت کی حالت اچھی نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں ہوتا۔ یہ وہ باتیں تھیں جو سفیر کو اپنی بدقسمتی سے بری معلوم ہوئیں۔

(یہ بھی صریح اور صاف طور پر سلطنت ترکی کی توہین ہے۔اور فتوحات سلطنت کو کان لم یکن سمجھنا۔اوران پر دل سے ناخوش ہونا اور ماتم کرنا ہے۔ان فتوحات کو وہ فتوحات سمجھتا اوران پرخوش ہوتا تو موجودہ حالت کی نظر سے آئندہ ترقی کی امید دلاتا بدانجامی سے نہ ڈراتا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ یہ تو اس (مرزا) کی توہین سلطنت کی تشریح و توضیح ہے۔اب ہم اس کے مستجاب الدعوات اور صاحب کشف اور مطلع دیوان آسمانی قضا وقدر ہونے کے دعوی پر جو اس فقرہ میں پایا جاتا ہے، ریمارک کرتے ہیں کہ اس دعوی کو دیکھ کر ہم کو ہنسی آتی ہے اور آپ کی جرأت وجسارت زعفران زار تعجب وحیرت میں لے جاتی ہے۔

قادیانی صاحب! آپ اس لائق کب ہوئے کہ آپ سے کوئی دعا کرائے اور مراد پائے۔یا کوئی آسمانی قدر وقضا کا حال پوچھے تو آپ کشف سے اس کو بتادیں۔آپ صاحب کشف اور دفتر قضا وقدر کے ناظر ہوتے تو اپنی بیوی کے پہلے حمل رہنے کے وقت کشف سے جان جاتے کہ اس حمل سے لڑکی ہوگی، اور لڑکا ہونے کی پیش گوئی نہ کرتے۔پھر دوسرے حمل سے لڑکا بشیر پیدا ہونے پر جان جاتے کہ وہ جلد مر جائے گا اور اس کو بشیر موعود قرار نہ دیتے۔پھر تیسرے اور چوتھے اور پانچویں حمل (جن سے محمود، بشیر اور شریف پیدا ہوئے) کے وقت معلوم کر لیتے کہ فرزند موعود ان حملوں سے پیدا ہوگا اور اس کی تعیین کر کے پیش گوئی کرتے۔اور چھٹے یا ساتویں حمل سے اس کے پیدا ہونے کی امید نہ رکھتے، پھر اس چھٹے یا ساتویں حمل کے وقت جان جاتے کہ اس سے لڑکی ہوگی، نہ لڑکا۔اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۹ میں یہ دعوی نہ کرتے کہ فرزند موعود اب پیدا ہوگا، جو تین کو چار کرنے والا ہوگا، باوجود یکہ وہ زائد المیعاد بھی ہو چکا تھا کیونکہ فرزند موعود کے لئے نو برس کی میعاد تھی اور وہ حمل بارہویں سال ہوا تھا۔ایسا ہی آپ عبداللہ آتھم کی نسبت جان لیتے کہ وہ ۱۵ ماہ کی میعاد میں رجوع بحق کرے گا اور فوت نہ ہوگا۔اور مرزا سلطان محمد بیگ کی نسبت جو آپ کی منکوحہ آسمانی سے عیش اڑا رہا ہے..یہ جان لیتے کہ اس کے وارثوں کی معذرت کی وجہ سے اس کی موت کو ٹلایا جائے گا اور ڈہائی برس میں اس کی موت کی پیش گوئی نہ کرتے (یہ بھی محض آپ کا دعوی ہے۔اور درحقیقت اس کے وارثوں نے معذرت نہیں کی۔دیکھو اشاعۃ السنہ ج ۱۶۔

اور اگر آپ مستجاب الدعوات ہوتے تو پہلے اپنے لئے دعا کرتے اور جو اطراف واکناف عالم سے آپ پر لعنت وتکفیر کی بارش ہو رہی ہے اس سے اپنے آپ کو بچاتے۔پھر سردار بہادر سید امیر علی شاہ رسالدار پنشنر کے لئے دعاء تولد فرزند کی (جسکے عوض ۵۰۰ روپیہ پیشگی عبدالحق پنشنرا کاؤنٹنٹ والہی بخش اکونٹنٹ کی معرفت لے کر ہضم کر چکے ہیں) دعا کرتے اور اس میں کامیاب ہوتے۔اور نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی صحت کے لئے جس کے عوض میں ۵۰۰ روپیہ ان کی والدہ ماجدہ سے لے کر خورد برد کر چکے ہیں، دعا کرتے اور کامیاب ہوکر آج وزیر ریاست ہوتے۔گذشتہ راصلوۃ اگر آپ صاحب کشف اور مستجاب الدعوات ہیں تو سابق پیش گوئیوں میں سے صرف ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی متعلق اپنی منکوحہ آسمانی کی نسبت کشف کا ٹیلی فون لگا کر بتا دیں کہ آپ کی منکوحہ، جو غیر کی فراش ہے، آپ کے پلنگ پر کب آئے گی اور جناب فضائل مآب الہامات انتساب ملا محمد بخش صاحب قادری لاہوری کی نسبت جو آپ کی موجودہ محبوبہ پر اپنے الہام کی بشارت و شہادت سے نکاح کی ٹھان بیٹھے ہیں، اور نکاح خوانی کیلئے برطبق مثل: تو مان نہ مان میں تیرا مہمان، اس ناتوان کو مقرر کر چکے ہیں، جیسے کہ آپ بے چارہ مرزا سلطان محمد بیگ کی منکوحہ کے نکاح کا دعوی رکھتے ہیں، بتاویں کہ اگر وہ اس دعوی الہام میں نا درستی پر ہے تو اس کا کام کب تمام ہے۔ اور آپ کو اور آپ کی بیوی کو اس سے اور اس کے الہامات سے کب امن حاصل ہوگا۔

ان امور کے متعلق آپ کشف سے قضاوقدر کا فیصلہ کچھ نہ بتائیں اور اپنا مستجاب الدعوات ہونا ثابت نہ کریں، تو پھر حضرت سلطان المعظم یا ان کی سلطنت یا کسی اور شخص یا قوم کی نسبت کشف بیانی یا مستجاب الدعا ہونے کے دعوی سے کیوں شرم وحیا سے کام نہیں لیتے۔ اگر آپ اس کے جواب میں یہ عذر کریں کہ یہ دونوں امور ہماری ذات سے متعلق ہیں اور ہم تن برضا وتسلیم قضاوقدر دے چکے ہیں، ہماری منکوحہ آسمانی کو مرزا سلطان محمد بیگ استعمال کر رہا ہے تو ہم راضی ہیں ہماری موجودہ محبوبہ منکوحہ پر ملا محمد بخش نظر رکھتا ہے تو اس میں بھی ہم کو بجز تسلیم چارہ نہیں ہے، اور ہمارے جیسے باخدا عارف اور بزرگ اپنے نفع وذاتی فائدہ سے دوسرے کے نفع کو مقدم سمجھتے ہیں اور اپنے نقصان میں تن برضا سپرد کرتے ہیں اور ان دو بیتوں پر کاربند رہتے ہیں:

نیم نانے گر خورد مرد خدا　　بذل درویشاں کند نیمے دگر

دل بدست آور کہ حج اکبر است　　از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

لہذا ہم (یعنی مرزا قادیانی) مرزا سلطان محمد بیگ اور ملا محمد بخش کے لئے بددعا نہیں کرتے۔ اول الذکر ہماری منکوحہ آسمانی سے شوق سے نفع اٹھاوے۔ اور ثانی الذکر کو اگر الہام میں وعدہ نکاح ہو چکا ہے تو وہ بھی امیدوار رہے، تو اسکے جواب میں اولاً ہم کہیں گے کہ یہ رضاوتسلیم نہیں جو اہل اللہ وصاحب دلاں باخدا کا کام ہے۔ بلکہ یہ دیوثی کہلاتی ہے جو بے غیرت وبے حیا لوگوں کا شیوہ ہے۔ اور ثانیاً یہ گذارش کریں گے کہ اگر آپ کا الہام اس دیوثی کی آپ کو اجازت دیتا ہے اور آپ کو ان لوگوں کے متعلق دعا بد کرنے سے مانع ہے تو ہم اور دو شخصوں آپ کے اہل تعلق کو پیش کرتے ہیں۔ ۱۔ سردار بہادر سید امیر علی شاہ رسالدار پنشنر لاہور۔ ۲۔ نواب صاحب والی ریاست مالیر کوٹلہ۔ آپ سردار صاحب کے حق میں بیٹا پیدا ہونے کے لئے دعا کریں۔ اور نواب صاحب مالیر کوٹلہ کیلئے صحت کی دعا کریں۔ اور دیوان قضاوقدر ملاحظہ فرما کر ان دعاؤں کے وقت قبولیت سے اطلاع دیں۔ مگر وقت ایسا لمبا نہ بتاویں اور اس میں کوئی ایسی پیچدار شرط نہ لگاویں جس میں آپ کی قدیمی حکمت عملی کا دخل ہو۔ اور اگر آپ اس میں یہ عذر کریں کہ جو پانچ پانچ سو روپیہ ان لوگوں یا ان کے بعض متعلقوں سے ہم لے چکے ہیں وہ مدت ہوئی خورد برد ہو کر ایسا ہضم ہو گیا ہے کہ اب اس کا اثر بدن میں باقی نہیں رہا، پھر دعا کے لئے جوش کیوں کر پیدا ہو۔ وہ لوگ پانچ پانچ سو اور روپیہ پیشگی داخل کریں تو اس سے پلاؤ تنجن کھا کر بدن میں حرارت وجوش پیدا ہو، تب ان کے لئے جوشیلی دعا دل سے نکلے، تو اس کے جواب میں باادب عرض کیا جائے گا کہ نواب صاحب مالیر کوٹلہ تو ایک مدت سے مرض دیوانگی کے سبب اپنی ریاست سے علیحدہ ہیں اور ان کی جگہ ایک اور صاحب رئیس ریاست لہاروکے کام کرتے ہیں جن سے خاکسار کو ذاتی واقفیت وآشنائی نہیں۔ ان سے آپ یہ سوال اپنے مرید خاص محمد علی صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی معرفت کریں۔ ہاں سید امیر علی شاہ سردار بہادر میرے عنایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرما اور بے تکلف دوست ہیں۔ان سے پانچ سو نہیں ہزار روپیہ پیشگی دلوا سکتا ہوں بشرطیکہ آپ باضابطہ اقرار نامہ لکھ دیں کہ قریب عرصہ میں آپ کی دعا کا اثر ظاہر نہ ہوا اور قضا وقدر کے دفتر سے آپ کو کچھ پتہ نہ لگا تو پھر آپ سے وہی سلوک کیا جائے گا جو عبداللہ آتھم کی عدم وفات پر آپ نے خود اپنے لئے تجویز کیا تھا۔جو آپ ہی کے الفاظ سے نقل کیا جاتا ہے۔آپ جنگ مقدس کے صفحہ اخیر میں لکھتے ہیں:

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے،تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانیکے لئے تیار ہوں۔مجھ کو ذلیل کیا جائے،روسیاہ کیا جائے،میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے،مجھ کو پھانسی دیا جاوے،ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔

اس شرط سے آپ ڈر جائیں اور ان صاحبوں کے لئے دعا کا اثر دکھانے سے انکار کریں تو آپ کے مستجاب الدعوات اور ناظر دیوان قضا وقدر ہونے کے ثبوت کے لئے ایک اور نئی وعام پسند مثال پیش کی جاتی ہے۔اگر آپ دیوان قضا وقدر میں نظر رکھتے ہیں تو اس دیوان کو ملاحظہ فرما کر بذریعہ اشتہار بتادیں کہ قحط سالی اس ملک سے کب رفع ہوگی اور کس کس تاریخ کافی وعمدہ بارش ہوگی۔اور غلہ کا نرخ کب ارزاں ہوگا اور اگر آپ مستجاب الدعوات ہیں تو خدا تعالی سے عام وکافی بارش کیلئے دعا مانگیں اور یہ کہ غلہ گندم فی روپیہ کم سے کم ایک من پختہ ہو جائے اور اس دعا کی قبولیت کے وقت سے بذریعہ اشتہارات پبلک کو اطلاع دیں پھر تو تمام ملک آپ کا تابع ہو جائے گا اور مذہبی سرداری کے علاوہ پولیٹکل سرداری بھی (جس کے دھن میں آپ مدت سے لگے ہوئے ہیں) آپ ہی کے ہو جائیگی۔

اس کے جواب میں شائد آپ یہی عذر کریں گے ہم ایسی دعاؤں،امن آسائش وعافیت کیلئے،نہیں بھیجے گئے۔بلکہ ہم مارنے مروانے کیلئے مبعوث ہوئے ہیں اس کی سند میں یہ شعر پیش کریں

درکوئے نیک نامی مارا گذر ندارند گرتو نمے پسندی تبدیل کن قضارا

چنانچہ اپنے اشتہار پیش گوئی متعلق راج اندر سنگھ میں آپ فرما چکے ہیں،تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ پھر آپ فقرہ نمبر ۵ میں اور دیگر مقامات میں مطلق مستجاب الدعوات ہونے کا دعوی کیوں کرتے ہیں اور ناواقف خلق اللہ کو کیوں گمراہی میں ڈال رہے ہیں۔خدا کے تو آپ قائل معلوم نہیں ہوتے،عقلاء دنیا ہی سے شرم کریں اور ایسی لن ترانیاں چھوڑ دیں۔اب ان لن ترانیوں کا موقعہ نہیں رہا۔عبداللہ آتھم وشوہر ثانی منکوحہ آسمانی جناب کے نہ مرنے اور لیکھ رام کے موافق میعاد وحسب مضمون پیش گوئی قتل نہ ہونے اور فرزند موعود بشیر عمانوایل کے اب تک پیدا نہ ہونے سے آپ کا حال کس وناکس پر کھل گیا ہے اب ملاحظہ قضا وقدر واستجابت دعا کا نام نہ لیا کریں)

۶۔میں نے کئی اشارات میں اس بات پر زور دیا ہے کہ رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصوروار ہے اور خدا،سچے تقوی اور عبادت اور نوع انسانی کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور روم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے۔

(یہ فقرہ بھی صراحت کے ساتھ سلطنت روم کی توہین اور اس پر حملہ کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ موجودہ حالت سلطنت کو (جس میں ترقی اور فتوحات حاصل ہوئیں) اور مفروران اور مجروحان یونان کے ساتھ سلطنت ترکی کی انسانی ہمدردی کو (جس کو اقوام مخالفین نے بھی مان لیا ہے) آپ اچھا نہیں سمجھتے،اور دل سے اس پر ناخوش ہیں۔آپ کے اس اعتراض: ترکی سلطنت میں تقوی و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طہارت وعبادت وانسانی ہم دردی نہیں پائی جاتی، اس لئے وہ سلطنت برباد ہوگی..کا جواب اخبار چودھویں صدی نے کافی ووافی دے دیا، لہذا ہم اس باب میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے اسی جواب کو عنقریب نقل کردیں گے انشاءاللہ)

۷۔ مگر میں اس کے (سفیر روم) دل کی طرف خیال کررہا تھا کہ وہ ان باتوں کو (جو فقرہ نمبر ۵،۶ میں کہی گئی ہیں) بہت ہی برا مانتا تھا اور یہ ایک صریح دلیل اس بات پر ہے کہ سلطنت روم کے اچھے دن نہیں۔

(بل بے دلوں کے محرم اسرار، تو دلوں کے بھید جان لیتا ہے، تو ہم جناب فضیلت مآب الہام انتساب ملا محمد بخش قادری لاہوری کو تیرے پاس قادیان بھیج دیتے ہیں، جو ارادے اس کے دل میں گذرتے ہیں اور ان میں سے وہ کچھ ظاہر بھی کرچکے ہیں، وہ تو بتا اور اس پر جو چاہے انعام پا۔ اے صاحب حیا تو ایسا مطلع القلوب ہوتا تو سفیر صاحب کے سامنے یا ان کے خط کے جواب مقابلہ میں اپنے اشتہار کے ضمن میں ایسی باتیں نہ کہتا جن سے تجھے پشیمانی اور شرمندگی کے ساتھ رجوع کرنا پڑا جس کا ثبوت تجھے عنقریب ملے گا۔

اس فقرہ میں بھی تو نے سلطنت اور اس کی فتوحات پر صریح حملہ کیا۔ اور ایک شخص کے اس قصور کے بدلے کہ اس نے تیری ان باتوں کو برا سمجھا، عام سلطنت کا برا چاہا۔ اور ان آیات کا جس میں ارشاد ہے کہ ہر کسی کا کمایا اسی پر پڑتا ہے، اور ایک شخص کا بوجھ دوسرا شخص نہیں اٹھاتا)

۸۔ پھر اس کا بدگوئی کے ساتھ واپس جانا یہ اور دلیل ہے کہ زوال کے علامات موجود ہیں۔

(خاکت بدہاں اے مردک بدزباں، بدگوئی ایک شخص کرے اور اس کے بدلے تو زوال تمام سلطنت پر لاوے۔ یہ کس خبیث ناپاک مذہب کا اصول ومسئلہ ہے؟ اسلام اور قرآن تو یہی فرماتے ہیں کہ ایک کے گناہ کا بوجھ دوسرے پر نہیں پڑتا۔ پھر اس کے برخلاف تیرا ایک شخص کی بدگوئی سے سلطنت کا زوال چاہنا بےحیائی وبےایمانی وخیرہ چشمی وبدزبانی نہیں تو اور کیا ہے۔

اے صاحب حیا! اگر تو ایسا ہی صاحب تصرف ہے کہ جو تیری بدگوئی کرے وہ اور اس کی تمام قوم زوال پکڑے، تو ملا محمد بخش قادری لاہوری اور سائیں لادھڑک شاہ چشتی امرتسری کے لئے زوال کا حکم کیوں نہیں کرتا جنھوں نے تیری جورو بیٹی کو نہیں چھوڑا۔ اور اپنے الہام کی شہادت سے تیری بدگوئی کو انتہاء تک پہنچا دیا۔ یہ تیری گیدڑ بھبکیاں اور دھمکیاں ان ہی لوگوں کے مقابلہ میں ہیں جو اپنے علو مراتب کی نظر سے تجھے مخاطب نہیں بناتے اور تیری بکواس کو سن کر اعراض فرماتے ہیں اور سلام علیکم لا نبتغی الجاهلین کہہ کر الگ ہوجاتے ہیں۔ ملا محمد بخش اور سائیں لادھڑک شاہ کی متعدد تحریرات واشتہارات کے جواب سے تو کیوں ساکت ہو رہا ہے؟ اسی وجہ سے کہ وہ تیرا گھر پورا کردیتے ہیں لہذا مسلمانوں کو یہی چاہیے کہ تیری ایسی بکواس کے مقابلہ میں خود کچھ نہ بولیں۔ ملا محمد بخش یا سائیں لادھڑک شاہ کو پیش کردیا کریں۔ اور روپئہ پیسہ سے ان کو مدد دیا کریں)

۹۔ میں نے یہ بھی اس (سفیر صاحب) کو کہا کہ خدا تعالی نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں مجھ سے علیحدہ رہے گا، وہ کاٹا جائے گا، بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمام باتیں تیر کی طرح اس کو لگتی تھیں۔ اور میں اپنی طرف سے نہیں، بلکہ جو کچھ خدا نے الہام کے ذریعے فرمایا وہی کہا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہ حضرت سلطان المعظم کی ذات پر اس نالائق دشمن اسلام کا صریح حملہ ہے۔ بادشاہ سے اس کی مراد حضرت سلطان المعظم سب سے پہلے ہیں اور دوسرے اسلامی بادشاہ ان کے بعد۔ اسلام کی قید اس الہام (شیطانی) میں اس نے اس غرض سے لگا دی ہے کہ اس کاٹنے کی دھمکی سے برٹش گورنمنٹ چونک نہ پڑے۔ ..مگر اس احمق کو اتنی سمجھ نہیں ہے کہ یہ گورنمنٹ کرم سنگھ کی طرح بے وقوف نہیں ہے کہ وہ اس کی جھوٹی خوش آمد سے اس کو اپنا خیر خواہ سمجھ لے گی۔ .. یہ گورنمنٹ اور دیگر مخالفین مذہب کے حق میں اپنی کتاب آئینہ کمالات کے صفحہ ۶۰۱ میں صاف کہہ چکا ہے: نافرمان کا مال اور اس کی جان اس کے مِلک سے خارج ہو کر خدا کے مِلک میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو بلا واسطہ رسولوں کے ان کے مال کو تلف کرے اور ان کی جانوں کو معرض عدم میں پہنچا دے (یعنی ہلاک کرے) اور یا کسی رسول کے واسطے سے یہ تجلی قہری (ہلاکت) نازل کرے۔

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے جملہ مخالفین مذہب کے مال و جان کو گورنمنٹ ہو خواہ غیر، معصوم نہیں جانتا اور ان کے تلف کرنے کے فکر میں ہے۔ دیر ہے تو صرف جمیعت وشوکت کی دیر ہے۔

اس کے اس فتویٰ و حکم قطعی کے ساتھ اس فقرہ میں اسلام یا مسلمانوں کی قید لگا دینا گورنمنٹ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ بلکہ صاف یقین دلاتا ہے کہ وہ لفظ گورنمنٹ کو دھوکہ دینے کی نیت سے لکھا گیا ہے۔ اور درحقیقت یہ شخص ہر شخص یا قوم کا جو اس کی پیروی نہ کرے مخالف ہے اور اس کے کاٹے جانے کی فکر و آرزو میں ہے۔ ..

یہ تو اس فقرہ کے لفظ اسلام یا مسلمانوں کی تشریح ہے، اب ہم اس فقرہ کے مضمون پر یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ سے علیحدہ رہنے والے مسلمانوں کو کاٹ دینے کا ارادہ خدا نے کر لیا ہے تو وہ لوگ جو آپ کے ابتداء زمانہ الحاد و دہریت سے آپکی خدمت گذاری میں ایسے مصروف تھے، جیسے ملائکہ موت برے کی جان لینے میں مصروف و مستغرق رہتے ہیں، اب تک کیوں کاٹے نہیں گئے۔ بلکہ برعکس وہ آپ کی ایسی جڑھ کاٹ رہے ہیں اور بنیاد اکھاڑ رہے ہیں جس کو آپکا جی جانتا ہے۔

اخیر فقرہ میں جو آپ نے دعویٰ الہام کیا ہے اور یہی آپ کا قدیم طریق وشیوہ ہے کہ جو کچھ کسی کو برا بھلا کہا اس کو الہام بنا لیا۔ اس کے مقابلہ وجواب کیلئے اس طرف سے بھی ایک آپ سا ملہم محمد بخش قادری لاہوری پیدا ہو گیا ہے مشہور کہ لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے ایسا ہی ایسے الہاموں کی بیخ کنی الہام سے ہو سکتی ہے۔ ہم ایسے الہاموں سے عاری تھے اسلئے آپ دن بدن سر اٹھاتے جاتے تھے اب اس طرف بھی آپ جیسا ملہم پیدا ہو گیا ہے جس سے امید ہے کہ آپ کے الہامات کا مقابلہ بخوبی کر لیا کرے گا۔ بہتر ہے آپ اب الہام بازی چھوڑ دیں ورنہ الہام کے مقابلہ میں الہام کی گولہ باری تیار ہے۔ ملّا صاحب کو مدت سے بڑے بڑے لمبے چوڑے موٹے تازے الہام ہو رہے ہیں جو آپ کے الہاموں کو چکنا چور کر رہے ہیں ضمیمہ اخبار جعفر زٹلی میں مضمون مرزا قادیانی کی نسبت تازہ پیش گوئیاں، ناظرین کے ملاحظہ میں آیا ہوگا۔ مضمون: جشن ڈائمنڈ جوبلی کی عجیب یادگار، انہوں نے دیکھا ہوگا)

۱۰۔ کیا میں اسلامبول میں امن کے ساتھ اس دعویٰ کو پھیلا سکتا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ اور یہ کہ تلوار چلانے والی روائتیں جھوٹ ہیں۔ کیا یہ سن کر اس جگہ کے درندے مولوی اور قاضی حملہ نہیں کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کیا سلطانی انتظام بھی تقاضا نہیں کرے گا کہ ان کی مرضی کو مقدم رکھا جائے۔ پھر مجھے سلطان روم سے کیا فائدہ؟ ان سب باتوں کو سفیر مذکور نے تعجب سے سنا اور حیرت سے میرا منہ دیکھتا رہا یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے خط میں جو ناظم الہند ۱۵ مئی ۱۸۹۷ء میں چھپا ہے میرا نام نمرود اور شداد اور شیطان رکھتا ہے اور مجھے جھوٹا اور مزوّر اور مورد غضب الٰہی قرار دیتا ہے

(اس فقرہ میں سلطان المعظم کی صریح توہین ہے اور ان کی سلطنت کے جملہ علماء و قضاۃ و مشائخ مکہ و مدینہ وغیرھا کو درندہ کہہ کر گالی دی گئی ہے اور حضرت سلطان المعظم کو ان ہی درندوں کی مرضی کو مقدم رکھنے والا کہہ کر ان کی توہین کی گئی ہے۔ ان توہینات کے ساتھ اپنے عقائد باطلہ و دعاوی عاطلہ کی نسبت قادیانی نے یہ اقرار کیا ہے کہ وہ اسلام کے عالموں اور قاضیوں کے نزدیک عقاید صحیحہ و دعاوی حقہ نہیں ہو سکتے اس سے اس کے جاہل پیرو عبرت کا سبق حاصل کریں اور ان عقاید و دعاوی کو عقائد باطلہ و دعاوی عاطلہ تصور کر کے ان سے دست بردار ہو جائیں۔ جب وہ اسلام بول اور اس کے ماتحت مکہ و مدینہ کے علماء و قضاۃ کے نزدیک اسلامی عقاید تسلیم نہیں کئے جاتے تو پھر وہ اسلامی عقاید کیونکر ہو سکتے ہیں۔ قادیانی کے عوام اتباع کے لئے جو علوم سے محروم ہیں اور وہ اپنی تحقیق سے کسی عقیدہ کا حق یا ناحق ہونا نہیں پہچان سکتے، یہی دلیل ان کے عقاید کے باطلہ ہونے پر بس ہے)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ ان دس فقرات میں سے بعض فقرات (نمبر ۲، ۵، ۹، ۱۰) میں ڈائریکٹ (بلاواسطہ) اور صراحت کے ساتھ اور بعض فقرات (بقیہ نمبروں) میں ان ڈائریکٹ (بالواسطہ) اور در پردہ حضرت سلطان المعظم کی قادیانی نے توہین کی ہے۔

اس توہین سے بڑھ کر اس نے اپنے پرچہ جلسہ شکریہ جشن جوبلی میں جناب ممدوح کی توہین کی ہے جو ۷ جون ۱۸۹۷ء کو چھاپ کر اس بے نصیب نے مشتہر کیا ہے۔

(اس اشتہار میں مرزا صاحب نے فرمایا:.... بعض نادان مسلمانوں نے ہم پر اعتراض کیا ہے کہ جو ترکی سفیر کے خط کا ردّ بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا ہے اس میں سلطان روم کی بے ادبی کی گئی ہے اور وہ خلیفۃ المؤمنین ہے اور نیز اس اشتہار میں مداہنہ کے طور پر انگریزوں کی تعریف کی گئی ہے۔ لیکن یہ باتیں کوتہ اندیشی اور بخل کی وجہ سے ہمارے مخالفوں کے منہ سے نکل رہی ہیں۔ ہم نے سلطان کو کچھ برا نہیں کہا اور نہ بے ادبی کی بلکہ ہمیں اس میں افسوس ہے کہ جس شخص کے ایسے سفیر ہوں اور ایسے ارکان ہوں اس کی حالت قابل رحم ہے...

رہی یہ بات کہ سلطان روم خلیفۃ المؤمنین ہے، اس کے ارکان کی نسبت ایسے سوء ادب کے الفاظ منہ پر لانا بے باکی اور گستاخی میں داخل ہے، سو یہ سراسر نا سمجھی ہے اور درحقیقت جو شخص مجھے ایک کافر دجال بے ایمان کاذب خیال کرتا ہے وہ بے شک میری اس تقریر سے سخت ناراض ہوگا جو میں نے اشتہار مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کی ہے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ ذرہ اپنے دلوں میں فرض کر لو کہ اگر یہ تقریر اس شخص کی طرف سے ہو جو خدا کی طرف سے تیرہ سو برس کے وعدہ موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہے اور خدا کا نائب ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نبی ﷺ نے سلام کہا ہے، تو کیا سلطان روم کی عظمت کو اس کے مقابل یاد کرنا اور اس کی عظمت کو بالکل بھلا دینا بے ایمانی ہے یا نہیں۔ جن دلوں پر خدا کی لعنت ہے ان کا تو کچھ علاج نہیں لیکن عقل منداور ایمان دار جانتے ہیں کہ ایسے شخص کے ساتھ جس کو خدا تعالی نے آسمانی خلافت دے کر ایک عظیم الشان کام کے لئے بھیجا ہے، روم کے ایک ظاہری فرمانروا کو کیا نسبت ہے؟ (حاشیہ میں مرزا صاحب کہتے ہیں: ابن سیرین کا قول ہے کہ مہدی موعود بعض نبیوں سے بھی افضل ہے۔ پس ایسے لوگوں کی حالت پر سخت افسوس ہے جو ایک بادشاہ کیلئے جو دنیوی زندگی رکھتا ہے مجھ کو جو اپنے مہدی موعود ہونے کا دلائل کے ساتھ ثبوت دیتا ہوں گالیاں دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ سراسر دنیا کے کیڑے ہوگئے ہیں خدا اور رسول پر ان کا ایمان نہیں رہا)

یاد رکھو کہ خدا کے فرستادہ کی توہین خدا کی توہین ہے۔ چاہو تو مجھے گالیاں دو تمہارا اختیار ہے کیونکہ آسمانی سلطنت تمہارے نزدیک حقیر ہے۔ سلطان کا خلیفۃ المؤمنین ہونا صرف اپنے منہ کا دعوی ہے لیکن وہ خلافت جس کا آج سے سترہ پہلے براہین احمدیہ اور نیز ازالہ اوہام میں ذکر ہے حقیقی خلافت وہی ہے۔ کیا وہ الہام یاد نہیں؟ اردت ان استخلف فخلقت آدم۔ خلیفة اللّٰه السلطا ن۔ ہاں ہماری خلافت روحانی ہے اور آسمانی ہے، نہ زمینی۔ (منقول از مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۲۔ ص ۴۲۲۔ ۴۲۴۔ بہاء)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قادیانی کا حضرت سلطان المعظم کی (جن کو ۲۶ کروڑ مسلمان مذہبی خلیفہ مانتے ہیں) خلافت کو حضرت ممدوح کا اپنے منہ کا دعوی قرار دینا اور اپنی خلافت کو (جو دراصل شیطان کی خلافت ہے) الہامی اور آسمانی اور روحانی خلافت کہنا۔ اور اسپر دلیل برطبق: دست خود دہان خود، اپنی ہی کتاب مجموعہ اباطیل ... براہین کے ایک الہام (شیطانی) کو پیش کرنا اسی قادیانی کا کام ہے (جس پر کوئی صاحب شرم و حیا جرأت نہیں کرسکتا) اور اپنے منہ سے خود میاں مٹھو بننا ہے اور پھر اسکا الزام واتہام حضرت سلطان المعظم پر رکھنا۔ اس سے کوئی نہیں پوچھتا کہ حضرت سلطان المعظم نے اپنی زبان مبارک سے کہاں دعوی خلافت کیا ہے۔ ان کو تو ۲۶ کروڑ مسلمانوں نے مذہبی خلیفہ تسلیم کیا اور تو اپنے ہی منہ سے میاں مٹھو خلیفۃ اللہ بنتا ہے اور اس پر اپنے ہی ایک گوز شتر مندرجہ براہین کی سند لاتا ہے اور پھر اس الزام سے شرم نہیں کرتا۔

پھر انجمن حمایت اسلام کے جلسہ ۲۷ جون ۱۸۹۷ء میں اس کے ایک نائب میاں کریم بخش سابق ٹیچر سیالکوٹ سکول کا (جو زمانہ نبوت قادیانی سے مولوی عبدالکریم کہلاتا ہے) برملا یہ دعوی کہ:

حضرت اقدس مرزا صاحب نے سلطان المعظم کی توہین میں کوئی فقرہ یا لفظ نہیں کہا، جو مدعی ہو وہ ایک فقرہ یا لفظ ان کے اشتہارات میں دکھاوے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن کر تعجب پر تعجب ہوتا اور غیظ پر غیظ بڑھتا ہے۔ اور مصرع: چہ دلا ور است دزدے کہ بکف چراغ دارد، یاد آتا ہے۔ اوران دروغ گوؤں کے دعوی انکار کے معنی بجز اس کے کچھ سمجھ میں نہیں آتے کہ جس قدر توہین حضرت سلطان المعظم کی انہوں نے کی، یہ تھوڑی ہے اور کچھ بھی نہیں ہے اور جس قدر آپ کے دل میں ہے یہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے، جو کمال تعجب وافسوس کا محل ہے۔

انجمن حمایت اسلام کے کارکن ممبر جو مرزائی نہیں (کیونکہ مرزائی ممبر کسی افسوس کا محل نہیں وہ جس قدر توہین حضرت سلطان المعظم یا اور اکابر اسلام کی انجمن کے مکان میں یا انجمن کے جلسوں میں کرتے ہیں وہ اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہیں) بھی افسوس وشکایت کے محل ہیں کہ اولاً انہوں نے قادیانی کے نائب کریم بخش سیالکوٹی کو قادیانی کی تقریر پڑھنے کے لئے انجمن کے ہال میں جگہ کیوں دی اور اگر انہوں نے عنوان تقریر سے کہ اس میں ایک عیسائی کے سوالات کا جواب دینا مقصود ظاہر کیا تھا دھوکہ کھایا تھا تو پھر عین اس مجلس میں جب کہ کریم بخش نے توہین کے ارتکاب سے انکار کیا تھا ان فقرات کو جو ہم نے اس مضمون میں نقل کئے کیوں پڑھ کر نہ سنایا۔ کیا اس وقت جلسہ میں کوئی کارکن ممبر انجمن موجود نہ تھا جو لکھا پڑھا ہو اور اس نے ان فقرات اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء و ۷ جون ۱۸۹۷ء کو دیکھا ہو۔ کیوں نہیں؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ ایک نہیں کئی حضرات ہوں گے۔ پھر وہ کچھ نہ بولے اور نائب قادیانی اپنا کام کر کے چل دیئے، تو وہ ممبران کیونکر محل افسوس وشکایت نہ ہوں۔

امید ہے انجمن ہماری اس شکایت کا ازالہ اور اس نقصان کا جبر و کفارہ عمل میں لائے گی اور آئندہ کسی مرزائی کو انجمن کے مکان میں ایسی تقریر کرنے کا موقعہ نہ دیں گے جس میں وہ اسلام یا مسلمانوں کی توہین یا دل آزاری کرسکیں۔ اس سے مسٹر حفیظ سالم صاحب لاہوری کی واجبی شکایت کا بھی ازالہ ہو جائیگا جس کو انہوں نے پرچہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۷ء میں ملّا صاحب کے اخبار جعفر زٹلی لاہور میں پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے:

مسلمان اور متبعین مرزا، اور انجمن حمایت اسلام لاہور

۲۷ جون ۱۸۹۷ء کو بروز اتوار اسلامیہ کالج لاہور واقعہ شیرانوالہ دروازہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں قادیانی علیہ اللعنۃ کی طرف سے اس کے ایک مرید نے سراج الدین بی اے (جو کچھ مدت سے عیسائی ہو گیا ہے) کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار سوالوں کے جواب پڑھ کر سنائے۔ چونکہ ہم پہلے ہی تاڑ گئے تھے کہ مرزا ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا چاہتا ہے اور غالباً اس آڑ میں وہ مخرب اسلام اپنے زہریلے اور خلاف اصول اسلام خیالات ظاہر کرنے سے باز نہ آئے گا اس لئے ہم اس جلسے میں شامل نہیں ہوئے لیکن معتبر لوگوں سے سنا گیا ہے کہ ہمارا خیال درست نکلا۔ مرزا نے جا بجا اپنے مشن کے متعلق بکواس کی ہوئی تھی۔ اور حاضرین میں سے ان کو جو اسے کاذب، مخرب اسلام اور شیطان بصورت انسان خیال کرتے ہیں سخت رنج ہوا۔ ظاہر ہے کہ مسیح الدجال کو مسیح موعود ماننے والوں کی تعداد بہت تھوڑی اور نسبتاً وہ جماعت جو اسے جھوٹا سمجھتی ہے کئی گنا زیادہ ہے، بلکہ جہاں تک ہمارا خیال ہے فقط لاہور کے مسلمانوں کی تعداد میں سے اگر مخالفین مرزا صاحب کا صحیح اندازہ کیا جائے تو قادیانی کے تمام چیلوں سے ہزار گنا زیادہ ہوں گی اور اگر متبعین مرزا کی اس تعداد کو جو لاہور میں ہے اسی نسبت سے دیکھا جائے تو اور بھی زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ اس صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے کیونکر چند آدمیوں کی خاطر ہزار ہا اہل اسلام کی دل شکنی جائز رکھ کر اپنے مکان میں ایسے جلسہ کی اجازت دی۔ یہ تمام الزام انجمن حمایت اسلام کے کارکن ممبروں اور خاص کر سکرٹری پر آتا ہے کہ انہوں نے معدودے چند گم کردہ راہ لوگوں کو جن کے ساتھ ان کا ذاتی تعلق ہے خوش کرنے کے لئے ہزار ہا مسلمانوں کا دل دکھایا۔

مسٹر حفیظ سالم کی شکایت بجا ہے مگر ہم نے سنا ہے کہ آئندہ انجمن کے مکان میں مرزائی دجالوں کو اپنے کفریات کے بیان سے ممانعت ہوگئی ہے۔ اس تجویز سے مسٹر سالم حفیظ کی شکایت کا ازالہ ہوگیا۔ و الحمد للہ علی ذلك۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں کہ اس بیان کو پڑھ کر اور یہ حالات و مقالات قادیانی سن کر ناظرین یقین کریں گے کہ مرزا قادیانی کے دل میں سلطنت ترکی کی سخت عداوت ہے اور اسی وجہ سے اس نے حضرت سلطان المعظم اور ان کی سلطنت کی سخت توہین کی ہے جس کے سبب وہ واقعی دشمن اسلام کہلانے کا مستحق ہے۔ اس طعن و توہین کے جواب میں جو کچھ ہم نے خطوط وحدانی میں کہا ہے اس سے بڑھ کر اسلامی اخباروں نے کہا اور حضرت سلطان المعظم کی طرف سے کافی جواب دیا ہے۔ اس مقام میں ان اخبارات کا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۲۱ جون ۱۸۹۷ء میں ہے:

مرزا قادیانی کے جھوٹے دعاوی اور انبیاء کی نسبت اہانت آمیز تحریریں اگرچہ وقتاً فوقتاً مدت سے سچے مسلمانوں کی نہایت دل آزاری کا باعث ہو رہی تھیں مگر اب جو اس نے ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء کو اپنے اس اشتہار میں جس کو، حسین کامی سفیر سلطان روم کے، عنوان سے شائع کیا ہے اور اس میں خواہ مخواہ خلیفۃ المؤمنین حضرت سلطان المعظم روم اور ان کی سلطنت پر بیجا حملہ کر کے نہایت بے ادبی استعمال کی ہے، اس سے ہندوستان کے ہر طبقہ کے مسلمانوں کو نہایت درجہ کا صرف رنج ہی نہیں ہوا بلکہ صریحاً ثابت ہو گیا ہے کہ یہ شخص نہ صرف ان علمائے کرام اور فضلائے عظام کا ہی دشمن ہے کہ جو اس کے دعاوی باطلہ اور اقاویل کاذبہ کے مخالف ہیں بلکہ کل روئے زمین کے مسلمانوں اور سچے اسلام کا جانی دشمن ہے اور جس طرح یورپ میں مسٹر گلیڈ سٹون سلطنت روم اور اسلام کا دشمن ہے ویسے ہی ہندوستان میں یہ شخص اس کا مقلد ہو کر محض اس وجہ سے سلطنت مذکورہ کا بدخواہ بنا ہے کہ اس کے سفیر نے اپنے ذاتی مشاہدہ سے اس کے برخلاف کیوں رائے دی جو بعینہ ناظم الاخبار لاہور مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۸۹۷ء میں درج ہو گئی۔ افسوس وہ خلیفۃ المؤمنین روئے زمین جو محافظ حرمین شریفین ہے حیف وہ اعلیٰ حضرت سلطان المعظم جس سے دنیا بھر کے مسلمانوں اور اسلام کو عزت وشوکت اور فخر حاصل ہے اسکی نسبت یہ بے باک مقلد گلیڈ سٹونی کمال بے ادبی سے چھوٹا منہ بڑی بات اس طرح پر تحریر کرے کہ:

ترکی سلطنت آج کل تاریکی سے بھری ہوئی ہے اور وہی شامت اعمال بھگت رہی ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ اس کے زیر سایہ رہ کر ہم کسی راستی کو پھیلا سکیں..... میں نے سفیر کو صاف کہہ دیا کہ سلطان کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں، میں نے کئی اشارات سے اس بات پر بھی زور دیا کہ رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں کی قصوروار ہے اور خدا سچے تقویٰ اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی چاہتا ہے اور روم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے۔

جن صاحبوں کو ابتداء سے اخبارات پڑھنے کا شوق ہے وہ اس اقتباس سے فوراً معلوم کر سکتے ہیں کہ ترکی سلطنت کی نسبت مرزا قادیانی کے فقرات متذکرہ بالا دراصل وہی فقرات ہیں جو اس سے پہلے یورپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوڑھا مخبوط الحواس اور اس کے پیروکار کرتے، اور اپنی دلی بغض و کینہ سے جوان کو اسلام سے ہے ترکی سلطنت اور وہاں کے مسلمانوں کو بدنام کیا کرتے تھے جن کو اب روم و یونان میں ترکی سلطنت نے اپنی اعلیٰ درجہ کی شجاعت ولیاقت سے عملی طور پر صرف جھوٹا ہی ثابت نہیں کیا بلکہ مخالفین مذکور کا مارے خجالت وندامت کے ناطقہ بند کر دیا ہے عین حالت جنگ میں اپنی جان کے دشمنوں کو کھانا کھلانا میدان جنگ میں دشمنوں کے مردوں کو اپنے پاس سے کفن دے کے عزت سے دفن کرنا قیدیوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا، ان کے عیال واطفال اور مال کی حفاظت کرنا اور زخمی دشمنوں کا ہمدردی سے علاج کرنا، ترکوں کی یہ ایسی ملکی صفات ہیں کہ جن کی اب وہی مخالفین اسلام شہادتیں دے رہے ہیں اور ترکوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اب غور کرنا چاہیے کہ ان اوصاف سے زیادہ اور کون سا سچا تقویٰ اور طہارت اور انسانی ہمدردی ہو سکتی ہے کہ جس سے ترک بزعم قادیانی عاری ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ترکی سلطنت زنا شراب بداعتقادی اور کفر کی باتوں کی مفت دشمن ہے اور ان کے مرتکبین کیلئے.. سخت سزائیں مطابق احکام الٰہی اور شرع محمدی مقرر کی ہوئی ہیں۔ قادیانی کے نزدیک اگر ترکی سلطنت صرف انہی باتوں سے قصوروار ہے کہ وہ سزاؤں کے اجراء سے منہیات اور کفر و شرک کی کیوں روک ٹوک کرتے ہیں اور اس کے کفریہ بکواس کی جس کو وہ اپنے زعم میں، برعکس نہند نام زنگی کافور، راستی سمجھتا ہے، آزادی کیوں نہیں دیتی تو یہ صریحاً احکام ربانی کی مخالفت اور ...شرع محمدی پر اعتراض کرنا ہے اور.. لعنت ہے اس شخص پر جو باوجود باوجود دعویٰ اسلام کے ایسا اعتقاد فاسد رکھے۔

قادیانی کے اس لکھنے سے کہ میں نے سفیر کو یہ بھی کہا کہ خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاوے گا، بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ، ثابت ہوتا ہے کہ اس کا الہام کرنے والا خدا بھی صرف بے چارے مسلمانوں ہی کا دشمن اور ان کے خون کا پیاسا ہے اور جو لوگ اس کے پیارے رسول اور بانی اسلام کی وقتاً فوقتاً اپنی تحریروں وتقریروں میں ہتک و بے عزتی کرتے رہتے ہیں ان سے وہ صرف راضی اور خوش ہی نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں بھی قادیانی اور اس کے گروہ کے ساتھ باقی رکھنے کے لئے انہیں لوگوں کو اس نے منتخب کیا ہے۔ مگر قادیانی صاحب کو خوب واضح رہے کہ عیسائی وہنود ایسے نادان نہیں ہیں جو ان کی چاپلوسی پر غرہ ہو کر ان کی طرف سے مطمئن ہو جائیں گے۔ الخ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار چودھویں صدی مطبوعہ ۱۵ جون ۱۸۹۷ء میں قادیانی کے جواب میں بڑا بسیط مضمون نکلا ہے۔
ہم اس مقام میں اس کا انتخاب کرتے ہیں، اسکے پانچویں صفحہ میں کہا ہے:

مرزا صاحب کی نسبت معلوم نہیں کن وجوہات سے گورنمنٹ یا اس کے بعض حکام کو کچھ بدگمانی پیدا ہوگئی ہے یہ بات عموماً بیان کی جاتی ہے اور اس امر سے سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے اسی بنا پر ایک دو دفعہ مرزا صاحب کی مخالفت کی اور گورنمنٹ کو کہا کہ ان سے ہشیار رہنا چاہیے، تائید ہوتی ہے ہم نے سول کی اس بے بنیاد بدظنی کی مخالفت کی تھی اور لکھا تھا کہ مرزا صاحب پر کوئی ایسا اشتباہ کرنا نہائت سخت غلطی ہے مگر بایں ہمہ مرزا صاحب کو یہ امر..معلوم ہوگا کہ وہ کس قدر مشکوک خیال کئے جاتے ہیں اور مرزا صاحب اکثر اس شک کے رفع کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں چنانچہ حال ہی میں انہوں نے ایک رسالہ ۳۲ صفحہ کا تحفہ قیصریہ کے نام سے چھپوایا ہے جس میں انگریزی گورنمنٹ کی برکتوں میں جو ہندوستان کو حاصل ہوئی ہیں ایک یہ سب سے بڑی برکت بیان کی ہے کہ ہندوستان مفلس ہوگیا ہے اور یہ ہندوستان کی روحانی اصلاح کے واسطے نہایت ضروری تھا، اسی طرح ملکہ معظّمہ کے حضور میں اپنے آپ کو حضرت مسیح کا ایلچی بنا کر پیش کیا ہے اور اس رسالہ میں جواب انگریزی میں ترجمہ کر کے شائع کئے جانے والا ہے، اور گو یہ تمام ایک فضول اور بے فائدہ امر ہے لیکن مرزا صاحب نے اپنی طرف سے صفائی پیش کرنے کی کوشش اچھی طرح کر لی ہے۔ اب سفیر کی ملاقات کے معاملہ میں مرزا صاحب کو ایک ایسی ہی بڑی مشکل پھر پیش آ گئی جسکا ان کو پہلے سے کچھ خیال نہ تھا اور نہیں ہوسکتا تھا۔ سفیر مذکور لاہور میں رہے اور وہاں مسلمانوں نے اسقدر دھوم دھام اور شان وشوکت سے ان کا استقبال اور مہمان داری کی کہ اس کی نظیریں بہت کم موجود ہوں گی اسی طرح امرتسر میں..خاطر تواضع ہوئی مگر اس عرصہ میں لاہور یا امرتسر کے مسلمانوں کی نسبت کوئی خیال کسی قسم کا پیدا نہیں ہوا لیکن جس روز سفیر نے قادیان میں قدم رکھا اسی روز اخبار پائونیر اور سول اینڈ ملٹری گزٹ نے، جو نیم سرکاری اخبارات ہیں، یہ فقرہ چھاپ دیا کہ سفیر قادیان گیا ہے اور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک خفیہ رپورٹ تیار کر رہا ہے۔ سفیر کی نسبت یہ فقرہ اس بدگمانی نے کہلوایا جو کم سے کم بعض انگریزوں کو مرزا صاحب کی نسبت ہے اور غیر متوقعہ ریمارک سے وہ زخم جس کا مرزا صاحب اندمال کرنے کی کوشش کر رہے تھے پھر تازہ ہوگیا اور مرزا صاحب کو لینے کے دینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑ گئے۔لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے مریدوں نے مرزا صاحب کے ایماء سے یا بغیر ان کے اشارہ کے سفیر کو قادیان جانے کی اس واسطے ترغیب دی تھی تا کہ مرزا صاحب کی کوئی وہ پیش گوئی جس میں لکھا ہے کہ ان کے دروازہ پر سلاطین کے سفیر حاضر ہوں گے پوری ہو جائے۔مگر جب نماز چھوڑانے کی کوشش میں روزے گلے پڑ گئے تو مرزا صاحب نے اپنی اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کو فی الحال ملتوی کر دینا اور اس الزام سے اپنی بریت کرنا مقدم خیال کیا جو ان دونوں انگریزی اخباروں نے ان پر جڑ دیا تھا اور یہ اشتہار جس میں سلطان المعظم کو ناحق طور پر برا بھلا کہا گیا ہے اور انگریزی سلطنت کی بلا ضرورت اور بے موقع تعریف کی گئی ہے، ان واقعات کا نتیجہ ہے۔لوگوں کو بلا شبہ الہام نہیں ہوتا ہے اور وہ صرف مرزا صاحب کا حصہ ہے لیکن جن لوگوں نے یہ واقعات سنے ہیں ان سے یہی استدلال کیا ہے اور یہی نتیجہ نکلا ہے اس سے زیادہ علم خدا کو ہے یا مرزا صاحب کو ہوگا جو فرماتے ہیں کہ خدا ان سے ہم کلام ہوتا ہے اور وہ سب باتیں ان کو بتا دیتا ہے جو صدیوں پہلے ان لوگوں کو بھی معلوم تھیں، اور انہوں نے کہدی تھیں جو اس خاص الہام اور ہم کلامی کے مدعی تھے ۔

اور پھر اس کے صفحہ ٦ میں کہا ہے، مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ: میں نے اس (سفیر) کو کہا کہ خدا نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا بادشاہ ہو یا غیر نادشاہ۔اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمام باتیں تیر کی طرح اس کو لگتی تھیں اور میں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ جو کچھ خدا نے الہام کے ذریعہ فرمایا تھا وہی کہا تھا۔

اور ہم کو یقین ہے کہ مرزا صاحب کی یہ باتیں ہر ایک مسلمان کے دل میں تیر کی طرح لگیں گی، جو اس نام اور اس نام سے پکارے جانے والوں کے ساتھ ایک ذرہ بھر بھی محبت اور ہمدردی رکھتا ہو اور مرزا صاحب کے اس الہام کو ایک مجنون اور مخبوط الحواس شخص کے ہذیان سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں سمجھا جائے گا۔مرزا کو الہام کرنیوالے خدا کو صرف مسلمانوں سے دشمنی ہے اور وہ مسلمانوں ہی کے خون کا پیاسا ہے ۔تمام دنیا کے کفار پر اس کو کوئی غصہ نہیں آتا ہے صرف دنیا کے چالیس یا پچاس کروڑ مسلمان مرزا صاحب اور ان کی مبارک جماعت کے واسطے قربانی پر چڑھائے جانے والے ہیں اور دنیا میں مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے ساتھ باقی رکھنے کے واسطے دنیا کے کفار ہی منتخب ہی کئے گئے ہیں مگر ان کفار کو بھی اپنی اس خوش قسمتی پر بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازاں نہیں ہونا چاہیے اگر مرزا صاحب کو پھر غصہ آگیا تو ان کو بھی کٹوا دیں گے اور دنیا کے واسطے اپنے وجود باجود اور اپنی اشرف واعلیٰ جماعت کو کافی سمجھیں گے۔

پھر اسی پرچہ کے صفحہ ۷، ۸ میں کہا ہے: امیر المؤمنین حضرت سلطان المعظم غازی عبدالحمید خان کی نسبت مسٹر گلیڈسٹون اور کینن میکال اور ان کے چیلوں جیسے درندے دشمن اسلام اور مسلمانوں کے خون کے پیاسے موجود تھے۔ مرزا صاحب کو کوئی پیش گوئی کرنے کی تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں تھی۔ مرزا صاحب نے تحفہ قیصریہ میں اس امر کی اچھی طرح تشریح فرمادی ہے کہ حضرت مسیح کی روح نے ان میں حلول کیا ہے اور حضرت مسیح پرت اول اور یہ ان کے مثنی ہیں۔ پس جب تک پرت اول کی امت میں مسلمانوں کے ایسے خونخوار دشمن موجود ہیں جیسے گلیڈسٹون اور کینن میکال اور ان کی بے شمار امت ہے اور وہ اپنے فرض اور کام کو اچھی طرح سے پورا کر رہے ہیں تو جناب مثنی صاحب کو جب کہ وہ سوائے چند الفاظ بد کہنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے ہیں اس تکلیف کے کرنے کی کیا ضرورت تھی خصوصاً اس حال میں جب کہ ان کا الہام اصلی نہیں تھا بلکہ سیکنڈ ہینڈ اور براہ راست ترکی سے نہیں آیا تھا بلکہ گلیڈسٹون اور میکال اور ایسے ہی لوگوں کے دماغ اور زبان کی وساطت اور ذریعہ سے حضرت مثنی کے مغز شریف پر نازل ہوا تھا۔ ترکی کے حالات واقعی اور اصلی کو وہ اس لاش سے زیادہ نہیں جانتے جو ایک دو صدیاں پہلے زمین کے نیچے دفن کر دی گئی ہو۔ دولت علیا عثمانیہ کی نسبت جو لوگ ایک عام اور سرسری واقفیت بھی رکھتے ہیں وہ اس کو بخوبی جانتے ہیں کہ یورپ میں صدیوں تک ترکوں کی فتح وظفر کی موجیں اٹھتی رہی ہیں۔ بارہا تمام یورپ نے متفق ہو کر ان کا مقابلہ کیا مگر اس سیلاب کو نہ روک سکے آخر کار صرف مسلمان سلاطین کی باہمی خانہ جنگیوں اور ترکی فتوحات کی موج افریقہ کی طرف پھر جانے سے یورپ کو نجات مل گئی اس زمانہ میں یورپ نے جدید علوم وفنون جنگ اور ہر ایک قسم کے اسلحہ میں ترقی کی اور ترکوں نے ان ترقیات کو اختیار کرنے کی پرواہ نہیں کی اور یہی امر ترکی سلطنت کے ضعف کا باعث ہو گیا۔ روس انگلستان اور فرانس تینوں نے متفق ہو کر سمندر میں ترکوں پر غلبہ حاصل کیا اس کے بعد بھی ترکوں نے اپنی وہ کمی جو جدید سامان جنگ کے مقابلہ میں تھی پوری کرنے کی سعی نہیں کی اور جب کوشش کی گئی تو ایک نقصان عظیم اٹھانا پڑا ۔یعنی فوج ینگ چری کو نیست ونابود کر کے کامیابی ہوئی۔ اور اس سے اس وقت موجودہ کے واسطے اور کمزوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔اوراس کے سلاطین کی ذاتی کمزوری سے سلطنت کا حال اور بھی خراب ہوگیا۔گوترکوں کی شجاعت اور بہادری کو کوئی چیز کم نہیں کرسکتی تھی جنگ روم وروس میں صرف بعض ترکی افسروں کی نالائقی سے ترکی کو نقصان اٹھانا پڑا۔مگراس تمام تاریکی میں جوٹرکی سلطنت پر چھا گئی تھی خداوند کریم نے ایک روشن اور درخشاں آفتاب پیدا کردیا وہ آفتاب سلطان عبدالحمید خان غازی تھے۔اس جواں مرد، جواں ہمت، ثابت قدم اور مستقل مزاج سلطان نے اپنے ملک کی ضروریات کو کماحقہ سمجھ لیا اور ایسی سرگرمی اور جوش اور استقلال کے ساتھ ان کے مہیا کرنے میں مصروف ہوا کہ اپنی ذات کے واسطے اس نے آرام اور آسائش کو حرام کرلیا۔چار معزز عیسائی شخصوں نے جن میں دوسفیر انگریزی اور دوسفیران امریکہ ہیں اپنے اپنے تجربوں سے یہ شہادت دی ہے کہ سلطان عبد الحمید خان اپنے تمام ہم عصر سلاطین میں سب سے بزرگ شاہنشاہ ہے (دیکھو انگلینڈ اینڈ ...مورخہ ۱۷ مئی ۱۸۹۷ء لارڈ ڈفرن نے اپنے تجربات زمانہ سفارت کے بعد یہ بیان کیا کہ سلطان عبدالحمید خان اپنی جفاکشی نفس کشی شاقہ محنت برداشت اور اپنے ملک اور قوم کی اصلاح کی کوششوں میں تمام سلاطین عثمانیہ سے سب سے بزرگ مرتبہ رکھتا ہے۔اس قسم کی ہزارہا شہادتیں اس بزرگ شخص کی تعریف میں موجود ہیں جو اس کی مسلمان رعایا نے نہیں بلکہ غیر ممالک عیسائیوں نے اپنے اپنے تجربات سے دی ہیں،اور صرف چند الفاظ نہیں بلکہ اس کے حالات پر مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔

سلطان المعظم کے ان اوصاف حمیدہ اوران بزرگ کوششوں کا نتیجہ تمام دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ایک شخص کام کرنے والا اور جو نتائج اس کے کام نے پیدا کئے ہیں اس کی نظیر دنیا کی تاریخ کے صفحوں میں بہت کم ملے گی۔سب سے پہلے اور بڑی کوشش تعلیم اور ہر ایک قسم کے علوم وفنون کی اشاعت کے واسطے کی گئی اور ہر ایک قسم کی جدید اور قدیم تعلیم نے اس قدر حیرت انگیز طور پر ترقی کی ہے کہ اس کو سن کر دولت عثمانیہ کے دشمنوں کے دل پھٹ جانے چاہییں۔اعلیٰ تعلیم کے واسطے صرف قسطنطنیہ میں آج سے پانچ سال پہلے ہر ایک قسم کے علوم وفنون کی تعلیم کے بارہ کالج موجود تھے اور اس کے بعد جتنے جدید دارالعلوم جدید تعلیم کے قائم ہونے کی خبریں سنی ہیں وہ سب ملا کر بیس تک پہنچ گئے ہیں۔

یہ دارالعلوم یورپ کے کسی ملک کے کالجوں اور یونیورسٹیوں سے کسی امر میں کم نہیں ہیں۔ابتدائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور درمیانی تعلیم کے مدرسوں کا تو اندازہ کرنا مشکل ہے ہر ایک گاؤں اور قصبہ تک میں مدرسے قائم ہو چکے ہیں اور تعلیم کا خرچ سالانہ تین کروڑ روپیہ سے بھی زائد ہو گیا ہے۔اس کے علاوہ عربوں کی تعلیم کے واسطے ایک عظیم الشان کالج عرصہ سے کھلا ہوا ہے اور جس اہتمام سے عربوں کو تعلیم دی جارہی ہے اس کی کوئی نظیر عرب کی گزشتہ تاریخ میں موجود نہیں ہے۔قدیم تعلیم کا اہتمام اس کے علاوہ ہے۔اور یہ تمام سلطان عالی کی کوششوں اور علمی ترقی کے شوق کا نتیجہ ہے۔آج کل اخبارات میں مشتہر ہوا کہ حضرت سلطان نے سسلیؔ میں، جو تازہ مفتوحہ صوبہ ہے، مدارس کھول دیئے جانے کا حکم دے دیا ہے۔ ہر ایک قسم کے علوم وفنون ...کے ساتھ کے ساتھ جس دوسری چیز کا حضرت سلطان کو فکر ہو رہا ہے اور جس کام کو وہ ویسی ہی سرگرمی سے کرتے رہے ہیں وہ ترکی فوج کو جدید اصول جنگ کے مطابق تربیت اور مسلح کرنا تھا اس امر میں جو اس اپنی قوم کی عزت اور آبرو کے عاشق اور شیدا سلطان کو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے ۔دس لاکھ سپاہی تربیت یافتہ اور جدید اسلحہ سے مسلح ترکی نے تیار کر دیا ہے جس میں ترکوں کے علاوہ عربوں کردوں چرکسوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی داخل کر لی گئی ہے اور ان کی تربیت کو تمام یورپ کی طاقتوں نے صرف تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ اپنے سپاہیوں کے اخلاق اور تربیت پر نظر ڈال کر شرمندہ ہوتے ہیں۔

ترکوں نے جو شجاعت برداشت حسن اخلاق اور نیکی اور احسان اور فیاضی مغلوب دشمن کے ساتھ ظاہر کیا ہے اس کی بھی کوئی نظیر کسی لمبی چوڑی تہذیب کی مدعی قوم نے ظاہر نہیں کی۔ہم کو اپنی سرحد کے تازہ واقعات کے حالات معلوم ہیں کہ مسلمانوں کی لاشیں اور داڑھیاں جلائی جاتی تھیں ان کی بے پناہ عورتوں کو بے آبرو کیا جاتا تھا اور ایسے ایسے ظلم کئے جاتے تھے جن کو سن کر رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔غرض دولت علیہ عثمانیہ کی نسبت جہاں تمام یا اکثر یورپ کی طاقتوں کو اس کی تازہ جنگی زندگی پر سخت تعجب اور حیرت ہوئی ہے وہاں اس امر کو بالاتفاق تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ترکی نے اپنی عزت اور رتبہ پھر دنیا کی سب سے بڑی سلطنتوں کے برابر قائم کر لیا ہے اور یورپ کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت تنہاء اور بعض صورتوں میں دو اور تین بھی ترکی بال بینگا نہیں کر سکتی۔ایک عیسائی سلطنت نے چند روز ہوئے ایک دوسری سلطنت کو اس امر پر آمادہ کیا کہ درہ دانیال سے گذر کر سلطان کو پکڑ لیا جائے لیکن اب ان کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کوشش صرف ان کی تباہی کا باعث ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ درہ دانیال کے تمام قلعوں کے سلسلہ پر اندر اور باہر کی طرف بارہ ہزار توپیں پڑی ہوئی ہیں جو وہاں سے گذرنے کی کوشش کرنے والے کے واسطے کافی ہیں کیونکہ وہ توپیں زنگ خوردہ نہیں ہیں بلکہ وہ ان کے ہم رنگ ہیں جنہوں نے ایک لاکھ یونانیوں کو ایک ہفتہ میں ان کے گھر پہنچا دیا ہے۔ ترکی کی یہ حیرت انگیز اور عظیم الشان ترقی اور یہ تازہ زندگی صرف عبدالحمید خان کی سر توڑ اور ان تھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس بزرگ کی تمام عمر اسی فکر اور غم اور اندیشے میں گذر گئی ہے۔ ایک مسلمان کا اس وقت دل بھر آتا ہے جب وہ سلطان کی نسبت سنتا ہے کہ اس کے زرد چہرہ پر غم اور اندیشہ کے آثار ہر وقت پائے جاتے ہیں یہ غم اور اندیشہ صرف اس کھوئی ہوئی عزت اور آبرو کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوششوں کا ہے۔ یہ غم اور اندیشہ اپنے ملک اور قوم اور اسلام کی عزت اور آبرو کو پھر دنیا میں قائم کرنے کا ہے۔ وہ غم اور اندیشہ اسلام کے قدیم اور تاریخی دشمن عیسائیوں سے اسلام اور مسلمانی کو بچا لینے کا ہے اس کے سوا کسی اور چیز کا نہیں ہے۔ ترکوں کی قوم ہمیشہ اپنی شجاعت اور حسن اخلاق کے واسطے مشہور ہیں لیکن سلطان المعظم کے اخلاق حمیدہ نیکی فیاضی اور جب قوم کے خیالات کے نمونہ نے تمام قوم کو ان اوصاف میں دنیا کے سامنے ایک نمونہ بنا دیا ہے۔ حضرت سلطان بذات خود جس قدر نیکی اور فیاضی اور احسان کے کام کرتے ہیں وہ اپنا نظیر ہی نہیں رکھتے۔ اس قدر یتیموں اور بیواؤں اور عاجزوں اور درماندوں غریب الوطن مسافروں اور حاجیوں کی خدمت اپنی جیب خاص سے کرتے ہیں کہ اس کا شمار نہیں ہوسکتا اور یہی احسانات عیسائی رعایا کے ساتھ مرعی رکھے جاتے ہیں۔ یورپ کے ممالک سے جتنی دفعہ مظلوم یہودی عیسائیوں کی شائستگی اور ہمدردی نوع انسان کے ثبوت میں بے خانماں اور خانہ ویراں ہو کر ان کے بال بچوں کے ساتھ نکال دیئے گئے سلطان عبدالحمید سے بڑھ کر کس سلطان اور کس شخص نے ان کو پناہ ملک زمین اور گھر رہنے کے واسطے دیئے ہیں۔ لکھوکھا مسلمان جو ہر سال عیسائی سلطنتوں اور ریاستوں کے ظلم سے اپنے گھر بار اور املاک چھوڑ کر آوارہ اور مصیبت زدہ نکل آتے ہیں ان کو کون پھر گھر جائدادیں زمینیں اور آرام اور پناہ دیتا ہے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ٹرکی کی ان کو اچھی حالت نہیں نظر آتی۔ انجام اچھا نہیں نظر آتا۔ وہ خدا کے نزدیک کئی باتوں کی قصوروار ہے۔ تقوی اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی اس میں نہیں ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے وہ برباد ہونے والی ہے۔ یہ تمام مہمل جملے اس قسم کے ہیں جو ایک ہشیار جاہل اور چالاک ناواقف شخص کی زبان سے نکلتے ہیں جو صاف طور پر کہنے کی جرأت نہیں کرتا۔ زیادہ سے زیادہ ان سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ظالم عیسائیوں نے جو پچھلے دنوں میں آرمینیا میں سلطان اور ترکوں پر جھوٹے اور بے اصل الزام لگائے تھے اور جن کی خود عیسائیوں کی ایک تحقیقات کرنے والی جماعت نے تکذیب اور تردید کر دی تھی ان کی طرف اشارہ ہے مگر ان حالات کی تحقیق کے بعد اب صرف کینن میکال اور گلیڈسٹون کا چیلہ ہی جس کو اپنی عمیق خونی سازش میں ناکامی ہوئی تھی پھر ان جھوٹے الزامات کا نام لے سکتا ہے۔ انصاف کرنا چاہیے کہ سلطان اور ترکوں کو اپنی رعایا آرمینیا سے بہت دشمنی تھی اور ان کی جان کے دشمن تھے لیکن یونانی عیسائی جو فوجیں لے کر چڑھ آئے تھے ان کو فتح کرنے کے بعد انہی ظالم اور بے رحم ترکوں کو صرف رحم اور احسان کرنا ہی آتا تھا اور ایک سال چھ مہینے میں بھی ان کی فطرت تبدیل ہو گئی تھی (کہ انہوں نے یونانیوں سے وہ سلوک کیا جس کے دشمن بھی ثناخوان ہوئے)

اب رہی نوع انسانی کی عام ہمدردی وہ معلوم نہیں ہمارے رسول جدید کی فہم اور رائے میں کیا چیز ہوتی ہے۔ کیا وہی ہم دردی ہوتی ہے جو روس نے لکھوکھا (لوگوں) کی نسبت پولینڈ میں ظاہر کی تھی اور سائبیریا میں ہمیشہ ظاہر کی جاتی ہے کیا وہی ہمدردی ہوتی ہے جو تمام عیسائی قومیں اور سلطنتیں افریقہ کے بے زبان نوع انسان کی نسبت ظاہر کر رہے ہیں جن کو خشک گھاس کی طرح کاٹا جا رہا ہے جن کو سیخوں پر چڑھا کر بھونا جاتا ہے جن کے خون سے تمام افریقہ کی زمین سرخ ہو گئی ہے۔ کیا وہی ہم دردی ہوتی ہے جو آرمینیا کے عیسائیوں کی جھوٹی سازشوں اور مفسدوں کے واسطے جوش میں آ گئی تھی لیکن اس ہمدردی کی پھوٹی ہوئی آنکھوں کے سامنے کریٹ کے مظلوم مسلمانوں کو ذبح کر ڈالا ہزارہا مسلمان عورتیں بچے بوڑھے گھروں میں پہاڑ کی غاروں میں بند کر کے جلا دیئے گئے اور لکھوکھا مسلمان اپنے گھروں سے بے گھر خانہ ویراں اور سرگرداں جنگلوں اور پہاڑوں میں ٹکراتے اور مصیبت اور فاقوں سے جان دیتے پھر رہے ہیں۔

اس نوع انسان کی ہم دردی کی مثالیں خود ہمارے ملک کی زمین سے لوگ کافی جمع کر دیں گے۔ عیسائیوں کی نوع انسان کی ہم دردی ایک جھوٹا فقرہ اور جھوٹا جملہ ہے جو ان کی زبان سے نکلتا ہے۔ ہر ایک کو صرف اپنے مدعا اور اپنی غرض سے ہم دردی ہے اور بڑے پیمانہ میں سوائے عیسائیت کے تمام دنیا کو غارت کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے سے روس سے جب ستم رسیدہ یہودی نکالے گئے تھے پولینڈ اور سائبیریا کے قصے تمام جہان میں مشتہر کئے گئے تھے تو کون سی عیسائی طاقتیں ان کی ہمدردی کے واسطے کھڑی ہوئی تھیں یا کس نے اس کوٹو کا بھی تھا۔ آج افریقہ میں ایک دوسرے کے مظالم کو مشتہر کرنے بڑھ کر کیا کیا جاتا ہے ہم کو کوئی ایک واقعہ اس قسم کا بتا دیا جائے کہ عیسائی سلطنتوں اور عیسائیوں نے کسی قسم اور فرقہ کے جو عیسائی نہیں تھا خود مختارانہ اور بے غرضانہ ہمدردی کی ہو۔ گذشتہ ایک ہزار برس میں ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ جس قدر خونریزی عیسائیوں نے کی اور کرائی ہے اس کا ایک ہزارواں لاکھواں حصہ بھی مسلمانوں نے نہیں کی اور نہیں کرائی۔ پس عیسائیوں کی قوم اور عیسائی طاقتوں کی یہ انسانی ہمدردی ہے جس کی وجہ سے ہمارے رسول جدید کے الہام کی رو سے ان کو کوئی آنچ نہیں آنے والی ہے تمام عیسائی دنیا میں بے خلش رہ جانے والے ہیں لیکن مسلمانوں کی ایک ہی بزرگ سلطنت اس ہمدردی کے نہ ہونے کے سبب سے برباد ہو جانے والی ہے۔

ہم دعوی کرتے ہیں اور اس دعوی کو ہر شخص کے سامنے ثابت کر دینے کو تیار ہیں کہ جس قدر نیکی اور فیاضی اور احسان اور غرباء پروری اور محتاجوں کی خدمات اور یتیموں اور بیواؤں کی پرورش اور دریا دلی اور مظلوموں سے رحم اور ہمدردی سلطان عبدالحمید خان نے اپنی ذات سے کی ہے اس کے مقابلہ میں ان کے ہم عصر سلاطین میں سے کسی شخص نے اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا ہے۔ حضرت ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کی ذات ستودہ صفات کی جس قدر تعریفیں بلحاظ اس اقبال مندی اور فتوحات ملکی اور امن و آسائش کے جو ان کی رعایا کو نصیب ہوئیں کی جائیں وہ بہت کم ہیں لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ انگلستان اور ہندوستان کی رعایا سے کوئی نیکی بدی دور کرنے کا ان کو براہ راست اختیار اور موقع نہیں ہے۔ اگر ممدوحہ کی نیک نیتی کی تھیوری میں مرزا صاحب نے تحفہ قیصریہ میں کئی صفحات لکھے ہیں تو ایک لفظ تو اس ایک دوسرے نیک نیت سلطان کے واسطے کہہ دیا ہوتا، مگر وہاں مقصود ہی کچھ اور ہے۔

ٹرکی سلطنت کی بربادی کا ایک باعث تقوی اور طہارت کی ضرورت مرزا نے بیان کی ہے۔ ان لفظوں کے بھی جو معنی فی بطن قائل ہوں ان کا تو ہم کو علم نہیں لیکن مسلمان جس کو تقوی اور طہارت کہتے ہیں وہ صرف اسی بزرگ اسلامی سلطنت میں پایا جانا چاہیے، اور پایا جا سکتا ہے۔ کیا سوائے ٹرکی کے کسی سلطنت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند ذوالجلال وحدہ لاشریک کا نام مسجدوں میں اس کثرت سے لیا جاتا ہے؟ کیا کوئی سلطنت سوائے ترکی کے اس بزرگ نام اسلام کی حمایت وحفاظت کرتی ہے؟ کیا اسلامی تقوی اسلامی طہارت کسی عیسائی سلطنت میں پایا جاتا ہے اور پایا جا سکتا ہے؟ کیا کسی اور سلطنت میں اس تقوی اور طہارت کی تعلیم ہوتی ہے؟ کیا سوائے ٹرکی کے کوئی اور سلطنت حرمین الشریفین کی خادم اور محافظ ہے؟ کیا سوائے ٹرکی کے کوئی سلطنت اور سادات مکہ کو لکھو کھہا روپئہ پرورش کے واسطے دیتی ہے؟ کیا کسی اور سلطنت میں سرور کائنات ﷺ فخر موجودات کے نام کی عزت اور ادب کو قائم رکھنے اور اس پاک نبی کے کام اور احکام اور مشن اور مدعا کی حمایت وحفاظت کی جاتی ہے۔ پس غور کرنا چاہیے کہ یہ ترکی سلطنت تو بربادی چاہتی ہے اور باقی دنیا کی کافر سلطنتیں آبادی اور سرسبزی چاہتی ہیں۔ اگر خدانخواستہ ٹرکی سلطنت کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے تو تمام دنیا اور ایک عام سے عام آدمی بھی جانتا ہے کہ وہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ وہاں تقوی وطہارت نہیں ہے بلکہ اس سبب سے کہ عیسائی سلطنتیں صرف اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے درپے ہیں۔

اور پرچہ چودھویں صدی مطبوعہ ۸ جولائی ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۵ میں لکھا ہے:

جب مرزا صاحب اور ان کے تمام الہامات اور ان کی امت شامل ہو کر ترکی گورنمنٹ کے ارکان اور عمایداور وزراء کے عیوب تفصیلاً ہم کو بتائیں گے ان میں تقوی اور طہارت کی کمی کو ثابت کردیں گے اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب کچھ مرزا صاحب کے اپنے نور فراست اور الہام سے کہا گیا تھا یا مسٹر گلیڈسٹون اور کینن میکال کی نور فراست اور الہام یہاں بھی کام کر رہے تھے۔ اگر مرزا صاحب اپنے دعوی میں کامیاب نہ ہوئے تو ان کی پردہ دری کامل درجہ تک پہنچ جائے گی اور پھر کسر باقی نہ رہے گی۔

اور اس کے صفحہ ۶ میں کہا ہے:

یہ نوع انسان کی ہمدردی وہی ہے جو گلیڈسٹون نے مرزا صاحب کو سکھلائی ہے اور یہی ترکی میں نہیں ہے۔ حماقت تو یہی ہے کہ ایک عام شخص کے حال کے اچھا یا برا ہونے پر سلطنت روم کی قسمت کا فیصلہ کر دیا گیا۔ مگر اب تماشہ تو دیکھئے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان کی ذاتیات سے کوئی بحث نہیں کی۔ اگر نہیں کی تو یہ کیا؟ کیا مسلمانوں کے ساتھ اس کی ذات کی وجہ سے محبت ہے۔ یا اس کی سلطنت کی وجہ سے اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات کی خیر منائی جاتی ہے یا اس کی سلطنت کی۔ اے نادان شخص مسلمانوں کو سلطان کی ذات سے اور سلطان سے صرف اس کی اسلامی سلطنت کی وجہ سے محبت ہے اگر خدانخواستہ وہ سلطنت نہ رہے تو سلطان سے محبت کی کون سی وجہ باقی رہ جائے گی۔ سلطان کی ذات کو برا کہنے میں کچھ کسر باقی رہ جاتی ہے جب اس کی سلطنت کی بربادی اور زوال منایا جائے، یہ تو وہ کیفیت ہوگئی کہ ایک شخص کو کہا جائے کہ تیرے بچے مر جائیں تیرا خانہ خراب ہو جائے۔ اور پھر یہ عذر پیش کیا جائے کہ میں نے تیری ذات سے کوئی بحث نہیں کی۔ صرف تیرے بچوں اور گھر سے بحث کی ہے۔ اس ٹیڑھی اور نوایجاد منطق سے بریت نہیں ہو سکتی مگر مرزا سے اس کے سوائے کسی چیز کی توقع کرنا ہی غلط ہے۔

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم　　　　کبھی کج بحث کو سیدھا نہ پایا

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ:

ایسے ہی اور اسلامی اخباروں میں قادیانی کی خدمت گزاری ہوئی اور اسلامی دنیا میں دھوم مچ گئی کہ قادیانی نے حضرت سلطان المعظم کی بلاوجہ و ناحق سخت توہین کی ہے جس سے اس کے کئی پیرو اور اس پر حسن ظن رکھنے والے (جو اس کے اندرونی اور پورے ہمراز اور اس کے اصل مشن کے مشیر نہ تھے بلکہ وہ صرف اصول و مسائل اسلام سے ناواقفی یا اس کی ملمع سازی سے اس کے دام محبت و اعتقاد میں پھنسے ہوئے تھے) چونک پڑے اور بدظن ہو گئے اور عام مجلسوں اور خاص دوستوں میں اپنے انحراف اور بدگمانی کے مظہر ہوئے۔ ان کے اس مضمون کے کئی خط شملہ و بلوچستان وغیرہ سے ہم جیسے مخاطبین قادیانی کے پاس آئے ہوئے موجود ہیں تو ضرور ہے کہ خود اس کے پاس بھی پہنچے ہوں گے اور قادیانی کے چھپے حواری ....نے تو ایک مجلس عام میں برملا اس کے حق میں یہ شعر پڑھ سنایا:

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد　　　　میلش اندر طعنہ پاکاں برد

چنانچہ اسی اخبار چودھویں صدی میں لکھا ہے:

مرزا صاحب نے سلطان المعظم غازی عبدالحمید خان کی نسبت ایسی ناسزا باتیں کہی اور نہایت.. ظلم اور بیرحمی کی ہے اور مسلمانوں کا دل دکھایا ہے اور ایسی حرکات خود مرزا صاحب کے واسطے کچھ اچھی پیشین گوئی نہیں ظاہر کرتے۔ ہمارے اور ہماری قوم کے ایک بزرگ اور مخدوم نے جب یہ اشتہار پڑھا تو باوجود اس خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدت کے جو وہ مرزا صاحب سے رکھتے تھے اور اب وہ کچھ روز سے اور پختہ ہو چلی تھی یہ شعر بے ساختہ ان کے منہ سے نکل گیا:

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد　　میلش اندر طعنہ پاکاں برد

اور یہ پرچہ مرزا قادیانی کی نظر سے گذرا، تب آنکھ کھلی اور دام افتادہ الوؤں اور کرائے کے ٹٹوؤں کیلئے آٹے دال کی اور اپنے نفس نفیس وحرم شریف کیلئے گوشت پلاؤ سونے چاندی اور کستوری آمیز یاقوتیوں کی فکر پڑی کہ معتقد بگڑے تو پھر لنگر کہاں سے چلے گا اور اپنی قوت قائم رکھنے کا مصالحہ کہاں سے آئے گا۔ یہ سوچ کر آپ نے ۲۵ جون ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار جاری کیا۔

اس کے پہلے صفحہ میں ہے:

آج کل ہمارے مخالفوں کو گالیاں دینے کے لئے یہ نیا بہانہ ہاتھ آ گیا ہے کہ انہوں نے ہمارے ایک اشتہار کے الٹے معنی کر کے یہ مشہور کر دیا ہے کہ گویا ہم سلطان روم اور اس کی سلطنت اور دولت کے سخت مخالف ہیں اور اسکا زوال چاہتے ہیں اور انگریزوں کی حد سے زیادہ خوش آمد کرتے ہیں اور انگریزی سلطنت کی دولت اور اقبال کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے اکثر حصوں میں بعض پر افتراء اشتہاروں اور اخباروں کے ذریعہ سے یہ خیال بہت پھیلایا گیا ہے اور عوام کو دھوکہ دینے کیلئے ہمارے اشتہار کی بعض عبارتیں محرف اور مبدل کر کے لکھی گئی ہیں اس طرح پر بیوقوں کے دلوں کو جوش دلانے اور ابھارنے کے لئے کاروائی کی گئی ہے اور ہم اگرچہ جعل سازوں اور دروغ گوؤں کا منہ تو بند نہیں کر سکتے اور نہ ان کی بدزبانی اور گالیوں اور ڈوموں کی طرح تمسخر اور ٹھٹھے کا مقابلہ کر سکتے ہیں تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ظالمانہ بدزبانی کو خدا تعالی کی غیرت کے حوالہ کر کے ان کے اصل مدعا کو جو دھوکہ دہی ہے نادانوں پر اثر ڈالنے سے روکا جائے۔ پس اسی غرض سے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔

ہر ایک مسلمان عقل مند بھلا مانس نیک فطرت جو اپنی شرافت سے سچی بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اس بات کو متوجہ ہو کر سنے کہ ہم کسی ادنی سے ادنی مسلمان کلمہ گو سے بھی کینہ نہیں رکھتے، چہ جائے کہ ایسے شخص سے کینہ ہو جس کے ظلّ حمایت میں کروڑ ہا اہل قبلہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور جس کی حفاظت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیچے خدا تعالیٰ نے اپنے مقدس مکانوں کو سپرد کر رکھا ہے۔ سلطان کی شخصی حالت اور اس کی ذاتیات کے متعلق نہ ہم نے کبھی کوئی بحث کی اور نہ اب ہے۔ بلکہ اللہ جل شانہ جانتا ہے کہ ہمیں اس موجودہ سلطان کے بارہ میں اس کے باپ دادے کی نسبت زیادہ حسن ظن ہے۔ ہاں ہم نے گذشتہ اشتہارات میں ترکی گورنمنٹ پر بلحاظ اس کے بعض عظیم الدخل اور خراب اندرون ارکان اور عمائد اور وزراء کے، نہ بلحاظ سلطان کی ذاتیات کے، ضرور اس خدا داد نور اور فراست اور الہام کی تحریک سے جو ہمیں عطا ہوا ہے چند ایسی باتیں لکھی ہیں جو خود ان کے مفہوم کے خوفناک اثر سے ہمارے دل پر ایک عجیب رقت اور درد طاری ہوتی ہے۔ سو ہماری تحریر جیسا کہ گندے خیال والے سمجھتے ہیں کسی نفسانی جوش پر مبنی نہ تھی بلکہ اس روشنی کے چشمہ سے نکلی تھی جو رحمت الٰہی نے ہمیں بخشا ہے۔ اگر ہمارے تنگ ظرف مخالف بدظنی پر سرنگوں نہ ہوتے تو سلطان کی حقیقی خیر خواہی اس میں نہ تھی کہ وہ چوہڑوں اور چماروں کی طرح گالیوں پر کمر باندھتے بلکہ چاہیے تھا کہ آیت و لا تقف ما ليس لك به علم پر عمل کر کے اور نیز بعض الظنّ اثم کو یاد کر کے سلطان کی خیر خواہی اس میں دیکھتے کہ اس کے لئے صدق دل سے دعا کرتے۔ میرے اشتہار کا بجز اس کے کیا مطلب تھا کہ رومی لوگ تقویٰ اور طہارت اختیار کریں کیونکہ آسمانی قضا و قدر اور عذاب سماوی کے روکنے کیلئے تقویٰ اور توبہ اور اعمال صالحہ جیسی اور کوئی چیز نہیں۔ مگر سلطان کے نادان خیر خواہوں نے بجائے اسکے مجھے گالیاں دینی شروع کر دیں اور بعضوں نے کہا کہ کیا سارے گناہ سلطان پر ٹوٹ پڑے۔ اور یورپ مقدس اور پاک ہے جس کے عذاب کیلئے کوئی پیشین گوئی نہیں کی جاتی۔ مگر وہ نادان نہیں سمجھتے کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ کفار کے فسق و فجور اور بت پرستی اور انسان پرستی کی سزا دینے کیلئے خدا تعالیٰ نے ایک دوسرا عالم رکھا ہوا ہے جو مرنے کے بعد پیش آئے گا اور ایسی قوموں کو جو خدا پر ایمان نہیں رکھتیں اسی دنیا میں مورد عذاب کرنا خدا تعالیٰ کی عادت نہیں ہے بجز اس صورت کے کہ وہ لوگ اپنے گناہ میں حد سے تجاوز کریں۔ اور خدا کی نظر میں سخت ظالم اور موذی اور مفسد ٹھہر جائیں جیسا کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ مفسد قومیں ..... کر کے مستوجب سزا ہو گئی تھیں لیکن خدا تعالیٰ مسلمانوں کی بے باکی کی سزا کو دوسرے جہان پر نہیں چھوڑتا بلکہ مسلمانوں کو ادنیٰ ادنیٰ قصور کے وقت اسی دنیا میں تنبیہہ کی کاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اپنی وہی پرانی لن ترانیاں ہانکی ہیں کہ میں مسیح موعود ہوں اور میں نے فلاں نشان دکھائے۔ مسلمان میرے نشانوں کو دیکھ کر میرے پیرو ہوتے نہ یہ کہ لعنتیں سناتے۔ پھر اس کے صفحے میں کہا ہے:

افسوس کہ پرچہ چودھویں صدی ۱۵ جون ۱۸۹۷ء میں بھی بہت سی جزع فزع کے ساتھ سلطان روم کا بہانہ رکھ کر نہایت ظالمانہ توہین وتحقیر واستہزاء اس عاجز کی نسبت کیا گیا ہے اور گندے اور ناپاک اور سخت دھوکہ دینے والے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور سراسر شرارت آمیز افتراء سے کام لیا گیا ہے، مگر کچھ ضرور نہیں کہ میں اس کے ردّ میں تضیع اوقات کروں کیونکہ وہ دیکھ رہا ہے جس کے ہاتھ میں حساب ہے لیکن ایک عجیب بات ہے جس کا اس وقت ذکر کرنا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ جب یہ اخبار چودھویں صدی میرے روبرو پڑھا گیا تو میرے روح نے اس مقام میں بددعا کیلئے حرکت دی جہاں لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے جب یہ اشتہار (اس عاجز کا) پڑھا تو بے ساختہ ان کے منہ سے یہ شعر نکل گیا

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد　　　میلش اندر طعنہ پاکاں برد

میں نے ہر چند اس روحی حرکت کو روکا اور دبایا اور بار بار کوشش کی کہ یہ بات میری روح میں سے نکل جائے مگر وہ نہ نکل سکی۔ تب میں نے سمجھا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ تب میں نے اس شخص کے بارے میں دعا کی جس کو بزرگ کے لفظ سے اخبار میں لکھا گیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ دعا قبول ہوگئی۔ اور وہ دعا یہ ہے کہ یاالٰہی اگر تو جانتا ہے کہ میں کذاب ہوں اور تیری طرف سے نہیں اور جیسا کہ میری نسبت کہا گیا ہے، ملعون ومردود ہوں اور کاذب ہوں، اور تجھ سے میرا تعلق اور تیرا مجھ سے نہیں تو میں تیری جناب میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے ہلاک کر ڈال۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں اور تیرا بھیجا ہوا ہوں اور مسیح موعود ہوں تو اس شخص کے پردے پھاڑ دے جو بزرگ کے نام سے اس اخبار میں لکھا گیا ہے لیکن اگر وہ اس عرصہ میں قادیان میں آکر مجمع عام میں توبہ کرے تو اسے معاف فرما کہ تو رحیم وکریم ہے۔

یہ دعا... میں نے اس بزرگ کے حق میں کی مگر مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بزرگ کون ہے، کہاں رہتے ہیں اور کس مذہب اور قوم کے ہیں جنہوں نے مجھے کذاب ٹھہرا کر میری پردہ دری کی پیش گوئی کی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ مجھے جاننے کی کچھ ضرورت ہے۔ مگر اس شخص کے اس کلمہ سے میرے دل کو دکھ پہنچا اور ایک جوش پیدا ہوا تب میں نے دعا کردی اور یکم جولائی ۱۸۹۷ء سے یکم جولائی ۱۸۹۸ء تک اس کا فیصلہ کرنا خدا تعالی سے مانگا۔

پھر اسی قسم کی اورلن ترانیاں ہانک کر صفحہ ۱۱ میں کہا ہے:

اگر میں سلطان کی نسبت کچھ نکتہ چینی بھی کرتا تب بھی میرا حق تھا کیونکہ اسلامی دنیا کے لئے مجھے خدا نے حکم کر کے بھیجا ہے جس میں سلطان؟ بھی داخل ہے اور اگر سلطان خوش قسمت ہو تو یہ اس کی سعادت ہے کہ میری نکتہ چینی پر نیک نیتی کے ساتھ توجہ کرے اور اپنے ملک کی اصلاحوں کی طرف جدوجہد کے ساتھ مشغول ہو اور یہ کہنا کہ ایسے ذکر سے کہ زمین کی سلطنتیں میرے نزدیک ایک نجاست کی مانند ہیں، اس میں سلطان کی بہت بے ادبی ہوئی، یہ ایک دوسری حماقت ہے۔ بیشک دنیا خدا کے نزدیک مردار کی طرح ہے اور خدا کو ڈھونڈنے والے ہرگز دنیا کو عزت نہیں دیتے یہ ایک لاعلاج بات ہے جو روحانی لوگوں کے دلوں میں پیدا کی جاتی ہے کہ وہ سچی بادشاہت آسمان کی بادشاہت سمجھتے ہیں۔ اور کسی دوسرے کے آگے سجدہ نہیں کر سکتے۔ جس قدر ہم ہر ایک منعم کا شکر کریں گے ہمدردی کے عوض ہمدردی دکھائیں گے اپنے محسن کے حق میں دعا کریں گے عادل بادشاہ کی خدا تعالی سے سلامتی چاہیں گے، گو وہ غیر قوم کا ہو، مگر کسی سفلی عظمت اور بادشاہت کو اپنے لئے بت نہیں بنائیں گے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ اس اشتہار (جو مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۴۳۱ تا ۴۴۲ پر موجود ہے) سے ضروری عبارات نقل کر کے فرماتے ہیں کہ اس معذرت قادیانی کا ازسرتاپا دروغ بے فروغ وسراسر نفاق باخلاف وشقاق ہونا خواص ناظرین اصل اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء اور اس کے فقرات عشرہ منقولہ بالا پر مخفی نہیں ۔اس مقام میں اس کی بعض دروغ گوئیوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں: ہمارے اشتہار کی بعض عبارتیں محرف اور مبدل کر کے لکھی گئی ہیں۔

ہم کہتے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین ۔منقولہ بالا دس فقرے بلا تبدیل وتغییر ایک طرف کے آپ کے اشتہار کے الفاظ وفقرات ہیں اور ان ہی فقرات والفاظ سے آپ کے اشتہار کو نقل کیا ہے جن نے نقل کیا ہے۔ آپ میں کچھ صدق وحیا کا ادعاء ہے تو بتاویں کونسا لفظ یا فقرہ آپ کا بدلا گیا ہے اور کس نے بدلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ ہمارے علم میں خاکسار کے پہلے آپ کے اشتہار کو تمامہ صاحب اخبار چودھویں صدی نے نقل کیا ہے اور اسکا خلاصہ پہلے حضرت ملا قادری لاہوری صاحب اخبار جعفر زٹلی نے، پھر صاحب سراج الاخبار جہلم نے نقل کیا۔ان میں سے کسی نے ایک حرف کا تبدل تغیر نہیں کیا۔آپ ان اخبارات میں تبدیل شدہ الفاظ بتائیں گے تو ہم فی حرف ایک روپیہ آپ کو انعام دیں گے خواہ کسی نے اس کو بدلا ہو۔

آپ لکھتے ہیں: ہم کسی ادنی مسلمان کلمہ گو سے بھی کینہ نہیں رکھتے چہ جائے ایسے شخص سے جس کے ظل حمایت میں کروڑ ہا اہل قبلہ زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کی حفاظت کے نیچے خدا تعالی نے اپنے مقدس مکانوں کو سپرد کر رکھا ہو۔

ہم کہتے ہیں اس قول میں آپ نے کذب ونفاق دونوں کو جمع کر دیا ہے۔کذب تو یہ ہے کہ مجھ (مرزا) کو کسی ادنی مسلمان سے کینہ نہیں۔روئے زمین کے مسلمانوں سے جو آپ سے علیحدہ ہیں، آپ خون کے پیاسے ہیں، اور ان کے کاٹنے کی فکر میں ہیں، اکابر علماء ومشائخ پنجاب و ہندوستان کو آپ بے ایمان بے حیا وغیرہ گالیاں دے کر کہتے ہیں۔شیخ العرب والعجم فخر الہند والسندھ حضرت شیخنا ومولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کو آپ ہامان کہیں اور جناب مولوی رشید احمد گنگوہی کو جو جماعت عظیمہ مسلمانان احناف ہند میں ایک مقدس بزرگ تسلیم کئے گئے ہیں آپ غول اعمی کا خطاب دیں اور ملعون کہیں ایسے ہی اور اکابر اسلام ہیں جن کو اپنے مجموعہ رسالہ انجام آتھم وغیرہ میں گالیوں سے یاد کیا ہے پھر آپ کہیں کہ ہمارے دل میں کسی ادنی کلمہ گو مسلمان سے کینہ نہیں ہے۔یہ حضرات آپ کے نزدیک ادنی کلمہ گوؤں سے خارج ہیں تو پھر ادنی کلمہ گو کون ہیں اور اگر ان حضرات کی بے ادبی بدگوئی آپ سے بلا کینہ ہوئی ہے تو پھر کینہ کا اثر کیا ہوتا ہے۔

اور اپنا نفاق حضرت سلطان المعظم تعریف واظہار ہمدردی میں آپ نے ظاہر کیا ہے جس کی تشریح و توضیح چودھویں صدی کی آئندہ عبارت میں بخوبی ہو چکی ہے لہذا ہم اس مقام میں اس کی تشریح نہیں کرتے اسی کی نقل پر اکتفا کرتے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں: ہم نے سلطان کو برا نہیں کہا اس کی سلطنت کو برا کہا ہے۔

ہم کہتے ہیں یہ بھی کذب ونفاق ہے۔سلطنت کو برا کہنا خود حضرت سلطان المعظم کو برا کہنا ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطنت ان سے جدا نہیں ہے۔ وہ اس سلطنت کے رکن رکین واعلی صدر نشین ہیں اور خاص کر حضرت سلطان کو برا کہنا اور آپ کی توہین کرنا آپ کے فقرات نمبر ۲، ۵، ۹، ۱۰ وغیرہ میں پایا جاتا ہے پھر اب اس بدگوئی سے انکار کرنا کذب و نفاق کا اظہار نہیں تو اور کیا ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ کافروں کی سزا دہی کیلئے آخرت مقرر ہے اور مسلمانوں کو دنیا میں سزا دی جاتی ہے

ہم کہتے ہیں کہ آپ کا عمل و اعتقاد اس کے برخلاف ہے لہذا اس قول میں بھی آپ نے کذب و نفاق سے کام لیا ہے۔ عبداللہ آتھم وغیرہ عیسائیوں و لیکھ رام وغیرہ ہندوؤں کو آپ نے ایسا ہی دنیاوی عذاب سے ڈرایا، اور بزعم خود یہ دنیاوی عذاب چکھا دیا۔ جیسا کہ مسلمانوں کو آپ اس سے ڈراتے اور دھمکاتے ہیں جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا یہ قول و قاعدہ محض کذب و صرف مغالطہ ہے۔ ہاں یہ کہو کہ جو شخص (مسلم ہو خواہ کافر) آپ سے جدا رہے گا وہ ضرور دنیا میں ہلاک کیا جائے گا اور جس کو آپ اپنا مخالف نہ سمجھیں اور اس سے کوئی طمع یا امید رکھیں (مسلم ہو یا کافر) وہ عیش و آرام کرے گا۔ کفر و اسلام سے آپ کو اور آپ کے ملہم اور فرضی خدا کو کوئی بحث نہیں ہے۔

آپ لکھتے ہیں: کہ جس بزرگ نے میری نسبت پردہ دری کی پیش گوئی کی ہے، ایک سال کے عرصہ میں اس کی پردہ دری ہو جائے گی۔

ہم کہتے ہیں یہ آپ کی پرانی گیدڑ بھبکی ہے جس کی تشریح چودھویں صدی نے بخوبی کر دی ہے ہم اس کا نقل کرنا کافی سمجھتے ہیں جو عنقریب ہو گا۔

اخیر میں آپ (مرزا) نے کہا ہے کہ دنیا دار اور دنیاوی اور زمینی سلطنتیں میرے نزدیک مردار اور نجاست کی مانند ہیں۔ ہم سفلی عظمت اور بادشاہت اپنے لئے بت نہیں بنائیں گے۔

ہم کہتے ہیں: یہ بھی آپ کا محض کذب و مغالطہ ہے اور سراسر نفاق و تقیہ۔ برٹش سلطنت کو باوجودیکہ وہ دنیاوی اور زمینی سلطنت ہے نہ روحانی و آسمانی، اپنا معبود بنا کر اس کے آگے اپنے خدا کو جھکا دیا ہے اور اشتہار عریضہ مؤرخہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں صاف کہہ دیا کہ خدا کا منہ بھی اسی گورنمنٹ کی طرف ہے جس کی طرف میرا منہ ہے اور تحفہ قیصریہ میں اس سے زیادہ مبالغہ کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان فقرات مغالطات آمیز نفاق خیز قادیانی کی تشریح اخبار چودھویں صدی نے پرچہ ۸ جولائی ۱۸۹۷ء اچھی طرح کردی ہے اس مقام میں اس کا انتخاب مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس کے صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے ایک اشتہار اور چھاپ کر شائع کیا ہے اور گو اس میں حسب معمول دور از کار غیر متعلق واہی تباہی اور بے مرکز باتیں جو مرزا صاحب کی تحریروں سے مخصوص ہیں بہت سی لکھ دی گئی ہیں یا یہ کہا جائے کہ تبلیغ رسالت کے موقع کو ہاتھ نہیں دیا گیا اور یا یہ کہ ابلہ فریبی کی ضرورت نے کچھ ادھر ادھر کی باتیں ان کو کہنے پر مجبور کیا ہے۔ لیکن ہم کو اس امر سے خوشی اور طمانیت حاصل ہوئی ہے کہ حضرت سلطان المعظم کی سلطنت اور مسلمانوں کی نسبت جو دل شکن باتیں مرزا صاحب نے اپنے پہلے اشتہار میں کہی تھیں اور مسلمانوں کو ناراض کیا تھا اب ان کو واپس لے لیا ہے۔ صرف تھوڑی سی ہٹ دھرمی اور کج بحثی باقی رہ گئی ہے اور اس کے چھوڑ دینے کی مرزا صاحب سے توقع کرنا گویا ان سے ان کی رسالت کے چھڑانے کی امید کرنا ہے جو بہت زیادہ ہے۔

مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں (یہاں قادیانی کے فقرہ اول اشتہار ۲۵ جون ۱۸۹۷ء کو نقل کیا اور اس کے بعد کہا ہے)

مرزا صاحب کے ان الفاظ کا اگر ان الفاظ سے جو پہلے سلطان المعظم کی نسبت لکھتے ہیں مقابلہ کیا جاوے تو مرزا صاحب کے موجودہ قول اور ان کے الہام کی حقیقت کی قلعی کھل جاتی ہے۔ درحقیقت مرزا صاحب کے الہام اندھے کی لاٹھی ایک دوسری چیز ہے اور عقل اور ہوش سے کام لینا اور شعور سے بات کرنا کچھ اور ہنر ہے۔ مرزا صاحب نے جو الفاظ اب لکھے ہیں، اگرچہ وہ پہلے کی نسبت نرم ہیں مگر ان میں سے بھی جو معقولیت ٹپکتی ہے وہ کھول کر دکھائی جاسکتی ہے اور فی الواقعہ اس قدر رہٹ بھی نہ کئے جائیں تو ان کے مریدان کی رسالت سے ان کو جواب دیں گے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ان کو کسی مسلمان کلمہ گو سے کینہ نہیں ہے، حالانکہ بہت سے مسلمانوں کے وہ خون کے پیاسے ہیں۔ بہتوں کی موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ صرف ایک شخص کے ساتھ ناراض ہونے کی وجہ سے حضرت سلطان کی سلطنت کو زوال اور بربادی کے قریب پہنچا دیا۔ تمام اسلامی دنیا کے غارت کرنیکی فکر میں ہیں۔ جو مسلمان ان کے ساتھ شریک نہیں ہونے والے ہیں وہ کاٹ ڈالے جانے والے ہیں اور اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی اشتہار میں ایک بزرگ مسلمان کی پردہ دری کے درپئے ہو رہے ہیں اور ایک سال تک اس مقدمہ کی پیروی میں منہمک رہنے والے ہیں اور بایں ہمہ ان کو کسی کلمہ گو سے کینہ نہیں ہے۔ اگر کینہ ہوتا تو خدا ہی جانتا ہے کہ آپ کیا کرتے۔

سلطان کے ظل حمایت میں کروڑ ہا اہل قبلہ کا زندگی بسر کرنا اور مقدس مقامات کا ان کی سپردگی میں ہونا مرزا صاحب کو ہمارے اخبار کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے اس وقت یاد نہ تھا جب حضور نے پہلا اشتہار لکھا ہے۔ اور تعجب ہے کہ اب مرزا صاحب کے دل میں اہل قبلہ کی کچھ وقعت بھی پیدا ہوگئی ہے شائد وہ خدا کا ارادہ اب ان کو یاد نہیں رہا کہ جو مسلمان ان کے ساتھ شریک نہیں ہوں گے وہ کاٹ ڈالے جائیں گے۔ اگر یہ اہل قبلہ سب کشتنی ہی ہیں تو ان کی حفاظت اور حمایت کی وجہ سے جو وقعت اور فائدہ حضرت سلطان کو پہنچ سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں: کہ سلطان کی شخصی حالت اور اس کی ذاتیات کے متعلق ہم نے کوئی بحث نہیں کی اور نہ اب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو ایک لفظ اس بزرگ شخص کی شخصی حالت کی نسبت معلوم تھا۔ اس کی سلطنت آپ کے الہام کی رو سے برباد ہونے والی ہے اور پھر ابھی اس کی شخصی حالت سے کوئی بحث نہیں کی گئی۔

اے حضور والا! ملکہ معظّمہ کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے تو آپ کے نزدیک ان کی سلطنت کو فروغ اور عروج ہوا ہے اور سلطان کی ذاتی خوبیوں اور اوصاف کی وجہ سے اگر ان کا کوئی علم آپ کو ہوتا تو اسی سلطنت کے قیام یا بربادی میں کوئی دخل نہیں تھا۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ہاں ہم نے گزشتہ اشتہارات میں ترکی گورنمنٹ پر بلحاظ اس کے بعض عظیم الدخل اور خراب اندرون ارکان اور عمائد اور وزراء کے، نہ بلحاظ سلطان کی ذاتیات کے، ضرور اس خداداد نور اور فراست اور الہام کی تحریک سے جو ہمیں عطا ہوا ہے چند ایسی باتیں لکھی ہیں.. الخ

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اب ہم مرزا صاحب کے نور اور فراست اور الہام کو چیلنج کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ وہ کون سے بعض عظیم الدخل خراب ارکان اور عمائد اور وزراء ہیں جن کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سلطنت ترکی برباد ہونے والی ہے۔ براہ مہربانی ایک مفصل کیفیت ان سب کی مسلمانوں کو بتا دیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ درحقیقت مرزا صاحب کا نور فراست اور الہام کوئی چیز ہے اور ان کی تحریر کسی نفسانی جوش پر مبنی نہیں تھی۔ اور اگر اس تمام نور فراست اور الہام کی حقیقت اتنی ہی ہے کہ وہ ایک شخص حسین کامی پر ناراض ہو گئے یا اس میں ان کو بعض عیوب ملے ہیں اور ان کی بنا پر انہوں نے سلطان کے ارکان اور عمائد اور وزراء پر حکم لگا دیا ہے اور سلطنت کی بربادی کا فیصلہ کر دیا ہے، تو اس سے بڑھ کر کوئی حماقت اور نادانی نہیں ہو سکتی خواہ وہ الہام کی رو ہی سے کیوں نہ کی جائے۔ اور ایسے الہام ہمارے نزدیک گوز شتر سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب نے ہم کو یہ نہیں بتایا کہ ترکی سلطنت کے اجزاء کی خرابی کا حال ان کو کب سے معلوم تھا اور یہ الہام ان کو حسین کامی کا منہ دیکھنے پر ہی ہوا تھا یا اس سے پہلے کا ہوا تھا اور مرزا صاحب نے حسین کامی سے بگڑنے تک اس کو ترکی سلطنت کی ہم دردی کی وجہ سے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ مرزا صاحب کی یہ ہشیاری اور ابلہ فریبی ان کے مریدوں کے واسطے تو ان کی رسالت کا ثبوت ہے مگر ہم اس کی حقیقت کو جانتے ہیں اور جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچا کر چھوڑیں گے۔ ہم کو یقین ہے کہ ترکی سلطنت کے خراب ارکان وعمائد وزراء کی مفصل کیفیت ہم کو مرزا صاحب اسی ہفتہ میں بتا دیں گے اور بہت عرصہ تک مسلمانوں کو منتظر نہ رکھیں گے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ترکی سلطنت کی خیر خواہی اس میں نہ تھی کہ چوہڑوں چماروں کی طرح گالیاں دی جائیں بلکہ سلطان کے واسطے صدق دل سے دعا کرنی۔ غنیمت ہے، کہ جو کام اور مسلمانوں نے نہیں کیا وہ مرزا صاحب نے تو کیا۔ یعنی انہوں نے چوہڑوں چماروں کی طرح گالیاں نہیں دیں بلکہ شب و روز سلطان کے واسطے صدق دل سے دعا مانگنے میں مصروف رہے ہیں۔ مرزا صاحب کو ابھی یہ بھی معلوم نہیں ہوا ہے کہ سلطان کے واسطے کسی نے ہندوستان میں دعائیں مانگی بھی ہیں یا نہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ میرے اشتہار کا بجز اس کے کیا مطلب تھا کہ رومی لوگ تقوی اور طہارت اختیار کریں جناب من! آپ کا کچھ اور بھی مطلب تھا جس کی ہم اچھی طرح سے گزشتہ پرچہ میں تشریح کر چکے ہیں۔ یہ تقوی اور طہارت کا فقرہ تو اس مطلب کے ساتھ ابلہ فریبی کی غرض سے لگا رکھا ہے، اور یہ ایک دوسرا سوال مرزا صاحب کے واسطے جواب دینے کو ہے کہ ترکی سلطنت میں انہوں نے کیا کچھ تقوی اور طہارت کے خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا ہے۔ کیا تمام سلطنت کی حالت کا اندازہ انہوں نے ایک شخص کے دیکھنے سے کرلیا ہے۔ مرزا صاحب اس کی تشریح کرتے وقت یہ بھی بتاویں گے کہ ہارون اور مامون اور اکبر اور جہانگیر کے زمانہ میں موجودہ ترکوں کے مقابلہ میں تقوی اور طہارت زیادہ تھی۔ ہم آئندہ پرچہ میں اس مضمون پر مفصل بحث کرنے والے ہیں کہ ترکی سلطنت کی ترقی کا تنزل کا باعث تقوی اور طہارت کی بیشی اور کمی ہوئی ہے یا زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنا یا نہ کرنا ہوا ہے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ کفار کے فسق وفجور اور بت پرستی کی سزا دینے کے لئے خدا تعالی نے ایک دوسرا عالم رکھا ہوا ہے جو مرنے کے بعد پیش آئے گا لیکن خدا تعالی مسلمانوں کو ادنی ادنی قصور کے وقت اسی دنیا میں تنبیہ کرتا ہے۔ یہ سنت اللہ ضرور ہے مگر سنت مرزائیہ نہیں ہے۔ یہاں لیکھ رام اور عبداللہ آتھم اور سلطان احمد (محمد) اور اس کے اور بھائی مسلمان ایک ہی وقت میں اسی دنیا میں سزا پاتے ہیں۔ سنت مرزائیہ میں کافر اور مسلمان کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کے واسطے ان کے قصوروں کی سزائیں اس ارادہ کے موافق جو مرزا صاحب کو بتا دیا گیا ہے جو خدا نے تجویز کی ہیں وہ بہت ہی مختصر ہیں یعنی اس تمام قوم کو سوائے چند مرزائیوں کے کاٹ ڈالا جانے کو ہے۔ اس سنت اللہ کے معنی بھی مرزا صاحب سے زیادہ کوئی نہیں سمجھ سکا اور نہیں سمجھ سکے گا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں پھر اس کے صفحہ ۵ میں اس بزرگ کی توصیف میں جس کے حق میں قادیانی نے پردہ دری کی پیش گوئی کی ہے، کہا ہے:

ہم اس بزرگ کا نام ابھی ناظرین کو صاف طور پر نہیں بتاتے مگر اتنی بات بتا دیتے ہیں کہ جن سے ان کی تعریف اچھی طرح سے معلوم ہو جائے اور مرزا صاحب کی پیشینگوئی کی حقیقت باوجود ان کی ہشیاری کے تمام دنیا پر کھل جائے۔ تمام دنیا بیوقوف نہیں ہے اور سبکو بے وقوف نہیں بنایا جا سکتا۔ مرزا صاحب کی پیشینگوئی یہ ہے کہ خدا اس بزرگ کے پردے پھاڑ دے لیکن ضرور ہے کہ پیشین گوئی اور زیادہ صاف ہو جائے۔ دنیا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک انسان کے واسطے تکلیف اور آرام دونوں لازمی ہیں کسی شخص پر مصیبت آتی ہے کہ کہ اس کی بیوی جس کا نکاح اس کے ساتھ آسمان پر ہو چکا ہوتا ہے وہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ رہتی ہے اور کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لڑکے جو اس کی خلافت اور وراثت کے وارث ہونیوالے ہوتے ہیں فوت ہو جاتے ہیں (جیسا کہ مرزا کا بیٹا بشیر اول فوت ہوا) کسی کی اس طرح پردہ دری ہوتی ہے کہ اس کو اپنے بعض الہامات کچھ کج بحثی کے ساتھ واپس لے لینے پڑتے ہیں (جیسا کہ مرزا نے سلطان معظم کے متعلق اپنے الہامات اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ کو اشتہار ۲۵ جون ۱۸۹۷ء میں واپس لیا) اب اس بزرگ کی پردہ دری کی بھی تشریح ہونی چاہیے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ اس کے بعد صاحب اخبار چودھویں صدی نے اپنے اس بزرگ کی بہت لمبی چوڑی تعریف کی ہے، وازانجا کہ ہم کو اس تعریف سے کلی اتفاق نہیں لہذا ہم اس تعریف کو اس کے مبالغہ آمیز الفاظ سے بعینہ نقل نہیں کر سکتے صرف اس کا خلاصہ اس مقام میں بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے: وہ بزرگ ایک علاقہ کا مالک و زمین دار سرکاری عہدہ دار مسلمان عابد نیکوکار نمازی روزہ دار قرآن خواں وغیرہ ہے۔

اس کے بعد اخبار چودھویں صدی نے لکھا ہے: اب اگر ایک ایسے نیک مسلمان بزرگ مرزا صاحب کی ناراضی کی وجہ سے پردہ ہونے والی ہے اور مرزا صاحب کے خدا کا قانون مرزا صاحب کے مقدموں کے فیصلہ کے واسطے ایسا ہی عجیب ہے تو ابلہ فریبی اور چالاکی کو چھوڑ کر صاف طور پر اس پردہ دری کی نوعیت بتا دینی چاہیے آیا ان کا علاقہ ان سے چھین لیا جائے گا۔ وہ اپنے عہدہ سے موقوف ہو جائیں گے، رشوت ستانی کا ان پر الزام لگے گا، عبادت و نیکوکاری ان سے چھوٹ جائے گی، مسلمان نہ رہیں گے، قرآن کریم ان کو بھول جائے گا، نماز روزہ چھوڑ بیٹھیں گے۔ آخر وہ کیا بلا آئے گی جس کا نام پردہ دری ہوگا جو مرزا صاحب کی رسالت اور مسیحیت کا آخری نشان ہوگا۔ مثل مشہور ہے جیسی روح ویسے فرشتے، مرزا صاحب کی رسالت کا ثبوت بھی مسلمانوں کی پردہ دری ہی موزوں ہو سکتا تھا۔ مگر ہم کو یقین ہے کہ مرزا صاحب ہمارے اس سوال کا جواب از روئے مہربانی دے دیں گے۔ ہم یہ ہشیاری نہیں چلنے دیں گے کہ ایک ایسا مہمل اور بے معنی جملہ کہہ دیا جائے اور ایسی پیش گوئی کی جائے جس کے صاف طور پر کچھ معنی نہیں ہیں اور کسی ایک اتفاق کا نام پردہ دری رکھ دیا جائے۔ مرزا صاحب جس طرح پیش گوئیاں خود پورا کر دیا کرتے ہیں وہ تمام دنیا کو معلوم ہے اگر مرزا نے ہمارے اس سوال کا صاف جواب نہ دیا تو ان کی اس پیش گوئی کی ہی ایک ہفتہ عشرہ میں پردہ دری ہو چکی ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں: ہر چند صاحب اخبار چودھویں صدی کے اس سوال کے جواب سے کہ مرزا صاحب قادیانی اس بزرگ کی پردہ دری کی نوعیت بتاوے، ورنہ ایک ہفتہ عشرہ میں اس کی پردہ دری ہو چکی ہو گی، کوئی جواب نہیں دیا اور کچھ نہ بتایا کہ وہ پردہ دری کیونکر ہو گی جس سے صاحب اخبار چودھویں صدی نے قادیانی کی پردہ دری ثابت کر دکھائی اور اپنے پرچہ ۱۵ جولائی ۱۸۹۷ء میں مضمون ذیل کی اشاعت کر دی۔

مرزا صاحب کی پردہ دری: ہمارے بزرگ کی کرامت: ہم روزانہ پیسہ اخبار لاہور مؤرخہ ۹ جولائی ۱۸۹۷ء کے صفحہ اول سے وہ مضمون ذیل میں نقل کرتے ہیں جو عقیدہ قادیانی سے بیزاری کے عنوان سے چھاپا ہے چونکہ یکم اور دوم جولائی کو یہ پردہ دری ہوئی ہے اس واسطے وہ مرزا صاحب کی مقرر کردہ تاریخوں کے اندر ہے لیکن یہ امر کہ مرزا صاحب اس واقعہ کو فی الحال اپنی پردہ دری کے واسطے کافی خیال کرتے ہیں یا نہیں، یہ انہیں کے فیصلہ کرنے کی بات ہے کیونکہ بعض غیرت مند لوگ ایک تھوڑی سی بات کو کافی خیال کر لیتے ہیں اور بعض دوسرے بے عزت لوگ بڑے بڑے حادثوں کی بھی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ ایک شخص کسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اہل مجلس نے اس کو وہاں سے نکال دیا، تو آپ کہتے ہیں کہ یہ ایک حقیر مجلس ہے ہم بڑی بڑی مجلسوں سے نکالے گئے ہیں۔ الغرض وہ عبارت مختصر حسب ذیل ہے:

۲ جولائی ۱۸۹۷ء کو ایک ۱۷ سالہ لڑکے مسمی سید عالم طالب علم ایف اے اول کلاس نے مسجد شاہی میں بعد نماز جمعہ عقیدہ مرزا قادیانی سے تبرا کیا۔ اور بیان کیا کہ اس کی طرف سے جو اشتہار، رؤیائے صادقہ، کے عنوان سے چھپا ہے وہ فقط جعل سازی تھی۔ ایک سفید کاغذ پر اس کے دستخط کروا لئے گئے اور مضمون خود لکھ لیا گیا تھا جس کی تردید اس نے یکم جولائی کو بذریعہ اشتہار کی۔ علاوہ ازیں اس موقعہ پر مرزا قادیانی کی ان کتابوں میں سے جن کو وہ الہامی بیان کرتا ہے وہ باتیں جو عقیدہ اسلام کے بالکل خلاف ہیں پڑھ کر سنائی گئیں جن کو سن کر اہل اسلام نے جو اس وقت موجود تھے جناب باری میں دعا کی کہ خدا ان کو ایسے مخرب اسلام کے فتنہ سے محفوظ رکھے۔ (لوکل رپورٹر)۔ (اخبار چودھویں صدی۔ راولپنڈی ۱۵ جولائی ۱۸۹۷ء)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ تعجب وافسوس سے ذکر کیا جاتا ہے کہ چودھویں صدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بزرگ نے فرضی بزرگی چھوڑ کر اپنی واقعی خوردی ظاہر کردی اور اپنے اس فعل کی کہ اس نے قادیانی کے حق میں پردہ دری کا متضمن شعر پڑھا تھا خود ہی تغلیط وتکذیب کردی اور اسی اخبار میں اپنی معذرت چھپوا کر اپنی مرزائیت ثابت کردکھائی۔ ہم کو اس مقام میں اس کے سابق انحراف اور تازہ معذرت سے خصوصیت کے ساتھ بحث مقصود نہیں ۔ ..ہمارے نزدیک ایسے شخص کا قادیانی سے ظاہری انحراف یا باطنی معذرت وعقیدت دونوں کان لم یکن ہیں اور گوز شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اس مقام میں ہمارا مقصود صرف یہ تھا کہ قادیانی کے حضرت سلطان المعظم کو برا کہنے نے اس کے بعض مریدوں پر بھی اثر کیا تھا جس کی وجہ سے قادیانی کو جھوٹی معذرت کرنی پڑی سو یہ امر اس بزرگ چودھویں صدی کی معذرت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

معذرت قادیانی کے جھوٹی اور منافقانہ ہونے پر قادیانی کا پھر اس کارستانی کی طرف رجوع کرنے کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے عدالت گورداسپور میں برملا بیان کیا کہ میں نے سلطان روم کے برخلاف اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء شائع کیا اور پھر وہ اشتہار عدالت میں پڑھا گیا اور پھر کہا کہ اس وجہ سے مسلمان میرے مخالف ہو گئے ہیں اور اس کے بعد اس کے وکیل ایک سنی حنفی مولوی نے خاکسار سے جو اس مقدمہ میں شہادت کے لئے عدالت میں طلب کیا گیا تھا سوالات کر کے یہ کہلوایا کہ: میں نے سلطان روم کی تائید اور ہمدردی میں ایک آرٹیکل لکھا تھا اور مرزا نے سلطان روم کے برخلاف لکھا ہے۔

پھر مرزا قادیانی نے اس پر اکتفا نہ کیا بلکہ اشتہار واجب الاظہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء میں اس مخالفت کا اچھی طرح اظہار کیا اور اس سے اپنا خیر خواہ گورنمنٹ ہونا ثابت کیا۔ چنانچہ اس اشتہار کے صفحہ ۸ و ۹ میں اس نے کہا ہے کہ: حال میں جب حسین کامی سفیر روم قادیان میں میری ملاقات کے لئے آیا اور اس نے مجھے اپنی گورنمنٹ کی اغراض سے مخالف پا کر ایک سخت مخالفت ظاہر کی، وہ تمام حال بھی میں نے اشتہار مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کردیا ہے۔ وہی اشتہار تھا جس کی وجہ سے بعض مسلمان اڈیٹروں نے میری مخالفت ظاہر کی اور بڑے جوش میں آ کر مجھے گالیاں دیں کہ یہ شخص سلطنت انگریزی کو سلطان روم پر ترجیح دیتا ہے۔ اور رومی سلطنت کو قصوروار ٹھہراتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس شخص پر خود قوم ایسے ایسے خیالات رکھتی ہے اور نہ صرف اختلاف عقاید کی وجہ سے بلکہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے سبب سے بھی ملامتوں کا نشانہ بن رہا ہے کیا اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت یہ ظن ہوسکتا ہے کہ وہ سرکار انگریزی کا بدخواہ ہے۔ یہ بات ایسی واضح تھی کہ ایک بڑے سے بڑے دشمن کو جو محمد حسین بٹالوی ہے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور میں اس مقدمہ ڈاکٹر ہنری کلارک میں اپنی شہادت کے وقت میری نسبت یہ بیان کرنا پڑا کہ یہ شخص سرکار انگریزی کا خیرخواہ اور سلطنت روم کا مخالف ہے۔

قادیانی نے اس بیان زبانی وتحریری اشتہار واجب الاظہار میں صاف اقبال کیا ہے کہ وہ سلطان روم اور سلطنت روم کا مخالف ہے۔ اس سے مسلمان یقین کر سکتے ہیں کہ اس کی وہ معذرت جھوٹی اور منافقانہ معذرت تھی اور درحقیقت وہ سلطان روم اور سلطنت ترکی سے وہی دشمنی رکھتا ہے جس کو اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں ظاہر کر چکا ہے۔

اب رہا یہ امر کہ اس بیان میں اس نے جو یہ دعوی کئے ہیں: کہ اس خیرخواہی گورنمنٹ انگریزی کی وجہ سے اخبار والوں نے اس کو برا کہا۔

کہ اس کے خیرخواہ برٹش گورنمنٹ ہونے کو اس خاکسار نے عدالت میں مان لیا ہے،

سچے دعوے ہیں یا ان میں اس نے جھوٹ بولا ہے؟

یاد رہے کہ کسی اسلامی اخبار نے قادیانی کو اس وجہ سے برا نہیں کہا اور نشانہ ملامت نہیں بنایا کہ وہ برٹش گورنمنٹ کی خیرخواہی کیوں کرتا ہے اور نہ کوئی ایسا باغی اخبار نویس ہے جو صرف گورنمنٹ کی خیرخواہی سے اس کو برا کہتا ہو۔ کوئی ایسا ہوتا اور اس کو خیرخواہی گورنمنٹ کے سبب برا کہتا تو وہ کبھی کا جیل خانہ کی سیر کرتا جیسے بعض ہندو اخبار نویس اور بعض مسلمان واعظ بعض مضامین والفاظ مخالف گورنمنٹ لکھنے اور بولنے سے جیل خانہ میں جا چکے ہیں۔

قادیانی اس دعوی میں سچا ہے تو کم سے کم ایک اخبار نویس کی کوئی ایسی عبارت نقل کرے جس میں اس نے گورنمنٹ کی خیرخواہی کے سبب قادیانی کو برا کہا ہو۔ یہ امر اس سے نہ ہوسکے تو گورنمنٹ اس دروغ گو کی بات کو دھوکہ دہی سمجھے۔ ہاں بعض اخبار نویسوں نے سلطنت ترکی کی بدگوئی کی وجہ سے اسکو برا کہا ہے اور گورنمنٹ کے حق میں اس کی خوش آمد کو ابلہ فریبی اور جھوٹی خوش آمد قرار دیا ہے۔ سو یہ اور بات ہے۔

اور اس کا یہ کہنا کہ عدالت گورداسپورہ میں خاکسار نے اس کو سرکار انگریزی کا خیرخواہ مان لیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفید جھوٹ ہے۔ گورنمنٹ مثل مقدمہ ملاحظہ فرمائے اور دروغ گو کی دروغ گوئی کا یقین کرے۔ میں نے صاف اور صریح الفاظ یہ بیان کیا تھا کہ اس وقت (یعنی جب کہ میں ریویو براہین احمدیہ لکھا تھا) مرزا کے خیالات اچھے تھے۔ جس کے صاف اور صریح معنی یہ ہیں کہ اس وقت اس کے خیالات گورنمنٹ کی نسبت اچھے نہیں۔ اس امر کو میں نے عدالت میں کھول بیان کیا اور اپنے رسالہ نمبر ۳ ج ۱۸ کے صفحہ ۸۰، ۸۱ کا بھی حوالہ دیا مگر معلوم نہیں عدالت نے اس بیان کو کیوں درج اظہار نہ کیا۔

اس مقام میں عبارت صفحہ ۸۰، ۸۱ کو نقل کرنا مناسب ہے: پیش گوئی ہشت سال ان کی امید کا ذریعہ ہے جس کی طرف ہم گورنمنٹ کو توجہ دلا چکے ہیں۔ ہم نے اس فقرہ آئینہ کمالات کو اپنے رسالہ میں کئی دفعہ نقل کیا ہے الہامی صاحب نے اس کا جواب تو کبھی کچھ نہیں دیا ہاں ہمارے اس خیال کے مقابلہ میں ہمارے ریویو براہین احمدیہ کی عبارت رسالہ نمبر ۶ جلد ۷، اشاعۃ السنہ سے نقل کر کے آپ نے گورنمنٹ کو جتایا ہے کہ یہ شخص (محمد حسین بٹالوی) اپنے ریویو مذکور میں ہماری طرف سے گورنمنٹ کو مطمئن و بے فکر کر چکا ہے اب اس کے برخلاف اس کے قول وخیالات کا کیا اعتبار رہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ خاکسار نے اس وقت گورنمنٹ کو آپ کی طرف سے مطمئن کیا تھا جب کہ آپ نے موعود مسیح اور مہدی ہونے کا دعوی نہیں کیا تھا اور اس اطمینان کی ایک یہ دلیل بیان کی تھی کہ آپ مغل ہیں اور امام مہدی کا سید ہونا مسلّم ہے لہذا ممکن نہیں کہ آپ مہدی ہونے کا دعوی کریں۔ آپ نے میری اس دلیل اور خیال کو توڑ کر مہدی ہونے کا بھی دعوی کر دیا تو آپ میرے اس ریویو کے محل کیوں کر رہ سکتے ہیں۔ اور اس ریویو کے مضمون سے کیونکر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور آپ کی طرف سے گورنمنٹ کیونکر مطمئن ہوسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ میں تب ہی سے گورنمنٹ کو جتا رہا ہوں کہ یہ شخص محل خوف ہے اس سے گورنمنٹ کو مطمئن نہ رہنا چاہیے اور اب یہ میرے اس ریویو کا محل نہیں رہا اب یہ کچھ کا کچھ بن گیا ہے اب یہ وہ مرزا غلام احمد نہیں رہا جس کی طرف سے میں نے ریویو میں گورنمنٹ کو مطمئن کیا تھا۔

میرے اس بیان سے اور اس فقرہ سے جو اظہارات میں درج ہے صاف ثابت ہے کہ: میں اب اس کے خیالات کو اچھا نہیں سمجھتا اس کی تعریف وخیر خواہی گورنمنٹ کو جھوٹی خوش آمد اور منافقانہ دعوی خیر خواہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتا ہوں۔..

اہل اسلام سے امید ہے کہ بدگوئی حضرت سلطان روم اور سلطنت ترکی کی وجہ سے اس کو ویسا ہی دشمن اسلام و مسلمانان خیال کریں گے جیسا کہ پرچہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء کے وقت خیال کرتے تھے اور اس کی معذرت پرچہ ۲۵ جون ۱۸۹۷ء کو جھوٹی معذرت قرار دیں گے..

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ص ۱۴۱ تا ۱۹۴ ملخصاً ومختصراً)

بٹالوی وقادیانی مراسلت ۱۸۹۸ء

مرزا غلام احمد قادیانی کا خط بنام شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی

شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی۔ ہداکم اللہ۔

مجھے زبانی جبی مولوی قطب الدین صاحب معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کسی مصلحت سے آپ کے مکان پر گئے اور ہم دردی انسانی سے چاہا کہ آپ کو حق کی طرف دعوت کریں۔ مگر آپ نے علاوہ کئی الفاظ سبّ و شتم کے جو میری نسبت استعمال کئے، یہ بھی کہا کہ میں نماز میں ان پر لعنت بھیجا کرتا ہوں۔ ان تمام باتوں کے سننے سے اگرچہ آپ کی صلاحیت سے نومیدی ہوتی ہے مگر جیسا کہ میں نے بعض بشارات میں دیکھا ہے امید کی جاتی ہے کہ آپ پر عنقریب وہ زمانہ بھی آئے گا کہ آپ کی آنکھ کھلے اور آپ ان گستاخیوں اور شوخیوں اور بداندیشیوں سے توبہ کریں۔ اس لئے میں نے ایک ضروری امر پر آپ کو مطلع کرنے کے لئے یہ چند سطریں لکھی ہیں.... میں نے مباہلہ کے ساتھ بھی آپ سے فیصلہ کرنا چاہا مگر آپ وہاں سے بھی بھاگ گئے (پھر کرسی والے معاملے کا ذکر کیا ہے)..آپ مجھے مفتری کہتے ہیں مگر بتلا نہیں سکتے کہ ابتداء دنیا سے آج تک کوئی مفتری ایسا آپ نے دیکھا جس کو خدا تعالی نے روز دعوی الہام سے میری طرح ۲۵ برس تک مہلت دی ہو، جو خدا پر افتراء کرے وہ تو کتے کی عمر بھی نہیں پاتا اور جلد پکڑا جاتا ہے اور ہلاک کیا جاتا ہے اور میں تو ۲۵ برس سے برابر خدا تعالی کا الہام پیش کر رہا ہوں۔ براہین ہی کا زمانہ دیکھو جو اب ۱۸ برس کے قریب پہنچ گیا۔.....گواہان مولوی عبدالکریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیالکوٹی۔کمال الدین۔سیٹھ عبدالرحمٰن ۔حاجی اللہ رکھا مدراس۔سیٹھ اسماعیل بمبئی۔محمد احسن امروہی۔قطب الدین۔میاں معراج الدین ٹھیکیدار لاہور۔یعقوب علی اڈیٹر الحکم۔مولوی نورالدین بھیروی۔

(الحکم قادیان ۶ مارچ ۱۸۹۸ء ص ۴۔۵)

حضرت شیخ الاسلام نے جواباً لکھا:

مقام بٹالہ۔۲۸ فروری ۱۸۹۸ء نمبر ۱۱۴

میاں غلام احمد۔خدا آپ کو راہ راست پر لاوے اور ضلالت والحاد سے نجات بخشے۔و السلام علی من اتبع الھدی۔آپ کا خط ۲۸ فروری ۱۸۹۸ء کو پہنچا جس کو میں نے تعجب اور افسوس سے پڑھا۔افسوس آپ کے مرید میاں قطب الدین پر آیا کہ وہ کیا پیغام وسوال لے کر گئے تھے اور کیا جواب لائے۔اور نہ سمجھے کہ وہ میرے پیام وسوال کا جواب نہیں ہے۔....تعجب آپ پر کہ آپ نے اس خط میں اپنے ان ہی پرانے ڈھکوسلوں کا اعادہ کر دیا اور شرم سے کام نہ لے کر یہ خیال نہ کیا کہ جن باتوں کا اعادہ کرتا ہوں ان کو تمہارا مخاطب بارہا دلائل سے ردّ کر چکا ہے۔پھر میں انکا اعادہ کیوں کرتا ہوں۔

اس افسوس اور تعجب کے بعد..سوال کا اعادہ کرتا ہوں کیونکہ میاں قطب الدین صاحب دوبارہ میرے پاس آئے ہیں اور آپ کی اس چال کو میرے سمجھانے سے سمجھ گئے ہیں۔اور اس وجہ سے اس خط کے ذریعہ میرا پیام دوبارہ پہنچانے کا وعدہ کر گئے ہیں۔

آپ نے کتاب البریہ کے صفحہ ۱۱، ۱۴، ۱۵ میں تین دعوے کئے ہیں: اول یہ کہ محمد حسین نے ڈپٹی کمشنر سے کرسی طلب کی اور کہا کہ اس کو عدالت میں کرسی ملتی ہے جس پر ڈپٹی کمشنر نے اس کو تین مرتبہ جھڑکیاں دیں اور کہا کہ تو جھوٹا ہے بک بک مت کر۔دوسرا یہ دعوی کہ پھر وہ باہر کے کمرہ میں ایک کرسی پر بیٹھا تو کپتان پولیس کی نظر اس پر جا پڑی اور اسی وقت کنسٹیبل کی معرفت جھڑکی کے ساتھ اس کرسی سے اٹھایا گیا۔

تیسرا دعوی یہ ہے کہ پھر وہ ایک شخص کی چادر لے کر اس پر بیٹھ گیا تو اس شخص نے چادر نیچے سے کھینچ لی اور کہا کہ ایک مذہبی مقدمہ میں جو بناوٹی ہے پادریوں کی گواہی دیتا ہے اور میری چادر پر بیٹھتا ہے۔میں اپنی چادر پلید نہیں کرانی چاہتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے نزدیک یہ تینوں دعوی محض دروغ ہیں جس میں راستی کا شمہ دخل اور شائبہ نہیں ہے۔ آپ ان دعووں میں سچے ہیں تو ایک جلسہ عام میں (جو بمقام لاہور یا گورداسپور یا بٹالہ میں ہو) ان ہی لوگوں سے جن کے نام اپنے خط میں درج کئے ہیں صرف دو یا تین اشخاص کو جن کو میں منتخب کروں پیش کریں اور ان سے وہ شہادت دلوائیں۔ پس اگر وہ آپ کے بیان کی تصدیق کریں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو آپ کے مقابلہ میں شکست یافتہ سمجھ کر آپ کے ردوجواب سے قلم و زبان کو بند کرلونگا۔ اور اگر ان گواہوں نے آپ کے بیان و الفاظ کی تصدیق نہ کی تو اس صورت میں آپ اپنے ملحدانہ دعاوی، مسیحائی مجددیت مہدویت نبوت وغیرہ سے تائب ہوکر خالص اسلام کے پابند بن جائیں۔

یہ پیام تھا جس کے جواب میں آپ نے صرف دعوی (کا اعادہ) کردیا اور نہ سوچا کہ دعوی تو آپ نے پہلے بھی کیا تھا اس دعوی کا ثبوت بذریعہ شہادت مطلوب تھا، نہ اعادہ دعوی۔ اب بھی توجہ کریں اور جواب بمطابق سوال دیں ورنہ آپ کا خط اور یہ جواب عنقریب رسالہ میں مشتہر ہوگا۔

راقم۔ آپ کا خیر خواہ قدیم۔ ابوسعید محمد حسین۔ (الحکم مذکور۔ ص ۵)

اس کے جواب میں مرزا صاحب نے مولانا بٹالویؒ کو خط نہیں لکھا۔ جلسہ عام کے انعقاد کا اعلان نہیں کیا۔ بٹالوی صاحب کو یہ نہیں کہا کہ ان کے گواہوں میں سے دو تین کے نام دو تا کہ میں انہیں لے کر جلسہ میں آؤں۔ اور یہ نہیں کہا کہ اگر گواہی مرزا کے خلاف نکلی تو وہ دعوی مسیحیت و مہدویت وغیرہ چھوڑ کر مسلمان ہو جائیں گے۔ بلکہ انہوں نے الحکم میں ایک طویل مضمون لکھ مارا جس میں پھر وہی دعوی دہرادیا کہ وہاں یہ ہوا تھا اور وہ ہوا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور تم خود گواہوں سے گواہی لکھواؤ اور جلسہ مقرر کرکے وہ تحریریں وہاں لے کر آؤ تو میں ان تحریروں کا معائنہ کروں گا۔

ایسا کیونکر ہوسکتا تھا؟ گواہ تو مرزا کے تھے اور اس کے مرید و حواری تھے۔ ان پر بٹالوی صاحب کا کیا زور تھا؟ یہ تو مرزا صاحب کا کام تھا کہ ان میں بٹالوی صاحب کے منتخب کردہ دو تین افراد کو لے کر کسی مجلس میں آتے، جہاں بٹالوی صاحب ان سے بیان لیتے۔ اور اگر وہ لوگ مرزا کی تصدیق کرتے تو بٹالوی صاحب مخالفت سے باز آجاتے۔ یہ تو مرزا کیلئے بہت ستا سودا تھا اگر انہیں اپنی صداقت کا یقین اور گواہوں پر بھروسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا تو ضرو ایسا کرتے۔ لیکن مرزا ایسی مجالس میں آتے نہیں تھے جیسا کہ رفعت اللہ خان شاہجہانپوری نے اپنے چچا شرافت اللہ مرزائی شاہجہانپوری کے ذریعہ مرزا کو دعوت دی کہ

:اگر ملہم (مرزا) صاحب کو کچھ مادہ ہے تو آجائیں، علماء کا سامنا کرے، وہ ڈرے نہیں غیر مقلد جو چند مرتبہ اسکی سرکوبی کر چکے ہیں، سامنا نہیں کرینگے، مقلدین کا سامنا کرے دہلی یا شاہجہان پور میں آجاوے۔ اگر بحث تقریری میں علماء ساکت ہوگئے تو اس کے کل خرچہ کا میں ذمہ دار ہونگا اور پھر بیعت بھی کرلونگا۔ اور اگر وہ زک اٹھا کر بھاگا تو ہمارے خرچہ کا وہ ذمہ دار ہو اور اپنے دعوی سے دست بردار ہو۔

مجلس علماء میں شرکت کا یہ دعوتی خط اندازاً ۱۸۹۸ء کا ہے جب رفعت اللہ خان حنفی المسلک تھے، بعد میں آپ محمدی ہوگئے تھے جیسا کہ خود لکھتے ہیں:۔ میں مقلد تھا۔ مگر اب اہلحدیث ہوں اور میرے نزدیک ایک صدی میں کئی مجدد بھی ہوئے ہیں۔ اپنے خطوط میں مولانا عبدالحی کو میں نے اس صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔ مگر اب تحقیق سے معلوم ہوا کہ تجدید مولانا سید نذیر حسین سے بڑھ کر کسی نے نہیں کی۔ مجھ کو مولانا عبدالحی کی تجدید کا انکار نہیں۔ وہ بھی ہیں اور دوسرے علماء بھی ہوں، مگر حضرت مولانا (میاں صاحب) مرحوم سے بڑھ کر کوئی نہیں

(شحنہ ہند میرٹھ۔ ضمیمہ یکم نومبر ۱۹۰۳ء ص ۱۔۲)

مبارک علی کا مباحثے سے گریز

قادیانی اخبار الحکم میں، قصبہ فتح گڑھ میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ اور مبارک علی قادیانی میں اتفاقی مباحثہ، کے عنوان سے ایک واقعہ کا اندراج ہوا ہے جو تحریک ختم نبوت سے متعلق ہونے کے باعث باختصار درج ذیل کیا جاتا ہے۔ واقعہ چونکہ قادیانی روایت سے مروی ہے اس لئے اس میں انہوں نے حسب منشاء نمک مرچ لگایا ہے اور پورے واقعہ کے صرف وہی حصے نقل کئے ہیں جو ان کے مفید مطلب تھے۔ لیکن اس کے باوجود ناظرین کو معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکم میں بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فتح گڑھ نامی قصبہ میں مسلمانوں کے کسی جلسے میں خطاب کے لئے تشریف لے گئے جہاں مبارک علی نے سوالات شروع کر دیئے۔ اور الحکم کے مطابق سوالات و جوابات یوں ہوئے:

- مبارک علی: مولوی صاحب! حضرت عیسی بن مریم کی حیات جسمانی اور بجسد عنصری صعود الی السماء کے لئے ثبوت پیش کریں۔

- محمد حسین: قبل اسکے کہ میں اس کا جواب دوں، دو امر آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ آپ کا یہ سوال بطور استفادہ ہے یا بطور مباحثہ۔ دوم یہ کہ آپ کا اعتقاد در باب حیات و ممات مسیح کیا ہے؟ کیا آپ اس کو مردہ سمجھتے ہیں؟ اگر مردہ سمجھتے ہیں تو پھر آنے والہ کس شخص کو جانتے ہیں۔ یا اس امر کا اعتقاد ہی نہیں رکھتے کہ کوئی مسیح آئے گا۔

- مبارک علی: میں آپ سے بطور استفادہ کچھ دریافت کرنا نہیں چاہتا اور نہ اس امر میں آپ کو مفید اور اپنے آپ کو مستفید قرار دیتا ہوں۔ امر دوم کی نسبت صرف آپ کو دو حرفی جواب دینا چاہیے کہ مسیح زندہ ہیں یا نہیں؟ اگر زندہ ہیں تو اس کا کیا ثبوت ہے۔ اور میں ان کو داخل اموات سمجھتا ہوں۔ آنے والے مسیح کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ خلط مبحث کی کوئی ضرورت نہیں۔

- محمد حسین: امر اول کے متعلق جو کچھ آپ نے کہا ہے اس کا جواب میں پھر دونگا۔ بالفعل میں آپ کو امر دوم کی نسبت یہ جتانا مناسب سمجھتا ہوں کہ سوال سے نہ کوئی بحث کرنی منظور ہے نہ خلط مبحث ہوتا۔ میں یہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا اعتقاد آنے والے مسیح کی نسبت کیا ہے؟ تا کہ معلوم ہو کہ جس بحث کو آپ چھیڑنا چاہتے ہیں اس میں اپنے اعتقاد کی تائید کرتے ہیں یا اپنے اعتقاد کے خلاف حامی بنتے ہیں۔

- مبارک علی۔ آنے والے مسیح کی بحث آپ بے فائدہ چھیڑتے ہیں۔ اس امر میں مانتا ہوں کہ ایک مسیح امت محمدیہ میں آنے والا ہے مگر اس کو وفات مسیح کے مسئلے کا موقوف علیہ ٹھہرانا ایک بے معنی بات ہے، اور اس کا منشاء صرف آپ کا ادعائی اعتقاد معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسی بجسدہ العنصری آسمان پر چڑھ گئے اور پھر وہی کسی زمانہ میں واپس آئیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ ایک مسیح آئے گا مگر بات تو صرف یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ آنے والا وہی حضرت مسیح ابن مریم ہے۔اور یہ بات آپ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے جب تک پہلے آپ ان کی حیات جسمانی اور صعود الی السماء بجسدہ العنصری ثابت نہ کریں۔پس صعود کی بجائے نزول کے مسئلہ کو چھیڑنا خلط مبحث نہیں تو کیا ہے؟ اگر آپ کا یہ منشاء ہے کہ نزول کے ماننے سے صعود خود ماناجائے گا تو یہ قضیہ عکسیہ ہے بلکہ صعود ثابت ہونے سے نزول خود ثابت ہوجائے گا۔بات دوحرفی ہے،صعود کا ثبوت دیجئے۔

محمد حسین: مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے جواب میں بے فائدہ تطویل کی۔نہ میرے سوال کو سمجھا اور نہ اپنے جواب کے الفاظ کے معنی سمجھتے ہیں۔میں آنے والے مسیح کی بابت کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا صرف آپ کا اعتقاد پوچھتا ہوں۔آپ بتانا چاہتے ہیں تو بتائیں،ورنہ صاف کہیں کہ نہیں بتاؤنگا۔پھر میں کلام ختم کرتا ہوں۔

مبارک علی۔میں نہایت افسوس سے کہتا ہوں کہ آپ نے اپنی قدیم عادت کے مطابق اس بحث کو ناتمام چھوڑنا چاہا ہے۔میں نے اپنے اعتقاد کو بھی ظاہر کردیا ہےاور آنے والے مسیح کی بابت بھی تصفیہ کردیا ہے۔افسوس آپ نے ناحق میرے وقت کا خون کیا اور اصل بات سے گریز کی۔اب بندہ آپ سے اپنے سوال کے جواب کی کوئی امید نہیں رکھتا اور اس سلسلہ بحث کو ختم کرتا ہوں

محمد حسین: آپ نے اپنا اعتقاد آنے والے مسیح کی نسبت کہ وہ کون ہے؟ ظاہر نہ فرمایا اور آئندہ سوال وجواب کا سلسلہ منقطع کردیا۔اب میں آپ کو مخاطب نہیں کرتا۔اور آپ کے سوال کے متعلق قرآن وحدیث سے جو بات ثابت ہے وہ حاضرین سامعین کے سامنے پیش کرتا ہوں ان سامعین کے ساتھ آپ بھی چاہیں،تو سنیں۔نہ چاہیں تو اختیار ہے۔مگر سننے کی حالت میں آپ کو بولنے کا اختیار نہ ہوگا۔جب تک کہ آپ میرے سوال کا صاف الفاظ میں جواب نہ دیں گے کہ آنے والے مسیح آپ کے اعتقاد میں کون ہیں۔

اس کے بعد مبارک علی نے کہا کہ میں آپ کی تقریر خاموشی سے سنتا ہوں بشرطیکہ کہ بعد میں آپ بھی میری تقریر خاموشی سے سنیں۔بٹالوی صاحب نے کہا کہ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔

(الحکم،قادیان ۶۔۱۳جولائی ۱۸۹۸ءص ۷۔۹)

یادرہے کہ یہ مرزائی رپورٹ ہے،اورساتھ اڈیٹر الحکم نے خوب حاشئے بھی لگائے ہیں جو ہم نے نقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیئے۔اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی باقاعدہ مباحثہ نہیں تھا۔نہ موضوع کا تعیین کیا گیا، نہ شرائط طے ہوئیں، نہ ثالث مقرر ہوا، نہ پرچوں کی تعداد، نہ پرچہ لکھنے کا وقت طے ہوا۔ بلکہ شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کسی جگہ خطاب کیلئے گئے کہ مبارک علی نے رقعہ بازی شروع کردی۔شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ نے موضوع اور حدود وشرائط کے تعین کی کوشش کی تو مبارک علی صاحب بدک گئے اور مولانا کے سوال کا جواب دینے، یعنی موضوع کے تعین ہی سے انکار کردیا۔اور بحث ختم کردی۔

ادھر چونکہ شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ نے خطاب کرنا تھا جس کے لئے آپ وہاں تشریف لے گئے تھے،اس لئے انہوں نے فرمایا کہ اب چونکہ تم موضوع اور شرائط وغیرہ کے تعین نہ کرسکنے کے باعث بحث سے خود ہی کنارہ کش ہوچکے ہو،اس لئے اب میں جو کچھ کہنے والہ ہوں وہ تمہارے خطاب میں نہیں ۔اگر تم چاہوتو چلے جاؤاور چاہوتو عام سامعین کی طرح بیٹھ کرسنو۔مبارک علی قادیانی نے جواب میں کہا کہ بعدازاں میں بھی تقریر کروں گا۔یعنی تمہاری تقریر پر بحث کروں گا۔(یعنی مباحثہ،جس سے وہ کترا چکے تھے، پھر سے شروع)۔شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ نے فرمایا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یا تو تم میرے سوال کا جواب دو،اور بحث کو آگے بڑھاؤ اور اگر جواب دینے کی ہمت نہیں ہے تو چپ کر کے بیٹھو۔جلسہ ہمارا ہے،آپ لوگوں کا نہیں اور نہ ہی تم کسی دعوت مباحثہ کے جواب میں یہاں آئے ہو۔(یادرہے مبارک علی،حکیم نورالدین کے بعد قادیانیوں کے مخالف ہوکر لاہوری جماعت میں شریک ہوگئے تھے)

ناظرین کو معلوم رہے قادیانی حضرات اپنے جلسہ قادیان میں غیراحمدیوں کو سٹیج پر سے اپنے خلاف تقریروں کی اجازت نہیں دیتے تھے جیسا کہ حافظ عنایت اللہ اثری گجراتی کی درج ذیل روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔حافظ صاحب بتاتے ہیں:

مولانا عبدالرحمٰن گورنمنٹ پنشنر (ناظم انجمن اہلحدیث گجرات) کے نام ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا کہ آپ ہمارے سالانہ جلسہ میں شامل ہوں جو کہ دسمبر ۱۹۴۶ء میں ہورہا ہے۔جس کا موصوف نے فوراً جواب دیا جو درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ بخدمت جناب ناظر صاحب دعوت وتبلیغ۔السلام علینا و علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباد اللّٰه الصّا لحین ۔ و السّلام علی من اتّبع الھدی

جناب کا ملفوف گرامی موصول ہوا۔آپ نے جو اپنے سالانہ جلسہ قادیان میں مجھے دعوت دے کر یاد فرمایا ہے اس کے لئے میں جناب کا شکر گزار ہیں اور جواباً معروض ہوں کہ مجھے اپنے مشاغل سے اتنی فرصت نہیں کہ میں جلسہ میں حاضر ہوسکوں۔ ہاں یہ تجویز ہے کہ کوئی مطبوعہ یا قلمی مضمون جناب کی خدمت میں روانہ کر دوں جسے آپ اپنے جلسہ میں پڑھ کر سنا دیں تا اس طرح پر میرا بھی کوئی دنیوی حرج نہ ہو اور جلسہ میں شمولیت بھی ہو جائے۔ اگر میرا مضمون آپ کے خلاف ہو تو سنا کر اس کی تردید کا آپ کو حق حاصل ہے کہ جلسہ آپ کا ہے۔ نیز مضمون کے ہمراہ میں چند سوالات بھی روانہ کروں گا جن کا جواب بہر حال خاص میاں (محمود احمد) صاحب کے قلم سے مطلوب ہے۔ اگر آپ ان دونوں باتوں کا پختہ وعدہ فرمائیں تو فوراً اطلاع دیں کہ وقت تنگ ہے۔۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء

اس خط کا درج ذیل جواب ناظر صاحب کی طرف سے مولانا صاحب کو موصول ہوا:

بخدمت شریف مکرم جناب عبدالرحمٰن ظفر گورنمنٹ پنشنر۔ سرکلر روڈ گجرات۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔آپ کی چٹھی مورخہ ۲۰ دسمبر موصول ہوئی۔ جواباً تحریر ہے کہ افسوس ہے کہ ہمارے جلسہ میں غیروں کے مضامین معترضانہ نہیں سنائے جا سکتے ہیں۔ نہ آپ کے سوالات جلسہ کے پروگرام میں شامل کئے جا سکتے ہیں۔ ہمارا جلسہ دینی جلسہ ہے اور اس میں دینی مضامین مقررین بیان کرتے ہیں۔ جلسہ کا پروگرام بہت عرصہ پہلے مرتب ہو کر شائع ہو جاتا ہے۔ آپ اگر کوئی مضمون یہاں بھیجیں گے اور سوالات تحریر فرمائیں گے تو ان کے جوابات آپ کو تحریری انشاء اللہ دیئے جائیں گے۔ ...والسلام۔

۷ جنوری ۱۹۴۷ء دستخط بحروف انگریزی (برائے) ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

(قطع الوتین (۲) من بشیر الدین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکار بنام قادیانی و بٹالوی

شیخ یعقوب علی تراب قادیانی اڈیٹر الحکم نے لکھا ہے:

اکثر احباب ہم سے دریافت کرتے ہیں کہ اخبارات میں جو خبر گشت کر رہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اور محمد حسین بٹالوی کے نام حفظ امن ضمانت کے لئے نوٹس جاری ہوئے ہیں، اس کی اصل حقیقت کیا ہے۔

ہم اپنے ناظرین کو اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی سا امر ہے۔ محمد حسین بٹالوی نے کچھ عرصہ ہوا مرزا صاحب کے اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے شائع ہونے پر شیخیت نمائی کے طور پر ایک چھری رکھ لی تھی اور اکثر لوگوں کو دکھاتا پھرتا تھا۔ اس پر ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ نے اس چھری کو دیکھ کر رپورٹ کر دی کہ نقص امن کا اندیشہ ہے، مرزا صاحب اور محمد حسین سے ضمانت لی جائے۔ اس پر صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع نے ۱۴ دسمبر کو نوٹس جاری کئے۔ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء کو پہلی تاریخ پیشی تھی۔ بدون کسی کاروائی کے مقدمہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء پر ملتوی ہوا۔ محمد حسین نے جو وکیل، کہا جاتا ہے مسلمانوں سے چندہ لے کر، کیا تھا اس نے اپنی کسی مصروفیت کی وجہ سے ۵ جنوری ۱۸۹۹ء کی تاریخ تبدیل کرا لی اور اب مقدمہ کل ۱۱ جنوری ۱۸۹۹ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے اجلاس میں پیش ہوگا۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے۔

یہ مقدمہ ایک بڑی دلچسپی سے دیکھا جا رہا ہے اور پبلک میں مختلف قسم کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ ہم نہ تو ضرورت سمجھتے ہیں اور نہ مناسب کہ اس کی نوعیت پر کسی قسم کی رائے دیں۔ مقدمہ ایک دور اندیش حاکم مجاز کے سامنے ہے بعد کل کاروائی کہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم اس پر رائے زنی کریں۔ ہاں اتنا کہہ دینا شاید بے محل نہ ہوگا کہ مرزا صاحب کے اشتہارات مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء اور رسالجات کشف الغطاء وغیرہ کا مطالعہ ہمارے بیدار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اصل معاملہ کی تہ تک پہنچنے کے لئے بہت مدد دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اخبار الحکم قادیان ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء ص ۲)

شیخ یعقوب علی تراب قادیانی لکھتے ہیں:

جو مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے اجلاس میں زیر دفعہ ۱۰۷ دائر ہے اور جس میں مرزا صاحب اور محمد حسین بٹالوی بطور فریق ثانی ہیں عام طور پر دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے۔ ۱۱ جنوری ۱۸۹۹ء کو مقدمہ مذکورۃ الصدر گورداسپور میں باجلاس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پیش ہوا۔ مرزا صاحب کی طرف سے مسٹر براؤن اور مولوی فضل الدین لاہور اور خواجہ کمال الدین پلیڈر پشاور سے اور مولوی شیخ علی احمد لوکل پلیڈر بطور پیروکار پیش ہوئے۔ محمد حسین بٹالوی کی طرف سے بھی دو وکیل پیش ہوئے جن میں ایک صاحب بہادر لاہور سے آئے تھے اور دوسرے صاحب گورداسپور ہی کے وکیل تھے۔

۱۱ جنوری کو مرزا صاحب، محمد حسین ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ، انسپکٹر پولیس گورداسپور کے بیانات ہوئے اور مقدمہ ۲۷ جنوری ۱۸۹۹ء پر ملتوی ہوا جو بمقام دھاریوال پیش ہوگا۔

جیسا ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ ہم مقدمہ کی نوعیت پر کسی قسم کی رائے ابھی دینا قبل از وقت سمجھتے ہیں لیکن ہم نے اس سے پیشتر ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ کے وقت بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کو اصلیت تک پہنچنے کے لئے یہ بات کہی تھی کہ وہ اس معاملہ پر کامل توجہ فرمائیں کہ مرزا صاحب اور عام مولویوں کے درمیان بنائے مخاصمت کیا ہے؟ بہرحال ہم کو امید ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس معاملہ پر پوری توجہ فرماویں گے ہم کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ صاحب موصوف نہایت متانت اور غور سے کام کرتے ہیں۔

(اخبار الحکم قادیان۔ ۱۷ جنوری ۱۸۹۹ء ص ۶)

شیخ یعقوب علی تراب قادیانی بتاتے ہیں:

خیمہ میں جو عدالت کا کمرہ بنایا گیا تھا مجسٹریٹ ان کا منشی اور کورٹ انسپکٹر اور ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ موجود تھے۔ مرزا صاحب کی طرف سے حسب معمول مولوی فضل الدین پلیڈر لاہور، مسٹر براؤن پلیڈر لاہور خواجہ کمال الدین پلیڈر پشار پیش ہوئے۔ محمد حسین بٹالوی آج ایک نئے قانونی مشیر لے کر آئے تھے۔ پیش ہوتے ہی مسٹر ہربرٹ پیروکار محمد حسین نے عذر پیش کیا کہ جدید ضابطہ کی رو سے ایک ہی وقت پر محمد حسین اور مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا مقدمہ نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اس قانونی وجہ سے ڈپٹی کمشنر نے آئندہ سماعت ۱۴ فروری ۱۸۹۹ء مقرر کی اور سب سے پہلے مرزا صاحب کا مقدمہ سننے کا حکم دیا اور پھر از سر نو نوٹس بھیجنے کا ارشاد فرمایا گویا سابقہ کل کاروائی کالعدم ہی سمجھی گئی۔ اب ۱۴ تاریخ سے اصلی معنوں میں مقدمہ شروع ہوگا۔

(اخبار الحکم قادیان۔ ۳۱ جنوری ۱۸۹۹ء ص ۸)

شیخ یعقوب علی صاحب بتاتے ہیں:

مقدمہ کی تاریخ ۱۴ فروری ۱۸۹۹ء مقرر ہوئی ہے اور اس مرتبہ یہ مقدمہ بمقام پٹھانکوٹ پیش ہوگا۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰ فروری ۱۸۹۹ء ص ۷)

شیخ یعقوب علی لکھتے ہیں:

۱۳ فروری ۱۸۹۹ء کو علی الصبح مقدمہ کی پیروی کیلئے مرزا غلام احمد معہ احباب قادیان سے بٹالہ کو روانہ ہوئے جہاں سے بسواری ریل پٹھان کوٹ کو تشریف لے جائیں گے۔

(اخبار الحکم قادیان ۳ مارچ ۱۸۹۹ء ص ۱۰)

شیخ یعقوب علی صاحب نے مقدمہ فوجداری سرکار بنام مرزا غلام احمد قادیانی و مولوی ابوسعید بٹالوی مسل بایں الفاظ نقل کی ہے:

باجلاس مسٹر جی ایم ڈوئی ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

مرجوعہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ فیصلہ زیر تجویز نمبر بستہ قادیان۔۔۔۔ جرم ۱۰۷ ضابطہ فوجداری

رپورٹ خاص تھانہ بٹالہ

جناب عالی! مرزا غلام احمد ساکن قادیان و مولوی محمد حسین ساکن بٹالہ کے باہم ایک عرصہ سے تکرار مذہبی چلا آتا ہے۔ دونوں اپنی اپنی تائید اور مخالف کی تکذیب میں تحریرات دیگر چھاپہ و قلمی جاری کرتے رہتے ہیں اور جوش مذہبی کے بہانہ سے ایسے اشتعال بخش الفاظ استعمال کرتے ہیں جن سے ان کے دیکھنے والا ان کی جماعت کے مریدان و معتقد آمادہ بفساد ہوسکتے ہیں ہر دو کے حالات سابق وقتاً فوقتاً بذریعہ رپورٹ ہائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص گذارش بحضور ہوتی رہی ہیں۔ دونوں نے یہ طریقہ محض اپنی ناموری اور فائدہ ذاتی کے واسطے اختیار کیا ہوا ہے کہ ان کی عزت اور فریق مخالف کی ذلت ان کی جماعت میں پیدا ہو اور ان کے واسطے علاوہ شہرت کے دنیاوی فائدہ پہنچے جیسے کہ اب تک بذریعہ منی آرڈر وغیرہ رقومات کثیر پہنچ رہی ہیں۔ حال میں غلام احمد قادیانی نے مولوی محمد حسین بٹالوی سے درخواست کی کہ وہ فیصلہ بحث مذہبی کا بذریعہ مباہلہ کرے (یہ اسلام میں ایک طریقہ دعا کا واسطے فیصلہ منجانب اللہ کے ہے اور فریق کاذب پر اس فیصلہ کی رو سے عذاب نازل ہوتا ہے)

مولوی محمد حسین نے مباہلہ تو منظور کیا، مگر میعاد نازل ہونے عذاب کی، بجائے ایک سال مقررہ مرزا غلام احمد کے تین روز کے اندر اندر مقرر کی۔ اور مرزا غلام احمد کی طرف سے بصورت فتح یابی مولوی محمد حسین کو ۸۲۵ روپیہ انعام دیا جانا مقرر کیا گیا۔ بجواب اس کے ایک شخص سید ابوالحسن تبّتی وارد کوہ شملہ سنجولی نے ایک اشتہار تاریخ ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو دیا کہ بصورت فتح یابی مولوی محمد حسین بٹالہ کے تحریر کیا کہ مرزا غلام احمد کا منہ کالا کیا جاوے، اس کو ذلیل کیا جاوے، اس کی روسیاہی کے بعد اس کو گدھے پر سوار کر کے کوچہ بکوچہ ان چارول شہروں میں پھرایا جائے، اور بجائے دینے (محمد حسین کو) ۸۲۵ روپیہ انعام کے صرف ۸۲۵ جوتے ان (مرزا) کے سر پر لگائے جائیں وغیرہ وغیرہ۔

اس اشتہار پر ملا محمد بخش لاہوری نے اپنی طرف سے کچھ نوٹ ایزاد کئے جو درج اشتہار منسلکہ ہیں اور اس پر نشان سرخی سے دیا گیا ہے۔ اس اشتہار اور نوٹوں کی بابت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت خیال کرتے ہیں کہ مولوی محمد حسین سکنہ بٹالہ نے بنام نہاد دوسرے شخص کی طرف سے یہ اشتہار دلایا ہے۔

اور اب مرزا غلام احمد نے ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو ایک اشتہار جس کا عنوان یہ ہے، ہم خدا پر فیصلہ چھوڑتے ہیں، برخلاف مولوی محمد حسین و ملا محمد بخش لاہوری و سید ابوالحسن تبّتی کے جاری کیا جس کا اخیر یہ ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ۱۳ ماہ کے اندر یعنی ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک یہ تینوں اشخاص ذلیل اور رسوا ہوں گے۔ اور اس میں جو اس نے دعا کی، اور جو اس کا جواب بذریعہ الہام کے معلوم ہوا اردو عربی میں تحریر کئے ہیں۔

اس اشتہار کے جاری ہونے پر مولوی محمد حسین ساکن بٹالہ کو سخت اشتعال اور خوف پیدا ہو گیا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سمجھتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ اشتہار اپنی سابقہ عادت کے بموجب اس کی نقصان رسانی کا انتظام میعاد مقررہ کے اندر کر کے جاری کیا ہے اور اس غرض سے مولوی محمد حسین مذکور نے ایک چھری تیز دھار ساخت بھیرہ ضلع شاہ پور خریدی ہے اور ہر وقت اپنے پاس بغرض حفاظت رکھتا ہے اور عام طور پر چھری مذکور لوگوں کو دکھلاتا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے لیکھرام کی طرح میری ہلاکت کا انتظام کر کے اشتہار جاری کیا ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس پیشگوئی کی صداقت کے واسطے وہ مجھے قتل کرائے گا۔ اسلئے واسطے اپنی حفاظت اور مقابلہ دشمن کے چھری ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا ہوں۔ دونوں فریق میرے علاقہ میں آباد ہیں اور انکے مریدوں ومعتقدوں کی ایک بڑی بھاری جماعت ہے جس میں ہر طرح کے لوگ تیز مزاج وغیرہ شامل ہیں۔

اب صورت اس معاملہ کی بدانست کمترین یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ زیادہ تحمل مقتضی نہیں ہے۔ ضرور سخت اندیشہ نقض امن کا فریقین کی طرف سے ہے۔ اور اشتہارات علاوہ دل شکن ورنجدہ اشتعال آمیز کلمات فریقین کی طرف سے روزمرہ سے اور دیکھے جاتے ہیں، اور ان کا چرچا عوام میں ہو کر ایک دوسرے فریق کی جماعت کی دل شکنی واشتعال طبع کا باعث ہوتے ہیں۔ حضور کو یاد ہوگا کہ جب مرزا غلام احمد مقدمہ حفظ امن پادری ہنری کلارک امرتسر سے بری ہوا تھا تو ڈگلس ڈپٹی کمشنر نے زبانی اس کو فہمائش فرمائی تھی کہ برائے آئندہ ایسے اشتہار یا پیشین گوئی جس سے نقض امن کا اندیشہ ہو، نہ دیا کرے۔ کچھ عرصہ تک مرزا غلام احمد نے اس پر عمل کیا اور خاموشی رکھی، اب پھر اسی طرح اشتہار بازی شروع کر دی ہے جو موجب نقض امن ہے۔ لہذا رپورٹ اطلاعاً ارسال بحضور ہے اشتہارات واخبارات لف ہیں جہاں اس کا ذکر درج ہے اس پر نشان سرخی سے دیا گیا ہے۔ اگر پسند رائے حضور ہو تو معرفت انسپکٹر صاحب اس امر حقیہ کی دریافت فرما کر فریقین کی ضمانت ومچلکہ حفظ امن کا انتظام فرمایا جاوے۔ تحریر یکم دسمبر ۱۸۹۸ء۔ محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ

رپورٹ پولیس گورداسپور

اصل درخواست ہذا اخبارات واشتہارات سے علیحدہ ہو کر بخدمت ڈپٹی کمشنر بھیجی جاوے اور گذارش کیا جاوے کہ سال گذشتہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے برخلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری دائر کیا گیا تھا مگر کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے وہ رہا ہوا اور ڈگلس ڈپٹی کمشنر نے جن کی عدالت میں یہ مقدمہ سماعت ہوا تھا حکم دیا تھا کہ آئندہ کیلئے مرزا غلام احمد ایسی پیشگوئی نہ کرے۔ مگر اب پھر اس نے اس حکم کے برخلاف کرنا شروع کیا ہے جس سے اندیشہ نقض امن کا ہے۔ ہماری دانست میں مرزا غلام احمد قادیانی نے کپتان ڈگلس کے حکم اور وعدہ کے خلاف کیا ہے اور ضرور نقض امن کو روکنے کے لئے فریقین کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ فریقین کی حفظ امن میں ضمانت لینی چاہیے۔ کاغذات ہذا بصیغہ خفیہ مرسل ہوویں۔ تحریر ۳ دسمبر ۱۸۹۸ء دستخط بحروف انگریزی

درخواست دربارہ حصول لائسنس مولوی ابوسعید محمد حسین

مشمولہ مسل اجلاسی مسٹر ایم ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور

سرکار دولت مدار بنام مرزا غلام احمد قادیانی ومولوی ابوسعید محمد حسین ساکن بٹالہ۔

جرم زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری۔

جناب عالی: مرزا غلام احمد ساکن موضع قادیان نے برخلاف مظہر سائل بدیں مضمون اشتہار دیا ہے کہ مولوی ابوسعید محمد حسین کو ۱۳ ماہ کے اندر ذلت کی مار اور رسوائی ہوگی جس سے مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ اپنی پیشینگوئی کو سچا کرنے کیلئے میری جان کو نقصان پہنچانے کی کوئی ناجائز تدبیر اختیار کریگا۔ لہذا درخواست ہے کہ مظہر سائل کو ایک پستول اور ایک بندوق کا حفاظت جان کیلئے کل احاطہ پنجاب کے واسطے لائسنس دیا جاوے کیونکہ مظہر کل پنجاب میں واسطے وعظ وغیرہ ضرورتوں کے دورہ کیا کرتا ہے۔ سوائے اوزار کے اندیشہ ہے کہ اس کی جماعت میں سے کوئی دشمن نقصان پہنچاوے۔

مولوی ابوسعید محمد حسین اڈیٹر اشاعۃ السنہ ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور۔ ۵ دسمبر ۱۸۹۸ء

از پیش گاہ ڈپٹی کمشنر بہادر پیش ہوکر حکم ہوا کہ مرزا غلام احمد ومولوی محمد حسین برائے ۱۵ ماہ حال صدر میں طلب ہوویں۔ اہلمد کاغذات کو بطور خفیہ احتیاط سے رکھے۔ ۱۰۔ دسمبر ۱۸۹۸ء

نقل حکم عبوری مع رپورٹ اہل مد اجلاسی مسٹر ٹی ایف ڈیکسن ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج پیش ہو کر حکم ہوا کہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء کو مقدمہ ہذا پیش ہووے۔ فریقین کو فہمائش کی گئی۔ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء دستخط حاکم

جناب عالی! کاغذات برائے ۵ جنوری ۱۸۹۹ء پیش کرتا ہوں۔ دستخط اہلمد۔ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۸ء

حکیم عبوری واقعہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء

اجلاسی مسٹر جی ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

فریقین مرزا غلام احمد اور ابوسعید محمد حسین بتعمیل نوٹس حاضر ہوئے کہ جو ہمارے جانشین نے بنام پولیس اس غرض سے جاری کیا تھا کہ ان کو ۱۵ دسمبر کیلئے پیش کیا جائے مقدمہ ۵ جنوری تک ملتوی کیا گیا منجملہ فریقین کے ایک فریق کے وکیل مسٹر اورٹل نے بذریعہ تار ہم سے درخواست کی کہ مقدمہ ۱۲ تاریخ تک ملتوی کیا جائے انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ دوسرے فریق کا وکیل بھی رضامند ہے ہم نے مقدمہ کا التواء ۱۱ جنوری تک کیا ہے کیونکہ ۱۲ کو ہم دورہ میں جائیں گے۔ ایک نقل مندرجہ حکم کی زیر دفعہ ۱۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری فریقین پر تعمیل کیا جائے کہ مرزا غلام احمد سکنہ قادیان اور ابوسعید محمد حسین کچھ عرصہ سے آپس میں سخت مذہبی مباحثہ کر رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ خدا تعالی سے مباہلہ کی درخواست کی جائے کہ اس شخص پر ذلت پڑے کہ جو غلطی پر ہو۔ ہر دو فریق کی تحریرات اس حد سے باہر چلی گئی ہیں کہ جس کو مباحثہ واجب کہا جاوے۔

ابوسعید محمد حسین کے فریق کے ایک ممبر سید ابوالحسن تبتّی نے ایک اشتہار در بارہ مرزا غلام احمد سکنہ قادیان کے جاری کیا گیا ہے کہ جو نہایت فحش ہے۔

اور ایک اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء میں مرزا نے خدا کے پاس صرف یہی درخواست نہیں کی کہ اس شخص کو جو غلطی پر ہو ذلیل کیا جاوے بلکہ اس کے مخالفان پر بھی، جو افواہیں لاہور میں قتل پنڈت لیکھ رام کی نسبت مشہور ہوئی ہیں عام طور پر روشن ہیں خواہ وہ راست ہوں یا دروغ۔ لیکن ان سے مرزا غلام احمد سکنہ قادیان کو رہنمائی ہونی چاہیے تھی کہ وہ اس قسم کے مباحثے سے پرہیز کرے جس میں موت کی (یا جیسا کہ مقدمہ حال میں) ذلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیشگوئی اس کے مخالفوں کی نسبت شامل ہو۔

ہماری رائے میں یہ مناسب ہے کہ نقض امن کے روکنے کیلئے ہر دو اشخاص مندرجہ صدر سے ان کے اپنے مچلکے ایک ایک ہزار روپئے کے برائے ایک سال واسطے رکھنے حفظ امن کیلئے جاویں۔

لہذا حکم ہوا کہ نامبردگان ۱۱ جنوری کو حاضر آویں اور وجہ ظاہر کریں کہ کیوں ایسا حکم صادر نہ کیا جاوے۔

نقل اس حکم کی نوٹس کے ہمراہ برائے تعمیل بھیجی جاوے۔تحریر ۵ جنوری ۱۸۹۹ء۔دستخط حاکم

حکم عبوری بمقدمہ فوجداری

باجلاسی مسٹر جی ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور واقعہ ۲۲ جنوری ۱۸۹۹ بمقام گورداسپور مولوی ابوسعید محمد حسین ساکن بٹالہ و مرزا غلام احمد ساکن قادیان ملزم حاضر ہیں۔مسٹر ڈبلیو براؤن، شیخ فضل الدین، شیخ علی احمد و خواجہ کمال الدین وکلاء من جانب مرزا غلام احمد حاضر ہیں۔مسٹر اورٹل بیرسٹر و شیخ نبی بخش وکیل من جانب ابوسعید محمد حسین حاضر ہیں۔مسٹر براؤن تسلیم کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل دستاویزات ان کے موکل نے جاری کیں۔

الف۔اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء۔

ب۔اشتہار ۳۰ جنوری ۱۸۹۹ء۔

ج۔اشتہار مورخہ ۶ جنوری ۱۸۹۹ء۔

د۔رسالہ کشف الغطاء۔

ھ۔اشتہار مورخہ ۷ جنوری ۱۸۹۹ء

بیان مولوی محمد حسین ابوسعید ساکن بٹالہ۔

ایک فتوی تکفیر کا نسبت مرزا غلام احمد..میرے اخبار میں چھپا کہ مرزا غلام احمد کافر ہے اس فتوی کے لکھنے والے مولوی نذیر حسین تھے اور اس فتوی پر اور مولویوں کی مہریں ہیں میری مہر نہیں ہے۔میں سائل تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب انہوں نے دیا۔تب سے ہمارا مذہبی بحث اس کے ساتھ ہوتا رہا۔ میں محمد بخش جعفر زٹلی ساکن لاہور کو جانتا ہوں اس کے ساتھ میری سابقہ کوئی خاص دوستی نہیں لیکن خط و کتابت دنیوی کام میں کبھی کبھی میری اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ میں لاہور میں جاتا رہتا ہوں کبھی کسی دوست کے گھر کبھی کسی دوست کے گھر رہتا ہوں، اس کے گھر میں کبھی نہیں رہا۔ میرا پیپر اشاعۃ السنۃ وہاں چھپتا ہے فقرے جو آپ نے مجھ کو پڑھ کر سنائے ہیں یہ میرے اخبار کا خلاصہ ہے جو نمبر ۵ جلد ۱۸ اشاعۃ السنہ میں ہے۔

اور جو اشتہار محمد بخش نے لاہور سے جاری کیا اس کے متعلق ہے۔اصل اشتہار میرے رسالے میں نہیں چھاپا، نہ مجھ سے کوئی مشورہ لیا گیا اور نہ مجھ سے پوچھا گیا۔

پرچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۱۸ میں سے جو فقرات متعلق تیسری حرکت پڑھ کر سنائے گئے ہیں وہ میرے رسالے میں درج ہیں۔ پرچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۸ میں سے فقرات مجھ کو پڑھ کر سنائے گئے یہ بھی میرے اخبار میں سے ہے۔ پرچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۶ میں سے چند سطور مجھ کو سنائیں یہ میں نے اپنے اخبار میں چھپوائیں۔ پرچہ نمبر ۷ جلد ۱۸ اشاعۃ السنہ میں سے جو سطریں مجھ کو سنائی گئی ہیں میرے رسالے میں چھپی ہیں۔میرے رسالے میں وہ دجال اور کافر بہت دفعہ لکھا گیا ہے جیسے وہ مجھے کہتا ہے۔میں نے مولوی ابوالحسن تبّتی کو دیکھا ہے، وہ کبھی شملہ میں رہتا ہے اور کبھی لاہور کبھی دہلی۔ آخیر مرتبہ میں شملہ میں اکتوبر میں گیا تھا یا قریب اس کے، اور ۱۴ دن وہاں رہا۔اس وقت میں نے اس مولوی کو دیکھا تھا۔اشتہار مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کی نسبت میرا کوئی مشورہ اس کے ساتھ نہیں ہوا کہ جس میں لکھا ہے کہ منہ کالا کیا جاوے اور گدھے پر پھرایا جاوے وغیرہ۔ میں جانتا ہوں کہ اس اشتہار کی نسبت کوئی ذکر اشاعۃ السنہ میں نہیں ہوا، میرے پاس اس اشتہار کی نقل ڈاک میں آئی تھی اور دستی بھی ملی۔ جب پہلے ڈاک میں میرے پاس نقل بھیجی میں نے کوئی جواب سید ابوالحسن تبّتی کو نہیں لکھا۔اس اشتہار کی نسبت میں نے اخیر مرتبہ ۲۴۔ اکتوبر کو شملہ میں اس کو دیکھا تھا اس وقت تک اس نے مجھ سے کوئی ذکر اس اشتہار کی نسبت نہیں کیا کہ میں کوئی ایسا اشتہار چھاپوں گا۔

۱۸۹۷ء سے ایک چھری اپنی حفاظت کے واسطے اپنے پاس رکھتا ہوں۔ مجھ کو یہ خوف ہے کہ مرزا غلام احمد اشتعال دیگا میری نسبت اسی طرح سے جس طرح کہ دیگر لوگوں کی نسبت اس نے پیش گوئیاں کیں۔ میں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف سے ایک بندوق اور ایک پستول کیلئے لائسنس کی درخواست ۵ دسمبر ۱۸۹۸ء کو دی تھی جو شامل مسل ہے۔ اور میں نے وہ درخواست دیکھی ہے۔

عبداللہ آتھم اور پنڈت لیکھ رام کی نسبت جو واقعہ ہوا اس کی وجہ سے مجھ کو خوف ہے اور یہ نسبت اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے بھی مجھ کو خوف ہے۔

دستخط ابوسعید محمد حسین۔ دستخط حاکم۔

بیان ہمارے مواجہہ میں تحریر ہو کر سنایا گیا۔ سن کر راست تسلیم کیا۔ دستخط حاکم

بیان مرزا غلام احمد ساکن قادیان

عبدالکریم سیالکوٹی میرا مرید ہے... جنگ مقدس چھاپا اس میں جو چند فقرات مجھ کو پڑھ کر سنائے گئے ہیں وہ اس میری پیشین گوئی کی نقل ہے جو عبداللہ آتھم کی نسبت تھی اس کا سبب یہ تھا کہ آتھم نے مجھ سے تحریری درخواست کی تھی ان کی رضامندی اور تحریری درخواست میں نے یہ پیشینگوئی کی تھی کیونکہ انہوں نے اصرار کیا تھا۔ آتھم کی درخواست جو میرے نام تھی وہ بمقدمہ ڈاکٹر کلارک شامل ہے دیکھی جاوے۔ جو پیشگوئی مجھے سنائی گئی وہ پنڈت لیکھرام کی نسبت تھی اور میں نے پنڈت لیکھرام کی رضامندی سے اور اس کی تحریری درخواست پر کی تھی۔ اس خاص پیش گوئی کی خاطر وہ پشاور سے...اور بہت بدزبانی کرتا رہا اور تمام...اور پنڈت لیکھ رام پانچ برس کے اوپر ہوا کہ مر گیا.. میرے گھر کی تلاشی ہوئی اور پنڈت لیکھ رام کے مرنے کے بعد میں نے ایک اشتہار جاری کیا جو مجھ کو اب پڑھ کر سنایا گیا، جب مقدمہ ڈاکٹر کلارک کا ہوا اس میں کپتان ڈگلس نے مجھے یہ ہدایت دی تھی اور میں نے ایک نوٹس پر دستخط کئے تھے پنڈت لیکھ رام نے ایک اشتہار اپنی طرف سے میری نسبت دیا تھا کہ تم تین برس میں ہیضہ کی بیماری سے مر جاؤ گے اور اس پیش گوئی کو اس نے پہلے آپ شائع کیا تھا

دستخط مرزا غلام احمد بقلم خود

الحکم قادیان میں جاری ہوتا ہے جو اس کا اڈیٹر ہے وہ میرے مریدوں میں سے ہے اس میں سے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ حرف...مجھ کو پڑھ کر سنایا گیا ہے وہ میرے مشورہ سے جاری نہیں ہوا مجھ کو فرصت نہیں کہ میں ایسے معاملات دیکھ سکوں میرے حالات کیلئے میری تعلیمیں دیکھی جائیں جو میری کتابوں میں ہیں۔دستخط مرزا غلام احمد بقلم خود۔ بیان ہمارے مواجہہ ساعت میں تحریر ہو کر سنایا گیا سن کر درست تسلیم کیا گیا۔دستخط حاکم۔

بیان محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ نمبر۵۶۴ گواہ استغاثہ باقرار صالحہ

میں بٹالہ میں ۱۸۹۳ء سے ڈپٹی انسپکٹر ہوں یہ بحث مذہبی ان پانچ سالوں میں برابر جاری رہا ہے۔ مولوی محمد حسین نے مجھ کو چھری دکھلائی تھی یہ کہا تھا کہ آپ نے سنا ہے کہ مرزا غلام احمد نے جو تیرہ مہینے کی میعاد کا اشتہار جاری کیا ہے میں اس کو اپنی حفاظت کے واسطے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔ بوجہ اس خوف کے کیا اس کے واسطے کچھ لائسنس کی ضرورت ہوگی؟ میں نے اس کو کہا کہ میرے خیال میں یہ معمولی چھری ہے اور اس کے واسطے لائسنس کی ضرورت نہیں ہوگی۔اس وقت مولوی محمد حسین نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ میں پستول اور بندوق کے لئے درخواست لائسنس کی کرونگا۔

الحکم قادیان میں چھپتا ہے اور شیخ یعقوب علی اس کا اڈیٹر ہے۔مرزا غلام احمد کے اہتمام میں چھپتا ہے۔میرے خیال میں جو کچھ اس میں چھپتا ہے وہ مرزا کے مشورہ اور ملاحظہ سے اور ان کی نگرانی میں چھاپا جاتا ہے۔یعقوب علی اس کے مکان میں رہتا ہے اسی سے کھانا کھاتا ہے۔

ان دونوں فریقوں کا جوش بڑا اشتعال انگیز ہے اور دشمنی سالہا سال سے چلی آتی ہے جب پنڈت لیکھرام مارا گیا اس وقت بٹالہ میں مذہبی جوش بہت تھا۔مولوی محمد حسین جو اندیشہ بتاتا تھا میرے خیال میں وہ واقعی اندیشہ ہے۔مجھ کو اس واسطے خیال ہے کہ عام افواہ ہے کہ جو پیشین گوئیاں کی گئی ہیں ان کے پورا کرنے کے لئے کوششیں کی گئی ہیں میرے نزدیک واقعی اندیشہ ہے

(جرح مسٹر اورٹل پر کہا) محمد حسین کی نسبت میرے پاس کوئی رپورٹ نہیں ہوئی کہ اس سے اندیشہ ہے وہ کبھی کسی مقدمہ یا لڑائی میں شامل نہیں ہوا۔یہ دونوں اپنی اپنی جگہ پیشوا اسلام سمجھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جرح مولوی فضل دین وکیل پر کہا) مرزا غلام احمد کی نسبت کسی آدمی کی طرف کوئی خاص رپورٹ تھانہ میں نہیں ہوئی کہ اس کی طرف سے خطرہ ہے۔

چند سالوں سے مرزا صاحب ہمیشہ قادیان میں رہتے ہیں۔ مرزا صاحب کا اپنا چھاپہ خانہ قادیان میں ہے، سوائے اس الحکم کے چھاپے خانے کے۔ میرے سامنے مرزا صاحب نے کبھی مشورہ یا صلاح کسی امر کے چھاپے جانے کی نسبت یعقوب علی کو نہیں دی۔ میری آمد ورفت قادیان میں اکثر زیادہ رہتی ہے ہفتے یا دوسرے ہفتہ جایا کرتا ہوں جو اخبار یا رسالہ کبھی دیکھنے کے منگاتا تھا تو مجھ کو یہ خبر ملتی تھی کہ مرزا صاحب کے حکم سے اڈیٹر دیتا ہے۔ میں نے الحکم میں اڈیٹر کا یہ اعلان نہیں دیکھا کہ مرزا کا اس رسالہ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔

ایک شکایت نسبت ایک کانسٹیبل حاکم علی کے الحکم میں چھپی تھی اس نے رپورٹ دی تھی کہ مرزا غلام احمد اور نظام الدین کے درمیان بابت تنازعہ ایک دیوار کے سخت اندیشہ فساد کا ہے۔

مولوی محمد حسین نے بعد اشتہار تیرہ ماہ کے مجھ کو چھری دکھلائی تھی مجھ کو مقامی حالات کی وجہ سے یہ خیال ہے جب کبھی مرزا صاحب پیشین گوئی کرتے ہیں تو اس کی صداقت کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بقلم خود۔ بیان گواہ ہمارے مواجہہ اور سماعت میں تحریر ہو کر سنایا گیا سنکر درست تسلیم کیا دستخط حاکم

بیان سید بشیر حسین انسپکٹر پولیس باقرار صالح

میں ضلع ہذا میں انسپکٹر پولیس ہوں۔ میں لاہور شہر میں انسپکٹر پولیس تھا قبل اس کیکہ ضلع ہذا میں آیا۔ پنڈت لیکھ رام کے قتل کے وقت وہاں تھا۔ یہ عام قوی شبہ تھا کہ مرزا غلام احمد کا تعلق اس قتل میں تھا۔ جو فقرات اس وقت پڑھ کر ہر دو فریق کو سنائے گئے ہیں انکے شائع ہونے کی وجہ سے کوئی شبہ نہیں ہے کہ نقض امن کا اندیشہ ہے۔ نہ مرزا اور نہ مولوی محمد حسین خود کوئی ایسا فعل کرینگے مگر وہ اپنے مریدوں کو اشتعال دینگے۔

(جرح مسٹر اورٹل بیرسٹر پر کہا) محمد حسین کی نسبت کبھی شبہ نہیں ہوا کہ اس نے یا اس کے پیروی کنندوں نے اشتعال قتل دیا ہے۔ مجھ کو اس ضلع میں آئے ہوئے تین ماہ ہوئے ہیں مجھ کو محمد حسین کی نسبت سب حال معلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے مگر اس قدر معلوم ہے کہ اس کے دوست اور مرید ہیں جو جو کچھ وہ کہے کریں گے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس کے مرید ہیں، مرزا کے بھی مرید ہیں۔

(جرح مسٹر براؤن پر کہا) لاہور میں یہ افواہ تھی کہ پیش گوئی پورا کرنے کیلئے مرزا نے ایسا قتل کیا ہے۔ مجھ کو کسی خاص کتاب کی بابت معلوم نہیں لیکن اس قدر معلوم ہے کہ پنڈت لیکھ رام اپنے مخالفوں کی نسبت کتابیں شائع کرتا تھا۔ میں ذاتی طور پر محمد بخش جعفر زٹلی کا واقف نہیں ہوں لیکن اتنا سنا ہے کہ وہ (ناخواندہ؟) ہے مولوی محمد حسین کا دوست ہے لیکھ رام کے متعلق شمس الدین اور تاج الدین کے گھروں کی تلاشیاں ہوئیں اور نیز ایک انجمن کے مکان کی بھی تلاشی ہوئی تھی وہ انجمن مرزا کے مخالف تھی۔ دستخط انسپکٹر پولیس۔ دستخط حاکم۔ بیان گواہ ہمارے مواجہہ اور سماعت میں تحریر ہو کر سنایا گیا سنکر درست تسلیم کیا دستخط حاکم

حکم عبوری مورخہ ۱۱ جنوری ۱۸۹۹ء

بمقدمہ فوجداری باجلاسی مسٹر جی ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

وکلائے ہر دو فریق چاہتے ہیں کہ مقدمہ کا التواء کیا جائے اس لئے ۲۷ جنوری ۱۸۹۹ء کو بمقام دھاریوال اب یہ مقدمہ پیش ہووے۔ وکلاء کو آج کی کاروائی کی نقل دی جاوے اور نیز فقرہ ہائے کی نقل بھی دی جاوے کہ جو عدالت میں پڑھی گئیں اور اگر ممکن ہووے تو وکلاء اس کا ترجمہ داخل کریں چنانچہ وہ اس بات پر رضامند ہیں۔ تحریر ۱۱ جنوری ۱۸۹۹ء۔ دستخط حاکم (الحکم قادیان ۳ مارچ ۱۸۹۹ء ص ۶۔۱۰)

نقل اقرار نامہ

میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بحضور خداوند تعالی حاضر جان کر اقرار صالح کرتا ہوں کہ آئندہ

۱۔ میں ایسی پیشگوئی جس سے کسی شخص کی تحقیر و ذلت کی جاوے یا مناسب طور سے حقارت ذلت سمجھی جاوے یا خدا تعالی کی ناراضگی کا مورد ہو شائع کرنے سے اجتناب کرونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ میں اس سے بھی اجتناب کرونگا شائع کرنے سے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جاوے کہ کسی شخص کو حقیر ذلیل کرنے کے واسطے جس سے ایسا نشان ظاہر ہو کہ وہ شخص مورد عتاب الٰہی بنے یا یہ ظاہر کرے کہ مباحثہ مذہبی میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔

۳۔ میں ایسے الہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کرونگا جس سے کہ کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا مورد عتاب الٰہی ہونا ظاہر ہو یا ایسے اظہار کے وجوہ پائے جاتے ہوں

۴۔ میں اجتناب کرونگا یعنی؟ مباحثہ میں مولوی ابوسعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف گالی گلوچ کا مضمون یا یا تصویر لکھوں یا شائع کروں جس سے اس کو درد پہنچے میں اقرار کرتا ہوں کے اس کے یا اس کے دوست یا پیرو کے برخلاف اس قسم کے الفاظ استعمال نہ کرونگا جیسا کہ دجال کافر کاذب بطالوی میں کبھی اسکی (نجی) .زندگی یا خاندانی رشتہ داروں کے برخلاف کچھ شائع نہ کرونگا جس سے اس کو آزار پہنچے۔

۵۔ میں اجتناب کرونگا مولوی محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو مباہلہ کیلئے بلاؤں اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کہ مباحثہ میں کون صادق اور کون کاذب ہے، نہ میں اس محمد حسین یا اس کے دوست یا پیرو کو اس اس بات کے لئے بلاؤں گا کہ وہ کسی کے متعلق کوئی پیش گوئی کریں۔

۶۔ میں حتی الوسع ہر ایک شخص کو جس پر میرا اثر ہو سکتا ہے اس طرح کاربند رہنے کے لئے ترغیب دوں گا جیسا کہ میں نے فقرہ نمبر ۱ تا ۵ میں اقرار کیا ہے۔ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء دستخط مجسٹریٹ مسٹر ڈوئی۔ دستخط کمال الدین پلیڈر۔ دستخط مرزا غلام احمد قادیانی

عدالتی کاروائی کے بعد مرزا قادیانی حسب ذیل اشتہار جاری کیا:

اپنے مریدوں کی اطلاع کیلئے

جو پنجاب اور ہندوستان اور دوسرے ممالک میں رہتے ہیں اور نیز دوسروں کیلئے اعلان

جو کہ ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری مجھ پر اور مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السنہ پر عدالت جے ایم ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور میں دائر تھا بتاریخ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء بروز جمعہ اس طرح پر فیصلہ ہوا کہ فریقین سے اس مضمون کے نوٹسوں پر دستخط کرائے گئے کہ آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت وغیرہ دلآزار مضمون کی پیش گوئی نہ کرے کوئی کسی کو کافر اور دجال اور مفتری اور کذاب نہ کہے کوئی کسی کو مباہلہ کیلئے نہ بلائے اور قادیان کو چھوٹے کاف سے نہ لکھا جائے اور نہ بٹالہ کو طا کے ساتھ اور ایک دوسرے کے مقابل نرم الفاظ استعمال کریں، بدگوئی اور گالیوں سے مجتنب رہیں، اور ہر ایک فریق حتی الامکان اپنے دوستوں اور مریدوں کو بھی اس ہدایت کا پابند کرے۔ اور یہ طریق نہ صرف باہم مسلمانوں میں بلکہ عیسائیوں سے بھی یہی چاہیے۔

لہذا میں نہایت تاکید سے اپنے ہر ایک مرید کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ ہدایت مذکورہ بالا کے پابند رہیں اور نہ مولوی محمد حسین اور نہ اس کے گروہ اہل حدیث اور نہ کسی اور سے اس ہدایت کے مخالف معاملہ کریں۔ بہتر تو یہی ہے کہ ان لوگوں سے بکلی قطع کلام اور ترک ملاقات رکھیں۔ ہاں جس میں رشد اور سعادت دیکھیں اس کو معقول اور نرم الفاظ سے راہ راست سمجھائیں اور جس میں تیزی اور لڑنے کا مادہ دیکھیں تو اس سے کنارہ کریں۔ کسی کے دل کو ان الفاظ سے دکھ نہ دیں کہ یہ کافر ہے یا دجال ہے یا کذاب ہے یا مفتری ہے گو وہ مولوی محمد حسین ہو یا اس کے گروہ میں سے یا اس کے دوستوں میں سے کوئی اور ہو۔ ایسا ہی کسی عیسائی اور کسی دوسرے فرقہ کے ساتھ بھی ایسے الفاظ جو فتنہ برپا کر سکتے ہوں استعمال میں نہ لاویں اور نرم طریق سے ہر ایک سے برتاؤ کریں۔

اور ہم مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں کہ چونکہ اس نوٹس پر ان کے بھی دستخط کرائے گئے ہیں بلکہ اسی تحریری شرط سے عدالت نے ان پر مقدمہ چلانے سے ان کو معافی دی ہے، لہذا وہ بھی اسی طور سے اپنے گروہ اہلحدیث امرتسری، لاہوری، لدھانوی، دہلوی اور راولپنڈی کے رہنے والے اور دوسرے اپنے دلی دوستوں کو بذریعہ چھپے ہوئے اعلان کے بلاتوقف اس نوٹس سے اطلاع دیں کہ وہ حسب ہدایت مجسٹریٹ ضلع گورداسپور اپنے فریق مخالف یعنی میری نسبت کافر دجال اور مفتری اور کذاب کہنے اور گندی گالیاں دینے سے روکے گئے ہیں اور اس معاہدہ کی پابندی کے لئے نوٹس پر دستخط کر دیئے گئے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ نہ مجھے کافر کہیں نہ دجال نہ کذاب نہ مفتری اور نہ گالیاں دیں گے اور نہ قادیان کو چھوٹے کاف سے لکھیں گے اور ایک حد تک اس بات کے ذمہ دار رہینگے کہ ان کے دوستوں اور ملاقاتیوں اور گروہ کے لوگوں میں سے کوئی شخص ایسے الفاظ استعمال نہ کرے۔ سو سمجھاویں کہ اگر وہ لوگ بھی اس نوٹس کی خلاف ورزی کریں گے تو اس عہد شکنی کے جواب دہ ہوں گے۔ غرض جیسا کہ میں نے اس اعلان کے ذریعہ سے اپنی جماعت کے لوگوں کو متنبہ کر دیا ہے مولوی محمد حسین کی دل کی صفائی کا یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ وہ بھی اپنے اہل حدیث اور دوسرے منہ زور لوگوں کو جو ان کے دوست ہیں بذریعہ اعلان متنبّی کریں کہ اب وہ کافر دجال کذاب کہنے سے باز آجائیں اور دلآزار گالیاں نہ دیں ورنہ سلطنت انگریزی جو امن پسند ہے باز نہ آنے کی حالت میں پورا پورا قانون سے کام لے گی۔

اور ہم تو ایک عرصہ گذر گیا کہ اپنے طور پر یہ عہد شائع کر چکے ہیں کہ آئندہ کسی مخالف کے حق میں موت وغیرہ کی پیش گوئی نہیں کریں گے اور اس مقدمہ میں جو ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو فیصلہ ہوا ہے ہم نے اپنے ڈیفنس میں جو عدالت میں دیا گیا ثابت کر دیا ہے کہ یہ پیش گوئی کسی شخص کی موت وغیرہ کی نسبت نہیں تھی محض ایسے لوگوں کی غلط فہمی تھی جن کو عربی سے ناواقفیت تھی۔ سو ہمارا خدا تعالی سے وہی عہد ہے جو ہم اس مقدمہ سے مدت پہلے کر چکے۔ ہم نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۷ میں شیخ محمد حسین اور اس کے گروہ سے یہ بھی درخواست کی تھی کہ وہ سات سال تک اس طور سے ہم سے صلح کر لیں کہ تکفیر اور تکذیب اور بدزبانی سے منہ بند رکھیں اور انتظار کریں کہ ہمارا انجام کیا ہوتا ہے لیکن اس وقت کسی نے ہماری درخواست قبول نہ کی اور نہ چاہا کہ کافر او ردجال کہنے سے باز آجائیں یہاں تک کہ عدالت کو امن قائم رکھنے کے لئے وہی طریق استعمال کرنا پڑا جس کو ہم صلح کاری کے طور پر چاہتے تھے۔

یاد رہے کہ ڈپٹی کمشنر نے مقدمہ کے فیصلہ کے وقت مجھے یہ بھی کہا تھا، وہ گندے الفاظ جو محمد حسین اور اس کے دوستوں نے آپ کی نسبت شائع کئے آپ کو حق تھا کہ عدالت کے ذریعہ سے اپنا انصاف چاہتے اور چارہ جوئی کراتے اور وہ حق اب تک قائم ہے۔ اس لئے میں شیخ محمد حسین اور ان کے دوستوں جعفر زٹلی وغیرہ کو مطلع کرتا ہوں کہ اب بہتر طریق یہی ہے کہ اپنے منہ کو تھام لیں اگر خدا کے خوف سے نہیں تو اس عدالت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف سے جس نے یہ حکم فرمایا اور یہ فہمائش کی اپنی زبان کو درست کرلیں اور اس بات سے ڈریں کہ میں مظلوم ہونے کی حالت میں بذریعہ عدالت کچھ چارہ جوئی کروں۔ زیادہ کیا لکھا جاوے۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۶ فروری ۱۸۹۹ء (اخبار الحکم قادیان ضمیمہ ۳ مارچ ۱۸۹۹ء)

چند روز کے بعد اڈیٹر الحکم نے حسب ذیل چٹھی جاری فرمائی:

گورنمنٹ پنجاب اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و

ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کی توجہ کے لائق

(ہم امید کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سطور جن کو ہم اپنی ایک خاص چٹھی کے ذریعہ مندرجہ بالا اٹھارٹیز کے پاس بھیجتے ہیں توجہ تام سے ملاحظہ فرمائی جاویں گی۔ اڈیٹر الحکم)

یہ امر غالباً گورنمنٹ پنجاب سے بھی پوشیدہ نہیں رہا ہوگا کہ پچھلے دنوں میں جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ جناب مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی محمد حسین اڈیٹر اشاعۃ السنہ پر دائر تھا اس کا آخری فیصلہ فریقین کے ایسے معاہدہ پر ہوا ہے جو قانونی طور پر خواہ اثر انداز ہو یا نہ ہو کہ مولوی محمد حسین آئندہ خود اور اپنے دوستوں کو بھی ایسی تحریروں کی اشاعت سے باز رکھیں گے جو اس سے پیشتر ان کی طرف سے حسب معمول گالیوں اور مرزا صاحب اور انکے دوستوں کی شان میں گستاخیوں سے لبریز شائع ہوا کرتی تھیں اور ایسا ہی مرزا صاحب بھی جیسا کہ وہ کتاب البریہ میں ظاہر کر چکے تھے آئندہ کیلئے ایسی پیشگوئیوں کی جو کسی کی ذلت یا موت کے متعلق ہوں بدون درخواست شائع نہ کریں گے،

ہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس فیصلہ پر نہایت اطمینان اور مسرت ظاہر کرتے ہیں کہ کچھ شک نہیں کہ امن کے قائم رکھنے کیلئے یہ ایک بہترین صورت ہے۔ مگر ہم ایک امر ان کی خدمت میں پیش کر کے یہ جتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کیا محمد حسین کی طرف سے اس عہد کی خلاف ورزی شروع نہیں ہوگئی؟ کیونکہ بعد انفصال مقدمہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر جو ۲۵ و ۲۶ فروری کو لاہور میں ہوا، ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجابی رسالہ چودھویں صدی دا جھوٹا مسیح سہ حرفی اڑر پو پو وغیرہ کے نام سے جو محمد حسین کے دیرینہ شاگرد سعد اللہ مدرس لدھیانہ کی تصنیف ہے اور جو محمد حسین کے دوست ہدایت اللہ ساکن راولپنڈی کی فرمائش سے لکھا گیا ہے اور محمد حسین کے دوست ملا محمد بخش جعفر زٹلی نے عین جلسہ میں تقسیم اور فروخت کیا ہے ہم نے خود ملا محمد بخش سے اس کی دو کاپیاں لی تھیں بلکہ یہ لفظ بھی اس نے ساتھ ہی کہے تھے کہ، ساڈا ایہہ پہلا تحفہ اے،۔ الغرض یہ پنجابی رسالہ جس پر کوئی تاریخ درج نہیں جو ہمارے خیال میں پریس ایکٹ کی رو سے خلاف ورزی قانون بھی ہے نہایت گندے اور فحش الفاظ میں لکھا گیا ہے اور پھر ایک اشتعال اور جوش دلایا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ مرزا صاحب اس رسالہ پر کوئی ایکشن لیں گے یا نہیں۔ غالباً وہ اپنی عادت کے موافق ان گندی گالیوں کو بھی سن کر بھی صبر ہی کرینگے اور وہ حکام تک اس بات کو پہچانا بھی شاید پسند نہ کریں مگر ہم اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے کیلئے گورنمنٹ پنجاب کو عموماً اور خاص کر اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر توجہ کریں اور پوری توجہ کریں کیونکہ اس رسالہ کے ذریعہ سے جس کا ذمہ دار محمد حسین کو بوجوہات معقول ہونا چاہیے ایک قسم کا نقض عہد کیا ہے اور وہ جواب دہ ہونا چاہیے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس معاملہ کو یوں ہی نہ چھوڑا جاوے گا ہم اس امر میں اپنے حکام ضلع کو کافی مدد دے سکتے ہیں کہ سعد اللہ کے ساتھ محمد حسین کے بہت ہی گہرے تعلقات ہیں اور وہ اس کو اپنا عزیز شاگرد لکھا کرتا ہے اور اس کتاب کے محرک اور شائع کرنے والے سب اس کے دوست اور رفیق ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اس کو ذمہ وار قرار نہ دیا جائے

۔اڈیٹر (اخبار الحکم قادیان ۱۰ مارچ ۱۸۹۹ء ص ۷)

چند ماہ بعد اڈیٹر الحکم نے اپنے اخبار میں لکھا:

ہمارے مخالف نئے بھیس میں

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم

لاہور سے خادم ہند نام ایک پندرہ روزہ چوورقہ شائع ہوا ہے جس کی پاک اور ضروری خدمت یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار پائی ہے کہ وہ حق پرست، راست باز، بہی خواہ نوع انسان کی ذات پر ناپاک اور قابل شرم حملے کرے۔ اس کا ایک نمبر ہمارے پاس بھی پہنچا ہے جس میں مرزا صاحب پر ملا جعفر زٹلی نے ایک خواب کے پیرایہ میں حسب معمول نہایت کمینے حملے کئے ہیں۔ ہم کو جعفر زٹلی کے مخاطب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہاں ملک کی حالت پر رحم آتا ہے کہ اگر اس کا مذاق اور اخلاقی اور روحانی حالت بگڑی ہوئی نہیں تو کیوں ایسے رسالے یا اخبار اشاعت پاتے ہیں۔ بہر حال جب کہ مسٹر ڈوئی آج کل لاہور میں کمشنر ہیں (جن کے زمانہ ڈپٹی کمشنری گورداسپور میں وہ مشہور مقدمہ ہوا تھا جس میں مولوی محمد حسین بٹالوی اور مرزا صاحب بطور فریق ثانی تھے اور جس میں انہوں نے آئندہ کیلئے فریقین کو اپنے اور اپنے دوستوں کی سخت تحریروں کے شائع نہ کرنے کی ہدایت کی تھی) تو کم از کم یہ اخبار ان کی نظر سے گذرنا چاہیے اور گورنمنٹ کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیے کہ کس فریق نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے اور یہ دوسرا موقعہ ہے ہم ایسی تحریروں کو پسند نہیں کرتے اور خصوصاً جب سے ہمارے حضرت نے ان لوگوں کو مخاطب کرنے سے بھی عام اشتہار کے ذریعہ منع فرمایا ہے پس ہمارے مخالفوں کو کم از کم متانت اور تہذیب کا شیوہ اختیار کرنا چاہیے اور گورنمنٹ کو ایسے لوگوں کا خیال رکھنا چاہیے جو ایسی تحریروں سے ایک جماعت کی دلآزاری کرتے ہیں

(اخبار الحکم قادیان ۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء ص ۸)

(اس مقدمہ میں ایک جگہ بتایا گیا ہے کہ مرزا صاحب کی اپنے شریکوں سے ایک دیوار کے سلسلے میں تنازعہ تھا، اس تنازعہ کا مقدمہ بھی عدالت میں فیصل ہوا تھا اور چونکہ اس میں محمدی بیگم والی پیشین گوئی کا بھی ذکر ہوا تھا جس کا تحریک ختم نبوت کی تاریخ سے گہرا تعلق ہے، اس لئے اس مقدمہ دیوار کی روداد ہم متفرقات میں نقل کر رہے ہیں۔ بہاء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے ۱۸۹۱ء سے ۱۸۹۵ء تک مسلسل تردید قادیانیت میں مصروف رہنے کے باعث یہ سمجھا کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی، کا مؤثر اور مسکت جواب دے دیا ہے اور چونکہ مرزا قادیانی کوئی نئے دلائل پیش کرنے کی بجائے صرف وہی باتیں دہرائے جاتے تھے جن کا جواب دیا جا چکا ہے، اس لئے اب مرزا قادیانی کو خطاب کرنے کی بجائے اپنے اوقات کو دوسرے اہم کاموں مثل (تردید نیچریت، تردید عیسائیت، تردید آریہ) میں صرف کرنا چاہیے۔ اس لئے حضرت مولانا بٹالویؒ نے ۱۸۹۶ء میں مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے یہ اعلان کر دیا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار سال کامل ہماری آپ کی جنگ رہی۔ اب ہم اپنے اور دیگر مسلمانوں کے خیال میں آپ کا کام تمام کر چکے ہیں۔... اب ہم کو پرانے عیسائیوں اور آریوں اور (اگر مسلمان مدیں تو) تہذیب اخلاق جدید کے مقابلہ کی مہم درپیش ہے۔ آئندہ آپ ہم کو مخاطب نہ کرینگے تو ہم بھی آپ کو مخاطب نہ کریں گے۔

مرزا قادیانی تاہم چھیڑ چھاڑ سے باز نہ آئے، اور اگلے ہوئے نوالے بار بار چباتے رہے۔

☆ مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد دوم کے صفحہ ۴۰۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۱۰ پر ختم ہونے والا اشتہار یکم مئی ۱۸۹۷ء کا ہے اور اس کا عنوان ہے۔:

محمد حسین ۔ گنگا بشن ۔ اشتہار واجب الاظہار

اس اشتہار کا آغاز یوں ہوتا ہے:

شیخ محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعت السنہ کا ایک اشتہار جس پر تاریخ کوئی نہیں اور جس کا یہ عنوان ہے الہامی قاتل مرزا غلام احمد میری نظر سے گزرا شیخ صاحب اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ لیکھرام والی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ نیز ارقام فرماتے ہیں کہ میں اس بارے میں قسم کھانے کے لیے تیار ہوں۔ (یہ سارا اشتہار مولانا بٹالوی کے خلاف ہے)۔

مرزا صاحب کی کتاب، انوار الاسلام، کے صفحہ ۱۱۵ سے مولانا بٹالوی کو خطاب شروع ہو جاتا ہے جن کا کہنا تھا کہ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد اور ڈپٹی آتھم کی اموات کے بارے میں مرزا صاحب کی پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئی ہیں۔ مرزا صاحب کا جوابی بیان صفحہ ۱۲۵ تک چلتا ہے۔

مرزا صاحب نے ایک پیش گوئی پنڈت لیکھ رام کی موت کے بارے میں کی تھی۔ ان کی کتاب استفتاء لیکھ رام کی موت کے بعد کی تصنیف ہے۔ اور چونکہ مولانا بٹالوی نے کہا تھا کہ لیکھ رام کی موت کا مرزا صاحب کی پیش گوئی سے تعلق نہیں ہے اس لیے مرزا صاحب نے اس تصنیف میں مولانا پر خوب غصہ نکالا ہے۔ کہتے ہیں:

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ اور ایسا ہی بعض اور چند مولویوں نے عام طور پر یہ رائے شائع کر دی ہے کہ یہ پیش گوئی (لیکھ رام کی موت کی) جھوٹی نکلی۔ چنانچہ انہوں (محمد حسین) نے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط میری طرف بھی بھیج دیا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ میں (محمد حسین) نے اپنی نیک نیتی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی یعنی لیکھ رام کی موت صرف ایک اتفاقی امر تھا۔ اور (محمد حسین نے) اس بات پر زور دیا کہ کیوں یہ امر ثابت شدہ مان لیا جائے کہ پیش گوئی سچی ہوئی۔ اور کیوں یہ قبول نہ کیا جائے کہ یہ ایک اتفاقی موت ہے جو پیش گوئی کے زمانہ میں وقوع میں آئی۔ (استفتاء۔ قادیانی خزائن جلد۱۲ ص۱۱۱)

اور مرزا صاحب نے شیخ الاسلام مولانا بٹالوی کی تردید میں اپنا زور قلم صرف کیا ہے جیسا کہ صفحہ ۱۳۵ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

اس شیخ دشمن حق کا یہ بھی مجھ پر افتراء ہے کہ اور بھی بعض پیش گوئیاں جھوٹی نکلی ہیں۔ ہم بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ہم شیخ مذکور کو فی پیش گوئی سو روپے نقد دینے کو تیار ہیں اگر وہ ثابت کر سکے کہ فلاں پیش گوئی خلاف واقعہ ظہور میں آئی۔ مگر کیا وہ یہ بات سن کر تحقیقات کے لیے درخواست کرے گا؟ نہیں اس کو نخوت نے اندھا کر دیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص نہایت درجہ کا مفسد اور دشمن حق ہے اس کو اسلام سے کچھ خاص دشمنی ہے۔ اس کا دل نہیں چاہتا کہ اس پر آشوب زمانہ میں اسلام کی عزت اور شوکت اور بزرگی ظاہر ہو۔ مگر یہ اس ارادہ میں ناکام رہے گا۔ میری بات سن رکھو۔ اب سے خوب یاد رکھو۔ کہ خدا بہت سے نشان دکھائے گا۔ نہیں چھوڑے گا جب تک ایسے لوگوں کو ذلیل کر کے نہ دکھلائے

(حاشیہ استفتاء۔ قادیانی خزائن جلد۱۲۔ ص۱۳۵)۔

اور جب شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے ایک مرتبہ جوابی چیلنج کیا کہ آؤ اور ایک ایسے اجتماع میں جہاں فریقین کیسامعین کی مساوی تعداد ہو فلاں فلاں پیش گوئی کو سچا ثابت کر کے دکھاؤ تو مرزا قادیانی نے کہا:

مجھے اس بات کی ضرورت نہیں کہ اس الہامی پیش گوئی کی آزمائش کے لیے بٹالہ میں کوئی مجلس مقرر کروں۔ (قادیانی خزائن جلد۵ ص۳۲۳)

اندریں حالات شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے موقوفی جنگ کا دوبارہ اعلان کیا اور فرمایا کہ اگر مرزا قادیانی آئندہ ہم سے تخاطب نہ کرے گا تو ہم بھی اس کا تعاقب نہ کریں گے۔۔ (اس کے پیرو) اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھاویں اورکہیں کہ اب اشاعۃ السنۃ کو ان یونی ٹیرین عیسائیوں (unitarians) کی جو اس وقت اسلام پر سخت بے رحمی و نا انصافی سے تلوار چلا چکے ہیں، خبر لینے دیں، اپنے مقابلہ میں اس کے (یعنی محمد حسین کے) اوقات کو مصروف نہ کریں۔

لیکن ایسا کرنا مرزا قادیانی کے نزدیک اپنی دکان بڑھانے کے مترادف تھا، اس لئے انہوں نے شیخ الاسلام مولانا بٹالوی رحمہ اللہ سے چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ جاری رکھا، اور اپنے مریدوں سے شیخ الاسلام بٹالوی رحمہ اللہ کو مخاطب کر کے ۱۸۹۸ء میں اشتہار شائع کروائے جن کے جواب میں مولانا بٹالوی مرحوم کے دوستوں نے مرزا کو آڑے ہاتھوں لیا۔ مرزا صاحب نے عاجز آ کر مولانا بٹالوی کے خلاف آخری فیصلے کا اشتہار شائع کر دیا کہ تیرہ ماہ میں مولانا بٹالوی اور ان کے دوست ذلت سے دوچار ہوں گے، ان کے ہاتھ ٹوٹ جائیں گے، یہ ہوگا اور وہ ہوگا، وغیرہ وغیرہ، اور یہ اشتہار بطور مباہلہ کے شائع کیا جاتا ہے۔ ادھر مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے خطرہ جان کے پیش نظر ہتھیار رکھنے کے لائسنس کے لئے درخواست دے دی۔ اس درخواست کی وجہ سے مرزا قادیانی کو عدالت نے طلب کر لیا جہاں ایک اقرار نامہ پر دستخط کر کے انہیں رہائی نصیب ہوئی۔ ادھر تیرہ ماہ کی مدت کے اندر مرزا قادیانی نے مولانا بٹالوی کو بزعم خود ذلیل وخوار کرنے کی خاطر جو کاروائیاں کیں ان کا بیان عنقریب ہوگا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ:

ہم نے مرزا کو کیوں چھوڑا؟

کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

کہ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اب اس (مرزا) کے تعاقب کی ضرورت باقی نہیں رہی، اس کا کام تمام ہو گیا ہے۔ اب اس سے بحث مسائل تحصیل حاصل وتطویل لا طائل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل بقدر ضرورت کی جاتی ہے کہ جب مرزا نے اپنی تحریرات ورسائل میں عقاید باطلہ مخالفہ اسلام شائع کئے تو اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ سا مچ گیا اور دنیا بھر کے عالمان دین کی طرف سے (جن کو وہ عقاید پہنچے) اس پر لعن طعن کا مینہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسنا شروع ہو گیا۔

پھر از انجملہ بعض علماء کرام اور اعیان اسلام کا یہ خیال رہا کہ اسکے عقاید باطلہ و مقالات مخالفہ اسلام کی طرف توجہ ہی نہ ہو، اور ایسے شخص کو کوئی عالم اسلام اپنا مخا طب ہی نہ بناوے، اور مخاطب صحیح نہ سمجھے۔ اور اپنے خطاب سے اس کو عزت و وقعت نہ دے، وہ عقاید یوں ہی مضحمل و بے اعتبار ہو جائیں گے۔ اور اس سے بحث و خطاب کرنے سے وہ عقاید مشتہر ہوں گے، اور کسی نہ کسی کے دل میں وہ جگہ پکڑ لیں گے۔ لیکن اکثر علماء کا خیال رہا کہ اس کے وہ عقاید قبیحہ و مقالات شنیعہ بذریعہ اس کی تحریرات و اشتہارات جابجا پھیل چکے ہیں اور بہت سے ناواقف مسلمان ان عقاید کو دیکھ کر اس کے دام تزویر میں پھنس گئے ہیں اور آئندہ پھنسیں گے۔ اسکے خطاب سے سکوت و اعراض اس صورت میں مناسب تھا کہ اس کے خیالات دنیا میں نہ پھیلتے اور جس حالت میں کہ وہ اکثر بلاد میں پھیل چکے ہیں اور عوام مسلمانوں کا ان میں پھنس جانا وقوع میں آ چکا ہے تو اس کو نالائق خطاب سمجھ کر اس کی بحث و خطاب سے سکوت کرنا اس بیت کا مصداق و مورد بننا ہے:

اگر بیند کہ نابینا وچاہ است

اگر خاموش بنشیند گناہ است

ان دوراندیش لوگوں میں سے ایک خاکسار (محمد حسین) بھی تھا جس نے رد و ابطال عقائد مرزا کا بہت حصہ لیا اور پورے پانچ سال تک اس کا ایسا تعاقب کیا کہ اس کو گھر تک پہنچا دیا بلکہ زندہ درگور کر دیا، اور اس کے اصول و فروع مذہب باطل سے کوئی ایسا مسئلہ نہ چھوڑا جس کا ابطال دلائل شرعیہ و براہین عقلیہ سے نہ کیا، اور اس کا فساد و کساد ظاہر نہ کر دیا ہو۔ یہاں تک کہ اس بحث و ردّ تفصیلی سے وہ خوف و اندیشہ عوام بدام مکاید و مغالطات اس دشمن اسلام کا اٹھ گیا اور یہ یقین حاصل ہو گیا کہ ناظرین و سامعین عقاید باطلہ مرزا سے جو شخص خاکسار کی بحث و رسائل کو دیکھے یا سنے گا، وہ اس کے دام تزویر میں نہ پھنسے گا۔ اور جو متعصب یا احمق صرف کلام مرزا کو پڑھ کر یا سن کر یک طرفہ فیصلہ کر لے گا اور اس کا ردّ و جواب نہ دیکھنا چاہے گا اس کے حق میں ابد الدہر ردّ مرزا میں مصروف رہنا کوئی فائدہ و اثر نہ دکھائے گا۔ یہ سوچ کر خاکسار نے اعلان ذیل مشتہر کیا جو ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد شانزدہم صفحہ ۳۰۴ میں بالفاظ ذیل درج ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی صاحب! چار سال کامل ہماری آپ کی جنگ رہی۔ اب ہم اپنے اور دیگر مسلمانوں کے خیال میں آپ کا کام تمام کر چکے ہیں۔ اور آئندہ آپ سے جنگ کرنی نہیں چاہتے۔ اب ہم کو پرانے عیسائیوں اور آریوں اور (اگر مسلمان مدد دیں تو) تہذیب اخلاق جدید (یعنی نیچریت۔ بہا) کے مقابلہ کی مہم درپیش ہے۔ آئندہ آپ ہم کو مخاطب نہ کرینگے تو ہم بھی آپ کو مخاطب نہ کریں گے۔ آپ سکھوں آریوں اور عیسائیوں کو مخاطب کر کے ٹکے کماویں مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ چھوڑ دیں آپ اس امر کو نہ مانیں گے تو پھر جنگ قائم رہے گی:

اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ

وگر جنگ جوئی ندارم درنگ

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرحوم فرماتے ہیں): اس اعلان پر بھی آپ (یعنی مرزا) نے سکوت اختیار نہ کیا اور پھر بھی چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ جاری رکھا، تو ایک سال کے بعد ہم نے دوبارہ اعلان اماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ہژدہم کے صفحہ ۲۳۳ میں مشتہر کیا جو ذیل میں منقول ہے:

۱۸۹۶ء میں ہم نے قادیانی کو موقوفی جنگ کا اعلان دیا تھا، پر اس نے موقوفی جنگ کو منظور نہ کیا، اور ہم سے چھیڑ چھاڑ کو نہ چھوڑا، لہذا ہم کو بھی بمجبوری اس کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اب ہم نے اس کو دوبارہ شکست دی اور اس کی الہامی گولہ باری واندازی تیراندازی بند کر دی جس کی تشریح نمبر ۸ و ۹ جلد ہذا (اشاعۃ السنہ جلد ہژدہم) میں ہو چکی ہے لہذا ہم دوبارہ موقوفی جنگ کا اعلان دیتے ہیں وہ آئندہ ہم سے تخاطب نہ کرے گا تو ہم بھی اس کا تعاقب نہ کریں گے۔ وہ ہم سے چھیڑ چھاڑ کرنے اپنی دکان کی رونق سمجھ کر اس کو ترک کرنا نہ چاہے، تو اس کے نیک خیال پیرو جو دھوکہ میں آکر اس کے اتباع میں پھنس گئے ہیں اس کو سمجھاویں اور کہیں کہ اب اشاعۃ السنہ کو ان یونی ٹیرین عیسائیوں کی جو اس وقت اسلام پر سخت بے رحمی و ناانصافی سے تلوار چلا چکے ہیں خبر لینے دیں اپنے مقابلہ میں اس کے اوقات کو مصروف نہ کریں۔

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) اس اعلان کو دیکھ کر بھی اس (مرزا) کا منہ بند نہ ہوا، تو خدا تعالی نے اس کا شر اور بحق اہل اسلام و دیگر اقوام اس کا ضرر اٹھانے اور مٹانے کے لئے اس کی ضرر رساں طبیعت کے مادہ فاسد کو زیادہ تر اس طرف متوجہ کر دیا کہ وہ لوگوں کو دل آزار الہام اور ڈرانے والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئیاں سنا کر ڈراوے اور دھمکاوے اور اس ذریعہ سے اپنا مذہب باطل پھیلاوے۔

اسی سلسلہ میں اس نے ایک پیش گوئی ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو جس میں خاکسار (محمد حسین) اور دیگر دو اشخاص کے حق میں موت و عذاب کی دھمکی تھی، مشتہر کر دی۔ اس پیش گوئی نے اس کو ملزم بنا کر عدالت مجسٹریٹ ضلع گورداسپور میں پہنچایا اور اس کے ساتھ خاکسار کو بھی جانا پڑا۔ اس الزام سے ان کی خلاصی و رہائی تب ہوئی جب کہ مجسٹریٹ نے اس سے حلفی عہد کرالیا اور اقرار نامہ لکھوالیا کہ وہ آئندہ ایسی پیش گوئی کسی شخص کے حق میں (مسلمان ہو، خواہ عیسائی یا ہندو وغیرہ) نہ کرے گا اور نہ کسی کے حق میں بد دعا کرے گا اور نہ کسی کو مباہلہ کی طرف بلائے گا۔

اس امر کی تصدیق کے واسطے ہم اس مقام میں فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نقل درج کرتے ہیں جس کو ہم مئی ۱۸۹۹ء میں جداگانہ چھاپ کر مجسٹریٹ موصوف کی خدمت میں (جو اس وقت کمشنر لاہور ڈویژن تھے، اور بعد ازاں سکرٹری گورنمنٹ پنجاب ہوئے) ارسال کر چکے اور صاحب موصوف اس نقل کو مطابق اصل پا کر اس کی تصدیق فرما چکے ہیں۔

نقل فیصلہ مسٹر جے ایم ڈوئی۔ آئی سی ایس، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور۔

بمقدمہ مرزا غلام احمد ساکن قادیان: سرکار قیصر ہند مستغیث۔

بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور.. ملزم۔

الزام زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری

ہم نے دو اقرار نامہ جات کا مسودہ مشتمل بر چھ دفعات تیار کیا ہے جس کو مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی نے خوشی سے منظور کر لیا ہے۔ ان اقرار نامجات کی نظر سے یہ مناسب ہے کہ کاروائی مسدود کی جائے لہذا ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو رہا کرتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں کہ مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی کے برخلاف کوئی کاروائی نہ کی جائے۔

دستخط: جے ایم ڈوئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

نقل اقرار نامہ مرزا غلام احمد قادیانی بمقدمہ فوجداری اجلاسی مسٹر جے اے ڈوئی، ڈپٹی کمشنر و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور۔ (اوپر نقل ہو چکی ہے۔ بہاء)

شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ اسی مضمون کے اقرار نامہ پر مجھ سے بھی دستخط کرائے گئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس میں بجائے اس اقرار لینے کہ بٹالوی کو بطالوی ط سے نہ لکھا جائے گا یہ اقرار لیا گیا ہے کہ قادیانی کو چھوٹے کاف سے نہ لکھا جاوے گا۔ میں اس اقرار نامہ پر عمل کرونگا۔ اور اس پر دوستوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بھی اس پر کاربند رہیں۔

وازانجا کہ یہ فیصلہ میرے منشاء اور اس تجویز موقوفی جنگ کے جس کی بابت میں دو دفعہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۸ وغیرہ میں اعلان مشتہر کر چکا ہوں عین مطابق ہوا ہے لہذا میں آئندہ قادیانی سے کبھی کسی قسم کا مباحثہ کرنا نہیں چاہتا اور نہ اس کی ضرورت سمجھتا ہوں اور جو اس سے پہلے پانچ چھ سال تک ہوتا رہا ہے اس کو کافی ووافی سمجھتا ہوں، وہ بھی اپنی تحریر میں مجھے مخاطب نہ کرے۔

المشتہر: ابوسعید محمد حسین اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں:

یہ فیصلہ ہمارے منشاء کے عین مطابق ہوا ہے جس پر ہمارا دو دفعہ کا اعلان منقولہ بالا شاہد ہے اور اس سے بڑھ کر کسی گواہ کی شہادت نہیں ہو سکتی۔ مگر مرزا سے کمال تعجب ہے کہ وہ اس فیصلہ کو اپنے اشتہار ۷ ادسمبر ۱۸۹۹ء میں ہمارے مخالف اور اپنی منشاء کے مطابق سمجھتا ہے۔ ہم تو اس کو مخاطب بنانا نہیں چاہتے اور جو وہ کہے اس کا جواب نہیں دیتے، ہاں اسکے دام افتادہ سادہ لوحوں کو اسقدر نصیحت کرنے سے نہیں رکتے کہ وہ اسکے اس دعوی کو یوں ہی نہ مان لیں۔ اس سے اتنا تو پوچھیں کہ کیا آپ کا مدعا ومنشاء یہی تھا کہ آپکی نبوت ختم ہو جائے۔ اور انذاری پیشگوئیاں اور دعائیں اور مباہلے حکماً اور جبراً عدالت سے بند کئے جائیں؟

اس سوال کے مقابلہ میں اگر وہ اس فیصلہ کو ہماری منشاء کے مخالف ہونیکی تائید وثبوت میں یہ سوال کرے جیسا کہ اس نے اشتہار ۷ ادسمبر ۱۹۰۰ء میں کیا ہے کہ، کیا آپ کا منشاء یہی تھا کہ آپ آئندہ اپنے مخالف کے حق میں کفر کا فتوی نہ دیں اور اپنے فتوی تکفیر جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں درج ہے منسوخ کریں، تو اس کا جواب وہ لوگ اس کو یہ دیں کہ اس فیصلہ کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے کہ کوئی فریق اپنے مخالف کی نسبت فتوی نہ دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے خیال واعتقاد کو بدل دے لہذا یہ فیصلہ تمہارے مخالف (ابوسعید محمد حسین) کے مخالف نہیں۔ اسکی تفصیل اور دلیل وہ لوگ تقریر مابعد میں پائینگے۔

(شیخ الاسلام حضرت مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں) فیصلہ واقرارنامہ منقولہ بالا کے مضمون پر مجھ سے بھی دستخط کرائے گئے ہیں اور میں نے اس فیصلہ کو اپنی منشاء کے عین مطابق سمجھ کر بڑی خوشی سے اور فوراً اس پر دستخط کردیئے جس کی وجہ یہ ہوئی کہ اس تاریخ ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء کو ملزم تو مرزا ہی تھا اور اسی کی اس تاریخ بحیثیت ملزم عدالت میں حاضری و پیشی تھی۔ اور اسی سے صاحب مجسٹریٹ نے اس مضمون کا اقرارنامہ لکھانا چاہا تھا۔ میں اس روز مقدمہ کی کیفیت دیکھنے کو بطور خود گورداسپور جا پہنچا تھا۔ میرا کوئی تعلق اس تاریخ کے مقدمہ سے نہ تھا۔ گو پہلے ۱۱ جنوری ۱۸۹۹ء کو سرسری طور پر بمقام گورداسپور میرا بیان بھی لیا گیا تھا اور پھر بتاریخ ۱۳ فروری ۱۸۹۹ء بمقام پٹھان کوٹ مجھے بحیثیت سرکاری گواہ کے بلایا گیا تھا۔

قانون دان اصحاب واحباب کا عام خیال ہے کہ اگر میں اس تاریخ گورداسپور نہ جاتا تو مجھ سے اس اقرارنامہ پر دستخط نہ کرایا جاتا۔ مگر جب میں وہاں پہنچا، اور مرزا قادیانی کو علم ہوا تو جس وقت مرزا قادیانی سے مجسٹریٹ نے اقرارنامہ لکھوانا چاہا، اس وقت اس نے یہ عذر پیش کیا کہ میرا مخالف بھی اس وقت احاطہ عدالت میں موجود ہے، اس سے بھی یہ اقرارنامہ لیا جائے۔ اس پر نیک نیت مجسٹریٹ نے (جس کو دفع شر اور امن قائم کرنا منظور تھا، اور اس مقدمہ کو طول دینا یا کسی کو ضرر پہنچانا منظور نہ تھا) مجھے بھی کمرہ عدالت میں بلایا اور حسب استدعا مرزا مجھ سے بھی اس اقرارنامہ پر دستخط کرانا چاہا تو میں نے بلا تامل اور فوراً دستخط کرنا منظور کیا۔ جس کی وجہ ایک یہ ہوئی کہ میں پہلے ہی سے مرزا سے بحث وخطاب قطع کرنا چاہتا تھا جس کے واسطے دو دفعہ اعلان دے چکا تھا جو منقول ہوا۔ دوسری وجہ یہ کہ میں نے اس وقت یہ خیال کیا کہ اگر میں ذرا بھی تامل وتوقف کرونگا تو مرزا کو ایک عذر اور بہانہ ہاتھ آجائے گا اور وہ بھی دستخط کرنے سے انکار کر جائے گا۔ اور ایسا موقعہ پھر ہاتھ نہ آئے گا جس میں اس کی انذاری پیشگوئیاں بند اور نبوت ختم ہوتی ہے اور اس کے منذر الہامات اور بددعاؤں پر جو اس کے انجن دکانداری کے چلتے پرزے ہیں مہر لگائی جاتی ہے۔ اور یہ تجویز سزا جانی ومالی سے بدرجہا بڑھ کر مؤثر ہے کیونکہ اگر اس کو جانی سزا ہوگی تو وہ قومی شہید کہلائے گا اور صدہا عوام کو اپنے دام میں پھنسا جائے گا اور اگر مالی سزا تجویز ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی تو وہ ایک کے بدلے دس وصول کرے گا اور اس سے اس کی دکان کو اور بھی فروغ ہوگا۔ اور اگر اس سے مچلکہ لیا جائے گا تو وہ صرف ایک سال کے لئے یا بمنظوری سیشن جج تین سال کے لئے ہوگا، نہ اس اقرار نامہ کی طرح تمام عمر کے لئے، یہ سوچ کر میں نے خوشی سے اور بلا توقف اقرار نامہ پر دستخط کر دیا۔

اور یہ بات ظاہر ہے، اور دفعات اقرار نامہ کو سرسری طور پر پڑھ کر بھی کس و ناکس کو سمجھ آسکتی ہے کہ اس اقرار نامہ کی دفعات الغایت ۳ اور دفعہ ۵ تو خاصۃً مرزا ہی کے متعلق اور اس پر موثر ہیں۔ خاکسار (محمد حسین) سے ان کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ نہ میں الہامی پیش گوئیاں کرتا ہوں، اور نہ میں کسی کے حق میں بد دعائیں کیا کرتا ہوں، اور نہ میں کسی امر کے تصفیہ کیلئے مباہلے کی درخواست کرتا ہوں، نہ مجھے ملہم ہونیکا دعوی ہے، نہ الہام بازی اپنا شیوہ ہے، نہ بطور کرامت مستجاب الدعوات ہونے کا ادعاء۔ یہ سب دعاوی تو اس وقت پرافٹ قادیان (مرزا غلام احمد) اور اس کی جماعت میں پائے جاتے ہیں۔

دفعہ ۴ خاکسار اور مرزا دونوں کے متعلق ہے اور وہ میرے عمل کے بھی ویسے ہی لائق ہے جیسی مرزا کے لئے واجب العمل ہے۔ سو اس عمل کے لئے میں پہلے ہی مستعدی ظاہر کر چکا تھا جب میں نے دو دفعہ موقوفی جنگ کا اعلان دیا تو اس میں مباحثہ کے اندر ایسے الفاظ کو استعمال نہ کرنا خود تسلیم کیا اور یہی اس دفعہ کا منشاء ہے کہ مباحثہ کے وقت ایک فریق دوسرے کو کافر دجال وغیرہ نہ کہے جس سے اشتعال طبع پیدا ہو کر نقص امن عامہ خلائق لازم آوے۔ اس دفعہ کا یہ منشاء ہرگز نہیں کہ ایک فریق دوسرے کو کافر نہ سمجھے اور اس باب میں اپنے اعتقاد و کانشنس کو بدل دے۔ اور اگر کوئی شخص کسی فریق سے دوسرے فریق کے حق میں اور اس کے اعتقادات کی نسبت فتوی پوچھے تو وہ اس کے حق میں اور ان کے اعتقادات کی نسبت وہ فتوی نہ دے جس کو اپنے اعتقاد میں صحیح و واجبی مانتا ہے بلکہ برخلاف اپنے اعتقاد کے وہ اس کو مسلمان اور اپنا موافق مذہب خیال کر لے۔

اس امر کا نہ مجسٹریٹ نے کسی فریق سے اقرار لیا، اور نہ کوئی حاکم وقت اصول نیوٹریلٹی (neutrality) کی رو سے کسی سے اقرار لینے کا مجاز ہے۔ اور نہ کسی فریق نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ آئندہ ہم ایک دوسرے کو اپنا بھائی مسلمان سمجھیں گے۔ اور ایک دوسرے کے حق میں اس کے عقاید باطلہ کی نظر سے فتوی کفر نہ دیں گے۔ دنیا کے جملہ مذاہب مختلفہ کے کل اشخاص اپنے مخالف گروہ کو گمراہ سمجھتے ہیں، اور جب ان سے ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالف کی نسبت فتوی پوچھا جاتا ہے تو وہ اس کے حق میں وہی فتوی دیتے ہیں جس کو وہ اپنے خیال میں صحیح و واجبی سمجھتے ہیں۔ اس امر کو تمام دنیا سے کوئی شخص نہیں اٹھا سکتا، تمام روئے زمین کا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔

مرزا نے اپنے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں یہ مضمون غلط اور خلاف واقعہ مشتہر کیا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے اس اقرار نامہ پر دستخط کر کے اپنے فتوی کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں شائع کیا تھا، منسوخ کر دیا۔ اور اسی بنا پر مرزا نے اس اشتہار میں یہ بھی دعوی کیا ہے کہ وہ فیصلہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے منشاء کے برخلاف ہوا جس کا جواب پہلے گذر چکا ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) ہم کو مرزا قادیانی سے بحث وخطاب منظور نہیں۔ ہم صرف پبلک کو آگاہ کرنے کی غرض سے اس امر کا اظہار واجب سمجھتے ہیں کہ مرزا نے اس بیان میں مجھ پر اور مجسٹریٹ ضلع پر افتراء کیا اور پبلک کو دھوکہ دیا۔ خاکسار بشمول تمام مسلمانوں کے جو مذہب باطل مرزا کے مخالف ہیں، مرزا کو اس کے عقاید باطلہ مخالفہ اسلام کے سبب ویسا ہی گمراہ جانتا ہے جیسا کہ اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے پہلے جانتا تھا۔ اور اس کے حق میں وہی فتوی دیتا ہے جس کو جلد ۱۳، اشاعۃ السنہ میں مشتہر کر چکا ہے۔ فیصلہ مقدمہ اور دستخط اقرار نامہ کے بعد مجھ سے مولوی برکت علی صاحب منصف تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر نے سید حیدر حسین قانون گو تحصیل مذکور کے سامنے امرتسر و لاہور کی گاڑی میں مرزا صاحب کی نسبت فتوی پوچھا تو خاکسار نے وہی فتوی دیا۔

مرزا کے خاص حواری یعقوب اڈیٹر اخبار الحکم (قادیان) نے بٹالہ کے سٹیشن پر مجھ سے مرزا کے حق میں فتوی پوچھا، تو میں نے وہی فتوی دیا۔ اس نے کہا کہ یہ فتوی تحریر کر دو۔ میں نے جواب میں کہا کہ تحریری سوال پیش کرو گے تو تحریری جواب ملے گا۔ انجمن اسلامیہ رڑکی کے سکرٹری منشی مہر بخش صاحب نے مرزا کی نسبت میرا خیال پوچھا تو میں نے اس کے جواب میں اپنے اسی خیال قدیم کا اظہار ایک خط کے ذریعہ کیا۔ یہ مراسلت درج ذیل ہے:

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔ نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین سلمہ کی خدمت میں بعد ما وجب عرض کیا جاتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مرزا صاحب نے ایک اشتہار نسبت جناب معہ دیگر احباب والا شان شائع کیا تھا جس کی میعاد ۱۳ ماہ تھی جو پندرہ جنوری سنہ رواں (۱۹۰۰ء) کو منقضی ہوگئی اور یہ اشتہار بہت زور کا تھا۔ ماحصل اشتہار کا میرے مفہوم میں اول یہ ہے کہ آئندہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کو حق جانیں گے۔ یا جو کچھ ہو۔ اشتہار کو جو خاص حضرت کے حق میں حضرت مرزا صاحب نے دیا تھا اس کو کیا خیال فرماتے ہیں۔ اور آئندہ کے واسطے حضرت کا نسبت حضرت مرزا صاحب کے کیا خیال ہے۔ یعنی ۱۶ جنوری ۱۹۰۰ء سے میرے نزدیک دونوں حضرات واجب الخدمت ہیں اور ہم لوگ ہر دو حضرات کے مطیع حکم ہیں باہم جو کچھ فرمائیں اس میں ہم لوگوں کو کوئی منصب لب کشائی کا نہیں ہے۔ اور نہ ہونا چاہیے۔ ہم لوگوں کی سعادت اس میں ہے کہ علماء کے فرمانبردار رہیں۔ ملہم ربانی ملا الہ بخش کا اشتہار مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء اور حضرت مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء ملاحظہ ہوا۔ اب حضرت صاحب سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ مرزا صاحب کی نسبت حضرت والا کا عقیدہ سابقہ اب بھی ہے، یا ان کے دعاوی کو حضرت والا حق بجانب خیال فرماتے ہیں۔ اور اشتہار کو جو آپ کی نسبت معہ دیگر صاحبان شائع ہوا تھا، اس کو کیا خیال فرماتے ہیں۔ حضرت سے درخواست ہے کہ اشتہار اور مرزا کی نسبت اس وقت جو حضرت کا خیال ہو اس سے مفصل مطلع فرمایا جاوے۔ بغرض حصول جواب رقیمہ نیاز ہذا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کی پیشانی پر چسپاں ہے مہربانی فرما کر جواب مفصل بعجلت تمام مرحمت فرمائیں۔

حضرت والا کا نیازمند خاکسار آثم محمد مہر بخش عفی عنہ۔ روڑکی۔

مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۰ء وقت ۷ بجے شام

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم فرماتے ہیں کہ انہوں نے جواباً لکھا):

میں غلام احمد ساکن قادیان کو ویسا ہی بداعتقاد اور مخالف اسلام جانتا ہوں جیسا کہ پہلے جانتا تھا اور جو فتوی علمائے پنجاب و ہندوستان نے اس کی نسبت جاری کیا ہوا ہے اور وہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں چھپا ہوا ہے وہی فتوی میں اس کے حق میں دیتا ہوں۔ جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے اور اس کے دعوی کو جو برخلاف اسلام اس نے کیا ہے میں نہیں مانتا۔ اوس کی پیش گوئی اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو خدا نے جھوٹا کیا۔ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تاریخ گزر گئی اور میں خیر و عافیت سے ہوں، ایسے ہی دوسرے دو شخص جن کے حق میں وہ پیش گوئی اس نے کی تھی وہ پیشگوئی اسی کے حق میں الٹی پڑی کہ خدا تعالی نے اس کو پیش گوئی مذکور کے سبب ایک مقدمہ میں ملزم بنایا اور اس سے وہ تب رہا ہوا جب کہ اس نے اقرار حلفی عدالت میں کیا کہ میں ایسی پیش گوئی کسی شخص کے حق میں نہ کرونگا۔ گویا آئندہ کے لئے اس کی نبوت بند کر دی گئی۔ آپ اسکی کسی تحریر کے فریب و دھوکہ میں نہ آ جائیں۔ فتوی مذکور... اور دیگر رسائل اشاعۃ السنہ ہمارے پاس میں جو پانچ سال کے پانچ جلدوں میں ہیں اور ہر ایک جلد ۳۸۴ صفحہ میں ختم ہوئی ہے... منگا کر ملاحظہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ایسا شخص حضرت کہلانے کے لائق ہے، جیسا کہ آپ اس خط میں اس کو حضرت لکھتے ہیں۔

سابقاً آپ کے خط ۲۴ ستمبر ۱۸۹۸ء کے جواب میں جو خط مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۸ء نمبر ۳۷۴ آپ کے نام روانہ کیا تھا اس پر آپ نے کیا تعمیل کی۔ ایسا نہ ہو کہ آپ میرزائی بداعتقاد ہو جائیں۔ آپ ایک اسلامی انجمن کے سکرٹری ہیں۔ آپ کو ایسی بلا سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ میری اس نصیحت کو قبول کر کے اطلاع نہ دی تو پبلک اہل اسلام کی اطلاع کے لئے اس خط کو رسالہ میں چھاپ دیا جائے گا ۔

منمقام بٹالہ۔ ۳۱ جنوری ۱۹۰۰ء۔ راقم: ابوسعید محمد حسین بٹالوی۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۹)

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) الغرض اپنے فتوی یا اعتقاد کو میں نے نہیں بدلا اور نہ منسوخ کیا اور نہ اس دفعہ چہارم اقرار نامہ کا یہ منشاء ہے۔ صرف مباحثہ میں ان الفاظ کو بالمقابلہ استعمال نہ کرنے دونوں فریق نے وعدہ و اقرار کیا ہے۔ اور یہی اس دفعہ چہارم کا منشاء ہے۔ ناظرین اشتہار مرزا قادیانی مطبوعہ ۱۷ دسمبر سے دھوکہ نہ کھائیں۔

اب رہی دفعہ ۶۔ اقرار نامہ۔ سو یہ دفعہ میرے خیال میں تو میرے متعلق نہیں۔ نہ میرا کوئی مرید ہے جس نے میرے کہنے سے منشاء دفعات الغایت ۳ کے برخلاف مرزا کو برا کہا ہو۔ اور نہ اس کو برا کہنے والوں میں ایسے اشخاص ہیں جو میری ہدایت سے اس کو برا کہنے سے رک جاتے یا آئندہ رک جائیں۔ مگر چونکہ مجسٹریٹ کے خیال میں یہ بات جم گئی تھی کہ اگر یہ شخص ان اشخاص کو روکتا تو وہ ضرور رک جاتے، اس لئے مجسٹریٹ نے مجھ سے بھی اس دفعہ کے مطابق اقرار کرانا چاہا۔ اور میں نے بپاس خیال مجسٹریٹ اس کو منظور کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا اور اس پر عمل بھی کیا کہ مئی ۱۸۹۹ء میں اس فیصلہ کو مشتہر کیا تو اس میں حسب منشاء دفعہ مذکور اپنے دوستوں کو ان دفعات کی تعمیل کا مشورہ دیا۔ اور خطوں کے ذریعہ اور زبانی بھی سمجھایا کہ وہ آئندہ مرزا سے مباحثہ کرنا مطلق ترک کر دیں۔ مگر آخر میرا وہی خیال سچا نکلا۔ اور اس سے مباحثہ کرنے والوں نے اب تک اس کا تعاقب نہیں چھوڑا اور اس سے مباحثہ اور چھیڑ چھاڑ کو ترک نہیں کیا۔ ہر چند اس مباحثہ اور چھیڑ چھاڑ میں انہوں نے ان الفاظ کو استعمال نہیں کیا جن کے استعمال سے دفعہ الغایت ۳، اقرار نامہ میں روکا گیا ہے۔ مگر میرا منشاء اور مشورہ تو یہ تھا کہ وہ بالکل اس سے بحث وخطاب نہ کریں۔ اور اب اس کو کان لم یکن سمجھ کر اس کا نام نہ لیں۔ میرے وہ دوست میرے مرید یا پیرو ہوتے تو میرے اس مشورہ پر عمل کرتے اور پھر اس کا نام نہ لیتے اور وہ سوچتے کہ جو کچھ مرزا کے مقابلہ اور جواب میں اشاعۃ السنہ نے پانچ سال تک کیا ہے وہ کافی سے بڑھ کر ہے اور مثل تو یوں مشہور ہے۔ چو حلوا کہ یک بار خورند وبس۔ اور یوں تو حلوہ پورے پانچ سال تک کھایا کھلایا گیا ہے۔ اور اس حلوہ کا اثر بھی بخوبی ظاہر ہو چکا ہے۔ مرزا کی نبوت ختم ہوگئی۔ اس کے منذر الہامات وپیش گوئیاں، جو اس کی نبوت کے چلتے پرزے تھے، بند ہوگئے مباہلے اور بد دعائیں حکماً موقوف ہوگئیں۔ اب اس کو مخاطب کرنا مثل، مرے پر سو درّے، کو عمل میں لانا ہے۔ اب بھی میرے دوست میرا کہا مانیں اور اس کو جانے ہی دیں جیسا کہ میں نے جانے دیا ہے اور اس کا نام زبان پر یا قلم میں نہ لاویں۔

ہمارے اس بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہم نے مرزا کو کیوں چھوڑا ہے اور کس معنی کر چھوڑا۔ ...اس کو چھوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ اس سے بحث نہ کی جائے اور اس کو اپنا مخاطب نہ بنایا جائے۔ اس کے مغالطات پر پبلک کو آگاہ کرنا اس میں داخل نہیں۔ اور اس کے ترک کرنے کا نہ وعدہ ہے اور نہ احباب کو اس کا مشورہ دینا مقصود ہے۔ اس آگاہی وخیر خواہی خلائق پر وقتاً فوقتاً عمل ہوتا رہے گا۔ جیسا کہ اس مضمون میں اس کے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے مغالطات پر بلاتخاطب مرزا آگاہی خلائق عمل میں آئی ہے۔ ایسے ہی مضمون آئندہ میں اس کی درخواست ۲۷ جون کے مغالطات پر پبلک کو اطلاع دی گئی ہے۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۹)

عدالت میں اقرار نامے کے بعد لوگوں نے مرزا قادیانی سے بزبان حال پوچھا کہ جناب آپ تو نبی ہیں، مسیح موعود ہیں، مختار حیات وممات ہیں عالم کان و مایکون ہیں۔ یہ آپ نے کیا کیا کہ مجسٹریٹ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دھمکی پر اپنے اوسان کھو بیٹھے اور اپنے الہامات اور وحی کی نشر واشاعت اور تبلیغ سے باز رہنے کا اقرار کرلیا؟

مرزا قادیانی آخر، بقول خود، سلطان القلم تھے۔ بات بنانا جانتے تھے، انہوں نے فوراً اشتہار دے دیا کہ

:یہ سچ ہے کہ اس نوٹس پر میری طرف سے بھی اس عہد کے ساتھ دستخط ہیں کہ میں پھر محمد حسین کی موت یا ذلت کے لیے کوئی پیش گوئی نہیں کروں گا۔ مگر یہ ایسے دستخط نہیں ہیں جن سے ہمارے کاروبار میں کچھ بھی حرج ہو۔ بلکہ مدت ہوئی کہ میں کتاب انجام آتھم کے صفحہ اخیر میں بتصریح اشتہار دے چکا ہوں کہ ہم آئندہ ان لوگوں کو مخاطب نہیں کریں گے جب تک کہ خود ان کی طرف سے تحریک نہ ہو۔ بلکہ اس بارے میں ایک الہام بھی شائع کر چکا ہوں جو میری کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہے اور میں ہمیشہ اس الہام کے بعد محمد حسین سے اعراض کرتا تھا اور اس کو قابل خطاب نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس کی چند گندی کارروائیوں اور ایسی بدکارروائی کے بعد جو اس نے جعفر زٹلی کے ساتھ مل کر کی تھی، مجھے ضروری طور پر اس کے بارے میں کچھ لکھنا پڑا تھا۔ (روحانی خزائن جلد ۵۔ تریاق القلوب مصنفہ مرزا قادیانی۔ صفحہ ۳۱۴ حاشیہ)

تاہم دیکھنے کی بات ہے کہ آئینہ کمالات اسلام (مصنفہ مرزا قادیانی) کے بعد مرزا قادیانی نے شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کے خلاف کیا کچھ نہیں لکھا؟ ان کے نیز مکتوب عربی (۱۸۹۶ء) میں صفحوں کے صفحے مولانا بٹالویؒ کے خلاف ہیں، اور اس سے پہلے بھی مرزا قادیانی، مولانا بٹالویؒ کے خلاف لکھتے رہے۔ یعنی اپنے ہی الہام کی خلاف ورزی کرتے رہے۔ جب وہ اپنے الہام کو خود اپنے اوپر حجت نہیں سمجھتے تھے، دوسروں پر اس کے حجت ہونے کا دعویٰ کیسے کرسکتے تھے۔ یہ دراصل: عذر گناہ بدتر از گناہ۔ کا مصداق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالوی ورفقاءہ کی تیرہ ماہ میں ذلت کی قادیانی پیش گوئی

سابقاً ہم لکھ چکے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی بعض اوقات خود پس پردہ رہ کر اپنے مریدوں کے ذریعہ بھی حضرت شیخ الاسلام بٹالوی کے خلاف اشتہار بازی کیا کرتے تھے۔اس کی ایک مثال وہ اشتہار بازی ہے جس کے نتیجے میں مرزا قادیانی نے، تیرہ ماہ میں بٹالوی ورفقاءہ کی ذلت کی پیش گوئی فرمائی۔اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔قادیانی مورخ دوست محمد نے لکھا ہے:

مولوی عبدالقادر لدھیانوی (مرزائی) نے حضرت اقدس (مرزا) سے بٹالہ میں مولوی محمد حسین سے مباہلہ کرنے کی درخواست کی جسے حضور (مرزا) نے منظور فرما لیا۔جس پر انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بھی ایک طویل خط میں سچائی کے فیصلہ کے لئے حضرت اقدس (مرزا) سے بٹالہ میں بلاشرط مباہلہ کرنے کی پرزور دعوت دی اور انہیں تحریص وترغیب دلانے کے لیے ۲۰۰ روپیہ نقد انعام دینے کی پیش کش کی۔ مولوی عبدالقادر صاحب کا یہ خط جب الحکم قادیان ۲۰۔۲۷ ستمبر ۱۸۹۸ء میں شائع ہوا تو شملہ۔سیالکوٹ۔بٹالہ اور الہ آباد کی جماعتوں کے علاوہ اور دیگر مقامات کے بعض مخلص احباب کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ انہیں بھی مباہلہ کی تحریک میں شامل کیا جائے اور انعام کی پیش کش بھی کی جس سے اکتوبر ۱۸۹۸ء کے آخر تک انعامی رقم دوہزار پانچ سو پچیس روپیہ آٹھ آنہ تک پہنچ گئی۔ (تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۳۱)

اور شیخ یعقوب علی تراب قادیانی، ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان نے درج ذیل اشتہار شائع کیا:

مولوی محمد حسین بٹالوی پر آخری حجت یعنی بلاشرط مباہلہ کی دعوت اور دوہزار پانچ سو روپیہ آٹھ آنہ کا انعام

یہ امر بوضاحت بیان ہو چکا ہے کہ میاں محمد حسین بٹالوی ہی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی تکفیر کا اصل محرک اور بانی ہوا ہے، اور باقی تمام مکفرین نے اس کی، یا اس کے استاد میاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذیر حسین دہلوی کی پیروی کی ہے، اس لیے اسی کو اس درخواست مباہلہ میں مخاطب کیا گیا ہے۔ چونکہ اس نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی تکفیر اور تکذیب پر حد سے زیادہ زور مارا ہے، اور باوجودیکہ وہ اپنی ناکامیوں اور حضرت اقدس کی کامیابیوں کو بارہا دیکھ چکا ہے، اور بہت سے نشانات ملاحظہ بھی کر چکا ہے، مگر اپنی غلطیوں کا اعتراف نہیں کرتا، اس لیے اس کو مباہلہ کی دعوت دی جاتی ہے جو آسمانی اور خدائی فیصلہ ہے۔ یہ مباہلہ بدوں کسی قسم کی شرط کے ہوگا۔ اور اگر ایک سال کے اندر نتیجہ مباہلہ ہمارے حق میں نہ ہوا، اور ایک اثر قابل اطمینان ہماری تائید میں ظہور میں نہ آیا، تو رقم مندرجہ بالا، جو پہلے سے جمع کرادی جاوے گی، ان کو بطور نشان کامیابی ان صاحبوں کی طرف سے دی جاوے گی جنہوں نے مقرر کی ہے۔

اب ہم پنجاب کے ان معززین کو جو میاں محمد حسین کو جانتے ہیں اور ان سربرآوردہ حضرات کو جن کی شیخ صاحب سے آشنائی ہے اور ان خداترس لوگوں کو جو اسلام میں تفرقہ اور فتنہ پسند نہیں کرتے مخاطب کر کے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ خلق اللہ پر رحم کریں اور ان کو پریشانی اور گھبراہٹ میں نہ رہنے دیں وہ میاں محمد حسین صاحب کو مباہلہ پر آمادہ کریں تاکہ یہ آئے دن کا جھگڑا ایک سال کے اندر طے ہو جاوے...

میاں محمد حسین بٹالوی کو اختیار رہوگا کہ اخیر نومبر ۱۸۹۸ء تک کسی وقت منظوری مباہلہ کی درخواست مطبوعہ یا بصیغہ رجسٹری ہمارے پاس بھیج دیں۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد۳ صفحہ ۸۸۔۹۰)

اور مرزا قادیانی نے اپنے ہونے والے داماد محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ کو بھی ایسا ہی اشتہار شائع کرنے ترغیب دیتے ہوئے لکھا:

محبی عزیزی اخویم نواب صاحب.. آپ کے چار خط یکے بعد دیگرے پہنچے ...اور آپ نے جو پانچ ہزار روپئہ لکھا ہے میرے نزدیک آپ کا دوسروں کے ساتھ شامل ہونا عمدہ طریق نہیں بلکہ مناسب ہے کہ آپ علیحدہ طور پر اشتہار دیں کہ چونکہ مسلمانوں میں تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اور اس طرح قوم میں ضعف پیدا ہوتا جاتا ہے اس لئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی جو بانی مبانی اس تفرقہ کے ہیں شخص مدعی سے مباہلہ کرلیں۔ الہام کا مدعی جب ایک سال کی مہلت الہام کی بنا پر پیش کرتا ہے تو وہی مہلت قبول کرلیں اگر اس مدت میں شخص مدعی ہلاک ہوگیا یا کسی اور ذلیل عذاب میں مبتلا ہوگیا تو خود جماعت اس کی بے اعتقاد ہوکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرق ہو جائے گی اور اس طرح پر قوم میں سے فتنہ اٹھ جائے گا اور اس صورت میں محض نیک نیتی اور ہمدردی قوم کی وجہ سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ مولوی محمد حسین صاحب کو بطور نذر کے دیں گے اور ان کے لئے دو خوشیاں ہوں گی کہ دشمن مارا اور روپیہ ملا لیکن اگر اس سال کے عرصہ میں جو مباہلہ کے دن سے شمار کیا جائے گا کوئی بلا مولوی صاحب پر نازل ہوئی تو پھر سمجھنا چاہیے کہ مولوی صاحب اس جنگ وجدل میں حق پر نہیں ہیں تو اس صورت میں قوم کو شخص مدعی کی طرف بصدق دل رجوع کرنا چاہیے یہ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ممکن نہیں کہ بغیر ارادہ الٰہی کے کوئی شخص یوں ہی مارا جاوے۔ غرض یہ اشتہار آپ کی طرف سے ہونا چاہیے امید کہ بڑا مؤثر ہوگا اگر آپ اشارہ فرمادیں تو اسی جگہ چھاپ دیا جائے جلد مطلع فرمائیں..

والسلام۔ غلام احمد از قادیان ۸ نومبر ۱۸۹۸ء (اخبار الحکم قادیان ۳۱۔ اگست ۱۹۰۳ء ص ۱۳)

قادیانی اشتہار بازی کے جواب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالویؒ کے دوستوں نے درج ذیل اشتہار دیا:

سچے اور قطعی فیصلہ کی صورت صواب

دجال کادیانی کے اشتہار مباہلہ کا جواب

دجال کادیانی کو ڈگلس، ڈپٹی کمشنر گورداسپورہ نے دبایا اور اس سے عہد لے لیا کہ آئندہ دلآزار الفاظ سے زبان بند رکھے (چنانچہ ماہنامہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۱۸ کے صفحہ ۲۵۹ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے) اور اس وجہ سے اس کو مجبوراً الہام کے ذریعہ لوگوں کی دلآزاری سے زبان بند کرنا پڑی اور الہامی گولے چلانا، یا یوں کہو کہ گوز چھوڑنا، ترک کرنا ضروری ہوا۔ اور پھر الہامی دلآزاری کے سوا اس کا کام بند ہونے لگا اور اس کی دکانداری میں نقصان واقع ہوا، تو اس نے اپنے نائبین کے ذریعہ یہ کام شروع کر دیا۔ تب سے وہ کام اس کے نائب کر رہے ہیں۔ اور اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے لوگوں کی دلآزاری میں مصروف ہیں۔ ازاں جملہ بعض کا ذکر ماہنامہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد ۱۹ کے صفحہ ۷۷ وغیرہ میں ہوا ہے۔ ازاں جملہ بعض کا ذکر ذیل میں ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے چند نائبین لاہور ولدھیانہ' وپٹیالہ وشملہ نے مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب کے نام اس مضمون کے اشتہار جاری کیے ہیں کہ وہ بمقام بٹالہ، کادیانی کے ساتھ مباہلہ کر لیں۔ اور اس مباہلہ کا اثر ظاہر نہ ہونے کی صورت میں آٹھ سو پچیس روپیہ (جس کو وہ ان چاروں مواضع سے جمع کر کے پیش کریں گے) انعام لیں۔ اس کے ساتھ ان لوگوں نے دل کھول کر دلآزاری و بدگوئی سے اپنے دلوں کا ارمان نکالا اور کادیانی کی نیابت کو پورا کر دکھایا۔ میں ان لوگوں کی جرأت وحیا پر تعجب کرتا ہوں کہ باوجودیکہ مولانا مولوی (محمد حسین) صاحب اشاعۃ السنہ نمبر ۸ اور ۱۲ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۶۶ و۱۸۸ و۳۱۳، اور نمبر ۳ جلد ۱۸ کے صفحہ ۸۶ اور دیگر مقامات میں کادیانی سے مباہلہ کے لیے مستعدی ظاہر کر چکے ہیں اور اس سے گریز وانکار اسی کادیانی بدکار کی طرف سے ہوا ہے، نہ مولانا موصوف کی طرف سے۔ پھر یہ لوگ کس منہ سے مولانا مولوی (محمد حسین) صاحب کو مباہلہ کے لیے بلاتے ہیں اور شرم وحیا سے کچھ کام نہیں لیتے۔ اسی وجہ سے مولوی (محمد حسین) صاحب ان مجاہیل کی فضول لاف وگزاف کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ان لوگوں کو مخاطب بنانا نہیں چاہتے۔

البتہ ان کے مرشد، دجال اکبر، اکذب العصر سے مباہلہ کرنے کے لیے ہر وقت بغیر کسی شرط کے مستعد وتیار ہیں اگر قادیانی اپنی طرف سے دعوت مباہلہ کا اشتہار دے، یا کم سے کم یہ مشتہر کر دے کہ اس کے مریدوں نے جو اشتہار دیئے ہیں وہ اسی کی رضا مندی وترغیب سے دیئے ہیں۔ اس میں مولوی صاحب ممدوح اپنی طرف سے کوئی شروط پیش نہیں کرتے۔ صرف کادیانی کی شروط ومیعاد ایک سال کو اڑا کر یہ چاہتے ہیں کہ اثر مباہلہ اسی مجلس میں ظاہر ہو، یا زیادہ سے زیادہ تین روز میں، جو عبداللہ آتھم کے مباہلہ وقسم کیلئے اس نے تسلیم کیے تھے۔ اور قبل از مباہلہ، کادیانی اس اثر کی بھی تعیین کر دے کہ وہ کیا ہوگا۔ اس کی وجہ ودلیل بتفصیل مع حوالہ حدیث وتفسیر وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۷۱ وغیرہ اور نمبر ۳ جلد ۱۸ کے صفحہ ۸۶ میں بیان کر چکے ہیں کہ یہ میعاد ایک سال کی خلاف سنت ہے، اور اس میں کادیانی کی حیلہ سازی وفریب بازی کی بڑی گنجائش ہے۔

اور درصورت نہ ہونے ظاہر اثر مباہلہ کے مولوی (محمد حسین) صاحب کچھ نقد انعام لینا نہیں چاہتے۔ صرف وہی سزا تجویز فرماتے ہیں جو کادیانی نے عبداللہ آتھم کے متعلق پیشگوئی پوری نہ ہونے کی صورت میں اپنے لیے خود تجویز کی تھی، کہ اس کا منہ کالا کیا جاوے، اس کو ذلیل کیا جاوے۔ (دیکھو جنگ مقدس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری پرچہ کادیانی کا صفحہ اخیر)۔ پس ہم کو یہ شرط منظور ہے۔ لیکن اس روسیاہی کے بعد اس کو گدھے پر سوار کر کے کوچہ بکوچہ ان چاروں شہروں میں پھرایا جاوے، اور بجائے دینے جرمانہ یا انعام آٹھ سو پچیس روپیہ کے صرف آٹھ سو پچیس جوتے حضرت اقدس (اکذب) کے سر مبارک پر رسید ہوں۔ جن کو ان کے چاروں مواضع کے مرید آپ کی نذر کریں۔ اور اس کفش کاری اور پاپوش باری کے بعد پھر گدھے کی سواری پر آپ کا جلوس نکلے، اور آگے آگے آپ کے مخلص مرید بطور مرثیہ خوانی یہ مصرع پڑھتے جاویں

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اور یہ شعر صائب کا:

بنمائے بہ صاحب نظرے گوہر خودرا عیسیٰ نتواں گشت بہ تصدیق خرے چند

اور یہ رباعی:

مرسل یزدانی و عیسیٰ نبی اللہ شدی بازمی گوئی کہ دجالت نخوانند اے حمار
کفشہا بر سر خوری از افترائے ناسزا روسیہ گشتی میان مردم قرب وجوار

اور یہ بیت اردو:

اڑاتا خاک سر پر جھومتا مستانہ آتا ہے یہ کھاتا جوتیاں سر پر مرا دیوانہ آتا ہے

راقم: سید ابوالحسن تبتّی حال وارد کوہ شملہ سنجولی ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء

ضروری نوٹ: ۱۔ نائبین دجال اکبر، کادیانی لعین نے جو اشتہاروں میں لکھا ہے کہ نام کا مولوی عبدالقادر لودہانوی، مولوی محمد حسین صاحب کا ہم مکتب ہے۔ یہ محض دروغ ہے۔ مولوی (محمد حسین) صاحب فرماتے ہیں کہ وہ بدنصیب بمقام ہندلہ (جبکہ ہم مولوی نورالحسن صاحب مرحوم سے شمس بازغہ پڑھتے تھے) ہم سے شرح ملا پڑھا کرتا تھا۔ اب وہ ہمارا ہم مکتب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس پر فخر کر رہا ہے۔ کیوں نہ ہو، یہ قدیم سے ہوتا چلا آیا ہے۔ جس کی شکایت اس شعر میں ہے:

کس نیاموخت تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

۲۔ یہ بھی مریدان دجال نے مشتہر کیا ہے کہ عبدالقادر نے قلمی خط مولوی محمد حسین صاحب کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا ہے۔ مولوی (محمد حسین) صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بھی محض کذب ہے لعنة اللہ علی الکاذبین، ہم کو عبدالقادر کا کوئی خط نہیں پہنچا۔ قلمی خط تو ایک طرف رہا، کوئی مطبوعہ پرچہ اخبار الحکم جس میں اس کا خط درج ہوا ہے، یا کوئی اشتہار لاہور یا شملہ وغیرہ سے بھی اس مضمون کا کادیانی یا اس کے اتباع کا مرسلہ ہم کو نہیں پہنچا۔ بہت مشکل اور تلاش سے ہم نے ایک مدرس سکول بٹالہ سے اخبار کا پرچہ مستعار لے کر شیخ فتح محمد اہل حدیث گجرات کی قلم سے وہ خط نقل کرایا۔ اور اشتہار اہل شملہ ہم نے شملہ کے ایک کلرک محکمہ آب و ہوا سے بتقاضا وصول کیا۔ اور اس دجال کے چیلوں کی قدیم عادت ہے کہ جو مضمون جواب طلب چھاپتے ہیں اس کی کاپی ہماری طرف نہیں بھیجتے۔

۳۔ عربی نویسی میں دجال کادیانی کا مقابلہ کرنے سے گریز یا اعراض کو جو ان نائبین دجال نے مولوی (محمد حسین) صاحب کی طرف منسوب کیا ہے اس میں ان گمناموں نے دجال اکبر کی سنت پر عمل کیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اپنے رسالہ (ماہنامہ) اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۵۹ میں کادیانی کو عربی میں مقابلہ کے لیے للکار چکے ہیں۔ پھر نمبر ۱۲ جلد ۱۵ میں کادیانی کی عربی نویسی کا اچھی طرح بخیہ ادھیڑ چکے ہیں۔ مگر اس گروہ بے شکوہ نے شرم وحیا کو نصیب اعداء سمجھ کر ان دعاوی باطلہ واغلیط عاطلہ کادیانی کا اعادہ کر کے گڑے مردے اکھاڑنے کو عمل میں لا کر لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔ ان میں ذرہ شرم ہوتی تو وہ (ماہنامہ) اشاعۃ السنہ کے ان مقامات کو پڑھ کر ڈوب مرتے اور پھر عربی نویسی کا دعویٰ زبان پر نہ لاتے۔ مگر یہاں شرم کہاں؟ ان کا مقولہ ہے کہ: شرم چہ کنی است کہ پیش مرداں بیاید

۴۔ کادیانی کا مستجاب الدعوات ہونے کا، جو اس شیخ چلی کے شاگردوں نے، دعویٰ کر کے اس میں مولوی صاحب کا مقابلہ چاہا ہے، اس کا جواب مولوی صاحب (ماہنامہ) اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۱۴ میں ۱۸۹۱ء اور نمبر ا جلد ۱۶ بابت ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۱۴۵ وغیرہ میں دے چکے ہیں۔ مگر ان حیا کے دشمنوں نے حیا سے قسم کھا کر انہی پچھلی باتوں کا اعادہ شروع کر دیا ہے۔ ہم کہاں تک جواب دیتے جاویں۔

مولوی سید ابوالحسن تبّتی نے جو ۸۲۵ روپیہ انعام کے بدلے آٹھ سو پچیس جوتے کادیانی کے لیے تجویز کیے ہیں، اس پر حضور ایں جانب کا صاد ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس قدر رعایت ضروری ہے کہ اگر حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقدس کادیانی اس قدر جوتوں کے بذات شریف و نفس نفیس متحمل نہ ہوسکیں اور سر مبارک حضرت اکذب کا گنجہ ہو جاوے، یا جوتوں کی مار سے آپ کو الہامی قبض لاحق ہو جاوے، تو باقی ماندہ آپکے نائبین، جنھوں نے گمنام اشتہارات دیئے ہیں، آپس میں اس طرح بانٹ لیں کہ لاہور والے مخلص گمنام، پٹیالہ والوں کو، اور لدھیانہ والے، شملہ والوں کو، اور پٹیالہ والے، لدھیانہ والوں کو اور اسی طرح وہ ایک دوسرے کو بطور ہمدردی مدد دیں۔ ہم کو اس بات پر اصرار نہیں کہ وہ سب جوتے حضرت اقدس (اکذب) ہی کے سر پر پورے کیے جاویں۔ یہ امر بحکم آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ہم کو پسندیدہ نہیں اور عام ہمدردی انسانی اور اصول اخلاق کے بھی مخالف ہے۔ الراقم: ملا محمد بخش لاہور ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء۔ محمد بخش قادری منیجر اخبار جعفر زٹلی تاج الہندی پریس لاہور۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد سوم صفحہ ۶۲۔۶۷)

اشتہار منقولہ بالا کے جواب میں مرزا قادیانی نے ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء والا مشہور اشتہار شائع کیا جسکا عنوان رکھا: ہم فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں۔۔ اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے پیش گوئی فرمائی کہ مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولوی ابوالحسن تبتیؒ اور محمد بخش جعفر زٹلیؒ کو ۱۳ ماہ کے دوران ذلت اٹھانی پڑے گی۔ اور اس کے وقوع کو انہوں نے اپنے اور مولانا بٹالوی مرحوم کے درمیان حق و باطل کے تعین کے لیے آخری فیصلہ قرار دیا۔ یہ اشتہار درج ذیل ہے:

جن لوگوں نے شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کے چند سال کے پرچہ اشاعۃ السنۃ دیکھے ہوں گے اور وہ اگر چاہیں تو محض للہ گواہی دے سکتے ہیں کہ شیخ صاحب موصوف نے اس راقم کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ...(اور میری صداقت کے) نشانوں سے شیخ محمد حسین اور اس کے ہم مشرب لوگوں نے فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ سختی اور بدزبانی روز بروز بڑھتی گئی۔ چنانچہ ان دنوں میں میرے بعض دوستوں نے کمال نرمی اور تہذیب سے شیخ صاحب موصوف سے یہ درخواست کی تھی ....کہ آپ مباہلہ کر کے تصفیہ کر لیں ...اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ اثر مباہلہ کے لیے اس طرف سے ایک سال کی شرط ہے۔ اور یہ شرط الہام کی بنا پر ہے.... نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس درخواست مباہلہ کو جو نہایت نیک نیتی سے کی گئی تھی شیخ محمد حسین نے قبول نہیں کیا اور یہ عذر کیا کہ تین دن تک مہلت اثر مباہلہ ہم قبول کر سکتے ہیں زیادہ نہیں۔....سو شیخ محمد حسین نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود بانی تکفیر ہونے کے اس راہ راست پر قدم مارنا نہیں چاہا، اور بجائے اس کے کہ نیک نیتی سے مباہلہ کے میدان میں آتا، یہ طریق اختیار کیا کہ ایک گندہ اور گالیوں سے پر اشتہار لکھ کر محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبّتی کے نام سے چھپوادیا۔

اس وقت وہ اشتہار میرے سامنے رکھا ہے اور میں نے خداتعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے، اور وہ دعا جو میں نے کی، یہ ہے کہ: اے میرے ذوالجلال پروردگار! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبّتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے، میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ تو اے میرے مولا! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر ۱۳ ماہ کے اندر یعنی ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر۔ اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر۔ اور اس روز روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔ لیکن اگر اے میرے آقا! میرے مولا! میرے منعم! میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں، تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کیے جائیں گے، شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبّتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لیے یہ اشتہار لکھا ہے، ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر...... میرے لیے یہ نشان ظاہر فرما کر ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر، آمین ثم آمین۔

یہ دعا تھی جو میں نے کی۔ اس کے جواب میں یہ الہام ہوا کہ: میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا... یہ خداتعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے یعنی یہ خاکسار ایک طرف اور شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور مولوی ابوالحسن تبّتی دوسری طرف سے، خدا کے حکم کے نیچے ہیں۔ ان میں سے جو کاذب ہوگا، وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بنا پر ہے اسلیے حق کے طالبوں کے لیے ایک کھلا کھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ ان پر کھولے گا۔

(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد ۳ صفحہ ۵۷۔۶۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار کے حاشیہ پر مرزا قادیانی نے لکھا:

اس فیصلہ کو خدا تعالی نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اب اگر میں جھوٹا اور دجال اور ظالم ہوں تو فیصلہ شیخ محمد حسین کے حق میں ہوگا اور اگر محمد حسین ظالم ہے، تو فیصلہ میرے حق میں ہوگا۔ وہ خدا ہر ایک کا خدا ہے۔ جھوٹے کی کبھی تائید نہیں کریگا۔ اب آسانی سے یہ مقدمہ مباہلہ کے رنگ میں آ گیا ہے۔ خدا تعالی سچوں کو فتح بخشے۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد۳ص ۱۶)

چند روز بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے خاص اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:

میں اپنی جماعت کے لئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ اور اسکے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے جسکی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی۔

اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں، مگر چاہیے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالی کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالی کی نظر میں قابل تائید ہوں، تو صلاح اور تقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک انسان عدالت کے کمرہ سے باہر ہے اگرچہ اس کا بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اسلئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالی کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور تقوی اختیار کرو۔ اور خدا تعالی سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرماوے۔ بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ وجدل ہو جاتی ہے۔ اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضرور ہے کہ نیک عملی اور راست بازی اور تقوی میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقوی اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔ دیکھو حضرت موسی جو سب سے زیادہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں حلیم اور متقی تھے، تقوی کی برکت سے فرعون پر کیسے فتح یاب ہوئے۔ فرعون چاہتا تھا کہ ان کو ہلاک کرے لیکن حضرت موسی کی آنکھوں کے آگے خدا تعالی نے فرعون کو مع اس کے تمام لشکر کے ہلاک کیا۔... مجھے افسوس سے اس جگہ یہ بھی لکھنا پڑا ہے کہ ہمارے مخالف ناانصافی اور دروغ گوئی اور کجروی سے باز نہیں آتے۔ وہ خدا کی باتوں کی بڑی جرأت سے تکذیب کرتے اور خدائے جلیل کے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ مجھے امید تھی کہ میرے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے بعد جو بمقابلہ شیخ محمد حسین بٹالوی اور محمد بخش جعفرزٹلی اور ابوالحسن تبّتی کے لکھا گیا تھا، یہ لوگ خاموش رہتے کیونکہ اشتہار میں صاف طور پر یہ لفظ تھے کہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک اس بات کی میعاد مقرر ہوگئی ہے کہ جو شخص کاذب ہوگا خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ اور یہ ایک کھلا کھلا معیار صادق و کاذب تھا جو خدا تعالی نے اپنے الہام کے ذریعہ سے قائم کیا تھا اور چاہیے تھا کہ یہ لوگ اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد چپ ہوجاتے اور ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک خدا تعالی کے فیصلہ کا انتظار کرتے، لیکن افسوس کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ زٹلی مذکور نے اپنے اشتہار ۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء میں وہی گند پھر بھر دیا جو ہمیشہ اسکا خاصہ ہے اور سراسر جھوٹ سے کام لیا۔ وہ اشتہار میں لکھتا ہے کہ کوئی پیشگوئی اس شخص یعنی اس عاجز کی پوری نہیں ہوئی۔ ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنة الله علی الكا ذین ۔....اب یہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء آخری فیصلہ ہے۔ چاہیے کہ ہر طالب صادق صبر سے انتظار کرے۔ خدا جھوٹوں کذابوں دجالوں کی مدد نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ خدا تعالی کا یہ عہد ہے کہ وہ مومنوں اور رسولوں کو غالب کرتا ہے۔ اب یہ معاملہ آسمان پر ہے، زمین پر چلّانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ دونوں فریق اس کے سامنے ہیں اور عنقریب ظاہر ہوگا کہ اس کی مدد اور نصرت کس طرف آتی ہے۔ وآ خر دعوا نا ان الحمد لله رب العا لمین و السلا م علی من اتبع الهدی۔ المشتہر خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء

(مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد ۳ ص ۶۷۔۷۳)

اور مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کا ہمارا اشتہار جو مباہلہ کے رنگ میں شیخ محمد حسین اور اس کے دو ہم راز رفیقوں کے مقابل پر نکلا ہے وہ صرف ایک دعا ہے۔ جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جھوٹے کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ذلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کو جھوٹا مارا جائے۔ یا کسی کوٹھے سے گرے۔ چونکہ محمد حسین اور زٹلی اور تبتّی نے افتراؤں اور لعنتوں اور گالیوں سے صرف میری ذلت چاہی ہے، اس لیے میں نے خدا تعالیٰ سے یہی چاہا ہے کہ اگر درحقیقت میں ذلت کے لائق اور کاذب اور دجال اور لعنتی ہوں جیسا کہ محمد حسین نے اس قسم کی گالیوں سے اپنے رسالے بھر دیئے ہیں اور بار بار میرا دل دکھایا ہے تو اور بھی ذلیل کیا جاؤں اور شیخ محمد حسین کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عزت ملے۔ لیکن اگر میں کاذب اور دجال اور لعنتی نہیں ہوں تو جناب احدیت میں میری فریاد ہے کہ میرے ذلیل کرنے والے محمد حسین اور زٹلی اور تبتّی کو خدا کی طرف سے ذلت پہنچے...... مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جو فریق درحقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں ظالم اور کاذب ہے، اس کو خدا ذلیل کرے گا اور یہ واقعہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک پورا ہو جائے گا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۴۔ راز حقیقت۔ ص ۱۷۳-۱۷۶ بعنوان حاشیہ متعلقہ ص اول مورخہ اشتہار ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء)

دسمبر ۱۸۹۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے کشف الغطاء کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس کے ٹائٹل پر لکھا:

یہ مؤلف تاج عزت جناب ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے باادب گذارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔

یہ رسالہ جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء کو مطبوع ہوا، اس میں لکھا ہے:

ایک شخص محمد حسین نامی نے جو ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ کے اور ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور ہے، میرے پر ایک کفر کا فتویٰ لکھا اور بہت سے مولویوں کے اس پر دستخط کرائے اور مجھے کافر اور دجال ٹھہرایا۔ اور یہاں تک کہ یہ فتویٰ دیا گیا کہ یہ شخص واجب القتل ہے، اور ان کا مال لوٹ لینا جائز اور ان کی عورتوں کو جبراً اپنے قبضہ میں لے کر ان کے ساتھ نکاح کر لینا، یہ سب باتیں درست ہیں، بلکہ موجب ثواب ہیں۔ چنانچہ اشتہار مورخہ ۲۹ رمضان ۱۳۰۸ھ مطبوعہ مطبع حقانی لودیانہ اور رسالہ سیف مسلول مطبوعہ ایجرٹن پریس راولپنڈی کی پشت پر جو محمد حسین کی تحریک سے لکھے گئے ہیں یہ دونوں فتوے موجود ہیں۔ مگر جب رعب گورنمنٹ سے ان فتووں پر عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درآمد نہ ہو سکا تو محمد حسین نے ایک اور تدبیر سوچی کہ اس شخص (مرزا قادیانی) کو نہایت سخت گالیوں اور دلآزار کلمات سے ہمیشہ رنج دینا چاہیے جیسا کہ اس نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ مطبوعہ ۱۸۹۸ء میں کئی جگہ اس بات کا خود اظہار کیا ہے۔ اس قسم کی گندی گالیوں اور بدزبانیوں کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے ایک چالاک شخص کو جس کا نام محمد بخش جعفر زٹلی ہے، اور لاہور میں رہتا ہے، مقرر کیا، اور ہر ایک قسم کے گندے اشتہار خود لکھ کر اس کے نام پر چھپوائے، اور در پردہ وہ سب کارروائی خود محمد حسین کی ہے۔ اور اس اپنی کارروائی سے وہ لوگوں کو اطلاع بھی دیتا رہا ہے، اور اپنے رسالوں میں بھی شیخی کے طور پر یہ کام اپنی طرف منسوب کرتا رہا ہے۔ اور یہ تمام اشتہارات جو نہایت چالاکی اور بدزبانی سے ایک سال سے یا کچھ زیادہ عرصہ سے محمد حسین شائع کر رہا ہے۔ یہ نہایت اوباشانہ طریق سے گندے سے گندے پیرایہ میں لکھے جاتے ہیں اور ان اشتہاروں میں کوئی پہلو میری بے عزتی اور بے آبروئی کا اٹھا نہیں رکھا۔ اور میرے تمام ننگ و ناموس کو خاک میں ملانا چاہا ہے اور ایسی گندی اور ناپاک تہمتوں پر مشتمل ہیں کہ میں گمان بھی نہیں کر سکتا کہ اس سختی اور بے شرمی کا برتاؤ کبھی ذلیل سے ذلیل قوم کے آدمی نے کسی اپنے مخالف کے ساتھ کیا ہو۔ ان اشتہارات میں سے جو ۱۲، اگست ۱۸۹۸ء کا اشتہار ہے جو مطبع تاج الہند میں چھپا ہے۔ ایسا ہی ایک دوسرا اشتہار جو ۲۵ ستمبر ۱۸۹۸ء میں مطبع فخر الدین پریس لاہور میں طبع ہوا۔ اور ایسا ہی ایک تیسرا اشتہار اور ضمیمہ ۱۱ جون ۱۸۹۷ء کا جو اسی مطبع میں طبع ہوا ہے۔ ان چاروں کا نمونہ کے طور پر کسی قدر مضمون اس جگہ درج کرتا ہوں تا حکام کو معلوم ہو کہ کہاں تک میری ذلت کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور نہ ایک ماہ، نہ دو ماہ، بلکہ ایک سال سے ایسے گندے اشتہار جاری کر رہے ہیں جن کے متواتر زخموں کے بعد مجھے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء لکھنا پڑا جس میں جھوٹے کی ذلت خدا تعالی سے طلب کی ہے (حاشیہ از مرزا: یہ اشتہار مباہلہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء اس وقت تک شائع نہیں کیا جب تک کہ کئی اشتہار بدرخواست مباہلہ لوگوں کی طرف سے متواتر میرے پاس نہیں پہنچے۔ چنانچہ علاوہ ان اشتہارات کے ایک چھٹی جعفر زٹلی مورخہ ۱۹ نومبر ۱۸۹۸ء اور پانچ اشتہارات متواتر یکے بعد دیگرے مباہلہ کی درخواست کے متعلق محمد حسین نے آپ شائع کرائے۔ مرزا قادیانی) (قادیانی لوگ کہا کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد مباہلے کے چیلنج مسلمان علماء کو دیتا تھا لیکن ان علماء کو سانپ سونگھ گیا تھا اور کوئی مرزا کے مقابل دم نہیں مارتا تھا۔ لیکن اس تحریر میں تو مرزا صاحب خود فرما رہے ہیں کہ محمد حسین وغیرہ نے پے در پے اسے مباہلہ کے چیلنج کے اشتہار دیئے ہیں، میں ہی دبکا بیٹھا رہا ہوں۔ بہاء)۔ اور محمد حسین کے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاروں اشتہار جو جعفر زٹلی کے نام پر نکالے گئے مجھے بے عزت کرنے کے لیے ان میں نہایت سخت اور گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کیے ہیں۔ یعنی میری نسبت یہ لکھا ہے کہ، اس شخص کی جورو کی اس کے بعض مریدوں سے آشنائی ہے، اور پھر ٹھٹھے سے اپنے تئیں ملہم قرار دے کر میری نسبت لکھا ہے کہ ہمیں الہام ہوا ہے کہ، اس شخص کی جورو محمد بخش جعفر زٹلی سے نکاح کرے گی۔، اور پھر میری نسبت ٹھٹھے سے لکھتا ہے کہ ہمیں الہام ہوا ہے کہ، قادیانی ایک سخت مقدمہ میں ماخوذ ہوکر پا بجولاں قید فرنگ میں ڈالا جائے گا اور جلاوطن ہوگا اور حالت قید میں بالکل دیوانہ اور مخبط الحواس ہوجاوے گا اور اس کے نیچے سے ایک ناسور کا پھوڑا پیدا ہوگا اور اس کو کوڑھ ہوجاوے گا اور اس کے جسم میں بے شمار کیڑے پیدا ہوں گے اور اس کی صورت مطلقاً مسخ ہوجائے گی اور اس کی پیاری بیوی بعض مریدوں سے آشنائی کرے گی اور پھر محمد بخش جعفر زٹلی سے اس کا نکاح ہوگا اور مولوی ابو سعید محمد حسین نکاح خواں ہوں گے (حاشیہ از مرزا: مولوی محمد حسین نے اپنے اشاعۃ السنہ ۱۸۹۸ء میں بڑے تمسخر کے طور پر لکھا ہے کہ، ان کی بیوی کا محمد بخش سے نکاح میں پڑھونگا)۔ اور آخر قادیانی آنکھوں سے اندھا کانوں سے بہرا، زبان سے گونگا خودکشی کرکے فی النار والسقر ہوجائے گا یعنی جہنم میں پڑے گا۔، اور پھر ٹھٹھے کے طور پر آخیر میں لکھتا ہے کہ: یہ سب الہام پورے ہوچکے صرف نکاح باقی ہے۔، اور پھر میری نسبت تیسرے اشتہار میں ٹھٹھے سے لکھتا ہے کہ، سنا ہے کہ اس شخص کو طاعون ہوگئی اور کتوں نے اس کا گوشت کھایا۔ اور پھر جولائی ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں میری تصویر ریچھ کی بنائی ہے۔

..پس جب کہ یہ ظلم محمد حسین اور اس کے گروہ یعنی محمد بخش جعفر زٹلی وغیرہ کا حد سے گذر گیا اور مجھے اس حد تک ذلیل کیا گیا کہ کوئی ایسا لفظ ذلت کا نہ چھوڑا جو میری نسبت استعمال نہ کیا۔ اور پھر مباہلہ کے لئے متواتر درخواست بھیجی، تو بالآخر میں نے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء جاری کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ خدا تعالی ہم دونوں گروہ میں سے اس کو ذلیل کرے جو جھوٹا ہے اور پھر اس اشتہار کی شرح ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء کے اشتہار میں اور بھی تصریح کردی اور محمد حسین نے میرے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے جھوٹے طور پر یہ معنی کئے کہ اس میں میرے قتل کرنے کی دھمکی دی ہے.....اس رسالے کے اخیر پر اپنے دو اشتہار یعنی ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء اور ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء کا ترجمہ انگریزی میں شامل کردیا ہے۔ یہ بات کہ میں نے کیوں یہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء لکھا اور کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ضرورت کی وجہ سے میں اس کے لکھنے کا مجاز تھا، اس کا جواب میں ابھی دے چکا ہوں کہ میں ایک سال سے زیادہ عرصہ تک گندہ اشتہاروں کا نشانہ رہا۔ یعنی محمد حسین اور اس کے گروہ کی طرف سے میری نسبت برابر ایک برس تک گالیوں کے اشتہار جاری ہوتے رہے اور ان اشتہارات میں میری سخت اہانت اور بے عزتی کی گئی اور مجھے ذلیل کرنے میں انتہا تک کوشش کی گئی۔ یہاں تک کہ میری مستورات پر محض مفسدانہ شرارت سے بدکاری اور زنا کا الزام لگایا (مرزا صاحب کی بیوی تو اس وقت ایک ہی تھی، مستورات کہاں سے آگئیں۔ بہاء) اس وجہ دلآزاری اور بے حرمتی کے وقت جو انسانی غیرت کو حرکت میں لاتی ہے میرا حق تھا کہ میں عدالت میں نالش کرتا لیکن میں نے اپنے فقیرانہ اور صابرانہ طریق کے لحاظ سے کوئی نالش نہ کی اور ایک سال کے قریب تک ایسے اشتہارات جن کا ایک ایک لفظ میری بے عزتی کے لئے لکھا گیا تھا محمد حسین اور اس کے گروہ نے بذریعہ ڈاک قادیان میں میرے پاس پہنچائے حالانکہ میں ایسے گندے اخباروں اور اشتہاروں کا خریدار نہ تھا۔ پس جب کہ بارہا مجھے اس قسم کی گالیوں اور بہتانوں سے آزار پہنچایا گیا تو آخر میں نے مدت دراز کے صبر کے بعد نہایت نیک نیتی سے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء جو محض اس مضمون پر مشتمل تھا کہ جھوٹے کو خدا ذلیل کرے، مگر اسی قسم کی ذلت سے جو اس نے مجھے پہنچائی، جاری کیا۔..خاکسار راقم مرزا غلام احمد از قادیان ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء

(روحانی خزائن جلد ۱۴ (کشف الغطا مصنفہ مرزا قادیانی) ص ۱۹۶۔۲۰۰)

نیز مرزا قادیانی نے فرمایا کہ:

شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبّتی مذکور کو جنھوں نے میرے ذلیل کرنے کے لیے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر (یہ تیرہ مہینے خدا تعالیٰ کے الہام سے معلوم ہوئے ہیں یعنی سال پر ایک ماہ اور زیادہ ہے) غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیز گار ہیں اور میں کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر۔ اور اگر مجھے تیری جناب میں وجاہت اور عزت ہے تو میرے لیے یہ نشان ظاہر فرما کر کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر۔ آمین ثم آمین۔ یہ دعا جو میں نے کی اس کے جواب میں یہ الہام ہوا 'میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا' اور ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہے ناجائز تحریر کا کام کیا اور وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے اور افسوس کریگا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔اور چند عربی الہام ہوئے (جیسا کہ) وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ (الفرقان:۲۷) جَزَآءُ سَیِّئَةٍ بِمِثْلِهَا (یونس:۲۷)

(قادیانی تذکرہ۔صفحہ ۳۲۴۔۳۲۵)

مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

مولوی محمد حسین آج تک توہین اور تحقیر اور گالیاں دینے سے باز نہ آیا۔اور گندی گالیوں کے مضمون اپنے ہاتھ سے لکھے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبّتی کے نام سے پر چھپوائے...یہی موجبات تھے جن کی وجہ سے میں نے اشتہار مباہلہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو شائع کیا۔جس کے بعد محمد حسین نے ایک چھری خریدی جس سے مجھے اس طور سے بدنام کرنا منظور تھا کہ گویا میں اس کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔لیکن جس شخص نے پہلے اس سے میرے قتل کا فتوی دیا اس کا چھری خریدنا کس بات کی دلالت کرتا ہے؟

(قادیانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۹۔۴۳۸)

مرزا صاحب کی نومبر اور دسمبر ۱۸۹۸ء کی ان تحریروں سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ مختصراً یوں ہے کہ مولانا بٹالوی ؒ، مولانا محمد جعفر زٹلی ؒ اور مولانا ابوالحسن تبّتی ؒ رسائل اور اشتہارات کے ذریعے مرزا صاحب کے عقائد ونظریات کا رد کر رہے تھے۔مرزا صاحب کو ان بزرگوں کے کلام اور طرز کلام سے اگرچہ بہت تکلیف ہو رہی تھی لیکن وہ (بقول خود) ایک عرصہ تک صبر کرتے رہے۔پھر ان کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور انہوں نے بارگاہ احدیت میں دعا فرمائی کہ: اے اللہ اگر وہ (یعنی مرزا) کاذب اور دجال ہیں تو بٹالوی، زٹلی اور تبّتی کو عزت عطا فرما، اور خود انہیں (یعنی مرزا کو) ذلیل کر۔اور اگر وہ کاذب اور دجال نہیں ہیں تو اے اللہ ان تینوں کو ذلیل کر اور خود انہیں (مرزا) عزت عطا فرما۔اور یہ کہ اے اللہ یہ (عزت وذلت کا) فیصلہ تیرہ ماہ یعنی ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک کے عرصہ میں ہو جائے۔

مرزا صاحب نے عزت وذلت کی اس دعا کے نتیجے کو اپنے اور مخالفین کے درمیان آخری فیصلہ قرار دیا اور فرمایا کہ یہ کام ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ہو جائے گا۔انہوں نے یہ بھی لکھا کہ اس دعا کے بعد انہیں الہام ہوا ہے کہ اللہ ظالم کو ذلیل اور رسوا کرے گا اور انہوں نے واضح طور پر یہ بھی لکھ دیا کہ یہ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوری ۱۹۰۰ء تک تیرہ ماہ کی مدت انہیں خدا تعالیٰ کے الہام سے معلوم ہوئی ہے۔

یہ ہے مولانا محمد حسین بٹالویؒ اور ان کے دوستوں سے آخری فیصلہ کے بارے میں مرزا قادیانی کی دعا اور الہام اور پیش گوئی، جس میں بتایا گیا ہے کہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک مولانا بٹالویؒ اور ان کے ساتھیوں کو ذلت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس ذلت کو حق و باطل کا معیار ٹھہرا کر انہوں نے اپنے اور مولانا بٹالویؒ کے درمیان آخری فیصلہ قرار دیا۔

نومبر ۱۸۹۸ء کے اشتہار مباہلہ اور آخری فیصلہ کے بعد مرزا قادیانی نے حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ اور ان کے ساتھیوں کے شب و روز اور عالم اسلام کے حالات پر گہری نظر رکھنا شروع کر دی۔ کسی جانب پتہ بھی جنبش کرتا تو مرزا صاحب کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑتا۔ پھر انہوں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء کو یعنی کم و بیش ایک ماہ بعد ہی اپنی اس پیش گوئی کے پورا ہو جانے کا اعلان کر دیا جو تیرہ ماہ میں پورا ہونا تھی اور ایک اشتہار شائع کر دیا جس میں بڑے طمطراق کے ساتھ اپنے سلطان القلم ہونے کی بایں الفاظ داد دی:

میری وہ پیش گوئی جو الہام ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء میں فریق کاذب کے بارے میں تھی ......مولوی محمد حسین بٹالوی پر پوری ہوگئی......محمد حسین نے مذہبی اختلاف کی وجہ سے مجھے دجال اور کذاب اور ملحد اور کافر ٹھہرایا تھا اور اپنی جماعت کے تمام مولویوں کو اس میں شریک کر لیا تھا اور اسی بنا پر وہ لوگ میری نسبت بدزبانی کرتے تھے اور گندی گالیاں دیتے تھے۔ آخر میں نے تنگ آ کر اسی وجہ سے مباہلہ کا اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء جاری کیا... سو آج وہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۴ (کشف الغطاء) صفحہ ۲۲۲، مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد ۳ صفحہ ۴۷)

اور مرزا صاحب نے ۲۷ دسمبر کے اشتہار میں لکھا:

حفظ امن کے لئے نہایت سہل طریق یہی ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے نامی مولویوں سے دریافت کیا جائے کہ یہ شخص (محمد حسین) جو ان کا سرگروہ اور ایڈووکیٹ کہلاتا ہے کیا اعتقاد ہیں؟ اور کیا جو کچھ یہ گورنمنٹ کو اپنے اعتقاد بتلاتا ہے اپنے گروہ کے مولویوں پر بھی ظاہر کرتا ہے؟ کیونکہ ضرور ہے کہ جن مولویوں کا یہ سرگروہ اور ایڈووکیٹ ہے ان کے اعتقاد بھی یہی ہوں جو سرگروہ کے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالآخر ایک اور ضروری امر گورنمنٹ کی توجہ کے لئے یہ ہے کہ محمد حسین نے اپنی اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ نمبر ۳ میں میری نسبت اپنے گروہ کو اکسایا ہے کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ پس جب کہ ایک قوم کا سرگروہ میری نسبت واجب القتل ہونے کا فتوی دیتا ہے تو مجھے گورنمنٹ عالیہ کے انصاف سے امید ہے کہ جو کچھ ایسے شخص کی نسبت قانونی سلوک ہونا چاہیے، وہ بلا توقف ظہور میں آوے، تا اس کے معتقد ثواب حاصل کرنے کے کے لئے اقدام قتل کے منصوبے نہ کریں۔ فقط۔ راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء (مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد۳ ص ۷۷۔۷۸) (حاشیہ از مرزا: محمد حسین نے اس قتل کے فتوی کے وقت یہ جھوٹا الزام میرے پر لگایا ہے کہ گویا میں نے حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین کی ہے اس لئے میں قتل کرنے کے لائق ہوں۔ مگر یہ سراسر محمد حسین کا افترا ہے۔ جس حالت میں مجھے دعوی ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور حضرت عیسی علیہ السلام سے مجھے مشابہت ہے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ میں اگر نعوذ باللہ حضرت عیسی علیہ السلام کو برا کہتا تو اپنی مشابہت ان سے کیوں بتلاتا کیونکہ اس سے تو خود میرا برا ہونا لازم آتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد۳ ص ۷۸ حاشیہ)

اور مرزا قادیانی نے اپنے اخبار الحکم قادیان میں ایک اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ بعنوان ایک پیش گوئی کا پورا ہونا، شائع کیا۔ بقول مرزا:

اس میں یہ بیان ہے کہ پیش گوئی مندرجہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء جس کا خلاصہ یہ تھا جزاء سيئة بمثلها و ترهقهم ذلة آج پوری ہوگئی۔ اس پیشین گوئی کا حاصل مطلب یہی تھا کہ فریق ظالم نے فریق مظلوم کو جس قسم کی ذلت پہنچائی ہے اسی قسم کی ذلت فریق ظالم کو پہنچے گی اور ضرور پہنچے گی کوئی اس کو روک نہیں سکتا سو وہ ذلت فریق ظالم کو پہنچ گئی۔

(اس اشتہار میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ)... میں نے مولوی محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ کے مقابل پر اس کی بہت سی گالیوں اور بہتانوں اور دجال کذاب کافر کہنے کے بعد اور اس کی اس پلید گندہ زبانی کے بعد جو اس نے خود اور اپنے دوست محمد بخش جعفر زٹلی وغیرہ کے ذریعہ سے میری نسبت کی تھی، ایک اشتہار بطور مباہلہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو لکھا تھا (یعنی مرزا قادیانی نے بقول خود مولانا محمد حسین وغیرہ سے مباہلہ کر لیا۔ بہاء) اور اس میں فریق ظالم اور کاذب کی نسبت یہ عربی الہام تھا کہ جزاء سيئة بمثلها و ترهقهم ذلة یعنی جس قسم کی فریق مظلوم کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدی پہنچائی گئی ہے اسی قسم کی فریق ظالم کو جزا پہنچے گی۔ سو آج یہ پیش گوئی کامل طور پر پوری ہوگئی کیونکہ مولوی محمد حسین نے بدزبانی سے میری ذلت کی تھی، اور میرا نام کافر اور دجال اور کذاب اور ملحد رکھا تھا، اور یہی فتوی کفر وغیرہ کا میری نسبت پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں سے لکھوایا۔ اور اسی بنا پر محمد حسین مذکور کی تعلیم سے اور خود اس کے لکھوانے سے محمد بخش جعفر زٹلی لاہور وغیرہ نے گندے بہتان میرے پر اور میرے گھر کے لوگوں پر لگائے۔ سو اب یہی فتوی پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں بلکہ خود محمد حسین کے استاد نذیر حسین نے اس کی نسبت دے دیا۔ یعنی یہ کہ وہ کذاب اور دجال اور مفتری اور کافر اور بدعتی اور اہل سنت سے خارج بلکہ اسلام سے خارج ہے۔ اور اس فتوی کا باعث یہ ہوا کہ محمد حسین مذکور نے تمام علماء پر اپنا عقیدہ یہ ظاہر کر رکھا تھا کہ وہ ان کی طرح اس مہدی موعود کا منتظر ہے جو بنی فاطمہ میں سے خلیفہ ہوگا اور کافروں سے لڑے گا اور مسیح موعود اس کی مدد کے لئے اور اس کی خون ریزی کے کاموں ہاتھ بٹانے کے لئے آسمان سے اترے گا۔ اور اس نے علماء کو یہ بھی کہا تھا کہ پہلے میں نے غلطی سے ایسا خیال کیا تھا کہ مہدی کے آنے کی حدیثیں صحیح نہیں ہیں، مگر میں نے اب اس قول سے رجوع کرلیا ہے۔ اور اب میں پختہ اعتقاد سے جانتا ہوں کہ ایسا مہدی ظہور آئے گا اور عیسائیوں اور دوسرے کافروں سے لڑیگا اور اس کی تائید کیلئے عیسی علیہ السلام آسمان سے اترینگے، تا دونوں مل کر کافروں کو مسلمان کریں یا مار ڈالیں۔ یہ اعتقاد اس وقت محمد حسین نے مولویوں میں جوش پھیلانے کیلئے ظاہر کیا تھا جب کہ اس نے میرے کافر ٹھہرانے کے لئے ایک فتوی لکھا تھا۔ اور بیان کیا تھا کہ یہ شخص مہدی موعود کے آنے سے اور اس کی لڑائیوں سے منکر ہے۔ لیکن جب ان دنوں محمد حسین کو گورنمنٹ سے زمین لینے کی ضرورت پیش آئی تو اس نے پوشیدہ طور پر ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو انگریزی میں ایک فہرست شائع کی جس میں اس نے گورنمنٹ کو اپنا یہ احسان جتلایا کہ میں اس مہدی موعود کو نہیں مانتا جس کے مسلمان منتظر ہیں اور وہ تمام حدیثیں جھوٹی ہیں جن میں اس کے آنے کی خبر ہے۔ اور اس کی بدقسمتی سے اس انگریزی فہرست کی مسلمانوں کو اطلاع ہوگئی اور لوگوں نے بڑا تعجب کیا کہ یہ کیسا منافق ہے کہ اپنی قوم کے آگے مہدی موعود کے آنے کے بارے میں اپنا اعتقاد ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کو یہ سناتا ہے کہ میں اس اعتقاد کا مخالف ہوں۔ تب میں نے اس کے بارے میں ایک استفتاء لکھا اور فتوی لینے کے لئے پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں کے سامنے پیش کیا۔ تب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولویوں اورنذیر حسین اس کے استاد نے بھی وہ استفتاء پڑھ کر اسی طرح محمد حسین کو کافر اور دجال ٹھہرایا جیسا کہ مجھے ٹھہرایا تھا۔اوراسی طرح ذلت کے الفاظ اس کی نسبت لکھے جیسا کہ محمد حسین نے میری نسبت لکھے تھے۔سو وہ اسی طرح ذلیل کیا گیا جیسا کہ اس نے جھوٹے فتووں سے مجھے ذلیل کیا تھا۔سواس طرح پر یہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔ یہ سچ ہے کہ میں ایسے خونی مہدی کونہیں مانتا کہ جوتلوار سے لوگوں کواسلام میں داخل کرنا چاہے گا اور نہ ایسے مسیح کے آسمان سے اترنے کا میں قائل ہوں جوناحق اس خون ریزی میں شریک ہوگا۔اور میں نے دلائل قویہ سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ اعتقاد خونی مہدی اور ایسے مسیح کے آسمان سے اترنے کا سراسر جھوٹ اور لغواور بے اصل ہے اور قرآن وحدیث سے سراسر مخالف ہے۔اب ہر ایک سوچ سکتا ہے کہ اس منافقانہ کاروائی سے محمد حسین گورنمنٹ کوتو کچھ کہتا رہا اور پوشیدہ طور پر لوگوں کو کچھ کہتا رہا۔کامل درجہ پر اس کی ذلت ہوگئی ہے۔اور مولویوں کی طرف سے وہ برے خطاب بھی اس کومل گئے ہیں جوسراسر ظلم سے اس نے مجھے دیئے تھے یعنی ہر ایک نے اس کو کذاب اور دجال کہا ہے۔

(مرزا قادیانی لکھتا ہے) رہا یہ امر کہ اب گورنمنٹ اس کی نسبت کیا رائے رکھتی ہے،سو ہماری دانا گورنمنٹ ادنی توجہ سے سوچ سکتی ہے کہ ایسا منافق جس نے گورنمنٹ کے سامنے یہ جھوٹ بولا کہ میں یہ کاروائی کر رہا ہوں کہ خونی مہدی کے آنے کے خیالات لوگوں کے دل سے مٹادوں اور مولویوں کو یہ لکھ لکھ کر دیتا رہا کہ اس اعتقاد پر پختہ رہو کہ مہدی خونی فاطمہ کی اولاد سے ضرور آئے گا اور کہتا رہا کہ جوشخص یہ اعتقاد چھوڑتا ہے وہ کافر ہوجاتا ہے۔ایسے منافق کے قول اور فعل کا کیا اعتبار ہے؟ اور کون سا فائدہ اس کے وجود سے گورنمنٹ کو پہنچ سکتا ہے؟

پھر دوسری خیانت جواسکی ذلت کا موجب ہے یہ ہے کہ اس نے گورنمنٹ پر یہ ظاہر کیا ہے کہ میں سلطان روم کوخلیفہ برحق نہیں سمجھتا کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہے۔اور پھر اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۳ سطر ۶ میں میری مخالفت کیلئے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ سلطان المعظم مسلمانوں کے مذہبی پیشوا اور خلیفہ برحق ہیں،ان سے استغناء موجب کفر ہے۔اب اس جگہ اس نے سلطان روم کوخلیفہ برحق مان لیا اور انگریزوں کی سلطنت کی نسبت اسی صفحہ میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ انکی اطاعت پولیٹکل نظر سے یعنی محض منافقانہ طور پر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصلحت وقت کے لحاظ سے کرنی چاہیے مگر مذہبی نظر سے یعنی دلی اخلاق سے صرف سلطان ہی واجب الاطاعت ہے۔، اس تقریر میں اس نے یہ خیانت کی ہے کہ جو مذہبی آزادی اور جو مذہبی فوائد ہمیں سلطنت انگریزی سے پہنچے ہیں ان سب کا انکار کر دیا ہے اور سرکار انگریزی کے ایک ثابت شدہ احسان کا خون کر دیا ہے۔ اور یہ نہیں سوچا کہ سکھوں کے وقت میں جب ہمارے تمام دینی فرائض روکے گئے تھے اور مذہبی احکام کے بجالانے میں ہر وقت جان اور مال اور عزت کا اندیشہ تھا یہاں تک کہ بلند آواز سے بانگ نماز دینے سے مسلمانوں کے خون بہائے جاتے تھے، اس وقت سلطان روم کہاں تھا؟ آخر انگریز ہی ہے جو ہمارے چھڑانے کے واسطے عقاب کی طرح دور سے آئے اور صدہا دینی روکوں سے ہمیں آزادگی دی۔ یہ بڑی بدذاتی ہوگی کہ ہم اس سے انکار کریں کہ گورنمنٹ انگریزی کے وجود سے دینی فائدہ ہمیں کچھ بھی نہیں پہنچا ہے بلاشبہ پہنچا ہے بلکہ سلطان روم سے زیادہ پہنچا ہے۔ اس گورنمنٹ کے آنے سے ہم اپنے فرائض مذہبی آزادی سے ادا کرنے لگے۔ ہمارے مذہبی مدرسے کھل گئے۔ ہمارے واعظ خوب تسلی سے وعظ کرنے لگے۔ سکھوں کے وقت کسی ہندو کو مسلمان کرنے سے اکثر خون ہو جاتے تھے صدہا مسلمان اسی وجہ سے قتل کئے گئے بلکہ آگ میں جلائے گئے اور درندوں کے آگے ڈالے گئے۔ اب انگریزی عمل داری کا جھنڈا ہمارے ملک میں کھڑا ہونے سے ہزارہا ہندو مسلمان ہو گئے۔ ہزارہا دینی کتابیں شائع ہو گئیں۔ اور مسلمانوں نے اعلیٰ درجہ تک دینی علوم میں ترقی کی۔ اور ہمیں اس گورنمنٹ کے آنے سے وہ دینی فائدہ پہنچا کہ سلطان روم کے کارناموں میں اس کی تلاش کرنا عبث ہے۔ اب کس قدر ناشکری بلکہ بدذاتی ہوگی اگر ہم ان تمام احسانوں کو اندر ہی اندر دبا دیں اور اس شکر کا اقرار نہ کریں جو انصاف کی رو سے ہمیں کرنا لازم ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ انگریزی سلطنت سے ہمیں آزادی اور دینی فائدہ نہیں پہنچا؟ ہرگز سچ نہیں۔

(مرزا قادیانی اس اشتہار میں لکھتا ہے) پھر محمد حسین کا یہ قول کہ وہ یہ تمام احسانات سلطان روم کی طرف منسوب کرتا ہے کس قدر بے انصافی اور ظلم پر مبنی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم لوگ انگریزوں کی اطاعت محض پولیٹکل نظر سے کرتے ہیں، اور ورنہ دینی حمایت ان کی طرف سے کچھ بھی نہیں، یہ سب سلطان کی طرف ہے۔ یہ دونوں فقرے اس کے ایسے برے اور گندے اور فتنہ انگیز ہیں کہ اگر میرے منہ سے بھی نکلے ہوتے تو میں ضرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اوپر فتوی دیتا کہ میں نے سرکار انگریزی کے بے شمار دینی احسانوں کے مقابل سخت ناشکر گزاری اور نمک حرامی کا کلمہ استعمال کیا ہے۔ان لوگوں نے اسی بنا پر مجھے کافر ٹھہرایا تھا جب کہ میں نے سلطان روم کے مقابل پر گورنمنٹ انگریزی کے احسانات کو ترجیح دی تھی جس کی نسبت سید احمد خان۔سی ایس آئی نے اپنے علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ معہ تہذیب الاخلاق ۲۴ جولائی ۱۸۹۷ء میں میری گواہی دی تھی۔

اب خلاصہ کلام یہ کہ حیادار آدمی کے لئے یہ ذلت بھی کچھ تھوڑی نہیں کہ گورنمنٹ کے سامنے جھوٹ بولا اور اپنی قوم سے بھی اپنی نسبت کا فر اور کذاب اور مفتری کا فتوی سنا۔سو بلاشبہ وہ الہامی پیشین گوئی اس پر پوری ہوگئی..جس میں لکھا تھا کہ فریق ظالم اسی قسم کی ذلت دیکھے گا جو اس نے فریق مظلوم کی کی۔اب ذیل میں مولویوں کا وہ فتوی جس میں مولوی نذیر حسین محمد حسین کا استاد بھی شامل ہے لکھتا ہوں اور ناظرین پر اس بات کا انصاف چھوڑتا ہوں کہ میرے الہام ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو غور سے پڑھ کر خود گواہی دیں کہ خدا تعالی نے کیسے وہی الفاظ محمد حسین کی نسبت مولویوں کے مونہہ سے نکالے جو محمد حسین نے میری نسبت کہے تھے اور یہی معنی اس الہامی فقرہ کے ہیں کہ جزاء سیئة بمثلھا۔نقل فتوی شامل ہذا ہے ۔راقم خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ۳ جنوری ۱۸۹۹ء۔(اخبار الحکم قادیان ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء ص ۴۔۵)

(مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد ۳ ص ۹۱۔۹۶)

۶ جنوری ۱۸۹۹ء کو مرزا غلام احمد قادیانی ،ایک پیش گوئی کا پورا ہونا، کے عنوان سے ایک اور اشتہار دیا جس میں لکھا:

اے علماء پنجاب و ہندوستان ...آپ لوگ جانتے ہیں کہ مولوی محمد حسین اڈیٹر اشاعۃ السنہ جو آپ لوگوں کا سرگروہ کہلاتا ہے کئی سال سے مجھے مہدی معہود کا منکر قرار دے کر کیسی بدگوئی اور بدزبانی کی کاروائی میری نسبت کر رہا ہے یہاں تک کہ اب اس نے گالیوں اور طرح طرح کے افتراؤں اور تہمتوں کو انتہاء تک پہنچا دیا اور میری توہین اور ازالہ حیثیت عرفی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور ایک شخص محمد بخش جعفر زٹلی نام کو کوئی قسم کی طمع دے کر اس بات کے لئے مقرر کیا کہ وہ اس بات کا برابر سلسلہ جاری رکھے کہ طرح طرح کے گندے اشتہار گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت جاری کرے۔پس بے عزتی اور توہین اور ازالہ حیثیت عرفی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کی گئی اوراب تک برابر بلا ناغہ یہ سلسلہ جاری رہااور بار بار اشتہاروں اورخطوط کے ذریعہ سے مباہلہ کی درخواست بھی کی گئی تو مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ ناپاک کاروائی محمد حسین اوراس کے رفیقوں کی کسی فتنہ کا موجب نہ ہو اور میرے گروہ کواس سے اشتعال پیدا نہ ہواس لئے میں نے اپنی جماعت کو گورنمنٹ میں میموریل بھیجنے کی صلاح دی تا کہ گورنمنٹ کی طرف سے انتظاماً اس گندی کاروائی کے انسداد کے لئے کوئی حکم جاری ہواوراس طرح پر ایک مظلوم فرقہ اپنا انصاف پا کر خاموشی اختیار رکھے۔لیکن گورنمنٹ کی طرف سے اس میموریل کا صرف اس قدر جواب آیا کہ بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرنی چاہیے۔اوراس جواب کا یہ نتیجہ ہوا کہ محمد حسین اور اسکے رفیق محمد بخش نے اپنی بدگوئی کے اشتہار شائع کرنے میں اور بھی ترقی کی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عدالتوں میں نالش کرنا ہمارا طریق نہیں ہے سوانہوں نے پہلے سے بھی زیادہ تیزی اور گندہ زبانی سے میری نسبت گالیوں سے بھرے ہوئے اشتہار شائع کرنے شروع کر دیئے اوراس پر جعفرزٹلی محمد حسین کی ایماء سے مباہلہ پر بھی زور دیتا رہا چنانچہ کئی اشتہار مباہلہ کے لئے بھیجے اور ہمارے دل کو بار بار دکھایا۔ چونکہ ان فتنہ انگیز تحریروں کے بداثر کا اندیشہ تھا اس لئے میں نے ان فتنوں کے روکنے کی غرض سے یہ مصلحت سمجھی کہ مباہلہ کے طور پر نہایت نرم الفاظ میں ایک اشتہار لکھوں سومیں نے ایک اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ءکوشائع کیا اس اشتہار کا خلاصہ مطلب صرف ایک دعا تھی یعنی یہ کہ ہم دونوں فریق میں سے جو ظالم ہے خدااس کو ذلیل کرے اوراس دعا پر ایک الہام ہوا تھا جس میں ارادہ الٰہی ان الفاظ میں بتلایا گیا تھا کہ جزاء سیئة بمثلها و ترهقهم ذلة یعنی جس فریق ظالم کی طرف سے فریق مظلوم کو کوئی بدی پہنچی ہے اسی قسم کی بدی اس کو پہنچے گی۔سو یہ پیش گوئی محمد حسین کے حق میں بہت جلدی پوری ہوگئی۔سو یہ الہام کامل طور پر ۲۹ دسمبر ۱۸۹۸ءکو پورا ہو گیا کیونکہ اس پیش گوئی کے شائع کرنے کے بعد تاریخ مذکورہ میں محمد حسین کی یہ ایک خیانت آمیز کاروائی پکڑی گئی کہ اس نے محض دروغ گوئی کی راہ سے گورنمنٹ عالیہ انگریزی کو یہ یقین دلایا کہ وہ اس مہدی کے آنے کا منکر ہے جو بنی فاطمہ میں سے آئے اور کافروں سے لڑے گا۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔جلد۳ص۱۰۱۔۱۰۳)

نیز مرزا صاحب نے انگریزی میں ایک دستاویز حکومت وقت کی توجہ کے لئے تیار کی اوراس کا اردو ترجمہ بایں الفاظ شائع فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل اس ڈیفنس کی جوانگریزی میں چھاپا گیا:

(مرزا صاحب لکھتے ہیں) میں عدالت میں اپنی بریت ثابت کرنے کے لئے بطور ڈیفنس یہ عریضہ لکھتا ہوں... میں سب سے اول اس بات کو پیش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء میں کوئی ایسی پیش گوئی نہیں کی جس سے محمد حسین یا اس کے کسی اور شریک کی جان یا مال یا عزت کو خطرہ میں ڈالا ہو، یا خطرہ میں ڈالنے کا ارادہ ہو۔ میرا اشتہار مباہلہ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء جو فریق مخالف کی کئی چھپی ہوئی درخواست مباہلہ اور کئی قلمی خطوط طلبی مباہلہ کے بعد لکھا گیا اور ایسا ہی دوسرا اشتہار جو ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو شائع ہوا۔ یہ دونوں اشتہار صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ اس پیش گوئی میں یعنی جو عربی الہام مندرجہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء میں ذلت کا لفظ ہے اس سے فریق کاذب کی ذلت مراد ہے... چنانچہ یہ پیش گوئی اپنے اصلی معنی کے رو سے پوری بھی ہوگئی کیونکہ محمد حسین نے مع اپنے گروہ کے جو فتوی کفر کا میری نسبت دیا تھا اور میرا نام دجال اور کذاب اور مفتری رکھا تھا، ایسا ہی اس کی نسبت اس کے ہم مشرب علماء نے فتوی دے دیا... میں اس بات کا ثبوت دیتا ہوں کہ میری کاروائی محمد حسین کے مقابل پر اخیر تک سلامت روشی کے ساتھ رہی ہے اور میں نے بہت سے گندے اشتہار دیکھ کر جو اس کی تعلیم سے لکھے گئے تھے جن کا بہت سا حصہ خود اس نے اپنی اشاعۃ السنہ میں نقل کیا ہے وہ صبر کیا ہے جو دنیاداروں کی فطرت سے ایسا صبر ہونا غیر ممکن ہے۔ محمد حسین نے میرے ننگ و ناموس پر نہایت قابل شرم کمینگی کے ساتھ اور سراسر جھوٹ سے حملہ کیا ہے اور میری بیوی کی نسبت محض افترا سے نہایت ناپاک کلمے لکھے ہیں اور مجھے ذلیل کرنے کے لئے بار بار یہ کلمات شائع کئے کہ: یہ شخص لعنتی اور کتے کا بچہ ہے اور دوسو جوتہ اس کے سر پر لگانا چاہیے اور اس کو قتل کر دینا ثواب ہے۔ لیکن یہ کون ثابت کر سکتا ہے کہ کبھی میں نے اس کے یا اس کے گروہ کی نسبت ایسے الفاظ استعمال کئے....

میری نیک نیتی اس سے ظاہر ہے کہ قریباً ڈیڑھ برس کے عرصہ تک محمد حسین نے نہایت سخت اور گندے الفاظ کے ساتھ مجھے دکھ دیا۔ پہلے ایسے ناپاک اشتہار محمد بخش جعفر زٹلی کے نام پر شائع کئے اور پھر نقل کے طور پر ان کو اپنی اشاعۃ السنہ میں لکھا، اور کئی دوسرے لوگوں سے بھی یہ کام کرایا۔ مگر میں چپ رہا اور اپنی جماعت کو ایسے گندے الفاظ بالمقابل بیان کرنے سے روک دیا... جب میری جماعت ایسی گالیوں سے نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجہ دردمند ہوئی اور ایسے اشتہار لاہور کے گلی کوچوں اور مسجدوں میں محمد حسین نے چسپاں کرا دیئے، تو میں نے اپنی جماعت کو یہ صلاح دی کہ وہ بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر بالقابہ اس بارے میں میموریئل بھیجیں۔ چنانچہ میموریل بھیجا گیا، جس کے چند پرچے میرے پاس موجود ہیں۔ پھر جب اس ذریعہ سے اس فتنہ کا انسداد نہ ہوا، تو ایک اور میموریل پندرہ ہزار یا شائد سولہ ہزار معزز لوگوں کے دستخط کرا کر بحضور وائسرائے بالقابہ اسی غرض کے حصول کے لئے روانہ کیا گیا اس کے چند پرچے بھی موجود ہیں (اگر چند پرچے موجود ہیں تو پندرہ ہزار یا شائد سولہ ہزار لکھنے کی کیا ضرورت ہے، پرچے دیکھ کر صحیح تعداد معلوم کر کے لکھی ہوتی۔ بہاء) مگر اس کا بھی کوئی جواب نہ آیا۔ تب گندی گالیوں کے دینے میں اور بھی محمد حسین نے نہایت بے باکی سے آگے قدم رکھا۔ چنانچہ ان گالیوں کا نمونہ محمد بخش جعفر زٹلی کے اس اشتہار سے ظاہر ہوتا ہے جو اس نے ۱۱ جون ۱۸۹۷ء میں شائع کیا۔ اس اشتہار میں اس کی عبارت جو درا صل محمد حسین کی عبارت ہے، یہ ہے: مرزا عیسائیوں کا کوڑا اور گندگی اٹھانے کے لئے تیار اور راضی ہے اور اپنا منہ ان کی جوتیوں پر ملنے کے لئے اس نے برٹش گورنمنٹ کو خدا کا درجہ دے دیا ہے۔ اس خر دجال نے حضرت سلطان المعظم یعنی سلطان روم کی نسبت ایسی بیہودہ گوئی کی ہے کہ جی چاہتا ہے کہ یہ خبیث باطنی شیطان سامنے بٹھایا جائے اور دو سو جوتے مارے جائیں اور جب شمار کرتے وقت عدد بھول جائے، تو پھر از سر نو گننا شروع کیا جائے۔ اس کتے کے بچے پر لعنت۔ سلطان کی نسبت حقارت آمیز لفظ استعمال کرنے سے تو یہی اچھا ہوتا کہ وہ کھلا کھلا عیسائی ہو جاتا... ایسا ہی اس اشتہار کے ساتھ ایک تصویر لکھی ہے جس میں مجھے شیطان بنایا ہے۔

محمد حسین کا یہی طریق ہے کہ یہ گندے اشتہار پہلے اس کے نام پر شائع کرتا ہے اور پھر نقل کے طور پر اپنی اشاعۃ السنہ میں شائع کرتا ہے تا اگر کوئی اعتراض کرے کہ تو نے مولوی کہلا کر ایسی گندی اور قابل شرم کاروائی شروع کر رکھی ہے تو فی الفور اس کا جواب دیتا ہے کہ میں تو صرف اپنی اشاعۃ السنہ میں دوسرے کے کلام کو نقل کرتا ہوں اس میں کیا حرج ہے۔ لیکن اگر محمد بخش جعفر زٹلی وغیرہ کو عدالت خود بلا کر دریافت کرے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سارا پردہ کھل جائیگا۔.... راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۰ جنوری ۱۸۹۹ء

(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد۳ ص ۱۱۵۔۱۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ ، نے مرزا غلام قادیانی کی پیش گوئی ، اشتہار مباہلہ ، اور پیش گوئی پوری ہونے کے دعوی پر تبصرہ فرماتے ہوئے ۱۹۰۲ء میں ایک مضمون

پرافٹ قادیان کی پیشگوئی: ۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء

کے زیرِ عنوان لکھا، جسے ہم اشاعۃ السنہ سے یہاں نقل کرتے ہیں۔ مولانا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد پرافٹ (پیشین گو) قادیان کا تو یہ دعوی ہے کہ اس کی صدہا بلکہ ہزارہا پیش گوئیاں پوری ہوگئی ہیں جن کو اس کے کم فہم و نادان پیروان نے مان لیا ہے۔ مگر جو لوگ عقل و قلب سلیم و فہم و حواس مستقیم رکھتے ہیں وہ یقیناً جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ایک پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی اور وہ سب کی سب جھوٹ نکلی ہیں۔ ہر چند بعض پیشگوئیاں کاہنوں، رمالوں، نجومیوں، جوتشیوں، اڑ پوپو کہلانے والوں کی بھی توافق اصول اخذیا اتفاق سے پوری ہو جاتی ہیں، مگر خدا کی قدرت اور حکمت اور پرافٹ کی الٹی کرامت کو دیکھو کہ اسکی پیشگوئیوں میں سے ایک بھی سچی نہیں نکلی۔ اس کی بڑی مشہور پیش گوئیاں تین ہیں: عبداللہ آتھم کی موت کی پیش گوئی۔ پنڈت لیکھرام کے قتل یا خواری کی پیش گوئی، اور شوہر زوجہ فرضی پرافٹ قادیان کی موت کی پیش گوئی (جن پر اس کو اور اس کے دام افتادوں کو بڑا ناز ہے) مگر ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۵، ۱۶، ۱۸ کے ناظرین پر مخفی نہیں کہ ان تینوں میں سے ایک بھی مطابق بیان پرافٹ قادیان کے پوری نہیں ہوئی۔

عبداللہ آتھم اور لیکھرام کو فوت ہو گئے مگر میعاد پیش گوئی پرافٹ قادیان کے مخالف، نہ کہ اس کے مطابق (جس میں ناظرین جلد ۱۸ وغیرہ اشاعۃ السنہ کو ذرہ بھر شک نہ ہوگا) اور شوہر زوجہ فرضی پرافٹ قادیان تو اب تک زندہ رہا اور بچے جنا رہا ہے (جس میں کوئی احمق سے احمق بھی جو آنکھ کان سلامت رکھتا ہوگا ذرہ بھر شک نہ کرے گا)۔

اسی سلسلہ پیش گوئیوں میں پرافٹ قادیان نے خاکسار محمد حسین کے حق میں تیرہ مہینے کے معیاد کی پیش گوئی عذاب ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو کی تھی جو جھوٹی نکلی اور پوری نہ ہوئی۔ اور اس کا نتیجہ ایسا ظاہر ہوا کہ اس کی اس قسم کی پیش گوئیوں کا خاتمہ ہوگیا (جس کی تفصیل ہمارے مضمون، مرزا کو ہم نے کیوں چھوڑا؟ میں ہو چکی ہے محمد حسین) اس پیش گوئی کے جھوٹی نکلنے اور اس سے نتیجہ مذکورہ ظاہر ہو جانے کے بعد ہم کو حاجت نہ تھی کہ ہم اس پیش گوئی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق قلم اٹھاتے اوراس کا پورانہ ہونا ثابت کرتے۔اگرظہوراس نتیجہ کے بعد پرافٹ قادیان اس پیش گوئی کی سچائی کا دم نہ بھرتااوراس کی سچائی ملمع دکھانے کیلئے اشتہارات ۳،۶،۷فروری و۲۷نومبر دسمبر۱۸۹۹ء جاری نہ کرتا۔مگر کمال افسوس ہے کہ اس نے بڑی سرگرمی وعرق ریزی سے ان اشتہارات کو مکرر چھپوا کر شائع کیا۔اور اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا دعوی کر کے مصرع مشہور: چہ دلا وراست دزدے کہ بکف چراغ دارد، کا مصداق بن کر دکھا دیا۔اس پر بھی ہم نے صبر وسکوت اختیار کیا اوراس بیہودہ کاروائی پرافٹ کولغو و بے اثر سمجھا اوراس وجہ سے عرصہ تین سال (۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۱ء) تک ان کا نوٹس نہ لیا۔سال حال (۱۹۰۲ء) میں اسکے اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کی صرف دو باتوں پر (ا۔اڈیٹر اشاعۃ کو گورنمنٹ سے زمین عطا ہونا وہ ذلت ہے جسکی پیش گوئی اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء میں ہوئی تھی ۔۲۔مجسٹریٹ ضلع گورداسپور نے اڈیٹر اشاعۃ السنہ سے اقرار کرالیا تھا کہ وہ آئندہ پرافٹ قادیان کو کافر نہ سمجھے اوراپنے فتوی تکفیر کو منسوخ کردے) رسالہ نمبر۴ کے صفحہ ۹۶،۱۰۷ میں مختصر ریمارک کیا تھا کہ یہ باتیں محض دروغ بے فروغ ہیں۔

ان دنوں ہم نے ایک شخص کو اسکے بدافعال وبیجا حرکات سے روکا اور محض حسبةً للّٰہ و نصحاً لخلق اللّٰہ ٹوکا تو اس نے ہماری نصیحت کے مقابلہ پر پرافٹ کے اشتہارات جنوری ۱۸۹۹ء کو دست آویز بنا کر ہم پر یہ اعتراض کیا کہ وہ زمین جو تم کو عطا ہوئی وہ مہدی سے انکار کرنے کے صلے میں عطا ہوئی ہے لہذا اس زمین کی آمدنی تمہارے لئے ناجائز ہے۔اس شخص کا یہ اعتراض بعینہ اس شخص کا سا اعتراض ہے جس کو کسی ناصح مشفق نے کہا تھا کہ بھائی تمہارے آزار ٹخنے سے نیچے ہیں اور یہ شرعاً جائز نہیں،تو اس نے اس کے جواب میں کہا کہ میاں تمہارے باواجی کے نکاح پر جو کھانا کھلایا گیا تھا اس میں نمک کہاں برابر تھا۔

اس شخص کے اس اعتراض سے ہم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ دنیا نافہم احمقوں سے خالی نہیں بلکہ بقول بہلول دانا دنیا میں عقل مندوں کی نسبت احمق ہی زیادہ ہیں شائد ان اشتہارات پرافٹ قادیان نے اوراحمقوں کو بھی اس شبہ میں ڈال رکھا اوران اشتہارات کے مضمون کو سچا بتا کر اس خاکسار کی نسبت بدگمان کر رکھا ہو۔ ان بدگمان احمقوں کی بدگمانی دور کرنے کو (نہ پرافٹ قادیان سے بحث کا اکھاڑا جمانے کو) ہم ان اشتہارات کی غلط بیانیوں کو ظاہر کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پرافٹ قادیان کی وہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور سچی نہیں نکلی اس پیش گوئی کو سچا کرنے کے لئے جو اس نے عمل کیا ہے اس میں مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے اور جو کچھ اشتہارات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳، ۶، ۷ جنوری و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں اس نے کہا ہے، اس میں خاکسار پر اور علما وقت پر اور مجسٹریٹ ضلع گورداسپور پر افتراء کیا اور بہتان باندھا ہے۔ نہ اس عاجز نے کسی تصنیف یا اشتہار یا مجلس میں اصلی امام مہدی سے انکار کیا، نہ اس انکار کے سبب علماء وقت نے میری نسبت کوئی فتوی دیا ہے، اور نہ اس انکار کا کوئی صلہ مجھے گورنمنٹ سے ملا ہے۔

غلط بیانی اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے متعلق رسالہ نمبر ۴ جلد ہذا میں ریمارک ہو چکا ہے اشتہارات ۳، ۶، ۷ جنوری ۱۹۸۸ء کی غلط بیانیوں کا اظہار اس مضمون میں کیا جاتا ہے و باللہ التوفیق۔ پس واضح ہو کہ پرافٹ قادیان کی پیشگوئی ۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء کا یہ مضمون تھا کہ فلاں فلاں اشخاص (اس خاکسار اور دو اشخاص دیگر ملا محمد بخش منیجر اخبار جعفر زٹلی، اور مولوی سید ابوالحسن تبتی) کو تیرہ مہینے میں ذلت کی مار ہو گی۔ جس کے معنی لغت عرب اور ہند کی شہادت اور پرافٹ صاحب کی قدیم بول چال ومحاورہ اور عادت کے مطابق یہ سمجھی گئی کہ اس عرصہ میں اس خاکسار اور دوسرے دو اشخاص پر عذاب آئے گا، جو قتل کو بھی شامل ہے کیونکہ قرآن میں جہاں کہیں لفظ عذاب وارد ہے اس کے معنی ترجمہ ہندی شاہ عبدالقادر صاحبؒ اور ایک سیالکوٹی مرید قادیانی میں لفظ مار سے کی گئی ہے اور لفظ: مار، یا: عذاب، سے قرآن مجید میں بضمن قصہ فرعون آیت یسومونکم سوء العذاب میں قتل کے معنی مراد بتائے گئے ہیں اور پرافٹ صاحب نے خود بھی اپنی بعض پیش گوئیوں میں اس عذاب سے مراد قتل بتائی ہے۔ اس وجہ سے خاکسار نے اس پیش گوئی سے قتل مراد سمجھ کر اپنی حفاظت کے لئے لائسنس ہتھیاروں کی درخواست کی تھی۔ پرافٹ صاحب کو جب اس امر کا علم ہو گیا اور اس معنی کی مراد سمجھے جانے کو اس نے سن لیا تو اس نے بخوف عدالت معنی قتل کو ٹلانے کے لئے ذلت کی مار سے مراد یہ قرار دی کہ جیسے ابوسعید محمد حسین کی کوشش سے ان پر فتوی کفر لگایا گیا ہے ایسا ہی اور اسی کی مانند اس پر فتوی لگایا جانا اس پیش گوئی سے مراد ہے۔ مگر اس نے غور فرما کر یہ تو نہ سوچا کہ اگر اس پیش گوئی میں عذاب سے اس قسم کی ذلت مراد ہے تو پھر یہ پیش گوئی دوسرے دو شخصوں (ملا محمد بخش منیجر اخبار جعفر زٹلی اور سید ابوالحسن تبتی) کے حق میں کیوں کر پوری ہو گی ان دونوں صاحبوں نے تو اس مضمون کا فتوی پرافٹ قادیان کے حق میں جاری ومشتہر نہ کیا تھا، اور نہ ان دونوں کے حق میں پرافٹ قادیان نے اس مضمون کا فتوی حاصل کر کے اس ذلت کا ان کو محل بنایا ہے۔ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع ہذا اس معنی ذلت کو پیدا کرنے کے لئے آپ نے خود کوشش کی اور اس قسم کا فتوی کفر حاصل کرنے کے لئے آپ نے یہ تدبیر نکالی کہ اپنے خیال میں مجھے مہدی کی آمد کا منکر قرار دیا اور منکر مہدی کے حق میں ایک استفتا لکھ کر اپنے دو مخلص مریدوں ڈاکٹر اسماعیل خان ملازم افریقہ اور مرزا خدا بخش ملازم مالیر کوٹلہ کے ہاتھ میں دیا اور ان کو یہ سمجھایا کہ وہ علماء امرتسر، لاہور، دہلی کے پاس جا کر خود بدولت پرافٹ صاحب کا نام لیکر اور ان کے اعتقاد کی حکایت وشکایت کر کے ان کو منکر مہدی بنا کر ان کے حق میں فتوی حاصل کریں تا کہ اس فتوی کو آپ خاکسار پر جما دیں۔ ان مخلص مریدوں نے حسب ہدایت پیر ایسا ہی کیا، سب سے پہلے مفتی مولوی عبدالحق غزنوی کے پاس جا کر ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ میں افریقہ سے آیا ہوں۔ وہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات آمد مہدی سے انکار وغیرہ پھیل گئے ہیں۔ میں ان لوگوں کی اصلاح و درستی کے خیال سے یا وہاں سے ان کے اخراج کے لئے یہ استفتاء پیش کرتا ہوں، آپ اس کا جواب دیں۔ ایسا ہی اور علماء کے پاس بیان کیا اور منکر مہدی پرافٹ قادیان کو بنایا۔

ان حضرات نے بھی مسئول عنہ ومحل استفتاء اسی پرافٹ کو سمجھا اور اس پر فتوی کفر وغیرہ لگا دیا، جب ڈاکٹر اسماعیل وہ فتوی کفر حاصل کر کے پرافٹ کے حضور میں پہنچے تو آپ کی درگاہ میں ان کی عزت وتحسین ہوئی۔ اور ان کی اس دھوکہ دہی پر صد آفریں کہی گئی جسکے وقوع وثبوت پر رسالہ موسومہ، دو مسلمانوں کا حلفی بیان، شاہد ہے جو اسلامیہ پریس لاہور میں چھپ کر شائع ہوا ہے۔ جنہوں نے وہ رسالہ نہیں دیکھا ہے وہ خاکسار سے طلب کر سکتے ہیں۔ اور مولوی عبدالحق غزنوی وغیرہ علماء کے پاس ڈاکٹر اسماعیل خان کا بیان مذکور مولوی عبد الحق کے اشتہار اور ان کے اور دیگر علماء کے جوابات استشہاد میں جو اس مضمون میں منقول ہوں گے، نیز پایا جاتا ہے۔ اور یہ بات پرافٹ صاحب نے خود بھی اپنے اشتہار ۷ جنوری ۱۸۹۹ء میں شائع کر دی ہے کہ علماء اہل افتاء نے وہ فتوی خود مرزا قادیانی کے حق میں دیا ہے، خاکسار (محمد حسین) کے حق میں وہ فتوی نہیں دیا۔ اور کہا ہے اگر علماء اہل افتاء کو یہ امر معلوم ہوتا کہ وہ استفتاء ابوسعید محمد حسین کی نسبت کیا گیا ہے تو وہ ہرگز اس کے حق میں فتوی نہ دیتے۔ یہ بات اصل عبارت اشتہار ۷ جنوری ۱۸۹۹ء سے جو عنقریب منقول ہوگی، ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے ناظرین کو یقین ہوسکتا ہے کہ پرافٹ کی پیش گوئی اس بناوٹی معنی سے بھی پوری نہیں ہوئی کیونکہ کسی مولوی نے وہ فتوی خاکسار کے حق میں نہیں دیا اور اس عاجز کو منکر مہدی ٹھہرا کر کافر وغیرہ نہیں کہا، جو کچھ کہا وہ بحسب اعتراف خود پرافٹ کے ان ہی کو کہا ہے اور ان ہی کے حق میں (جو اعتقاد آمد مہدی موعود سے منکر ہونے کے برملا مدعی ہیں) فتوی دیا ہے۔

اور اگر بالفرض والتقدیر وہ علماء میرے کلام میں آمد مہدی سے انکار پاتے اور اس وجہ سے مجھ پر وہ فتوی کفر لگاتے تو پھر بھی چونکہ اس پیش گوئی کا پورا ہونا پرافٹ قادیان کی اپنی کوشش وتدبیر سے ہوتا اس لئے اس پیش گوئی کا ان بناوٹی معنی سے پورا ہونا ایسا ہوتا جیسا کہ ایک پیر کا اپنی پیش گوئیوں کو خود پورا کرنا مشہور یوں ہے۔اور وہ رسالہ ردّ قادیانی تالیف مولوی عبدالحکیم صاحب دھرم کوٹی میں مسطور ہے کہ وہ اپنے مریدوں کو جو ان کو نذر نیاز دیتے تھے یہ پیش گوئی سنانے لگے کہ اگر تم میری نذر نیاز نہ دو گے تو تمہارا مال چور یا ڈاکو لوٹ کر لے جائینگے۔اور پھر وہ اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے خود چوروں یا ڈاکوؤں کو جو اس کام کے لئے انہوں نے مقرر کر رکھے ہیں، بھیج دیتے اور وہ ان کا مال لوٹ کر لے آتے تھے۔پھر پیر صاحب فخر سے کہتے کہ تم نے میری پیش گوئی کا پورا ہونا دیکھ لیا۔تم نے میری نیاز نہ دی تو تمہارا مال لوٹا گیا۔جس کو کوئی شخص نہ آسمانی پیش گوئی سمجھتا ہے اور نہ آسمانی طور پر اس کے پورا ہونے کا یقین کرسکتا ہے۔یہ تو اس پیش گوئی کے سچے نہ نکلنے کا بیان و جہ ثبوت ہے۔اب اسکے اشتہارات ثلاثہ ۳، ۶، ۷ جنوری ۱۸۹۹ء کے افتراءات و بہتانات کو بیان کیا جاتا ہے جن کو اپنی پیش گوئی کی صداقت ظاہر کرنے کیلئے اس نے مشتہر کیا ہے۔

اشتہار ۳ جنوری ۱۸۹۹ء میں پرافٹ قادیان نے کہا ہے: مولوی محمد حسین نے بدزبانی سے میری ذلت کی تھی اور میرا نام کافر دجال ملحد رکھا تھا اور اس نے فتوی کفر وغیرہ میری نسبت پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں سے لکھوایا...سو اب یہی فتوی پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں بلکہ خود محمد حسین کے استاد نذیر حسین نے اس کی نسبت دے دیا یعنی یہ کہ وہ کذاب اور دجال اور مفتری اور اہل سنت سے خارج ہے۔اور اس فتوی کا باعث یہ ہوا کہ محمد حسین مذکور نے تمام علماء پر اپنا عقیدہ یہ ظاہر کر رکھا تھا کہ وہ ان کی طرح اس مہدی کا منتظر ہے جو بنی فاطمہ میں سے خلیفہ ہوگا اور کافروں سے لڑے گا۔مسیح موعود اس کی مدد کیلئے اور اس کی خوں ریزی کے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موں میں ہاتھ بٹانے کے لئے آسمان سے اترے گا۔اور اس نے علماء کو یہ بھی کہا تھا کہ پہلے میں نے غلطی سے ایسا خیال کیا تھا کہ مہدی کے آنے کی حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔مگر اب میں نے اس قول سے رجوع کر لیا ہے اور اب میں پختہ اعتقاد سے جانتا ہوں کہ ایسا مہدی ضرور آئے گا۔اور عیسائیوں اور دوسرے کافروں سے لڑے گا ۔اس کی تائید کیلئے عیسیٰ آسمان سے اتریںگے تا دونوں مل کر کافروں کو مسلمان کریں یا مار ڈالیں ۔یہ اعتقاد اس وقت محمد حسین نے مولویوں میں جوش پھیلانے کے لئے ظاہر کیا تھا جب کہ اسنے میرے کافر ٹھہرانے کے لئے ایک فتوی لکھا تھا۔اور بیان کیا تھا کہ یہ شخص مہدی موعود کے آنے سے اور اس کی لڑائیوں سے منکر ہے۔لیکن جب ان دنوں میں محمد حسین کو گورنمنٹ سے زمین لینے کی ضرورت پیش آئی تو اس نے پوشیدہ طور پر ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو انگریزی میں ایک فہرست شائع کی جس میں اس نے گورنمنٹ کو اپنا یہ احسان جتلایا کہ میں اس مہدی موعود کو نہیں مانتا جس کے مسلمان منتظر ہیں ۔اور وہ تمام حدیثیں جھوٹی ہیں جن میں اس کے آنے کی خبر ہے ۔اور اس کی بدقسمتی سے اس انگریزی فہرست کی مسلمانوں کو اطلاع ہوگئی۔اور لوگوں نے بڑا تعجب کیا کہ یہ کیسا منافق ہے کہ اپنی قوم کے آگے مہدی موعود کے آنیکے بارہ میں اپنا اعتقاد ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کو یہ سناتا ہے کہ میں اس اعتقاد کا مخالف ہوں۔تب میں نے اس کے بارہ میں ایک استفتا لکھا اور فتوی لینے کیلئے پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں کے سامنے پیش کیا۔تب مولویوں اور مولوی نذیر حسین اس کے استاد نے بھی وہ استفتاء پڑھ کر اسی طرح محمد حسین کو کافر اور دجال ٹھہرایا جیسا کہ مجھے ٹھہرایا تھا۔اور اسی طرح ذلت کے الفاظ اس کی نسبت لکھے جیسا کہ محمد حسین نے میری نسبت لکھے تھے۔سو وہ اسی طرح ذلیل کیا گیا جیسا کہ اس نے جھوٹے فتووں سے مجھے ذلیل کیا تھا۔سو اس طرح پر یہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین مرحوم بتاتے ہیں کہ) یہی بات الٹ پھیر کر اس نے اشتہار ۶ جنوری ۱۸۹۹ء میں کہی ہے۔اور اشتہار ے جنوری ۱۸۹۹ء کے شروع میں اس نے کہا ہے:

اس بات سے تو بہت خوشی ہوئی کہ مولوی نذیر حسین دہلوی اور عبد الجبار غزنوی اور رشید احمد گنگوہی اور دوسرے علماء ان کے ہم مشربوں نے مولوی محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ کو جس نے مہدی خونی کے آنیکی نسبت حضور گورنمنٹ عالیہ میں اپنا انکار ظاہر کیا بوجہ اسکے اس عقیدہ کے اسکو کذاب اور مفتری اور دجال اور کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دائرہ اسلام سے خارج اپنے فتووں میں لکھا، اوراس طرح پراس کو ذلیل کر کے ہماری وہ پیش گوئی پوری کی جواشتہار مباہلہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء میں شائع کی تھی اور نیز ان احادیث نبویہ کو بھی پورا کیا جو آخری زمانہ کے مولویوں کے بارے میں ہیں اوراپنے طریق عمل سے ان کی صحت پر گواہی دیدی۔ مگراس دوسری بات کے خیال کرنے سے ہمیں رنج بھی ہوا کہ ان لوگوں کے یہ فتوے دیانت اور ایمان داری پر مبنی نہیں بلکہ یہود کے علماء کی طرح اپنی نفسانیا غراض اور تعصّبات اور کینہ پروری پر مبنی ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں کی یہی کاروائی ان کے حالات باطنی پر کافی گواہ ہے جو ہمارے استفتاء مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۸ء میں ان سے ظہور میں آئی۔ ان سے یہ فتوی طلب کیا گیا تھا کہ اس شخص کی نسبت آپ لوگ کیا فرماتے ہیں جو اس مہدی کے آنے کا منکر ہو جس کی نسبت آپ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی خلیفہ ہوگا اور بذریعہ لڑائیوں کے دین کو غالب کرے گا، تو ان مولویوں نے اپنے دلوں میں یہ خیال کر کے کہ ایسے عقاید کا پابند تو یہی شخص یعنی یہ عاجز (غلام احمد) ہے محض شرارت کی راہ سے تجویز کی کہ آؤ اب بھی اس فتوی کی رو سے اس کو کافر اور دجال اور مفتری قرار دیں تب فی الفور یہ گندے اور پلید فتوے لکھ مارے۔ اور اگر ان کو پہلے سے خبر ہوتی کہ یہ استفتاء شیخ محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ کیلئے لکھا گیا ہے تو ہرگز یہ فتوی نہ دیتے۔ (ناظرین سطور ہذا کو ملاحظہ کریں اس میں پرافٹ قادیان نے کیسا صریح اقرار کیا ہے کہ وہ فتوی اس پر لگایا گیا ہے، نہ خاکسار پر۔ محمد حسین)

پھر اس اشتہار کے صفحہ۴ میں مرزا قادیانی نے کہا ہے:

ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ بلا شبہ سچا اور صحیح اعتقاد یہی ہے کہ ایسے مہدی کے آنے کی نسبت کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچتی۔ اور جس قدر صحاح ستہ میں حدیثیں لکھی گئی ہیں ان میں سے کوئی بھی جرح سے خالی نہیں۔ اور اگر جاہل اور بے وقوف اور خائن اور نام کے مولوی جو دیانت اور ایمان داری اور راست گوئی سے خالی ہیں ایسی مجروح اور مردود حدیثوں کے رد کرنے والے اور ایسے مہدی کے منکر کی نسبت کافر اور دجال اور کذاب اور مفتری ہونے کا فتوی دیں جیسا کہ نذیر حسین اور عبدالجبار اور رشید احمد اور عبدالحق وغیرہ نے فتوی دیا ،تو یہ فتوی محض بددیانتی کی راہ سے ہے۔

پھر اس کے صفحہ ۵ میں (مرزا قادیانی نے) کہا ہے کہ اس فتوی کے لکھنے کے بعد یہ مولوی ابوسعید محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین سے اس اقرار لینے اور اس کو مشتہر کرانے کے بغیر کہ وہ بھی اس کی طرح آمد مسیح کا قائل ہے اس کی ملاقات سے پرہیز نہ کریں گے تو وہ مولوی خود دجال اور مفتری ہیں۔

(شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں) ان اشتہارات میں پرافٹ قادیان نے دو مختلف و باہم متناقض بہتان مجھ (محمد حسین) پر قائم کیے ہیں۔ اور دو مختلف و متناقض بہتان علماء اہل افتاء پر قائم کیے ہیں۔ خاکسار پر

ا۔ ایک بہتان یہ ہے کہ یہ شخص دل سے ایسے مہدی کے آنے کا (جو انگریزوں وغیرہ سے لڑنے آئے گا) معتقد و قائل ہے اور احادیث متعلقہ مہدی کو جو اسنے اپنے رسائل میں ضعیف کہا ہے اس سے رجوع کر چکا ہے اور اس رجوع سے علماء وقت کو اطلاع دے چکا ہے۔ اور اس اعتقاد میں وہ تمام علماء وقت کا ہم عقیدہ و ہم خیال بلکہ ان کا معلم و سرگروہ ہے۔ اور فہرست انگریزی مضامین اشاعۃ السنہ میں (جو ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو اس نے خفیہ طور پر شائع کی ہے) گورنمنٹ کے سامنے اس اعتقاد سے انکار ظاہر کرنے میں اس نے جھوٹ اور فریب اور نفاق سے کام لیا۔

۲۔ دوسرا بہتان اس کے برخلاف و متناقض یہ کہ یہ شخص دل سے مہدی موعود کے آنے سے منکر ہے اور گورنمنٹ کے پاس اس انکار کے اظہار میں جو فہرست انگریزی مضامین اشاعۃ السنہ مطبوعہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء میں اس نے کیا ہے، وہ سچا ہے اور گورنمنٹ کا سچا اور مخلص فرمان بردار ہے۔ اس کی اس دلی انکار کی وجہ سے علماء وقت نے اس کو مسلمانوں کے پاس جھوٹ بولنے والا اور منافق قرار دے کر اس پر کفر کا فتوی لگا دیا ہے۔

ایسے ہی علماء اہل افتاء پر پرافٹ قادیان نے دو مختلف و متناقض بہتان قائم کیے ہیں۔

اول: یہ کہ انہوں نے اس شخص (محمد حسین) کی فہرست مطبوعہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء پر اطلاع پائی تو اس شخص کو منکر مہدی سمجھ کر اس پر فتوی لگا دیا اور اس کی نسبت تعجب سے کہا کہ یہ شخص منافق ہے۔ ہمارے سامنے مہدی کی آمد کا اعتقاد ظاہر کرتا رہا اور ہم کو یہ عقیدہ سکھاتا رہا اور در حقیقت یہ مہدی سے منکر ہے اور گورنمنٹ کا خیر خواہ ہے اور آج تک ہم کو دھوکہ دیتا رہا اور ہمارے ساتھ منافقانہ برتاؤ کرتا رہا۔

اس بہتان کے ساتھ اور اس کے متعلق قادیانی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ فعل ان مولویوں کا گو عام لوگوں کے خیال میں دینداری کی وجہ سے ہو مگر در حقیقت یہ ان کی بے دینی ہے کیونکہ مہدی موعود کی بابت جس قدر حدیثیں صحاح ستہ میں لکھی گئی ہیں ان میں سے کوئی بھی صحت کو نہیں پہنچی وہ سبکی سب جرح سے خالی نہیں۔ لہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر مہدی کی نسبت انکے یہ فتوے ناپاک ہیں جو محض بے دیانتی کی راہ لکھے گئے ہیں۔

دوسرا بہتان۔ بہتان اول کے برخلاف علماء اہل افتاء پر یہ کہ ان مولویوں نے وہ گندے اور ناپاک فتوے محض بدنیتی سے لکھے ہیں انہوں نے منکر مہدی مجھ (قادیانی) کو سمجھا اور اگر وہ یہ سمجھتے کہ یہ فتوی محمد حسین کی نسبت اور اس کے حق میں پوچھا گیا ہے تو وہ ہرگز یہ فتوی نہ دیتے پھر خاکسار کے حق میں ان کا یہ فتوی نہ دینے کی وجہیں (جو قادیانی نے بیان کی ہیں) وہ بھی آپس میں متناقض و متخالف ہیں۔

وجہ اول: یہ کہ وہ سب مولوی بے دین اور منافق ہیں۔ اس وجہ سے مجھ (قادیانی) کو منکر مہدی سمجھ کر کافر وخارج از اسلام قرار دے چکے، مگر یہی بات (انکار اعتقاد آمد مہدی) وہ محمد حسین میں پاتے ہیں تو اسکو کافر وخارج از اسلام نہیں سمجھتے اور اس سے میل ملاقات ترک نہیں کرتے۔

دوسری وجہ اس کی متناقض یہ کہ وہ محمد حسین بٹالوی کو اعتقاد آمد مہدی کا منکر نہیں جانتے بلکہ اسکو اپنا ہم عقیدہ وہم خیال اور اس اعتقاد کا معلم وسرگروہ جانتے ہیں اور اس وجہ سے اس سے میل ملاقات رکھتے اور اس سے اجتناب نہیں کرتے۔

ان افتراؤں اور بہتانوں کے جواب میں اس سے زیادہ کہنا اور اس پر خارجی دلائل کی شہادت پیش کرنا ضروری نہیں کہ قادیان کے یہ افتراء جو مجھ پر کئے ہیں خواہ علماء اہل افتاء پر، آپس میں متناقض و متخالف ہیں ان میں سے ایک کو سچا اور صحیح مانا جائے تو اس سے دوسرے کا جھوٹ و افتراء ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مثلاً خاکسار کی نسبت جو اول بہتان باندھا گیا ہے کہ یہ شخص دل سے آمد مہدی مذکور کا قائل ومعتقد ہے اور اس وجہ سے علماء کا ہم خیال وسرگروہ مانا جاتا ہے اور گورنمنٹ کے پاس آمد مہدی سے انکار کرنے میں گورنمنٹ کو دھوکہ وفریب دے رہا ہے، یہ سچ اور صحیح مانا جائے تو پھر اس کے مخالف دوسرا بہتان کہ وہ دل سے مہدی کا منکر ہے اور اس وجہ سے علماء نے اسکو کافر ٹھہرایا صحیح نہیں ہوسکتا اور اگر اس دوسرے بہتان کو صحیح اور سچا مانا جائے چنانچہ قادیانی نے اشتہار ے جنوری ۱۹۸۸ء میں اس کو یقینی سچ کہا ہے تو اس صورت میں پہلا بہتان کہ یہ شخص دل سے مہدی کا معتقد ہے۔ اور انکار کرنے سے گورنمنٹ کو دھوکہ دے رہا ہے، صحیح نہیں ہوسکتا۔ بحکم عقل اور بشہادت اعتراف قادیانی (جو اشتہار ے جنوری ۱۸۹۹ء میں کہا ہے) مختلف ومتناقض دو اعتقاد ایک دل میں جمع نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتے اور نیز علماء اور دیگر اہل عقل ایک ہی شخص کو ایک امر کا منکر اور قائل ٹھہرا کر کافر اور مومن بلکہ اہل اسلام کا سرگروہ نہیں کہہ سکتے۔ اور ایک امر کے اقبال یا انکار میں راست باز بھی اور دھوکہ باز بھی نہیں ٹھہرا سکتے اگر میں علماء کے نزدیک آمد مہدی کے قائل اور ان کا معلم اور سرگروہ ہوں تو پھر ان کے نزدیک کافر نہیں ہوں۔ اور اگر ان کے نزدیک اب منکر ٹھہر چکا اور اس اعتقاد کی تعلیم و اظہار سے ان کو دھوکہ دیتا رہا ہوں تو پھر ان کا ہم خیال و سرگروہ نہیں ہوں اور نیز اس صورت میں اس انکار سے گورنمنٹ کو دھوکہ دینے والا اور منافق نہیں ہوں بلکہ گورنمنٹ کے پاس سچ بولنے والا اور اس کا مخلص وفادار ہوں۔ یہ بات محال اور بحکم عقل ناممکن ہے کہ میں عقیدہ آمد مہدی کے اقرار و اظہار میں سچا ہو کر علماء کا سرگروہ بھی بنا رہوں اور اس میں جھوٹا ہو کر ان کے نزدیک کافر بھی ہوں۔ ایسا ہی یہ ناممکن ہے کہ اس اعتقاد سے انکار کرنے میں گورنمنٹ کا سچا تابعدار وفادار بھی ہوں اور اس کو دھوکہ دینے والا اور منافق بھی ہوں ایسا ہی جو پرافٹ قادیاں نے اہل افتاء کی نسبت جو اول بہتان باندھا ہے کہ انہوں نے فہرست ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء میں اس شخص (خاکسار) کا اعتقاد آمد مہدی سے انکار دیکھ کر سابق اظہار اعتقاد آمد مہدی میں منافق قرار دیا اور مجھ پر فتوی کفر لگایا صحیح اور سچا تسلیم کیا جائے تو پھر اس کے برخلاف ان پر یہ دوسرا الزام صحیح نہیں کہ انہوں نے وہ فتوی اس شخص (خاکسار) پر نہیں لگایا بلکہ قادیانی کو منکر سمجھ کر اس پر فتوی لگایا ہے۔ اور اگر اس دوسرے بہتان کو صحیح اور سچا مان لیا جائے تو پھر پہلا بہتان کہ انہوں نے اس (خاکسار) پر فتوی کفر لگا دیا ہے صحیح نہیں ہوتا۔ یہ دو باتیں بھی عقلاً محال ہیں اور جمع نہیں ہوسکتیں کہ ان علماء نے خاکسار پر فتوی کفر لگا بھی دیا ہے اور نہ بھی لگایا ہو۔

ایسے اس فتوی کے نہ لگانے کی دونوں وجہیں باہم متناقض و متخالف ہیں۔ اگر اول وجہ صحیح تسلیم کی جائے کہ وہ علماء بددیانت و بیدین ہیں اس خاکسار کو منکر مہدی جان کر پھر بددیانتی سے مجھ پر فتوی کفر نہیں لگاتے تو اس سے دوسری وجہ غلط ثابت ہوتی ہے کہ وہ علماء اس خاکسار کو منکر مہدی نہیں جانتے اس وجہ سے وہ فتوی کفر نہیں لگاتے۔ اور اگر اس کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس سے پہلی وجہ ردّ ہو جاتی ہے۔ یہ اختلاف بیان پرافٹ قادیان اسکے بہتان ہونے پر کافی دلیل ہے اور ان پر خارجی شہادت کی کچھ ضرورت باقی نظر نہیں آتی تاہم دلائل و شواہد خارجیہ سے اس کا بہتان ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار نے ان علماء اہل افتاء سے استفتاء کیا کہ جو فتوی آپ لوگوں نے منکر مہدی کے حق میں دیا ہے، کیا وہ خاکسار کے حق میں دیا ہے۔ اور کیا خاکسار کے کسی کلام میں آپ نے آمد مہدی سے انکار پایا ہے یا نہیں۔ تو انہوں نے صاف یہ جواب دیا اور فتوی لکھ دیا کہ وہ فتوی ہم نے تمہارے حق میں نہیں دیا کیونکہ تمہارے کسی کلام میں ہم نے آمد مہدی سے انکار نہیں پایا بلکہ وہ فتوی مرزا کے حق میں دیا جسکے رسائل و تصنیفات میں جابجا آمد مہدی موعود سے صریح انکار پایا جاتا ہے۔

اس استفتاء کے ساتھ میں نے ان علماء سے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ کیا اس انکار کے برخلاف میں نے آپ لوگوں کے سامنے آمد مہدی کے اعتقاد کا اظہار واقرار بھی کیا ہے، تو اس کے جواب میں بھی انہوں نے صاف فرمایا کہ تم نے آمد مہدی کے متعلق کبھی اعتقاد کا اظہار بھی ہمارے سامنے نہیں کیا، اور کہا کہ مہدی کے متعلق نفیاً یا اثباتاً ہمارے سامنے کبھی تم نے کہیں کچھ نہیں کہا۔ ذیل میں ان علماء کے جوابات بعینہ نقل کیے جاتے ہیں۔

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔ حضرات علماء وقت سے استفسار واستشہاد

جن علماء نے آج کل منکر مہدی موعود کی نسبت فتوی کفر وغیرہ لکھا ہے ان سے استفسار ہے کہ انہوں نے اس فتوے کے لکھنے کے وقت منکر مہدی کس خاص شخص کو سمجھا تھا۔ مرزا غلام احمد کو یا خاکسار مستفسر کو، یا کسی خاص شخص کو بھی نہیں سمجھا۔ صرف فرضی منکر زید عمر کے حق میں وہ فتوی دیا ہے۔ اگر انہوں نے مرزا غلام احمد کو سمجھا تھا تو اس کی وجہ بیان کریں اور اگر اس خاکسار کو سمجھا تھا تو فرماویں کہ انہوں نے مہدی موعود سے انکار میری زبان سے سنا تھا یا میری کسی تحریر میں پایا تھا اور ایسی کون سی میری تحریر ان کی نظر سے گذری تھی۔

اس استفسار کے مقابلہ میں ان حضرات سے یہ بھی سوال ہے کہ آیا میں نے ان حضرات میں سے کسی صاحب کے پاس ان انکار کے برخلاف اس اعتقاد کا اظہار بھی کیا، اور ان کو کہا تھا کہ مہدی موعود آئے گا اور وہ عیسائیوں وغیرہ کافروں سے لڑیگا، تم اس اعتقاد پر پختہ رہو، یا یہ اعتقاد لکھ کر ان کو دیا تھا اور خاص کر مولوی احمد اللہ سرگروہ اہل حدیث ومیونسپل کمشنر امرتسر سے سوال کیا ہے کہ کیا میں نے آپ کے روبرو کبھی یہ کہا ہے کہ میں نے غلطی سے احادیث متعلقہ مہدی کو ضعیف کہا تھا اب میں نے ان سے رجوع کرلیا ہے۔ آپ حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اراکین دین اور اساطین ملت سید المرسلین ہیں لہذا آپ صاحبوں کے سامنے ادائے شہادت کی ضرورت وو جوب کا بیان کرنا اور آیت و لا تکتموا الشّھادۃ پیش کرنا ضروری نہیں:

المستفسر: ابو سعید محمد حسین اڈیٹر اشاعۃ السنہ

الجواب: اس فتوی کی تصدیق کے وقت میں نے منکر مہدی مرزا غلام احمد کو سمجھا تھا کیونکہ سائل نے مرزا کو منکر بتایا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب کا مجھے خیال بھی نہیں گذرا تھا۔ میرے روبرو کبھی مولوی ابو سعید محمد حسین نے نہیں کہا کہ میں نے غلطی سے احادیث متعلقہ مہدی کو ضعیف کہا تھا۔ اب میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

ابو عبید احمد اللہ عفی عنہ

جواب استفسار دوم: ہم کو مولوی محمد حسین نے کبھی نہ زبانی کہا، نہ لکھ کر دیا کہ مہدی موعود عیسائیوں سے لڑنے کو آئے گا۔ تم اس بات پر پختہ رہو۔ ابو عبید احمد اللہ عفی عنہ

فتوی معہود کے بارے میں یہ بات کہ مستفتی نے ظاہر کیا تھا کہ برہما کے علاقہ میں ایک شخص مرزائی امام مہدی کے ظہور سے منکر ہے میں وہاں نوکر ہوں اور یہ بھی اس نے کہا تھا کہ میں بھی پہلے معتقد مرزا تھا اب میں قادیان سے آیا ہوں ان سے بھی بہت سے مسائل پوچھے۔ سو چونکہ اس نے اکثر جواب برخلاف اہل اسلام کے دیئے ہیں اس لئے میں اب اس کا منکر ہوں۔ نیز مولوی محمد حسین صاحب نے قبل از تحریر فتوی معہود کبھی میرے ساتھ دربارہ امام مہدی کوئی بات نہیں کی نہ اثباتاً نہ نفیاً۔ اور باقی تعیین مصداق فتوی میں، سو یہ کچھ ضرور نہیں۔ فتوی ہر ایک شخص کے حق میں یہی ہوگا، کوئی ہو۔ عبداللہ الغنی ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ

فتوی مذکور نوشتہ مولوی عبدالحق نزد من مستفتی نہ آوردہ بلکہ مستفتی ہم دست شخصے بر مکان نزد احقر فرستادہ زبانی شخص مذکور ہمیں شنیدم کہ قادیانی منکر مہدی موعود است درحق او شہ فتوی است۔ لہذا راقم الحروف ہمراہ انکار مہدی انکار نزول عیسی علیہ السلام وخروج دجال ہم شامل نمود تا کہ بینندہ را واضح شود کہ فتوی درحق قادیانی است کہ منکر ہر سہ قادیانی است لا غیر۔ بالفرض اگر غیر از مرزا کسے دیگر منکر این سہ باشد بر وہم ہمیں فتوی است کہ بر مرزا است۔ باقی مولوی محمد حسین صاحب گاہے نزد احقر نہ ذکر انکار مہدی موعود نمودہ نہ اقرار آں۔ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتوی مذکور کے بارہ میں میں نے مفصل اشتہار چھپوایا۔ درحقیقت مستفتی نے مرزا سے سخت تبرا اور انکار ظاہر کیا اور مرزا کو دجال اور دیگر سخت الفاظ سے ذکر کرتا تھا اور کہا کہ فقط مرزائیوں کے اخراج اور اہانت اور تسوید وجہ کے واسطے یہ فتوی چاہتا ہوں کہ مرزائیوں کو افریقہ سے نکال دوں۔ اور مولوی محمد حسین کا نام بھی نہیں لیا۔ رہا مولوی محمد حسین سو اس نے مہدی کے بارے میں اقراراً یا انکاراً ہمارے ساتھ تذکرہ نہیں کیا اور نہ میں نے مخالف اہل سنت کے کوئی تحریر اس کی دیکھی اور اگر بالفرض مرزا کے سوا کوئی مہدی کے آنے سے انکار کرے تو ہمارا اس پر بھی یہی فتوی ہے جو مرزا کے بارے میں لکھا گیا۔ حررہ عبدالحق غزنوی مباہل قادیانی۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت یہ فتوی نہیں لکھا گیا۔ انہوں نے میرے سامنے کبھی مہدی موعود کے آنے سے انکار نہیں کیا اور نہ کوئی تحریر بھیجی ہے جس میں اس اعتقاد کا اظہار ہو کہ میں ایسے مہدی کے آنے کا معتقد ہوں جو عیسائیوں وغیرہ سے لڑنے کے لئے آئے گا تم اس اعتقاد پر پختہ رہو، بلکہ مہدی کے بارہ میں کبھی نفیاً و اثباتاً ذکر نہیں۔ فقیر غلام محمد بگوی عفا عنہ امام مسجد شاہی لاہور۔

حامداً و مصلیاً: بندہ کے پاس جو استفتاء درباب مہدی موعود آیا تھا تو بندہ اس کو قطعاً مرزا قادیانی کے باب میں یقین کرتا تھا، اور اسی خیال پر اس کا جواب لکھا گیا تھا اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے نہ کبھی میں نے زبان سے کچھ سنا اور نہ کسی ان کی تحریر نہ کسی شخص کی تقریر سے انکار مہدی موعود کا معلوم ہوا۔ مگر ہاں جو شخص انکار مہدی کرے گا اس کے باب میں وہ ہی فتوے بندہ کا ہے جو مرزا کے باب میں۔ اور چونکہ مہدی موعود کا ہونا صحیح مسلم سے ثابت ہے تو بندہ کو ہرگز گمان نہیں کہ مولوی محمد حسین نے اس کا انکار کیا ہو۔ فقط واللہ اعلم:

کتبہ الاحقر بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) اس مضمون کو پڑھ کر بھی کوئی شخص مرزا قادیانی کو راست گو سمجھے اور اس کا معتقد رہے تو جانو کہ اس کے عقل وحواس میں فرق ہے اور وہ دیدہ دانستہ آنکھ بند کر کے قادیانی کی پیروی کرتا ہے اور وہ پیر پرست اور ہٹ دھرم اور معاند ہے اور آیت فمن لم یجعل اللّٰہ له نورا فما له من نور کا مصداق ہے۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۹۔ ص ۲۵۳۔ ۲۶۸)

اور مرزا صاحب نے فتوی تو صرف محمد حسین کے بارے میں مرزا صاحب نے مشہور کیا تھا لیکن پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوئی میں دو اشخاص اور بھی تھے جن کی ذلت مقصود تھی۔ جب ۱۹۰۰ء میں مدوالے مناظرے میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے مرزائی مناظر کو للکارتے ہوئے فرمایا کہ مولانا بٹالویؒ کی ذلت کے بارے میں مرزا کی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور اگر کسی کو میری بات سے اختلاف ہے تو ان تیرہ مہینوں کے دوران مولانا بٹالوی اور ان کے دونوں ساتھیوں کو پہنچنے والی ذلت کا ثبوت پیش کریں۔ مرزائیوں کو مناظرے کے دوران تو مولانا امرتسری کی اس بات کا کوئی جواب نہ سوجھا لیکن بعد میں مرزا صاحب نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں لکھا کہ:

مولوی ثناء اللہ نے مد کے مباحثہ میں یہ اعتراض بھی پیش کیا ہے کہ جو ذلت کی پیش گوئی محمد حسین اور جعفر زٹلی اور ان کے دوسرے رفیق کی نسبت کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئی۔ اگر یہ لوگ (یعنی مولوی ثناء اللہ وغیرہ) ایسے اعتراض نہ کرتے تو پھر یہود سے مشابہت کیونکر ہوتی۔ میرے نزدیک ضروری تھا کہ یہ ایسے اعتراض ہوتے۔ اے بھلے مانس جس حالت میں اسی مقدمہ کے اثناء میں مولوی محمد حسین کی وہ تحریر پکڑی گئی جو فتویٰ تکفیر کے مخالف ہے تو کیا ایک عالمانہ حیثیت کی نظر سے اس کی ذلت اور رسوائی نہیں ہوئی؟...... رہی عزت جعفر زٹلی کی۔ پس ان لوگوں کا کوئی مستقل وجود نہیں۔ یہ سب مولوی محمد حسین کے سایہ ہیں وہ ان کا ایڈووکیٹ جو ہوا۔ جبکہ ان کے ایڈووکیٹ کی ذلت ثابت ہوگئی تو کیا ان کی ذلت پیچھے رہ گئی۔ سایہ اصل کا ہمیشہ تابع ہوتا ہے۔ جب اصل درخت ہی گر پڑا تو سایہ کیونکر کھڑا رہ سکتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد۹ (اعجاز احمدی۔ضمیمہ نزول المسیح) ص ۱۱۸۔۱۱۹)

یعنی ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی نے یہ اقرار کیا کہ جعفر زٹلی اور محمد بخش کی کوئی ذلت نہیں ہوئی لیکن چونکہ محمد حسین ان کا وکیل ہے اس لیے محمد حسین کو پہنچنے والی ذلت گویا ان کی ذلت بھی ہے۔ یہاں مرزا صاحب تھوڑی سی رعایت کر گئے۔ ورنہ وہ کہہ سکتے تھے کہ محمد حسین کی ذلت تمام اہل حدیث کی ذلت ہے کیونکہ وہ اہل حدیث کا ایڈووکیٹ کہلاتا ہے۔ اور وہ یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ محمد حسین کی ذلت تمام مسلمانوں کی ذلت ہے کیونکہ وہ ردقادیانیت کے محاذ پر مسلمانوں ہی کا مقدمہ تو لڑ رہا ہے۔ مرزا صاحب سے ایسی باتیں بعید نہیں تھیں کیونکہ آپ نے براہین کی پانچ جلدوں کو یہ کہہ کر پچاس جلدوں کے برابر قرار دے دیا تھا کہ ۵، اور ۵۰ میں ایک صفر ہی کا تو فرق ہے۔ وہ ایسا کہہ دیتے تو یہ بھی ان کی سادگی ہی شمار ہوتی ہے کیونکہ آپ اس دس ہزار روپیہ کو جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براہین احمدیہ کے لیے وصول کیا گیا تھا، بڑی آسانی سے یہ کہہ کر ہضم کر سکتے تھے کہ مسلمانوں کو اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے میں نے ایک روپیہ ہی تو کھایا ہے۔ کیونکہ ایک روپے اور دس ہزار روپے میں آخر فرق ہی کیا ہے۔ ۱ اور ۱۰۰۰۰ میں چار صفروں ہی کا تو فرق ہے۔ اور صفریں جتنی بھی ہوں ان کا حاصل جمع، صفر ہی ہوتا ہے۔

تاہم فتویٰ ظہور مہدی والے معاملے میں مرزا صاحب کی بات نہ بن سکی تو انہوں نے مولانا بٹالویؒ کی ایک اور ذلت تلاش کر لی۔ ہوا یہ کہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا کشمیر میں سراغ مل گیا۔ اور اس مزعومہ قبر کو محمد حسین صاحب کی ذلت قرار دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

'محمد حسین اور اس کے گروہ کو ایک...... فوری ذلت پیش آئی ہے کہ واقعات صحیحہ یقینیہ سے بپایہ ثبوت پہنچ گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صلیب پر فوت ہوئے اور نہ آسمان پر چڑھے، بلکہ یہود کے قتل کے ارادہ سے مخلصی پا کر ہندوستان آئے اور آخر ایک سو بیس سال کی عمر پا کر سری نگر کشمیر میں فوت ہوئے۔ پس محمد حسین وغیرہ کے لیے یہ ماتم سخت اور ذلت سخت ہے۔'

(روحانی خزائن جلد ۱۴ (راز حقیقت) صفحہ ۱۷۳۔۱۷۶ العنوان حاشیہ متعلقہ ص اول مورخہ اشتہار ۳۰ نومبر ۱۸۹۸)

یعنی پیش گوئی ایک مرتبہ پوری ہوگئی اور ۱۳ ماہ والی دعا کا نتیجہ برآمد ہو گیا۔ تاہم سوچنے کی بات یہ تھی کہ اگر یہ ثابت ہو گیا کہ مسیح علیہ السلام کشمیر میں دفن ہیں تو اس میں مولانا محمد حسینؒ کی ذلت کی کیا تخصیص ہے؟ دنیا بھر کے عیسائی یہ نہیں مانتے کہ عیسیٰ کشمیر میں دفن ہیں۔ یہودیوں کے نزدیک ابھی مسیح تشریف ہی نہیں لائے۔ اس لیے ان کی موت اور مدفن کی بات ان کے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی۔ دنیا بھر کے مسلمان مسیح کی موت تسلیم نہیں کرتے۔ مدفن تو بعد کی بات ہے۔ بدھوں اور ہندوؤں اور کمیونسٹوں کے نزدیک مسیح کے جنم اور مدفن کی بات کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ وہ سرے سے مسیح کو مانتے ہی نہیں۔ یعنی دنیا کی ۹۹ فی صد آبادی کشمیر میں مسیح کی کسی قبر کو نہیں مانتی۔ اگر مرزا صاحب کے نزدیک مسیح کا مدفن کشمیر میں ثابت ہو گیا ہے اور یہ ثبوت اس لیے محمد حسینؒ کی ذلت کی علامت ہے کہ اس کے عقیدہ کے خلاف ہے تو یہ بات دنیا کی ۹۹ فی صد آبادی کی بھی ذلت ہے۔ اور جہاں اتنے سارے لوگ ذلیل ہوں، وہاں کس کی ذلت، کس کے سامنے ہوگی؟ اور کس کی نظر میں کون ذلیل ہوگا؟

ویسے کشمیر میں حضرت عیسیٰ کی قبر کی دریافت خود مرزا صاحب کی ذلت کا نشان بھی ہے کیونکہ ان کی اس نئی دریافت نے ان کی ایک پرانی دریافت کو جھوٹا ثابت کر دیا تھا۔ اس بات کی تشریح یہ ہے کہ کشمیر پر نظر عنایت ڈالنے سے پہلے ان کی تحقیق یہ تھی کہ مسیح علیہ السلام کی قبر شام میں ہے۔ انہوں نے ۱۸۹۴ء میں شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے والی اپنی کتاب اتمام الحجۃ میں اسی بات سے اپنے مخالفین پر حجت قائم کی تھی۔ ان کا کہنا تھا:

حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے۔ اور ہم زیادہ صفائی کے لیے اس جگہ حاشیہ میں اخویم حبی فی اللہ سید مولوی محمد سعید طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور انہی حدود میں حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔ اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہیے۔ (روحانی خزائن جلد ۸ (اتمام الحجۃ) صفحہ ۲۹۷-۲۹۶)

اللہ تعالیٰ نے مرزا کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے اس میں اولی الابصار کے لیے عبرت کا بہت سامان موجود ہے۔ جس بات کو مرزا نے دعویٰ سے بیان کیا' اسی کا الٹ ہوا۔ جس بات کی انہوں نے پیش گوئی کی، اسی کا الٹ ہوا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسیح علیہ السلام مر چکے ہیں اور ملک شام میں ان کی قبر موجود ہے اور کسی کو شک ہے تو اس قبر کے جعلی ہونے کا ثبوت پیش کرے ورنہ مجھے مسیح تسلیم کرے۔ اس چیلنج کو چار سال بھی نہیں گزرنے پائے تھے کہ ۱۸۹۸ء میں خود ہی کہہ رہے ہیں.. مسیح کشمیر میں دفن ہیں...... یعنی ملک شام والی قبر جعلی ہے...... اور ۱۸۹۴ء والی ان کی تحقیق انیق جھوٹ کا پلندہ ہے۔

مرزا صاحب اور ان کی امت نے ۱۳ ماہ والی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لیے اور باتوں کا ذکر بھی کیا ہے مثلاً ایک مرزائی کہتا ہے کہ اس نے لاہور میں مولانا بٹالوی کو ریلوے سٹیشن کی طرف جاتے ہوئے اس حال میں دیکھا کہ اپنا (سامان کا) تھیلہ انہوں نے خود اٹھایا ہوا تھا۔ اور اپنا سامان خود اٹھانا ان کی ذلت کا نشان ہے (سیرۃ المہدی) اور ایک دفعہ مرزا صاحب نے لکھا کہ مولوی محمد حسین مفلس ہو گیا ہے۔ پرانے کپڑے پہنتا ہے۔ کابل گیا تو وہاں اس کی تکریم نہیں ہوئی اور بیمار ہو کر واپس چلا آیا۔

(انجام آتھم مصنفہ مرزا قادیانی۔ صفحہ ۹۴-۱۰۰)

جب شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے فرمایا کہ چلو کابل چلتے ہیں، اور قصہ زمین برسر زمین طے کر لیتے ہیں، تو یہ بات سن کر مرزا صاحب کے اوسان خطا ہو گئے اور فرمایا:

'گورنمنٹ نے اس حاسد (محمد حسین) کی باتوں کی طرف کچھ توجہ نہ کی تو پھر اپنی قوم کو اکسانا شروع کیا اور میری نسبت یہ فتویٰ شائع کیا کہ اس شخص کو قتل کرنا موجب ثواب ہے۔ چنانچہ اس فتویٰ کو دیکھ کر اور کئی مولویوں نے بھی قتل کا فتویٰ دے دیا۔ پس بلاشبہ یہ سچ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے یہ سامان پیدا نہ کرتا کہ اس گورنمنٹ عالیہ کے زیر سایہ مجھے پناہ دیتا تو معلوم نہیں کہ ایسے غازی مجاہد اب تک کیا کچھ نہ کر دکھاتے۔ یہ شخص (محمد حسین) بار بار مجھے امیر کابل کی دھمکی دیتا رہا ہے کہ وہاں چلو تو زندہ واپس نہ آؤ گے۔ یہ تو ہمیں معلوم تھا کہ یہ شخص امیر کابل کے پاس ضرور گیا تھا مگر یہ بھید اب تک نہیں کھلا کہ امیر (کابل) نے اس شخص کو میرے قتل کی نسبت کیوں اور کس وجہ سے وعدہ دیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(روحانی خزائن ج ۱۴ (حقیقت مہدی مصنفہ مرزا قادیانی) ص ۴۳۵-۴۳۶)

مرزا قادیانی نے کابل کا رخ نہ کیا۔ وہاں سے: ایں جا بیا۔، کے بلاوے آتے رہے لیکن مرزا صاحب کے کان بندر ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ کابل کے امیر نے شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کا بہت اکرام کیا تھا۔ مولانا کی مالی حیثیت بھی حسب سابق تھی۔ پرانے کپڑے پہننا کوئی اہانت کی بات نہیں۔ ہاں کابل میں آپ بیمار ضرور ہوئے تھے لیکن میدانی علاقوں کے افراد کا سرد پہاڑی علاقوں میں جا کر بیمار ہو جانا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اور اگر کسی کا بیماری ہو جانا اس کی ذلت کا نشان ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل ہیں۔ کیونکہ انہیں اتنی بیماریاں لاحق تھیں کہ ان کی تعداد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر بھی نہیں گنی جاسکتی۔

اور مولانا ثناء اللہ امرتسری نے جب مباحثہ مد (۱۹۰۲ء) میں کہا تھا کہ یہ ذلت والی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی تو جواب میں مرزا قادیانی نے کہا کہ نہیں تم غلط کہتے ہو اس لیے کہ محمد حسین زمین دار ہو گیا جو اس کی اور اس کے دونوں ساتھیوں کی ذلت تھی۔

مرزا صاحب یونہی گھر بیٹھے قصے کہانیاں گھڑتے اور سناتے رہے حتی کہ ۱۹۰۷ء میں ان کے ایک منحرف مرید ڈاکٹر عبدالحکیم نے ان سے پوچھا کہ بتاؤ مولانا بٹالوی رحمہ اللہ والی ۱۳ ماہ والی پیش گوئی کب اور کہاں پوری ہوئی؟ جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا: کون سے تیرہ مہینے؟ کیونکہ:

جو کچھ مولوی محمد حسین اور ان کے رفقاء کی نسبت پیش گوئی خدا کے الہام سے لکھی گئی تھی اس کی نسبت کوئی تاریخ مقرر نہ تھی۔ صرف میری دعا میں اپنے الفاظ تھے۔ الہامی الفاظ نہ تھے۔ اور صرف میری طرف سے دعا تھی کہ اتنی مدت میں ایسا ہو۔ سو خدا تعالیٰ اپنی وحی کا پابند ہوتا ہے۔ اس پر فرض نہیں کہ جو اپنی طرف سے التجا کی جائے بعینہٖ اس کو ملحوظ رکھے۔ اس لیے پیش گوئی میں جو عربی میں شائع ہو چکی ہے کوئی مدت مقرر نہیں کہ فلاں مہینہ یا برس میں رسوا کیا جائے گا'۔ (روحانی خزائن ج ۲۲ (حقیقت الوحی) ص ۱۹۵)

بالفاظ دیگر مئی ۱۹۰۷ء (حقیقت الوحی کی تصنیف) تک وہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی تھی۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے مرزا صاحب جن باتوں کو اپنی پیشگوئی کے پورے ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے تھے وہ باتیں دراصل مولانا بٹالوی کی ذلت نہیں تھی۔ بلکہ مرزا صاحب کی غلط تاویلیں اور ان کے جھوٹے دعوے تھے۔ اور یہ بات کہ پیش گوئی کے پورا ہونے کی کوئی مدت مقرر نہ تھی، بالکل خلاف واقعہ ہے۔ مرزا صاحب صاف لکھ چکے تھے کہ مدت متعین ہے اور یہ تعین الہامی ہے۔

حقیقۃ الوحی مئی ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کو اقرار ہے کہ ۱۹۰۷ء تک بھی کچھ نہیں ہوا تھا۔ یعنی پیش گوئی کے تیرہ ماہ مولوی محمد حسین اور اس کے ساتھیوں کے لیے بخیریت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر گئے تھے اور پیش گوئی پوری نہیں ہوئی تھی۔اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ اس سے پہلے مرزا صاحب جن باتوں کو اپنی پیشگوئی کے پورے ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے تھے وہ باتیں دراصل مولانا کی ذلت نہیں تھیں۔مثلاً انہوں نے یہ کہا کہ مولانا بٹالوی کو زمین مل گئی ہے۔یا ان کے مریدوں نے کہا کہ ہم نے لاہور میں مولانا کو بطرف ریلوے سٹیشن جاتے ہوئے دیکھا کہ اپنے سامان کا تھیلا انہوں نے خود اٹھایا ہوا تھا۔یا مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ کچھ علماء نے ان کیخلاف فتویٰ دے دیا تھا۔وغیرہ

اور حقیقۃ الوحی کی اس تحریر میں مرزا صاحب یہ اقرار کر رہے ہیں کہ ان کا یہ جواب درست نہیں تھا کیونکہ جب ڈاکٹر عبدالحکیم نے کہا کہ یہ تیرہ ماہیہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی تو مرزا صاحب نے کہا کہ جب کوئی مدت ہی مقرر نہیں تھی تو اس کے پورے ہونے یا نہ ہونے کا کیا سوال؟ جب کبھی مولانا بٹالوی کو نزلہ ہو جائے گا ہم کہہ دیں گے کہ دیکھو وہ بیمار ہو گیا ہے اور یہی اس کی ذلت ہے اور ہماری پیش گوئی کے پورا ہونے کا نشان۔

مرزا صاحب نے یا تو ۱۸۹۸ء میں اس تعین کو الہامی کہہ کر جھوٹ بولا تھا۔اگر وہ ۱۸۹۸ء میں سچ بول رہے تھے تو ۱۹۰۷ء میں اس تعین کو عدم تعین قرار دے کر جھوٹ بول رہے تھے۔دونوں صورتوں میں ان کی ذلت کا نشان ہے۔اور اگر تاریخ مقرر نہ تھی تو پیش گوئی یوں بنے گی کہ دونوں فریقوں میں سے جو غلطی پر ہے وہ کسی نہ کسی وقت ذلیل ہوگا۔اس لیے آگے بڑھنے سے قبل ہم بتاتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے بعد مرزا قادیانی کو کن کن محاذوں پر شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ اور جمیع مسلمانوں کے سامنے ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ایک شادی کی پیش گوئی کر رکھی تھی اور وہ لوگوں کو کہتے تھے کہ وہ شادی ہو کر رہے گی۔ایک دفعہ مولانا بٹالویؒ کی طرف سے اشارہ کر کے انہوں نے فرمایا: ''شیخ محمد حسین بٹالوی کو حلفاً پوچھنا چاہیے کہ کیا یہ قصہ نہیں کہ یہ عاجز اس شادی سے پہلے جو دہلی میں ہوئی، اتفاقاً اس کے مکان پر موجود تھا۔اس نے سوال کیا کہ کوئی الہام مجھ کو سناؤ۔میں نے ایک تازہ الہام جو انہی دنوں میں ہوا تھا اور اس شادی اور اس کی دوسری جز پر دلالت کرتا تھا، اس کو سنایا۔اور وہ یہ تھا بکر و ثیب۔یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور پھر بعدہ ایک بیوہ ہے۔میں اس الہام کو یاد رکھتا ہوں۔مجھے نہیں امید کہ محمد حسین نے بھلا دیا ہو۔مجھے اس کا وہ مکان یاد ہے جہاں کرسی پر بیٹھ کر میں نے اس کو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ونشان نہ تھا اور نہ ابھی اس دوسری شادی کا کچھ ذکر تھا۔ پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا کا نشان تھا جس کا ایک حصہ اس نے دیکھ لیا اور دوسرا حصہ ثیب یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت میں دیکھ لے گا'۔

(روحانی خزائن ج ۱۱ (انجام آتھم) ص ۲۹۸)

اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں انہوں نے لکھا ہے کہ خدا نے انہیں بتایا کہ:

خواتین مبارکہ سے جن میں سے بعض کو اس کے بعد پائے گا، تیری نسل بہت ہوگی۔

اس الہام کے بعد مرزا صاحب کا کوئی نکاح نہیں ہوا۔ نہ خواتین مبارکہ سے اور نہ خواتین نامبارکہ سے۔ اور جب اس کے بعد کسی خاتون سے ان کی شادی ہی نہیں ہوئی تو ایسی خواتین سے اولاد کیسے ہوتی؟ اور مرزا صاحب کی اس پیش گوئی کا پورا نہ ہونا، ان کی ذلت کا نشان نہیں تو اور کیا ہے؟ مرزا صاحب نے بڑی تحدی سے الہامی پیش گوئیاں سنائی تھیں۔ اور ان کا چیلنج تھا کہ وہ پیش گوئیاں ضرور پوری ہوں گی اور اگر وہ پوری نہ ہوں تو انہیں بد سے بدتر کہا جائے۔ مرزا صاحب چلے گئے، پیش گوئیاں بھی ان کے ساتھ ہی چلی گئیں۔ بد سے بدتر بلکہ بدترین کون ہوا؟

۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا جس کا عنوان ہے: شیخ محمد حسین بٹالوی۔

اس اشتہار میں ان اعتراضات کا ذکر ہے جو شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے محمدی بیگم والی پیش گوئی کے غلط ہونے پر لکھے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی انہیں اس انداز میں خطاب کرتے ہیں:

اب اگر بے چارہ شیخ بٹالوی کے دل کو دھڑکا پکڑتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد اے نادان اس کی نظیر قرآن آپ دیتا ہے اب فرمایئے شیخ جی ابھی تسلی ہوئی یا کچھ کسر ہے...اب اے شیخ جی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو شیخ جی اب تو آپ ہر یک پہلو قابو میں آ گئے

(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۲ ص ۱۰۶۔۱۱۶)۔

یہی وہ اشتہار ہے جس کے آخر میں مرزا قادیانی نے دعا کی ہے کہ اے اللہ! احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنے کی پیش گوئی تیری طرف سے ہے تو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور اگر یہ تیری طرف سے نہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر مرزا صاحب کو ان کی مراد (محمدی بیگم) نہیں ملی اور ۱۹۰۸ء میں وہ نامرادی اور ذلت کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک اور ذلت ان کے درج ذیل دعویٰ کے پورا نہ ہونے کے باعث ہوئی۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

'طالب حق کے لیے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے؟ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی؟ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں' (اخبار بدر قادیان۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء)

(مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ پوچھتے ہیں) کیا مرزا صاحب کا یہ مقصد پورا ہو گیا؟ یعنی تثلیث اور عیسیٰ پرستی دنیا سے معدوم ہو کر توحید پھیل گئی؟ مرزا قادیانی کے صاحبزادے مرزا محمود احمد نے بھی تسلیم کیا کہ 'مسیح موعود (مرزا) کے وعدوں میں سے ابھی اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔ (الفضل قادیان ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۴۲ء ص ۴۔ ۵)

مرزا قادیانی کا اپنے مشن کو مکمل کیے بغیر شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کی زندگی میں مر جانا، شیخ الاسلامؒ کی صداقت اور مرزا قادیانی کی ذلت کا نشان ہے کہ نہیں؟

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک مرتبہ اپنے حلقہ مریدین میں فرمایا کہ انہیں الہام ہوا: دولت برطانیہ تا ہشت سال، بعد ازاں ضعف و اختلال۔ کہ سلطنت برطانیہ بس آٹھ سال تک ہے، پھر اس میں ضعف و اختلال رونما ہو جائے گا۔ مرزا صاحب کی یہ الہامی پیشگوئی کسی طرح حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے علم میں بھی آ گئی، ستم بالائے ستم یہ کہ مرزا قادیانی کو بھی معلوم ہو گیا کہ پیش گوئی ان کے حلقہ مریدین سے نکل کر مولانا بٹالویؒ تک پہنچ گئی ہے۔ مرزا قادیانی نے پریشان ہو کر پیش گوئی کے وجود سے انکار کر دیا، اور انگریز حکام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بتایا کہ انہوں نے ایسی کوئی پیش گوئی نہیں کی بلکہ محمد حسین اسے حکام کی نظروں میں ذلیل وخوار کرنے کے لئے ایسی باتیں گھڑ رہا ہے۔انہوں نے اپنے کشف الغطا میں لکھا:

مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے بعد محمد حسین صاحب اشاعۃ السنہ کا انگریزی میں ایک رسالہ ملا جس کو اس نے مطبع وکٹوریہ پریس لاہور میں چھاپ کر بماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء میں شائع کیا ہے' (اور پھر مرزا صاحب نے حکومت سے اپنی وفاداری کی قسمیں کھانے کے بعد لکھا ہے کہ) دوسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے کوئی الہام اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائے گی ۔ میں اس بہتان کا جواب بجز اس کے کیا لکھوں کہ خدا جھوٹے کو تباہ کرے ۔ میں نے ایسا الہام ہرگز شائع نہیں کیا۔ میری تمام کتابیں گورنمنٹ کے سامنے موجود ہیں ۔ میں بادب گذارش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اس شخص سے مطالبہ کرے کہ کس کتاب یا خط یا اشتہار میں میں نے ایسا الہام شائع کیا ہے؟ اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ اس کے اس فریب سے خبردار رہے گی کہ یہ شخص اپنے اس جھوٹے بیان کی تائید کے لیے یہ تدبیر نہ کرے کہ اپنی جماعت اور اپنے گروہ میں سے ہی جو مجھ سے اختلاف مذہب کی وجہ سے دلی عناد رکھتے ہیں جھوٹے بیان بطور شہادت گورنمنٹ تک پہنچا دے۔اس شخص اور اس کے ہم خیال لوگوں کی میرے ساتھ کچھ آمد ورفت اور ملاقات نہیں کہ میں نے ان کو کچھ زبانی کہا ہو۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں اپنی کتابوں اور اشتہاروں میں شائع کرتا ہوں اور میرے خیالات اور میرے الہامات معلوم کرنے کے لیے میری کتابیں اور اشتہارات متکفل ہیں اور میری جماعت کے معززین گواہ ہیں۔'

(روحانی خزائن جلد ۱۴۔ضمیمہ کشف الغطا۔ص ۲۱۶)

نیز مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

ہر ایک باحیا شخص اپنی دشمنی میں کسی حد تک جا کر ٹھہر جاتا ہے اور ایسے جھوٹوں کے استعمال سے اس کو شرم آجاتی ہے جن کی اصلیت کچھ بھی نہ ہو، مگر افسوس کہ شیخ (محمد حسین) صاحب نے کچھ بھی اس انسانی شرم سے کام نہیں لیا، جہاں تک ضرر رسانی کے وسائل ان کے ذہن میں آئے، انہوں نے سب استعمال کئے اور کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔اول تو لوگوں کو اٹھایا کہ یہ شخص کافر ہے دجال ہے، اس کی ملاقات سے پرہیز کرو، اور جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ہو سکے اس کو ایذا دو، اور ہر ایک ظلم سے اس کو دکھ دو، سب ثواب کی بات ہے۔ اور جب اس تدبیر میں ناکام رہے تو گورنمنٹ انگریزی کو مشتعل کرنے کے لئے کیسے کیسے جھوٹ بنائے۔ کیسے کیسے مفتریات سے مدد لی۔ لیکن یہ گورنمنٹ دراصل دور اندیش اور مردم شناس گورنمنٹ ہے، سکھوں کے نقش قدم پر نہیں چلتی کہ دشمن اور خودغرض کے منہ سے ایک بات سن کر برافروختہ ہو جائے بلکہ اپنی خداداد عقل سے کام لیتی ہے، سو گورنمنٹ دانش مند نے اس شخص کی تحریروں پر کچھ توجہ نہ کی اور کیونکر کرتی، اس کو معلوم تھا کہ ایک خودغرض دشمن نفسانی جوش سے جھوٹی مخبری کر رہا ہے، گورنمنٹ کو اس عاجز کے خاندان کے خیر خواہ ہونے پر بصیرت کامل تھی۔

(سرالخلافۃ، روحانی خزائن ج۸ص۴۰۲)

پھر یوں ہوا کہ بیسویں صدی کی تیسری دہائی میں خود مرزا غلام احمد کے بیٹوں نے اپنے باپ کے جھوٹ کا پول کھولا۔ مرزا بشیر احمد نے سیرۃ المہدی (حصہ اول۔ص۷۵) میں لکھا ہے:

بیان کیا ہم سے حاجی عبدالمجید صاحب نے کہ ایک دفعہ جب ازالہ اوہام شائع ہوئی، حضرت (مرزا) صاحب لدھیانہ میں باہر چہل قدمی کے لئے تشریف لے گئے، میں اور حافظ حامد علی ساتھ تھے، راستہ میں حافظ حامد علی نے مجھ سے کہا کہ آج رات یا کہا ان دنوں میں حضرت (مرزا) صاحب کو الہام ہوا ہے کہ سلطنت برطانیہ تا ہشت سال، بعد ازاں ضعف و اختلال۔ خاکسار (مرزا بشیر احمد) عرض کرتا ہے کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبدالمجید صاحب نے یہ روایت بیان کی، میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پرانا ہے، حضرت (مرزا) صاحب نے خود مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا اور مجھے الہام اس طرح یاد ہے: سلطنت برطانیہ تا ہفت سال بعد ازاں باشد خلاف و اختلال۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ دوسرا مصرعہ تو مجھے پتھر کی لکیر کی طرح یاد ہے کہ یہی تھا اور ہفت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب الہام ہمیں حضرت صاحب نے سنایا تو اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالف نہیں تھا، شیخ حامد علی نے اسے بھی جا سنایا۔ پھر جب وہ (محمد حسین) مخالف ہوا تو اس نے حضرت (مرزا) صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لئے اپنے رسالے میں شائع کیا کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شائع کیا ہے۔ خاکسار (بشیر احمد) عرض کرتا ہے کہ میاں عبداللہ اور حاجی عبدالمجید صاحب کی روایت میں جو اختلاف ہے، وہ اگر کسی صاحب کے ضعف حافظہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مبنی نہیں تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الہام حضور (مرزا) کو دو وقتوں میں دو مختلف قرائتوں پر ہوا ہو۔

مرزا بشیر احمد قادیانی کے علاوہ اس کے بڑے بھائی اور قادیانیوں کے دوسرے سربراہ مرزا محمود احمد قادیانی نے بھی شہادت دی ہے کہ ان کے باپ مرزا غلام احمد کو سلطنت برطانیہ... والا الہام ہوا تھا جیسا کہ تذکرہ میں بحوالہ الفضل جلد ۱۶ نمبر ۷۸ مورخہ ۵۔اپریل ۱۹۲۹ء لکھا ہے کہ مرزا محمود احمد نے خطبہ جمعہ میں کہا:

ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں خدا تعالی نے خبر دے دی سلطنت برطانیہ تا ہشت سال، بعد ازاں ضعف وفساد واختلال اور آٹھ سال جا کر ملکہ وکٹوریہ کی وفات (جو ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء کو ہوئی) پر پورے ہوگئے۔تذکرہ کے مطابق یہ الہام ۱۸۹۲ء میں ہوا تھا۔(قادیانی تذکرہ چوتھا اڈیشن ص ۷۶۶)

قادیانیوں کے، تذکرہ، ہی کے مطابق حافظ حامد علی قادیانی نے کہا کہ حضرت (مرزا) کو الہام ہوا:

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال، بعد ازاں ایام ضعف واختلال (قادیانی تذکرہ، ص ۷۶۶)

اور میاں عبداللہ سنوری قادیانی کی روایت کے مطابق الہام یوں تھا:

سلطنت برطانیہ تا ہفت سال بعد ازاں باشد خلاف واختلال (قادیانی تذکرہ۔ص ۷۶۶)

اور بقول پیر سراج الحق نعمانی قادیانی الہام کے الفاظ یہ تھے:

قوت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف واختلال (قادیانی تذکرہ۔ص ۷۶۷)

ہمیں اس وقت نہ تو اس بات سے غرض ہے کہ پیش گوئی ہشت سالہ تھی یا ہفت سالہ، نہ ہی اس بحث کی ہمیں ضرورت ہے کہ یہ الہام ازالہ اوہام کی تصنیف واشاعت کے زمانہ (۱۸۹۱ء) کا ہے یا پہلے کا، ہم صرف اتنی سی بات قارئین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دونوں نے بیٹوں نے اپنے باپ کے خلاف جھوٹ بولنے کی گواہی دے کر، اور دو بڑے مریدوں نے اپنے پیر اور گورو مہاراج کے خلاف شہادت دے کر اس کی قبر پر ذلت ورسوائی کا سپرے (spray) کر دیا ہے جو شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کے بالمقابل زندگی بھر اپنی اس پیش گوئی سے انکار کرتا رہا۔

قصہ مختصر: برطانیہ کی سلطنت کے بارے میں کی جانے والی الہامی پیشگوئی سے انکار کر کے مرزا صاحب جھوٹ بول رہے تھے۔انہوں نے: سلطنت برطانیہ تا ہشت سال، والی پیش گوئی فرمائی ہوئی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا یہ جھوٹ، عالم اسلام کے سامنے ان کی ذلت کا ایسا عبرت ناک نشان ہے جو ان کی موت کے بعد انہی کے صاحبزادوں اور چہیتے مریدوں نے ان کے خلاف گواہی دے کر فراہم کیا ہے۔

مرزا صاحب نے یہ پیش گوئی بھی کر رکھی تھی کہ مولانا محمد حسین بٹالویؒ ان کی مخالفت ترک کر کے قادیانیت اختیار کر لیں گے اور اس موضوع پر بہت سی قادیانی تحریریں موجود ہیں ہم ان سب کا ذکر کرنے کے بجائے صرف ان تحریروں کا ذکر کرتے ہیں جو تیرہ ماہ والی اس پیش گوئی کے بعد کی ہیں۔

مرزا قادیانی کے ملفوظات میں ۱۲ اگست ۱۹۰۲ء کی ڈیٹ لائن کے ساتھ لکھا ہے:

اس کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ مولوی محمد حسین صاحب کا ایک رسالہ آیا ہے جس میں چینیا نوالی مسجد میں قیامت کے عنوان سے آپ نے ایک مضمون لکھا ہے جو مولوی عبداللہ چکڑالوی کے خلاف ہے۔ لکھتے لکھتے ایک مقام پر (مولانا بٹالوی) لکھتا ہے کہ ہم اس (چکڑالوی) کو پرافٹ آف قادیان سے ملاتے ہیں۔ یعنی کفر کا فتوی دیتے ہیں۔ چنانچہ اس کے نیچے پھر کفر کا فتویٰ مرتب کیا ہے۔ اس پر حضرت اقدس (مرزا) نے فرمایا کہ (چکڑالوی کی) وجوہ کفر کیا ہیں؟ (انہیں بتایا گیا کہ بقول مولانا بٹالوی) مولوی چکڑالوی کہتا ہے کہ حدیث کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ حدیث کا پڑھنا ایسا ہے جیسا کہ کتے کو ہڈی کا چسکا ہوسکتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا درجہ قرآن لانے میں اس سے بڑھ کر نہیں جیسا کہ ایک (نعوذ باللہ) چپراسی یا مذکوری کا درجہ پروانہ سرکاری لانے میں ہوتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا ایسا کہنا کفر ہے (چکڑالوی) رسول اللہ ﷺ کی بڑی بے ادبی کرتا ہے۔ احادیث کو ایسی حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیے...... اس کے بعد حضرت اقدس (مرزا) نے اپنا پرانا خواب مولوی محمد حسین صاحب کے متعلق بیان فرمایا جو کہ کتاب سراج منیر کے آخر میں درج ہے اس کے بعد فرمایا...... کسی وقت کا اخلاص اور خدمت انسان کے کام آجاتا ہے۔ شاید ان وقتوں کا اخلاص ہی ہو جو بالآخر مولوی محمد حسین صاحب کو اس سلسلہ (قادیانیت) کی طرف رجوع کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ وہ بہت ٹھوکریں کھا چکے ہیں۔ اور دیکھ چکے ہیں کہ خدا کے کاموں میں کوئی حارج نہیں ہوسکتا۔ (قادیانی ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۲۵۔۳۲۸)

اور مرزا قادیانی اپنی کتاب اعجاز احمدی میں یوں شاعری فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغلط اعجازی حسین یعلمه و هیئات ماحول الجهول اتسخر

کیا میری کتاب اعجاز المسیح کی محمد حسین نے غلطیاں نکالیں۔ اور یہ کہاں ہوسکتا ہے اور محمد حسین کی کیا طاقت ہے ،کیا ہنسی کررہا ہے

و ان کا ن فی شیء بعلم حسینکم فما لك لا تدعوه و الخصم یحصر

اور اگر تمہارا محمد حسین کچھ چیز ہے پس تو اس کو کیوں نہیں بلاتا اور دشمن سخت گرفت کررہا ہے

و نحسبه کا لحو ت فات بنظمه متی حل بحراً نقتنصمه و ناسر

اور ہم تو اس کو ایک مچھلی کی طرح سمجھتے ہیں پس اس کی نظم پیش کر جب وہ شعر کے بحروں میں سے کسی بحر میں داخل ہوگا تو ہم اس کو شکار کرلیں گے اور پکڑ لیں گے

و ان یا تنی اصبحه کا ساً من الهدی فا حضره للا ملاء ان کان یقدر

اگر وہ میرے پاس آئے گا تو اسی صبح ہدایت کا پیالہ پلاؤں گا۔ پس اس کو لکھنے کے لیے حاضر کر اگر وہ لکھنے کے لیے طاقت رکھتا ہے۔

اذا ما ابتلاه الله بالا رض سخطة بلا ئل قالوا مکر م و معزز

جب خدا نے بے زاری کے طور پر اس کو زمین لائل پور میں دی تو مخالفوں نے کہا کہ اس کی بڑی عزت ہے

اذا نحن بارز نا فاین حسینکم و ان کنت تحمده فا علن و اخبر

جب ہم میدان میں آئے تو تمہارا حسین کہاں ہوگا اور اگر تو اس کی تعریف کرتا ہے پس اس کو خبر دے دے

اتحسبه حیاً و تا الله اننی اراه کمن ید فی و یفنی و یقبر

کیا تو اسکو زندہ سمجھتا ہے اور بخدا میں دیکھتا ہوں اس و مثل اس شخص کے جو کشتہ ہے اور مر گیا اور قبر میں داخل ہوگیا

و ما ان قنطنا و الر جاء معظم کذالك وحی الله یدری و یخبر

اور ہم اس (محمد حسین) کے ایمان سے ناامید نہیں ہوئے بلکہ امید بہت ہے اسی طرح خدا کی وحی خبر دے رہی ہے

سیبدی لك الرحمن مقسوم حبکم سعید فلا ینسیه یوم مقدر

تجھ پر خدا تعالیٰ تیرے دوست محمد حسین کا مقسوم ظاہر کردے گا۔ سعید ہے پس روز مقدر اس کو فراموش نہیں کریگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و یحی بایدی اللہ و اللہ قادر و یا تی زمان الرشد و الذنب یغفر

اور خدا کے ہاتھوں سے زندہ کیا جائے گا اور خدا قادر ہے اور رشد کا زمانہ آئے گا اور گناہ بخش دیا جائے گا

فیسقونہ ماء الطھارۃ و التقی نسیم الصباتا تی بریا یعطر

پس پاکیزگی اور طہارت کا پانی اسے پلائیں گے اور نسیم صبا خوشبو لائے گی اور معطر کر دے گی

و ان کلا می صادق قول خا لقی و من عاش منکم بر ھۃ فسینظر

اور میرا کلام سچا ہے اور میرے خدا کا قول ہے۔اور جو شخص تم میں سے کچھ زمانہ زندہ رہیگا وہ دیکھ لے گا

اتعجب من ھذا فلا تعجبن لہ کلا م من المو لی و وحی مطھر

کیا تو اس سے تعجب کرے گا پس کچھ تعجب نہ کر یہ خدا کا کلام ہے اور پاک وحی ہے

و ما قلتہ من عند نفسی کراجم اریت و من امر القضا اتحیر

اور میں نے اپنے ہی دل سے اٹکل بات نہیں کی بلکہ کشفی طور پر مجھے دکھلایا گیا اور میں اس سے حیران ہوں

اقلب حسین یھتدی من یظنہ عجیب و عند اللہ ھین و ایسر

کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آ جائیگا یہ کون گمان کرسکتا ہے عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے

ثلثہ اشخاص بہ قد رئیتھم و منھم الٰھی بخش فاسمع و ذکر

تین آدمی اس کے ساتھ اور ہیں۔ایک ان میں سے الٰہی بخش اکونٹنٹ ہے پس سن اور سنا دے

لعمر ک ذقنا دو ن ذنب ر ما حھم فما سر نا ا لا دعاء یکرر

تیری قسم کہ ہم نے بغیر گناہ کے انکے نیزوں کا مزہ چکھا پس ہمیں یہی اچھا معلوم ہوا کہ انکے حق میں دعا کرتے ہیں

متی ذکروا یغتم قلبی بذ کر ھم بما کا ن وقت بالملاقات نبشر

جب وہ ذکر کئے جاتے ہیں تو میرا دل غم ناک ہو جاتا کیونکہ یاد آتا ہے کہ ایک دن ہم ملاقات سے خوش ہوتے تھے

(خزائن جلد ۱۹ ضمیمہ نزول المسیح (اعجاز احمدی ص ۱۵۰۔۱۶۳)

مرزا صاحب کے بقول یہ اعجازی قصیدہ ہے جو انہوں نے روح القدس کی مدد سے لکھا ہے۔اس قصیدے میں آپ فرماتے ہیں کہ مجھے وحی آئی ہے کہ محمد حسین بٹالوی اور منشی الٰہی بخش مرزائی ہو جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت نے مرزا صاحب کے اس اعجازی قصیدے سے ان کے کذاب ہونے کا اعجازی نشان ظاہر کر دیا کہ نہ محمد حسین کبھی مرزائی ہوا اور نہ منشی الٰہی بخش واپس مرزائیت میں داخل ہوا۔

مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

'مصنف عصائے موسیٰ (مولوی الٰہی بخش) کو جب لاہور میں طاعون ہوا تو حضرت مسیح موعود (مرزا) کے پاس یہ بات پیش ہوئی کہ حضور نے اعجاز احمدی میں لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین اور مصنف عصائے موسیٰ رجوع کر لیں گے۔ اس پر آپ (مرزا) نے فرمایا ان کو مرنے دو۔ خدائی کلام کی تاویل ہو سکتی ہے آخر وہ (الٰہی بخش) طاعون ہی سے مر گیا' (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۹۱)

مصنف عصائے موسی، جن کا ذکر اس اقتباس میں ہوا ہے، مرزا قادیانی کے قدردانوں میں سے تھے، ان کے معاون رہے، ان کا دفاع کرتے رہے، پھر مرزا صاحب کے مخالف ہو گئے تھے، تاہم مرزا صاحب کی پیش گوئی تھی کہ وہ دوبارہ ان کے حلقہ میں آ جائیں گے۔ لیکن اس بزرگ کو اللہ نے راہ راست پر ثابت قدم رکھا، مرزا کے خلاف عصائے موسی نامی کتاب لکھی، حالت اسلام میں فوت ہوئے اور مرزا صاحب کی اعجاز احمدی والی پیش گوئی کو جھوٹا ثابت کر گئے۔ آپ نے اپنی کتاب عصائے موسی میں مرزا صاحب کی اشتہاری پیش گوئی ۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء، اور قادیانی اشتہار دسمبر ۱۸۹۹ء بابت مولانا بٹالوی، ملا محمد بخش اور سید ابو الحسن تبّتی پر یوں تبصرہ کیا ہے۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم والی میعاد گذر جانے پر جب لوگوں نے حتی کہ مولوی نورالدین نے بھی ایک شخص کے استفسار کے جواب میں لکھا کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور صحیح نہیں نکلی تو مرزا قادیانی نے ناراض ہو کر علاوہ بے ایمان، بداعتقاد بنانے کے، طرح طرح کی گالیاں دیں لیکن خلاف مشاہدہ کوئی شخص کیونکر صمّ بکم ہو کر جبراً قبول کر سکتا تھا کہ یہ بلاکم وکاست پوری ہو گئی۔ لہذا مرزا نے اپنی صداقت منوانے کے لئے پہلے پیرایہ کو بدل کر دوسرا پیرایہ اختیار کیا، اور عجیب نرالی نئی منطق سے اپنی پیش گوئی مندرجہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو مکرر ثابت کیا ہے یعنی ایک ہی امر و شئے کو خود بدولت کے لئے باعث عزت و مقبولیت اور اسی کو دوسرے غریبوں کے لئے موجب ذلت وخواری قرار دیا ہے اور ارشاد قرآن مجید: ویل للمطففین الّذین اذا اکتالوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی النّاس یستو فون و اذا کالوھم او وزنو ھم یخسرون ،کا کچھ لحاظ نہیں فرمایا۔ چنانچہ ایک طویل اشتہار ۱۷۔ دسمبر ۱۸۹۹ء اس بارہ میں شائع فرمایا ہے جس کی پیشانی ہے: ایک عظیم الشان پیش گوئی کا پورا ہونا۔ اگر چہ ان مضامین سے عاجز (الٰہی بخش) کو کچھ تعلق نہیں لیکن چونکہ یہ بذیل کاروائی ودعاوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خواہ مخواہ آ گئے ہیں لہذا جو کچھ ظاہر معلوم ہوا، عرض ہے باقی متعلق اشخاص خود جواب دیں تو دیں۔

اشتہار میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ: اب تک بعض کوتاہ اندیش نادان دوست محمد حسین (بٹالوی) کے خلاف واقعہ طور پر یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور جو پیش گوئی میں ذلت کا وعدہ تھا وہ اب تک ظہور میں نہیں آیا۔

پھر صفحہ ۲ میں لکھا ہے کہ یہ پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی: ۱۔ محمد حسین کی تحریر، جس میں یہ تھا کہ مہدی کی حدیثیں صحیح نہیں، ظاہر ہو کر اس پر فتوی ہو گیا، ذلت ہوئی۔

جواب۔ عجیب معاملہ ہے مرزا صاحب احادیث مہدی کی اپنے دل پسند خلاف سلف وخلف تاویل کریں۔ مہدی کو خونی لکھ کر اس کے آنے سے انکار اور تمام امت اہل سنت سے مخالفت کریں، تو ان کی عزت، اور دوسرے کسی کا ان کو صحیح نہ کہنا ہی ظاہر ہو تو اس کی ذلت۔

۲۔ صفحہ ۳ میں لکھا کہ الہامی عبارت اتعجب لا مری میں لام کے صلہ کو غلط لکھا، ذلت ہوئی، کیونکہ یہ اہل ادب واہل بلاغت کے کلام دیوان حماسہ وغیرہ میں نہیں پایا جاتا۔

جواب۔ مرزا صاحب قرآن مجید کی آیات، احادیث وراویوں کے ناموں میں غلطیاں کریں اور ان غلطیوں کی فہرستیں چھپیں، تو مرزا صاحب کی عزت اور دوسرا کوئی کہے کہ قرآن مجید میں تعجب کا صلہ تو من آیا ہے جیسا کہ اتعجبین من امر اللّٰہ رحمۃ اللّٰہ و برکا تہ علیکم اھل البیت انّہ حمید مجید (کیا تعجب کرتی ہے تو اللہ تعالی کے امر سے، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں تم پر ہوں اے گھر والو ۔ تحقیق اللہ تعالی تعریف کیا گیا اور نہایت بزرگ ہے) (جیسا مولوی محمد حسین فرماتے ہیں کہ ہم نے تو صرف اسی قدر کہا ہے، زیادہ کچھ نہیں کہا) تو وہ اس حق ودرست کہنے پر ذلیل۔

اور عجب تر یہ کہ مرزا بدعوی حمایت فوقیت قرآن کلام خالق کی فصاحت وصلہ کے مقابلہ پر دوسری مخلوق کی کلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عجب کا صلہ لا م پیش کرتے ہیں۔ پھر زیادہ تعجب یہ کہ متفق علیہ حدیث کے الفاظ عجبنا یسئلہ و یصدقہ (ہم نے اس کے سوال کرنے اور اس کی تصدیق کرنے پر تعجب کیا)، تو ثبوت صلہ لا م کی خاطر تحریر فرمادیئے لیکن اس حدیث میں جو مضمون نزول ملائکہ ہے کہ حضرت جبریل زانو بزانو رسول اللہ ﷺ کے بیٹھ کر سوال کرتے اور پھر تصدیق کرتے، اسکے مرزا صاحب قائل نہیں، اور آپ حضرت جبریل کا ہیڈ کوارٹر آفتاب مقرر فرماتے ہیں۔

۳۔مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ عدالت میں محمد حسین بٹالوی سے اس قرارداد پر دستخط کرائے گئے کہ وہ آئندہ مجھے دجال، کافر، کاذب نہیں کہے گا۔ قادیان کو چھوٹے کاف سے نہیں لکھے گا۔

جواب۔ مرزا سے بھی سب سے اول اسی اقرار نامہ پر دستخط کرائے گئے کہ الٰہی الہامات کسی کی ذلت وغیرہ کے شائع نہ کرینگے۔ خدا تعالیٰ کے پاس اپیل نہ کریں گے۔ بٹالہ ط سے نہ لکھیں گے، تو مرزا کی اس میں عزت، دوسرا جس کو الہام کا دعوی بھی نہ ہو، وہ اگر اس اقرار پر دستخط کرے تو ذلت۔

۴۔مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ملا محمد بخش جعفر زٹلی وغیرہ کی قلمیں ٹوٹ گئیں۔ اگر ذلت وغیرہ کی موت اس پر وارد نہیں ہوئی تو اب کیوں نہیں گالیاں نکالتا۔ ابوالحسن تبتّی کہاں ہے اس کی زبان کیوں بند ہوگئی۔ ان سب کے منہ میں لگام دی گئی۔

جواب۔ ملا محمد بخش جعفر زٹلی کی قلم کہاں اور کیونکر ٹوٹی جب کہ اس کے مضامین برابر چھپتے ہیں بلکہ مرزا کی طرف سے اخبار الحکم ۲۲ ستمبر ۱۸۹۹ء میں ان کی زبان درازی کی مکرر شکایت کی گئی اور گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی کہ ان کا خیال رکھے، اور یہاں ثبوت مدعا کیلئے تجاہل عارفانہ کرکے فرمایا کہ قلمیں ٹوٹ گئیں اور منہ بند ہوگئے۔

۵۔مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ خلاف تہذیب کاغذات عدالت میں پیش ہونا اور پبلک پر ظاہر ہونا عزت ہے یا بے عزتی۔ اور عدالت کی طرف سے مواخذہ ہونا موجب سرفرازی ہے یا شان مولویت کو اس سے ذلت کا دھبہ لگتا ہے۔

جواب۔ مرزا صاحب کی خود ایجاد لعنتیں، مسلمانوں کو گالیاں، اپنی زبان سے ان کو سرکار کا باغی بتانا وغیرہ مضامین بقول مرزا صاحب تمام بلاد میں شائع ہوں تو ان کی عزت، لیکن دوسرے کسی کیخلاف تہذیب تحریر ظاہر ہو تو اس کی ذلت۔ مولوی محمد حسین صاحب زور سے انکاری ہیں کہ ہماری اپنی کوئی تحریر عدالت میں ہرگز پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی۔

۶۔مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کی عالمانہ عزت میں فرق آیا اس لئے کہ انہوں نے اخبار میں شائع کر دیا کہ مقدمہ میں عاجز بری نہیں بلکہ ڈسچارج ہوا، جو غلط ہے۔

جواب۔مرزا قادیانی اقرار نامہ کو نوٹس کہیں تو عزت، دوسرا بری کو ڈسچارج کہے تو ذلت۔مرزا صاحب نے بلا ضرورت عربی الفاظ سے مقابلہ کر کے طول بحث کی ہے، اس جگہ ان الفاظ سے غرض ہے جو عدالت نے لکھے ہیں اور موجود ہیں۔

۷۔مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اسی میعاد میں بموجب ایک پیشگوئی کے عبدالحق غزنوی کی زندگی میں چوتھا لڑکا مبارک پیدا ہو گیا جو میری عزت کا موجب اور محمد حسین بٹالوی اور اس کے گروہ جعفر زٹلی وغیرہ کی ذلت کا موجب ہوا ہوگا۔

جواب۔مرزا قادیانی کے گھر فرزند قادیان میں ہوا، اور امرتسر میں تب تک ایک شخص زندہ رہے تو اس سبب ذلت لاہور اور بٹالہ اور تبت کے خاص خاص اشخاص اور ان کے گروہ پر۔مرزا صاحب اپنے اس قاعدہ کی رو سے تو جس قدر فرزندان ان کے مخالفین کے گھروں میں پیدا ہوں ان کو اپنے مخالفین کے لئے عزت اور خود بدولت وگروہ کے لئے باعث ذلت قبول فرمالیا کریں تو عین انصاف ہے۔

۸۔مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ مقدمہ کے بعد خدا کے فضل وکرم نے میری طرف دنیا کو رجوع دیا اور دے رہا ہے۔یہ بھی اس شخص کی صریح ذلت ہے جو اس کے برخلاف میرے لئے چاہتا تھا۔

جواب۔مرزا صاحب بایں دعوی انس ومحبت شوق وذوق الٰہی اقبال علی اللہ ودعوی نیابت نبوت، ارشاد قرآن مجید انّما اموالکم و اولادکم فتنۃ (تمہارے مال واولاد فتنہ ہے) واحادیث مذمت دنیا کو نظر انداز فرما کر رجوع دنیا کو اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم کہہ کر عزت والے بنیں، لیکن دوسرا کوئی قرآن مجید حفظ کرنے اور درود وظائف کے سبب لوگوں سے کم مخالطت کرے تو وہ ذلیل۔پھر عبداللہ آتھم کی پیش گوئی پوری نہ ہونے پر جو لوگ قادیان میں جمع تھے ان کے چلے جانے پر اور جو مرید کہتے تھے کہ ہم کس ریش سے واپس اپنے شہر کو جاویں ان کے جواب میں تو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوا کہ عام اناپ شناپ لوگوں کا رجوع نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے دیا۔غرض اس وقت رجوع نہ ہونے میں کامیابی اوراب رجوع ہونے میں۔

۴۔مرزا کا کہنا ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو کچھ زمین مل گئی۔سو رسول اللہ ﷺ کی حدیث موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آلہ زراعت میں سے کچھ دیکھا تو فرمایا کہ یہ کسی قوم کے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر اس قوم کو ذلیل کردیتا ہے۔

جواب۔اول مولوی محمد حسین صاحب کو زمین کا نہ ملنا ذلت کہا جاتا تھا،اب جب مل گئی تب بھی حدیث شریف ذلت والی موجود۔لطف یہ کہ مرزا صاحب پشتوں یا اجداد سے حارث،زمین دار،اس پر معاش وگذران کرنے پر بھی عزت والے بلکہ مسیح مہدی،مجدد،امام الزمان اور مولوی محمد حسین بٹالوی اپنی سکونت سے مسافت بعیدہ سینکڑوں میلوں پر زمین ملنے اور دوسرے مزارعان سے کاشت وآباد کرانے پر ذلت والوں میں۔شائد مرزا صاحب فرماویں کہ ہم نے اسی وجہ سے زمین وباغ بذریعہ رجسٹری رہن انتقال کردیا ہے تو جواب ظاہر ہے کہ اس رہن انتقال پر بھی وہ زمین کہیں دوسری جگہ نہیں گئی۔گھر کی گھر ہی میں رہی اور کل زمین رہن بھی نہیں ہوئی

۱۰۔کسی ریاست میں محمد حسین کا وظیفہ مقرر ہوگیا اس کو کوئی دانش مند عزت قرار نہیں دیگا بلکہ اس سے تو وہ فقرہ یاد آتا ہے کہ بئس الفقیر علی باب الامیر (براہے وہ فقیر جو امیر کے دروازہ پر ہو)

جواب۔مرزا صاحب ہر ضرورت وامر میں اشتہارات شائع کرکے اقرار ومدار وعدہ کرکے کبھی بنام قیمت کتاب،کبھی درستی وفراخی مکان،کبھی بنام مدرسہ ومہمان خانہ ومسجد باوجود دعوی صاحب وسعت وجائیداد ہونے کے آئے دن غربا ومتوسط الحال اشخاص سے چندہ وروپیہ بطور خیرات وصدقات وصول کرتے رہیں اور حدیث رسول اللہ ﷺ:عن عبد اللّٰہ ابن عمر قال انّ رسول اللّٰہ ﷺ قال و ھو علی المنبر و ھو یذکر الصّدقۃ والتعفف عن المسألۃ الید العلیا خیر مّن الیدالسّفلی و الید العلیا المنفقۃ و السفلی ھی المسألۃ ۔ (رسول اللہ ﷺ نے جب آپ منبر پر صدقہ اور سوال سے پرہیز کرنے کا ذکر فرمارہے تھے،فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر کا ہاتھ خرچ کرنیوالا ہے نیچے والا سائل ہے)(مسلم:۱۰۳۳) وغیرہ جو اس بارہ میں ہیں ان سب کو پس پشت ڈالنے پر بھی معزز وعزت والے اور دوسرے کسی کا اگر کسی ایسی ریاست و سرکار سے وظیفہ مقرر ہو جس کی آمدنی لاکھ ہا،کروڑ ھا روپیہ ہو اور اس قدر فراوانی مال بظاہر ہوتی بھی اسی لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ دوسری مستحق مخلوق کا اس میں حصہ ہو اور ان کو اس خزانہ میں سے کسی کو کچھ دینے سے کوئی تکلیف بھی ہرگز نہیں ہوتی، گویا ایسا ہے جیسا کہ دریا میں سے قطرہ، سوا یسی ریاست سے بھی اگر کسی کو کچھ ملے تو اس کی ذلت۔ سبحان اللہ

غرض مرزا صاحب کی بزبان خود ہر طرح سے ہر امر میں عزت اور دوسری غریب مخلوق کی ہر طرح سے ہر امر میں بزبان مرزا صاحب ذلت وخواری، اور پھر مرزا صاحب خیر خواہ مخلوق رحمةً للّعالمین ۔ انك لعلى خلقٍ عظيم ۔وغیرہ سب کچھ۔

اسی طرح مرزا صاحب نے بعد مباہلہ مولوی عبدالحق غزنوی کی نسبت بھی لکھا ہے کہ وہ اور اس کا گروہ ذلیل ہوا، اور ہماری ہر طرح سے عزت اور قبولیت ہوئی۔ یہ مرزا صاحب کے دلائل وکمالات ہیں جن پر ان کے مرید مفتون اور قربان ہیں۔

یہ امر باعث حمد وشکر وقابل تسکین ہے کہ پیش گوئیوں کی تاثیر وتکلیف وصداقت خود بذات خاص مرزا کو ہی محسوس ومعلوم ہوتی ہے۔ الحمد للہ کہ دوسری مخلوق الہی جن کے ڈرانے اور دھمکانے کیلئے ان کی اشاعت وغیرہ کی تکلیف اٹھائی جاتی ہے ان کو کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ گویا اول پیش گوئی کرنے کی، پھر اس کی اشاعت کی انتظار کی، بالآخر اس کی صداقت وتاثیر معلوم ومحسوس ہونے کی، غرض یہ سب تکالیف مرزا صاحب نے وفور شفقت علی خلق اللہ کے باعث نہایت مہربانی وہمدردی سے اپنی ہی ذات پر گوارا کر رکھی ہیں، دیگر عاجز بندگان اس محنت، دردسری سے بری وآزاد ہیں۔ اگرچہ مرزا صاحب مزید برآں اپنی زبان وقلم کو یہ تکلیف بھی ساتھ ہی دیتے رہتے ہیں کہ جنکے حق میں پیش گوئیاں تھیں وہ تباہ وبرباد اور ذلیل ہو گئے انکا کچھ باقی نہیں رہا۔

اشتہار ۲۱ دسمبر ۱۸۹۸ء کے اور بھی عجائب ہیں، مثلاً مرزا ہر پیشگوئی کو عظیم الشان ہی لکھتے ہیں۔ کبھی کسی کو ادنی معمولی یا اوسط شان والی نہیں فرماتے تاکہ لوگوں کو کچھ فرق وامتیاز تو معلوم ہو۔ یہ شائد اسلئے کہ خود بدولت جو عظیم الشان ہوئے لہذا ان کا ہر امر عظیم الشان ہوا۔

مرزا صاحب، مولوی محمد حسین بٹالوی پر اعتراض کرتے ہیں کہ: انہوں نے اقرار کیا کہ آئندہ دجال، کافر، کاذب نہیں کہے گا۔ اب دیکھو وہ استفتاء ان کا کہاں گیا۔ میں خدا تعالی کے فضل اور کرم سے اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک اور اخیر زندگی تک انہیں عقاید پر قائم ہوں جن کو محمد حسین نے کلمات کفر قرار دیا ہے۔

جواب۔ جب آپ انہیں عقاید پر قائم ہیں تو پھر مرزا صاحب یہ کیوں کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ ہم پر افتراء ہیں ہمارا عقیدہ وہی ہے جو دوسرے مسلمانوں کا، جیسا کہ کتب وغیرہ میں لکھا ہے اور لا الہ الا اللّٰہ محمّد رّسول اللّٰہ بھی مسلمانوں کی تسکین کی خاطر پڑھ دیا کرتے ہیں!!! مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین کا استفتاء کہاں گیا؟ بجواب مولوی صاحب استفسار پر کہتے ہیں کہ فتوی اسی طرح قائم ہے، ہم سے کوئی پوچھے تو وہ ہی کہیں گے۔ ہاں بحث مباحثہ میں ایسے الفاظ حسب اقرار جانبین استعمال نہیں کرینگے اور ظاہر بھی ہے کہ اگر مرزا صاحب اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے اپنے کتب واشتہارات ومضامین وعقاید مندرجہ کو کالعدم خیال کریں تو فتوی بھی نہیں رہیگا ورنہ جب تک وہ عقاید موجود ہیں تب تک وہ فتوی بھی موجود وقائم رہیگا۔

اشتہار کے صفحہ ۵ میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوی کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر دجال نہیں ہوسکتا میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا۔ میں کبھی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا۔ اپنے دعوی سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ ماسوا اسکے ملہم اور محدث کیسا ہی اعلی شان رکھتے ہوں اور مکالمہ الہیہ سے سرفراز ہوں، ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ ہاں بدقسمت منکر۔

جواب۔ جب یہ امر صحیح ہے تو پھر آپ نے خط مورخہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء اسی خاکسار میں خود بدولت کے حق میں یہ الہام کیسے لکھ دیا ہے: جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا تعالی اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

اشتہار کے صفحہ ۶ میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے: اولیاء اللہ کی مخالفت میں اللہ اس کا دشمن ہوکر دولت ایمان اس سے چھین لیتا ہے تب بلعم کی طرح صرف لفاظی اور زبانی قیل وقال اس کے پاس رہ جاتی ہے، نسبت، انس، شوق، ذوق، محبت تبتل، تقوی، اس سے کھوئی جاتی ہے۔

جواب۔ مرزا صاحب براہ مہربانی خود بدولت کی لفاظی اور حیل کی طرف بھی خیال فرمائیں اور پھر انس، شوق و ذوق، محبت وتبتل، تقوی کو جن کا ذکر دوسرے مواقع پر ہوا ہے دیکھیں۔ نیز جیسا کہ مرزا کو بحث مباحثہ، سبّ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شتم، لعن طعن مخلوق و دیگر تر ددات سے ایسی فرصت اور وقت ہی کب ملتا ہے کہ آپ ان امور کی طرف متوجہ ہوں ۔ ہاں خالی الفاظ بے شک آپ کے پاس بہت ہیں ۔ صرف مرزا ہی پر کیا منحصر ہے اگر کوئی واقعی صادق الحال، عالی شان، عارف باللہ بھی خدانخواستہ خود بینی وخود فروشی کی فضولیات میں پڑ کر ان پر قساوت و نا مبارک الفاظ کا شغل و مشق کرے تو ممکن نہیں کہ ان منحوس الفاظ کی شامت و تاثیر سے اس میں ان اخلاق فاضلہ و اعمال حسنہ کی توفیق باقی رہ جائے ۔

صفحہ ۱۳ میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ ہم بدل بیزار و متنفر ہیں کہ ان لوگوں کا نام بھی لیں، چہ جائیکہ ان کے حق میں پیش گوئی کر کے ایسے خطاب سے ان کو کچھ عزت دیں ۔

جواب ۔ سبحان اللہ! اللہ اکبر! مرسلوں اور مجددوں اور رحمۃ للعالمین، و انّك لعلی خلقٍ عظیم کے خطاب والوں کی یہی شان ہے کہ دعویٰ تو فنا نیستی و خاکساری و خیر خواہی اور اس پر غصہ و غضب تکبر و علو کا یہ حال و خیال ۔ اسی واسطے تو مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی و حالات کے اضداد و اختلافات کو دیکھ کر مخلوق کو حیرانی ہوتی ہے کہ یا الٰہی ! کیا قیل و قال و چال ہے ۔

غور فرمائیں کہ مرزا نے جو اس اشتہار کے اخیر میں الفاظ سراسر ترک حیا و نا منصف دوسرے غریبوں کے حق میں تحریر فرمائے ہیں کیا یہ انصاف ہے؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد: الحیاء من الایمان والایمان فی الجنّة (حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے) و ان لکلّ دین خلقاً و خلق الاسلا م الحیا (ہر ایک دین کا ایک خلق، خصلت، ہوتا ہے، اسلام کا خلق حیا ہے) کے موافق تو کسی کو تارک حیا، یا حیا سے خالی کہنا گو یا اس کو اسلام سے جواب دینا ہے حالانکہ مرزا صاحب بھی فرما چکے ہیں کہ میں کسی کا نام بے ایمان نہیں رکھتا کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا............(عصائے موسیٰ مصنفہ منشی الٰہی بخش لاہور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالویؒ اور ملا محمد بخشؒ مالک اخبار جعفر زٹلی لاہوریؒ اور مولوی ابو الحسن تبّتیؒ کے متعلق پیشگوئی، ڈپٹی عبد اللہ آتھم عیسائی وغیرہ کی پیش گوئیوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اس پیشگوئی سے مرزا جی اور ان کے مخالفوں کا انقطاعی فیصلہ ہے ۔.... یہ عبارت (اشتہار مذکور) جس زور شور سے لکھی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا اندازہ کرانے کے لئے کسی مزید توضیح یا تشریح کی حاجت نہیں۔ عبارت مذکورہ اپنا مطلب صاف اظہار کر رہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے دونوں رفیقوں پر خدا جانے کس قسم کا خرق عادت عذاب نازل ہوگا۔ کیا ان کی گت ہوگی جو خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ کوئی بڑی ہی سخت آفت آنے والی تھی جس کی بابت مرزا جی نے رسالہ راز حقیقت میں تیرہ مہینوں تک بڑے صبر سے اپنے مریدوں کو آخری فیصلہ کے انتظار کرنے کا حکم دیا تھا اور سخت تاکید کی تھی کہ اس فیصلہ کے منتظر رہیں۔....

اس سے صاف سمجھ میں آتا تھا کہ ان تیرہ مہینوں کے بعد مرزا جی سے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ ایسا کہ کسی دوست دشمن کو چوں و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہے گی۔ وہ فیصلہ کیا ہوگا مثل فتح مکہ کے آخری فیصلہ ہوگا۔ مگر افسوس کہ یہ پیش گوئی بھی کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی مصداق ہوئی۔ چنانچہ آج جنوری ۱۹۰۰ء (بوقت طبع اول الہامات مرزا) کو گذرے ہوئے پانچ سال ہونے کو ہیں مگر مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے ہر دو رفیق پیش گوئی زدہ برابر زندہ سلامت بلاکلفت مرزا جی کے سامنے موجود ہیں (بعد میں مولوی محمد حسین صاحب ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو انتقال کر گئے اور مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ان سے پہلے ہی انتقال کر گئے تھے)۔ اس پیشگوئی کا بھی جو مرزا جی نے حشر کیا وہ بھی ناظرین کو سناتے ہیں۔

یاد رہے کہ ایسا کوئی سوال نہ ہوگا جس کا جواب مرزا جی نے نہ دیا ہو، کیونکہ ممکن نہیں کہ مرزا جی خاموش رہیں۔ یہ تاویل تو نہ چلی کہ یہ تینوں صاحب دل میں ڈر گئے، صوم وصلوۃ کے پابند ہو گئے، ورنہ قسم کھائیں، کیونکہ مرزا جی کو یقین تھا کہ ان صاحبوں کے سامنے قسم کا نام لیا نہیں کہ یہ اپنی گرہ سے کچھ دے کر بھی سچی قسم اٹھالیں گے، ان کے مذہب میں تو آتھم کی طرح سچی قسم کا کھانا منع نہیں۔ اس لئے اس میں ایک اور ہی چال چلے کہ جس طرح مولوی محمد حسین نے میرے پر کفر کا فتویٰ لگوایا تھا اس پر بھی لگ گیا یہی میری پیش گوئی کا مدعا تھا اور بس (دیکھو اشتہار ے جنوری ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۱۰۸۔۱۱۲)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی سن کر مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب نے ہتھیار رکھنے کے متعلق بعض افسروں سے تذکرہ کیا کہ میری بابت مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی ہے، مبادا لیکھ رام کی طرح میں بھی نہ مارا جاؤں، اس لئے بطور حفاظت خود اختیاری مجھے ہتھیار ملنے چاہییں۔ اس پر مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی طلبی ہوئی کہ آ کر بتلاویں کہ کیوں ان سے حفظ امن کی ضمانت نہ لی جاوے۔ چنانچہ مقدمہ بڑے زورشور سے چلنے لگا۔اس پر مرزا جی نے یہ تجویز نکالی کہ کسی صورت سے اس مقدمہ کو خفیف کیا جائے اورسرکار کے ذہن نشین کیا جائے کہ یہ پیش گوئی کوئی قتل وقتال کی نہیں جیسی کہ مولوی محمد حسین نے سمجھی ہے، بلکہ زبانی ذلت ورسوائی ہے۔

اس پر بعد مشورہ حاشیہ برداران یہ تجویزٹھہری کہ ایک آدمی ناواقف علماء سے یہ فتوی حاصل کرے کہ حضرت مہدی کے منکر کا کیا حکم ہے۔ چنانچہ وہ شخص بڑی ہوشیاری یا مکاری سے علماء کی خدمت میں گیا اور ہرایک کے سامنے مرزا کی مذمت کرتا اور یہ ظاہر کرتا کہ میں افریقہ سے آیا ہوں۔قادیانی کے مرید وہاں بھی ہو گئے ہیں ان کی ہدایت کے لئے علماء کا فتوی ضروری ہے۔اس پر علماء نے جومناسب تھا،لکھا۔پس مرزا جی نے اسے شائع کر دیا اور بجائے اپنے پر لگانے کے مولوی محمد حسین صاحب پر لگا دیا کہ اس نے بھی ماہنامہ اشاعۃ السنہ کے کسی پرچے میں مہدی معہود کا انکار کیا ہے۔پس جس طرح اس نے مجھ پر فتوی لگوایا تھا اسی طرح اس پر لگایا۔میری پیش گوئی کا صرف اتنا ہی مفہوم تھا۔

یہ ہے مرزا جی کی کوشش اور سعی جس سے اپنی پیش گوئیوں کو سچا کیا کرتے ہیں۔افسوس کہ دنیا میں ابھی تک سمجھدار لوگ موجود ہیں اور وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ اگر یہ فتوی (اگر ہم مان بھی لیں کہ مولوی صاحب پر ہے اور وہ اس کے مصداق ہیں) ہی آپ کی تیرہ ماہہ پیش گوئی کا مطلب تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ جس طرح آپ سے علمائے اسلام اوراہل اسلام بلکہ جملہ انام متنفر ہیں،اسی طرح مولوی (محمد حسین) صاحب اوران کے دونوں رفیقوں (ملا محمد بخش اور سید ابوالحسن تبّتی) سے کیوں ان کو نفرت نہیں، بلکہ ان کے ساتھ ان کا خلا ملا ہے کہ ۱۵۔اکتوبر ۱۹۰۱ء کو مولوی (محمد حسین) صاحب موصوف ہی کی کوشش اور لحاظ سے مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی احمداللہ صاحب اورحافظ محمد یوسف صاحب پنشنر امرتسری کی بقیہ کدورت بھی جو آپ ہی کے طفیل سے بحکم و لتذهبن الشحناء پیدا ہو چکی تھی، بالکل جاتی رہی اور پھر مثل سابق شیر وشکر ہو گئے۔پس جس طرح ہم آتھم والی پیش گوئی کی بحث میں ثابت کر آئے ہیں اور آپ سے بھی بحوالہ ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۸ دستخط کرائے ہیں کہ انتفاء اللازم يستلزم انتفاء الملزوم یعنی لوازم کے عدم سے ملزوم کا عدم ہوتا ہے۔تو پھر اس پیش گوئی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذب میں کیا شبہ ہے؟ اگر کہو کہ مولوی محمد حسین صاحب نے منافقانہ اپنا خیال ان سے چھپایا ہے اس لئے علماء اس سے متنفر نہیں ہوئے تو سچ پوچھو تو مولوی محمد حسین صاحب آپ کے الہام کنندہ سے دانائی میں بڑھ گئے کہ یہ تو کامیاب ہو گئے، اور وہ نہ ہوا کہ ذلت کی پیش گوئی کر چکا، جو مولوی صاحب کی (بقول آپ کے) ایک ادنی تدبیر سے ملیامیٹ ہو گئی۔ علاوہ اس کے مرزا جی نے اپنے حاشیہ پر اپنی مراد ہی بتلائی ہوئی ہے جس کو ہم نے نقل کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ: ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہیں ناجائز تحریر سے کام ہے وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے۔ وہ افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔ (اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد ۳ ص ۶۱)

مرزا جی کی یہ تشریح صاف بتلا رہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب پر جب وہ عذاب تیرہ ماہہ نازل ہوگا تو وہ ان تحریروں پر نادم اور شرمندہ ہونگے جو انہوں نے مرزا صاحب کے خلاف لکھی ہیں اور انہیں پر ہاتھ کاٹیں گے۔ مگر افسوس کہ تیرہ ماہ تک تو کیا، آج تک بھی مولوی صاحب موصوف جیسے کچھ ان تحریروں پر نادم ہیں سب کو معلوم۔ ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب نے ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں بدستور اپنا خیال مرزا صاحب کی نسبت ایسا ہی بتلایا ہے جیسا کہ وہ سابق میں بتلایا کرتے تھے یا جس کا وہ حق دار ہے۔

مرزا جی بھی چونکہ اصل میں دانا ہیں وہ جانتے ہیں کہ میری ایسی ویسی باتوں پر گو احمق تو لٹو ہو رہیں گے اور سبحان اللّٰہ آمنّا و صدقنا فاکتبنا مع الشّاھدین کہیں گے مگر آخر جہان داناؤں سے خالی نہیں اس لئے وہ اس فکر میں سوچتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ فتویٰ کی بابت جو کاروائی ہم نے بصد کوشش کی ہے اور مولوی محمد حسین کو اس پیش گوئی کا مصداق بنایا یہ تو ایک معمولی سی بات ہے، جو کوئی جاہل سے جاہل بھی نہ کہے گا، خاص کر اس وجہ سے کہ جن علماء نے ہمارے فریب اور دھوکے سے مولوی محمد حسین صاحب پر فتویٰ لگایا ہے، انہی کے نزدیک مولوی صاحب موصوف کی وہ عزت ہے کہ باوجود یکہ وہ اپنے کاموں میں ہمیشہ مستغنی ہیں اور کبھی کسی کو کسی کام میں جو ان سے متعلق ہو چندہ وغیرہ کی زبانی ترغیب بھی نہیں دیا کرتے، انہوں نے بھی مولوی صاحب کے مقدمے میں از خود محض ہمدردی سے امراء کے مکانوں پر جا جا کر چندہ لیا اور اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اس لئے مرزا جی نے سوچ بچار کر چند ایک اور ذلتوں کی فہرست تیار کی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اس (مولوی محمد حسین) نے میرے ایک الہام پر اعتراض کیا کہ عجبت کا صلہ لام نہیں آتا۔یعنی عجبت لہ کلام صحیح نہیں، حالانکہ فصحاء کے کلام میں آتا ہے۔اس سے اسکی علمی بے عزتی ہوئی۔

۲۔ یہ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے مقدمہ ہمارے حق میں کیا اوراس کو سخت وسست کہا، بلکہ اس سے عہد لیا کہ آئندہ مجھے دجال، کادیانی، کافروغیرہ نہ کہے گا، جس سے اس کی تمام کوشش مجھ کو برا کہنے اور کہلانے کی خاک میں مل گئی اوراس نے اپنے فتوے کو منسوخ کردیا یعنی اب وہ میرے حق میں کفر کا فتوی نہ دے گا۔

۳۔ یہ کہ مولوی محمد حسین نے میرے حق میں انگریزی لفظ ڈسچارج کا ترجمہ غلط سمجھا۔ یہ اس کی بے عزتی کا موجب ہے۔

۴۔ یہ کہ اس کو زمین ملی، زمیندار ہوگیا۔ یہ بھی ذلت ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کھیتی کے آلات داخل ہوں وہ ذلیل ہوجاتا ہے۔(دیکھواشتہار ۱۷دسمبر ۱۸۹۹ء۔مجموعہ اشتہارات قادیانی۔جلد۳ص ۱۹۶۔۲۱۵)

(مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) ناظرین! یہ ہیں مرزاجی کی پیش گوئیاں، اور یہ ہیں ان کے الہام، اور یہ ہیں ان کے دعاوی اور رسالت۔کیا کہنے ہیں؟ ہمیں تو شرم آتی ہے کہ ہم ان کے متعلق کیا لکھیں کیونکہ ہمارے خیال میں تو ان کے دعوے ہی ان کی تکذیب کو کافی ہیں بشرطیکہ کسی میں عقل سلیم اور فہم مستقیم ہو ۔دیکھئے ۷جنوری ۱۸۹۹ء کے اشتہار میں، جب کہ مقدمہ دائر تھا، تخفیف الزام کے لئے یا سرکار کو دھوکہ دینے اور عام رائے کو اس طرف پھیرنے کے لئے ایک فتوی شائع کرادیا کہ مولوی محمد حسین صاحب پر میری پیشگوئی پوری ہوگئی، جس کا ذکر ہم پہلے کرآئے ہیں۔ بھلا اگر ۷جنوری سے پہلے آپ کی پیش گوئی پوری ہوچکی تھی، تو بعد کے واقعات کو اس میں کیوں داخل کرتے ہو؟ ل کے انکاروالی بات کا کوئی ثبوت ہی نہیں۔باقی امور نمبر ۱ور۲ تو ۲۴فروری ۱۸۹۹ء کے دن، جس روز فیصلہ ہوا تھا، ظاہر ہوئے تھے جو جنوری سے ڈیڑھ مہینہ بعد کا واقعہ ہے۔ اورعطیہ زمین تو مدت بعد ہوا، پھر ان کو پیش گوئی کا مصداق بنانا، جس کا صدق ان سے پہلے مدتوں ہوچکا ہے، کیا ہماری تصدیق نہیں کہ مرزاجی کو خود اپنی ہی تقریر میں، جو سراسر ملمع سازی سے طیار ہوتی ہے، شبہات رہتے ہیں۔نہیں بلکہ دل سے اس کو جھوٹ اور قابل ردّ جانتے ہیں۔آخر وہ دانا صاحب تجربہ ہیں کیوں نہ سمجھیں۔

یہ تو ان نمبروں پر مجملاً گفتگو تھی۔مفصلاً یہ ہے کہ نمبر اول تو بے ثبوت ہے۔ہمیں معلوم نہیں مولوی (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد حسین) صاحب نے کب اور کس پیرایہ میں اعتراض کیا۔ مرزا جی اور مرزائی پارٹی کے حوالہ جات ہمارے نزدیک بالخصوص اپنی تائید کے متعلق بحکم اصول حدیث معتبر نہیں۔ نہ ہی مرزا جی نے مولوی (محمد حسین) صاحب کی کسی تحریر کا حوالہ دیا ہے۔ (رسالہ الہامات مرزا کی) طبع ثانی کے وقت ہم نے چاہا کہ ابھی تو مولانا ابوسعید محمد حسین زندہ ہیں اگر ان کی زندگی میں فیصلہ نہ ہوا تو کب ہوگا۔ اس خیال سے ایک خط ان کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء کو چک نمبر ۱۲۳ ضلع جھنگ سے جواب دیا جو درج ذیل ہے:

السلام علیکم: مرزا جھوٹ لکھتا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ عجب کا صلہ کبھی لام نہیں آتا۔ حدیث مشکوۃ عجبنا له يسئله و يصدقه مجھے بھول نہیں گئی۔ میں نے کہا تھا کہ قرآن مجید میں عجب کا صلہ من آیا ہے قالوا اتعجبين من امر الله ۔ (ابوسعید)

مرزا جی کہیے آپ کی اصطلاح میں مجدد اور مسیح کے لئے ایمان داری اور راست بیانی بھی شرط ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے اگر یہ صحیح ہے کہ کسی لفظ کا صلہ سمجھنے میں عالم کی ذلت ہے، ایسی کہ وہ کسی الہام کی زد میں آجاتا ہے تو آپ کی کس قدر ذلت ہوئی ہوگی جب ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں آپ کی عربی کی غلطیوں کی ایک طویل فہرست چھپی تھی جس کا جواب آج تک آپ سے نہیں ہوسکا۔ اسی رسالہ میں ہم نے آپ کی ایسی الہامی عبارت نقل کی ہے کہ عالم تو عالم، کوئی نحو میر پڑھتا ہوا طالب علم بھی ایسی غلطی نہ کرے گا۔ ستّہ کی تمیز مفرد لکھ کر ستّہ سنتہ الہام بتلایا ہے۔ پھر ایک جگہ نہیں بلکہ کئی موقع پر۔ علاوہ اس کے آپ کے اعجازی قصیدہ میں بیسیوں غلطیاں ہونے سے بھی آپ کا معجزہ بدستور اور آپ کے اعجازی دم خم بحال، مگر مولوی محمد حسین صاحب کو عجب کا صلہ معلوم نہ ہونے سے (حالانکہ قصہ بھی غلط ہے) ایسی ذلت پہنچی کہ خدا کی پناہ۔

دوسری بات کے متعلق ہم کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتے کہ مقدمہ میں کس کی ذلت ہوئی۔ مطبوعہ فیصلہ ہمارے سامنے ہے اس کی کل دفعات (اوپر نقل ہو چکی ہیں۔ بہاء)....اس بات کا خارجی ثبوت، کہ اس فیصلہ نے مرزا جی کا قافیہ کہاں تک تنگ کیا ہے، لینا ہو تو مرزا جی کی تحریر ہی سے لے لیجئے۔ مرزا جی کا ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس ہے جس سے ان کی بے بسی ایسی نمایاں ہے کہ کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

مجھے بار ہا خدا تعالی مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔ سو میں نوح نبی کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں انّی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے۔ میں اس وقت کسی دوسرے کو مقابلہ کے لئے نہیں بلاتا اور نہ کسی شخص کے ظلم اور جور کا جناب الٰہی میں اپیل کرتا ہوں (اشتہار قادیانی ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ص ۴۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۱۸۱)

یہ عبارت بآواز بلند اپنا مدعا اور مطلب بتلا رہی ہے اور صاف کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس مقدمہ سے ایسا رعب چھایا ہے کہ خدا سے استمداد کرتے ہوئے فانتصر (میری مدد کر) بھی نہیں کہہ سکتے۔ باوجود اس کے پھر بھی ڈرتے ہیں کہ گورنمنٹ خلاف عہدی سے باز پرس نہ کرے، تو اس کے دفعیہ کو کہتے ہیں کہ میں کسی کو مقابلہ پر نہیں بلاتا۔ انذاری پیش گوئیاں چھن گئیں، نبوت کی ٹانگ ٹوٹ گئی، ابھی تک کہے جاتے ہیں کہ اس مقدمہ سے مولوی محمد حسین کی ذلت ہوئی کہ اس کا فتوی کفر منسوخ ہو گیا۔ یہ بھی غلط۔ فتوی منسوخ نہیں ہوا، صرف مباحثہ میں ایسے الفاظ دجال کافر وغیرہ بولنے سے دونوں فریق کو روکا گیا۔ کسی سائل یا مستفتی کے جواب میں فتوی دینے اور اپنی مجلس میں تمہاری نسبت رائے ظاہر کرنے سے ہرگز منع نہیں کیا گیا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب نے ماہنامہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۱۹ بابت ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰۷ پر صاف صاف لفظوں میں آپ کے اس زعم باطل کو رد کر دیا ہے۔ ہم بلا کمی بیشی مولوی صاحب موصوف کے الفاظ کو نقل کرتے ہیں۔ آپ (یعنی مولانا محمد حسینؒ) فرماتے ہیں :

مرزا قادیانی نے اپنے اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں مضمون غلط اور خلاف واقع مشتہر کیا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے اس اقرار نامہ پر دستخط کر کے اپنے فتوی کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں شائع کیا تھا، منسوخ کر دیا۔ اور اسی بنا پر مرزا نے اس اشتہار میں یہ بھی دعوی کیا ہے کہ وہ فیصلہ ابوسعید محمد حسین کے منشاء کے برخلاف ہوا جس کا جواب (پہلے) گذر چکا ہے۔ ہم کو مرزا سے بحث وخطاب منظور نہیں۔ ہم صرف پبلک کو آگاہ کرنے کی غرض سے اس امر کا اظہار واجب سمجھتے ہیں کہ مرزا نے اس بیان میں مجھ پر اور مجسٹریٹ ضلع پر افتراء کیا، اور پبلک کو دھوکہ دیا۔ خاکسار، بشمول تمام مسلمانوں کے جو مذہب باطل مرزا کے مخالف ہیں، مرزا کو اس کے عقاید باطلہ مخالف اسلام کے سبب ویسا ہی گمراہ جانتا ہے جیسا کہ اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے پہلے جانتا تھا، اور اس کے حق میں وہی فتوی دیتا ہے جس کو جلد ۱۳، اشاعۃ السنہ میں مشتہر کر چکا ہے۔ فیصلہ مقدمہ اور دستخط اقرار نامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد مجھ سے مولوی برکت علی صاحب منصف اجنالہ ضلع امرتسر نے سید حیدر حسین قانون گو تحصیل مذکورہ کے سامنے امرتسر لاہور کی ریل گاڑی میں مرزا کی نسبت فتوی پوچھا تو خاکسار نے وہی فتوی دیا۔ مرزا کے خاص مرید یا حواری یعقوب علی تراب اڈیٹر اخبار الحکم نے بٹالہ کے سٹیشن پر مجھ سے مرزا کے حق میں فتوی پوچھا، تو میں نے وہی فتوی دیا۔ اس نے کہا کہ یہ فتوی لکھ دو گے؟ میں نے کہا کہ تحریری سوال پیش کرو گے تو تحریری جواب ملے گا۔ الغرض اپنے فتوی یا اعتقاد کو میں نے نہیں بدلا، اور نہ ہی منسوخ کیا۔ اور نہ ہی اس دفعہ چہارم اقرارنامہ کا یہ منشاء ہے۔ صرف مباحثہ میں ان الفاظ کو بالمقابل استعمال نہ کرنے کا دونوں فریق نے وعدہ واقرارنامہ کیا ہے اور یہی اس دفعہ چہارم کا منشاء ہے۔ ناظرین اشتہار مرزا سے دھوکہ نہ کھائیں۔ کہیے مرزا جی! کیا ابھی کچھ کسر ہے؟ سچ ہے اذا لم تستحی فا صنع ما شئت۔

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) نمبر سوم کا جواب ہم کیا دیں۔ ہاں یاد آیا کہ مولوی (محمد حسینؒ) صاحب اگر انگریزی ڈسچارج کا ترجمہ غلط سمجھنے سے ایسے ذلیل ہوئے کہ آپ کی پیش گوئی کے مصداق بن گئے، تو کیا حال ہے ان الہامیوں کا جن کو انگریزی میں الہام ہوں، اور کتاب کے چھپنے تک بے ترجمہ ہی لکھ دیں، اور عذر یہ کریں کہ اس وقت یہاں کوئی مترجم نہیں، اس لئے بے ترجمہ ہی لکھا جاتا ہے۔

(دیکھو براہین احمدیہ جلد چہارم۔ ص ۵۵۶ حاشیہ: خزائن ج ۱ ص ۶۶۴)

(مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) نمبر چہارم کی بابت تو ہم آپ کو داد دیتے ہیں۔ واقعی زمین داری ایسی ہی ذلت ہے کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ جب ہی تو آپ نے اپنی جائیداد غیر منقولہ اپنی چہیتی بیوی کے پاس مبلغ پانچ ہزار پر گروی کر دی ہے لیکن جس روز ان کو خبر ہوگئی کہ کہ زمین داری کی ذلت مرزا جی نے دانستہ میرے گلے مڑھ دی ہے تو وہ آپ کو سنائے گی:

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر۔ خدانخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

ہم چاہتے ہیں کہ مرزا جی سے درخواست کریں کہ ہمارے لئے بھی ایسی پیش گوئی کا انتظام کریں جس کا نتیجہ ایسی ذلت ہو جو مولوی محمد حسین کو زمین ملنے سے ہوئی۔ مگر یاد آیا کہ گورنمنٹ نے شائد اسی خوف سے، کہ اتنی زمین کہاں سے آئے گی جو مرزا جی کی پیش گوئیوں کے پورا کرنے کو کافی ہو سکے، انہوں نے تو ہمیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نہ کسی کو پیش گوئی کا ہدف بنائے ہی رکھنا ہے مبادا کہیں زمین کے نہ ہونے سے کوئی پیشگوئی غلط ہو جاوے، ایسی پیش گوئیاں کرنے ہی سے ان کو بند کر دیا۔

ہاں مرزا جی نے جو حدیث پیش کی ہے اس کا مطلب بتلانے کو جی نہیں چاہتا تھا بلکہ اسی ذخیرہ میں اس حدیث کو رکھنا چاہتے تھے جو مرزا جی کی حدیث دانی اور فہم معانی کا ہم نے جمع کیا ہوا ہے۔ مگر ناظرین کی اطلاع کے لئے بتلانا ضروری ہے یہ حدیث جس کے مضمون کی طرف مرزا جی نے اشارہ کر کے ثابت کرنا چاہا ہے کہ مولوی محمد حسین ؒ صاحب بوجہ زمین دار ہو جانے کے ذلیل ہو گئے، فاتح قوم کے حال سے متعلق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو فاتح قوم یعنی بادشاہ ہو کر زمینداری کی طرف جھک جاوے اور ملک داری سے غافل ہو جائے اور اسی پر کفایت اور قناعت کر لے تو وہ ذلیل ہو جاوے گی یعنی اس کی حکومت اور سلطنت چند دنوں میں ہاتھ سے نکل جائے گی (صدق رسول اللہ فداہ روحی)۔ اسی اصول اور حکمت کی وجہ سے حضرت عمرؓ عربی سپاہیوں کو ایک چپہ بھر زمین بھی نہ دیتے تھے، بلکہ آج کل بھی فاتح قوموں کا یہی اصول ہے۔ ورنہ ایسی زمین داری جیسی کہ مولوی محمد حسین صاحب کراتے ہیں اس قسم کی تو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام خود کرتے اور کراتے رہے۔ خیبر کی زمین تو تمام اسی طریق پر دی گئی تھی۔ مرزا جی! مجدد کے لئے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے؟

(مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) ہاں یاد آیا کہ یہ پیش گوئی تین اشخاص کے متعلق تھی جن میں سے صرف مولوی محمد حسین صاحب ہی کامیاب اور فائز المرام ہوئے مگر دو صاحب ملا محمد بخش اور مولوی ابوالحسن تبتی ہنوز باقی ہیں۔ سو ان کی نسبت بھی مرزا جی نے ہمیں منتظر نہیں رکھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ان (مولوی ابوالحسن تبتی اور ملا محمد بخش لاہور) کی عزت اور ذلت دونوں طفیلی ہیں۔ (اشتہار قادیانی۔ ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء ص ۱۴)۔ چلو چھٹی ہوئی۔ بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

ہاں ملاں مذکور کے حق میں پیش گوئی کے صدق پر مرزا جی نے ایک دلیل بھی دی ہے جو قابل بیان ہے۔ فرماتے ہیں:

وہ جعفر زٹلی (ملا محمد بخش) جو گندی گالیوں سے کسی طرح باز نہیں آتا تھا اگر ذلت کی موت اس پر وارد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی تو اب کیوں نہیں نکالتا گالیاں۔ (اشتہار مذکور۔ص ۷ ۔مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ج ۳۔ص ۲۰۳)

(مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) یہاں ہم ملاّں مذکور سے اپنی ایک مراسلت نقل کرتے ہیں:

ملا محمد بخش صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کی نسبت ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے اشتہار میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ آپ ذلت اور خواری کی وجہ سے اس کے مقابلہ سے باز آگئے ہیں یا دسمبر سے پہلے آگئے تھے۔ آپ حلفیہ بتلادیں کہ یہ ٹھیک ہے؟

اس کا جواب یہ ہے:

جناب مولانا (امرتسری) صاحب وعلیکم السلام۔ مرزا بالکل جھوٹ بکتا ہے۔ مجھے اس کے مقابلہ میں کبھی ذلت اور خواری نہیں پہنچی بلکہ دن بدن خدا کے فضل سے عزت ہوتی رہی۔ اور اس کی پیش گوئیوں کو ہمیشہ جھوٹی اور شیطانی احتلام سمجھتا رہا۔ میں اس سے ہزار روپیہ بھی نہیں لیتا، وہ آتھم کو کہہ رہا تھا۔ وہ اب بھی اگر چاہے میں قسم کھا سکتا ہوں، اس کے شیطان ہونے پر، پھر چاہے وہ ایک سال دس سال کی بھی پیش گوئی جما دے۔ میرے مضمون اس کی پیش گوئی کے بعد ۱۷ دسمبر تک مفصلہ ذیل تاریخوں میں بعنوان ذیل نکلتے رہے:

۹ دسمبر ۱۸۹۸ء، ۱۲ دسمبر ۱۸۹۸ء، ؟ دسمبر ۱۸۹۸ء ، ۱۶ دسمبر ۱۸۹۸ء ۔ ۳ ؟ دسمبر ۱۸۹۸ء مباہلہ کے پانچ اشتہار ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء کو بعنوان مرزا کاذب اور وہم، ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو بعنوان مسیح کاذب کے ساتھ دو باتیں، ۲۵ جون ۱۸۹۹ء کو بعنوان کادیان کا جھوٹا مسیح، یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء کو بعنوان الحکم کی غلط فہمی۔ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۹ء کو بعنوان عجیب جواب۔ بندہ ملا محمد بخش از لاہور یکم اکتوبر ۱۹۰۰ء

مولوی ابوالحسن تبّتی بھی بخیریت اپنے وطن موضع کیرس ملک تبت (بلتستان) میں (بوقت تحریر یعنی ۱۹۰۰ء میں) زندہ سلامت ہیں۔ سردی کی وجہ سے کبھی نزلہ زکام ہوا ہو تو انکار نہیں ہوسکتا۔

(الہامات مرزا مصنفہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ)

قصہ مختصر، مرزا قادیانی سے لوگوں نے پوچھا کہ پیش گوئی کا کیا انجام ہو؟ اور آپ کی دعا کا کیا بنا؟ محمد حسین کو کیا ذلت پہنچی؟ ابوالحسن تبّتی کیسے ذلیل ہوا؟ اور ملا محمد بخش کیوں کر ذلیل وخوار ہوا؟ جواباً مرزا قادیانی نے فرمایا کہ محمد حسین نے لائل پور کے ضلع میں زمین خرید لی ہے۔ اور اس کا زمین دار ہو جانا ہی اس کی ذلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔لوگوں نے پوچھا کہ ابوالحسن تبتی اور محمد بخش جعفر زٹلی کو کیا ذلت پہنچی؟ فرمایا کہ وہ محمد حسین کے دوست اور تابع ہیں۔محمد حسین کی ذلت ہی ان کی ذلت ہے۔ان کی الگ سے ذلت کی ضرورت نہیں۔

اوراگر محمد حسین کا زمین دار ہو جانا اس کی ذلت کے مترادف تھا، تو جناب مرزا قادیانی پیدائشی ذلیل تھے کیونکہ وہ زمین دار گھرانے میں پیدا ہوئے تھے اور خود بھی بنیادی طور پر زمین دار تھے۔اور جب دو ذلیلوں میں سے فیصلہ کرنا ہو کہ بڑا ذلیل ذلیل کون ہے؟ تو اس کے دو ہی پیمانے ہو سکتے ہیں۔ایک یہ کہ کس ذلیل میں وجہ ذلت زیادہ ہے۔دوسرا یہ کہ دونوں میں سے پہلے کون ذلیل ہوا؟ اور ان دونوں پیمانوں سے محمد حسین اور مرزا صاحب کو جانچیں تو مرزا صاحب کا پلہ ہی بھاری نظر آتا ہے کیونکہ محمد حسین نے تو ۱۹۰۰ء گردو پیش فیصل آباد والی زمین خریدی تھی جب کہ مرزا قادیانی ۱۸۴۰ء کے عشرے سے (بلکہ کئی پشتوں سے) زمین دار چلے آرہے تھے۔اور محمد حسین نے تو صرف چار مربع زمین حاصل کی تھی جب کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ وہ پورے گاؤں کے مالک ہیں۔ایک دفعہ مولانا بٹالوی پر جب مرزا صاحب نے گالی گلوچ کا حربہ استعمال کیا تو انہوں نے لکھا کہ کوئی ذی علم آدمی تمہاری گالیوں کا یوں بھی حریف نہیں ہو سکتا کہ تم مختاری اور مقدمہ بازی کرتے رہے ہو۔اس کے جواب میں مرزا صاحب نے لکھا:

تم لکھتے ہو کہ تم مختاری اور مقدمہ بازی کرتے رہے ہو۔آپ ان افتراؤں سے باز آجائیں۔والد صاحب کے زمانہ میں اکثر وکلاء کی معرفت اپنے زمین داری کے مقدمے ہوتے تھے اور کبھی ضرورتاً مجھے آپ ہی جانا پڑتا تھا۔یہ عاجز ان پیشوں میں کبھی نہیں پڑا کہ دوسروں کے مقدمات عدالتوں میں کرتا رہے

(مکتوبات احمدیہ۔ج۴ص ۳۶)۔

حالانکہ مرزا صاحب کی مقدمہ بازی کوئی مخفی چیز نہ تھی کیونکہ مرزا نے اپنی عمر کا فی حصہ مقدمہ بازی میں گزارا ہے۔خود لکھتے ہیں میرے والد صاحب اپنے بعض آباء واجداد کے دیہات دوبارہ حاصل کرنے کے لیے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے۔انہوں نے انہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔افسوس کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بے ہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا۔ (کتاب البریہ مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۱۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک اور مقام پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ مجھے اپنے ایک زمین داری مقدمہ کے متعلق جو تحصیل بٹالہ میں دائر تھا خواب آئی کہ جھنڈا سنگھ نامی ایک دخیل کار پر ہماری ڈگری ہوگئی ہے۔ اس دخیل کار پر بوجہ ایک درخت کیکر جس کو اس نے اپنے کھیت سے ہماری اجازت کے بغیر کاٹ لیا تھا چودہ روپے کی نالش کی گئی تھی۔

(تریاق القلوب مصنفہ مرزا قادیانی تقطیع کلاں۔ص ۳۶)۔

اور مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ نے آپ کو یہ طعنہ نہیں دیا تھا کہ تم دوسروں کے مقدمات کرتے رہے ہو۔ بلکہ ان کا بھی مرزا صاحب کے اپنے مقدمات کی طرف اشارہ تھا۔ پس ان کا یہ کہنا کہ افتراؤں سے باز آجاؤ، خود افترا پردازی ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر مرزا صاحب مختاری کے امتحان میں کامیاب ہو جاتے تو دوسروں کے مقدمات کی پیروی میں کچہریوں کی خاک بھی چھانا کرتے۔ اور ہاں! جب مرزا قادیانی نے مختاری کا امتحان دیا تو وہ کیا چاہتے تھے۔ پاس ہونا یا فیل ہونا؟ یقیناً پاس ہونا چاہتے تھے۔ اور مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ خدا وہی کرتا تھا جو وہ چاہتے تھے۔ پھر مرزا قادیانی پاس کیوں نہ ہوا؟

اگر بفرض محال یہ تسلیم کرلیا جائے کہ زمین دار ہو جانا واقعتاً محمد حسین بٹالوی ؒ کی ذلت تھی تو پھر بھی مرزا قادیانی کی پیش گوئی غلط ہی نکلتی ہے کیونکہ پیش گوئی کا نشانہ تین افراد تھے۔ جن میں سے دو افراد کو خود مرزا صاحب کے اقرار کے مطابق کوئی ذلت ان تیرہ مہینوں میں نہیں پہنچی۔ اور جب تین میں سے دو آدمیوں کو کچھ نہیں نہ ہوا اور صرف ایک ہی ذلیل ہوا ہو تو پیش گوئی کو بحیثیت مجموعی دیکھا جائے گا اور اس کی تقدیر کا فیصلہ اکثریت کے مطابق ہوگا۔

زمین داری کی یہ بحث تو شائد خواہ مخواہ ہی چل پڑی جب کہ ہماری گزارشات کا اصل مقصد یہ ہے کہ پیش گوئی کے تیرہ مہینوں میں محمد حسین بٹالوی اور ابوالحسن تبّتی اور محمد بخش جعفر زٹلی کو کوئی ذلت نہیں پہنچی اور مرزا صاحب کی الہامی پیش گوئی غلط نکلی اور اس پیش گوئی کو تقویت دینے کے لیے مرزا صاحب نے جو دعا فرمائی تھی وہ بھی شرف قبولیت سے محروم رہی۔ اور مرزا صاحب کا دعوی تھا کہ خدا نے ان کی تمام دعائیں قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہوا تھا ماسوا ایسی دعاؤں کے جو شریکوں کے بارے میں ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سب دعاؤں (بجز بحق شرکاء) کے قبول کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے تھے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فمن اظلم ممن الفترى على كذباً ... نیز یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ مرزا قادیانی نے اشتہار کو بطور مباہلہ شائع کیا تھا۔ اور خود مرزا صاحب کا ماننا ہے کہ مباہلین میں جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ اور یہ تو سبھی کو معلوم ہے کہ مرزا قادیانی مئی ۱۹۰۸ء میں چل بسے تھے جب کہ شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ (جن کے مقابل مرزا قادیانی یہ اشتہار بطور مباہلہ شائع کیا تھا) ۱۹۲۰ء میں فوت ہوئے۔ مولانا بٹالوی کی زندگی میں مرزا قادیانی کی موت ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ اگر قادیانی حضرات فرمائیں کہ تیرہ ماہ میں ذلت والا اشتہار یک طرفہ مباہلہ تھا اور مولانا بٹالوی نے چونکہ جواباً اشتہار مباہلہ اس وقت شائع نہیں کیا، اس لئے سچے کی زندگی میں جھوٹے کے مرجانیوالا مرزائی اصول یہاں لاگو نہیں ہوتا۔ تو اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ قادیانیوں کی ایسی توجیہ خود مرزا صاحب کے فرمان اور اسوہ کی مخالفت ہوگی۔ کیونکہ انہوں نے فرمایا تھا:

یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے... ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو، وہ کون سی کتاب ہے جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہوا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوتے ہیں (ملفوظات مرزا غلام احمد جلد ۹ ص ۴۴۰۔۴۴۱)

مرزا صاحب جب ۱۸۹۶ء میں دعوت مباہلہ کا اشتہار بنام علماء وصلحاء ہند شائع کیا تھا (جو انجام آتھم میں منقول ہے) تو اگرچہ حضرت شیخ الکل سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، مولا محمد لدھیانوی، مولانا عبدالعزیز لدھیانوی، مولوی غلام رسول عرف رسل بابا وغیرہ مرزا قادیانی کی زندگی میں فوت ہوگئے تھے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان میں سے کسی نے مرزا قادیانی کے چیلنج مباہلہ کے جواب میں دعوت مباہلہ کی قبولیت کا کوئی اشتہار شائع نہیں کیا تھا، یعنی مرزا صاحب کا ۱۸۹۶ء والا یہ مباہلہ بھی یک طرفہ تھا، اس کے باوجود وہ ان بزرگوں کی اپنی زندگی میں موت کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا کرتے تھے، اور مرزا صاحب کے بعد ان کے متبعین بھی یہی کچھ کرتے رہے ہیں، جیسا کہ قادیانی مورخ دوست محمد شاہد نے لکھا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور (مرزا) نے خدا کے حکم سے اس سال (۱۸۹۶ء میں) ہندوستان کے تمام قابل ذکر علماء اور سجادہ نشینوں کے نام لے لے کر ان کو مباہلہ کی فیصلہ کن دعوت دی، گو مباہلہ کی نوبت نہیں آئی لیکن یہ عجیب کرشمہ قدرت ہے کہ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ بے اثر ثابت نہیں ہوئے چنانچہ ۱۹۰۶ء تک ان مخالفین کی اکثریت کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد ۲ ص ۳۸۵)

اور مرزا قادیانی کے چوتھے جانشین مرزا طاہر نے ایک مرتبہ فرمایا:

حضرت مسیح موعود کی طرف سے ۱۸۹۶ء میں ۱۰۶ لوگوں کے نام بنام مباہلہ کا چیلنج ایک لسٹ میں شائع کیا گیا، ان کے نام انجام آتھم میں جو ۱۸۹۶ء میں شائع ہوئی موجود ہیں۔ ان میں ۵۶ مولویوں اور ۴۸ بڑے بڑے پیروں اور سجادہ نشینوں کے نام تھے۔ آپ (مرزا غلام احمد) نے تحدی اور جلال اور پورے یقین کے ساتھ چیلنج دیا کہ وہ میری زندگی میں ہلاک ہوں گے، ان میں آمنا سامنا ضروری قرار نہیں دیا، اپنا مسلک ان پر اچھی طرح کھولا، چیلنج کے لئے ایک سال کی شرط نہ تھی اور نہ ہی کسی خاص جگہ کی۔ حضور (مرزا طاہر احمد) نے فرمایا ۱۹۰۷ء تک اس لسٹ میں سے صرف ۲۰ باقی رہ گئے تھے، یعنی دو تہائی مر گئے اور باقی ماندہ بھی آپ کی زندگی میں اس جہان سے رخصت ہوئے اور چند بچے، ان کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے دل میں توبہ کر لی ہو

(مختصرات مرزا طاہر احمد۔ الفضل لندن ۱۳ فروری ۱۹۹۸ء ص ۱۰)

کتنے مر گئے، کتنے زندہ رہے، کسی نے دل سے توبہ کی یا نہیں؟، ان سوالات کو چھوڑ کر ہم صرف اس قدر بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ۱۸۹۶ء والا قادیانی اشتہار مباہلہ یک طرفہ تھا۔ مرزا صاحب سے میدان مباہلہ میں ان مخاطبین میں سے کسی کا آمنا سامنا نہیں ہوا۔ پھر بھی درج بالا مرحومین کی موت کو مرزا قادیانی اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا کرتے تھے۔ بالکل اسی طرح ۱۸۹۹ء میں تیرہ ماہ میں ذلت والی پیش گوئی کا اشتہار بھی مرزا قادیانی کا یک طرفہ اشتہار مباہلہ تھا۔ اگر ۱۸۹۶ء والے اشتہار کے مخاطبین میں سے چند بزرگوں کی مرزا قادیانی کے دوران حیات، اموات اس کی صداقت کا ثبوت ہیں، تو ۱۸۹۹ء میں شائع کئے گئے ذلت والے اشتہار مباہلہ کے مخاطب شیخ الاسلام محمد حسین بٹالوی کی زندگی میں مرزا قادیانی کی ۱۹۰۸ء میں موت واقع ہو جانا بھی شیخ الاسلام محمد حسین بٹالویؒ (جنکی وفات ۱۹۲۰ء میں ہوئی) کی صداقت اور مرزا قادیانی کے کذ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب کا ثبوت ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اشتہاری پیش گوئی میں لکھا تھا کہ: ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہیں ناجائز تحریر سے کام ہے وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے۔ وہ افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔

(اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد ۳ ص ۶۱)

اوپر منقول ایک تحریر میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا جی کی یہ تشریح صاف بتلا رہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب پر جب وہ عذاب تیرہ ماہہ نازل ہوگا تو وہ ان تحریروں پر نادم اور شرمندہ ہونگے جو انہوں نے مرزا صاحب کے خلاف لکھی ہیں اور انہیں پر ہاتھ کاٹیں گے۔ مگر افسوس کہ تیرہ ماہ تک تو کیا، آج تک بھی مولوی صاحب موصوف جیسے کچھ ان تحریروں پر نادم ہیں سب کو معلوم۔ ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب نے ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں بدستور اپنا خیال مرزا صاحب کی نسبت ایسا ہی بتلایا ہے جیسا کہ وہ سابق میں بتلایا کرتے تھے یا جس کا وہ حق دار ہے۔

حضرت شیخ الاسلام امرتسری کی اس تحریر کی وضاحت کے لئے ہم ذیل میں ہم حضرت شیخ الاسلام بٹالویؒ کی چند ایک تحریریں نقل کرتے ہیں جو اس پیش گوئی کے بعد کے برسوں میں اور مرزا صاحب کی زندگی میں لکھی جا کر شائع ہوئیں جن میں انہوں نے قادیانیت کی تردید و تکذیب کا فریضہ انجام دیا ہے، اور ان سے معلوم ہوگا کہ مولانا بٹالوی علیہ الرحمہ نہ صرف ردقادیانیت پر نئی تحریریں منظر عام پر لاتے رہے بلکہ اپنی سابقہ تحریروں کے حوالے بھی دیتے رہے اور مرزا صاحب کی پیش گوئی کا منہ چڑانے کے لئے نقل کرتے رہے۔ اور ان تحریروں سے ثابت ہوگا کہ مرزا قادیانی کی، مولانا بٹالویؒ کے اپنے ہاتھ کاٹنے اور ردقادیانیت پر اپنی سابقہ تحریروں پر افسوس وحسرت کرنے کی پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی۔ ملاحظہ فرمائیے:

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ایک درخواست ۲۷ جون ۱۹۰۰ء کو اپنی قلم سے لکھی اور پھر از راہ کمال راست بازی و دیانت داری اپنی جماعت کے پچاس اشخاص کی طرف سے اور ان کے نام سے شائع کی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ فلاں فلاں مشائخ وعلماء پنجاب و ہندوستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جن میں خاکسار ناچیز کو بھی شامل کیا ہے) بمقام بٹالہ ایک جلسہ کر کے اس میں چند اشخاص مبتلا امراض ومصیبات واہل حاجات خواستگاران دعا ونجات کو مرزا اوران کے مخالف علماء ومشائخ بالمناصفہ تقسیم کر کے منتخب کرلیں اوران کے حق میں دعائیں کریں۔ پھر جس فریق کے منتخب اشخاص کثرت سے شفا اور نجات پائیں اس فریق کو فریق برحق اور صادق سمجھا جائے اور فریق مخالف کو ناحق پر، اور کاذب۔ پھر ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں مرزا اپنی جماعت کا حجاب ونقاب اٹھا کر خود کھیل کھیلا ہے اوراس میں ۸۵۔ اشخاص مشائخ وعلماء ہندوستان و پنجاب کو جن میں خاکسار کو بھی نامزد کر کے شامل کیا ہے مخاطب کر کے کہا ہے کہ ان میں پیر مہر علی شاہ گولڑہ ضلع راولپنڈی ۔ یا اور چالیس اشخاص جن میں پیر مہر علی شاہ ضرور شامل ہوں بمقام لاہور جمع ہو کر مرزا کے مقابلہ میں عربی زبان میں ایک سورہ قرآن کی تفسیر لکھیں جس میں معارف وحقائق قرآن کا بیان ہو۔ اوراس تفسیر کا مرزا کی تفسیر سے موازنہ ہو۔ اوراس موازنہ کے واسطے پیر مہر علی شاہ (اگر وہ تفسیر لکھیں) تین اشخاص کو منتخب کریں (جن میں ایک خاکسار کا نام لیا ہے) یا اور مولویوں کو (جن کو پیر مہر علی) منتخب کریں، پھر جس فریق کی تفسیر ان تین اشخاص کی حلفی شہادت وحلف سے جو مثل حلف قذف محصنات ہو (جس میں تین قسمیں ہوتی ہیں اور چوتھی لعنت جھوٹے پر۔ چنانچہ قرآن کی سورہ نور کی آیت ۶ میں تشریح ہے۔اس لعنت پر مرزا نے مسٹر ڈوئی سابق مجسٹریٹ گورداسپور حال چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب سے ڈر کر تصریح نہیں کی)۔

ہم اس حلف قذف محصنات کی تشریح کر کے صاحب بہادر موصوف کو توجہ دلاتے ہیں کہ مرزا نے اس لعنت والی حلف کی تجویز میں اپنے اس عہد کا خلاف کیا جو اقرارنامہ فروری ۱۸۹۹ء میں اس نے کیا تھا۔ اور اس میں سے کسی سے بھی مباہلہ نہ کرنے کا عہد کر کے اس لعنت کو جو حلف قذف محصنات اور مباہلہ میں یکساں پائی جاتی ہے، ترک کرنے کا عہد کرلیا تھا۔ اس حلفی شہادت میں وہ اس خاکسار اور دوسرے علماء کو اس لعنت کا مورد بنانا چاہتا ہے۔

پھر ۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں مرزا نے علماء اہل اسلام کے ساتھ عیسائیوں اور ہندوؤں کے علماء کو بھی شامل کرلیا ہے۔ اوران سب سے حقائق ومعارف قرآن بیان کرنے میں (ہندوؤں اور عیسائیوں کو بیان حقائق ومعارف قرآن کے چیلنج کرنا، اوراس مقابلہ میں ان کو مسلمانوں کے ساتھ شامل کرنا، جیسا کہ اشتہار ۲۳ جولائی کے صفحہ ۴ سطر ۹ میں پایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے،کوئی وجہ نہیں رکھتا۔وہ قرآن کو متضمن حقائق ومعارف کب مانتے کہ ان کے بیان میں مرزا کا مقابلہ کریں) اور آسمانی نشان دکھانے میں،اور دعاؤں کے مقبول ہونے میں مقابلہ کرنا چاہیے،اوراس اشتہار میں یہ بھی نوٹس دے دیا ہے کہ اس اشتہار کے بعد پندرھویں دن اسی مضمون کا اشتہار دیا جائے اوران اشتہاروں کی تعداد کو چالیس تک پہنچایا جائے گا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں،ان درخواستوں کا جواب ہماری طرف سے وہی ہے جو رسالہ اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ رسالہ جلد ۱۳الغایت ۱۸، بمقابلہ رسائل واشتہارات شش سالہ مرزا شائع ہو چکا ہے۔ناظرین اسے کافی اور شافی سمجھیں گے اور داد انصاف دے کرکہیں گے کہ یہ جواب نہایت عمدہ ومفید مصداق قلّ و دلّ ادا ہوا ہے کیونکہ اشاعۃ السنہ کی ان جلدوں میں ایسی درخواستوں کا جواب قرآن وحدیث سے بار ہا ادا ہو چکا ہے۔لہذا اب ان درخواستوں کا جواب بحکم شہادت بیت مذکور یہی ہے کہ کچھ جواب نہ دیا جائے اوران درخواستوں کو تکرار محض واعادہ بلا فائدہ سمجھ کرانکے پیش کرنیوالوں کو منہ نہ لگایا جائے۔مگر جن لوگوں نے اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ کواوراس کے مقابلہ میں تحریرات واشتہارات مرزا کونہیں دیکھا یا دیکھ پڑھ کر وہ بھول گئے ہیں وہ اس جواب کا لفظ نہ پائیں گے۔ان کی فہمائش کے لئے ہم اس اجمال کی تفصیل کرتے ہیں اوراپنے سابق مضامین کا جس میں ان درخواستوں کا جواب پایا جاتا ہےصرف خلاصہ بیان کردیتے ہیں،نئ کوئی بات نہیں کہتے۔اس تفصیل وبیان پرہم کو باعث دوامر ہوئے۔وہ باعث نہ ہوتے تو ہم اتنا بھی نہ کہتے۔

امراول: ناظرین کواپنے اس دعوی کا (جومضمون سابق میں ہم کر چکے ہیں) یقین دلانا کہ مرزا نے جو کچھ کہا ہے اسکا جواب اشاعۃ السنہ میں ادا ہو چکا ہے لہذا اب مرزا کی بحث وخطاب فضول ہے۔اوراس کو کان لم یکن سمجھ کراس کو چھوڑ دینا مناسب ہے۔امر دوم: یہ کہ بعض اشخاص (از انجملہ ایک شخص الٰہی بخش سابق پنسال نویس نہر باری دواب۔دوسرے رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ۔ان کے اصل خطوط ہم بخوف طوالت نقل نہیں کرسکتے۔ان خطوں کے اس سوال کونقل کرکے اسکا جواب خاتمہ مضمون پر دیا جائیگا) نے ان درخواستوں کو واجبی اورلائق و مستحق جواب سمجھ کر ہم سے ان کے جواب کی درخواست کی ہے اور بعض نے (ہم کوان لوگوں کے نام معلوم نہیں۔مولوی ثناءاللہ امرتسری اپنے کارڈ ے جولائی ۱۹۰۰ء میں ان کا ذکر بایں انداز کرتے ہیں: آپ کی خاموشی کوقوم حیرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔بلکہ بعض کوشبہ ہوتا ہے کہ کہیں مرزا کی پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوئی، موافقت، کاظہور نہ ہو۔ خدا نہ کرے۔ جن صاحبوں نے انکے نام دریافت کرنے ہوں وہ مولوی ثناءاللہ سے خط وکتابت کریں)

ان درخواستوں کے جواب سے ہمارے سکوت اختیار کرنے پر ہماری نسبت یہ گمان کرلیا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کے دعاوی وخیالات کے موافق ہوگئے ہیں۔ ان دونوں فریق کی غلط فہمی اور سوءظنی دور کرنے کے لئے اس بیان وتفصیل کی ضرورت معلوم ہوئی۔ اور وہ یہ ہے:

مرزا قادیانی شروع زمانہ دعوی نبوت ومسیحائیت ومجددیت ومہدویت سے آج تک اپنی تحریرات و تصنیفات میں وہی باتیں بار بار بیان کرتا ہے جو ابتدائی رسائل فتح اسلام، توضیح مرام، ازالہ اوہام وغیرہ میں بیان کرچکا ہے۔ مگر اس کی صورت وپیرایہ کو بدل کر اور ان پر دوسرا رنگ چڑھا کر جیسے زمانہ امام شافعیؒ میں ایک شخص فروح نامی تیل فروش ایک ہی مشکیزہ سے اس کو مختلف منہ لگا کر جس قسم کا تیل چنبیلی وغیرہ کا کوئی مانگتا نکال دیتا تھا۔ اور حقیقت میں وہ ایک ہی تیل ہوتا تھا۔ یا جیسے اس زمانہ کے بعض عطار واشتہاری طبیب مختلف بوتلوں سے ان پر مختلف لیبل لگا کر ایک ہی دوا نکال کر خریداروں کو یہ جتاتے ہیں اور ٹکے کماتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں دوائیں ہیں۔

یہ باتیں جو اس وقت درخواست ۲۷ جون ۱۹۰۰ء اور اشتہار ۱۳ جولائی ۱۹۰۰ء میں اس نے کہی ہیں یہ اکثر وہی پرانی باتیں ہیں۔ جو فیصلہ آسمانی مطبوعہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کے بڑی تختی کے ۱۶ صفحہ میں اس نے کہی تھیں ان میں صرف اجمال وتفصیل یا پیرایہ بیان کا فرق ہے۔ وبس۔ ہم نے ۱۸۹۱ء کے رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۔۲ جلد ۱۴ میں اس فیصلہ کا خلاصہ چند صفحوں میں بیان کر کے اس کا جواب بیالیس صفحات میں دیا ہے۔ اس مقام میں پہلے اس خلاصہ کا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے پھر اس جواب کا خلاصہ بیان ہوگا۔

خلاصہ فیصلہ آسمانی کا خلاصہ: مومن وکافر کا امتحان بحکم قرآن ان چار علامتوں سے ہوتا ہے۔ اول: بشارات سے۔ یعنی مومنوں کو اس کے مرادات اور اس کے دوستوں کے مطلوبات قبل از وقوع بتائے جاتے ہیں۔ دوم: اطلاع مغیبات۔ یعنی مومنوں کو دنیا کے واقعات متعلقہ غیر پر قبل از وقوع اطلاع دی جاتی ہے۔ سوم۔ قبولیت دعوات۔ یعنی مومن کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ چہارم۔ کشف، عجائبات قرآن۔ یعنی مومن کو قرآن کے ایسے عجائب معارف وحقائق ودقائق سجھائے جاتے ہیں جو پہلے کسی مسلمان مفسر صحابی یا تابعی یا امام کو نہ سوجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور نہ کسی اسلامی کتاب تفسیر میں بیان ہوئے ہوں۔

پھر ان علامات کی شہادت سے مرزا نے اپنے اور اپنے مخالفوں کے امتحان ایمانی کی یہ صورت بیان کی ہے کہ لاہور میں ایک جنرل کمیٹی قائم کی جائے گی جس کی شاخیں دور دراز ملکوں میں مقرر ہوں وہ کمیٹی یا کمیٹیاں اپنا اپنا دفتر و رجسٹر بناویں ان رجسٹروں میں مرزا اور مخالف مولویوں کے بشارات و پیش گوئیاں متعلقہ واقعات آئندہ ایک سال تک درج کرتے رہیں۔ پھر ان بشارات و پیش گوئیوں کا باہم موازنہ کیا جائے۔ پس جس فریق (مرزا یا اسکے مخالفوں) کی بشارتیں و پیشگوئیاں بہ نسبت فریق مخالف زیادہ سچی نکلیں وہ فریق مومن کامل تسلیم کیا جائے۔

پھر کہا ہے وہی کمیٹی مختلف امراض میں مبتلا (کوڑھیوں، اندھوں وغیرہ) اور اہل حاجات خواستگاران دعا کو بذریعہ اشتہارات لاہور میں طلب کریں۔ اور ان سب کی درخواستیں ایک صندوق میں جمع کی جائیں۔ پھر ان کو قرعہ اندازی سے مرزا اور اسکے مخالف مولوی باہم تقسیم کر کے ایک سال ان کے حق میں دعائیں کریں۔ پھر جس فریق کے لوگ کثرت سے شفا پائیں یا مراد کو پہنچیں وہ فریق مومن کامل تصور کیا جائے۔ پھر کہا اسی کمیٹی کے سامنے مرزا قادیانی اور اس کے مخالف مولوی قرآن شریف کے ایسے عجائبات معارف وحقائق بیان کریں جو پہلے کسی تفسیر میں نہ ہوں۔ پھر جس فریق کے بیان کردہ حقائق و معارف خالی از تکلف ہوں وہ مومن کامل اور صاحب علم لدنی سمجھا جائے۔

خلاصہ جواب فیصلہ مذکور: اس درخواست کا جواب اشاعۃ السنہ کے بیالیس صفحہ پر ادا ہوا ہے جسکا خلاصہ تین امور مفصلہ ذیل ہیں:

ا۔ قرآن وحدیث نے کسی کا امتحان ان چار علامتوں سے نہیں کیا اور نہ اس امتحان کا حکم دیا ہے بلکہ قرآن کی سورۃ ممتحنہ میں مہاجر عورتوں کے امتحان کا حکم ان کے اعتقاد و اعمال کے پرکھنے سے ہوا ہے۔ بناء علیہ لازم ہے کہ مرزا کے ایمان کا امتحان اس کے اقوال وعقاید کی تحقیقات سے کیا جائے، نہ ان علامات چہارگانہ سے۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی کے اٹھارہ اقوال وعقاید جن کو علماء اسلام پنجاب و ہندوستان نے مخالف اسلام قرار دیا ہے بحوالہ نمبر صفحہ کتاب ونقل اصل عبارت بیان کر کے کہا ہے کہ مرزا ان اقوال وعقاید کا مطابق قرآن ہونا ثابت کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے تو اہل اسلام مرزا قادیانی کو مومن و مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ دینے کو تیار ہیں۔

۲۔ جملہ اہل امراض کوڑھیوں اندھوں وغیرہ کو لاہور میں طلب کر کے جمع کرنا مشکل ہے۔ دنیا بھر کے کوڑھی لاہور میں جمع ہو جائیں گے تو اتنا بڑا کوڑھی خانہ کہاں ملے گا یا کون بنوا دے گا اوران کا خرچ خوراک روزمرہ کو ن اپنے ذمہ لے گا۔ بجائے اس کے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے بڑے حواری میاں کریم بخش سیالکوٹی (جسے مرزائی پارٹی میں مولوی عبدالکریم کہا جاتا ہے اور وہ ٹانگ سے لنگڑا، سر سے کسی قدر گنجا، ایک آنکھ سے نیم کانا ہے) کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے۔ اس کی دعا سے اس کی ٹانگ اور آنکھ درست ہو گئی اور سر پر بال جم گئے تو تمام مسلمان مرزا صاحب کو مومن کامل و ولی مان لیں گے۔ بلکہ مرزا کے مخالف مولوی بھی اس کو مسلمانی کا سرٹیفکیٹ دینگے۔ کریم بخش کے حق میں اپنی کرامت وقبولیت دعا دکھانے میں مرزا قادیانی کو کچھ عذر ہو تو اور ایسے اشخاص کے حق میں جن سے ایسی دعا کی فیس بھی ہزار ہا روپیہ کھا کر مرزا قادیانی ہضم کر چکا ہے، اور اسکا ذکر ونام رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۱۴ صفحہ ۱۱ و ۲۸ میں ہے دعا کریں اور اسکا اثر دکھاویں اور اپنی مسلمانی کا سرٹیفکیٹ لے۔

۳۔ آئندہ کی بشارتوں اور پیش گوئیوں کا امتحان بھی طوالت ومہلت طلب ہے۔ لہذا وہ اپنی پچھلی بشارتوں (مثلاً سردار بہادر سید امیر علی لاہوری، رسالدار پنشنر کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا، اور نواب معزول مالیر کوٹلہ کو شفا ہوگی، جس کے عوض وہ پانچ پانچ سو روپیہ لے کر کھا چکا ہے۔ وغیرہ) اور پچھلی پیشگوئیوں (مثلاً مرزا احمد بیگ اپنی دختر مرزا کو نہ دے گا اور دوسرے شخص سے اس کا نکاح ہوگا، تو اس کا شوہر اڑھائی برس میں فوت ہوگا اور وہ دختر مرزا کے نکاح میں آئے گی۔ یا عبداللہ آتھم عرصہ ۱۵ ماہ میں فوت ہوگا۔ وغیرہ) کا سچا ہونا ایک مجلس منعقد کر کے ثابت کرے اور ان بشارتوں وپیش گوئیوں کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر کے اس کمیٹی سے ان کا سچا ہونا تسلیم کراوے اور اپنی مسلمانی کا سٹرفکیٹ لے۔

اسی کمیٹی کے فیصلہ سے پچھلے حقائق ودقائق بیانی مرزا کا امتحان کیا جائے (مثلاً لیلۃ القدر سے کوئی رات مراد نہیں بلکہ ایک ظلماتی زمانہ مراد ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ مردہ کو زندہ نہ کرتے، اور نہ اندھے کوڑھی کو اچھا کرتے، اور نہ مٹی کا پرند بناتے۔ بلکہ یہ کام وہ مسمریزم سے کرتے جو حقیقت میں کچھ نہ ہوتے)۔ پس اگر وہ ان حقائق بیانیوں میں حسب فیصلہ کمیٹی مذکور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادق نہ نکلا، بلکہ اس حقائق بیانی کو اس کمیٹی نے الحاد وارتداد قرار دیا۔ ایسا ہی اس کی پچھلی بشارتوں اور پیش گوئیوں کو کمیٹی نے دھوکہ بازی اور دروغ گوئی ٹھہرایا، تو پھر کسی عقل مند کے نزدیک اس کی آئندہ بشارتوں و پیش گوئیوں اور حقائق بیانیوں کا امتحان کب جائز ہوگا اور وہ مثل مشہور: من جرب المجرب حلّت به الندامة کا مصداق کیونکر نہ ٹھہرے گا۔

(شیخ الاسلام مولانا بٹالوی مرحوم بتاتے ہیں) یہ ہم نے بیالیس صفحات کا خلاصہ دو صفحوں میں بیان کیا ہے۔ اصل جواب کو ناظرین اشاعۃ السنہ جلد ۱۴ میں ملاحظہ فرمائیں گے تو امید ہے اس کے لطف و ذوق سے حظ اٹھائیں گے۔ اور بالمقابل تفسیر لکھنے کا جو مرزا نے اشتہار ۲۲ جولائی ۱۹۰۰ء میں دعوی کیا ہے یہ بھی اس کا پرانا دعوی ہے جو دافع الوساوس کے صفحہ ۶۰۲، اور دیگر کتب و رسائل میں اس نے کیا ہے۔ اس کا جواب ۱۸۹۲ء کے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۰ وغیرہ میں دیا ہے جو بعینہ ذیل میں نقل کیا جاتا:

قادیانی صاحب! میں آپ کے مقابلہ میں عربی تفسیر لکھنے کو حاضر ہوں۔ حاضر ہوں۔ جب چاہیں اور جس مقام میں چاہیں۔ لاہور میں خواہ بٹالہ میں مجھے بلالیں ہم فوراً حاضر ہو جائیں گے اور چونکہ آپ ہی اس مقابلہ کے مدعی ہیں، میں نہیں، لہذا آپ ہی پر اس مجلس کا اہتمام وانتظام واجب ہے۔ آپ شوق سے انعقاد مجلس کا اہتمام کریں اور مجھے بلاویں۔ اور اگر آپ نے پسند کیا یا اکثر ارکان مجلس نے پسند کیا (ناظرین اس شرط کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں بشرط رضامندی مرزا، وارکان مجلس کے مرزا کی سابق عربی عبارت ومعارف کا امتحان تجویز کیا ہے، نہ قطعی طور پر بلاشرط) تو اس مجلس میں پہلے آپ کی سابق تحریرات عربی خصوصاً خطبہ دافع الوساوس کو جس پر آپ کو اور آپ کے اتباع کو بڑا ناز ہے پیش کیا جاوے گا۔ اور ایسا ہی آپکے سابق بیان کردہ اسرار ومعارف وحقائق قرآن کو جو آپ نے اپنے رسالوں فتح اسلام، توضیح مرام، ازالہ اوہام اور کتاب دافع الوساوس میں بیان کئے ہیں، اس مجلس میں پیش کیا جائے گا۔ ان عبارات کی کریہہ عربی کو سن کر اگر حاضرین با مذاق کو متلی شروع ہوگئی اور میرے بیان سے اور بھی ان عبارات میں آپ کی غلطیاں صرفی وادبی ثابت ہوگئیں اور آپ کے اسرار وحقائق کا کفر والحاد ہونا ثابت ہوگیا تو پھر آپ کو دوبارہ امتحان دینے کیلئے عبارت آرائی کی تکلیف اٹھانے اور چالیس روز تک اس تکلیف کیلئے کسی جگہ مقید رہنے کی حاجت نہ رہے گی۔ اور آپ کی حقیقت کس وناکس کو معلوم ہو جائے گی۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگراس مجلس میں آپ کی سابق عربی واقعی اور صحیح عربی بن گئی اور آپ کے اسرار وحقائق کی حقانیت ثابت ہوگئی تو پھر میں آپ کے مقابلہ میں عربی تفسیر لکھونگا یا (اگر آپ کی سابق عربی دانی واسرار بیانی کی ہیبت دل پر پڑ گئی تو) میں آپ کے مقابلہ سے عاجز ہو کر آپ کو اس مجلس میں بڑا عالم عربیت وادیب نکتہ رس وحقیقت شناس مان لوں، اور آپ کو جاہل سمجھنے میں غلطی کا اقرار کرونگا۔ اب آپ مجلس کے انتظام واہتمام میں توقف نہ کریں اور نہ آپ کوئی عذر وچوں چرا انعقاد مجلس میں پیش کریں۔ اور اسی مجلس کے تصفیہ پر راضی ہو جائیں۔ مجلس سے پہلے اس عذر کو پیش کر کے ایک اور نئی بحث شروع نہ کر دیں جس سے مطلب اور مقصود کے دور پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں) ناظرین! ہمارا یہ جواب مرزا قادیانی کے دیکھنے میں آیا تو اس نے ہماری تحریر کے مطابق جلسہ کرنے اور اپنی عربی دانی کی حقیقت کھولنے سے گریز کیا اور بظاہر یہ بہانہ کیا کہ میری درخواست کو مخاطب نے ٹلایا ہے۔ اور اس پر کرامات الصادقین کے صفحہ ۲۲۔۲۳ میں یہ ریمارک کیا اور کہا:

کہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۲ تک بغور پڑھنا چاہیے کہ کیونکر اس نے رکیک شرطوں سے اپنا پیچھا چھوڑایا ہے۔ چنانچہ ان صفحات میں لکھا ہے کہ اس مقابلہ سے پہلے کتاب دافع الوساوس کی عربی عبارات کی غلطیاں ثابت کرینگے (ناظرین میری عبارت منقولہ بالا کو دیکھواس میں بشرط رضامندی مرزا وارکان مجلس یہ بات تجویز کی گئی ہے، یا قطعی طور پر وبلاشرط) اور پھر فتح اسلام اور توضیح المرام کے کلمات کفر والحاد کو پیش کریں گے۔ اور نیز ان پچاس سوالات کا جواب طلب کریں گے جو مرزا احمد بیگ ہشیار پوری کی موت کی نسبت مراسلت نمبر ۲۰ مورخہ ۹ جون میں ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح سلسلہ وار جواب الجوابات کا جواب پوچھا جائے (ناظرین عبارت منقولہ سابق میں یا تمام جواب میں یہ باتیں کہاں پائی جاتی ہیں، غور سے جواب کو پڑھیں۔ اور انصاف سے داد دیں) پھر تفسیر عربی میں مقابلہ کیا جائے گا۔

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) ناظرین! ہم اس کے جواب میں اور کچھ نہیں کہتے، بھاگے بھگائے ہوئے مرزا کو پھر اپنا مخاطب نہیں بناتے۔ ہم بھی اپنے ناظرین سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ وہ صفحہ ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲۔ اشاعۃ السنہ کو ملاحظہ فرما کر داد انصاف دے کر کہیں کہ جو باتیں اس قول میں مرزا نے میری طرف منسوب کی ہیں، میں نے اس جواب میں کہاں کہی ہیں۔ میں نے کیا کہا، اور مرزا قادیانی نے اس کو کیا بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا اور بالمقابلہ عربی تفسیر لکھنے کو اس نے ٹلایا۔ بعض لوگ جو مرزا کے حال وحقیقت سے واقف نہیں اور اس کے دام میں پھنس گئے ہیں یا وہ ہنوز اس کی نسبت متردد و مذبذب ہیں، اس قسم کے جواب درخواست مرزا کو سن کر یہ کہتے ہیں کہ کیوں مرزا قادیانی کی ہر ایک درخواست کو بغیر کسی شرط کے مقبول نہیں کیا جاتا، اور کیوں اس کی سابق عربی عبارات اور پیش گوئیوں اور بشارات کے امتحان کی تجویز کو (مرزا کی رضامندی اور حاضرین جلسہ کے پسند کرنے کی شرط ہی سے سہی) پیش کیا جاتا ہے۔ علماء وقت کو چاہیے کہ جس امر میں مرزا مقابلہ کرنا چاہے اسی میں اس کے مقابلہ کے لئے فوراً کھڑے ہو جائیں اور اپنی کوئی شرط پیش نہ کریں اور مثل مشہور: دروغ گو را تا بخانہ بائد رسانید، کو عمل میں لاویں۔

ان لوگوں کے خیال ومقال کا جواب یہ ہے کہ ایسا تب ہوسکتا ہے یا ہونا چاہیے تھا جب کہ علماء وقت مرزا کو مخاطب صحیح اور منہ لگانے کے لائق سمجھتے۔ وہ نہ تو مرزا قادیانی کو عالم علوم ظاہری سمجھتے ہیں نہ اہل باطن صاحب قوت قدسیہ خیال کرتے ہیں۔ وہ اس کو علوم ظاہری سے جاہل اور قوت باطنی سے بے بہرہ سمجھتے ہیں۔ اور جو دعوی وہ کرتا ہے (جیسے عربی نویسی کے مقابلہ کا دعوی یا باطنی طاقت سے نشان نمائی کا دعوی) اس کو وہ شعبدہ بازی یا مداریوں کی سی لاف وگزاف سمجھ کر اس کو منہ لگانا نہیں چاہتے۔ رہا جھوٹے کو ملزم کرنا، اور مثل مشہور: دروغ گو را بخانہ باید رسانید، پر عمل کرنا، سو اسکی سابق کارستانیوں (سابق عربی نویسی وبشارتوں وپیش گوئیوں کے ایگزامینیشن، امتحان ، سے) بغیر کسی تکلیف اٹھانے اور وقت خرچ کرنے کے ہوسکتا ہے۔

علماء وقت کے مقابلہ میں مرزا کے ایسے دعوی، اس دعوی کی مثل یا نظیر ہیں کہ:

۱۔ ایک مریل آدمی جہان کے پہلوانوں سے کشتی لڑنیکا دعوی اور چیلنج کرے۔

۲۔ یا فقیر قلاش روئے زمین کے بادشاہوں کو الٹی میٹم (لڑائی کا آخری نوٹس) ارسال کرے۔

۳۔ یا ایک طفل مکتب دنیا کے عالموں فاضلوں کو مباحثہ کے لئے بلائے۔

۴۔ یا ایک پنساری یا بناوٹی طبیب اشتہاری مسلّم الثبوت وڈگری یافتہ ڈاکٹروں اور سندی خاندانی طبیبوں سے معالجہ میں مقابلہ کرنا چاہے۔

پس کیا ممکن اور بحکم عقل جائز ہے کہ کوئی نامی پہلوان یا کسی سلطنت کا بادشاہ یا کوئی مسلّم الکل عالم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاضل یا مسلّم شدہ ڈاکٹر یا حکیم اس کندہ ناتراش مقابل کے مقابلہ کے لئے میدان میں علم بلند کرے۔نہیں، نہیں، ہرگز نہیں۔ان چار مثالوں کو مرزا کے معتقد اور اس کو کوئی چیز سمجھنے والے حسب حال نہ سمجھیں تو ان کی فہمائش کے لئے دو مثالیں مرزا قادیانی کے گھر لگتی پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ملا محمد بخش منیجر اخبار جعفرزٹلی لاہور نے بارہا مرزا قادیانی کو مباحثہ ظاہری کیلئے بلایا ہے۔

۲۔باطنی امور کشف وکرامت وقبولیت دعا میں مقابلہ کیلئے میاں ارادت خان مرحوم ساکن موضع کروالیاں علاقہ بٹالہ نے بذریعہ مریدان مرزا اس کو بارہا بلایا ہے۔ان دونوں صاحبوں کے مقابلہ کے لئے مرزا قادیانی کبھی تیار نہیں ہوا جس کی وجہ بجز اسکے کوئی کچھ نہیں بتایا کہ وہ ان کو مخاطب صحیح نہیں سمجھتا۔ایسا ہی مرزا قادیانی کو دعاوی مذکورہ میں سمجھو،اور ہرگز امید نہ رکھو کہ کوئی کسی فرقہ کا عالم اس کے مقابلہ کا ارادہ کرے اور مرزا کو یہ عزت دے۔اس وقت تک جو بعض علماء ہندوستان وپنجاب نے اسکے مقابلہ میں قلم اٹھایا یا کسی مجلس میں اس کو ساکت وملزم کیا ہے تو باوجودیکہ وہ اس کو مخاطب صحیح اور منہ لگانے کے لائق نہ سمجھتے تھے صرف اس غرض سے اس سے مخاطب ہوئے ہیں کہ ناواقف لوگ جو اس کو عالم یا فقیر اہل دل سمجھ کر اس کے پیرو ہوگئے یا ہونا چاہتے ہیں اس کے بے علم اور کور باطن ہونے سے آگاہ ہوجائیں۔لہذا انہوں نے بحکم ضرورت ننگ وعار کو گوارا کرکے اس کو مخاطب کرکے ملزم کیا ہے اور اس کو الزام بھی اسی کے مسلمات واقوال سے دیا ہے جیسا کہ اسکی درخواست مذکور سے جواب ہم نے تجویز کیا ہے۔یہ غرض ان علماء کی بخوبی حاصل ہوگئی ہے اور اس کا علوم ظاہری سے بے علم اور فیوض باطنی سے بے بہرہ ہونا کس وناکس پر ثابت ہوچکا ہے،تو اب کسی عالم کا اس کو اپنا مخاطب بنانا فضول ہے اور بلاضرورت ننگ وعار کو گوارا کرنا ہے۔اسلام میں اس کی یہ وقعت وقدر دیکھ کر اور اس کے دعاوی مذکور کو نظائر اربعہ مسطورہ بالا کی مانند سمجھ کر علماء غیر اقوام نے بھی اس کو منہ لگانا نہیں چاہا۔اور اس کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلنے کو موجب عار سمجھا ہے۔زمانہ سابق میں اس نے بارہا اقوام غیر کے لیڈروں کو مخاطب کیا۔پر انہوں نے اس کو منہ نہ لگایا۔ایک دفعہ اس نے ایک اشتہار اردو انگریزی میں بیس ہزار کاپی چھپوا کر ایشیاء اور یورپ کے مختلف مذاہب کے لیڈروں اور عالموں کے پاس بھیجا تھا جس میں برائے نام وبطور تمہید اسلام کے کمالات ذکر کرکے اپنی کرامات وغیب دانی وکشف بیانی وقبولیت دعا کا دعوی کیا تھا۔اس اشتہار کو بھی کسی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا اور اسکو جواب باصواب سے مخاطب نہ کیا۔ایک پادری نے اس کا جواب دیا تو یہ دیا کہ ہم نے تیرے اشتہار کو آگ میں ڈال دیا ہے۔آج کل لارڈ بشپ لاہور کو اس نے مباحثہ کی طرف بلایا تو وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ تم بحث وخطاب کے لائق نہیں ہو۔

گورنمنٹ اور ارکان سلطنت گورنمنٹ کو بھی یہ دلیر بہادر اشتہارات و چٹھیات و رسائل میں اپنا مخاطب بناتا ہے۔مگر ادھر سے صدائے برنخاست کا نقشہ نمودار ہوتا ہے اور اس کی تحریرات و رسائل کی رسید تک نہیں آتی چہ جائے کہ جواب وخطاب۔پس جس شخص کی گھر میں اور باہر یہ وقعت ہو اس کو کوئی کیونکر مخاطب کرے اور اس کے ہر ایک دعوی پر جس کا اس کو بارہا جواب دیا گیا ہو۔مگر وہ اس کو فرط دلیری سے ہضم کرجاتا ہو ،کون لنگر لنگوٹا کس کر میدان مقابلہ میں آ کھڑا ہو۔جو ایسا کرے گا وہ ویسا سمجھا جائے گا۔اور اسی کی قطار وشمار میں عقلاء روزگار کے نزدیک داخل ہوگا۔اس لئے اے ناظرین! علماء وقت ہر ملت و مذہب کے اس کو منہ نہیں لگاتے۔اور اس کی درخواست کا جواب نہیں دیتے۔

ضروری نوٹ: ا۔درخواست ۲۷ جون ۱۹۰۰ء اور اشتہارات ۲۰، ۲۱ جولائی ۱۹۰۰ بہت سی باتیں مخالف تحقیق و برخلاف مرزا قادیانی نے کہی ہیں ،جس کا مخالف اسلام ہونا ماہنامہ اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ میں ثابت ہو چکا ہے لہذا ان سے تعرض ہمارے ذمہ نہیں رہا۔جو شخص ہمارے رسائل سنین گذشتہ کو بغور ملاحظہ کرے وہ ان باتوں کا مخالف تحقیق و برخلاف اسلام ہونے کا تعین کرسکتا ہے۔ایک بات درخواست ۲۷ جون ۱۹۰۰ء میں نئی کہی گئی ہے اور اسکی بابت مراسلت مندرجہ بالا میں ہم سے رائے طلب کی گئی ہے۔لہذا بپاس خاطر راقم مراسلت میاں الٰہی بخش و میاں رحیم بخش اس نئی بات کی نسبت نہ صرف اپنی بلکہ تمام علماء اہل اسلام کی رائے اسی پچھلے رسالہ اشاعۃ السنہ سے ظاہر کی جاتی ہے۔

وہ بات یہ ہے جو درخواست ۲۷ جون کے صفحہ ۴۔۵ میں کہی گئی ہے کہ مرزا قادیانی، مسیح موعود ہے اور مسیح موعود کو حکم کہا گیا ہے اور حکم کا حق ہے کہ ایسی حدیثوں کو (یعنی جن کو مرزائی خلاف قرآن سمجھتے ہیں) رد کرے اور خدا سے الہام پاکر موضوع ٹھہرا دے اگرچہ وہ دس لاکھ یا اس سے زیادہ ہوں۔یہ صریح حیا اور شرم اور دیانت کے برخلاف ہے کہ مرزا کو مسیح موعود و حکم مان کر پھر اس بات پر زور دیا جائے کہ وہ ذرا بھی ہمارے مسلمات میں دخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ دے۔،

اس بات کی نسبت اسلامی رائے اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۳ کے صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۶۰ وغیرہ فتوی بحق مرزا بیان ہو چکی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مسلمانوں نے جو واقعی مسیح موعود اور آ نے والے مسیح ابن مریم کو حکم مانا ہوا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ قرآن اور حدیث پر حکم یعنی حاکم ہوگا۔ لہذا جس آیت یا حدیث کو چاہے گا مانے گا اور جس کو چاہے گا رد کر دے گا، بلکہ مسلمانوں نے اس کو قرآن اور حدیث کا جس کا دوسرا نام سنت ہے، محکوم مانا ہوا ہے نہ کہ حکم۔ اور ان کا یہ اعتقاد ہے کہ مسیح موعود شریعت محمدیہ (قرآن وحدیث) کا تابع ہو کر لوگوں پر حکم ہوگا۔ اور لوگوں پر ان امور میں جن میں وہ قرآن حدیث چھوڑ جائیں گے قرآن وحدیث کے موافق حکم کرے گا۔ حضرت عیسیٰ تو دوسرے نبی حضرت موسیٰ اور ان کی کتاب توراۃ کے تابع تھے آنخضرت ﷺ کے وقت میں خود حضرت موسیٰ جو متبوع تھے آتے تو وہ بھی آنخضرت ﷺ کی شریعت قرآن وحدیث کے تابع ہوتے۔ لہذا مسلمانوں کی رائے اور قرارداد میں حیا اور شرم اور ایمان کے برخلاف یہ بات ہے کہ مسیح موعود کو قرآن اور حدیث پر حکم تسلیم کیا جائے۔ اور ان کے نزدیک ایمان وحیا کا لازمہ ہے کہ جو مسیح موعود بن کر کسی آیت قرآن کا خلاف کرے یا کسی حدیث صحیح کو موضوع کہے اور قرآن حدیث پر حکم بننے کا دعوی کرے اس کو اسلام سے خارج سمجھ کر اس کے اتباع سے بچیں اور اس کو منجملہ ان تیس اشخاص دجاجلہ کے سمجھیں جو آنخضرت ﷺ کے بعد جھوٹا دعوے بنوت کرینگے۔ اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۱۳ کے صفحہ ۱۷۲ میں فتوی علمائے پنجاب بحق مرزا قادیانی ملاحظہ ہو۔

۲۔ خاکسار محمد حسین نے تو مرزا قادیانی کے دعوی بالمقابلہ تفسیر نویسی اور نشان نمائی کو اسکی قدیم لاف زنی سمجھ کر اور اسلاف زنی کے مقابلہ میں اسی پرانے جواب کو جو اس مقام میں اشاعۃ السنہ جلد ۱۴ و ۱۵ سے نقل کیا گیا کافی خیال کر کے اعراض اختیار کیا اور اپنی بعض ذاتی اور قومی ضرورتوں کے لئے شملہ پہنچا۔ مگر سید پیر مہر علی شاہ سجادہ نشین گولڑہ نے مرزا کی دعوت کو قبول کیا اور ایک جمعیت کے ساتھ لاہور میں تشریف لائے اور کئی روز تک مرزا کو بلا کرا سکے لاہور آنے کے منتظر رہے مگر مرزا نے نہ آنا تھا، نہ آیا۔ آخر پیر صاحب میدان جیت کر وطن کو واپس تشریف لے گئے اس کی مفصل کیفیت بعنوان روئداد جلسہ اسلامیہ مطبع مصطفائی لاہور میں چھپ کر شائع ہوئی ہے اس مقام میں ہم اس کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ اس روداد میں بعد حمد وصلوۃ لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! مرزا غلام احمد قادیانی ایک مقدمہ فوجداری میں زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور بحیثیت ملزم حاضر تھا۔ اخیر تاریخ فیصلہ پر اس کو ایک اقرار نامہ بوجہ بریت لکھنا پڑا جس کی پہلی تین شرطیں حسب ذیل تھیں:

۱۔ وہ ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کرے گا جس کے یہ معنی یہ خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (مسلمان ہندو، عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ موردِ عتاب الٰہی ہوگا۔

۲۔ وہ خدا کے پاس ایسی اپیل (دعا) کرنے سے اجتناب کرے گا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ موردِ عتاب الٰہی ہے، یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۳۔ کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہے گا جس کا یہ منشاء ہو یا ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص ذلت اٹھائے گا یا موردِ عتاب الٰہی ہوگا۔

اس اقرار نامہ کے تحریر کردینے کے بعد چند روز تک بہ تبعیت اقرار نامہ مذکور مرزا قادیانی خاموش رہا مگر اس کی پیروی کرنے اور بربنا اس کے خاموشی اختیار کرنے میں جب آمدنی اور چندہ پر ایک معتد بہ اثر پڑا، اور الہامی یا قوتیوں کی تیاریوں میں فرق آیا اور پرانے رفیق منشی الٰہی بخش ملہم، منشی عبدالحق اکونٹٹ، حافظ محمد یوسف ضلعدار نہر، ڈپٹی فتح علی شاہ اور دیگر اچھے اچھے پیرو پھر گئے، تو مرزا قادیانی کو ضرورت نفس نے مجبور کیا کہ پھر وہی پرانی طرز اختیار کرلے اور تب اشتہارات منارۃ المسیح، معراج یوسفی، معیار الاخیار نکالے۔ مگر اس سے بھی مطلب براری نہ ہوئی تو سوچ سوچ کر حضرت پیر مہر علی شاہ سجادہ نشین گولڑہ شریف اور دیگر ۸۶ معزز علماء کرام وصوفیائے عظام کو بالخصوص اور باقی تمام علماء وصوفیا پنجاب ہند کو بالعموم مباحثہ کے لئے مقام لاہور بمقابلہ خود دعوت دی اور ان الہامات سے کام لیا جن کے عدم شیوع کی نسبت مذکورۃ الصدر میں اقرار کرچکا تھا اور یہ چاہا کہ پیر صاحب موصوف میرے مقابلہ میں مباحثہ تقریری وتحریری (تفسیر الفرقان) کریں اور اپنے الہام ہائے متعددہ سے جتایا کہ پیر صاحب ایسا مباحثہ کرنے میں بالکل ناکام رہیں گے بلکہ یہاں تک تھا کہ وہ س مباحثہ کے واسطے لاہور تک بھی نہیں آئیں گے اور اگر ایسا کریں گے تو میرا غالب ہونا متصور نہ ہوگا۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مکرر لکھتا ہوں کہ میرا غالب رہنا اس صورت میں متصور ہوگا کہ جب پیر مہر علی شاہ بجز ایک ذلیل اور قابل شرم اور رکیک عبارت اور لغو تحریر کے کچھ بھی لکھ سکیں اور ایسی تحریر کریں جس پر اہل علم تھوکیں اور نفرین کریں کیونکہ میں نے خدا سے یہی دعا کی ہے کہ وہ ایسا ہی کرے اور میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کرے گا اور اگر پیر مہر علی شاہ بھی اپنے تئیں مومن مستجاب الدعوات جانتے ہیں تو وہ بھی ایسی ہی دعا کریں اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ ان کی دعا ہرگز قبول نہیں کرے گا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے مامور مرسل کے دشمن ہیں۔ اس لئے آسمان پر ان کی عزت نہیں۔

گو یہ اشتہار سخت بے ادبانہ اور نا قابل خطاب اور صریحاً خلاف شرائط اقرار نامہ محررہ مذکورہ کے تھا جو کہ مرزا نے اس خیال پر شائع کیا تھا کہ علمائے ہندوستان وغیرہ تو مجھے فتویٰ کفر دے چکے ہیں اور پیر صاحب کبھی میرے مقابلہ میں آنے کی پرواہ نہیں کریں گے کیونکہ (صوفیا بحث مباحثہ سے کنارہ کش رہتے ہیں اور اپنا وقت ایسے جھگڑوں میں ضائع نہیں کرنا چاہتے) پس نہ تو مقابلہ ہوگا اور نہ بحث بلکہ یوں ہی مفت کی شہرت سے میرا کام بن جائے گا۔

مگر دقت یہ واقع ہوئی کہ پیر صاحب موصوف بنظر اس کے کہ مرزا قادیانی کو عوام الناس میں جھوٹی شیخی بگھارنے کا موقع نہ ملے بالمقابل اشتہار کے ذریعہ سے بوجہ ہمدردی اسلام مباحثہ کیلئے آمادہ ہو گئے۔ اور حسب الدرخواست اسکے ۲۵۔ اگست ۱۹۰۰ء تاریخ مباحثہ مقرر کی۔ چنانچہ تاریخ مذکور پر پیر صاحب لاہور تشریف لے آئے مرزا کا اصلی منشاء تو صرف اپنی شہرت و تشہیر کا تھا اور یہ مقصد تو اس ہتھکنڈہ سے اچھی طرح حاصل ہو چکا تھا۔ باقی رہا واقعی مقابلہ سو اس کا جاں گداز خیال مرزا کو لاہور دہلی لدھیانہ وغیرہ مقامات کا وہ پرانا اور پر درد نظارہ کا سماں (جس میں اس کی خفت اور بے عزتی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہا تھا) دکھاتا تھا اس لئے مرزا نے لاہور تک آنا گوارا نہ کیا۔ پیر صاحب ۲۴ تاریخ سے ۲۹۔ اگست ۱۹۰۰ء تک برابر لاہور میں مقیم رہ کر مرزا کی آمد کے منتظر رہے اور ہر دو وقت صبح ۷ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر، نیز ۵ بجے سے ۷ بجے شام تک مجلس عام میں جس میں عموماً معززین اسلام وعلمائے کرام صدہا موجود ہوتے تھے مرزا کے عقاید کی تردید فرماتے رہے مگر مرزا جی لاہور نہ آئے، پر نہ آئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴ تاریخ سے ۲۶۔ اگست کی شام تک انتظار کر کے جملہ اہل اسلام کی رائے سے تجویز ہوا کہ صبح ۲۷۔ اگست ۱۹۰۰ء کو مسجد شاہی واقع لاہور میں ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے اور اس میں جو کاروائی من اولہ الی آخرہ درباره مناظرہ ومباحثہ حضرت پیر مہر علی شاہ ودیگر علمائے عظام وصوفیائے کرام اور مرزا کے مابین ہوئی ہے ضبط تحریر میں لا کر پڑھی اور عوام الناس کو سنائی جائے اور آئندہ کے واسطے مرزائی حرکات کے متعلق مناسب تدابیر سوچی جاویں اور نیز جو صاحبان دور دراز مقامات سے تشریف لائے ہیں ان کا شکریہ بھی ادا کیا جائے۔ باوجود یکہ یہ تجویز نہایت تنگ وقت پر سوچی گئی تھی اور رات کے آٹھ نو بجے ایک معمولی منادی کے ذریعہ سے شہر میں اطلاع دی گئی تھی تاہم تقریباً آٹھ دس ہزار آدمی مسجد مذکور الصدر میں صبح کو جمع ہو گئے۔ پیر مہر علی شاہ و دیگر مشائخ کرام وعلمائے عظام تشریف لائے اور کاروائی جلسہ شروع ہوئی۔

اس جلسے کا نتیجہ یا فیصلہ امور ذیل ہیں: ۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو تحقیق منظور نہیں، اور وہ خواہ مخواہ بزرگان دین ومعززین اسلام کو مخاطب کر کے دیگر اشخاص کے مصارف سے اپنی شہرت ومشہوری چاہتا ہے۔ اور یہی اس کا مقصود ہے۔ ۲۔ اس موقع پر اس نے پیر صاحب کو مع دیگر علماء کے خود بخود دعوت مباحثہ دے کر تکلیف دی اور وقت پر مقابلہ میں آنے سے عمداً گریز کر کے اپنی لاف زنی سے ناحق صدہا بزرگان دین ومعززین اسلام کا وقت ضائع کیا بلکہ کئی ایک طرح کے حرج وہزاروں روپیہ کے مالی نقصان کا انہیں متحمل کیا۔ ۳۔ اس کے عقاید بالکل خلاف قرآن کریم وسنت رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام کے ہیں۔ ۴۔ اس کے دعوے بالکل غلط وبے بنیاد اور لغو ہیں۔ ۵۔ وہ آنحضرت ﷺ کا مخالف خود رسالت کا دعویدار ہے وہ اپنے اشتہار معیار الاخیار میں یوں لکھتا ہے قل یا ایّھا النّاس انّی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً۔ ترجمہ۔ اے غلام احمد تو تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں تمہارے لئے رسول اللہ ہوں۔ ۶۔ وہ قرآن مجید کی آیتوں کو اپنے اوپر نازل ہونا تحریر کرتا ہے اور قادیان کو بیت اللہ سے نسبت دیتا ہے اور مسجد قادیان کو مسجد اقصیٰ کہتا ہے اور معراج آنحضرت ﷺ سے منکر ہے۔ ۷۔ وہ حضرت عیسیٰ روح القدس کی سخت توہین کر رہا ہے۔ ۸۔ وہ بزرگان دین کے حق میں بہت بیجا و ہتک آمیز تحریریں شائع کر کے ان کی دل شکنی کر رہا ہے۔ ۹۔ وہ اپنے من گھڑت الہاموں اور فضول دعووں سے ناحق دنیا کو دھوکہ دے رہا ہے۔ ۱۰۔ اس کی اور اس کے حواریوں کی تحریریں سخت بدتہذیب اور ناجائز الفاظوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لبریز ہوتی ہیں۔ ۱۱۔ اس کی عام اسلامی مخالفت اور خلاف دینی عقاید کے باعث اسے علماء ہندوستان وغیرہ فتوی کفر دے چکے ہوئے ہیں۔

پس بلحاظ وجوہات مذکورہ بالا جملہ حاضرین جلسہ کی اتفاق رائے سے یہ قرار پایا کہ یہ شخص مخاطب ہونے کی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور شرمناک دروغ گوئی سے اپنی دکان چلانا چاہتا ہے اور اس نے ہمیشہ بے اصول بحث اور متناقض دعاوی سے چالبازی اور حیلہ جوئی کو اپنا شعار کر لیا ہے اور شرفاء کی پگڑیاں اتارنے اور بازاری وعامیانہ حرکات سے اپنی روزی کمانے کا پاکھنڈ اس نے بنا رکھا ہے اور مذہبی مباحثات میں جو آزادی ہماری عادل گورنمنٹ نے دے رکھی ہے اس کو بیجا طور پر استعمال کر کے ہندوستان کے مختلف فرقوں میں فساد اور عناد بڑھانا چاہتا ہے اس لئے آئندہ کوئی اہل اسلام مرزا قادیانی یا اس کے حواریوں کی کسی تحریر کی پرواہ نہ کریں اور نہ ان سے مخاطب ہوں اور نہ ہی انہیں کچھ جواب دیں کیونکہ اس کے عقاید وغیرہ بالکل خلاف اسلام ہیں۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۹ ص ۱۱۳۔۱۳۲)

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ مرزائی کہتے ہیں کہ:

میں ظالم کو ذلیل ورسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ (ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہے ناجائز تحریر کا کام کیا وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے)۔ (تذکرہ۔ص ۲۷۰۔۲۷۱)، والا الہام حضرت بٹالویؒ کے بارے میں تھا۔ اور اس الہام کے بعد انہوں نے مرزا قادیانی کی مخالفت ترک کر دی تھی، ذلیل و رسوا ہو کر خاموشی اختیار کر لی تھی، اس لئے چند تحریریں نقل کی جا رہی ہیں جو ۱۸۹۸ء کے بعد کی ہیں، جن سے ہمارے قارئین پر واضح ہو گا کہ مولانا بٹالویؒ نے مرزا کے خلاف قلمی جہاد کا سلسلہ کبھی بند نہیں کیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے حج البیت کا معاملہ

شیخ یعقوب علی اڈیٹر الحکم قادیان لکھتے ہیں:

محمد حسین بٹالوی کا ہم سے خطاب اور ہماری طرف سے جواب

نگفتہ نہ دارد کسے با تو کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی سے الحکم کے ناظرین خوب آشنا ہیں اس لئے ہمیں ان کو پبلک میں انٹروڈیوس کرنے کی چنداں ضرورت نہیں آج ۲۶۔ اگست ۱۹۰۲ء کا شیخ صاحب موصوف کا ایک پوسٹ کارڈ جس کی پشت پر، میاں فضل الدین وحکیم نورالدین اور اڈیٹر اخبار الحکم، لکھا ہوا تھا ہمیں موصول ہوا۔ شیخ صاحب نے تین مختلف اشخاص کو ایک ہی کارڈ میں کیوں مخاطب کیا اور کیوں عام اخلاق اور طریق تہذیب کے خلاف جداگانہ نہ لکھا ہمیں اس پر بحث کی کوئی ضرورت نہیں یہ غالباً ان کی خداداز مین کی برکت ہے یا اکانومی کے اصولوں کی پابندی ہے کہ تین پیسہ کے بجائے ایک پیسہ سے کام چلا لیا (شائد قواعد ڈاک خانہ کے خلاف بھی ہو)۔ بہرحال وہ خط چونکہ مولوی صاحب! ایڈوکیٹ اہل حدیث! اڈیٹر اشاعۃ السنہ کی علمیت اور قابلیت کی پردر دستاویز ہے اس لئے ہم اس کو مع اپنے جواب کے ذیل میں درج کرتے ہیں: مولوی صاحب کا خط یوں ہے:

شملہ سینجو لی۔ مکان مراد ٹھیکہ دار۔ ۲۳۔ اگست ۱۹۰۲ء (نمبر ۲۸۲)۔

میاں فضل الدین صاحب واصلی راقم کارڈ ...بہر رنگے کہ می آئی شناسم۔

مرید پرافٹ قادیان ہو کر خاکسار کی نسبت دعوی حسن ظنی دھوکہ دہی، جس سے میرے مضمون... (پڑھا نہیں گیا) واغراض کی تائید ہوتی ہے۔ کیا پرافٹ کا باوجود مستطیع ہونے کے حج نہ کرنا ان شبانہ روزی اعمال سے نہیں جن سے اس کا مریدان کو آزادی دینا ثابت ہوتا ہے۔ نہیں تو کیوں نہیں۔ اور باتوں کو رہنے دو صرف یہی بتاؤ کہ پرافٹ حج کیوں نہیں کرتا۔ اگر اس کو فرض جانتا ہے، خوف قتل ہے تو بشارت و اللہ یعصمک من الناس کس دن کے لئے ہے۔ کوئی مرد میدان میں نکلے تو سنبھل کر قدم رکھے کوئی ہاتھ بڑھاوے تو پہلے اس بیت کو خیال میں لاوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد　　　ساعد سیمیں خود را رنجہ کرد

مضمون کے پورا ہونے کا انتظار تو کیا ہوتا ابھی بسم اللہ شروع ہوئی ہے۔

پہلا صدمہ دیکھ کر روتا ہے کیا　　آگے چل کر دیکھئے ہوتا ہے کیا

الحکم صاحب کچھ خامہ فرسائی کریں تو پرچہ جولانگاہ خامہ میرے پاس بھیج دیں، ادھر سے بھی جوابی پرچہ روانہ ہوگا چنانچہ تاج الدین لاہوری کی معرفت کہا گیا تھا اور تمہاری بہتری اور خیر تو اسی میں ہے کہ اشاعۃ السنہ سے نہ الجھو، و الا فتذکرون ما اقول لکم و افوض امری الی اللہ ۔ الراقم ابوسعید محمد حسین

(شیخ یعقوب علی لکھتے ہیں) جس کارڈ کا ذکر شیخ (محمد حسین) صاحب نے اپنے اس کارڈ میں کیا ہے وہ مولانا نورالدین کے ایک شاگرد مولوی فضل الدین نے ان کو لکھا تھا اور جس کا باعث وہ یہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا رسالہ اشاعۃ السنہ دیکھا گیا جس میں مرزا صاحب کے سلسلہ احمدیہ کی ہندوستان و پنجاب میں اشاعت کا باعث یہ لکھا ہے کہ، وہ اپنے پیروؤں کو آزادی کا سبق دیتا ہے کہ تصویر بناؤ، سود کھاؤ اور دور دراز سفر کی مصیبت اٹھا کر مکہ کیوں جاتے ہو بجائے مکہ، قادیان کو کعبہ بناؤ۔ گرمی کے موسم میں روزہ رکھ کر بھوکے نہ مرو بلکہ اس بیت پر عمل کرو

نہ رکھ روزہ نہ مر بھوکا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ　　وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ص ۹۲)۔

اس تحریر کے پڑھنے سے پہلے ان کو ایک مسلمان کی حیثیت سے شیخ (محمد حسین) صاحب پر حسن ظن تھا کہ وہ مولوی کہلاتے ہیں اہل حدیث کے ایڈوکیٹ بنتے ہیں وہ اس قدر جھوٹ نہ بولتے ہوں گے لیکن جب قادیان میں آ کر دیکھا کہ اباحت کی کوئی تعلیم نہیں بلکہ قرآن وسنت پر عمل ہے اور دن رات اسی کی اشاعت اور جلال وعظمت کے اظہار کیلئے فکر ہے تو مولوی صاحب کے اس قول الزور پر انہیں سخت تعجب ہوا جس پر انہوں نے شیخ صاحب کو ایک کارڈ لکھ دیا کہ یہ آپ نے جھوٹ لکھا ہے۔

مولوی (محمد حسین) صاحب نے اس کارڈ کے جواب میں مندرجہ بالا کارڈ لکھا ہم کو افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب باوجود مسلمان مولوی اہل حدیث کہلانے کے پھر سوء ظن سے کام لیتے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کارڈ کا کا راقم اصلی کسی اور شخص کو قرار دیتے ہیں۔

تعجب کا مقام ہے کہ مولوی (محمد حسین) صاحب نے اپنے اس رسالہ میں (جس کا ایک کوٹیشن ہم نے اوپر دیا ہے) تو پوری اباحت اور بے دینی اور بے قیدی کا الزام سلسلہ عالیہ پر لگایا ہے لیکن اپنے کارڈ میں ساری بحث اس ایک امر پر رکھ دی ہے کہ کیا۔ پرافٹ کا باوجود مستطیع ہونے کے حج نہ کرنا ان شبانہ روزی اعمال سے نہیں ہے جن سے اس کا مردوں کو آزادی دینا ثابت ہوتا ہے۔'...

مولوی (محمد حسین) صاحب کو شائد اتنا بھی معلوم نہیں کہ حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے ... لکھتے ہیں: اور باتوں کو رہنے دو.. کس دن کے لئے ہے۔'..... تعجب کی بات ہے کہ آپ کی ساری عمر اسی کش مکش میں گذری کہ اور نہیں تو کسی کو کافر ہی بنائیں اشاعۃ السنہ کو ۱۸۷۸ء سے شائع کرنے کا دعوی مگر اس قدر صاف اور سہل مسئلہ حج کا جو قرآن شریف حدیث اور فقہ کی عام کتابوں اور مسجد کے معمولی ملانوں تک کو بھی معلوم ہے آپ کو معلوم نہیں ہوا۔ دہلی میں ۱۲ برس رہ کر بھاڑ جھونکا کئے شاید ایسے ہی موقع پر بولا کرتے ہیں۔ مولوی (محمد حسین) صاحب مانع صرف زادراہ نہیں اور من استطاع الیه سبیلاً خداتعالی نے خود بطور کلام کے فرمایا ہے اگر مانع حج صرف زادہ راہ ہی ہوتا اور اور امور مثل صحت کی حالت کا عمدہ نہ ہونا یا راہ یا مکہ میں خود امن کی صورت کا... نا یا کسی اور قسم کے عذر جو عند اللہ جائز ہوں اس میں داخل نہ ہوتے تو یہ بطور کلام کلی کے نہ بیان فرمایا ہوتا۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کے علم وقرآن دانی کو کیا ہوا بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ اولیاء الرحمٰن کی مخالفت میں اسی طرح علم سلب ہو جایا کرتا ہے۔

مولوی (محمد حسین) صاحب! آپ کو ہمارے سید ومولا حضرت مسیح (مرزا) کے حج کی اتنی فکر کیوں پڑی ہوئی ہے؟ آپ نے کبھی اپنے شیخ مولوی عبداللہ غزنوی کا تو اس الزام سے تبریہ کیا ہوتا، صدیق حسن خان نے بھی یہی اعتراض کیا تھا کہ وہ حج کیوں نہیں کرتے ان کے پاس روپیہ تھا بڑے امن اور آرام سے زندگی بسر کرتے تھے اور کوئی مانع بھی بظاہر ان کو نہ تھا انہوں نے حج کیوں نہ کیا؟ (کیا عبداللہ غزنوی کا دعوی مسیح ہونے کا تھا؟ بہاء) کیا سلطان روم جن کو آپ خلیفۃ المسلمین مانتے ہیں، اس نے حج کیا ہے۔ حالانکہ ان کو تو بڑی آسانی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہولت ہے (کیا اس کا دعوی مسیح ہونے کا ہے؟ بہاء) ان کو آپ نے کتنی مرتبہ نصیحت کی اور حج نہ کرنے کی وجہ سے کتنی مرتبہ کفر کا فتوی دیا حالانکہ آپ اسی رسالہ اشاعۃ السنہ میں ترکی کے اعیان وسلطنت کے افراد میں خلاف شریعت کاروائی کا ارتکاب بھی تسلیم کرتے ہیں جس پر ہم پھر لکھیں گے۔ اور نہیں تو امیر کابل سے ہی کہا جاتا جہاں آپ کو باریابی کا موقع ملا تھا اور کچھ نقد بھی بطور زادراہ مل گیا تھا۔ اس زادہ راہ کے ملنے کی وجہ سے ہی توجہ کی نصیحت شاید آپ نے ...نہیں کی اور خاموش رہے، مگر آپ کو معلوم نہیں، نہیں، یقیناً معلوم نہیں مامورمن اللہ، اللہ تعالی کے احکام کے نیچے چلتے ہیں مواضع فتن سے بچنا سنت انبیاء ہے اور لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ارشاد قرآنی ہے پھر ایک مامورمن اللہ قرآن کریم کا سچا متبع اور زندہ نمونہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مردہ کا احیا کرنے والا اپنے آپ کو فتنہ میں ڈال سکتا ہے؟ (پھر مرزا محمود احمد بن مرزا غلام احمد نے کیوں حج کیا اور اپنے کو فتنہ میں کیوں ڈالا؟ بہاء)..پس اس وقت حج کے لئے قدم اٹھانا لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کے خلاف کرنا اور گنہ گار ہونا ہے (تو مرزا محمود گنہگار رہوا؟ بہاء)..آپ یہ تو بتائیں کہ احادیث میں مسیح موعود کا کیا کام لکھا ہے۔ کیا جب وہ ظاہر ہوگا تو اس کا اول فرض یہی ہوگا کہ وہ حج کرے یا مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنہ سے بچائے اور بیت اللہ کی عظمت کو قائم کرے۔ اور کاش آپ کو کم ازکم مسیح موعود کے ظہور کی حدیث یقتل الخنزیر و یکسر الصلیب ہی یاد ہوتی۔ اگر کوئی ایسی حدیث ہے جس میں مسیح موعود کا یہ کام لکھا ہوا ہے کہ وہ آتے ہی حج کو جائے گا تو اسے آپ پیش کریں (مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں مسیح ہونے کا دعوی کیا تھا۔ جس پر گیارہ سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔ اور ان کی عمر ساٹھ برس سے اوپر ہو چکی تھی، اور ان کی زندگی کے صرف ۶ سال باقی رہ گئے تھے۔ کیا مرزائی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو الہام اور دعاؤں کی بنا پر یقین تھا کہ ان کی عمر ۹۵ سال بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوگی۔ بایں صورت واقعی ان کے زندگی کے ابھی کئی عشرے باقی تھے۔ بہاء) اور اگر مسیح کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ وہ قتل دجال کرے اور صلیب کو توڑے جس سے مراد اہلاک ملل باطلہ بذریعہ محض حجت وآیات بینہ ہے تو پھر وہی کام پہلے ہونا چاہیے اور ہم آپ کو بشارت دے رہیں کہ حضرت مسیح موعود حجت و برہان اور آیات بینات سے خنزیروں کے قتل اور صلیب کی شکست میں روز وشب مصروف ہیں۔ بہت سے سور مر چکے ہیں اور بعض سخت جان ابھی باقی ہیں ...

اگر آپ یہ ثابت کر دیں کہ مسیح کا پہلا کام حج کو جانا ہے تو ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید و مولی امام الزمان اس امر پر بے شک تیار ہیں کہ خواہ کوئی بھی عذر ہو وہ حج کو اپنا پہلا کام سمجھ کر جانے کو تیار ہیں..سوروں کے قتل اور شکست سے پہلے کسی اور کام کی طرف توجہ کرنا مسیح موعود کی شان ہی کے خلاف ہے۔ مسیح موعود کا حج اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا (جب حج نہیں کیا تو ثابت ہوا کہ دجال بھی کفر اور دجل سے باز نہیں آیا۔ براہین وغیرہ ناکام رہیں، مرزا صاحب کا کام نہ ہو سکا، مشن پورا نہ ہو سکا، مرادیں پوری نہ ہوئیں، اور جو آخر میں کہا کہ ہم تو اپنا کام ختم کر چکے، لاہور، میں وہ بھی غلط ثابت ہوا۔ اصل کام یعنی دجال کی شکست نہیں ہوئی اس نے طواف نہیں کیا اور اس کے ساتھ مرزا نے بھی نہیں کیا۔ بہا) اس وقت دجال بیت اللہ کے گرد اپنی فاسد نیت سے چوروں کی طرف طواف کرتا ہے اور مسیح موعود بیت اللہ کی حفاظت کے لئے طواف کر رہا ہے۔ مسیح موعود تو ہر وقت طواف میں مصروف ہے۔ مسیح موعود یہ چاہتا ہے کہ بیت اللہ کو قائم کرے اور اس کی عظمت کی جا بجائی میں مصروف ہے اور آپ ہیں کہ ایسے کام سے ہٹا کر یہ چاہتے ہیں کہ بیت اللہ رہے یا نہ رہے مگر مسیح موعود حج ضرور کرے۔ مولوی صاحب آپ کے لئے اس قسم کے اعتراض سخت شرم دلانے والے ہیں۔

حج کے متعلق غالباً آپ کے سوال کا جواب ہو چکا۔ اب صرف آپ کا یہ مغالطہ باقی ہے کہ اگر خوف قتل ہے تو بشارت و اللہ یعصمك کس دن کے لئے ہے؟

مولوی صاحب !..کیا آپ کو معلوم نہیں کہ و اللہ یعصمك من الناس کی بشارت آنحضرت ﷺ کو بھی ملی تھی۔ پھر اے نادان مولوی اتنا تو بتا کہ آپ ﷺ ایک چھوڑ دو زرہیں کیوں پہنا کرتے تھے؟

آپ نے حسب معمولی بڑی تعلّیٰ اور تکبر سے کام لیا ہے کہ اگر کوئی مرد میدان میں نکلے تو سنبھل کر قدم رکھے ...یہ تو آپ کو چاہیے تھا کہ شکست پر شکست آپ کو ملی (مقابلے سے بھاگ بھاگ کر سانس تو مرزا صاحب کا پھولا رہتا تھا۔ بہاء)...خدا کا مسیح اپنی رسالت میں کامیاب ہو گیا اب اسے اپنی راہ کی خس و خاشاک پر کیا نظر...

(اخبار الحکم قادیان ۳۱۔ اگست ۱۹۰۲ء ص ۱۲۔۱۵ ملخصاً)

شیخ یعقوب علی کا یہ مضمون شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کے کسی خط کے جواب میں لکھا گیا ہے، اور اس کا جواب خود اسی مضمون میں موجود ہے۔ اور ناظرین پر قادیانیوں کی دنداں شکن تحریروں اور ان کے علم کلام کی قلعی بھی کھل جاتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ لفاظی اور جذبات نگاری کے سوا ان کی تحریروں میں حجت و برہان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمہ تک نہیں ہوتا۔

تحریر بالا کے چندروز بعد شیخ یعقوب علی قادیانی لکھتے ہیں:

شیخ ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے خط کا جواب الحکم کی گذشتہ اشاعت میں کسی قدر بسط سے شائع ہو چکا ہے لیکن اتمام حجت اور ایک دوسرے نکتہ معرفت کے لئے اتنا اور عرض کرنا ضروری سمجھا ہے کہ مرزا صاحب کے حضور جب وہ خط پڑھا گیا اور یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے؟ تو فرمایا کہ میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے۔ ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سے سخت جان ابھی ہیں ان سے فرصت اور فراغت تو ہولے۔

شیخ بٹالوی صاحب اگر انصاف سے کام لیں گے تو امید ہے یہ لطیف جواب انہیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ شیخ صاحب! ٹھیک ہے نا، پہلے خنزیروں کو قتل کر لیں۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ ص ۱۶)

کوئی بتائے کہ ستمبر ۱۹۰۲ء کے بعد مرزا قادیانی نے کون سے خنزیر قتل کیے؟ اور یہاں آپ نے یہ بھی کہا کہ خنزیروں کے قتل کے بعد حج کرونگا۔ حج نہیں کیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ خنزیر قتل نہیں ہوئے، جو بقول آپ کے مسیح کا پہلا کام تھا۔ اور انہیں قتل کیے بغیر مر گئے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ناکام مرے، اور وہ خود کہا کرتے تھے کہ دنیا میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی، اگر میں نے وہ کام کر دیا جس کے لئے میں آیا ہوں تو سچا، اور اگر نہ کر سکا تو کروڑوں نشان دکھانے کے باوجود بھی جھوٹا۔ اور اگر مرزا صاحب نے خنزیر قتل کر دیئے، اور پھر حج نہیں کیا تو اس سے مرزا صاحب کا دعویٰ غلط ہوتا ہے کہ میں قتل کے بعد حج کروں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اشاعت اسلام کی حقیقت

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ قادیانیوں کا دعوی کہ ہم ایسے مضامین جو اسلام کو مدد دیں رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع کر کے دین اسلام کو مدد پہنچا رہے ہیں۔ اور اس مدد پہنچانے میں: ہمچو ما دیگرے نیست، کے مدعی ہیں۔ چنانچہ ریویو کی جلد ۴ نمبر ۷ میں اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ سلسلہ احمدیہ کی سچائی پر یہ ایک دلیل ہی کافی ہے۔

پھر اس کے ثبوت میں (اڈیٹر ریویو) فرماتے ہیں اس کی ایک ہی مثال کافی ہے کہ کس نے یہ کوشش کی کہ انگریزی زبان میں صرف مذہب اسلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے یورپ اور امریکہ کے رہنے والوں تک یہ پاک پیغام پہنچائے کہ سب غلطیوں سے پاک اور اللہ تعالی کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والہ اور سچا روحانی مذہب صرف ایک ہی ہے یعنی اسلام۔ پھر کس قوم نے کوشش کی، جیسی کہ ہماری قوم نے، کہ ان رسالوں کی سینکڑوں کاپیاں مفت ان لوگوں کے گھروں میں پہنچائے۔ یہ جوش سچائی کی حمایت کا اور باطل کی تردید کا کسی کاذب دل میں بھی ہوسکتا ہے؟

اس جگہ ایک تازہ شہادت بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ کی تحریروں کو ایک تعصب سے پاک دل کس وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس سے پہلے امریکہ میں مسٹر ویب، آسٹریلیا میں مسٹر سیوارٹ اور مسٹر ہنری مچل، انگلستان میں مسٹر کوئیلم کی شہادت کا کئی دفعہ اشتہارات وغیرہ میں ذکر آ گیا ہے۔ حال میں ایک انگریز کی خط و کتابت ہمارے ساتھ شروع ہے جس کے نام کو میں ابھی مصلحتاً ظاہر نہیں کرتا۔ وہ پہلا خط حضرت اقدس (مرزا) کے نام لکھتا ہے: میں نے اب تک ایک بھی ایسی کتاب نہیں پڑھی جس میں اسلام کی حمایت اس قدر زور کے ساتھ کی گئی ہو، جیسی آپ کے شاندار پرچے میں۔

پھر دوسرے خط میں جو میرے نام تھا، وہ صاحب لکھتے ہیں: میں نے اب تک کوئی کتاب یا پرچہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا جس میں اسلام کی حمایت اس طاقت وراور زبردست ہاتھ سے کی گئی ہو۔میں (محمد حسین) اس کے جواب میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ بے شک آپ کے ریویو میں بعض مضامین مسائل جزیہ فرعیہ اسلام کی تائید میں نکلتے ہیں، مگراس حلوے میں زہر کی آمیزش بہت ہوتی ہے۔حضرت مسیح کو قبل از وقت وفات مار کران کی جگہ خود غصب کر کے سنبھال لینا، پھراس غصب و مداخلت بیجا پر صبر واکتفانہ کرنا، بلکہ ان کو ہمیشہ تحریرات میں کوستے رہنا اوران کی اہانت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا، ایسی زہر ہلاہل ہے جس نے گرو جی اور چیلے کی تمام تائید جزئیات اسلام کو کان لم یکن کر دیا۔اس پہلی چوکڑی بھول جانے نے مسائل جزیہ اعتقادیہ و عملیہ میں سے آپ لوگوں کواسلام کے سیدھے راہ سے بھلا دیا ہے۔حتی کہ حقیقت ایمان باللہ وایمان بملائکہ نزول وحی ورسالت وحشرنشر ونعیم جسمانی جنت، آلام دوزخ سے بھی منکر بنادیا

اس مخالفت اصول دین کے ساتھ آپ کا کسی مسئلہ جزئی فرعی میں اسلام کی تائید کرنا ایسا ہے جیسے ایک منافق کا روز خیبر سینہ پھلا کر لڑنا، اور بہت سے زخم کھانا، جس کا ذکر صحیح بخاری کے صفحہ ۶۰۶ و ۹۷۷ وغیرہ کی اس حدیث حضرت ابو ہریرہؓ میں ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ایک شخص مدعی اسلام، خیبر کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔آنحضرت ﷺ نے اس کے حق میں فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔جب لڑائی کا وقت آیا تو بہت ہی لڑا۔پھر جب اس کو بہت زخم پہنچے تو اس نے اپنے ترکش سے تیز تیر نکال کراس سے اپنے آپ کو ہلاک کیا۔لوگ دوڑتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ جس شخص کو آپ نے جہنمی کہا تھا وہ واقعی جہنمی نکلا اور خدا نے آپ کی بات کو سچ کر دیا ہے۔آنحضرت ﷺ نے بلال کو حکم دیا کہ تمام لوگوں کو پکار کر سنا دے کہ بہشت میں وہی جائے گا جو مومن ہوگا۔اوراس دین کی خدا تعالی اس شخص کیذریعہ بھی مدد کرتا ہے جو خود (مومن نہ ہو) فاسق ہو۔

اب رہا جواب تحسین انگریزان نومسلم، وہ بے چارے نومسلم ہیں۔وہ ابھی حقائق متشابہات اسلام، نزول مسیح وحقیقت ملائکہ وحشر ونشر کب سمجھ سکتے ہیں۔متشابہات اسلام کی حقیقت تو کرشن جی اوران کے پرانے سیوک (مولوی) نہیں سمجھتے....ان بے چارے نومسلموں پر کیا افسوس ہے۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۰۔ص ۳۴۶۔۳۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اور بٹالوی

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے کرشن ہونے کا دعوی کیا تو شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے لکھا:

قادیان کے کرشن مہاراج (مرزا غلام احمد) نے پہلے وکیل، مناظر غیر اقوام من جانب اسلام کا روپ بھرا تھا۔اور قرآن واسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل قرآن ہی سے نکالنے کا وعدہ دے کر (بحسب اعتراف خود) دس ہزار روپیہ مسلمانوں کا بٹورا، وازانجا کہ ان تین سو دلائل کا وجود کتاب براہین میں تو کب ہوتا، اس کے دماغ میں بھی نہ تھا، لہذا اس کتاب کے تیسرے حصے (یا جلد) سے ایک اور روپ، ولی اور نبی بننے کا جمایا۔اور وحی والہام (جو انبیاء واولیاء کا خاصہ ہے) کا دعوی کر کے پیری مریدی کا جال بچھایا۔ان الہاموں میں کبھی آپ نے آدم علیہ السلام کا روپ بھرا۔کبھی حضرت عیسی وآنخضرت ﷺ ودیگر انبیاء علیھم السلام کا اوتار لیا۔اور اس ذریعے سے بہت سے عقل کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں کو اپنے دام میں پھنسایا۔ان مختلف روپ بھرنے سے مالدار آپ کے مرید بن گئے اور کافی سے زیادہ روپئے آپ نے جمع کر لئے۔حتی کہ سرکار انگریزی کو بھی ان کی آمدنی دیکھ کر انکم ٹیکس وصول کرنے کا موقعہ مل گیا اور آپ پر ٹیکس لگایا گیا۔اور پھر وہ ایک مسلمان افسر تحقیقات کی مہربانی سے اور کرشن مہاراج کی حکمت عملی وغلط عذر داری وغلط بیانی سے اٹھ بھی گیا۔مگر بحکم حدیث نبوی اگر ابن آدم (حریص دنیا) کے پاس دو جنگل سونے کے ہوں، تب بھی وہ تیسرا جنگل تلاش کرتا ہے، اور اس کے پیٹ کو مٹی ہی پر کرتی ہے

تنگ چشمی ہائے دنیادار   یا قناعت پر کند یا خاک گور

جوں جوں مہاراج کی دولت بڑھتی گئی، حرص مال زیادہ ہوتی گئی۔لہذا آپ نے ایک اور روپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھرنے کی ٹھہرائی (سکھوں کے گرونانک صاحب کا روپ)۔ اور اس کے واسطے پہلی پٹڑی یہ جمائی کہ گورونانک آپ کے ہم مذہب تھے، تاکہ سکھ پارٹی سے جو اس وقت مال ودولت میں بڑھی ہوئی ہے، اور ان میں کئی ریاستوں کے والی، راجہ، مہاراجہ ہیں، کچھ روپئہ آوے اور زیورات وغیرہ میں صرف ہو۔ سکھوں میں کوئی اس کا قائل و مائل ہوجاتا تو ایک نہ ایک دن اس نے ضرور بابا نانک صاحب بن جانا تھا۔ مگر چونکہ سکھ پارٹی کے لیڈر تعلیم یافتہ تھے، وہ آپ کی چال تاڑ گئے اور اس کے قابو میں نہ آئے اور انہوں نے بجائے لبّیك کے، تبرّے سنائے۔

اب آپ کو یہ سوجھی ہے کہ ہندو پارٹی میں گو تعلیم یافتہ لوگ بھی ہوں، مگر ان پڑھ زیادہ ہیں اور زود اعتقادی ان کا خاصہ اور قدیمی شیوہ ہے، اور مال ودولت میں بھی سکھوں سے کم نہیں، تو اب آپ نے کرشن جی کا اوتار لیا ہے اور اپنی نسبت تازہ اور گرما گرم الہام گھڑ کر شائع کر دیا ہے جو آپکے لیکچر سیالکوٹ اور ریویو آف ریلی جنز میں مشتہر ہوا ہے، یہ ہے:

کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔

یہ روپ اور یہ اوتار لینا آپ کے روز افزوں تبدّلات وانتقالات بحکم اس بیت کے جس کو ہم نے زیب عنوان کیا ہے، عین لازمہ ونتیجہ تھا اور انسلافات کی نظر سے سے اس کا پہلے ہی یقین تھا۔ اور آئندہ بھی یہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ ایک نہ ایک دن آپ مہتروں (بھنگیوں) کے پیشوا، لال بیگ کا روپ بھی بھریں گے، کیونکہ بھنگیوں میں تعلیم برائے نام بھی نہیں۔ اور ان کی آمدنی (جب سے اڑوڑی یعنی میلے اور کھاد کی قیمت بڑھتی جاتی ہے) دن بدن ترقی پر ہے۔

کرشن قادیانی کا بھائی مرزا امام الدین جلد بازی کر کے لال بیگ کا خلیفہ بنا تھا اس لئے وہ اس میں ناکام رہا۔ اور اس کے مرجانے سے وہ عہدہ پھر خالی ہوگیا اور چونکہ کرشن قادیانی گہری پالیسی کا پالیٹیشن ہے اور دنیا کمانے کی مصلحت اور دور اندیشی میں وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے، لہذا امید واثق اور یقین کامل ہے کہ وہ حکمت و مصلحت سے پہلے عہدہ خلافت لال بیگ اپنے لئے تجویز کرے گا اور پھر بتدریج خود ہی لعلبیگ بن بیٹھے گا اور اس میں کامیاب ہوگا۔ اس کے بعد وہ پارسیوں کے پیغمبر زردشت کا اوتار لے گا اور ان پر ہاتھ پھیرے گا۔ وعلی ہذا القیاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون میں جو بات ہم مسلمانوں کے متعلق کہنا چاہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ اب تو مسلمان ،کرشن قادیانی سے بحث ومباحثہ چھوڑ دیں۔اوران کواوران کے ہندو بھائیوں کو (جن کو وہ اپنے رسالہ ریویو آف ریلیجز میں جابجا بھائی کہتے ہیں) بھگت لینے دیں اگر وہ ان میں کرشن مانے گئے اور ہندو اس کو دھن مہاراج، دھن مہاراج بول اٹھے،تو وہ شوق سے ان کی حلوا پوریاں کھائیں،مسلمانوں کا اس میں کیا حرج ہے۔اوران کو حسد وبخل سے کیا حاصل؟ ہم تو اس کے حق میں کڑاہ پرشاد (حلوہ) کے لئے خود گورنمنٹ سے مضمون طاعون میں سفارش کر چکے ہیں۔اور مسلمان بھی ہماری موافقت کریں اوراس کو ہندوؤں کا حلوا پوری کھانے دیں۔اور اگر ہندوؤں کی ان سے ان بن ہوگئی تو کچھ دنوں مسلمانوں کوان کی خدمت گذاری سے فرصت وفراغت رہے گی۔اورآیت کفی اللہ المؤمنین القتال صادق آئے گی۔

ہاں بحث مباحثہ کے بغیر تزویرات کشن قادیان پر ناواقف مسلمانوں کو واقف کرنا،اور مسلمانوں کو اس کے دام تزویر سے بچانا (جیسا کہ اس مضمون میں ہوا ہے) مضائقہ نہیں رکھتا۔اس سے ہم مسلمانوں کو نہیں روکتے ۔کیونکہ یہ نصیحت ہے اور نصیحت ہر مسلمان پر ہمیشہ کے لئے فرض ہے۔ الدّین نصیحۃ للّٰہ و لرسولہ و لائمّۃِ المسلمین و لعامتھم ۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد۲۰ ۔ص۲۲۶۔۲۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی طاعونی پیشگوئی پر بٹالوی تبصرہ

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں پنجاب اور ہندوستان کے بعض دیگر حصوں میں طاعون کا دور دورہ ہوا اور کئی سال تک تباہی مچاتا رہا۔ مرزا صاحب نے دعوی کر دیا کہ طاعون ان کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے اور ان کا نشان صداقت ہے، اور ان کے دشمنوں کا صفایا کئے بغیر نہیں جائے گا۔ انہوں نے ہندوستان کی توہم پرست آبادی کو ڈرایا کہ اس سے بچاؤ کی یہی صورت ہے کہ انہیں مسیح موعود تسلیم کر لیا جائے۔ جہاں کوئی شخص طاعون سے مرتا، وہاں مرزائیوں کا یہ پروپیگنڈہ ہوّا بن کر سامنے آ جاتا، اور کئی لوگوں کے ایمان ڈول جاتے۔ اس گھمبیر ماحول میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے مرزا صاحب کے دعاوی کی تکذیب کرتے ہوئے اشاعۃ السنہ کی جلد ۲۰ (صفحات ۵ تا ۱۵۵) میں:

طاعون کا روحانی سبب اور اس کا علاج

کے عنوان سے ایک بسیط مقالہ تحریر فرمایا جسے مختصراً نقل کیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ پرافٹ قادیان اور اس کے معتقد نادان یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہندوستان میں طاعون خود بدولت ہی لائے ہیں۔ اس دعوی کو سن کر ایک ظریف لاہوری دوست مقیم لائل پور (حال فیصل آباد۔ پنجاب) بولے کہ ہم تو مرزا صاحب کے معتقد ہو گئے کہ ہندوستان میں طاعون لانے والے یہی حضرت ہیں۔ اس ظریف کے ردیف ایک اور صاحب ہو گئے اور انہوں نے اس کی تصدیق وتائید میں یہ دو بیت بھی پڑھ سنائے

قدم نامبارک ومسعود　　گر بدریا رود برآرد دود

قدم نامبارک عالی　　گر بدریا رود کند خالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان ظریفانہ لطیفوں سے سمجھنے والے تو سمجھ گئے ہوں گے کہ قادیان والوں کا دعوی کہاں تک اور کن معنے کو صحیح اور سچ ہے، مگر بے سمجھ شائد ان کے معنی یہی سمجھیں کہ ہندوستان میں طاعون کا آنا مرزا جی کی کرامت اور ان کو مسیح موعود، مہدی مسعود، مجدد، امام وقت نہ ماننے والوں کے اعمال کی شامت ہے۔ اس خیال واحتمال کی بنا پر خاکسار یہ مضمون لکھ رہا ہے۔

قادیانی حضرات ابتداء ۱۸۹۸ء سے یہ جھوٹی کرامت طاعون، حمقاء کے دلوں و دماغوں میں جما رہے اور ان ناجائز ڈھکوسلوں اور گیدڑ بھبکیوں سے نافہم لوگوں کو اپنے مذہب باطل کا معتقد بنا رہے تھے۔ گو اس کا اثر عقلاء زمانہ پر اب تک کچھ نہیں ہوا، اور انہوں نے اس دعوی کو صرف گیدڑ بھبکی یا کرامت شیخ چلی سمجھا مگر چونکہ دنیا احمقوں سے خالی نہیں، لہذا اس گیدڑ بھبکی کا اثر احمقوں پر کچھ نہ کچھ پڑ ہی گیا۔ ان دنوں خاکسار کو نوآبادی علاقہ لائل پور کے ایک گاؤں میں گذرنے کا اتفاق ہوا تو وہاں کے امام مسجد نے (جو مرزا کا معتقد بھی نہ تھا) ایک دہشت رسیدہ صورت میں مجھ سے یہ سوال کیا کہ

اس ملک پنجاب میں طاعون پھیلنے کا سبب کیا ہے؟ فلاں فلاں اشخاص (جو مرزائی کہلاتے ہیں) یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ طاعون مرزا کی مخالفت اور اس کے مسیح ومہدی ہونے سے انکار کرنے کی وجہ سے ہندوستان میں آیا اور پھیلتا جاتا ہے۔

میں نے اس شخص کو یہ جواب دیا کہ اس صورت میں ضروری تھا کہ مرزا قادیانی کے تابعین ومعتقدین میں سے جو اس کو مسیح ومہدی ومجدد وامام وقت مان چکے ہیں، کوئی ایک شخص بھی اس طاعون میں مبتلا ہو کر ہلاک نہ ہوتا، حالانکہ بہت سے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے ہیں جس کے ثبوت میں ایک مطبوع فہرست اس شخص کو دکھائی گئی۔

یہ جواب سن کر اور اس فہرست کو دیکھ کر اس شخص کا خوف وتردد رفع ہوا، اور وہ مطمئن ہو گیا۔ مگر اس کی پہلی حالت دہشت وخوف نے مجھے یقین دلایا کہ ان گیدڑ بھبکیوں کا کچھ نہ کچھ اثر کم فہم وبے علم لوگوں پر ہو گیا ہے اور اسی وقت سے میں نے اس مضمون کی تحریر اور اشاعت کا عزم بالجزم کر لیا۔ اور اس کو خاص اپنا فرض منصبی سمجھا اور یہ خیال کیا کہ عقل مندوں کے نزدیک ان گیدڑ بھبکیوں کے لغو، بے اثر ہونے کی وجہ سے ان کے تعرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اغماض کرنا اور احمقوں کے اس دھوکہ کے دام میں پھنس جانے کا لحاظ نہ کرنا، خیر خواہی اسلامی وہم دردی انسانی کے مخالف ہے اور اس بیت کا مصداق

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است　اگر خاموش بنیشنم گناہ است

اس زہریلے اثر کو دیکھ کر اب خاموش نہیں رہا جا سکتا خصوصاً اس حالت میں کہ ہم مرزا کے مقابلہ میں الٹی میٹم بھی جاری کر چکے ہیں اور اس میں مرزا قادیانی کی دروغ گوئیوں پر گولہ باری و تیر اندازی کا وعدہ دے چکے ہیں۔ اور اس سے پیشتر اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۹ میں بصفحہ ۹۶ ایک مضمون میں ہم یہ دعوی بھی کر چکے ہیں کہ مرزا کا مذہب باطل صرف مغالطہ کی وجہ سے پھیلا ہے۔ اس مضمون کی تکمیل بھی ہمارے ذمہ ایک دین (قرض) لازم ہے۔ اس مضمون میں وہ دین بھی ادا ہوگا۔ فا قو ل و با للہ التو فیق

جس شخص کو دین اسلام اور اس کے ماخذ حدیث وقرآن پر ایمان ہے، یا اس سے پہلی کتابوں توریت وانجیل وغیرہ پر وثوق واعتماد ہے، یا کسی اور مذہب وملت آسمانی یا نحلت مجوزہ انسانی پر یقین واعتماد ہے، اس کا ایمانی واعتقادی فرض ہے اور اس کے اعتقاد وایمان کا لازمہ ہے (جس میں ایک ذرہ کے برابر شک کرنا اس کی ملت یا نحلت کے رو سے کفر ہے) کہ وہ مرزا کے اس دعوی کو دروغ اور دھوکہ دہی سمجھے اور یقین کرے کہ مرزا کے مہدی ومسیح ومجدد وامام برحق ہونے سے انکار کرنا ہرگز طاعون یا کسی اور عقوبت دنیاوی یا اخروی کا موجب نہیں ہوسکتا، بلکہ برعکس اس کے مرزا کا باوجود ایسے عقائد رکھنے کے جو تمام دنیا کے ملل ونحل کے مخالف ہیں یہ جھوٹا دعوی کرنا کہ میں مسیح موعود ومہدی ومجدد وامام برحق ہوں اور اس جھوٹے دعوی کو بعض حمقاء یا بعض خود غرض اشقیاء کا مان لینا اور باقی اشخاص کا (جن کو اس دعوی کا علم ہو چکا ہے) باوجود معتقد نہ ہونے ایسے اکاذیب مرزا کے، ان اکاذیب پر مداہنت (سستی وبے پرواہی) اختیار کرنا، اور باوجود قدرت مدافعت کے، ان کی مدافعت نہ کرنا، اہل علم وقلم کا قلم وزبان کے ذریعہ، اہل دولت وثروت کا دولت کے وسیلہ سے، اہل شوکت وحکومت کا حکومت کے زور سے، ان اکاذیب اور دھوکہ بازیوں کو رڈ نہ کرنا اور بے فکر ہو رہنا اور ان تھوڑے لوگوں کو جو اس مدافعت میں لگ رہے ہیں (ان تھوڑے لوگوں کی تعداد ہمارے علم میں یہ ہے۔ مدراس میں ایک یا دو، ممالک متوسط میں ایک۔ علی گڈھ میں ایک۔ دہلی میں ایک یا دو۔ بٹالہ یا لاہور میں ایک یا دو۔ پٹیالہ میں ایک یا دو۔ ضلع راولپنڈی میں دو۔ وعلی ہذا القیاس) قدمے قلمے درمے لسانے مدد نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا، اوران سب کا اصحاب انطاکیہ کی طرح (انطاکیہ والوں کا حال قرآن کی سورہ اعراف کی ان آیات میں ارشاد ہے
واسئلهم عن القرية التى كانت حاضرة البحر اذ يعدون فى السبت اذ تأتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعا و يوم لا يسبتون لا تاتيهم كذالك نبلوهم بما كانوا يفسقون و اذ قالت امة منهم لم تعظون قوما ـ الله مهلكهم او معذبهم عذابا شديداً قالوا معذرة الى ربكم لعلهم يتقون ـ فلما نسوا ما ذكروا به انجينا الذين ينهون عن السوء و اخذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس بما كانوا يفسقون۔ ان کو ان بستی والوں کا حال پوچھو جو ساحل بحر پر آباد تھے ان کے سامنے مچھلیاں سبت کے دن ظاہر ہوتی تھیں اور جس دن سبت نہ ہوتا نہ آتیں۔ ہم نے ان کو اس طرح جانچا کہ وہ بے حکم ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک جماعت، نصیحت کرنے والوں کو بولی، تم ان کو کیوں سمجھاتے ہو خدا ان کو ہلاک کرے گا یا سخت عذاب میں پھنسا دے گا۔ وہ بولے خدا کی جناب میں عذر کرنے کو اور اس لئے کہ وہ باز آویں۔ پھر جب وہ نصیحت کو بھول گئے تو ہم نے شکار سے روکنے والوں کو بچا لیا اور ظالموں کو بڑے عذاب میں پکڑا کیونکہ وہ بے حرم ہو گئے تھے) مرزا کا دام تزویر پھیلتا ہوا دیکھ کر بے غیرتی و بے حمیتی اختیار کر کے سکوت اختیار کرنا اس طاعون کا ایک بہت بڑا سبب ہو سکتا ہے۔

اگر یہ طاعون عقوبت الٰہی (گناہوں کی سزادہی) ہو اور اس کا سبب کوئی اور نہ ہو، تو بمقابلہ جرم یہ کچھ بھی سزا نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کا موجودہ عقائد کے ساتھ یہ دعویٰ کرنا کہ میں مسیح موعود و مہدی و مجدد اور تمام دنیا کا امام برحق ہوں،

اور اس کا یہ دعویٰ کرنا اسرائیلی مسیح بن مریم سے میں ہر شان (حال و کمال) میں بڑھ کر ہوں۔ مرزا کا رسالہ دافع البلاء کا صفحہ ۱۳ سطر ۲۰ ملاحظہ ہو۔

اور جب اس کہا گیا کہ حضرت مسیح نے تو باذن الٰہی مادرزاد اندھے اور کوڑھی اچھے کئے، پرند جانور بنائے اور مردے زندہ کئے (جیسا کہ قرآن میں ہے واذا تخلق من الطّين كهيئة الطير فتنفخ فيها فتكون طيراً باذنى و تبرىء الاكمه والابرص باذنى۔ واذ تخرج الموتى باذنى ۔مائدہ۔ع ۱۵) تم ایک چیونٹی ہی بنا کر دکھلاؤ یا ایک مردہ میں جان ڈال دو، یا اپنے حواری خلیفہ چہارم کریم بخش سیالکوٹی کی ایک ٹانگ، ایک آنکھ اور سر کے بال بھلے ٹھیک کر دو۔ تو اس کے جواب میں اس کا یہ دعویٰ کرنا کہ:

کسی حدیث میں نہیں آیا کہ مسیح بن مریم یہ کام کیا کرتے تھے۔ جس مسیح کے لوگ منتظر ہیں اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت ہرگز احادیث میں نہیں لکھا ہے کہ اس کے ہاتھ سے مردہ زندہ ہوں گے (ازلہ اوہام)۔

اور جب اس کو کہا گیا کہ مسیح کے یہ معجزات تو صریح نص قرآن میں موجود ہیں تو اس کے جواب میں اس کا یہ دعوی کرنا کہ یہ سب کچھ صرف عمل مسمریزم تھا۔ پھر اس کی تائید وثبوت میں یہ دعوی کرنا کہ میں اس عمل مسمریزم کو مکروہ وقابل نفرت نہ جانتا تو میں اس عمل میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ پھر اس گستاخی میں بڑھنا اور یہ دعوی کرنا کہ مسیح ایسے مکروہات میں مصروف رہا، اس لئے اس کی ہدایت کا ثمر بہت کم رہا (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۵، ص ۳۰۹، ص ۴۱۱ وغیرہ ملاحظہ ہو)۔

اور اس کا یہ دعوی کرنا کہ میں نبی ورسول بلکہ خاتم الانبیاء ہوں (ازالہ اوہام۔ص ۵۲۳ واشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۱ء ملاحظہ ہو)،

اور اس کا یہ دعوی کرنا کہ میں وہ احمد رسول ہوں جس کی بشارت حضرت عیسیٰ نے دی ہے اور وہ قرآن کی سورہ صف اور انجیل یوحنا میں منقول ہے اور یہ بشارت اس رسول احمد مجتبے کے حق میں نہیں ہے جن کا دوسرا نام محمد مصطفیٰ ہے (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

اور اس کا یہ دعوی کرنا کہ جو حقائق ومعانی والفاظ قرآن وحدیث (یاجوج ماموج، ابن مریم، دابۃ الارض، دجال، وخر دجال وغیرہ) کا میں علم رکھتا ہوں، یہ علم آنحضرت ﷺ کو خدا تعالی نہیں دے سکا (ازالہ اوہام۔ص ۶۹۱)

اور اس کا یہ دعوی کرنا کہ میں حضرت امام حسین سے بڑھ کر ہوں اور اس کا ایک شیعہ کو مخاطب کرکے یہ کہنا کہ تمہارا حسین تو کربلا میں ایسی حالت میں مارا گیا جس پر تم اب تک رو رہے ہو، میں ہر میدان میں خدا کی تائید پاتا ہوں اور مدد دیا جاتا ہوں (رسالہ دافع البلاء صفحہ ۱۳ سطر ۷۔ اور اعجاز احمدی، ص ۶۹ پر اشعار ۶۔۷ ملاحظہ ہوں) اصل اشعار یہ ہیں

و شتّان ما بینی و بین حسینکم فانّی أید فی کل محل و اظفر و
اما حسین فا ذکر دشت کربلا الی هذه الایام تبکون فانظروا

اور اس کا یہ دعوی کرنا کہ میں خدا کا بیٹا بمنزلہ اولاد ہوں (دافع البلاء۔ص ۶)۔

اور اس کا یہ دعوی کرنا کہ میں خدا کا باپ ہوں (دافع البلاء ص ۷ سطر ا کا الہام انـا منك۔ واشتہار الہامی فرزندکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ فقرہ۔فرزندگرامی ارجمند مظهر الحق و العلا كان الله نزل من السماء ملاحظہ ہو)۔

(مرزانے یہ الہام گھڑ تو لئے مگر اس کے ساتھ ہی اس کو یہ کھٹکا ہوا کہ یہ الہام سن کر عام مسلمان جو خدا کی نسبت الله الصمد لم يلد و لم يولد کا اعتقاد رکھتے ہیں، مجھے کافر کہیں گے تو جھٹ اس دعوی پر پردہ ڈالنے کیلئے صفحہ ۶ دافع البلاء میں یہ حاشیہ چڑھا دیا کہ: خدا تعالی بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ بیٹا اور نہ کسی کو حق پہونچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں ہے جیسے يد الله فوق ايديهم وغیرہ ۔پس اس خدا کے کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاوے۔

لیکن اس کے عقل پر پردہ پڑ گیا اور وہ یہ نہ سمجھا کہ کجا متشابہات اور کجا محالات؟ متشابہات اور محالات میں تو آسمان وزمین کا فرق ہے۔اور اگر محالات باطلہ، متشابہات بن سکیں تو دنیا کے مذاہب باطلہ میں سے باطل سے باطل اور محال سے محال عقائد وخیالات (جیسے ہنود کی مجوزہ تثلیث برہما بشن مہادیو۔اور نصاری کی مخترعہ تثلیث باپ بیٹا روح القدس) بھی متشابہات قرار پا کر جائز وممکن متصور ومسلم ہو۔عیسائی بھی اپنی مجوزہ تثلیث کو متشابہات سے قرار دیتے ہیں اور مسلمان اس کو اسی واسطے نہیں مانتے کہ وہ محالات سے ہے، نہ متشابہات سے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ متشابہات وہ امور ہیں جو بذات خود ممکن الوقوع ہیں مگر مجہول الکنہ ہیں،عقل انسانی ان کے ادراک کنہ سے عاجز وقاصر ہے،ان کی حقیقت کو پہنچ کر اور سمجھ کر محال قرار نہیں دیتی جیسے ید وغیرہ کے صفات ہیں۔اور محال وہ امور ہیں جن کی کنہ وحقیقت پر عقل احاطہ کر چکی ہو اور اس لئے اس کو ناممکن الوقوع ومحال قرار دیتی ہے۔بناء علیہ، اہل اسلام کے نزدیک متشابہات کیلئے یہ شرط لازم ہے کہ وہ ممکنات سے ہوں اور عقل انسانی ان کی کنہ وحقیقت کو پہنچ کر ان کو ناممکن الوقوع ومحال قرار نہ دیتی ہو اور معہذا وہ محکمات قرآن وحدیث کے مخالف نہ ہوں۔اور خدا کیلئے فرزند تجویز کرنا محال وباطل ومعلوم البطلان ہے کہ عقل انسانی بھی اس کو محال جانتی ہے اور خدا تعالی کی صمدیت اور احتیاج زن وفرزند سے پاکی وقدوسیت کے مخالف قرار دیتی ہے اور محکمات قرآن امثال آیت مذکورہ بالا وغیرہ بھی اس کو رد کرتے ہیں ۔قرآن اور اسلام اسی صمدیت اور قدوسیت خدا کے اظہار کیلئے بمقابلہ یہود ونصاری قائم ہوئے ہیں اور اگر بمقابلہ آیات محکمات قرآن جو خدا کی ولدیت کو مٹاتی ہیں اور اس کا صمد لم يلد و لم يولد ہونا ظاہر کرتی ہیں،مرزا کے خطاب میں خدا کا یہ الہام کہ تو میرے لئے بمنزلہ اولاد ہے،من جانب خدائے رحمان فرض وتسلیم کیا جاوے اور اس کو منجملہ متشابہات قرار دیا جائے تو پھر اسلام وقرآن کا یہودیت ونصرانیت سے مقابلہ ہی کیا رہا؟ اور اسلام ویہودیت ونصرانیت میں فرق ہی کیا رہ گیا؟)

ایسے دعاوی کا مستوجب سزا ہونا بہت سی آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے۔ازانجملہ اس مقام میں چند آیات نقل کی جاتی ہیں:

و قالوا اتّخذ الرحمن ولداً ۔لقد جئتم شيئا ادّاً۔ تكاد السماوات يتفطّرن منه و تنشقّ الارض و تخرّ الجبال هدّاً۔ ان دعوا للرحمن ولدا و ما ينبغي للرحمن ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یتخذ ولداً ظالم کہتے ہیں خدا تعالی نے کسی کو بیٹا بنالیا ہے۔تم ایسی بری بات بولتے ہو۔کہ قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جاویں، زمین شق ہو جائے، پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں، اس لئے کہ وہ لوگ خدا تعالی کے لئے بیٹے تجویز کرتے ہیں، خدا تعالے کو لائق نہیں کہ کسی کو بیٹا بناوے

ان نشأ نخسف بهم الار ض او نسقط عليهم كسفاً من السماء (سباء ۔ع ۱) یہ ظالم اس سزا کے لائق ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو ان ظالموں کو زمین میں دھنسادیں یا ان پر آسمان کا ٹکڑا گرادیں ۔

و لو نشاء لطمسنا على اعينهم فاستبقوا الصراط فانى يبصرون (یٰس) ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹادیں۔ پھر راستہ کی طرف دوڑیں تو سہی کیونکر دیکھتے ہیں۔

و لو نشاء لمسخنا هم على مكا نتهم فما استطاعوا مضياً ولا يرجعو ن ،اور اگر ہم چاہیں تو ان کو ان کی جگہ میں دھنسادیں، پھر نہ چل سکیں اور نہ پھر سکیں

و لو يؤا خذ الله النّاس بظلمهم ما ترك عليها من دا بّة ۔(نحل) اگر خدا تعالی ظالموں کو ظلم پر پکڑے تو زمین پر ایک چلنے والہ نہ چھوڑے۔

و لو يؤا خذ الله النّاس بما كسبوا ما ترك على ظهرها من دا بّة ۔

اور ایک آیت میں اس سزا کے وقوع کا زمانہ بھی زمانہ سابق بتایا اور فرمایا کہ ہم نے ہر ایک سرکش کو اس کے گناہ پر پکڑا، پھر کسی پر پتھر برسائے، اور کسی کو چنگاڑ سے پکڑا اور کسی کو ہم نے زمین میں دھنسادیا، اور کسی کو ہم نے دریا میں ڈبودیا،

فكلا اخذ نا بذنبه فمنهم من ارسلنا عليه حا صباً و منهم من اخذته الصيحة و منهم من خسفنا به الارض ومنهم من اغرقنا (عنکبوت ۔ع ۴)۔

جن لوگوں پر سابق زمانہ میں ان سزاؤں کا وقوع ہوا ہے ان کے دعاوی و مظالم مرزا قادیانی سے بڑھ کر نہ تھے بلکہ بعض دعاوی مرزا ان سب کے دعاوی سے بڑھ کر ہیں۔ خدا کا بیٹا، یا خود خدا ہونے کا دعوی تو پہلے زمانوں میں بھی ہوا ہے مگر خدا کا باپ ہونے کا دعوی مرزا سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔ اس کی سزا میں اگر صرف طاعون نازل ہوا تو یہ کون سے تعجب کا محل ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دعاوی مرزا تو بہت بھاری دعوی ہیں ۔اس کا صرف ایک یہ چھوٹا دعوی کرنا کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے اور مجھے شرف وحی مکالمہ الٰہی حاصل ہے، پھر اس دعوی کو نبھانے اور سچا کر دکھانے کیلئے بحکم قاعدہ مسلّمہ و مجربہ دنیا کہ: جب انسان ایک جھوٹ بولتا ہے تو پھر اس کو سچ بنانے کیلئے اس کو بہت جھوٹ بولنے پڑتے ہیں، اس کا نئے سورج نئے دن جھوٹے الہامات گھڑنا اور جھوٹی پیشگوئیاں کرنا اور ہر روز دین و دنیا کے شرم کا نقاب اٹھا کر اشتہارات و رسالہ جات کے ذریعہ ان کو مشتہر کرانا، جن کی تعداد وہ دس ہزار بتا چکا ہے و ازانجملہ ڈیڑھ سو کی تفصیل کا دعوی وہ رسالہ نزول المسیح میں کر چکا ہے۔اوران مفتریات میں سے زیادہ تر مشہور اس کے یہ چار الہامات ہیں۔

۱۔اس کا ایک ایسا اور تیسا فرزند (جس کی تعریف میں آسمان وزمین کے قلابے ملائے) پیدا ہوگا۔

۲۔عبداللہ آتھم اس قدر عرصہ میں فوت ہو جائے گا۔

۳۔لیکھرام اس قدر مدت میں ہلاک ہوگا۔

۴۔مسماۃ محمدی بیگم سے مرزا کا نکاح ہوگا (ہوگا کیا،آسمان پر تو وہ ہو ہی چکا ہے چنانچہ الہام زوجنا کھا شاہد ہے) اور اگر بجائے مرزا کے کسی دوسرے شخص سے اس کا نکاح ہوا تو وہ دوسرا اڑھائی برس میں فوت ہو جائے گا۔

۵۔مذکورہ بالا مفتریات کے سلسلہ میں قادیانی یہ الہام ہے کہ پنجاب میں طاعون پڑے گا۔جس کو بعد الوقوع اس نے اپنی کرامت بنالیا۔

قرآن مجید میں بہت سی آیات اس مضمون کی موجود ہیں کہ الہام کا جھوٹا دعوی کرنے والے سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں

و من اظلم ممّن افتری علی اللّٰہ کذ باً او قال اوحی الیّ ولم یوح الیه شیء (انعام۔ع۱۱)اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو خدا تعالی پر افتراء کرے، یا یہ کہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے ،حالانکہ اس کی طرف کچھ وحی نہ ہوا ہو۔

مرزا کا اس دعوی الہام میں جھوٹا ہونا اور اس کے ان الہامات اربعہ مذکورہ میں سے ایک کا بھی سچا نہ نکلنا ہمارے رسالہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۱۵ و ۱۶ وغیرہ میں آفتاب نیم روز کی طرح ثابت ہو چکا ہے جس کا خلاصہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اگر چہ مرزا کے گھر میں (۱۹۰۵ء میں) چار لڑکے ہیں مگر وقت اور شروط الہام کے مطابق ایک بھی نہیں ہوا۔ اور عبداللہ آتھم اور لیکھرام بھی گوفوت ہو چکے ہیں مگر وقت الہام کے مخالف، نہ کہ مطابق۔ اور شوہر ثانی زوجہ آسمانی مرزا تو اب تک (یعنی ۱۹۰۵ء جب یہ تحریر لکھی گئی۔ بہا) زندہ ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری نے بھی مرزا کے ان الہامات اربعہ وغیرہ پر ایک مستقل رسالہ الہامات مرزا میں دل چسپ بحث کی ہے جس میں یہ ثابت کیا ہے کہ منجملہ ان الہامات کے، ایک بھی سچا نہیں نکلا اور اس رسالہ کے جواب لکھنے پر مرزا کو پہلی دفعہ پانچ سو روپیہ، دوسری دفعہ ایک ہزار روپیہ انعام کا وعدہ بھی دیا۔ مگر مرزا اور اس کی پارٹی کی طرف سے ہمارے یا مولوی امرتسری کے بحث و دلائل کا کوئی جواب نہیں نکلا۔

ہمارے رسالہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۱۵۔ ۱۶ کے جواب میں تو مرزا صاحب نے ایک لفظ بھی منہ یا قلم سے نہیں نکالا۔ مولوی امرتسری کے مقابلہ میں پہلے رسالہ اعجاز احمدی پھر رسالہ مواہب الرحمٰن شائع کیا ہے مگر ان میں کسی الہام و پیشگوئی پر مولوی امرتسری کی نکتہ چینی کا کوئی جواب نہیں دیا، صرف گالی گلوچ اور لعنت ملامت سے کام لیا ہے۔ چنانچہ صفحہ ۱۱، اعجاز احمدی میں لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ سچے ہیں تو قادیان میں آ کر کسی پیشگوئی کو جھوٹی تو ثابت کریں۔ پھر صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے موضع مدّ میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں، اسلئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے، ورنہ خالص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہے گا۔ اور اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کیلئے بپابندی شرائط مذکورہ قادیان میں نہ آویں تو پھر لعنت ہے اس لاف و گزاف پر جو انہوں نے مدّ میں مباحثہ کے وقت کی، اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔ وہ انسان کتوں سے بدتر ہوتا ہے کہ جو بے وجہ بھونکتا ہے۔ اور صفحہ ۹۱، الہامات مرزا کے حاشیہ میں خبیث، سور، کتا، بدذات، گوہ خور، گدھا وغیرہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

قارئین ان الفاظ مرزا کا اس کے الہام یا احمد فاضت الرحمة من شفتيك (یعنی اے احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے لبوں سے رحمت جاری ہے) سے موازنہ کریں بتائیں کہ کیا رحمت اسی کا نام ہے کہ انسان مباحثہ میں اپنے مخالف کو کتے سے تشبیہ دے، سؤر، کتا کہے۔

ناظرین! جو شخص کسی کو کتا کہے وہ (دوسرا شخص) اس کو سو بار کتا کہہ سکتا ہے مگر مولوی امرتسری کی فراخ حوصلگی اور عالی ہمتی کو دیکھو کہ ان الفاظ کے مقابلہ میں انہوں نے مرزا کو نہ کتا کہا، نہ بے حیا بنایا، نہ کسی اور نامناسب الفاظ سے مخاطب کیا، اور مرزا کی دعوت پر وہ تن تنہا (بلا رفاقت ومعیت دیگر مباحثین علماء) قادیان میں جا پہنچے اور ان کی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات کے اظہار و تحقیق کے خواستگار ہوئے۔ مگر چونکہ مرزا صاحب کی دعوت صرف گیدڑ بھبکی تھی اس کو یہ امید نہ تھی کہ مولوی امرتسری: دروغ گورا تا بخانہ بایدرسانید، پر عمل کرنے کو قادیان میں پہنچ جائیں گے، لہذا مولوی امرتسری کا قادیان میں پہنچنا سن کر مرزا کے اوسان جاتے رہے اور وہ ہوش وحواس باختہ ہوگیا اور اس کو بغیر اس کے کوئی ملجا وماؤ وے نظر نہ آیا کہ حرم سرا میں جا چھپا، اور میدان مناظرہ میں نہ آیا، اور اس مضمون کا رقعہ لکھ دیا کہ میں بحث ومناظرہ نہ کرونگا، کیونکہ میں انجام آتھم میں خدا تعالی سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کرونگا۔

یہاں فرط دہشت وخوف مباحثہ مولوی امرتسری سے یا: دروغ گورا حافظہ نہ باشد، کے تقاضا سے مرزا اپنے آئینہ کمالات کا یہ الہام یا علی دعهم و زراعتهم و انصارهم پیش کرنا بھول گیا اور یہ لکھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب دوسطروں میں اپنا اعتراض پیش کریں، اور منہ سے ایک کلمہ نہ کہیں، صم بکم ہوکر بیٹھ رہیں، میں اس کا جواب تین گھنٹہ میں دونگا۔

ناظرین! خدا کیلئے انصاف سے داد دیں کہ جس تحقیق و پڑتال کیلئے مرزا نے مولوی امرتسری کو بلایا تھا، وہ اس طرح ہوا کرتی ہے، اور جس ثبوت کا وہ ان سے صفحہ ۱۱۔ اعجاز احمدی میں طالب ہوا تھا، اس کی صرف ایک یہی صورت ہے کہ دوسطریں لکھ کر معترض چپ چاپ بیٹھا رہے۔ مرزا کی تقریر تو شیطان کی آنت ہوتی ہے، اس سے کبھی کوئی صحیح نتیجہ نہیں نکل سکتا ہے جب تک کہ اس تقریر کے حرف حرف پر نکتہ چینی نہ ہو اور تحقیق و پڑتال کنندہ اپنی نکتہ چینی کا خود ثبوت بدلائل پیش نہ کرے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں ان پیشگوئیوں پر بحث کرنے سے تو یہ لوگ جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑاتے ہیں مگر موقعہ لاف زنی پر انہیں پیش کرتے ہیں اور اتنا نہیں سوچتے کہ ہمارے مخالف تو ان کا دروغ ہونا ثابت کر چکے ہیں۔ ہم ان دلائل کا جواب تو کچھ نہیں دیتے پھر ان پیشگوئیوں کو زبان یا قلم پر کیوں لاتے ہیں۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے، کے مصداق پیشگوئیوں کے منکروں اور مخالفوں کو شرماتے اور ان پر جھنجھلاتے اور یہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ محمد احسن امروہی نے صیانۃ الناس کے صفحہ ۲۰۔۲۱ میں لکھا ہے کہ:

آتھم اور سلطان محمد کے متعلق پیشگوئیوں کے صدق کی نسبت واضح طور پر علی منہاج النبوّت و علی منہاج المسلمین صدہا اشتہارات اور متعدد رسائل میں بہ حجت و برہان بیان کیا گیا مگر آپ مرغے کی ایک ٹانگ کہے جاتے ہیں۔ ان دونوں پیشگوئیوں میں وہی تاویل کی جاتی ہے جو علی منہاج النبوۃ ہے یعنی و یعلّمك من تاویل الاحادیث۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ سلطان محمد کی موت کی جو تاویل کی جاتی ہے وہ تاویل الاحایث حضرت یوسف کی نظیر ہو تو وہ مرزا کے مقابلہ میں ہتھیار ڈال دیں گے اور قلم توڑ دیں گے۔ جو صدہا اشتہار اور متعدد رسائل قادیانیوں کی طرف سے شائع ہوئے ہیں ان میں وہ تاویل مجھے نظر نہیں آئی، آپ میدان میں اتریں اور سے ثابت کریں کہ وہ تاویل، تاویل الاحادیث یوسفی کی نظیر ہے۔ مباحثہ سے اگر قسم کھالی ہے یا الہام میں اس کی ممانعت آچکی ہے تو آپ کے پیر و مرشد کیلئے ہے، نہ کہ آپ (محمد احسن) کیلئے۔ بس آپ دیر نہ کریں غریب خانہ پر تشریف لاویں اور جتنا عرصہ گفتگو رہے، یہیں رہیں اور یہیں دونوں وقت ماحضر تناول فرماویں۔ گفتگو کے وقت صرف یہ خاکسار ہوگا اور آپ۔ اور جانبین کے بیان کو قلم بند کیا جائے گا۔ اگر میدان آپ کے ہاتھ میں رہا تو اس کا نتیجہ اوپر تسلیم کیا گیا ہے، اور اگر آپ سے ثابت نہ ہوسکا کہ یہ تاویل، تاویل الاحادیث یوسفی کی نظیر ہے تو آپ کو مرزا کا اتباع چھوڑنا پڑے گا، یا اپنے بے علم ہونے کا اقرار کرنا پڑے گا۔

اشتہار طاعون ۶ فروری ۱۸۹۸ء

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں مذکورہ بالا ایک تا چار پیش گوئیوں کے افترا ہونے کے اجمالی ثبوت کے بعد اب قادیانی کی پیشگوئی متعلق طاعون سے بحث کی جاتی ہے۔

پس واضح ہو کہ جس قدر جھوٹ سے اس الہام و پیشگوئی متعلق طاعون میں مرزا نے کام لیا ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر جھوٹ اس کی پہلی پیش گوئیوں (متعلقہ موت آتھم وموت لیکھرام وموت سلطان محمد وتولد فرزند الہامی) میں نہیں پایا جاتا۔
اس موقع پر مرزا نے اپنی ساری قوت دھوکہ دہی کو خرچ کر دیا ہے۔اس نے بمبئی وغیرہ میں طاعون کا واقع ہونا (اور تیزی کے ساتھ اس میں ترقی کرنا) اخباروں میں پڑھا تو بقیاس وبحکم قاعدہ تعدیہ امراض متعدّیہ اسے یقین ہو گیا کہ ایک نہ ایک دن پنجاب میں بھی طاعون آئے گا۔یہ سمجھ کر اس نے پہلے ایک گول مول الہام گھڑا، پھر جوں جوں واقعات پیش آتے گئے توں توں پہلو بدل کر گرگٹ کی طرح اس پر نیا رنگ چڑھاتا گیا۔یہاں تک کہ چوتھے سال صاف کہہ دیا کہ یہ طاعون مجھے مسیح نہ ماننے کی سزا ہے،اس سے وہی شخص بچے گا جو مجھے مسیح موعود مان لے گا۔مگر پھر بھی ان لوگوں کی طرف سے، جو مرزا کو مسیح مان کر بھی طاعون سے ہلاک ہوئے یا آئندہ ہوں گے،ان چار عذروں کی جگہ اس نے رکھ لی ہے۔

۱۔کہ گو وہ لوگ زبان سے مجھے مسیح مانتے تھے مگر دل سے نہ مانتے تھے اور وہ منافق تھے۔

۲۔وہ میری چاردیواری میں آکر پناہ گزین نہ ہوئے تھے۔

۳۔ایسے لوگ شاذونادر ہیں اور مخالفوں کی نسبت کم ہیں و النّادر کالمعدوم۔

۴۔جہاں ان عذرات میں سے کوئی عذر نہ چل سکا وہاں یہ عذر تو ضرور چل ہی جائے گا کہ ان لوگوں پر طاعون وارد ہونے کی کوئی مخفی وجہ ہو گی جو خدا کے علم میں ہے۔

ان عذرات کو مرزا نے اپنے رسالہ کشتی نوح میں ذکر کیا ہے (اصل عبارت آگے آئے گی)۔لیکن چونکہ قادیانی کا الہام اللہ کی طرف سے نہ تھا (بلکہ محض افتراء اور شیطانی القاء تھا)، لہذا بحکم آیت و لو کا ن من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ ا ختلا فاً کثیراً اس کے ہر ایک پہلو اور ہر ایک رنگ میں اس قدر اختلاف وقوع میں آیا کہ جس شخص کے دل میں ایک ذرہ فہم اور دماغ میں شمّہ عقل ہو گی وہ اس اختلاف سے یقیناً نتیجہ نکال لے گا کہ وہ الہام رحمانی نہیں، افتراء شیطانی ہے۔

پس واضح ہو کہ طاعون کے متعلق مرزا نے سات اشتہارات وتحریرات شائع کئے ہیں جو ایک دوسرے کے مکذّب ہیں اور ہر ایک بجائے خود بھی محض دروغ ہے۔اس کا سب سے پہلا وہ چار صفحہ کا اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو: طاعون، کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس اشتہار میں گورنمنٹ اور پبلک کے نوٹس ایبل چند فقرات ہیں جن پر ہم اپنی طرف سے نمبر لگا کر اصل اس کے الفاظ نقل کرتے ہیں:

ا۔ اس مرض نے جس قدر بمبئی اور دوسرے شہروں اور دیہات پر حملے کئے اور کر رہی ہے ان کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ دو سال کے عرصہ میں ہزاروں بچے اس مرض سے یتیم ہو گئے، اور ہزار ہا گھر ویران ہو گئے۔ دوست اپنے دوستوں سے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو گئے اور ابھی انتہا نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ہماری گورنمنٹ محسنہ نے کمال ہمدردی سے تدبیریں کیں اور اپنی رعایا پر نظر شفقت کر کے لکھو کھہا روپئہ کا خرچ اپنے ذمہ لیا، اور قواعد طبّیہ کے لحاظ سے جہاں تک ممکن تھا، ہدائتیں شائع کیں۔ مگر اس مرض مہلک سے اب تک بکلّی امن حاصل نہیں ہوا، بلکہ بمبئی میں ترقی پر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ملک پنجاب میں بھی خطرہ ہے۔ ہر ایک کو چاہیے کہ اس وقت اپنی اپنی سمجھ اور بصیرت کے موافق نوع انسان کی ہمدردی میں مشغول ہو کیونکہ وہ شخص انسان نہیں جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ اور یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ گورنمنٹ کی تدبیرو ں اور ہدایتوں کو بدگمانی کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔ غور سے معلوم ہوگا کہ اس بارے میں گورنمنٹ کی تمام ہدایتیں نہایت احسن تدبیر پر مبنی ہیں۔ گو ممکن ہے کہ آئندہ اس سے بھی بہتر تدابیر پیدا ہوں مگر ابھی نہ ہمارے ہاتھ میں، نہ گورنمنٹ کے ہاتھ میں، ڈاکٹری اصول کے لحاظ سے کوئی تدبیر ہے کہ جو شائع کردہ تدابیر سے عمدہ اور بہتر ہو۔

۲۔ آج جو ۶۔ فروری ۱۸۹۸ء روز یک شنبہ ہے، میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں، تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والے ہیں۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا، یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے انّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم انہ آوی القریۃ یعنی جب تک دلوں کی وباء معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دور نہیں ہوگی۔ درحقیقت دیکھا جاتا ہے کہ ملک میں بدکاری کثرت سے پھیل گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ٹھنڈی ہو کر ہوا و ہوس کا ایک طوفان برپا ہو رہا ہے، اکثر دلوں سے اللہ کا خوف اٹھ گیا اور وباؤں کو ایک معمولی تکلیف سمجھا ہے جو انسانی تدبیروں سے دور ہو سکتی ہے۔ ہر ایک قسم کے گناہ بڑی دلیری سے ہو رہے ہیں۔ اور قوموں کا ہم ذکر نہیں کرتے، وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں، ان میں سے جو غریب اور مفلس ہیں، اکثر ان میں سے چوری اور خیانت اور حرام خوری میں نہایت دلیر پائے جاتے ہیں۔ جھوٹ بہت بولتے ہیں اور کئی قسم کی خسیس اور مکروہ حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں، اور وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں، نماز کا تو ذکر کیا، کئی کئی دنوں تک منہ بھی نہیں دھوتے، اور کپڑے بھی صاف نہیں کرتے۔ اور جو لوگ امیر اور رئیس اور نواب یا بڑے بڑے تاجر اور زمین دار اور ٹھیکہ دار اور دولت مند ہیں، وہ اکثر عیاشیوں میں مشغول ہیں اور شراب خوری اور زنا کاری اور بد اخلاقی اور فضول خرچی ان کی عادت ہے اور صرف نام کے مسلمان ہیں اور دینی امور میں اور دین کی ہمدردی میں سخت لاپروا پائے جاتے ہیں۔

۴۔ اب چونکہ اس الہام سے، جو ابھی میں نے لکھا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقدیر معلّق ہے اور توبہ اور استغفار اور نیک عملوں اور ترک معصیت اور صدقات اور خیرات اور پاک تبدیلی سے دور ہو سکتی ہے، لہٰذا بندگان خدا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سچے دل سے نیک چلنی اختیار کریں اور بھلائی میں مشغول ہوں اور ظلم اور بدکاری کے تمام طریقوں کو چھوڑ دیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ سچے دل سے خدا تعالیٰ کے احکام بجا لاویں نماز کے پابند ہوں، ہر ایک فسق و فجور سے پرہیز کریں، توبہ کریں اور نیک اور خدا ترسی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ غریبوں اور ہمسائیوں اور یتیموں اور بیواؤں اور مسافروں اور درماندوں کے ساتھ نیک سلوک کریں اور صدقہ اور خیرات دیں، اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں، اور نماز میں اس بلا سے محفوظ رہنے کیلئے رو رو کر دعا کریں۔ پچھلی رات اٹھیں اور نماز میں دعائیں کریں۔ غرض ہر قسم کے نیک کام بجا لائیں اور ہر قسم کے ظلم سے بچیں اور اس خدا سے ڈریں کہ جو اپنے غضب سے ایک دم میں ہی دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے۔ میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ یہ تقدیر ایسی ہے کہ جو دعا اور صدقات اور خیرات اور اعمال صالحہ اور توبہ نصوح سے ٹل سکتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے میری ہمدردی نے تقاضا کیا کہ میں عام لوگوں کو اس سے اطلاع دوں.

اس اشتہار کے فقرہ نمبر اول میں مرزا نے حکومت کو دہوکہ دیا ہے، یعنی زبان وقلم سے اس کی تدبیر کی حمایت کی ہے جبکہ دل میں اس کے مخفی یہ تھا کہ یہ تدبیر محض لغو وفضول ہے جس کا اظہار اس نے دلی زبان سے ۱۹۰۲ میں بضمن رسالہ کشتی نوح اور کھلے طور پر ۱۹۰۳ء میں بضمن رسالہ مواہب الرحمٰن کیا جن کی اصل عبارت اپنے نمبر ۶ و ۷ پر منقول ہوگی۔

اس کے خلیفہ دوم محمد احسن امروہی نے رسالہ صیانۃ الناس کے صفحہ ۷ سطر ۳ و ۶ میں گورنمنٹ کو خوب شرمایا اور یہ الزام دیا ہے کہ اگر طاعون کا کوئی علاج مفید ہے تو وہی ایک ٹیکہ آسمانی (مذکورہ کشتی نوح ودافع البلاوغیرہ) جو اس ملہم نے تمام دنیا کے روبرو کیا ہے۔ پس اگر یہ ملہم اگر مفتری تھا تو اس قدر کامیابی اس کو کیوں حاصل ہوئی، اور اس کے مقابل تمام دنیا کو گورنمنٹ عالیہ تک ٹیکہ وغیرہ میں ناکامی کیوں ہوئی۔

خلیفہ دوم مرزا (یعنی محمد احسن) کا حکومت کے مقابلہ میں مرزا کی کامیابی پر فخر کرنا اور حکومت کو یہ الزام دینا کہ اگر وہ مرزا کو دعوی مسیح موعود میں مفتری سمجھتی ہے تو مرزا کے مقابلہ میں حکومت کو کامیابی ہونے کا جواب کیوں نہیں دیتی۔ یہ حکومت کی اس پالیسی کا نتیجہ ہے جو مرزا کی سال ہا سال کی منہ زوریوں اور گورنمنٹ و مسلمان رعایا کے مسلم ومقدس پیشوا حضرت مسیح کے حق میں سخت بدزبانیوں اور دشنام دہیوں پر وہ کررہی ہے۔

اور اس اشتہار کے فقرہ نمبر ۲ میں جو مرزا نے ایک خواب گھڑ کر بیان کیا ہے وہ بھی درست نہیں۔ طاعون پھیلنے کا وقت (آئندہ جاڑہ یا اس کے بعد جاڑہ) مشتبہ رکھا ہے اور اس خواب کے افتراء ہونے پر پہلی دلیل یہی اشتباہ رکھنا ہے جو رفتار طاعون کو دیکھ کر اور وقت کی گنجائش رکھ کر اختیار کیا گیا ہے۔ خدا تعالی کی یہ شان و عادت نہیں کہ جس بلاء سے لوگوں کو بچانا، اور ان کے توبہ واستغفار کو اس بچاؤ کا ذریعہ بنانا ہو، تو اس کی میعاد کو تو بتادے، مگر اس میں اشتباہ باقی رکھے۔

اس کے افتراء ہونے دوسری دلیل یہ ہے کہ عموماً پنجاب میں طاعون کا پھیلنا، نہ اس الہام کے متصل جاڑہ میں ہوا، نہ اس کے بعد کے جاڑہ میں، بلکہ وہ دونوں جاڑوں کے بعد چوتھے سال ۱۹۰۱ء میں ہوا۔ چنانچہ مرزا کا اشتہار نمبر ۳ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء شاہد ہے۔ اس میں وہ خود لکھتا ہے: ۲۶ فروری ۱۸۹۸ کو میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعون کے بارہ میں پیش گوئی کی تھی (اصل اشتہار پر تاریخ ۶ فروری ۱۸۹۸ء ثبت ہے یہاں ۲۶ فروری کا حوالہ دیا گیا) وہ بلاء جو نزدیک آگئی ہے خدا اس کو دور کرے یہی وقت توبہ واستغفار کا ہے، جب بلا نازل ہوگئی تو پھر توبہ سے بھی فائدہ کم پہنچتا ہے۔اب اس سیلاب پر سچی توبہ سے بند لگاؤ۔

مرزا قادیانی کے (ذیل کے) فقرات ثلاثہ:۱۔وہ بلا نزدیک آگئی ہے۔۲۔اس سخت سیلاب پر سچی توبہ سے بند لگاؤ۔۳۔جب وہ نازل ہوگئی تو توبہ سے بھی کم فائدہ ہوگا۔

سے صاف ثابت ہے کہ وہ بلا اس وقت تک پنجاب کے مختلف مقامات میں جیسا کہ اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء کا مفہوم ہے، نازل نہ ہوئی تھی۔تب ہی مرزا نے یہ اشتہار جاری کیا اور اس میں کہا تھا کہ لوگو توبہ و استغفار کرو تا کہ وہ سیلاب رک جائے اور وہ نازل نہ ہو۔

اس اعتراف اشتہار مرزا کے علاوہ سرکاری رپورٹیں اور ملکی اخبار بھی گواہ ہیں کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے طاعون تمام ملک پنجاب میں نہ پھیلی تھی،صرف بعض اضلاع میں پہنچی تھی۔

تیسری دلیل اس کے افترا ہونے کی اس میں موجود عربی فقرہ: انه آوی القریة ہے جس کا مطلب دربطن قائل رکھ کر صاف کہا گیا ہے کہ:اس کے معنے میرے پر نہیں کھلے۔

یہ ایسا ہے جیسے ایک مسخرے یا فریبی شاعر نے ایک شعر کہا تھا اور اس کے معنی کی نسبت وہ بولا تھا کہ ابھی میں نے اس میں معنی نہیں ڈالے۔جس سے اس کا مقصود یہ تھا کہ جیسا موقعہ پاؤنگا ویسے معنی بنا کر بتادوں گا۔مرزا کا مقصود بھی یہی ہے کہ اس طاعون کے حملے سے موضع قادیان بچ گیا (جیسا کہ صدہا گاؤں اس وقت تک بچے ہوئے ہیں اور آئندہ بھی بچے رہیں گے) تو اس وقت کہدونگا کہ اس فقرہ سے قادیان کا بچے رہنا مراد ہے۔

مرزا کے اکثر الہامات شیطانیہ مندرجہ براہین احمدیہ وغیرہ ایسے ہی ہوتے ہیں کہ ان کے معنی دربطن شاعر رہتے ہیں۔اور جب کوئی موقعہ پیش آتا ہے تو اس موقعہ کے مطابق وہ نئے معنے گھڑ کر بتائے جاتے ہیں۔ بیس بائیس برس کے الہامات براہین کے معنے اب اس نے ایسے بتائے ہیں جو اس سے پیشتر نہ مرزا نے خود سمجھے تھے نہ اس کے ملہم (معلم الملکوت) کے خیال میں آئے تھے۔خدا تعالی ملہم الصادقین کی شان وعادت نہیں کہ جو الہام عام لوگوں کی ہدایت وفہمائش کیلئے کسی ملہم صادق کے دل پر کرے،اس کے معنی کسی ٹوکرے یا ڈربے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بند کر کے رکھ چھوڑے۔ اور جب اس کے مطابق وموافق کوئی موقعہ ہاتھ آئے تب اس معنی کا اظہار کرے۔ یہ شیوہ مرزا کے معلم الملکوت کا ہے جس کے مطابق مرزا کو اس فقرہ عربی کا القاء والہام ہوا۔ اور وہ پانچ سال ۱۸۹۸ء سے مناسب موقعہ کا متلاشی ومنتظر رہا۔ جب ۱۹۰۲ء میں طاعون قادیان کے آس پاس آ پہنچا تو مرزا نے اپنے خیال میں اس فقرہ میں یہ معنی ڈالنے کا موقعہ مناسب پالیا اور اپنی تحریر نمبری ۵ رسالہ دافع البلاء میں یہ دعوی مشتہر کر دیا کہ اس فقرہ سے قادیان کا بچایا جانا مراد ہے۔ پھر اس باب میں جو کچھ اس کو شیطان کی طرف سے القاء ہوا اس کو اس نے اس رسالہ کے صفحہ ۵ و ۶ میں بالفاظ ذیل ادا کیا: وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا، تا تم سمجھو کہ قادیان اس لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں رہتا ہے۔ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے، بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا، وہ بھی اچھا ہو گیا۔ اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت نہ ہوگا کہ جو باتیں آج سے چار برس پہلے کہی گئی تھیں وہ پوری ہو گئیں۔

اور صفحہ ۱۰ میں لکھا: بہر حال جب تک طاعون دنیا میں رہے، گو ستر برس رہے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔

چوتھی دلیل اس کے افتراء ہونے کی یہ ہے کہ اس فقرہ عربی کے جو معنی موقعہ دیکھ کر اس میں ڈالے گئے ہیں (یعنی بچانا اور محفوظ رکھنا)، یہ معنی اس فقرہ کے بشہادت قرآن وعام اہل زبان عرب سے بن نہیں سکتے۔

آوی اور اس کے مشتقات قرآن مجید میں دو باب، ایک مجرد (ضرب یضرب) اور دوسرے، مزید (باب افعال سے) مستعمل ہوئے ہیں۔

مجردان آیات میں ہیں جس میں اس لفظ کے معنی جگہ لینے کے ہیں:

سآوی الی جبل یعصمنی من الماء (ہود۔ع ۴) یعنی حضرت نوح کے بیٹے نے (بجواب اس ارشاد باپ کے کہ تو کشتی میں سوار ہو جا) کہا تھا کہ میں پہاڑ کی طرف جگہ لوں گا جو مجھے پانی سے بچائے گا۔

او آوی الی رکن شدید (ہود۔ع ۷) یعنی حضرت لوط نے کہا کاش میں مضبوط رکن کی (قوم) کی طرف جگہ لیتا یعنی مجھے قوم پناہ دیتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذ اوی الفتیة الی الکھف (کھف۔ع ۱) یعنی جب کہ نوجوانوں نے غار کیطرف جگہ لی۔

فاووا الی الکھف (کہف ع۲) یعنی انہوں نے کہا غار کی طرف جگہ پکڑو۔

اب اگر اس فقرہ عربی میں آوی کو باب ضـــــرب مجرد سے قرار دیا جائے تو قریہ کو اس کا مفعول بلاواسطہ الـی تسلیم کیا جائے، جیسا کہ مرزا نے اپنے اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں دوجگہ متن اور حاشیہ میں اور رسالہ دافع البلا میں بصفحہ ۵ سطر ۱۴ میں ضبط کیا ہے اور آوی کے الف پر اور قـــــریة کی ت پر پڑی زبر کی حرکت دی ہے، تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ خدا نے (یا اس شخص نے جس کو مرزا اس کلام کا قائل اور آوی کا فاعل بتاوے، خود نبی یا اپنے ملہم معلم الملکوت کو بتاوے) اس قریہ میں جگہ لی اور پناہ پکڑی، اس صورت میں وہ قریہ جگہ لینے والے کو بچانے والا ہوا، نہ اس قریہ کو اور کوئی (خدا یا مرزا کا ملہم) بچانے والہ ہوا، جیسا کہ مرزا نے بیان کیا ہے۔ اور قرآن مجید میں آوی مزید ان آیات میں استعمال ہوا ہے جس میں اس لفظ کے معنی جگہ دینے کے ہیں

آوی الیه اخاہ۔ (یوسف۔ع۶) حضرت یوسف نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی

آوی الیه ابو یه۔ (یوسف۔ع۱۱) یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی

و آوینا ھما الی ربوۃ (مومنون۔ع۳) ہم نے ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اونچے مکان میں جگہ دی

تووی الیك من تشاء (احزاب) اے رسول اپنی جس عورت کو چاہو اپنے پاس جگہ دو

و فصیلته التی تؤیه۔ (معارج۔۱۳) اس کا قبیلہ جو اس کو جگہ دیتا تھا

الم یجدك یتیماً فآوی (الضحی) کیا اس نے تم کو یتیم نہ پایا تھا، پھر جگہ دی

اور اگر اس فقرہ عربی میں آوی کو باب افعال سے قرار دیا جائے اور مرزا اپنی ضبط حرکات ان الفاظ کو اپنی غلطی مان لے تو اس فقرہ کے معنی یہ ہوں گے کہ مرزا کے ملہم نے قریہ کو جگہ دی اور چونکہ قریہ خود ایک جگہ ہے لہذا اس کو جگہ دینے کے کوئی معنے نہیں۔ پھر جگہ دینے سے بچانے (یعنی محفوظ رکھنے) کے معنے مراد بتانا بـنـاء علی الفاسد ہے۔ اور اگر یہاں کوئی حذف و تقدیر ہے تو پھر اس فقرہ کا مطلب ہنوز مطلب در بطن شاعر کا مصداق بنتا ہے۔ اس حذف و تقدیر پر کوئی قرینہ نہیں ہے اور نہ کوئی محاورہ قرآن یا عرب عرباء ایسا پایا جاتا ہے جس سے آوی القریه کا مطلب قریہ کو بچانا سمجھ میں آسکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں دلیل۔ دلائل اربعہ مذکورہ سے بڑھ کر اس خواب والہام کے جعلی اور دروغ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ خاص قادیان میں طاعون واقع ہو گیا۔

قادیان میں طاعون واقع ہونے پر تین دلیلیں خارجی ہیں اور ایک داخلی جس سے مرزا کو انکار کرنے کی ذرہ بھر گنجائش نہیں۔ خارجی دلیلیں یہ ہیں۔

اول، سرکاری رپورٹیں۔ دوم، ملکی اخباروں کی مشتہرہ خبریں۔ سوم، میر واجد علی سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان کی فہرست جوان کی کتاب صحیفۃ الولاء النظر الی دافع البلاء میں شائع ہوئی ہے۔ اور اس میں ۳۴۔ اشخاص کے نام درج ہیں جو قادیان میں طاعون سے ہلاک ہوئے۔ (یہ چٹھی متفرقات میں نقل کی جارہی ہے۔ بہاء)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ ان دلائل کے جواب میں بعض ہٹ دھرم حامیان مرزا کہتے ہیں کہ یہ سب رپورٹیں واخبار وفہرستیں غلط ہیں۔ جو لوگ قادیان میں مرے وہ طاعون سے نہیں مرے، ہیضہ یا بخار سے مرے ہیں۔ ہم ان ہٹ دھرموں سے بحث میں اپنے اوقات کو خراب کرنا نہیں چاہتے اور ان کے مقابلے میں چوتھی دلیل داخلی پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ

(۴) خود مرزا صاحب نے مان لیا ہے کہ قادیان میں طاعون آیا اور آئندہ بھی آتا رہے گا مگر اس طاعون کا مخالف پیشگوئی اشتہار ۶۔ فروری ۱۸۹۸ء ہونا ان چار عذروں سے اٹھایا گیا ہے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور اگر قادیان میں مطلق طاعون نہ آتا اور آئندہ بھی اس کا کھٹکا نہ ہوتا تو مرزا بڑی ثابت قدمی سے کلی انکار کرتا اور سرکاری رپورٹوں اخباروں مشتہرہ فہرستوں کا مقابلہ صحیح سرکاری رپورٹوں اور صحیح شہادتوں اور محضرناموں سے کرتا اور اخبار نویسوں کو ان کی غلط بیانی پر نوٹس دیتا (جیسا کہ ایک خبر متعلقہ خاص اپنی چار دیواری کے غلط چھپنے پر پیسہ اخبار کو نوٹس دیا تھا اور جب اس کا خلاف اس میں مشتہر ہوا تب پیسہ اخبار کو چھوڑا) اور مدعی پر فوجداری میں استغاثہ کرتا (جیسا کہ بعض اخبار نویسوں پر ادنی ادنی معاملات میں مریدوں کی آڑ میں اس کے بعض استغاثہ جاری ہیں۔ استغاثہ اور نالشوں میں تو اس کا کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ بلکہ جو خرچ ہوتا ہے اس سے زیادہ چندہ آجاتا ہے اور مقدمہ کرنا اس کی آمدنی کا ایک خاص ذریعہ بن جاتا ہے)۔ اس کا دعوی وقوع طاعون کے جواب میں کسی کو نوٹس نہ دینا، اور بالمقابلہ صحیح رپورٹیں اخبار میں شائع نہ کرنا، اور بجائے اس کے چار عذرات مذکورہ کو پیش کرنا، قطعی دلیل ہے کہ قادیان میں ضرور طاعون آیا۔ پھر ان لوگوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں وقوع طاعون سے انکار کرنا بے شرمی نہیں تو کیا ہے؟ (قادیان میں طاعون کے متعلق سے چند تحریں متفرقات میں کی جارہی ہیں۔ بہاء)

ان دلائل سے ثابت ہے کہ مرزا کا وہ خواب والہام محض کذب ہے۔ مرزا نے اپنے خیال میں تو اچھی بات بنائی تھی مگر خدا نے جھوٹی کر دی۔

اور اس اشتہار کے فقرہ نمبر ۳ میں جو کچھ مرزا نے کہا ہے، سچ ہے، مگر وہ کلمة حق ارید بها الباطل کا مصداق ہے۔ بے شک لوگ گناہوں میں مبتلا ہیں اور گناہ بھی سزا ابلاء طاعون کا ایک سبب وموجب ہے مگر مرزا نے جو گناہ مخلوقات کے اس فقرہ میں شمار کئے ہیں وہ دل سے ان گناہوں کو سبب و جالب طاعون نہیں جانتا، اور منہ سے جو کہتا ہے اس پر اعتقاد نہیں رکھتا، بلکہ وہ طاعون کا موجب وسبب خاص کر اس گناہ کو جانتا ہے کہ تمام دنیا کے مختلف مذاہب کے اشخاص اس کو مسیح موعود ومہدی مسعود وامام برحق نہیں مانتے۔ چنانچہ تحریر چہارم وپنجم وششم وہفتم میں اس نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ اس اشتہار ۶۔ فروری ۱۸۹۸ء میں اور اس سے مابعد کے دوتین اشتہاروں میں اسلئے اس نے کھول کر یہ سبب بیان نہیں کیا کہ یکا یک اس سبب کو بیان کرنے سے لوگ اس کو پاگل کہیں گے اور کوئی بھی اس کے دام میں نہ آئے گا۔ مگر جب اس نے ان دوتین اشتہاروں میں عام گناہوں کا سبب طاعون ہونا بیان کر کے بعض لوگوں کو ڈرالیا اور اپنی صداقت کا سکہ ان کے دلوں میں بزعم خود جمالیا، تو پھر نفاق کا نقاب اٹھا کر اصلی خیال دلی کا اظہار کیا، اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ طاعون اس گناہ کی سزا ہے کہ لوگ مجھے مسیح موعود نہیں مانتے۔ مگر شرم وحیا وخوف خدا کو پیش نظر رکھ کر یہ نہ سوچا کہ اگر طاعون کی وجہ یہ ہے تو پھر وہ لوگ کیوں شکار طاعون ہوئے جو مجھ (مرزا) پر ایمان لا چکے تھے اور ان کے نام اخباروں اور میر واجد علی کی فہرست میں مشتہر ہو چکے ہیں اور خود مجھ (مرزا) کو ان کی موت کا علم وتسلیم ہے، تب ہی میں ان کی طرف سے عذرات اربعہ مذکورہ (بالا) صفحہ ۲۰ پیش کرتا ہوں۔ واضح رہے کہ وہ عذرات اس کے عذر بدتر از گناہ کا مصداق ہیں، اس کا ثبوت عنقریب دیا جائے گا۔

اس اشتہار کا فقرہ نمبر ۴ بھی حق ہے مگر وہ بھی کلمة حق ارید بها الباطل کا مصداق ہے۔ بظاہر تو اس میں توبہ واستغفار کو رافع ودافع طاعون کہا ہے مگر مرزا کے دل میں یہ ہے کہ مسلمانوں کی کوئی توبہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغفار کام نہ آئے گا جب تک وہ اسے مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام برحق تسلیم نہ کرلیں گے۔

منشی شمس الدین سکرٹری حمایت اسلام لاہور (جو فرقہ اہل سنت والجماعت کی اہلحدیث کمیونٹی کے ایک ممبر ہیں، اور اس خاکسار کے پرانے مجلسی و صحبتی ہیں، اور ہمارے حلقہ درس قرآن وحدیث کے سامع وقاری رہے ہیں) نے اس مضمون کا ایک اشتہار جاری کیا تھا کہ مسلمان ایک خاص وقت میں اپنے اپنے شہروں میں جمع ہوں اور سب مل کر نماز پڑھ کر عاجزی کے ساتھ توبہ واستغفار کے بعد اللہ سے دعا مانگیں۔ اللہ سے امید ہے کہ وہ بشہادت آیت امّن یّجیب المضطرّ اذا دعاہ و یکشف السّوء ان کی دعا قبول کرے گا اور اس بلاء کو رفع کردیگا۔

منشی شمس الدین کی اس تجویز پر مرزا قادیانی نے بڑی شدومد سے لے دے کی اور ان مسلمانوں کی جو اسے مسیح نہیں مانتے، کی دعا واستغفار نا قابل قبول اور مصداق آیت و ما دعاء الکافرین الّا فی ضلال (کافروں کی دعا یوں ہی جاتی ہے) ٹھہرائی۔ اور پھر یہ لن ترانی ہانکی کہ یہ طاعون ملک سے تب ہی دور ہوگا جب اسے مسیح موعود مانا جائے گا۔ چنانچہ صفحہ۴ رسالہ دافع البلاء میں طاعون کے باب میں ڈاکٹری اور سرکاری تدبیر (ٹیکا) کا کچھ فائدہ اور کچھ نقصان بیان کیا ہے، پھر کہا ہے کہ

مسلمان لوگ جیسا کہ میاں شمس الدین سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے اشتہار سے سمجھا جاتا ہے (جس کو انہوں نے اپریل ۱۹۰۲ء میں شائع کیا ہے) اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تمام فرقے ... مسلمانوں کے، میدانوں میں جاکر اپنے اپنے طریق مذہب میں دعائیں کریں اور ایک ہی تاریخ میں اکھٹے ہوکر نماز پڑھیں تو اس سے طاعون دور ہوجائے گی۔ (پھر اس تجویز پر پھبتیاں سنائی اور ہنسیاں اڑائی ہیں۔ پھر سنی مسلمانوں کے بعد شیعوں کی خبر لی ہے پھر مسلمانوں کے بعد عیسائیوں ہندووں آریوں پر صفحہ ۷ میں لے دے کی ہے اور پھر بصفحہ ۱۱ کہا ہے) بالآخر میاں شمس الدین کو یاد رہے کہ آپ نے جو اشتہار میں آیت امّن یجیب المضطرّ لکھی ہے اور اس سے قبولیت دعا کی امید کی ہے، یہ امید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الٰہی میں لفظ مضطرّ سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلاء کے طور پر ضرر یافتہ ہوں، نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختۂ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں۔ ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت قبول کی جاتیں۔ مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کردیا اور اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے مناسب حال کون سی آیت ہے؟ تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے کہ و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال ۔

اس لے دے کے بعد مرزا نے لن ترانی ہانکی اور صفحہ ۱۲ رسالہ میں کہا ہے کہ: چونکہ احتمال ہے کہ بعض غبی الطبع اس اشتہار کا اصل منشا سمجھنے میں غلطی کھائیں اس لئے ہم مکرراً اپنے فرض دعوت کا اظہار کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں (اس لفظ کی طرف ناظرین توجہ کریں اور انصاف سے کہیں کہ اس سے تیسرے فقرہ اشتہار ۶۔ فروری ۱۸۹۸ء مرزا کی تکذیب ہوتی ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے یا نہیں کہ اس فقرہ میں مرزا نے جو سبب طاعون تمام گناہوں کو قرار دیا ہے وہ دل سے نہیں کہا اور ہمارا ریمارک اس فقرہ پر حق ہے جس پر مرزا کے الفاظ ناطق ہیں۔ محمد حسین) بلکہ ایک ہی سبب ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود کو ماننے سے انکار کیا جو تمام نبیوں کی پیش گوئی کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا (یہ بھی محض جھوٹ ہے، یہ پیشگوئی کسی نبی نے نہیں کی۔ جن مقامات کا مرزا نے کشتی نوح کے صفحہ ۵ کے حاشیہ میں حوالہ دیا ہے ان میں یہ پیشگوئی نہیں ہے۔ اس کا ذکر مفصل عبارت کشتی نوح کے ذیل میں ہوگا۔ محمد حسین) اور لوگوں نے نہ صرف انکار، بلکہ خدا کے مسیح کو گالیاں دیں، کافر کہا اور قتل کرنا چاہا، اور جو کچھ چاہا اسے کہا۔ اسلئے خدا کی غیرت نے چاہا کہ ان کی شوخی اور بے ادبی پر تنبیہ نازل کرے اور خدا نے پاک نوشتوں میں خبر دی تھی کہ لوگوں کے انکار کی وجہ سے، ان دنوں میں جب مسیح ظاہر ہوگا، ملک میں سخت طاعون پڑے گی۔ سو اے عزیزو! اس کا بجز اس کے کوئی بھی علاج نہیں کہ اس مسیح کو سچے دل اور اخلاص سے قبول کر لیا جائے۔ یہ تو یقینی علاج ہے اور اس سے کمتر درجہ کا یہ علاج ہے کہ اس کے انکار سے منہ بند کر لیا جائے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت قریب آتا ہے کہ لوگ کہتے ہوئے کہ یا مسیح الحق عدوانا میری طرف دوڑیں گے یہ جو میں نے ذکر کیا ہے یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو خلقت کیلئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے ہماری اس مہلک بیماری سے شفاعت کرو (ناظرین! یہ کلام خدا نہیں، کلام شیطان ہے اور جو معنے اس کے مرزا نے بتائے ہیں یہ عربی زبان و محاورہ کے معنے نہیں۔ یہ مرزا یا اس کے ملہم معلم الملکوت کے خانہ ساز معنی ہیں۔ محمد حسین) تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اس مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں۔ اے عیسائیو! مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے، کیونکہ میں سچ کہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔

اس عبارت سے صاف ثابت ہے کہ مرزا نے جو فقرہ چہارم اشتہار میں کہا ہے وہ دل سے نہیں کہا، منافقانہ کہا ہے۔اوراس میں توبہ واستغفار سے اس کی مراد یہ ہے کہ اس کو مسیح مان لیا جائے۔اس کو مسیح موعود ماننے کے بغیر ہزار نیکی کوئی کرے، گناہوں سے بچے، تو بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اور نہ ہی طاعون رفع ہوگا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، مرزا صاحب کے اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء پر بحث کے بعد فرماتے ہیں کہ جب اصل اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء کے فقرہ فقرہ کا کذب ہونا ثابت ہوا تو اس کے فروعات پر بحث کرنے کی ضرورت نہ تھی مگر چونکہ ہمارا مقصود مغالطات مرزا کا اظہار ہے اور اس کے دیگر اشتہارات متعلقہ طاعون میں اشتہار اول سے بڑھ کر دروغ گوئیاں بھری ہوئی ہیں، لہذا ان پر بحث کرنے سے ہماری غرض (جس قدر اسکے کذب ظاہر ہوں اسی قدر ہدایت خلق اللہ متصور ہے) کی اور بھی تکمیل ہوتی ہے، لہذا ان پر بھی بحث کی جاتی ہے۔

مرزا قادیانی کی دوسری تحریر، اس کا ایک صفحہ کا اشتہار ہے جو ۲۲۔اپریل ۱۸۹۸ء کو: جلسہ طاعون ، کے عنوان سے شائع ہوا۔اس اشتہار میں نوٹس لینے کے لائق دو فقرے ہیں، جن پر ہم اپنی طرف سے نمبر لگا کر اس کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں۔

۱۔چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ایک جلسہ دربارہ ہدایات طاعون قادیان میں منعقد ہو اور اس جلسہ میں گورنمنٹ انگریزی کی ان ہدایتوں کے فوائد جو طاعون کے بارے میں اب تک شائع ہوئے ہیں، مع طبی اور شرعی ان فوائد کے، جو ان ہدایتوں کے مؤید ہیں، اپنی جماعت کو سمجھائی جائیں، اسلئے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ ہماری جماعت کے احباب حتی الوسع کوشش کریں کہ وہ اس جلسہ میں عیدالاضحیٰ کے دن شامل ہو سکیں۔

۲۔اصل امر یہ ہے کہ ہمارے نزدیک اس بات پر اطمینان نہیں ہے کہ ان ایام گرمی میں طاعون کا خاتمہ ہو جائے گا بلکہ جیسا کہ پہلے اشتہار میں شائع کیا گیا ہے دو جاڑوں تک سخت اندیشہ ہے۔لہذا یہ وقت ٹھیک وہ وقت ہے کہ ہماری جماعت بنی نوع کی سچی ہمدردی اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کی ہدایتوں کی دل و جان سے پیروی کر کے اپنی نیک ذاتی اور نیک عملی اور خیر اندیشی کا نمونہ دکھاوے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار سے مرزا قادیانی کا مقصود جھوٹ دھوکہ دیکر حکومت کو خوش کرنا اور اس جلسہ کے صلہ میں کوئی اعزازی خطاب پانا ہے، جس کی تمنا وہ صریح الفاظ سے کئی رسالوں میں کر چکا ہے، یا صرف خوشنودی مزاج کی کوئی چٹھی حاصل کرنا ہے۔ اس میں جو اس نے جھوٹ بول کر دھوکہ دیا ہے اس کا بیان اشتہار اول کے فقرہ اول کے متعلق ریمارک میں ہو چکا ہے کہ مرزا گورنمنٹ کی تدبیر سے دلی اتفاق نہیں رکھتا۔ وہ اس تدبیر سے دلی مخالفت رکھتا ہے، جس کا اظہار اس نے مواہب الرحمٰن میں کیا اور اس کے خلیفہ دوم محمد احسن امروہی نے صیانۃ الناس میں اس سے بڑھ کر اظہار مخالفت کیا ہے۔ یہاں اس اشتہار کے متعلق صرف یہ کہا جاتا ہے کہ جس غرض سے مرزا نے یہ اشتہار جاری کیا ہے اور اس کے مطابق جلسہ بھی منعقد کیا تھا وہ غرض اس کو حاصل نہ ہوئی۔ گورنمنٹ نے اس جلسہ کی وجہ سے مرزا کو کچھ نہ پوچھا۔ اس جلسہ کے متعلق کچھ لکھا تو شیخ رحمت اللہ سکرٹری یا کارکن جلسہ کے نام لکھا، اور مرزا کا ارمان دل کا دل ہی میں رہ گیا۔

اس اشتہار کے دوسرے فقرہ کے متعلق یہ کہنا ہے کہ اس میں طاعون کے خاتمہ کا دو جاڑوں تک انتظار کیا گیا۔ حالانکہ اشتہار سابق مشتہرہ ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں دو جاڑوں تک اس کی آمد کا انتظار کیا گیا تھا۔ یہ خلاف بیانی بھی اس پیش گوئی کے کذب پر روشن دلیل ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ ولو کان من عند غير الله لو جدوا فيه اختلافاً كثيراً ۔

مرزا قادیانی کی تیسری تحریر بھی اسکا ایک صفحہ کا اشتہار ہے جو ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء کو: طاعون، کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس اشتہار میں جو نوٹس ایبل فقرات میں سے دو ایک فقرے پہلے منقول ہو چکے ہیں اور ان کے متعلق ہمارے ریمارک بھی گذر چکے ہیں۔ یہاں چند مزید فقرات اپنی طرف سے نمبر لگا کر نقل کئے جاتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

۱۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شہر میں جس میں مثلاً دس لاکھ کی آبادی ہو، ایک بھی کامل راستباز ہوگا تب بھی یہ بلا اس شہر سے دفع کی جائے گی۔ پس اگر تم دیکھو کہ یہ بلا ایک شہر کو کھاتی جاتی ہے اور تباہ کرتی جاتی ہے، تو یقیناً سمجھو کہ اس شہر میں ایک بھی راستباز نہیں۔ معمولی درجہ کی طاعون یا کسی اور وبا کا آنا ایک معمولی بات ہے لیکن جب یہ بلا ایک کھا جانے والی آگ کی طرح کسی شہر میں اپنا منہ کھولے تو یقین کرو کہ وہ شہر کامل راستباز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وجود سے خالی ہے۔

۲۔ دنیا ارضی اسباب کی طرف متوجہ ہے مگر جڑ اس مرض کی گناہ کا زہر ہے اور تریاقی وجود کی ہمسائیگی فائدہ بخش ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے رسول کو قرآن شریف میں فرماتا ہے ما کان اللہ لیعذّ بھم و انت فیھم یعنی خدا ایسا نہیں ہے کہ وباء وغیرہ سے ان لوگوں کو ہلاک کرے جن کے شہر میں تو رہتا ہو۔ پس چونکہ نبی علیہ السلام کامل راست باز تھا اس لئے لاکھوں کی جان کا وہ شفیع ہو گیا۔

یہی وجہ ہے کہ مکہ، جب تک آنحضرت ﷺ اس میں تشریف رکھتے تھے، امن کی جگہ رہا اور پھر جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کا اس وقت نام یثرب تھا جس کے معنی ہیں ہلاک کرنے والا، یعنی اس میں ہمیشہ سخت وبا پڑا کرتی تھی۔ آپ نے داخل ہوتے ہی فرمایا کہ اب اس کے بعد اس شہر کا نام یثرب نہ ہوگا، بلکہ مدینہ ہوگا، یعنی تمدن اور آبادی کی جگہ، اور فرمایا کہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ مدینہ کی وبا اس میں سے ہمیشہ کیلئے نکال دی گئی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب تک مکہ اور مدینہ ہمیشہ طاعون سے پاک رہے۔

۳۔ میں اس خدائے کریم کا شکر کرتا ہوں کہ اسی آیت کے مطابق اس نے مجھے بھی الہام کیا اور وہ یہ ہے الامراض تشاع و النفوس تضاع انّ اللہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم ۔ انہ آوی القریۃ ۔ یہ الہام ۲۶ فروی ۱۸۹۸ء میں شائع ہو چکا ہے (اصل الہام ۶ فروری ۱۸۹۸ء کا ہے۔ محمد حسین) اور یہ طاعون کے بارے میں ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ موتوں کے دن آنیوالے ہیں مگر نیکی اور توبہ کرنے سے ٹل سکتے ہیں، اور خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لیا ہے اور متفرق کئے جانے سے محفوظ رکھا ہے، یعنی بشرط توبہ۔

۴۔ اور براہین احمدیہ میں یہ الہام بھی درج ہے کہ ما کا ن اللہ لیعذ بھم و انت فیھم یہ خدا تعالی کی طرف سے برکتیں ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب، اور یاد رہے کہ یہ ہماری تحریر محض نیک نیتی اور سچی ہمدردی کی راہ سے ہے۔ وما علی الرسو ل الّا البلا غ و السلام علی من اتّبع الھدی ۔

ان چار فقروں میں سے پہلے فقرہ میں مرزا نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے:

دس لاکھ اشخاص کے مسکن شہر میں ایک بھی راست باز ہوگا تو وہ شہر اس بلا سے بچا رہے گا، وہ شہر نہ بچا تو معلوم ہوگا کہ اس میں ایک بھی راست باز نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قاعدہ سے مرزا نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ راست باز نہیں، اس کا تمام سلسلہ دروغ کا سلسلہ ہے، کیونکہ قادیان میں دس لاکھ کی جگہ دس ہزار اشخاص بھی نہیں، بایں ہمہ وہاں طاعون آیا۔ جس کو مرزا نے چار عذرات پیش کرنے سے مان لیا۔ تو اس سے بحکم قاعدہ مذکور صاف ثابت ہوا کہ وہ راست باز نہیں ۔ اس اعتراض سے بچنے کیلئے جو مرزا نے اس فقرہ میں یہ ڈھکوسلہ گھڑ لیا کہ:

معمولی درجہ کی طاعون یا کسی وبا کا آنا معمولی بات ہے۔ لیکن جب ایک بلا کھا جانے والی آگ کی طرح کسی شہر میں منہ کھولے تو یقین کرو کہ وہ شہر کامل راستباز کے وجود سے خالی ہے۔

یہ پرلے سرے کی ہٹ دھرمی ہے۔ یہ بات اصل الہام مندرجہ اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء کے چوتھے سال بنائی گئی جب کہ مرزائی پارٹی میں یہ بلا نازل ہوگئی اور یہ بات اخباروں میں مشتہر ہوگئی۔ اور اگر یہ بات پہلے سے ملہم کی مراد تھی تو پہلے وقت الہام آوی القریۃ کہنے کے ساتھ ہی کیوں نہ کھول کر کہدی۔ چار برس کے بعد اس کو پیش کرنا اس مثل مشہور کا مصداق ہے: مشتے کہ بعد از جنگ یاد آئد برکلہ خود باید زد

مرزا قادیانی کو شرم وحیا سے کام لے کر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اس راست باز کی مثال میں اس نے فقرہ آئندہ میں آنخضرت ﷺ اور آپ کے مسکن پاک مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کو پیش کیا ہے۔ پھر کیا آنخضرت ﷺ کے مکہ معظّمہ میں رہنے کے وقت تک معمولی درجہ کا طاعون مکہ معظّمہ میں آیا؟ یا آنخضرت ﷺ کے تمام زمانہ حیات طیبہ میں کبھی مدینہ طیبہ میں معمولی طاعون نے قدم رکھا؟ اور چونکہ فقرہ آئندہ میں مرزا نے اپنے آپ کو بھی آنخضرت ﷺ کی نظیر بنایا (اور اس آیت قرآن کا جو آنخضرت ﷺ کے موجب امن ہونے کی بابت آپ ﷺ کے حق میں نازل ہوئی تھی اپنے آپ کو موردنزول ٹھہرایا ہے) تو پھر چاہیے تھا کہ جب تک اس کا وجود بے جود قادیان میں رہتا ،تب تک اس گاؤں میں معمولی درجہ کا طاعون بھی قدم نہ رکھتا۔

اس بات کو سوچ کر یا سن کر اس کو شرم نہ آوے، تو اس بات کو سوچ کر کچھ تو شرماوے کہ جن مقامات میں اس کے مخالف رہتے ہیں، یا وہ ان مقامات کو اچھا اور متبرک سمجھتے ہیں اور ان مقاموں کے طاعون سے محفوظ رہنے کی دعا کیلئے مرزا ان لوگوں کو چیلنج کرتا ہے، اور یہ کہتا ہے کہ اگر میرے مخالف سچے ہیں اور میں ان کے نزدیک جھوٹا ہوں، تو وہ ان مقامات کے بچ جانے کیلئے دعا کریں۔ اور پھر وہ قسم کھا کر اس مضمون کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار شائع کریں کہ وہ مقامات طاعون سے بچ جائیں گے ورنہ وہ اپنے کاذب و مفتری ہونے پر مہر لگا دیں گے۔ کیا ان مقامات میں اس وقت تک بلحاظ مردم شماری قادیان سے بڑھ کر طاعون نے اثر کیا اور کھا جانے والی آگ کی طرح ان کو کھا لیا؟ نہیں تو پھر قادیان کو (جو بقول مرزا، اس کے رسول کا تخت گاہ ہے) ان مقامات پر کیا فوقیت رہی؟ اور آئندہ بھی اگر خدا نے ان مقامات میں کھا جانے والہ آگ کی طرح طاعون نہ بھیجا تو پھر بھی قادیان کی دم میں کون سے سرخاب کا پر لگ گیا اور اس کا مسکن وتخت گاہ رسول ابوالفضول ہونا کس کام آیا۔

(اس مقام پر حاشیہ میں شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ مرزا نے رسالہ دافع البلاء میں چند شہروں کے رہنے والوں یا ان کو متبرک جاننے والوں کو جن کے نام ذیل کے نقشہ میں درج ہیں اس مضمون کا چیلنج کیا ہے کہ قادیان کو میں نے شفاعت کر کے طاعون سے بچا لیا ہے تم لوگ مجھے جھوٹا اور اپنے آپ کو سچا جانتے ہو تو تم بھی ان مقامات کو شفاعت کر کے طاعون سے بچا لو اور قسمیہ اشتہار کے ذریعہ یہ بات مشتہر کرو کہ فلاں فلاں مقامات طاعون سے بچ جائیں گے۔ تم ایسا نہ کرو گے تو اپنے جھوٹے ہونے پر مہر لگا دو گے۔

میرے علم وخیال میں اس احمقانہ چیلنج کا اس کو کسی شخص نے جواب نہیں دیا اور نہ ہی آئندہ امید ہے کہ کوئی صاحب مذہب و عقل وشرم ایسے بے ہودہ اور بے شرمی کے بھرے ہوئے چیلنج کو قبول کرے گا۔ جن لوگوں کو اس نے اس چیلنج میں مخاطب کیا ہے وہ سب کے سب کسی نہ کسی مذہب کے پابند و معتقد ہیں اور وہ اپنے اپنے مذہب کی ہدایت سے خدا تعالیٰ پر تحکم نہیں کرتے اور کوئی حکم لگانے کی جرأت نہیں کرتے۔ اور دنیا میں شرم وآبرو رکھتے ہیں، لہذا ایسی بات منہ سے نہیں کہہ سکتے جس کا وقوع ان کے اختیار میں نہ ہو۔ مرزا چونکہ کسی مذہب کا معتقد نہیں اور اس کا اسلام کا دعویٰ صرف احمق مسلمانوں سے مال مارنے کیلئے اور روٹیاں کھانے کیلئے ہے، اور شرم وحیا دنیا کا نہ ہونا تو اس کے مذہب جدید کا، جو اس نے نکالا ہے، ایک جزیا لازمی امر ہے۔ لہذا ایسا دعویٰ اسی کے منہ سے بار بار نکلتا اور سجتا ہے وہ اس چیلنج کے وقت یہ سمجھتا ہے کہ آخرت اور آخرت کے حساب اور جھوٹ وغیرہ گناہوں پر عذاب کی تو کوئی حقیقت ہی نہیں۔ رہا نتیجہ دنیا، سو اگر میرا دعویٰ سچا نکلا اور قادیان میں بحسب اتفاق طاعون نہ آیا، جیسا کہ بہت سے مقامات میں اس وقت تک نہیں آیا، تو میرے وارے نیارے ہیں۔ اور اگر وہاں طاعون آ گیا اور میں خود شکار طاعون ہو گیا تو میرے مردہ کو کس نے کچھ کہنا ہے۔ کوئی ایسا کرے تو مجھے کیا، اور اگر میں بچ گیا اور میرے خاص کنبہ میں اور اخص خلفاء میں سے طاعون آ گیا تو پھر تاویل کا دروازہ میرے لئے کھلا ہے۔

اس کا خیال ہے کہ عبداللہ آتھم کے نہ مرنے کے وقت میں اپنے گروہ میں جھوٹا نہ ہوا، اور میں نے اپنی جماعت کو پھسلنے نہ دیا، سنبھال لیا، تو طاعون کے آنے پر ایسے سادہ لوحوں کو سنبھال لینا کیا مشکل ہوگا میرے پیروان کا ہیولہ ایسا قابل ہے کہ اس پر جو صورت یا رنگ میں چڑھاؤں، بآسانی چڑھ سکتا ہے۔ اگر میرے کنبہ یا خاص کسی خلیفہ مثلاً خلیفہ اول مولوی حکیم نور دین یا خلیفہ دوم ملا محمد احسن امروہی یا خلیفہ سوم محمد علی خان کوٹلوی یا خلیفہ چہارم کریم بخش سیالکوٹی پر طاعون آیا تو میں پہلا عذر منجملہ عذرات اربعہ کر دونگا اور کہوں گا کہ وہ میری چار دیواری میں نہ تھے، جس وقت ان کو طاعون نے پکڑا اس وقت وہ کہیں سیر گلشن کرنے کو یا پائخانہ پھرنے کیلئے باہر گئے ہوئے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ طاعون نے ان کو دبوچ لیا۔اس تاویل کو اگر کسی نے غلط ثابت کیا اور شواہد سے ثبوت بہم پہنچا دیا کہ وہ لوگ عین چار دیواری کے اندر طعمہ طاعون ہوئے ہیں، تو پھر میں دوسرا عذر پیش کرونگا اور یہ کہہ دونگا کہ وہ لوگ بظاہر میرے مرید وخلیفہ تھے مگر درحقیقت وہ دل سے مرید نہ تھے اور در پردہ منافق تھے۔اس تاویل کو بھی کسی نے رد کر دیا اور ان لوگوں کے اخلاص پر میرے ان الہامات وبشارات کو جوان کے حق میں سنا چکا ہوں، پیش کیا یا بطور کرامت وخرق عادت کوئی مردہ ان میں سے بول اٹھا انا علی ملّة غلام احمد یعنی میں مرزا کے دین پر ہوں، تو پھر تیسرا عذر پیش کروں گا اور یہ کہہ دونگا کہ یہ لوگ تعداد میں میرے مخالفوں کی نسبت نادر اور کم ہیں و النادر کا لمعدوم اور اگر اس کو بھی کسی نے رد کیا اور سرکاری رپورٹوں کی رو سے میرے اموات طاعون زدہ کی جانب کثرت ثابت کر دی تو میں چوتھا عذر پیش کر دوں گا اور یہ کہوں گا کہ ان لوگوں پر طاعون وارد ہونے کی وجہ مخفی ہے اور وہ خدا ہی کو معلوم ہے۔

اور چونکہ یہ باتیں کسی اہل عقل سے جو کسی قدیمی مذہب کا بھی قائل ہو، سرزد ہونی ناممکن ہیں لہذا نہ کسی نے اس چیلنج کو قبول کیا نہ آئندہ کسی کے قبول کرنے کی امید ہے۔ہم ذیل میں ان مقامات کے نام، معہ ان اشخاص یا اقوام کے جن کے نام چیلنج کیا گیا ہے، درج کرتے ہیں: بنارس میں آریہ ہنود کو۔کلکتہ میں پادری وائیٹ بریخٹ ودیگر عیسائیان پنجاب وہندوستان۔دہلی میں شیخنا وشیخ الکل شمس العلماء سید محمد نذیر حسین مرحوم دہلوی اور خاکسار محمد حسین۔لاہور میں منشی شمس الدین انجمن حمایت اسلام ومنشی الہی بخش اکونٹنٹ مدعی الہام بمقابلہ مرزا۔بٹالہ میں عیسائیان بٹالہ وخاکسار۔امرتسر میں ہندوسناتن دھرم، ومولوی غزنوی، وامرتسری۔امروہہ میں مولوی احمد حسن۔ گولڑہ میں پیر مہر علی شاہ۔نارووال میں عیسائیان)۔

اس موضوع پر کچھ مولانا احمد حسن شوکت مدیر شحنہ ہند میرٹھ، کی چند تحریریں متفرقات میں نقل کی جارہی ہیں۔بہاء)

☆ دوسرے فقرہ میں جو مرزا نے قاعدہ بیان کیا ہے اسی قاعدہ کے حکم سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دعوی راست بازی اور الہام میں صادق نہیں ہے اور اس کا الہام ۶ فروری ۱۸۹۸ء محض ڈھکوسلہ ہے کیونکہ قادیان میں طاعون وارد ہو گیا اور مرزا نے اس کے جواب میں جو عذر کیا ہے اس کا جواب لاجواب دیا گیا ہے اور بخوبی ثابت کیا گیا ہے کہ وہ عذر اس کے پیش کردہ نظیر، وجود باجود حضرت رسالت اور آپ کے مسکن مکہ معظّمہ ومدینہ طیبہ کے حالات مسلمہ مرزا سے، جھوٹا ہو گیا اور عذر بدتر از گناہ ثابت ہوا۔

اس مقام میں اس قدر اور کہنا ضروری ہے کہ آیت وما كان الله ليعذّبهم و انت فيهم و ما كان الله معذّبهم و هم يستغفرون جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تھی، میں دو باتوں سے ایک بات پر عذاب ٹل جانے کی بشارت دی گئی، ایک آپ ﷺ کا وجود مکہ میں رہنا، دوسری ان لوگوں کا استغفار توبہ کرنا۔یہ نہیں کہ دونوں باتوں کے جمع ہونے (یعنی آنحضرت ﷺ کے مکہ میں رہنے اور ان لوگو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ں کے تائب ہو جانے) کی شرط سے عذاب ٹلنے کی بشارت دی ہو۔ اور واقعہ میں ایسا ہی ہوا۔ آنحضرت کے مکہ میں رہنے تک ان لوگوں نے توبہ نہ کی، اس لئے آنحضرت ﷺ نے مکہ سے ہجرت کی تھی۔ تب بھی صرف آنحضرت ﷺ کے وجود کی برکت سے مکہ سے عذاب ٹلا رہا۔

مرزا نے فقرہ سوم و چہارم میں اپنے خطاب میں اس آیت کے نزول کا دعوی کیا ہے اور اپنے وجود بے سود کے قادیان میں رہنے کے ساتھ توبہ کو بھی عذاب طاعون ٹل جانے کیلئے شرط ٹھہرا دیا ہے اور مثل مشہور: دروغ گو را حافظہ نباشد، کو اپنے اوپر سچا کر دکھایا ہے۔ اس کی مزید تفصیل فقرہ دوم و چہارم کے متعلق ریمارک میں ہوگی۔

☆ فقرہ سوم میں مرزا نے اپنے گاؤں (قادیان) کو تباہی سے بچانے کیلئے توبہ کو شرط ٹھہرایا اور اس فقرہ کے اخیر میں لفظ شرط توبہ بڑھا دیا۔ اور فقرہ چہارم میں اس آیت کو جس میں بغیر شرط توبہ کے صرف وجود با جود آنحضرت ﷺ کے مکہ میں رہنے تک عذاب ٹلانیکا وعدہ دیا ہے، اپنے اوپر نازل بتایا ہے۔ اور یہ دونوں باہم متناقض امر ہیں۔ لہذا سچے خدا کی طرف سے یہ دونوں الہام نہیں ہوسکتے اگر مرزا کو آیت مذکورہ کا الہام ہوا جس میں عذاب ٹلانے کیلئے توبہ شرط نہیں ہے (جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے) تو دوسرا الہام (جس میں قادیان سے عذاب ٹل جانے کیلئے توبہ کی شرط لگائی گئی ہے) جھوٹ اور خدا پر افتراء ہے۔ اور اگر یہ الہام شرط توبہ والہ سچا اور خدا کی طرف سے ہے تو اس آیت مذکور کے الہام کا دعوی جھوٹ ہے۔ مرزا قادیانی اگر ان دونوں متناقض الہاموں میں سے ایک کو جھوٹا ٹھہرا کر واپس نہ لے تو یہ دونوں ساقط الاعتبار ہوتے ہیں، اور دونوں کے دعوی میں مرزا قادیانی کا جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔

مرزا نے ۶ فروری ۱۸۹۸ء کا اشتہار شائع کیا تو اس میں گو تمام دنیا سے طاعون ٹل جانے کیلئے توبہ کی شرط کو ذکر کیا مگر خاص قادیان کے بچاؤ کیلئے توبہ کی شرط نہیں لگائی اور نہ کسی اور اشتہار میں قادیان کے بچاؤ کیلئے شرط توبہ لگائی ہے اور نہ یہ شرط بحکم عقل صحیح ہوسکتی ہے کیونکہ اگر قادیان کا عذاب طاعون سے بچاؤ توبہ پر موقوف ہو تو اس میں مرزا کا ہونا، یا نہ ہونا مساوی ہوتے ہیں۔ توبہ سے تو ہر جگہ کو (مرزا کے مخالفین کی جائے رہائش یا محل تعظیم کیوں ہو نہ جیسے لاہور امرتسر بنارس بٹالہ نارووال وغیرہ) بچاؤ ہوسکتا ہے، تو پھر مرزا قادیانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاعت خاص قادیان کیلئے کس کام آتی ہے؟ اوراس کے وجود بے سود کے قادیان میں رہنے کا اثر کیا ظاہر ہوتا ہے؟ شفاعت اور وجود (نامسعود بے جود) کا اثر تو تب ہی مسلّم ہو جب کہ قادیان کے لوگ اپنے خیالات مخالفت پر رہیں اور محض مرزا کے وجود کی وجہ سے بچے رہیں۔

مرزا قادیانی نے اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء سے چوتھے سال ۱۹۰۱ء میں ڈھکوسلہ بنایا اوراپنے خیال میں وہ دور کی کوڑی لایا مگر اپنے پچھلے کئے کرائے کو باطل و بیکار کردیا۔ قادیان کے ساتھ اس توبہ کی قید نے ثابت کردیا کہ اس سے پہلے جو قادیان کو صرف مرزا کی شفاعت اور قادیان میں اس کے موجود ہونے کے سبب سے مطابق مضمون آیت مذکورہ وعدہ بچاؤ دیا گیا تھا، وہ محض دروغ تھا اور درحقیقت قادیان میں مرزا کا ہونا اور قادیان کے حق میں مرزا کی شفاعت کرنا کوئی اثر و اعتبار نہیں رکھتا۔

مرزا نے اپنے خیال میں تو یہ پانچواں عذر پیش گوئی جھوٹی ہونے کا نکالا تھا مگر اس کو یہ نہ سوجھا کہ اس عذر نے اصل پیشگوئی کو جھوٹا کردیا ہے۔ اس نے پیش بندی کرنے اور بات بنانے کی کوشش کی مگر اس توبہ کی قید لگانے اور نئی بات بنانے میں وہ چوپٹ گرا۔

بالجملہ اس اشتہار کا فقرہ سوم وفقرہ چہارم آپس میں بھی متخالف ومتناقض ہیں، اور فقرہ سوم کی شرط توبہ اس کے پہلے الہام متعلق طاعون کے بھی مخالف ومتناقض ہے، اور عقل کے بھی مخالف۔ اوراس کا ان الہامات میں تناقض اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ یہ الہامات رحمانی نہیں، شیطانی القاء ہیں۔

مرزا کی چوتھی تحریر اس کا وہ چار صفحہ کا اشتہار ہے جسے: الطاعون، کے عنوان سے پانچ زبانوں (انگریزی، اردو، فارسی، عربی، پشتو) میں شائع فرمایا گیا ہے اوراس میں صرف اردو کو انجمن فرقانیہ لاہور نے پبلک کے فائدے کیلئے مشتہر کیا ہے۔

اس اشتہار کی تاریخ اشاعت اس پرچہ اشتہار مشتہرہ انجمن فرقانیہ پر (جو ہم کو ملا ہے) درج نہیں۔ مگر اس کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشتہار ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء کے بعد اور رسالہ دافع البلاء کے پہلے شائع ہوا ہے۔ کیونکہ اشتہار ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء میں طاعون کے قریب پہنچنے کی خبر دی گئی ہے اوراس اشتہار میں طاعون کے آنگنوں میں اتر آنے اور صحنوں میں داخل ہوجانے کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی اس میں پیش گوئی کی گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ ہر شہر میں داخل ہوگی، جس کے واقعہ ہونے کی خبر رسالہ دافع البلاء میں دی گئی ہے۔

اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ

طاعون کے ہمیشہ سے چار ہی سبب ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور ابتداء فطرت سے خدا کی سنت اس طرح جاری ہے۔

پہلا سبب یہ ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی خوشنودی چھوڑ کر فسق و بدکاری و گناہ گاری اختیار کر لیتے ہیں۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ لوگ احکام سلطنت کی اطاعت چھوڑ کر خلاف ورزی میں لگ جاتے ہیں۔

تیسرا سبب یہ کہ امام وقت کو (جو صدی کے سرے پر خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہو) قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں اور اس کی تکفیر اور ایذاء کے درپئے ہو جاتے ہیں۔

چوتھا سبب یہ کہ لوگ آپس میں رحم کرنا چھوڑ دیں اور کیڑوں مکوڑوں کی طرح ایک دوسرے کو کھانے لگ جاتے۔

ان چار اسباب میں سے چونکہ مرزا نے زیادہ تر دوسرے سبب کے بیان پر زور دیا ہے اور لوگوں کو اس سبب کے دور کرنے کی بہت تاکید کی ہے اور بذات خود اس سبب کا دلیری کے ساتھ ارتکاب کیا ہے لہذا اس سبب کے بیان کو اور اس کو دور کرنے کی تاکید کو مرزا کے الفاظ سے بہ تفصیل نقل کیا جاتا ہے۔ وہ صفحہ اول اشتہار میں کہتا ہے

دوسرا، جب لوگ ان اولی الامروں کی بے فرمانی کرتے ہیں جو مصلحت الٰہی سے انہیں دیئے جاتے ہیں اور رعیت کے انبار غلہ کیلئے بجائے مہر کے ہوتے ہیں، اور رعایا مفسد اور باغی بن جاتی ہے، اور اطاعت کی رسی اتار ڈالتی ہے، اور معروف باتوں اور جائز امروں میں ان کی مدد نہیں کرتی۔ اور ان کی نسبت بدگمانی کرتی اور لڑائی اور مقابلہ کر کے ان کے معاملات کو درہم برہم کرتی ہے، اور وفاداروں اور سعادت مندوں کی طرح ان سے ادب سے پیش نہیں آتی، اور اس کے حکموں کو نہیں مانتی، اور خدا کے جوڑے ہوئے کو کاٹنا چاہتے اور دفع کرتے ہیں اس شئے کو جسے خدا بڑی بھاری حکمت سے لایا ہے۔

پھر تیسرے اور چوتھے سبب کا مختصر بیان کر کے صفحہ دو تین اور چار میں لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خدااور اپنے بادشاہوں کی اطاعت کرو اور فساد نہ کرو اور حکام کے حکموں اور فیصلوں اور پروانوں وغیرہ میں ان کی مخالفت نہ کرو اور ان کی رضا کے خلاف ایک قدم بھی آگے پیچھے نہ کرو اور جب ان کی طرف سے کوئی حکم آوے تو فوراً حاضر ہو جاؤ اور ان کے بلانے پر سست اور ہار کھائے ہوئے نہ بنو اور ان کے قانونوں کی خلاف ورزی نہ کرو اور ان کی توہین نہ کرو اور جب کوئی خدمت تمہیں سپرد کی جائے تو بہت جلد حکم مانو اور اس کے پورا کرنے کی سعی کرو۔ خواہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا پڑے اور جاہلوں کی طرح عذر نہ تراشو اور کمینہ لوگوں کی طرف انکار نہ کرو اور خوب سمجھ لو کہ سلامتی حکموں کے قبول کرنے میں ملامت نافرمانی اور جھگڑے میں ہے۔ اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں سلطنت برطانیہ کا عہد بخشا اور اس کے ذریعے سے بڑی بڑی مہربانیاں اور فضل ہم پر کئے۔ ہم نے اس سلطنت کے آنے سے انواع اقسام کی نعمتیں پائیں، ہماری قوم نے علم اور تہذیب سیکھی، اور بہائم کی زندگی سے انہیں نکلنا نصیب ہوا۔ اور حیوانی جذبوں سے نکل کر انسانی کمالات پر پہنچنا میسر آیا۔ سو ہمیں اس گورنمنٹ کے طفیل امید اور فکر سے بڑھ کر امن وامان ملا۔ اب ہم زمین پر گائیوں کی طرح نہیں بلکہ باردار اونٹنیوں کی مانند بڑے وقار اور سہولت سے سفر کرتے ہیں اور ہمیں ڈاکوؤں اور بدذات دشمنوں کا کچھ بھی ڈر نہیں ہوتا، اور ہم رات کے پہلے حصہ میں اکیلے بلاخوف وخطر سفر کرتے ہیں، اور ریل گاڑی کے چلنے سے اونٹنیوں قافلوں اور گھوڑوں کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اب مناسب ہے کہ اپنی نیتوں کو درست کرو اور اس سلطنت کی نسبت نیک گمان رکھو، اور صاف دلی اور پاک نیت سے اس کے حضور حاضر ہو۔ اور زمین میں باغیوں کی طرح فساد مچانے اور شریروں کی طرح بھاگے بھاگے نہ پھرو، اور خوب سمجھ لو کہ اس سلطنت نے تمہیں ایذاء دینے سے ظالموں کے ہاتھ بند کر دیئے۔ اور تم سوتے تھے اور اس نے تمہیں جگایا، اور تمہارے سفر اور حضر میں تمہاری پوری پوری نگہبانی کی، اور جب تم کہیں کاروزگار کرنے اور معاش کی تلاش میں جاتے ہو اور پھر وطن کو واپس آتے ہو، دونوں صورتوں میں گورنمنٹ کی طرف سے تم پر محافظ مقرر ہیں، اور اس نے تمہاری آبرو اور مال کی خوب نگہداشت کی، اور صحت میں اور بیماری میں تمہاری خبر گیری کی، اور تمہیں امن بخشا ،جس کے سبب سے تم دولت اور مال میں ترقی کر گئے اور یہ سلطنت ہر میدان میں تمہاری مدد کو کھڑی ہوئی ہے اور تمہارے یاروں دوستوں اور مکانوں کی نسبت خوب سلوک کیا اور ثابت کر دیا کہ وہ تمہاری پناہ اور جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن ہے اب تم پر اس کے احسان کے حقوق ثابت ہیں۔ اور اس نے تمہیں ڈاکوؤں اور چوروں سے بچایا اور تمہارے مال وعیال کی نسبت نگہبانی کا حق ادا کر دیا اور اس کی مہربانی تمہاری عمروں کی درازی کا سبب ہوئی اور اس سے تمہیں ایسی عافیت ملی جو تباہ اور برباد کرنے والی نہیں، اور تمہیں پرلے درجہ کی رفاہیت حاصل ہوئی اور اس نے تمہیں دکھوں دردوں کی خوفناک جگہوں سے بچایا اور اپنے فضل وکرم کی حمایت اور پناہ میں لیا، اب یہ حال ہے کہ دشمنوں کے ناخن بے داد کی تم تک رسائی نہیں ہوسکتی۔ سو مناسب کہ اس گورنمنٹ کے شکر کے ادا کرنے اور ذکر تذکرہ میں گونگے اور بے ہوش نہ بن جاؤ۔ اس لئے کہ احسان کا بدلہ احسان ہے اور شکر سے غفلت کرنا کفران ہے، اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سلطنت تمہارے لئے بڑا امن بخش تعویذ ہے اور اس کے ہوتے کسی خود پوش مددگار کی ہمیں ضرورت نہیں، اور حقیقت میں ساری حمدیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں ایسا قیصر عطا فرمایا جو ہمارے حال کی خبر گیری اور پرداخت میں کوئی قصور اور کوتاہی نہیں کرتا، اور کوشش کرتا ہے کہ ہمیں پستی سے باہر لائے۔ اس نے ہمارا دین ہمیں پھر دیا۔ بعد اس کے کہ مذہب اپنے مکان سے اکھڑ چکا تھا ۔ اور اسی نے قیصرہ ہند اور قیصر کو اس کا مامن بنایا۔ سو یہ رحمان کی رحمت اور منان کی منت ہے اور اگر بندہ نزول نعمت کے وقت خدا کا شکر نہ کرے تو بلا اس پر نازل ہوتی ہے۔ سو اس میں شک نہیں کہ انہیں گناہوں کے سبب سے طاعون نے تمہارے شہروں میں ڈیرے جما دیئے ہیں اب بہت جلد طاعت کی طرف قدم اٹھاؤ اور اپنے تئیں گناہوں سے بچاؤ اور اگر تم میری بات پر عمل کرو گے تو مجھے امید ہے کہ یہ درد وستم تم سے دور ہو جائیں گے اور آرام چین ترقی کرے گا۔ اب جواب دو کہ تمہاری رائے کیا ہے؟ مانتے ہو یا انکار کرتے ہو؟ اور طاعون کا علاج بجز پرہیز گاری اور گڑگڑانے اور دعا کے نہیں اور تم دیکھ رہے ہو کہ وہ تمہیں ہلاک کرنے کو تمہارے آنگنوں میں اتری ہے اور تمہارے فنا کرنے کو تمہارے صحنوں میں داخل ہوگئی ہے، اور کس قدر تمہارے باپ اور بیٹے اس کا شکار ہوگئے ہیں، مجھے ڈر ہے کہ یہ مرض کہیں ہر شہر میں داخل نہ ہو جائے اور ہر بیشہ میں راہ نہ پا جائے۔ پھر وہاں کے درندوں اور ہرنوں سب کو کھا جائے، اور چراگاہوں اور پانیوں کو بالکل کھا جائے اور پی جائے۔ سو نیکوکاریوں میں لگ جاؤ اور صدقات خیرات نکالو اور محتاجوں کو دو۔ قسم بخدا مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو طاعون سے بچالے گا جو میرا کہا مانیں گے۔ سو تم عیش پسندوں کی پوشاک بدن سے اتار پھینکو اور سونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کی غفلت سے الگ ہو جاؤ اور راکعین وقائمین سے مل کر نمازیں پڑھو اور صبر وصلوۃ اور صدقات خیرات سے مدد لو، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تمہیں ہر طرح کے دکھ درد سے محفوظ رکھے گا اور تم گمراہی کو چھوڑ کر خدا کا رحم دیکھ لوگے، اور میں نے تمہیں اسی طرح کہہ دیا جس طرح ملہم کہا کرتے ہیں۔ سو تم جان لوگے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس اشتہار میں جو یہ دعوی کیا ہے کہ طاعون کے زمانہ قدیم سے چار ہی سبب ہوتے چلے آئے ہیں، دروغ گوئی اور دھوکہ دہی ہے۔ اس سبب سے اگر ہم تفصیلی بحث کریں اور تاریخی واقعات سے بتادیں کہ احکام سلطنت اور امام وقت کی خلاف ورزی سے اسلام کے تیرہ سو برسوں میں بھی کبھی طاعون نہیں آیا تو بہت طوالت ہوتی ہے، جس کی چنداں ضرورت بھی نہیں۔ اس مقام میں اس دعوی کے دروغ ہونے کیلئے یہی کہنا کافی ہے کہ مرزا نے پہلے اشتہار میں طاعون کے یہ چار سبب بیان نہیں کئے۔ اس میں صرف سبب اول کو طاعون کا موجب قرار دیا ہے۔ اور تحریر پنجم رسالہ دافع البلاء میں اس کو اڑا کر اس کی جگہ صرف سبب سوم (مرزا کو مسیح موعود نہ ماننا) کو موجب طاعون قرار دیا ہے (چنانچہ اصل عبارت رسالہ مذکور عنقریب آتی ہے)۔ دونوں اشتہار اول وپنجم اس دروغگوئی پر روشن دلائل ہیں۔ اس اشتہار میں جو سبب اول (صدقہ وخیرات ونماز وعبادات اختیار کرنا) طاعون کے دور ہونے کا بتایا ہے یہ بھی اس کی تحریر پنجم کے مخالف ومتناقض ہے، اس میں کہا ہے کہ مسلمانوں کا دعا واستدعاء کرنا و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال کا مصداق ہے اور طاعون کا علاج صرف مرزا کو مسیح موعود مان لینا ہے۔ حالانکہ یہ علاج تمام مرزائی پارٹی کے عمل میں ہے پھر بھی ان میں طاعون جاری ہے، جس کیلئے مرزا اور مرزائیوں کے عذرات بدتر از گناہ مشتہر ہو رہے ہیں۔

دافع البلاء کا تجزیہ

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ طاعون سے متعلق پانچویں تحریر مرزا قادیانی کا چوبیس صفحہ کا رسالہ دافع البلاء ہے جس کے بعض فقرات وحوالہ جات سابقاً نقل ہو چکے ہیں۔ اس رسالہ میں مرزا نے دروغگوئی سے احمقوں کو باور کرا دیا ہے کہ اسے مسیح موعود نہ ماننا طاعون آنے کا سبب ہے اور اسے مسیح ماننے کے سوا اس کا کوئی علاج نہیں۔

اس رسالہ کے خاص مضامین اس کے پانچ دعاوی ہیں جن پر ہم اپنی طرف سے نمبر لگا کر بعض کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعینہ اس کے الفاظ سے اور بعض کو بالمعنے وبالاختصار نقل کرتے ہیں۔

نمبر اول۔ اس کے پہلے صفحہ میں طاعون کا ملک میں پھیل جانا بیان کر کے اس کی تدبیر رفع اور علاج کی بابت ڈاکٹروں کی یہ رائے بیان کی ہے کہ مکانات کو صاف رکھیں اور ٹیکہ لگوائیں۔

(پھر اس کے صفحہ ۲ میں صفائی ٹیکہ کی نسبت اپنا خیال ظاہر کیا اور یہ کہا ہے) یہ دانش مند ڈاکٹروں اور طبیبوں کی رائے ہے جس کو ہم نہ تو ایک کافی اور مستقل علاج کے رنگ میں سمجھتے ہیں اور نہ محض بے فائدہ قرار دیتے ہیں۔ کافی اور مستقل علاج اس لئے نہیں سمجھتے کہ تجربہ بتلا رہا ہے کہ بعض لوگ باہر نکلنے سے بھی مرے ہیں اور بعض صفائی کا التزام رکھتے رکھتے بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور بعض نے بڑی امید سے ٹیکا لگوایا اور پھر قبر میں جا پڑے۔ پس کون کہہ سکتا ہے یا کون ہمیں تسلی دے سکتا ہے کہ یہ تمام تدبیریں کافی علاج ہیں۔ بلکہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ گو یہ تمام طریقے کسی حد تک مفید ہیں لیکن یہ ایسی تدبیر نہیں ہے جسکو طاعون کو ملک سے دفع کرنے کیلئے پوری کامیابی کہہ سکیں۔ اسی طرح یہ تدبیریں محض بے فائدہ بھی نہیں ہیں، کیونکہ جہاں جہاں خدا کی مرضی ہے وہاں وہاں اس کا فائدہ بھی محسوس ہو رہا ہے۔ مگر وہ فائدہ کچھ بہت خوشی کے لائق نہیں مثلاً گو سچ ہے اگر مثلاً سو آدمی نے ٹیکا لگوایا ہے اور دوسرے اسی قدر لوگوں نے ٹیکا نہیں لگوایا ہے، تو جنہوں نے ٹیکا نہیں لگوایا، ان میں سے موتیں زیادہ پائی گئیں اور ٹیکا لگوانے والوں میں کم۔ بہر حال یہ طریقے جو ڈاکٹری طور پر اختیار کئے گئے ہیں، نہ تو کافی اور پورے تسلی بخش ہیں، اور نہ محض نکمے اور بے فائدہ ہیں۔ اور چونکہ طاعون جلد جلد ملک کو کھاتی جاتی ہے اس لئے بنی نوع کی ہمدردی اسی میں ہے کہ کسی اور طریق کو سوچا جائے جو اس تباہی سے بچا سکے۔

نمبر دوم: پھر اس کے صفحہ ۳ میں اس کے علاج کی بابت مسلمانوں کا خیال منشی شمس الدین سکرٹری انجمن حمایت اسلام سے وہ نقل کیا ہے جو سابقاً نقل ہو چکا ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سب مسلمان مل کر نماز پڑھ کر دعا مانگیں۔ پھر صفحہ ۴ میں عیسائیوں کا یہ خیال پادری وائٹ بریخٹ سے نقل کیا ہے کہ تمام لوگ مسیح کو خدا مان لیں۔ اور ہندوان آریہ کا یہ خیال نقل کیا ہے کہ تمام لوگ وید کو کلام الٰہی مان لیں۔ اور ہندوان سناتن دھرم کا یہ خیال نقل کیا ہے کہ لوگ گاؤ کشی چھوڑ دیں۔ پھر صفحہ ۵ میں ان سب خیالات کا دعاوی بلا دلیل اور پارٹی فیلنگ (اپنی اپنی جماعت کے خیالات) پر مبنی ہونا بیان کر کے اپنے خیال کا (کہ تمام لوگ اسکو مسیح موعود مان لیں گے تو طاعون دور ہو گا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدلل ہونا اور پارٹی فیلنگ پر مبنی نہ ہونا بیان کیا ہے۔ اور کہا ہے،

اب اے ناظرین (صفحہ ۵) خود سوچ لو کہ اس قدر متفرق اقوال اور دعاوی سے کس قول کو دنیا کے آگے صریح اور بدیہی طور پر فروغ ہوسکتا ہے۔ یہ تمام اعتقادی امور ہیں اور اس نازک وقت میں جب تک کہ دنیا ان عقائد کا فیصلہ کرے خود دنیا کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اس لئے وہ بات قبول کے لائق ہے جو جلد تر سمجھ میں آسکتی ہے اور جو اپنے ساتھ کوئی ثبوت رکھتی ہے۔ سو میں وہ بات مع ثبوت پیش کرتا ہوں۔ چار سال ہوئے ہیں کہ میں نے ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ پنجاب میں سخت طاعون آنے والی ہے اور میں نے اس ملک میں طاعون کے درخت دیکھے ہیں، جو ہر ایک شہر اور گاؤں میں لگائے گئے ہیں۔ اگر لوگ توبہ کریں تو یہ مرض دو جاڑہ سے بڑھ نہیں سکتی خدا اس کو رفع کر دے گا۔ مگر بجائے توبہ کے مجھ کو گالیاں دی گئیں اور سخت بدزبانی کے اشتہار شائع کئے۔ جس کا نتیجہ طاعون کی یہ حالت ہے جو اب دیکھ رہے ہو۔ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے اس کی عبارت یہ ہے: ان اللہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم انہ اوی القریۃ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کر لیں جو ان کے دلوں میں ہے یعنی جب تک لوگ وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا (آوی عربی لفظ ہے جس کے معنی تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ میں لے لینا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ طاعون کی قسموں میں سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جس کا نام طاعون جارف ہے یعنی جھاڑو دینے والی جس سے لوگ جابجا بھاگتے ہیں اور کتوں کی طرح مرتے ہیں، یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے۔ پس اس کلام الٰہی میں یہ وعدہ ہے کہ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہیں ہوگی۔ اسی کی تشریح یہ دوسرا الہام کرتا ہے کہ لو لا الاکرام لھلک المقام یعنی اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی، تو میں قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا۔ اس الہام سے دو باتیں سمجھی جاتی ہیں۔ ۱۔ اول یہ کہ کچھ حرج نہیں کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جائے جو بربادی بخش نہ ہو اور موجب فرار و انتشار نہ ہو، کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔ ۲۔ دوسرے یہ کہ یہ امر ضروری ہے کہ جن دیہات اور شہروں میں بمقابلہ قادیان کے سخت سرکش اور شریر اور ظالم اور بدچلن اور مفسد اور اس سلسلہ کے خطرناک دشمن رہتے ہیں، ان کے شہروں میں یا دیہات میں ضرور بربادی بخش طاعون پھوٹ پڑے گی، یہاں تک کہ لوگ بے حواس ہو کر ہر طرف بھاگیں گے۔ ہم نے آوی کا لفظ جہاں تک وسیع ہے اس کے مطابق یہ معنی کر دیئے ہیں اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ قادیان میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑے گی۔ جو گاؤں کو ویران کرنے والی اور کھا جانے والی ہوتی ہے، مگر اس کے مقابل پر دوسرے شہروں اور دیہات میں جو ظالم اور مفسد ہیں، ضرور ہولناک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورتیں پیدا ہوں گی، تمام دنیا میں ایک قادیان ہے جس کیلئے یہ وعدہ ہوا فالحمد للہ علی ذالک ۔حاشیہ از مرزا قادیانی) تاتم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے ۔یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے۔ بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا، وہ بھی اچھا ہو گیا۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت ہوگا کہ جو باتیں آج سے چار برس پہلے کہی گئی تھیں وہ پوری ہو گئیں، بلکہ طاعون کی خبر آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی دی گئی ہے (آج سے دس برس پہلے ایک سبز اشتہار میں جو میری طرف سے شائع ہوا تھا طاعون کی خبر دی گئی تھی اور وہ یہ ہے اصنع الفلك با عيننا و وحينا ان الذين يبايعونك انّما يبايعون الله يد اللّه فو ق ايد يهم یعنی ایک کشتی میرے حکم سے اور میری آنکھوں کے روبرو بنا، جو آنے والی مری سے بچائے گی، جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ مجھے بیعت کرتے ہیں، یہ تیرا ہاتھ نہیں بلکہ میرا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر رکھا جاتا ہے۔اور اسی کلام الٰہی کا ایک فقرہ براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی موجود ہے اور وہ یہ ہے و لا تخا طبني في الّذ ين ظلموا انّهم مغرقو ن یعنی جو لوگ ظلم اور سرکشی اور بدکاری کرتے ہیں اور نافرمانی سے باز نہیں آتے میرے آگے ان کی کچھ شفاعت نہ کر کیونکہ وہ غرق کئے جائیں گے۔حاشیہ از مرزا) اور یہ علم غیب بجز خدا کے کسی اور کی طاقت میں نہیں۔ پس اس بیماری کے دفع کیلئے وہ پیغام جو خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ لوگ مجھے سچے دل سے مسیح موعود مان لیں۔اگر میری طرف سے بھی بغیر کسی دلیل کے صرف دعویٰ ہوتا ہے جیسا کہ میاں شمس الدین سکرٹری حمایت اسلام لاہور نے اپنے اشتہار میں یا پادری وایٹ بریخٹ صاحب نے اپنے اشتہار میں کیا ہے تو میں بھی ان کی طرح ایک فضول گو ٹھہرتا، لیکن میری وہ باتیں ہیں جن کو میں نے قبل از وقت بیان کیا اور آج وہ پوری ہو گئیں۔

اسکے بعد مرزا نے دافع البلاء کے صفحہ ۱۰ میں کہا ہے کہ:

جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گی، گو ستّر برس تک رہے، قادیان کو خدا تعالیٰ اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ نمبر اول میں جو کچھ مرزا نے کہا ہے اس کا خلاصہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ طاعون کا علاج ٹیکہ وغیرہ، بھی اچھا ہے، محض نکما اور برا نہیں ہے، مگر یہ پورا اطمینان بخش اور کافی نہیں ہے ۔تاہم مرزا نے نہ اس علاج کو برا کہا ہے نہ خطرناک وخوفناک قرار دیا ہے، اور نہ اس سے لوگوں کو منع کیا ہے۔،

اس بات کو ناظرین بخوبی یاد رکھیں کیونکہ اس سے مرزا کی ساتویں تحریر (رسالہ مواہب الرحمٰن) کا دعوی:

ٹیکہ لگوانے کا میں نے خلاف کیا اور اس سے لوگوں کو منع کیا اور اس کو فضول ونکما قرار دیا تب وہ مفید نہ رہا، نکما ہو گیا، جھوٹ ہونا ثابت ہوگا۔

اس نمبر اول پر ہم اس سے زیادہ کوئی ریمارک کرنا نہیں چاہتے۔

نمبر دوم میں پہلا اور دوسرا جھوٹ قادیانی کا یہ کہنا ہے کہ چار سال ہوئے خواب میں طاعون کے درخت لگتے دیکھ کر ہر شہر اور گاؤں میں طاعون کے وارد ہونے کی خبر دے کر اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر لوگ توبہ کریں تو یہ مرض دو جاڑہ سے نہیں بڑھ سکتا۔

اس میں ایک جھوٹ تو ہر شہر و گاؤں کے ذکر کا دعوی ہے۔اس نے کسی اشتہار میں اس سے پہلے ہر شہر وگاؤں کا ذکر نہیں کیا۔ پہلے اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں صرف مختلف مقامات میں طاعون آنے کا ذکر کیا، اور مختلف مقامات کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ ہر شہر و گاؤں میں طاعون آئے گا۔

پھر چوتھے اشتہار میں جو ۱۹۰۱ء کے بعد شائع کیا ہے، ہر شہر میں طاعون آنے کا ڈر واندیشہ ظاہر کیا ہے۔اور یہ کہا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ یہ مرض کہیں ہر شہر میں داخل ہو جائے۔کوئی قطعی خبر نہیں دی کہ ضرور داخل ہو جائے گی۔اور یہ ڈر بھی چوتھے سال (جب دیکھا کہ طاعون پھیلتا جا رہا ہے) سنایا۔

غرض کسی اشتہار میں جو دافع البلاء سے چار سال یا تین سال یا دو سال پہلے شائع کیا ہو، اس نے ہر شہر و گاؤں میں طاعون آنے کا دعوی نہیں کیا۔

مرزا اس دعوی میں کہ اس نے: چار سال پہلے ہر شہر و گاؤں میں طاعون آنے کی خبر دی تھی، سچا ہے تو کوئی اشتہار اس مضمون کا دکھا دے تو اس کے صلہ میں، میں اس کا مقابلہ چھوڑ دونگا۔ ورنہ وہ اپنے دروغ گو ہونے کا اقرار کرلے۔

دوسرا جھوٹ اس کا یہ دعوی ہے کہ اس نے اس اشتہار میں یہ کہہ دیا تھا کہ لوگ توبہ کرینگے تو یہ مرض دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاڑہ سے بڑھ نہیں سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں دو جاڑے طاعون آنے کی ابتدائی میعاد بتائی ہے، نہ توبہ سے اٹھ جانے کی اور آخری میعاد۔ پھر اشتہار ۲۲۔ اپریل ۱۸۹۸ء میں اشتہار اول کے برخلاف دو جاڑے طاعون رہنے کی میعاد بتائی ہے۔ یہ اس نے کسی اشتہار میں نہیں کہا کہ لوگ توبہ کریں گے تو یہ مرض دو جاڑے سے بڑھ نہیں سکتا۔ مرزا اپنے کسی اشتہار میں یہ فقرہ دکھا دے تو مجھ سے وہی انعام (ترک مقابلہ جس کے برابر اس کے لئے کوئی نعمت نہیں ہے) لے، ورنہ اپنے دروغ گو ہونے کا اقرار کرلے۔

تیسرا جھوٹ اس کا یہ دعوی کرنا ہے کہ اس نے وحی یعنی الہام عربی اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء سے یہ کہہ دیا تھا کہ جب تک لوگ خدا کے ماموراور مرسل کو مان نہ لیں، تب تک طاعون دور نہ ہوگی۔

یہ بات نہ اس نے اشتہار اول میں کہی، نہ دوسرے میں، نہ تیسرے میں۔ اور نہ اس عربی الہام میں کسی رسول ابوالفضول اور اس کی اطاعت یا بیعت کا ذکر یا اشارہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ چار سال تک تو وہ ہر ایک اشتہار میں یہی کہتا چلا آیا کہ یہ طاعون گناہوں کے سبب آیا ہے، اور توبہ کرنے سے ٹل سکتا ہے۔ ان گناہوں کی تفصیل زنا چوری و مال مردم خوری وغیرہ سے کی ہے، اور توبہ کی تمثیل میں بھی نماز، دعا، صدقہ وغیرہ تمام حسنات کی صورتیں بیان کی ہیں۔ چار سال کے بعد یعنی ۱۹۰۱ء کے بعد چوتھے اشتہار میں صرف اس قدر ذکر کیا کہ امام وقت کو نہ ماننا اور ایذاء پہنچانا بھی منجملہ چار اسباب طاعون کے ایک سبب ہے۔ پھر اس پر بھی زیادہ زور نہیں دیا جیسا کہ گورنمنٹ کی اطاعت کی ترغیب پر زور دیا تھا۔ اب پانچویں سال اور پانچویں تحریر (رسالہ دافع البلاء) میں یہ دعوی کر دیا کہ میں تو اس عربی الہام وحی الٰہی سے یہی کہتا چلا آیا ہوں کہ لوگ خدا کے ماموروں مرسل کو مانیں گے تب طاعون دور ہوگی۔ مرزا اس دعوی میں سچا ہے تو ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۱ء تک کے اشتہاروں میں سے اس دعوی کا متضمن ایک اشتہار بتا دے اور مجھ سے وہی انعام (ترک مقابلہ) پاوے۔ اس نے ایسا اشتہار کوئی نہ بتایا اور ہرگز نہ بتا سکے گا تو گویا اس نے اپنا دروغ گو ہونا مان لیا۔

چوتھا جھوٹ مرزا کا یہ دعوی ہے کہ قادیان طاعون سے پاک ہے اور وہ ستر برس تک اس سے محفوظ رہیں گے۔ اس جھوٹ کو ظاہر کرنے کیلئے خدا تعالی نے (جو جھوٹوں کو ہمیشہ روسیاہ اور ذلیل کرتا ہے و لو بعد حین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے اس دعوی کے تھوڑے دنوں کے بعد قادیان میں طاعون کو بھیج دیا، جس پر مرزا کو اس روسیاہی مٹانے کیلئے اشاعت دافع البلاء کے چھٹے مہینے اکتوبر ۱۹۰۲ء میں کشتی نوح تیار کرنی پڑی اور اس میں طاعون زدہ موضع قادیان و مرزائیان بیرونجات کی طرف سے عذرات اربعہ مذکورہ سابق پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور مرزا کو چونکہ اپنی دروغ گوئی کا پورا یقین تھا اور یہ معلوم تھا کہ قادیان میں ایک دن طاعون ضرور آئے گی لہذا ان عذرات کی پڑی تو اس نے رسالہ دافع البلاء کے حاشیہ صفحہ ۵ میں جمادی تھی، اور یہ ایک بات اس میں لکھ دی تھی کہ قادیان میں طاعون آیا تو وہ طاعون جارف (یعنی تمام گاؤں میں جھاڑو پھیرنے والا جس سے لوگ جا جا بھاگتے پھریں گے اور کتوں کی طرح مریں گے) نہ ہوگا۔ مگر اس حاشیہ لکھنے کے وقت اس کو شرم نہ آئی کہ یہ تاویل طاعون کے چار برس بعد ۱۹۰۲ء میں اس کے خیال میں آئی۔ چار برس تک (۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۱ تک) یہ تاویل نہ اس کو سوجھی، نہ اس کے ملہم سے بن پڑی۔ چار برس کے بعد اس کو پیش کرنا: مشتے کہ بعداز جنگ یاد آید، کا نمونہ ہوگا اور اس کو کوئی بھی اہل عقل و حیا قبول نہ کریگا۔ اور نہ یہ بات ان دونوں (قادیانی اور اس کے الہام کرنے والے کو) سوجھی کہ ایسا جارف اور تباہی بخش طاعون قادیان کے سوا اور مواضع (خصوصاً ان مقامات میں جن میں مرزا کے مخالف رہتے ہیں یا ان مقامات کو وہ اچھا و متبرک سمجھتے ہیں، اور ان کی دعا محفوظیت کا مرزا ان کو چیلنج کر چکا ہے)، کہاں آئی ہے؟ پھر چار برس بعد اس ڈھکوسلہ کو گھڑنے سے فائدہ ہی کیا ہوگا اور قادیان کے حق میں مرزا قادیانی کی سفارش کا اور الہام کے اشتہار کا کیا فائدہ ظاہر ہوگا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں کہ پانچواں جھوٹ مرزا قادیانی یہ کہنا ہے کہ طاعون کی خبر آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں دی گئی تھی۔ مرزا قادیانی نے اس مقام میں براہین احمدیہ کا صفحہ نہیں بتایا مگر کشتی نوح کے صفحہ ۴ میں براہین کا صفحہ ۵۱۸ و ۵۱۹ بتایا ہے۔ ہم نے براہین کے صفحہ ۵۱۸۔ اور ۵۱۹ کو جو دیکھا تو اس میں طاعون کا نام و نشان پایا نہیں جاتا۔

صفحہ ۵۱۸ براہین میں یہ الہام ہے جو آیات قرآن میں سرقہ کرکے بنایا گیا:

و بالحقّ انزلناہ و بالحق نزل۔ یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبیّن لکم علی فترۃ من الرّسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر و نذیر فقد جاءکم بشیر و نذیر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صفحہ ۵۱۹ براہین احمدیہ میں قرآن مجید کی آیات چرا کر یہ الہامات بنائے گئے ہیں:

وکنتم علی شفا حفرۃ مّن النّار فا نقذ کم منھا ۔

و لو لا ان تصیبھم مصیبۃ بما قدّ مت اید یھم

فیقو لوا ربّنا لولا ارسلت الینا رسولا ۔

ان تمام الہاموں میں طاعون کا دعویٰ یا اشارہ نہیں ہے۔

شاید مرزا قادیانی یہ کہہ دے کہ ان الہامات میں جو لفظ نذیر اور لفظ مصیبت وارد ہے وہ طاعون کی طرف اشارہ ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان الفاظ کا ترجمہ مرزا نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۳۲ و ۵۴۳ میں کیا تو ان سے یہ طاعون مراد نہیں بتائی، بلکہ ان سے وہ معنے مراد بتائی جو آنحضرت ﷺ کے وقت میں پورے ہو چکے۔ یعنی نذیر سے آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک اور مصیبت سے وہ عذاب جو آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے نازل ہوتا۔

اور اگر ان الفاظ سے طاعون مراد تھا تو، تو نے براہین احمدیہ میں اس کا اظہار کیوں نہ کیا؟ براہین کو جانے دو، اس سے برسوں بعد تو نے ۱۸۹۸ء میں طاعون کی پیشگوئی کی اور اس میں وہ الہام گھڑ کر درج کیا جو اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء کے ذریعہ مشتہر کیا ہے۔ اگر اس الہام براہین میں تجھے طاعون کی خبر دی گئی تھی تو، تو نے اس کا ذکر اس پیشگوئی ۱۸۹۸ء میں کیوں نہ کیا؟ اور اس بیس برس کے گھڑے گھڑائے الہام سے کام کیوں نہ لیا؟

اگر تیرے خیال میں اس وقت الہام براہین میں طاعون کا ذکر یا اشارہ مراد ہوتا، تو اس کے ذکر و بیان کا موقعہ وہ تھا جب کہ اس الہام کو تو نے براہین میں درج کیا،

زیادہ سے زیادہ اس کے بیان میں توقف کیا تھا تو آخر ۱۸۹۸ء میں (جب طاعون کے متعلق پیشگوئی کی تھی) اس کا مناسب موقع تھا۔ پیش گوئی کے چار برس بعد ۱۹۰۲ء کا موقع قطعاً مناسب نہ تھا۔

چھٹا جھوٹ مرزا کا حاشیہ میں یہ کہنا ہے کہ آج سے دس برس پہلے میں سبز اشتہار میں طاعون کی خبر دے چکا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا کذب بھی اس بیان سے ثابت ہے جو کذب پنجم کا ثبوت و بیان ہے۔اس من گھڑت الہام میں اصنع الفلك سے طاعون سے بچانے والی کشتی مراد ہے تو، تو نے اس سبز اشتہار میں کیوں اس کا اظہار نہ کیا؟ اس وقت تجھے یا تیرے ملہم کو نسیان و ذہول ہو گیا تھا تو ۱۸۹۸ء کی پیش گوئی میں اس کا ذکر کرتا۔اس اشتہار سے دس برس کے بعد یا پیشگوئی ۱۸۹۸ء سے چار برس کے بعد اس کو طاعون کی پیشگوئی بنانا اپنی دروغ گوئی پر مہر لگانا ہے۔

ساتواں جھوٹ مرزا کا یہ دعوی اسی حاشیہ میں ہے کہ براہین احمدیہ میں پیشگوئی ولا تخاطبنی فی الّذین ظلموا میں بھی طاعون مراد ہے۔اس کے دروغ ہونے میں بیان بالا کے علاوہ ایک یہ دلیل بھی ہے کہ لا تخاطبنی نہی ہے اور نہی از قسم انشاء ہوتی ہے۔لہذا اس کو پیشگوئی کہنا، دروغگوئی کے ساتھ ایک حماقت کا بھی اقرار کرنا ہے کیونکہ پیشگوئی از قسم اخبار ہوتی ہے نہ از قسم انشاء۔

مرزا کو چاہیے کہ پہلے براہین احمدیہ سے وہ پیشگوئی نقل کرے جس کے متعلق یہ نہی وارد ہوئی تھی، پھر اس امر کا ثبوت پیش کرے کہ اس پیشگوئی میں کب اور کس تحریر میں اس نے طاعون مراد بتائی تھی، پھر اس طاعون کے متعلق اس نہی کو بتادے۔ورنہ شرم اور حیا سے کام لے کر اپنی دروغ گوئی کا اقرار کرے۔

آٹھواں جھوٹ مرزا کا یہ کہنا ہے کہ بس اس بیماری کے دفع کیلئے وہ پیغام جو خدا نے مجھے دیا ہے، وہ یہی ہے کہ لوگ مجھے سچے دل سے مسیح موعود مان لیں۔

مرزا نے یہ جھوٹ دوبارہ بولا ہے لہذا ہم کو بھی دوبارہ لکھنا پڑا کہ یہ محض کذب ہے۔خدا تعالی نے کہیں نہیں فرمایا اور یہ حکم نہ قرآن میں آیا ہے نہ حدیث میں۔یہ حکم شیطانی ہے اور اس کا موجد صرف مرزا کا دل و دماغ ہے۔مرزا کے ماننے والوں کو بھی اس حکم کی تعمیل، ان کے اعتقاد کے رو سے بھی اس وقت جائز ہوتی ہے جب کہ پہلے الہام ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو تراش کرنے کے وقت ان کو یہ کہا جاتا کہ اس طاعون کا سبب مرزا کو نہ ماننا ہے، اور جو شخص مرزا کو مان لے گا وہ اس طاعون سے محفوظ رہے گا، یا مرزا کو مان لینے کے بعد اس کا طاعون رفع ہو جائے گا۔یہ بات اس نے پہلے الہام کی اشاعت کے وقت نہ کہی۔نہ کبھی تین سال تک اس کے بعد کہی۔چار سال کے بعد ۱۹۰۲ء میں کہی ہے تو اس کا مان لینا ان لوگوں کیلئے بھی سخت حماقت کا اقرار کرنا اور آنکھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند کر کے کنویں میں گر جانا ہے۔

نواں جھوٹ اس کا یہ کہنا ہے کہ میری طرف سے بھی بغیر کسی دلیل کے صرف دعوی ہی ہوتا، جیسا کہ میاں شمس الدین سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور نے اپنے اشتہار میں یا پادری وایٹ بریخٹ نے اپنے اشتہار میں کہا ہے، تو میں ان کی طرح ایک فضول گوٹھہرتا۔

اس میں دو جھوٹ ہیں۔ ایک منشی شمس الدین کے دعوی کو بلا دلیل کہنا۔ یہ ایک ایسا جھوٹ ہے جس کا جھوٹ ہونا مرزا کے پہلے تمام اشتہارات سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ منشی شمس الدین نے یہی کہا تھا کہ طاعون وغیرہ مصیبتیں گناہوں کے سبب نازل ہوتی ہیں، مسلمان توبہ استغفار کریں گے تو امید ہے کہ بلاٹل جائے گی۔ اور یہ بعینہ وہی بات ہے جو مرزا کے ہر ایک اشتہار میں موجود ہے۔ پھر منشی شمس الدین کے دعوی کو بلا دلیل اور ان کو فضول گوٹھہرانا دروغ گوئی نہیں تو اور کیا ہے۔ قطع نظر اس اعتراف وشہادت مرزا کے قرآن کریم خود اس امر پر گواہ ہے کہ مصائب گناہوں کے سبب نازل ہوتے ہیں اور استغفار اور توبہ سے ٹل جاتے ہیں۔ دوسرا جھوٹ مرزا کا یہ کہنا ہے کہ میرا دعوی عیسائیوں اور مسلمانوں کی طرح بے دلیل نہیں ہے۔ ناظرین کو بیان سابق سے بخوبی معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا اپنے دعوی پر کوئی صحیح دلیل نہیں لایا، جو کچھ اس نے کہا غلط کہا ہے، پھر اس کا اوروں کو فضول گو کہنا اور اپنے آپ کو فضول گوئی سے بری ٹھہرانا سفید جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

دسواں جھوٹ مرزا کا یہ کہنا ہے کہ یہ میری وہ باتیں ہیں جن کو میں نے قبل از وقت بیان کیا اور آج پوری ہو گئیں۔ مرزا نے یہ جھوٹ دوبارہ بولا ہے لہذا ہم کو بھی دوبارہ اس کا جھوٹ ظاہر کرنا پڑا۔ ہم نے بیان سابق میں آفتاب نیم روز کی طرح ظاہر کر دیا کہ مرزا نے اس پیش گوئی سے چار سال گذرنے سے پہلے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ جو کہا، پیچھے کہا اور اس میں سے بھی خدا تعالی نے اس کو جھوٹا کر دیا۔

اس مقام پر شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے دعوی نمبر ایک اور دو میں دس جھوٹ ثابت ہو گئے ہیں۔ ان میں سے دو مکررات کو نکال دو، تو آٹھ رہ جاتے ہیں۔ ان (دس یا آٹھ کذب) میں سے ایک کا بھی کذب نہ ہونا مرزا صاحب ثابت کر دیں تو ہم اس کے مقابلہ سے دست بردار ہو جائیں گے۔ وہ نقد انعام چاہے تو نقد بھی (جو وہ ہماری حیثیت کے مطابق تجویز کریں) ہم دینے کو حاضر ہیں۔ ہماری بات مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب جیسی فضول گوئی ولاف زنی نہیں ہے بلکہ ہم سچے دل سے اور حلفیہ وعدہ انعام کرتے ہیں۔

☆ دعوی نمبر سوم: دروغ گوئی نمبر دوم کے بعد مرزا نے ایک اور عربی الہام گھڑ کر پیش کیا ہے جس میں کہا ہے کہ میں خدا کیلئے بمنزلہ اولادہوں، میں اس سے ہوں اور وہ مجھ سے ہے۔ پھر اس الہام کے نتائج وفوائد بیان کرتا ہوا وہ صفحہ ۹ میں کہتا ہے

(۲) دوسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ طاعون اس حالت میں فرو ہوگی جب کہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کرینگے اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذاء اور بدزبانی سے باز آجائیں گے، کیونکہ براہین احمدیہ میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ میں آخری دنوں میں طاعون بھیجوں گا تاکہ ان خبیثوں اور شریروں کا منہ بند کردوں جو میرے رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ محض انکار اس بات کا موجب نہیں ہوتا کہ ایک رسول کے انکار سے دنیا میں کوئی تباہی بھیجی جائے بلکہ اگر لوگ شرافت اور تہذیب سے خدا کے رسولوں کا انکار کریں اور دست درازی اور بدزبانی نہ کریں تو ان کی سزا قیامت میں مقرر ہے اور جس قدر دنیا میں رسولوں کی حمایت میں مری بھیجی گئی ہے وہ محض انکار سے نہیں بلکہ شرارتوں کی سزا ہے۔ اسی طرح اب بھی جب لوگ بدزبانی اور ظلم اور تعدی اور اپنی خباثتوں سے باز آجائیں گے اور شریفانہ برتاؤ ان میں پیدا ہوگا تب یہ تنبیہ اٹھالے جائیں گے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس نمبر میں مرزا نے جو الہام گھڑا ہے اس پر پوری بحث کرنے کا یہ محل نہیں اور اس میں جو کفر کیا ہے اس پر ہمارا ریمارک ہو چکا ہے اور جو اس سے دوسرا نتیجہ نکالا ہے اس میں وہ سہ بارہ جھوٹ بولا جس کا جواب دو دفعہ ہم دے چکے ہیں کہ محض دروغ ہے۔ براہین احمدیہ میں کہیں طاعون کا ذکر نہیں اور نہ مرزا کو مان لینے اور برا نہ کہنے پر طاعون کے دور ہو جانے کا وعدہ ہے، مرزا سچا اور کچھ شرم وغیرت رکھتا ہے تو براہین احمدیہ کی وہ عبارت نقل کرے اور اس کا صفحہ بتاوے جس میں خدا کا یہ قول پایا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ براھین احمدیہ میں خدا تعالی فرماتا ھے، کسی مسخرے کے اس شعر کا مضمون ہے

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا　　　الا یا ایھا الساقی ادر کاساً وناولھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ کا ارشاد اور اس کا مصدر یا مورد براہین؟ لا حول و لا قوۃ الا باللہ

اس مقام میں جو مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ رسولوں کو ایذا رسانی اور ان کے حق میں بدزبانی پر خدا تعالیٰ طاعون بھیجتا ہے، یہ ایک اور جھوٹ وافتراء ہے۔ کیا آنحضرت ﷺ کے حق میں مشرکین مکہ نے کچھ کم بدزبانی کی تھی؟ اور آپ ﷺ کو ایذا رسانی میں کچھ کسر وکمی رکھی تھی۔ پھر مشرکین مکہ پر طاعون کیوں نہ نازل ہوئی؟

یہاں مرزا سے ایک دروغ گوئی (اور اپنے ہی قول کی تکذیب واختلاف بیانی) یہ ہوئی ہے کہ یہاں تو صرف اس کی بدگوئی سے زبان بند کر لینے پر طاعون اٹھانے کا وعدہ کیا ہے اور صفحہ ۶ دافع البلاء میں (جس کی عبارت پہلے نقل ہو چکی ہے) اس کے برخلاف یہ کہا ہے کہ طاعون دور ہونے کا علاج اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ لوگ مرزا کو مسیح موعود مان لیں اور سچے دل سے اس کو قبول کر لیں۔ یہ اختلاف بیانی اپنی دروغ گوئی کا اقرار ہے اور اس امر کا اعتراف واظہار کہ وہ جو کچھ کہتا ہے خدا کی طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ پر افتراء ہے اور اسی وجہ سے اس کے بیان میں جابجا اختلاف واقعہ ہوتا ہے۔

دعویٰ نمبر چہارم: مرزا قادیانی نے اس رسالہ دافع البلاء کے صفحہ ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۶ وغیرہ میں اپنے تمام مخالفوں کو (مسلمان ہیں خواہ عیسائی یا ہندو آریہ وغیرہ) چیلنج کیا اور یہ کہا ہے کہ اگر وہ اپنے خیال میں سچے ہیں تو اپنے اپنے مقامات کی نسبت قسمیہ پیش گوئی کریں کہ ان میں طاعون نہیں آئے گا۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ثابت ہو جائے کہ وہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن ایسا آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گا کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔

اس دعویٰ کا سراسر کذب ہونا قبل ازیں ایسا بیان کیا گیا ہے کہ مرزا کو اس میں دم مارنے کی جگہ نہیں اور اگر وہ شرم کرے تو اس جواب کو پڑھ کر اس کو ڈوب کر مر جانا بہتر معلوم ہو۔ اب اس سے زیادہ ہم کیا کہیں۔

دعویٰ نمبر پنجم۔ اس رسالہ دافع البلاء کے صفحہ ۱۸ میں مرزا قادیانی نے جھوٹی قسم کھا کر خدا پر افتراء کیا اور یہ کہا ہے:

اور میں خدا کی قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت انجیل اور قرآن مجید میں خبر موجود ہے کہ اس وقت آسمان پر خسوف وکسوف ہوگا اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی اور میرا یہی نشان ہے کہ ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دلی میں اور خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ میں اور خواہ بٹالہ میں، اگر وہ قسم کھا کر کہے گا کہ اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہے گا تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار ہوجائیگا

شیخ الاسلام فرماتے ہیں اس نمبر میں جو مرزا قادیانی نے مقامات مذکورہ کی نسبت پیشگوئی کرنے کی درخواست کی ہے اس کا جواب تو ہم پہلے دے چکے ہیں۔ اس مقام میں طالبین حق کو مرزا کی اس دروغگوئی پر اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں اس نے: میرا یہی نشان، کہہ کر اپنے نشان کو اس صورت میں محصور کردیا ہے کہ اس کے مخالف مقامات مذکورہ کی طاعون سے محفوظ رہنے کی حلفیہ پیشگوئی کریں گے تو ان مقامات میں طاعون آئے گا۔ یہ حصر اس بات کی طرف مشعر ہے کہ اگر وہ لوگ ان مقامات کی نسبت پیشگوئی نہ کریں گے تو وہاں طاعون آنا ضروری نہیں اور یہ نتیجہ اس کی اس پیشگوئی کو جھوٹا کرتا ہے کہ بجز قادیان ہر شہر میں ہر مقام میں طاعون آئیگا۔

نیز یہ حصر اس امر کی طرف مشعر ہے کہ اس نشان کے سوا (کہ اگر ان مقامات کی نسبت مخالفین نے پیشگوئی کی تو وہاں ضرور طاعون آئے گا) اور کوئی نشان اس کو نہیں دیا گیا۔ اس سے دوسرے نشان (جن کی تعداد وہ دس ہزار بتاتا ہے) ظاہر ہونے کے دعوی اور خاص کر طاعون کے متعلق اس کا اس نشان کا دعوی کہ وہ قادیان میں نہ آئے گا، یا جو شخص اس کو مسیح موعود مان لیگا وہ طاعون سے محفوظ رہیگا، یہ سب کے سب دعوی دروغ ٹھہرتے ہیں، اور معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی نشان نہیں ملا۔ جیسا موقعہ وہ پاتا ہے ایسے موقعہ کا نشان از خود گھڑ لیتا ہے۔

اس نے تو اس نشان (بالمقابلہ دعا کے بعد طاعون آنے کے دعوی) کے وقت یہ سمجھا تھا کہ میرے مخاطب کوئی نہ کوئی مذہب رکھتے ہیں، ان کا مذہب ایسے دعوے کرنے سے ان کو ضرور مانع ہوگا۔ اور وہ دنیا کی شرم اور عقل بھی رکھتے ہیں، وہ شرم وعقل بھی ان کو اس دعوی کی اجازت نہ دے گی، تو اس سے میرا بول بالا ہوگا، اور ایک نشان قائم ہوگا۔ مگر اس کو بحکم و ما کید الکافرین الا فی ضلال یہ نہ سوجھا کہ میرے اس دعوی سے میرے باقی نشانوں کا دعوی باطل ہوجائے گا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ سطور بالا میں مرزا نے قسم کھائی ہے اور اپنے قسمیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی پر توریت انجیل وقرآن اورانبیا کی شہادت دی ہے، اس کے مقابلہ میں، میں بھی خدا کی قسم کھاتا ہوں اور یہ کہتا ہوں اشھد باللہ للہ انّ المرزا غلام احمد لیس بمسیح و لیس بملھمم بل ھو ر جل یفتری علی اللہ کذ با و لا یکمنان یکون مثل ھذا المفتری علی اللہ ملھماً ۔میں محض حسبۃً للہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد مسیح موعود نہیں ہے اور نہ وہ خدا کی طرف سے ملہم ہے بلکہ وہ ایسا ایک شخص ہے جو دعوی الہام میں خدا تعالی پر افتراء کرتا ہے اور ایسے مفتری کا خدا کی طرف سے مہلم ہونا عقلاً وشرعاً ناممکن ہے۔

براہین کے ریویو پر ریویو:

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ ریویو براہین احمدیہ میں (جس کو جلدے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کر چکا ہوں اور اس کے اصول دلائل کو میں اب تک صحیح سمجھتا ہوں اور اسی وجہ سے اس کی اشاعت کرتا ہوں) جو میں نے مرزا کے ملہم ہونے کو ممکن سمجھا تھا، تو وہ اس وقت تک تھا کہ مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعوی نہ کیا تھا، اور نہ نبوت اور رسالت کا اس کو دعوی تھا، اور نہ انبیاء علیھم السلام خصوصاً حضرت مسیح پر فوقیت کا اس کو دعوی تھا، اور نہ کوئی ایسا عقیدہ یا عمل جو اس کو دائرہ اسلام سے خارج کرے، اس نے ظاہر کیا تھا۔اور حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت اس نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ میں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا تھا : ھو الذی ارسل رسو له با لھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلّه یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کا ملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائیگا۔الخ

اور جب سے وہ مسیح موعود خود بن بیٹھا ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کو برملا گالیاں دینے لگ گیا ہے۔ ان کو بدچلن، بدزبان، شرابی، موٹی عقل والا، جھوٹ بولنے والا، زنا کار عورتوں کے خون سے وجود پذیر، کنچنیوں سے صحبت رکھنے والہ، وغیرہ (نقل کفر، کفر نہ باشد، یہ بعینہ مرزا کے الفاظ ہیں، دیکھو اس کا ضمیمہ انجام آتھم ص۴ و۶ وغیرہ) اور آنحضرت ﷺ پر علم یاجوج ماجوج ودجال وغیرہ میں فوقیت کا مدعی ہوا ہے اور جھوٹ بولنے میں، کتابوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے حوالے دینے میں، اپنی نظیر آپ ہی ہو گیا ہے۔ تب سے وہ اس ریویو کا محل نہیں رہا۔ ایسے شخص کا ملہم ہونا ان ہی آیات قرآن، جن سے ریویو براہین احمدیہ میں استدلال کیا گیا ہے جیسے آیت هل انبّئكم على من تنزل الشياطين تنزل على كلّ افاك اثيم ۔ وغیرہ کی شہادت سے ناممکن ومحال ثابت ہے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں یہ اس ریویو پر ہمارا مختصر ریویو ہے۔ تفصیلی ریویو بھی ہم اس ریویو پر کرنا چاہتے ہیں جو بوقت فرصت ہوگا۔ اسی ریویو میں اس کے ایک خلیفہ سیالکوٹی کے ریویو پر بھی ریویو ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور اس کے دعوی قسمیہ کے مقابلہ میں اس مقام میں صرف یہ کہنا (جو پہلے بھی بار ہا گیا ہے) کافی ہے کہ اس دعوی میں اس نے محض دروغ سے کام لیا ہے۔ اس کے ملہم ہونے کی شہادت نہ قرآن میں ہے، نہ توریت میں، نہ انجیل میں ہے اور نہ کسی اور نبی نے یہ شہادت دی ہے۔ ہم اس مقام پر لعنة الله على الكاذبين کہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ وہ اپنے دعوی کی کوئی تفصیل کرتا اور آیات قرآن وتوریت وانجیل اور شہادت نبیوں کا کوئی حوالہ دیتا تو ہم بھی تفصیل سے اس دعوی کا رد کرتے۔

ہماری اس بحث وبیان سے ثابت ہوا کہ رسالہ دافع البلاء میں جو کچھ اس نے کہا ہے وہ محض دروغ ہے۔ اب ہم اس کی باقی تحریرات کے دروغ ظاہر کرتے ہیں۔

کشتی نوح کا تجزیہ

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ طاعون کے موضوع پر مرزا قادیانی کی چھٹی تحریر اس کا ۷۶ صفحات کا رسالہ کشتی نوح ہے جس میں ۹ صفحہ تک تو طاعون کے متعلق پرانے دروغ ہیں اور باقی کا اکثر حصہ پرانی لاف زنیاں ہیں کہ میں وہ ہوں، اور یہ ہوں اور میں نے فلاں پیشگوئی کی جو سچی نکلی اور مجھے مجسٹریٹ گرداسپور کی عدالت میں کرسی ملی اور میرے مخالف کو نہ ملی، وغیرہ۔

اس کے صفحہ ایک اور دو میں قادیانی نے کہا ہے:

شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے اپنی رعایا پر رحم کر کے دوبارہ طاعون سے بچانے کیلئے ٹیکا کی تجویز کی اور بندگان خدا کی بہبودی کیلئے کئی لاکھوں روپئہ کا بوجھ اپنے سر پر ڈال لیا۔ درحقیقت یہ وہ کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کا شکر گذاری سے استقبال کرنا دانش مندر رعایا کا فرض ہے، اور سخت نادان اور اپنے نفس کا وہ شخص دشمن ہے کہ جو ٹیکا کے بارے میں بدظنی کرے کیونکہ یہ بارہا تجربہ میں آچکا ہے کہ یہ محتاط گورنمنٹ کسی خطرناک علاج پر عمل درامد کرانا نہیں چاہتی بلکہ بہت سے تجارب کے بعد ایسے امور میں جو تدبیر فی الحقیقت مفید ثابت ہوتی ہے اسی کو پیش کرتی ہے۔سو یہ بات اہلیت اور انسانیت سے بعید ہے کہ جس سچی خیرخواہی کیلئے لکھوکہا روپیہ گورنمنٹ خرچ کرتی ہے اور کر چکی ہے اس کی یہ داد دی جائے کہ گویا گورنمنٹ کو اس سردردی اور صرف زر سے اپنا کوئی خاص مطلب ہے۔ وہ رعایا بدقسمت ہے کہ بدظنی میں اس درجہ تک پہنچ جائے۔ کچھ شک نہیں کہ اس وقت تک جو تدبیر اس عالم اسباب میں اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھ آئی وہ بڑی سے بڑی اور اعلیٰ سے اعلیٰ یہ تدبیر ہے کہ ٹیکہ کر دیا جائے۔ اس سے کسی طرح سے انکار نہیں ہوسکتا کہ یہ تدبیر مفید پائی گئی ہے اور بپابندی رعایت اسباب تمام رعایا کا فرض ہے کہ اس پر کاربند ہوکر وہ غم جو گورنمنٹ کو ان کی جانوں کیلئے ہے اس سے اس کو سبک دوش کریں۔ لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں ہم ٹیکہ کراتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کیلئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چاردیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوے سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کیلئے مت دلگیر ہو۔ یہ حکم الٰہی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کیلئے اور ان سب کیلئے جو ہمارے گھر کے چار دیوار میں رہتے ہیں، ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ جیسا میں ابھی بیان کر چکا ہوں آج سے ایک مدت پہلے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیوار میں ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دست کش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اس کے مامور کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خودسر اور خودپسند نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو۔ اور اس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا کہ عموماً قادیان میں سخت بر باد افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت سے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے، مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا ان کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم میں ہو، ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کریں گے کہ نسبتاً و مقابلۃً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جس کی نظیر نہیں۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ پھر صفحہ ۳ کشتی نوح میں مرزا قادیانی نے کہا ہے:

اس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ طاعون وغیرہ امراض میں علاج کرنا گناہ نہیں ہے بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کوئی ایسی مرض نہیں جس کیلئے خدا نے دوا پیدا نہیں کی۔ لیکن میں اس بات کو معصیت جانتا ہوں کہ خدا کے اس نشان کو ٹیکا کے ذریعہ سے مشتبہ کر دوں جس نشان کو وہ ہمارے لئے زمین پر صفائی ظاہر کرنا چاہتا ہے اور میں اس کے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک عزت کر کے ٹیکا کی طرف رجوع کرنا نہیں چاہتا اور اگر میں ایسا کروں تو یہ گناہ میرا قابل مواخذہ ہوگا کہ میں خدا کے اس وعدہ پر ایمان نہ لایا جو مجھ سے کیا گیا اور اگر ایسا ہو تو پھر تو مجھے شکر گذار اس طبیب کا ہونا چاہیے جس نے یہ نسخہ ٹیکا کا نکالا، نہ خدا کا شکر گذار جس نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ ہر یک جو اس چار دیوار کے اندر ہے۔ میں اسے بچاؤں گا۔

میں بصیرت کی راہ سے کہتا ہوں کہ اس قادر خدا کے وعدے سچے ہیں اور میں آنیوالے دنوں کو ایسا دیکھتا ہوں کہ گویا وہ آچکے ہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی طرح طاعون سے نجات پاویں اور اگر گورنمنٹ کو آئندہ کسی وقت طاعون سے نجات پانے کے ٹیکا سے بہتر کوئی تدبیر مل جائے تو وہ خوشی سے اسی کو قبول کرے گی۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ یہ طریق جس پر خدا نے مجھے چلایا ہے اس گورنمنٹ عالیہ کے مقاصد کے برخلاف نہیں ہے اور آج سے بیس برس پہلے اس بلائے عظیم طاعون کی نسبت میری کتاب براہین میں بطور پیشگوئی یہ خبر موجود ہے اور اس سلسلہ کیلئے خاص برکات کا وعدہ بھی موجود ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۸ و ۵۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ پھر صفحہ ۵ کشتی نوح میں مرزا قادیانی نے کہا ہے: کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاذونادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بذریعہ طاعون کوئی فوت ہو جائے تو نشان کے قدرومرتبہ میں کوئی خلل آئے گا۔ کیونکہ پہلے زمانوں میں موسے اور یشوع اور آخر میں ہمارے نبی ﷺ کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے تلوار اٹھائی اور صدہا انسانوں کے خون کیے، ان کو تلوار سے ہی قتل کیا جائے اور نبیوں کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین کے اہل حق بھی ان کی تلوار سے قتل ہوئے تھے مگر بہت کم، اور اس قدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہیں آیا تھا۔ پس ایسا ہی اگر شاذونادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بعض کو بباعث اسباب مذکورہ طاعون ہو جائے تو ایسی طاعون نشان الٰہی میں کچھ بھی حرج انداز نہیں ہوگی۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ پھر صفحہ ۹ کشتی نوح میں مرزا قادیانی نے کہا ہے:

بالآخر یاد رہے کہ ہم اس اشتہار میں اپنی جماعت کو جو مختلف حصوں پنجاب اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے، ٹیکا لگوانے سے منع نہیں کرتے۔ جن لوگوں کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم ہو ان کو ضرور ٹیکا کرانا چاہیے اور گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی چاہیے اور جن کو اپنی رضامندی پر چھوڑا گیا ہے اگر وہ اس تعلیم پر پورے قائم نہیں ہیں جو ان کو دی گئی ہے، تو ان کو بھی ٹیکا کرانا مناسب ہے تا وہ ٹھوکر نہ کھاویں اور تا وہ اپنی خراب حالت کی وجہ سے خدا کے وعدہ کی نسبت لوگوں کو دھوکہ نہ دیں۔ اور اگر یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو میں بطور مختصر چند سطریں نیچے لکھ دیتا ہوں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ان عبارات کشتی نوح میں تین باتیں نوٹس لینے کے لائق ہیں۔

اول جو ناظرین کے یاد رکھنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ اس نے پہلے چار صفحہ رسالہ میں ٹیکہ لگوانے کی تجویز گورنمنٹ کی نہایت تعریف کی ہے اور اس کو اعلیٰ درجہ کی تدبیر اور مفید کہا ہے اور سوائے اپنے اور اپنی جماعت کے پورے تابعین کے، کسی کو اس ٹیکہ لگوانے سے منع نہیں کیا۔ بلکہ اپنی جماعت سے بھی ان لوگوں کو جن کو گورنمنٹ کا قطعی حکم ٹیکہ لگوانے کا ہو، نہیں روکا۔ بلکہ حکم گورنمنٹ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اور اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے ان لوگوں کو جو اس کی تعلیم پر پورے قائم نہیں، نیز حکم دیا ہے کہ وہ ٹیکہ لگوائیں گو گورنمنٹ کی طرف سے ان کو حکم قطعی نہ ہو اور ان کو ان کی رضامندی پر چھوڑا گیا ہو۔

ٹیکا لگوانے سے اس نے خاص کر ان ہی لوگوں کو منع کیا ہے جو اس کے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں اور وہ اس کی تعلیم کے پورے پابند ہیں۔ اس سے مرزا کے اس دعوی کا جھوٹ ہونا ثابت ہوگا جو اپنی ساتویں تحریر رسالہ مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۴۲ و ۴۵ میں اس نے کیا اور کہا ہے کہ ٹیکا لگوانے کا میں نے خلاف کیا اور یہ کہا کہ ٹیکہ لگوانے میں خیر وعافیت نہیں ہے، تب اس کا اثر باطل ہوا۔

دوسری بات لائق توجہ یہ ہے کہ اس مقام میں اس نے اپنے موضع قادیان اور اپنے دیگر پیروان پر طاعون وارد ہونے کی صورت میں وہ چار عذرات گھڑ کر تیار کر لئے ہیں، جن کا ماحصل مضمون صفحہ ۱۸ وغیرہ میں بیان کیا اور ان کی اصل عبارت نقل کرنے کا وعدہ دیا تھا۔ اس مقام میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ عذرات بدتر از گناہ کا مصداق ہیں۔ الہام ۶ فروری ۱۸۹۸ء کے چار پانچ برس بعد ان عذرات کو پیش کرنا نہایت شرمناک حیلہ ہے۔

اگر الہام ۶ فروری ۱۸۹۸ء (جس میں قادیان کو بچانے کا وعدہ کیا ہے) یا اس کے مابعد کے الہامات (جن میں بقول مرزا، مرزا کے تمام پیروان کو بچانے کا وعدہ ہے)، خدا تعالی ملہم الصادقین عالم الغیب کی طرف سے ہوتے تو ان میں پہلے سے عام اور مطلق وعدہ نجات اہل قادیان یا عام پیروان مرزا درج نہ ہوتا، بلکہ جن لوگوں کو خدا تعالی مخلص صادق نہ جانتا ان کو پہلے ہی سے مستثنی کر کے خاص کر صادق مخلصوں کو وعدہ نجات دیتا، اور طاعون کا وہ قسم بھی بتا دیتا جس سے لوگوں کو بچانے کا وعدہ تھا، اور پھر چار پانچ سال کے بعد اس کو یہ کہنا نہ پڑتا کہ جس طاعون سے قادیان اور جماعت مرزا کو بچانے کا وعدہ ہے اس سے مراد طاعون جارف (جھاڑو دینے والا) اور تباہی لانے والا اور کتوں کی موت مارنے والا اور لوگوں کو گھروں سے نکالنے والا ہے، نہ معمولی طاعون جو قادیان اور مرزا کی جماعت میں بھی آسکتا ہے۔ اور جو جماعت مرزا طاعون جارف سے بچائے گی اس سے فلاں فلاں اشخاص (مثلاً چاروں خلفاء نورالدین، محمد احسن، وغیرہ، یا آپ کے گھر والے وغیرہ) مراد ہیں جو مخلص ہیں، یا فلاں فلاں اشخاص ان میں سے خارج ہیں جو غیر مخلص ہیں، یا وہ لوگ مراد ہیں جو مرزا کی چار دیواری کے اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہیں اور وہ صرف لنگر کی روٹی کی خاطر مرزا کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے۔

اور جو لوگ باوجود مخلص صادق ہونے کے طاعون میں مبتلاء ہوں گے وہ نسبتاً مرزا کے مخالفوں سے کم ہوں گے۔کیا خدا تعالی کو جس نے بشہادت وعلّم آدم الاسماء کلّھا آدم اور تمام بنی آدم کو تمام الفاظ سکھائے ہیں یہ الفاظ پہلے الہام کے وقت اور اس کے بعد چار سال تک یاد نہ تھے یا وہ بھول گیا تھا اور غلطی سے یہ الفاظ درج الہام نہ کر سکا تھا

یہ بات کوئی مسلمان (بلکہ کوئی عیسائی ہندو بھی جو خدا تعالی کو مانتا ہوگا) تجویز نہیں کر سکتا لہذا ان الفاظ سے جو چار سال بعد کہے گئے ہیں ثابت ہوتا ہے کہ وہ الہام اور اس کی تشریح میں یہ الفاظ، خدا کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ یہ الہامات اور ان کی تشریحات مرزا کی اپنی من گھڑت ہیں یا اس کو ذلیل کرنے والے معلم الملکوت کی طرف سے ہیں جن کو الہام گھڑنے کے وقت یہ چار باتیں معلوم نہ تھیں۔

ا۔ یہ کہ قادیان میں بھی طاعون آئے گا

۲۔ یہ کہ وہ خاص کر چار دیواری میں رہنے والوں اور لنگر کی روٹیوں کی خاطر ہاں میں ہاں ملانے والوں میں بھی اپنا کرشمہ دکھائے گا۔

۳۔ یہ کہ مرزا کی جماعت خارج از قادیان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مخلص نہیں، منافق ہیں۔

۴۔ بعض مخلص صادق اور فدائی بھی طاعون میں مبتلا ہونے والے ہیں۔ جن کی وجہ ابتلاء خدا تعالی ہی کو معلوم ہے کسی دوسرے کو معلوم نہیں ہو سکتی (یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر کشتی نوح کے صفحہ ۲ سطر ۱۵ میں ہے)

قادیانی اور اس کے ملہم کو ان چاروں باتوں کا پہلے الہام کے وقت سے چار سال تک علم نہ ہونا اور خاص کر چوتھی بات کا اب تک (یعنی الہام ۶ فروری ۱۸۹۸ء سے چھٹے سال ۱۹۰۳ء تک) علم نہ ہونا، قطعی یقین دلاتا ہے کہ یہ الہام من جانب اللہ ہر گز نہیں ہے بلکہ یہ مرزا اور اسکے ملہم کا اپنا من گھڑت ہے۔

مجھے اس مقام میں ایک حکایت یاد آئی ہے جو بارہا سنی گئی ہے کہ ایک مرشد عیار نے جو رسول نمائی کا مدعی تھا چند عقل کے اندھوں سے اس وعدہ پر بہت سا مال مارا کہ میں تم کو فلاں وقت فلاں مجلس میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرادونگا۔ وہ احمق اس امید پر اپنی اپنی جیبیں خالی کر کے مجلس ومقام موعود پر جمع ہو گئے تو وہ عیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص بولا کہ آنحضرت ﷺ عنقریب اس مجلس میں تشریف لاکر رونق افروز ہوں گے مگر جو شخص حلال زادہ ہوگا اسی کو آپ ﷺ کا جمال باکمال نصیب ہوگا اور جو حرامی (ولدالحرام) ہوگا وہ زیارت سے محروم رہے گا۔ یہ سن کر وہ سب دم بخود ہوگئے۔ کوئی نہ نکلا جو زیارت ہونے کی نفی کرتا۔

مرزا قادیانی اس مرشد کا بھی مرشد نکلا۔ اس نے تو ایک ڈھکوسلہ (حلال زادہ ہونے کی شرط) بنایا تھا۔ مرزا نے ایسے چار ڈھکوسلے (یہ چار عذرات) تیار کئے ہیں جن کو ہر شخص کے مبتلائے طاعون ہونے پر وہ پیش کر سکتا ہے۔ چنانچہ ان عذرات کی تقریر جو مرزا کر سکتا ہے سابق میں نقل ہو چکی ہے۔

تیسری بات ان عبارات کشتی نوح میں لائق توجہ وہ ہے جو اس کے صفحہ ۳ و ۵ میں ہے کہ آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بصفحہ ۵۱۸ و ۵۱۹، اس طاعون کی خبر درج ہے اور مسیح موعود کے وقت طاعون آنے کی خبر انجیل اور بعض صحیفوں میں بھی موجود ہے۔

ناظرین! یہ جھوٹ ہے، ان کتابوں میں ہرگز یہ خبر درج نہیں ہے۔ براہین احمدیہ کے مقامات مذکورہ کی عبارت تو ہم پہلے ہی نقل کر چکے ہیں جس سے ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ دروغ بے فروغ ہے۔ انجیل وغیرہ کی عبارات جس کا حوالہ مرزا نے حاشیہ صفحہ ۵ میں دیا ہے، اس مقام میں نقل کئے جاتے ہیں۔

مکاشفات ۲۲۔۸ کی یہ عبارت ہے: اور دیکھ مجھ یوحنا نے ان چیزوں کو دیکھا اور سنا اور جب میں نے سنا اور دیکھا تب اس فرشتہ کے پاؤں پر جس نے مجھے یہ چیزیں دکھائیں سجدہ کرنے کو گرا۔

ناظرین اس عبارت کو دیکھیں اور انصاف سے کہیں کہ اس میں مسیح موعود کے وقت میں طاعون یا موت آنے کا کہاں ذکر ہے۔ اس آیت کے آگے اور پیچھے بھی تمام باب میں طاعون کا ذکر نہیں ہے۔

اور انجیل متی ۲۲۔۷ میں صرف مری کا لفظ ہے۔ (انجیل متی کی انگریزی عبارت یوں ہے

And as he sat upon the mount of Olives, the disciples came unto him privately, saying "Tell us, when shall these things be? and what shall be the sign of thy coming, and of the end of the world?

And Jesus answred and said unto them, "Take heed that no man deceive you.

For many shall come in my name, saying, I am Christ; and shall deceive many.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

And ye shall hear of wars and rumours of wars; see that ye be not troubled; for all these things must come to pass, but the end is not yet.

For nations shall rise against nation, and kingdom against kingdom; and there shall be famines, and pestilences, and earthquakes in diverse places.

All these are the beginning of the sorrows.

Then shall they deliver you up to be afflicted and shall kill you; and ye shall be hated of all nations for my name's sake.

And then shall many be offended and shall betray one another, and shall hate one another.

And many false prophets shall rise, and shall deceive many. (Matthew, 24:7-11)

Then if any man shall say unto you, Lo, here is Christ, or there; believe it not.

For there shall arise false Christs and false prophets, and shall shew great signs and wonders, insomuch that, 'if it were possible, they shall deceive the very select.

Behold, I have told you before.

Wherefore if they shall say unto you, Behold, he is in the desert; go not forth; behold he is in the secret chambers; believe it not.

For as the lightening cometh out of the east, and shineth from unto the west, so shall also the coming of the son of man be. (Mathew, 24:23- 27)

اس عبارت کو پڑھنے سے محسوس ہوتا ہے یہ مرزا صاحب جیسے جھوٹے نبیوں اور کاذب مسیحوں کے آنے کی پیشگوئی ہے جن کے آنے کے بعد حضرت مسیح ابن مریمؑ تشریف لائیں گے۔ بہاء)

زکریا۔۱۴۔۱۲ میں مری کا لفظ ہے۔ مگر مری خاص طاعون کو نہیں کہا جاتا، ہیضہ سے بھی مری ہوتی ہے، جو طاعون نہیں کہلاتا۔ بخار سے بھی مری ہوتی ہے جو طاعون نہیں کہلاتا۔ طاعون تو خاص کر اس زہریلے زخم کا نام ہے جو ایک دنبل کی طرح بدن میں نکلتا ہے۔ مرزا نے خود طاعون، طعن اور زخم کو کہا ہے۔ اس کی اعجاز احمدی کے صفحہ ۶۳ میں یہ شعر موجود ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضی اللہ ان الطعن با لطعن بیننا

فذلک طاعون اتا ھم لیبصروا

اوراس شعر کا ترجمہ خود مرزا قادیانی نے ان الفاظ سے کیا ہے:

خدانے یہ فیصلہ کیا ہے کہ طعن کی سزا طعن ہے پس یہ وہی طاعون کہ ان کے ملک میں پہنچ گئی ہے تا کہ ان کی آنکھیں کھلیں۔

اب ناظرین دادانصاف دیں اور یہ کہیں کہ ان حوالہ جات میں مرزانے جھوٹ بولا ہے یا کچھ سچ کا بھی اس میں شائبہ ہے۔

کیا قادیانی ہی مریم اورابن مریم ہے؟

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ درج بالا اکاذیب کے بعد صفحہ ۱۰ کشتی نوح سے صفحہ ۷۶ تک مرزا قادیانی نے اپنی اس تعلیم کی تفصیل کی ہے جس کی پابندی سے اپنے مریدوں کو طاعون سے بچانے کا وعدہ دیا ہے۔ اس تعلیم میں کچھ تو عام اخلاقی اصول وہدایات واحکام اسلام ہیں جو ناواقفوں کے پھنسانے کیلئے حلوہ بنا کر اس نے دکھایا ہے اور باقی ماندہ اکثر حصہ اس حلوے میں زہر ہے اور اس کے وہ عقائد کفریہ ہیں جو اس کے مذہب جدید کا مدار ہیں۔ مثلاً میں مسیح بن مریم ہوں اور میں نے فلاں پیش گوئی کی جو سچی نکلی، اور میری تائید خدا کی طرف سے یوں ہوئی۔ وغیرہ

اوراپنے مسیح بن مریم ہونے کے ثبوت میں اس نے قرآن کی ایک آیت سورہ تحریم سے پیش کی ہے اوراس کی تشریح وتائید میں چندالہامات مندرجہ براہین کونقل کیا ہے۔

آیت سورہ تحریم جس کا وہ حوالہ دیتا ہے، یہ ہے: ضر ب اللّٰہ مثلاً لّلّذ ین کفروا امرأۃ نو ح و امرأۃ لوط ۔ کا نتا تحت عبد ین من عبا د نا صا لحین فخا نتاھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئاً وّ قیل ا د خلا النّار مع الدّا خلین۔ و ضر ب اللہ مثلاً لّلّذین امنوا امر أۃ فر عون۔ اذ قالت ربّ ابن لی عند ك بیتاً فیالجنّۃ و نجّنی من فرعون و عملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ونجّني من القوم الظّالمين۔ و مريم بنت عمران الّتی احصنت فرجها فنفخنا فيه من رّوحنا و صدّقت بكلمات ربّها وكتبه و كانت من القانتين۔ (تحریم۔ع ۲)۔

ارشاد ہے کہ خدا تعالیٰ نے کافروں کی مثال (دو عورتوں) حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی عورت کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے (دین میں) ان کی خیانت کی۔ تو وہ دونوں ان کے کام نہ آئے اور ان کو قیامت کے دن کہا جائے گا کہ دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ (اس تمثیل سے خدا تعالیٰ کا مقصود یہ ہے کہ کافروں کو کفر کی سزا ملے گی اس سزا میں ان کے رشتہ داروں (پیغمبر ہی کیوں نہ ہوں) کے درجہ اور نیکی کا کچھ لحاظ نہ ہوگا) اور مومنوں کی مثال ایک فرعون کی عورت کو ذکر فرمایا جب کہ اس نے کہا تھا کہ خدایا میرے لئے جنت میں گھر میں بنا، مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے، (جو شوہر زوجہ سے کرتا ہے یا ہر ایک اس کا عمل بد یعنی کفر و تعذیب مومنین وغیرہ)، اور اس ظالم قوم سے بچا (جس سے مقصود خداوندی یہ ہے کہ مومنوں کو ان کے قرابتیوں کا کفر کوئی نقصان نہیں پہنچاتا، جب وہ اپنے ایمان پر پختہ و قائم رہیں) دوسری مریم بنت عمران کو ذکر کیا جس نے اپنی شرم گاہ کو بچایا اور خدا کے حکموں پر ایمان قائم رکھا تو خدا نے بلا واسطہ شوہر اس کو فرزند عطا کیا (اس تمثیل سے بھی مقصود خداوندی، امام بغوی، امام بیضاوی، امام رازی وغیرہ نے تو پہلی مثالوں کا مقصود بتایا ہے کہ مریم کا ایمان احکام خداوندی پر قائم رہا تو ان کو ان کی قوم (جو ان کو پوجتی تھی یا ان کے بیٹے مسیح کو خدا کہتی تھی) کے کفر نے نقصان نہ پہنچایا مگر خاکسار اس رائے اکابر کو مسلّم رکھ کر یہ بھی مقصود خداوندی سمجھا ہے کہ جو مومن کامل ہوگا اور احکام الٰہی کی پوری پیروی کرے گا اور پیروی پر قائم و مستحکم رہے گا (جیسا کہ مریم تھیں) اس کو خدا تعالیٰ ظاہری اسباب دنیاوی کی وساطت کے بغیر بھی ظاہری و باطنی دینی و دنیوی نعمتیں عطا کرے گا، جیسا کہ مریم کو بلا واسطہ شوہر فرزند عطا کیا)

اس آیت کی نسبت نہ آج تک کسی مسلمان نے کہا اور نہ آئندہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ آیت کسی خاص شخص یا اشخاص کے حق میں ہے، اور نہ کسی نے یہ کہا کہ اس تمثیل سے خداوند کا یہ مقصود ہے کہ مریم کی طرح کوئی مرد یا کوئی عورت بلا شوہر بچہ جنے گی اور وہ بچہ ابن مریم کہلائے گا۔ یہ معنے نہ اس آیت کے الفاظ سے ثابت ہوتے ہیں اور نہ اس کی تمثیل یا تشبیہ سے، کیونکہ وجہ تمثیل و تشبیہ صرف بعض امور میں مشابہت ہوتی ہے، نہ مشبہ و مشبہ بہ میں کل امور و صفات مشبہ بہ میں مشابہت و مشارکت۔ مثلاً کوئی زید کو شیر کہے تو اس سے مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ زید شجاع اور بڑا بہادر ہے، اس تشبیہ سے یہ مقصود نہیں ہوتا اور نہ کوئی یہ مقصود سمجھ سکتا ہے کہ زید کو شیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسی دم بھی لگی ہوئی ہے اور شیر کے سے ناخن و دانت بھی ہیں جن سے وہ چیرتا اور کاٹتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ آیت کے اصل معنی ناظرین نے سن لئے تو اب وہ یہ سنیں کہ مرزا قادیانی اس آیت کے کیا معنی کرتا اور اس سے اپنا ابن مریم ہونا کیونکر نکالتا ہے۔وہ کشتی نوح کے صفحہ ۴۴۔۴۵۔۴۶ وغیرہ میں کہتا ہے: اسی کی طرف سورہ تحریم میں بھی اشارہ ہے کہ بعض افراد امت کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ مریم صدیقہ سے مشابہت رکھیں گے جس نے پارسائی اختیار کی۔تب اس کے رحم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور عیسے اس سے پیدا ہوا، اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس امت میں ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اس کو ملے گا پھر اس میں عیسے کی روح پھونکی جائے گی تب مریم میں سے عیسے نکل آئے گا۔یعنی وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہو جائیگا، گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسے ہونے کا بچہ دیا اور اس طرح پر وہ ابن مریم کہلائے گا جیسا کہ براہین احمدیہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا اور اسی کی طرف اشارہ ہے الہام صفحہ ۲۴۱ میں اور وہ یہ ہے: انّی لك هذا یعنی اے مریم تو نے یہ نعمت کہاں سے پائی۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے صفحہ ۲۲۶ میں یعنی اس الہام میں کہ: هزّ اليك بجذ ع النّخلة یعنی اے مریم کھجور کے تنہ کو ہلا۔

اور پھر اس کے بعد صفحہ ۴۹۶ براہین احمدیہ میں یہ الہام ہے: یا مریم اسکن انت وزوجك الجنّة نفخت فيك من لّدنّی روح الصّدق یعنی اے مریم تو مع اپنے دوستوں کے بہشت میں داخل ہو، میں نے تجھ میں اپنے پاس سے صدق کی روح پھونک دی۔خدا نے اس آیت میں میرا نام رو ح الصّدق رکھا ، یہ اس آیت کے مقابل پر ہے کہ نفخنا فيه من روحنا پس اس جگہ گویا استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسے کی روح جا پڑی جس کا نام روح الصدق ہے،

پھر سب کے آخر صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں وہ عیسی جو مریم کے پیٹ میں تھا، اس کے پیدا ہونے کے بارے میں الہام ہوا: يا عيسے انی متو فّيك و را فعك الى و جا عل الّذين اتّبعو ك فوق الّذين كفروا الى يو م القيا مة

اس جگہ میرا نام عیسی رکھا گیا اور اس الہام نے ظاہر کیا کہ وہ عیسے پیدا ہو گیا جس کی روح کا نفخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۴۹۶ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ پس اس لحاظ سے میں عیسی بن مریم کہلایا کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریمی حیثیت سے خدا کے نفخ سے پیدا ہوئی دیکھو صفحہ ۴۹۶ اور صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔

اوراسی واقعہ کو سورہ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسی ابن مریم اس امت میں اسی طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جاوے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسے کی روح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریمیت کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسے کی روحانیت میں تولد پائے گا۔ اوراس طرح پر وہ عیسے بن مریم کہلائے گا۔ یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارے میں ہے جو قرآن مجید یعنی سورہ تحریم میں اس زمانہ سے تیرہ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے اور پھر براہین احمدیہ میں سورہ التحریم کی ان آیات کی خدا تعالی نے خود تفسیر فرمادی ہے۔ قرآن مجید موجود ہے ایک طرف قرآن مجید رکھو اور ایک طرف براہین احمدیہ کو اور پھر انصاف اور عقل اور تقوی سے سوچو کہ وہ پیش گوئی جو سورۃ تحریم میں ہے یعنی یہ کہ اس امت میں بھی کوئی فرد مریم کہلائے گا اور پھر مریم سے عیسے بنایا جائے گا، گویا اس میں سے پیدا ہوگا وہ کس رنگ میں براہین احمدیہ کے الہامات سے پوری ہوئی۔ کیا یہ انسان کی قدرت ہے؟ کیا یہ میرے اختیار میں تھا اور کیا میں اس وقت موجود تھا، جب کہ قرآن مجید نازل ہورہا تھا، تا میں عرض کرتا کہ مجھے ابن مریم بنانے کیلئے کوئی آیت اتاردی جائے۔ اوراس اعتراض سے بھی سبک دوش کیا جائے کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے۔ اورکیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہوسکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افتراء کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسے کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ اب میں مریم سے عیسے بن گیا۔ اے عزیزو! غور کرو اور خدا سے ڈرو، ہرگز یہ انسان کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ اگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت، جس پر ایک زمانہ گذر گیا، مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں کہتا کہ عیسی ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل کمزور ہوجائے گی، اس لئے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو ونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۸۶ میں درج ہے، مریم کی طرح عیسے کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسے بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرّ خفی کی مجھے خبر نہ دی حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل ہے، میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی، مگر مجھے اس کے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا، تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو، وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا، مخالفوں کیلئے قابل استناد نہیں کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الٰہی کا یہی تقاضا تھا کہ براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آئے مگر جب وقت آ گیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے: تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں، یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بتصریح لکھا گیا ہے۔

اس جگہ ایک اور الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں؟ لیکن یہ یاد رہے کہ صدہا لوگوں کو میں نے سنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے اور وہ اس زمانہ کا ہے جب کہ مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا، پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فاجاءها المخاض الی جذع النّخلة قالت یا لیتنی متّ قبل هذا و کنت نسیاً منسیا یعنی پھر مریم کو جو، مراد اس عاجز سے ہے، دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی، یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا، جنکے پاس ایمان کا پھل نہ تھا، جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا، تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا، یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا میں مولویوں کی طرف سے بہ ہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعویٰ کی برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت سورہ تحریم میں خدا تعالی کی یہ مراد ہے کہ امت محمدیہ میں ایک شخص (مرزا غلام احمد) مریم کے مشابہ ہوگا اور وہ پہلے دوسال تک مریم کہلائے گا پھر اس میں عیسے کی روح پھونکی جائے گی تو وہ حاملہ ہو جائے گی اور اس سے دس مہینے بعد عیسے پیدا ہوگا۔ اور وہی شخص جو مریم کہلاتا تھا، عیسے بن جائے گا اور ابن مریم کہلائے گا۔ پھر اس مراد کی تائید میں مرزا نے پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ کے الہام انّی لك هذا کا حوالہ دیا ہے جس میں محض دروغ سے کام لیا کیونکہ اس صفحہ میں اس الہام کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔ اس الہام کے حوالہ سے اس نے یہ جتایا ہے کہ اس میں خدا تعالی نے اس کو مریم کہا ہے۔ پھر صفحہ ۲۲۶ براہین احمدیہ کے الہام هزّ اليك بجذ ع النّخله اور اپنی خانگی کتاب یادداشت سے اس کا پہلا حصہ الہام فـا جاء ها المخا ض الى جذ ع النّخلة نقل کیا اور کہا کہ ان الہامات میں اس کی حالت حمل اور دردزہ کی حکایت ہے اور اس میں تنہ کھجور سے جاہل اور بے سمجھ علماء مراد ہیں جن کے پاس پھل نہیں۔ پھر صفحہ ۴۹۶ براہین کا یہ الہام نقل کیا یـا مـر یم نفخت فيك من لّـدنّـی رو ح الـصّدق اور کہا ہے کہ اس الہام میں روح الصدق میرا نام ہے (یہاں مرزا قدرتی ترتیب کو جو حمل اور وضع میں خدا نے رکھی ہے بھول گیا۔ درد زہ کی حالت میں تنہ کھجور پر آ پہنچے اور ان کو ہلانے کا پہلے ذکر کیا اور نفخ روح کا پیچھے، شائد یہ بھی اس کی الٹی کرامت ہو کہ نفخ روح پیچھے ہوا اور دردِ زہ پہلے)۔ پھر صفحہ ۵۵۶ براہین سے الہام یا عیسی انی متوفّيك نقل کر کے یہ کہا ہے کہ وہ عیسے جو پیٹ میں تھا، وہ پیدا ہو گیا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مرزا نے اس تقریر میں جو اپنی مریمیت، حمل، ولادت، وعیسویت کو بزعم خود قرآن اور براہین احمدیہ سے ثابت کیا ہے، پھر اس کی بابت بڑی دلیری سے یہ کہا ہے کہ ایکطرف قرآن رکھو دوسری طرف براہین احمدیہ کو رکھو اور دونوں میں یہ مضمون کمال تصریح کے ساتھ دیکھ کر ان کا باہم مقابلہ کرلو۔ اور کہا ہے کہ کیا یہ انسان کی قدرت ہے؟ اور کیا یہ میرے اختیار میں تھا؟ اور کیا میں اس وقت موجود تھا جب کہ قرآن نازل ہو رہا تھا؟ اور کیا میں نے خدا سے کہا تھا کہ میرے ابن مریم بنانے کیلئے کوئی آیت اتاری جائے؟ اور کیا آج سے بیس برس سے زیادہ پہلے میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اپنا نام مریم رکھتا پھر یہ الہام بناتا کہ مجھ میں عیسے کی روح پھونکی گئی ہے، پھر آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براہین کے صفحہ ۵۵۶ میں کہہ دیتا کہ میں عیسیٰ بن گیا ہوں؟ اگر مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسی براہین میں یہ کیوں کہتا کہ عیسے، مسیح بن مریم دوبارہ آئے گا۔

اس تقریر کو سن کر ہر وہ شخص جس نے براہین نہ دیکھی ہوگی اور قرآن کی سورہ تحریم میں بھی اس کی نظر نہ پڑی ہوگی، لٹو ہو جائے گا اور مرزا کی پیشگوئی کی صداقت اور اس کی کرامت کا قائل ہو جائے گا۔ مگر مرزا نے جو کچھ اس تقریر میں کہا ہے سراسر جھوٹ ہے۔ مرزا کا مریم ہو کر حاملہ ہونا، پھر مسیح کو جننا، پھر عیسے بن مریم کہلانا، نہ قرآن میں ہے نہ براہین احمدیہ میں۔ آیت قرآن کا مطلب تو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ قرآن میں مرزا کے مریم ہونے یا حاملہ ہو کر عیسے کو جننے، پھر خود ہی ابن مریم ہو جانے پر کمال تصریح تو کجا، کہیں اشارہ بھی نہ نہیں۔ اب رہی براہین احمدیہ سو اس کی عبارات ان الہامات کے متضمن کو ہم اس مقام میں نقل کر دیتے ہیں اور ناظرین انہیں دیکھ کر بتائیں کہ ان میں مرزا کا مریم بن کر حاملہ ہونا، پھر عیسیٰ کو جنم دے کر خود ہی ابن مریم ہو جانا کہاں پایا جاتا ہے۔

پس واضح ہو کہ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ والے الہامات کشتی نوح میں نقل کئے ہیں اور وہ براہین احمدیہ میں حسب حوالہ پائے جاتے ہیں وہ تین ہیں:

اول الہام صفحہ ۲۲۶ براہین احمدیہ ھزّ الیك بجذ ع النخلة جس کا ترجمہ مرزا نے اس عبارت کشتی نوح میں یہ کیا ہے: اے مریم کھجور کا تنہ ہلا۔

اس مقام پر مرزا نے جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۲۶ میں اس نے اس الہام کا کوئی ترجمہ نہیں کیا، اور جو اس کی تفسیر کی ہے اس سے بو بھی نہیں آتی کہ مرزا کو خدا نے مریم بنا کر اس الہام میں مخاطب کیا ہے۔ اصل عبارت براہین احمدیہ یوں ہے:

لوگوں کی عدم توجہی سے (یعنی ادائیگی چندہ میں) طرح طرح کی دقتیں پیش آئیں اور مشکل حد سے بڑھ گئی تو ایک دن مغرب کے قریب خداوند کریم نے یہ الہام کیا: و ھز الیك بجذ ع النّخلة تساقط علیك رطباً جنیاً اس الہام کا لفظی ترجمہ (جس کو مرزا قادیانی عمداً اس بدنیتی سے کہ بیس برس کے بعد اس کا مخاطب مریم کو بنا کر پھر میں خود مریم بن بیٹھوں گا، چھوڑ گیا ہے) یہ ہے کہ اے مشکلات میں مبتلا و متفکر اور چندہ کے طالب مرزا تنہ کھجور کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی طرف ہلا۔ وہ تازہ کھجوریں تجھ پر گرائے گا۔

اس الہام کو بیان کر کے مرزا نے اس کی تفسیر میں کہا ہے:

سو میں نے سمجھ لیا (یعنی اس الہام کی مراد یہ سمجھی) کہ یہ تحریک و ترغیب کی طرف اشارہ ہے اور یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ بذریعہ تحریک اس حصہ کیلئے سرمایہ جمع ہوگا اور اس کی خبر بدستور کئی ہندو اور مسلمان کو دی گئی۔ اور اتفاقاً اسی روز یا دوسرے روز حافظ ہدایت علی صاحب جوان دنوں ضلع گورداسپورہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے، قادیان میں آ گئے تو ان کو بھی اس الہام سے اطلاع دی گئی۔ اور اسی ہفتہ میں آپ (مولوی غلام علی امرتسری کو مخاطب کر کے کہتا ہے) کے دوست مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو بھی اس الہام کی اطلاع دی گئی۔ اس الہام کے بعد حسب الارشاد حضرت احدیت کسی قدر تحریک کی گئی تو تحریک کرنے کے بعد لاہور، پشاور، راولپنڈی، مالیر کوٹلہ اور دوسرے مقاموں سے اور جہاں سے خدا نے چاہا، اس حصہ کیلئے جو چھپتا تھا، مدد پہنچ گئی۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ پوچھتے ہیں کہ اس عبارت براہین میں مرزا کو مریم کہاں کہا گیا ہے؟ اور اس میں بجز چندہ براہین احمدیہ کس بات کا ذکر یا وعدہ ہے؟ اور اس میں مخاطب کون ہے، مرزا جو چندہ کے فکر و غم میں تھا؟ یا کوئی اور مخاطب ہوسکتا ہے؟

اور اگر مرزا (یا مرزا کی طرف سے کوئی اور) کہے کہ:

یہ الہام چونکہ بعینہ وہ الہام قرآنی ہے جو حضرت مریم کو جبکہ وہ روح القدس سے حاملہ ہو کر دردزہ میں مبتلا تھیں، جبریل کی طرف سے ہوا تھا۔ اور مرزا قادیانی کی کتاب یادداشت الہامات میں بھی اس الہام کا پہلا حصہ فاجاءها المخاض الی جذع النّخلة عبارت صفحہ ۴۷ کشتی نوح میں موجود ہے، گو براہین احمدیہ میں اس حصہ کا درج کرنا مرزا کو بھول گیا تھا، بناء علیہ اس الہام میں مرزا قادیانی کا مریم ہونا مراد خداوندی معلوم ہوتا ہے۔

تو اس کے جواب میں اولاً یہ کہا جائے گا کہ اس صورت میں بھی مرزا کا وہ دعویٰ سچا نہ ہوگا کہ میں نے براہین احمدیہ میں بائیس برس پہلے سے مریم ہو کر عیسے کو جننے کا دعویٰ کیا ہوا ہے۔ خانگی کتاب، براہین احمدیہ نہیں ہے کہ اس کا بیان، بیان براہین احمدیہ متصور ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ثانیاً کہا جائے گا کہ اس خانگی کتاب یادداشت کے حصہ الہام مذکور میں مرزا قادیانی کو حاملہ اور دردزہ میں مبتلا بتایا گیا ہے اور تنہ کھجور کو بے پھل بنا کر اس سے مراد عوام الناس و جہلاء اور بے سمجھ علماء بتائے گئے ہیں اور الہام مذکور قرآن میں جو حضرت مریم کو جبریل کی طرف سے ہوا تھا، نیز ان کی حالت حمل و دردزہ میں ہوا تھا، لہذا یہ الہام، الہام براہین احمدیہ کے مفسّر و کاشف (مراد بتانے والے) نہیں ہو سکتے کیونکہ الہام براہین احمدیہ کے وقت مرزا کو حمل نہ ہوا تھا اور نہ اس وقت تک اس میں روح الصدق کا نفخ ہوا تھا۔ بلکہ یہ نفخ اس میں دو برس کے بعد ہوا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے خود عبارت صفحہ ۴۶ کشتی نوح میں بیان کیا ہے جو منقول ہو چکی ہے۔

اس فرق وتفاوت کے علاوہ الہام براہین احمدیہ میں تنہ کھجور سے چندہ دہندہ پھلدار لوگ اور اس کے پھل سے چندہ مراد ہونا بتایا گیا ہے اور الہام خانگی کتاب میں تنہ کھجور سے بے پھل علماء مراد بتائی گئی۔ یہ تفاوت بھی مقتضی ہے کہ یہ الہام اس الہام براہین احمدیہ کا مفسر و کاشف مراد نہیں ہو سکتا۔

بہر حال بیس برس کے الہام براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۶ میں مرزا قادیانی کو مریم نہیں کہا گیا اور مرزا قادیانی کا یہ ادّعا جھوٹ ہے۔

دوسرا الہام براہین کے صفحہ ۴۹۶ کا ہے جس کو وہ الہام اول کے بعد بتاتا ہے اور اس میں جعل سازی کر کے اس کے صرف یہ الفاظ نقل کرتا اور کہتا ہے:

یا مریم اسکن انت و زوجك الجنّة ۔نفخت فیك من لدّنی روح الصّدق خدا نے اس آیت میں میرا نام روح الصدق رکھا۔ اس آیت کے مقابل یہ آیت قرآن ہے کہ نفخنا من روحنا اس جگہ گویا استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسے کی روح جا پڑی۔

اس میں مرزا قادیانی نے یہ جعل سازی کی ہے کہ اصل الہام جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں ہے اس میں مریم کے ساتھ آدم اور احمد کا بھی ذکر ہے اور روح الصدق کی تفسیر سچائی کی روح سے کی ہے جو حضرت آدم و آنحضرت ﷺ وغیرہ تمام انبیا میں پائی جاتی ہے۔ نہ وہ روح جو مریم کے پیٹ میں جا پڑی اور وہ عیسے بن گئی تھی۔ اصل عبارت براہین صفحہ ۴۹۶ یہ ہے: یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة ۔ یا مریم اسکن انت و زوجك الجنّة ۔ یا احمد اسکن انت و زوجك الجنّه یعنی اے آدم، اے مریم، اے احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،تو اور جو شخص تیرا پیرو، تابع اور رفیق ہو بہشت میں یعنی وسائل نجات میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تم میں پھونک دی۔ اس آیت (اس خبط مرزا قادیانی کو دیکھنا کہ اپنے الہام کو اب آیت کہنے لگ گیا ہے۔ محمد حسین) میں روحانی آدم کا (مرزا قادیانی اپنے آپ کو مراد رکھتا ہے) وجہ تسمیہ بیان کیا گیا ہے یعنی جیسا کہ آدمؑ کی پیدائش بلا واسطہ اسباب ہوئی، ایسا ہی روحانی آدم (مرزا) بھی بلا واسطہ اسباب ظاہری (پیرو مرشد) (یہ بھی مرزا کا ایک دروغ ہے، حکیم محمد شریف کلانوری سے میں نے بگوش خود سنا تھا: صمتا ان لم تسمعا کہ مرزا نے میرے سامنے حضرت عبداللہ غزنوی سے بیعت کی مرزا چونکہ اس بیعت سے منکر ہو گیا تھا لہذا اس بیعت کے فائدہ سے محروم کیا گیا۔ اور گمراہ ہو گیا:

تہدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل ۔ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

اب وہ بے مرشد کہلاتا ہے اور اس پر فخر کر رہا ہے۔ محمد حسین) یہ نفخ روح ہوتا ہے اور نفخ روح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السلام سے خاص ہے اور پھر بہ تبعیت و وراثت کے بعض افراد خاصہ امت محمدیہ کو یہ نعمت عطا جاتی ہے۔

دیکھو کہ اس عبارت براہین میں مرزا کو صرف مریم کہاں کہا گیا ہے، جیسا کہ اس نے کشتی نوح کی عبارت صفحہ ۴۵ میں صرف لفظ مریم نقل کیا اور اس کا ترجمہ کیا اور جھوٹ بولا ہے۔ پھر اس میں روح الصدق سے مرزا کو مراد بتایا ہے (جو خود ہی مریم بن کر اس کے پیٹ میں جا پڑا) جیسا کہ اس نے عبارت کشتی نوح میں کہا اور جھوٹ بولا ہے یا روح الصدق اس سچائی کو کہا ہے جو حضرت آدم اور آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء میں پائی گئی ہے؟

عبارت ہذا میں صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ روح الصدق اس سچائی کا نام ہے جو پہلے حضرت آدم میں پھر تمام انبیا میں اور آخر میں آنحضرت ﷺ میں پائی گئی ہے۔ اور در حقیقت ان ہی انبیاء کا وہ خاصہ تھا اور اگر مرزا میں اس کا کچھ حصہ بزعم اس کے آیا تو اسی کا ظل ہے جو طبعی اور طفیلی طور پر ہے۔ پھر مرزا کا اس عبارت کشتی نوح میں یہ دعوی کرنا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے میرا نام روح الصدق رکھ کر اس الہام میں مجھے مریم بنا کر اس کے پیٹ میں جانا بیان کیا ہے جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ تیسرا الہام، براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۶ کا ہے جس کی نسبت مرزا نے صفحہ ۲۷ کشتی نوح میں کہا ہے کہ وہ الہام صفحہ ۲۹۶ سے مدت حمل کے بعد (جو دس مہینے سے زیادہ نہیں) ہوا تھا اور اس کی نسبت صفحہ ۴۷ کشتی نوح میں کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سب کے آخر صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں وہ عیسے جو مریم کے پیٹ میں تھا، اس کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ الہام ہوا یا عیسی انی متوفّیك و رافعك الیّ وجاعل الذین اتّبعوك فوق الّذین کفروا الی یوم القیامه اس جگہ میرا نام عیسے رکھا گیا اور اس الہام نے ظاہر کیا کہ وہ عیسے پیدا ہو گیا جس کی روح کا نفخ صفحہ ۴۹۶ میں ظاہر کیا گیا۔ الخ۔

یہ بھی مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ہے۔ براہین احمدیہ میں جہاں یہ الہام بیان ہوا ہے، یہ بیان و ذکر و اشارہ تک نہیں ہے کہ مرزا قادیانی مریم بنا، پھر اس میں عیسے کی روح پھونکی گئی، اور وہ حاملہ ہوئی پھر نو دس مہینے اس کے بعد اس کے تولد پر یہ الہام ہوا۔

اس الہام کے پہلے تو چند الہاموں کا ذکر ہے اور اس کے بعد یہ الہام گھڑ کے درج کیا گیا ہے۔ صفحہ ۵۵۵ براہین احمدیہ میں چند عربی عبرانی فارسی الہامات نقل کر کے ان کا ترجمہ یا خلاصہ بیان کیا اور کہا ہے:

کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدا تعالی کا تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الہیہ سے اطلاع بخشنا، یہ سب خدا تعالی کی شہادت ہے جس کو قبول کرنا ایماندار کا فرض ہے۔

پھر بقیہ الہامات بالا کا یہ ہے کہ:

تحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائے گا، اے میرے رب میرے گناہ بخش اور آسمان سے رحم کر ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے) جن نالائق باتوں کی طرف مجھ کو بلاتے ہیں ان سے اے میرے رب مجھے زندان بہتر ہے، اے میرے خدا! مجھ کو میرے غم سے نجات بخش۔ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں، جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے۔

پھر بعد اس کے فرمایا:

هو شعنا نعسا یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں آئی لو یو I love you. ۔ آئی شل گویو اے لارج پارٹی آف اسلام

I shall give you a large party of Islam

چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنے کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔

پھر بعد اس کے یہ الہام ہے:

يا عيسى انى متوفيك و رافعك الىّ و جاعل الّذين اتّبعوك فوق الّذين كفروا الى يوم القيامة ثلّة من الاوّلين و ثلّة من الآخرين اے عیسے میں تجھے کامل اجر بخشوں گا، یا وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤ نگا یعنی رفع درجات کرونگا، یا دنیا سے اپنی طرف اٹھاؤ نگا اور تیرے تابعین کو، ان پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشونگا، یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجت اور برہان اور برکات کی رو سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھونگا۔ پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے۔اس جگہ عیسے کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ کہتے ہیں کہ اب ناظرین داد انصاف دیں اور یہ کہیں کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت میں مرزا قادیانی کے مذکورہ دعاوی کا نام ونشان کہیں پایا جاتا ہے؟ نہیں تو پھر اس کی دروغ گوئی میں کیا شک ہے؟

اگر مرزا قادیانی یہ کہے کہ اس الہام صفحہ ۵۵٦ کی نسبت براہین احمدیہ میں تو میں نے یہ دعوی نہیں کیا تھا جو کشتی نوح میں کیا ہے، لیکن اب میں یہ دعوی کرتا ہوں اور اس الہام کے یہی معنی صحیح سمجھتا ہوں۔ براہین میں ان معنے کا بیان غلطی سے رہ گیا تھا، تو اس کے جواب میں کہا جاوے گا کہ اس صورت میں بھی مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ براہین نکالو اور اس میں میرے بیس برس کے دعوی کو دیکھ لو، جھوٹ ہی ہوگا۔

اب رہے یہ تازہ معنے اور اس معنے کو یہ دعوی کہ اس الہام میں، میں عیسے بنایا گیا ہوں، تو اس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ ثبت العرش ثم انقش (پہلے چھت بناؤ، پھر اس پر نقش نگار کرو)۔ پہلے یہ تو ثابت کرلو کہ الہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۲۲۶ سے تمہارا مریم ہونا مراد ہے، پھر الہام صفحہ ۴۹۶ سے تمہارا حاملہ ہونا مراد ہے۔ پھر اس الہام صفحہ ۵۵۶ کی نسبت یہ دعوی کرو کہ اس میں میرے تولد کی خبر ہے اور تولد کے بعد مجھے عیسے بنایا گیا اور مجھے وعدے دیئے گئے جو اس الہام میں ہیں یعنی توفّی، رفع، وغیرہ۔

اور جس حالت میں ہنوز الہامات مذکورہ سے نہ تمہارا مریم ہونا، نہ حاملہ ہونا، نہ عیسے بن کر تمہارا تولد ہونا، ثابت ہے تو اس الہام سے عیسے ہو کر مخاطب ہونا اور توفّی و رفع کا وعدہ دینا مثل مشہور: کے آمدی و کے پیر شدی، کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے؟ پہلے آپ مریم بنیں، پھر حاملہ ہو لیں، پھر عیسے کو جنم دیں، اس کے بعد الہام سے مخاطب بن کر مرنے اور رفع کی بشارت لیں۔ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تو مرنا کیسا اور کس کا؟

اور اگر مرزا قادیانی یہ کہے کہ ان الہامات صفحہ ۲۲۶ وصفحہ ۴۹۶ کے معنی بیان کرنے میں بھی مجھ سے براہین احمدیہ میں غلطی ہوئی، وہ معنی میں نے اپنی عقل سے کئے تھے اور غلط تھے اور صحیح معنے یہی ہیں جو میں نے کشتی نوح میں خدا کی وحی سے کئے ہیں، اور یہی ترتیب الہامات مذکورہ صحیح ہے جو کشتی نوح میں بیان ہوئی ہے۔ تصنیف براہین کے وقت مجھے اس معنے اور ترتیب کی خدا نے خبر نہ دی تھی، چنانچہ کشتی نوح کی عبارت صفحہ ۴۷ میں یہ بات کہی گئی ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس صورت میں تم پر وہ الزام قائم ہو گا جو تم نے اپنے دعاوی کے ثبوت میں براہین کا حوالہ دیا اور کہا تھا کہ براہین نکالو اور اس میں میرے بیس سال پہلے کے دعوے دیکھ لو، وہ تو جھوٹ نکلا۔ اس صورت میں تم کو براہین میں اپنے دعوی کی تصریح کا حوالہ مناسب نہ تھا بلکہ بجائے اس کے یوں کہنا چاہیے تھا کہ جن الہامات کے معنے میں اپنی عقل کی غلطی سے براہین میں کچھ اور بیان کر چکا ہوں، ان الہامات کے صحیح معنے اب بیان کرتا ہوں۔

اس الزام دروغگوئی کے علاوہ تمہارا یہ عذر اس وجہ سے بھی عدم قبول کے لائق ہے کہ تم نے ترتیب الہامات کی نسبت جو کہا ہے کہ یہ ترتیب مجھے پہلے سے معلوم نہ تھی، یہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ الہامات اگر وہ واقعی ہوں تو ان کی ترتیب، وجود ورود سے معلوم ہو جاتی ہے جو الہام پہلے ہوتا ہے وہ ترتیب میں پہلا کہلاتا ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ دوسرا، اور جو اس کے بعد ہو وہ تیسرا۔ وعلی ہذا القیاس۔ اور اس کے کوئی معنی نہیں کہ الہامات تو کسی کو یکے بعد دیگرے ہوتے چلے جائیں اور ان کی ترتیب اس کو معلوم نہ ہو۔ اور یہ ممکن نہیں کہ خدا تعالی کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادق کو وقتاً فو قتاً متعدد الہامات کرے اور ان کی ترتیب ان کی وجودی ترتیب کے برخلاف پیچھے کر بتا وے اور (مثلاً) یوں کہے کہ جو الہام میں نے پہلے کیا تھا اس کو دوسرا سمجھنا اور تیسرے کو پہلا قرار دینا۔ وعلی ہذا القیاس۔

اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ مرزا کا یہ کہنا کہ خدا تعالی نے مجھے ترتیب الہامات براہین احمدیہ سے اطلاع نہ دی تھی، کچھ معنے نہیں رکھتا۔ اور یہ یوں کہنے کے برابر ہے کہ وہ الہامات خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ و بناء علیہ ترتیب الہامات براہین احمدیہ (خواہ ان کو کوئی خدا کی طرف سے سمجھے، جیسا کہ مرزائی سمجھتے ہیں، خواہ شیطان کی طرف سے خیال کرے، جیسا کہ عام مسلمان خیال کرتے ہیں) وہی برقرار رہے گی جو ان کی ترتیب وجودی ہے جن کے مطابق ان الہامات کی براہین میں اشاعت ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ الہام براہین احمدیہ صفحہ ۴۴۶ (جس کو بشہادت الہام کتاب خانگی، مرزا کا بحالت حمل و دردزہ ہونا قرار دیا گیا تھا اور وہ حصہ سوم براہین احمدیہ میں شائع ہو چکا تھا) اور الہام صفحہ ۴۹۶ براہین احمدیہ جس میں نفخ روح کا بیان ہے، اس سے دو برس بعد ہوگا (جس کا مرزا قادیانی، کشتی نوح میں خود اقراری ہو چکا ہے) اور اس ترتیب سے مرزا کا دعوی کشتی نوح درہم برہم ہو جائے گا کیونکہ اس ترتیب سے حمل اور دردِ زہ پہلے ٹھہراتے ہیں اور نفخ روح پیچھے ہوتا ہے، جو نہ تو کچھ معنے رکھتا ہے اور نہ دعوی مرزا کے موافق ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کا یہ عذر کہ تالیف براہین احمدیہ کے وقت ان الہامات کے معنے اور ترتیب کا مجھے خدا نے علم نہ دیا تھا (باوجودیکہ وہ مرزا پر دروغگوئی کا الزام ثابت وقائم کرتا ہے) فضول اور نکما ہو گیا۔

صفحہ ۴۷ کشتی نوح میں جو مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ:

مسیح ابن مریم کے دنیا میں دوبارہ آنے کا عقیدہ، اعتقاد مسلمانوں کے مطابق سادگی سے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ اس وقت تک براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آئے، مگر جب وقت آ گیا تو مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعوی مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں، یہ وہی دعوی ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بہ تصریح کیا گیا تھا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس میں یہ بات ناظرین کے یاد رکھنے کے لائق ہے کہ براہین احمدیہ کے الہامات ایسے گول مول ہیں کہ اور کوئی تو ان کو کیا سمجھے گا، بیس بائیس برس تک مرزا نے خود ان کو نہیں سمجھا تھا، اور وہ ٹھیک طور پر اس مسخرے شاعر کے شعر کے مانند ہیں جس نے کہا تھا کہ شعر تو میں نے کہہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا مگر اس میں کوئی معنی ابھی میں نے نہیں ڈالے۔

اور اس قول کا باقی مضمون محض دروغ اور ڈھکوسلہ ہے۔ دوبارہ آمد مسیح کی نسبت عقیدہ مسلمانوں کا بیان، براہین احمدیہ میں سادگی سے نہیں ہوا بلکہ کمال حکمت عملی اور چالاکی سے ہوا تھا۔ اس وقت تک کسی شخص نے (مسلمانوں کی جماعت سے) مرزا کو مسیح موعود، نبی، رسول وامام نہ مانا تھا، اس لئے مسلمانوں کو پھنسانے کیلئے اس نے اس وقت مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا۔ اور چونکہ مسیح موعود کی تعریف کرنا اور ان کی آمد ثانی کا منتظر رہنا اس دعوی مثیل ہونے کا لازمہ تھا، اس وجہ سے وہ اسلامی عقیدہ مرزا نے بیان کیا اور اس میں حضرت مسیح کی فضیلت ظاہر کر کے اپنا مثیل مسیح اور ان کا ظلّ اور طفیلی ہونا بیان کیا۔ پھر جب چند لوگوں نے مرزا کو مثل مسیح مان لیا تو اس نے مثلیّت اور ظلیّت کو اڑا کر مسیح کو برا کہنا شروع کر دیا اور ان سے عہدہ مسیح موعود کا چھین کر خود سنبھال لیا اور خود اصلی مسیح بن بیٹھا۔

یہ اس کی اپنے مسیح موعود ہونے کے دعوی ودلائل کشتی نوح پر بحث ہے جس سے اس کی بہت سی دروغ گوئیاں ثابت ہوئیں۔ اب ایک مثال اس کے دعوی تائید آسمانی کی پیش کی جاتی ہے جس سے ایک اور دروغ گوئی ثابت ہو۔

قضية الكرسى

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ لکھتے ہیں کہ کشتی نوح میں اس مقدمہ خون کا حال، جو عیسائیوں نے اس پر دائر کیا تھا، ذکر کر کے مرزا قادیانی صفحہ ۵۱ و ۵۲ میں کہتا ہے:

مسیح بن مریم ایک مجرم کی طرح عدالت کے سامنے کھڑا تھا لیکن میرے مقدمہ میں اس کے برعکس ہوا یعنی یہ کہ برخلاف دشمنوں کی امیدوں کے کپتان ڈگلس نے جو پیلاطوس کی جگہ عدالت کی کرسی پر تھا، مجھے کرسی دی۔ اور جب مولوی محمد حسین نے، جو گواہی کیلئے آیا تھا، مجھے کرسی پر بیٹھا ہوا پایا اور جس ذلت کو دیکھنے کیلئے میری نسبت اس کی آنکھ شوق رکھتی تھی، اس ذلت کو اس نے نہ دیکھا، تب مساواۃ کو غنیمت سمجھ کر وہ بھی اس پیلاطوس سے کرسی کا خواہش مند ہوا، مگر اس پیلاطوس نے اسے ڈانٹا اور زور سے کہا کہ تجھے اور تیرے باپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کبھی کرسی نہیں ملی۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ یہ دروغ گوئی بھی کمال بے حیائی اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہے مرزا قادیانی اور اس کے اتباع اس کو ۱۸۹۷ء سے شائع ومشتہر کر رہے ہیں اور باوجودیکہ اس کا جواب پہلی دفعہ کے اشتہار پر اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ کے صفحہ ۲۸۰ سے ۲۸۴ تک ایسا دیا گیا تھا کہ اگر کوئی ان میں سے خوف آخرت یا شرم دنیا رکھتا تو پھر اس قصہ کرسی کا نام نہ لیتا، مگر یہ حضرات ایسے باشرم اور صاحب حیا ہیں کہ اس کا ذکر مسلسل میں کیئے جاتے ہیں۔ اور اب کشتی نوح میں مرزا قادیانی نے میرے والد ماجد کی (جو اہل دنیا اور اہل دین دونوں جماعتوں میں معزز اور مسلّم بزرگ تھے) توہین کی ہے اور مجسٹریٹ گورداسپورہ سے یہ غلط بات نقل کی کہ اس نے خاکسار محمد حسین کو کہا کہ تجھے اور تیرے باپ کو کبھی کرسی نہیں ملی۔ لہذا حمیت وحمایت پدری نے مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ ایک دفعہ پھر اس قادیانی کا دروغ پبلک پر ظاہر کروں۔

پس پہلے تو میں خدا تعالی کے حضور، جو منتقم حقیقی ہے، اس کے جھوٹ اور افتراء کو پیش کر کے دعا مانگتا ہوں کہ اے باری تعالی تو اس بات میں جھوٹ بولنے والے پر ہزار لعنت کر۔ اور اس جھوٹ کی سزا میں اس کو دنیا میں بھی ذلیل وخوار کر۔ آمین ثم آمین۔ و یرحم الله عبداً قال آمینا پھر میں ناظرین پر اس دروغ گوئی کے ثبوت میں سرکاری تحریری شہادت پیش کرتا ہوں جس سے ہر شخص کو یقین ہوگا کہ کپتان ڈگلس مجسٹریٹ نے ہرگز وہ بات نہیں کہی جو مرزا نے ان سے نقل کی ہے۔

میرے والد ماجد شیخ رحیم بخش صاحب رئیس بٹالہ سکھوں کی عمل داری میں بھی معزز عہدوں پر مامور رہے، انگریزی عمل داری میں وہ تحصیل دار وغیرہ رہ چکے ہیں۔ ایسے عہدہ دار کی نسبت کوئی حاکم باخبر کب کہہ سکتا ہے کہ اس کو کبھی کرسی نہیں ملی۔ ۱۸۷۷ء میں بمقام امرتسر قیصری دربار ہوا، تو شیخ صاحب مرحوم اس میں مدعو ہوئے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ جو دربار میں مدعو ہوتے ہیں ان کو کرسی ملتی ہے۔ ذیل میں ہم وہ اعلان نقل کرتے ہیں جو ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی طرف سے شیخ صاحب مرحوم کے نام پہنچا تھا:۔

از دفتر ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور

جلسہ بتقریب اختیار کرنے القاب قیصر ہند جنابہ ملکہ معظّمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان بنام شیخ رحیم بخش صاحب رئیس بٹالہ

ایک جلسہ بمقام امرتسر بروز عام اعلان اختیار کرنے القاب قیصر ہند جناب ملکہ معظمّہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو ہوگا، اس اطلاع کی رو سے لکھا جاتا ہے کہ واسطے شمول جلسہ مذکور کے بمقام امرتسر آؤ۔ ۳۱ دسمبر ۱۸۷۶ء و یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے واسطے مکان رہائش اور کھانا من جانب سرکار والا، معرفت ڈپٹی کمشنر امرت سر ملے گا۔ المرقوم ۲۱ دسمبر ۱۸۷۶ء مقام گورداسپور

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ میں اپنا حال کیا کہوں؟ صفحہ ۲۸۲ جلد ۱۸، اشاعۃ السنہ میں لکھ چکا ہوں۔ تاہم صرف مرزا کا جھوٹ ظاہر کرنے کی غرض سے (نہ اپنی بڑائی بیان کرنے کی نیت سے)، صرف اس قدر کہتا ہوں کہ باوجودیکہ میں ایک گوشہ نشین خادم دین ہوں، جب کبھی قومی ضرورتوں کیلئے وائسراؤں، کمانڈران چیف، لفٹیننٹ گورنروں، اوران کے سکرٹریوں اور صاحبان فنانشل کمشنرز، کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز کے گھروں پر انکی ملاقات کیلئے گیا ہوں، یا درباروں میں شامل ہوا ہوں، تو انہوں نے میری عزت کی اور مجھے کرسی دی ہے۔ سب سے آخری دربار کارونوشن (دربار تاج پوشی) دہلی میں وائسرائے کی طرف سے مدعو ہوا تھا اور یہ امر دیسی اخباروں (وطن وغیرہ) میں مشتہر ہو چکا ہے۔ اس شمولیت دربار کا اعزازی تمغہ بھی خاکسار کو حکومت کی طرف سے عطا ہوا ہے جیسا کہ ایک اور رئیس بٹالہ میاں غلام فرید خان بہادر کو عطا ہوا ہے۔ اگر کبھی خاکسار کو مرزا کے مقابلہ میں کسی عدالت میں پہنچنے کا اتفاق ہوا تو میں اس تمغے سے مرزا کو برسر عدالت شرمندہ کرونگا۔ شائد اسی تمغہ کو دیکھ کر مرزا کی زبان وقلم جھوٹے قصہ کرسی سے بند ہو۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ تحریر وائسرائے (گورنر جنرل) کو جو خاکسار کے نام دعوت دربار کے متعلق پہنچی تھی، نقل کروں۔ مرزا اب بھی کسی تحریر میں اس قصہ کرسی کو نقل کرے گا تو پھر اس تحریر کو نقل کروں گا۔

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی اس مقام پر حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ مرزا کے مقدمہ خون میں، میں سرکاری گواہ تھا، میں نے عدالت کے عام دستور کے مطابق کھڑے ہو کر شہادت دی تو اس سے مرزا نے جھوٹا قصہ کرسی بنالیا۔ مگر خدا تعالی نے اس کا صلہ ومعاوضہ اس کو بہت جلد ایک مقدمہ ملتان کی شہادت میں دے دیا ہے۔ اور اس پر یہ بیت سچا کر دکھایا

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ۔۔۔ وچنداں اماں ندارد کہ شب راسحر کند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگست سن حال (۱۹۰۳ء) میں اس معاوضہ پر اور یہ اضافہ ہوا کہ مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین میں ایک ہندو مجسٹریٹ گورداسپورہ کی عدالت میں جس میں بہت سے حکام ضلع و دیگر شرفاء کرسیوں پر بیٹھے رہے، شہادت کیلئے پیغمبر قادیان کو پانچ گھنٹہ کامل کھڑا رہنا پڑا جس سے اس کا منہ سوکھتا تھا اور پل بہ پل اس کو برف ملا کر دودھ پلایا جاتا تھا۔ محمد حسین)۔ (اس موضوع پر چند تحریریں متفرقات میں بھی نقل کی جارہی ہیں۔ بہاء)

☆ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اب کشتی نوح کی ایک اور دھوکہ دہی ظاہر کی جاتی ہے۔ اس کتاب کے آخری صفحہ میں بقلم جلی لکھا ہے۔ **چندہ برائے توسیع مکان**

(عنوان بالا کے تحت مرزا صاحب لکھتے ہیں) چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں پھیل جائے اور ہمارے گھر میں جس میں بعض حصوں میں مرد بھی مہمان رہتے ہیں اور بعض حصوں میں عورتیں، سخت تنگی واقعہ ہے اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کیلئے جو اس گھر کی چاردیواری کے اندر ہوں حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفی کا تھا، جس میں ہمارا حصہ ہے، اس کی نسبت ہمارے شریک راضی ہو گئے ہیں کہ ہمارا حصہ دیں اور قیمت پر باقی حصہ دیدیں۔ میری دانست میں یہ حویلی جو ہماری حویلی کا ایک جزو ہو سکتی ہے دو ہزار تک تیار ہو سکتی ہے کیونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوشخبری کے رو سے اس طوفان طاعون میں بطور کشتی نوح کے ہوگا۔ نہ معلوم کس کس کو اس کی بشارت کے وعدہ سے حصہ ملے گا، اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے، خدا پر بھروسہ کر کے جو خالق و رازق ہے، اور اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے، کوشش کرنی چاہیے۔ میں نے دیکھا کہ یہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے مگر آئندہ اس کشتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے، نہ عورت کی، اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی۔ و السّلام علی من اتّبع الھدی۔ المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ یہ درخواست روپیہ کمانے کیلئے فریب پر مبنی ہے جس پر تین دلائل مفصلہ ذیل شاہد ناطق ہیں۔

دلیل اول۔ مرزا نے اپنے مریدوں کی تعداد صفحہ ۸۷ رسالہ مواہب الرحمٰن میں ایک لاکھ سے زائد بتائی ہے، اور اس کے صفحہ ۱۰۴ میں دو لاکھ کے قریب بتائی ہے۔ اور ان سبھی کو بلا استثنا اس گھر میں آنیکی دعوت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور طاعون سے نجات کی بشارت دی ہے۔ پس اگر مرزا کی دعوت اس کے مریدوں نے قبول کی تو اس گھر میں جو دو ہزار روپیہ میں تیار ہوگا (منجملہ دو لاکھ) دو ہزار آدمی کی بھی گنجائش نہ ہوگی۔ پھر اس گھر میں دو لاکھ آدمیوں کو آنے کی دعوت (دو ہزار روپیہ مارنے کیلئے) ایک حیلہ سازی نہیں تو اور کیا ہے؟

(مرزائیوں کی تعداد کے متعلق ایک تحریر متفرقات میں نقل کی جارہی ہے۔ بہاء)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ دلیل دوم ہے یہ کہ مرزا قادیانی خود کشتی نوح کے صفحہ ۱۰ سطر ۶ میں یہ لکھ چکا ہے کہ:

اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں، جو اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔

یہ عبارت بتاتی ہے کہ جس چاردیواری میں رہنے والوں کو طاعون سے بچانے کا مرزا قادیانی کو وعدہ دیا گیا ہے، اس سے مراد خشت وخاک کی چاردیواری نہیں۔ پھر اس خشت وخاک کے گھر کی تیاری کیلئے لوگوں سے چندہ مانگنا روپیہ کمانے کا ایک حیلہ نہیں تو اور کیا ہے؟

دلیل سوم یہ کہ مرزا قادیانی نے طاعون کو طوفان نوح ٹھہرایا ہے اور اپنے گھر یا چاردیواری کو کشتی نوح بنایا، اور تمام دنیا کے لوگوں میں سے صرف ان ہی لوگوں کی نجات کا وعدہ دیا ہے، جو اس کشتی پر سوا ہو جائیں۔ یعنی اعتقاد وصدق دل سے اس کے گھر اور چاردیواری میں آ کر پناہ لیں۔ مگر اس گھر اور چاردیواری کو مرزا نے گول مول بنا رکھا ہے اور اس کی شرح وتفسیر کی تو دو مختلف مرادوں سے کی ہے۔ اشتہار آخری صفحہ نمبر ۶ ۷ کشتی نوح میں تو اس سے مراد خاک وخشت کی چاردیواری بتائی ہے۔ اور صفحہ ۱۰ کشتی نوح میں اس سے روحانی چاردیواری مراد ٹھہرائی ہے (جو پوری اطاعت وفرمانبرداری کا نام ہے) اور یہ دونوں مرادیں وتفسیریں باہم مختلف ہوسکتی ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ایک دوسرے کو مستلزم ہے کیونکہ ممکن ہے کہ بعض لوگ جو خا کی چاردیواری میں رہتے ہوں، وہ مرزا کے دلی معتقد اور پورے مطیع نہ ہوں۔ انہی لوگوں کی نظر سے مرزا نے چاردیواری میں رہنے کی شرط کے ساتھ کامل پیروی اور سچے تقوی کی شرط صفحہ ۴ سطر ۲ میں لگا دی ہے۔ پس ایسے محل اور مادہ میں خا کی چاردیواری تو موجود ہے، مگر روحانی مفقود۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی ممکن ہے کہ بہت لوگ مرزا قادیانی کی روحانی چاردیواری میں رہتے ہوں یعنی دل سے اور جان سے اور مال سے مرزا پر فدا ہوں، مگر بعد مسافت کے سبب یا تعلقات ملازمت کی وجہ سے مرزا قادیانی کی خاکی چاردیواری میں نہ آسکیں۔ اور دو لاکھ آدمی کا اس خاکی چاردیواری میں جو صرف دو ہزار کی لاگت سے تیار ہوگی، آرہنا امکان عادی سے بھی خارج ہے۔ اس محل اور مادہ میں روحانی چاردیواری تو موجود ہے مگر خاکی مفقود۔

جب یہ دونوں تفسیریں باہم مختلف ہوئیں اور ان دونوں کا تمام مریدان مرزا میں جمع ہونا امکان سے خارج ہوا، تو اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ کشتی نوح یا چاردیواری کی یہ دونوں تفسیریں خدا کی طرف سے نہیں۔ خدا کی طرف سے ہوتیں تو آپس میں مختلف اور متضاد نہ ہوتیں۔ خدا تعالی دونوں میں سے ایک کو متعین کرتا، یا دونوں کو جمع فرماتا۔ جیسا کہ حضرت نوح ؑ کے وقت شرط ایمان اور سواری کشتی دونوں کو جمع فرمایا، مرزا کو بھی ایسا گھر عطا کرتا جس میں دو لاکھ آدمیوں کی گنجائش ہوتی۔ جب ایسا نہیں ہوا تو اس سے یقیناً سمجھا گیا کہ مرزا کو خدا کی طرف سے کسی چاردیواری کے رہنے والوں کی نجات کا وعدہ نہیں ملا۔ یہ مرزا قادیانی کا اپنا من گھڑت ڈھکوسلہ ہے جس سے اس کا مقصود یہ ہے کہ

اگر حسب اتفاق میری چاردیوای میں امن رہا تو میں یہ کہہ دونگا کہ یہاں اس واسطے امن ہے کہ خدا نے اس چاردیواری کے رہنے والوں کو بچانے کا وعدہ کیا ہوا تھا،

اور اگر کوئی اس میں طاعون میں مبتلا ہوگیا، تو میں یہ کہہ دونگا کہ یہ شخص میری روحانی چاردیواری میں نہ تھا، گو خاکی میں تھا، اس واسطے یہ ہلاک ہوا۔

اور اگر میری چاردیواری خاکی کے باہر والوں پر طاعون آیا، تو میں کہہ دونگا کہ مجھ سے وعدہ خاکی چاردیواری کے رہنے والوں کو بچانے کا تھا، اسی واسطے میں نے دو ہزار روپیہ کا اشتہار دیا تھا۔ اور اگر کوئی اتفاق وقسمت سے باہر والوں سے بچ گیا تو میں یہ کہہ دونگا کہ وہ میری روحانی چاردیواری سے باہر نہ تھا، گو خاکی سے باہر تھا، اس واسطے خدا نے اسکو بچالیا

یہ دورخی پیشگوئیاں یا دو پہلو شرطیں مرزا کی قدیم عادت ہے۔ مرزائیوں میں سے کوئی شخص ذرہ عقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفہم رکھتا تو جس وقت اس نے کشتی نوح یا چاردیواری کا ڈھکوسلہ گھڑا تھا اسی وقت اس سے وہ سوال کرتا جو ہم نے سابق میں وارد کیا ہے کہ چاردیواری یا کشتی اب تجھے یاد آئی ہے، پہلے اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں یہ بات کیوں نہ کہی؟ وہاں تو سارے قادیان کو اوی القریۃ کہہ کر نجات دی گئی ہے۔ پھر یہ سوال کرتا کہ چاردیواری (جس کو تو نے کشتی نوح بنایا)، کیا ہے؟ ایک مراد بتا کہ اس سے خاکی چاردیواری مراد ہے یا روحانی؟ روحانی مراد ہے تو مکان کی توسیع کیلئے چندہ کیوں طلب کرتا ہے؟ اور اگر خاکی مراد ہے تو اس چاردیواری کے ذریعہ دو لاکھ آدمیوں کی نجات کی کیا صورت ہے؟

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ اس مقام پر فرماتے ہیں کہ مرزا کی کشتی نوح (جس کا دوسرا نام دعوۃ الایمان اور تیسرا نام تقویۃ الایمان ہے) کی حقیقت (ساخت وبناوٹ) ہم نے ایسی کھول دی ہے کہ جس کو ذرہ عقل ہو گی وہ سمجھ جائے گا کہ یہ کشتی پار اتارنے کو نہیں، بلکہ ڈبونے کیلئے تیار کی گئی ہے۔

مواہب الرحمٰن کا تجزیہ

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ طاعون کے موضوع پر مرزا قادیانی کی ساتویں تحریر اس کا رسالہ مواہب الرحمٰن ہے جو ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا۔ اس رسالہ کے ۱۲۹ صفحات ہیں اور اس میں اکثر وہی لاف وگزاف اور دروغ ہیں جو اس کے پچھلے رسالوں سے نقل کر کے ان کا جواب دیا گیا ہے، لہذا ہم ان سب کا نقل کرنا اور پھر ان کا جواب دینا فضول سمجھتے ہوئے اس کے اخص اکاذیب کی نقل اور اس کے ردّ پر اکتفا کرتے ہیں۔

پس اس مقام میں اس کے دو جھوٹ اس کی عبارت سے نقل کئے جاتے ہیں۔ اس نے صفحہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ رسالہ مذکور میں یہ دعوی کیا ہے

و لما اصرّوا علی الانکار اقبلت علی المنکرین ... هنالك تمنّيت لوكان وباء ینبّه المعتدین و اوحی الیّ انّ الطّاعون نازل و قد دعته اعمال الفاسقین۔ فو اللّه ما مضی الا قلیل من الزّمان حتی عاث الطّاعون فی هذه البلدان۔ فعروه الی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوء اعمالی وقالوا انا تطیّرنا بك و ضحکوا علی اقوالی و قالوا انّا من المحفوظین لا یمسّنا ھذا اللظی ولا یموت احد من علماء نا بالطاعون. و اما انت فستطعن و تموت فا نّك کیذ با ن۔ فقلت کذبتم بل لنا من الطّاعو ن امان .. فما لبثوا الا قلیلاً حتی زاروا المنون وما ت بعض اجلّ علماء ھم من الطاعون وکنت اخبرت بھذا قبل موت ذالك المطعون فان شئت فانظر ابیاتاً من قصیدتی ا لاعجا زیة الّتی کتبنا ھا فی ھذہ الصفحة علی الحاشیة و ما نظمت تلك القصیدة الا لھذا الحز ب الذ ی خذلھم اللہ بتلك الآ یة۔ و ما خا طبت ا لّا ایا ھم اتما ماً للحجّة ۔ بل سمیت بعضھم فی تلك القصیدة لئلّا یکون امری غمّة علی اھل البصیرة و النصفة ۔ فو اللہ ما مضی شھر کامل علی ھذہ ا لا نباء المشاعة حتی اخذ الطاعون کبیرھم الذی اغری علی اشرار البلدة وکا نوا آذو نی من کلأ نھج ... واشاعوا اوراقاً مملوة من السّبّ و الفحشاء و البھتان و الغریة و مع ذا لك طلب منی الدّھم قبل ھذہ الوا قعة ۔آیة کنت وعدتھا للفئة المنکرة و اشاع ذا لك فی جریدة الھند یة یسمّی با لفیسة ۔

کہ لوگوں نے میرے دعوی مسیحیت سے انکار کیا تو میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے آرزو کی کہ وباء آوے تا کہ ان منکروں کو تنبیہہ ہو۔ تو میری طرف وحی ہوئی کہ طاعون آنے والی ہے۔ پس تھوڑے ہی دن گذرے کہ وباء طاعون نے ان شہروں میں تباہی ڈال دی۔ پھر وہ لوگ مجھے بولے کہ یہ وبا تمہارے اعمال کی شامت سے آئی ہے ہم اس سے محفوظ رہیں گے اور ہمارے علماء طاعون سے نہ مریں گے۔ تو ہی طاعون میں مبتلا ہو گا اور مرے گا۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹے ہو، ہم کو طاعون سے امن رہے گا۔ اس پر تھوڑی ہی مدت گذری کہ انہوں نے موت کی زیارت کی اور ان کے بعض بڑے عالم طاعون سے فوت ہوئے جن کے مرنے سے میں نے موت سے پہلے خبر دیدی تھی، چاہو تو یہ خبر میرے اس قصیدہ اعجازیہ میں جس کے چند ابیات حاشیہ میں منقول ہیں، دیکھو۔ تو وہ قصیدہ میں نے انہی لوگوں کیلئے بنایا تھا اور اس میں بعض لوگوں کا (یعنی جو طاعون سے مرے) نام بھی لے دیا تھا۔ ان خبروں کی اشاعت پر پورا مہینہ بھی نہ گذرا تھا کہ ان کے بڑے عالم کو جو شہر کے شریر لوگوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برانگیختہ کرتا تھا، طاعون نے پکڑ لیا۔ ان لوگوں نے مجھے تکلیف دینے کیلئے گالیوں وافترا سے بھرے ہوئے اوراق شائع کئے، ان میں سے ایک بڑے جھگڑالو نے مجھ سے اس واقعہ سے پہلے یہ نشان طلب کیا جس کا میں نے وعدہ بھی کرلیا تھا اور یہ امر اس نے پیسہ اخبار میں مشتہر بھی کردیا تھا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ جو کچھ مرزا قادیانی نے اس مقام میں کہا ہے، محض دروغ ہے۔ ہندوستان یا پنجاب میں طاعون آنے سے پیشتر اس نے کبھی یہ آرزو نہیں کی کہ جو لوگ مجھے مسیح نہیں مانتے ان پر طاعون کی وبا آپڑے۔ اور نہ یہ بات اس نے کسی کو کہی اور نہ اس کے مقابلہ میں کسی نے اس کو یہ بات کہی کہ طاعون تیری شامت اعمال سے آیا ہے، تو ہی اس سے مرے گا اور ہمارا کوئی عالم طاعون میں مبتلا نہ ہوگا۔ اور نہ اس نے کسی عالم کے طاعون سے مرنے کی (اس کی موت سے پہلے) خبر دی۔ جس قصیدہ کا وہ حوالہ دیتا ہے وہ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ ہم نے اول سے آخر تک خصوصاً اس کے صفحات ۵۸ و ۶۳ کو جن کا اس نے حوالہ دیا ہے، دیکھا، اس میں کسی کا نام ونشانہ پایا۔

قادیانی بقید وقت وتاریخ ان اشخاص کا نام بتا کر کہے کہ ہندوستان و پنجاب میں کب اس نے، اس کے آنے کی آرزو کی، اور کس شخص نے اس کو وہ بات کہی جو اس نے نقل کی ہے اور کب اور کس پرچہ پیسہ اخبار لاہور میں وہ شائع ہوئی (منیجر پیسہ اخبار سے لاہور میں اتفاقاً ملاقات ہوئی اور ان سے یہ امر دریافت کیا تو انہوں نے صاف کہا کہ مرزا جھوٹ بولتا ہے۔ محمد حسین)

ہم ان باتوں کے دروغ محض ہونے پر یہاں ایک بیّن دلیل پیش کرتے ہیں۔ وہ دلیل یہ ہے کہ بمبئی میں طاعون آنے سے پہلے تو اس نے طاعون کے متعلق لب بھی نہیں ہلایا اور جن لوگوں پر وہاں طاعون آیا، ان کو مرزا کے وجود کا (چہ جائے کہ دعوی مسیحیت کا) علم نہ تھا۔ ان میں سے ایک شخص کا بھی اس کی مسیحیت سے انکار نہیں سنا گیا، اور پنجاب میں طاعون آنے سے پہلے اس نے کسی ایک شخص کو بھی نہیں کہا کہ تم مجھے مسیح نہ مانو گے تو تم پر طاعون آئے گا۔ بلکہ طاعون آجانے کے بعد اور اس کے بعد ۱۹۰۱ء تک طاعون آنے کا سبب بتایا، تو عام گناہوں کا ذکر کیا اور انہی گناہوں کو سبب طاعون قرار دیا۔ اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء سے اشتہار مارچ ۱۹۰۱ء تک کسی تحریر میں اس نے اپنی مسیحیت سے انکار کو سبب طاعون نہیں بتایا۔ مارچ ۱۹۰۱ء میں جو دو ورقی اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے شائع کیا ہے، تو اس میں دبی زبان سے اپنے امام وقت ہونے سے انکار کو (منجملہ چار اسباب طاعون) ایک سبب بتایا ہے۔ اور ۱۹۰۲ء میں رسالہ دافع البلاء میں کھول کر اپنی مسیحیت کے انکار کو سبب طاعون قرار دیا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طاعون آنے سے پہلے نہ اس کو اس منصوبہ کا خیال آیا اور نہ اس نے لوگوں کو اس سے ڈرایا، اور نہ اس کے مقابلہ میں کسی نے اس کو طاعون سے ڈرایا۔ اگر طاعون آنے سے پیشتر اس کے دل میں تمنا وباء کا خیال بھی پیدا ہوتا اور اس پر اس کو وعدہ طاعون دیا جاتا، تو وہ ضرور پہلے اشتہاروں میں، اور پہلے چار سالوں میں، اس تمنا اور اس وعدہ کا ذکر کرتا اور اپنی مسیحیت سے انکار کو سبب طاعون بنا کر اپنی کرامت کا نقارہ بجاتا، چار سال تک اس نے اس کا نام نہیں لیا تو اب (چھٹے سال ۱۹۰۳ء میں) اس کا یہ مسودہ بنا کر پیش کرنا جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

دوسری دروغ گوئی مرزا قادیانی کا صفحہ ۳۳، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷۔ اور ۵۵ رسالہ مذکور میں یہ دعوی کرنا ہے کہ:

و اوحی مرّة اخری و قیل ان الامان للذی سکن دارك و لازم التقوی ... ثم بعد ذالك الوحی صدر من الحکومة حکماً لتطعیم لهذا الاقلیم فما کان لی ان اعرض عن حکم الرحمن.. ...واشعت کلما قلت فی کتابی السفینة حتی اتی الوقت الموعود و بدء القدر المعهود و هو ان الطاعون لما تمکن من حصاره او جست الحکومة فی نفسها خیفة و طلب التطعیم زمرة حاذقة فقلت فی نفسی انها فعلت کما فعلت بمصلحته و لکنّها حرب بمشیة مقدرة و ما ابطاء الوقت حتی شاعت الاخبار فی مضرّة التطعیم فلم نلتفت الی اقوال العامه...اذا تتنا جرائد من الحکومة فیها نباء عظیم و خبر الیم و هذا هو الخبر الذی اشعته قبل هذا النعی الالیم وقلت انّ العافیة معنا لا مع اهل التطعیم فیا اسفا علی یوم عرضوا فیه للتطعیم و لو اتونی مؤمنین لحفظوا من هذه البلاء العظیم و ما ادراك ما هذه الآفة فاعلم ان فی ارضنا هذه قریة یقال لها ملکووال فاتّفق ان عملة التّطعیم دعوهم الی هذا العمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بـالـرفـق و الا حتيـال نقيض القدر انهم حضروا تلك العملة و كا نوا تسعة عشر نفساً دخـل سـمّ التطعيم عروقهم صهرا كبا دهم.. و بعد ذالك ثنى الله عنان الحكومة عن الا صرار عـلـى هـذه ا لاعـمـا ل المشتبهه ... و منع التطعيم با لرسا يل البرقيّة و لا شكّ ان هـذه الدو لة ....ما اختار التطعيم ا لّا بعد ما رأت فيه منفعة و الحقّ ان الامر كـا ن كـذا لك الـى ان خـا لفنا ه من و حى السّماء فاراد الله ان يصدق قـو لنا... فعند ذالك ابـطـل نـفـع الـتـطـعيم و احد ث مضرّ ة فيه... و الله ان لم تهلك اهل تلك القر ية لهـلـكـت و الـحـقـت بـالـكـاذبيـن..... فـاراد الـلـه ان يغلبنى كما غلبنى من قبل فى مـواطـن....ثـم اعـلـم انا لانتكلم بشىء فى شا ن التطعيم بل نعتر ف بفوائد ه و بما فيه من النفع العظيم .... و كان هذا العمل جا ر ياً من سنوا ت و ما سمعنا مضرّ ته من ثـقـا ت ...وكـان ا لا مـر هكذا الى ان الّفت كتا بى سفينة نو ح و خالفت التطعيم فيه بـامر الله ... و قلت ان العا فية ... معنا لا مع اهل التطعيم ۔ فان لم يصدق كلا مى هذا فـلسـت مـن الله العظيم ۔ فارتفع ا لا صوا ت با لطّعن و الملا مة فقالوا ا تخا لف هذا و هـو مـنـاطالسّلا مه ... هنالك رق قلبى و فاضت دموع عينى... و شكوت الى الحضرة ليبـئرنى ممّا قيل و ينجينى من التهمة .... ويبطل عمل التّطعيم و يظهر فيه شيئاًمن الآ فة .... فـلم از ل ادعوا وابتهل.. حتى بانت امارة ا لاستجا بة ...و اقتحم التطعيم فـنـاء الانـام اقـتـحـام الضرعا م و رأى النّاس مضرّته با لعينين... و كان التطعيم فـى اول ا لا مر شيئاً عليه يثنى و الشفا به ير جى ثمّ لما خا لفته بو حى من الر حمن ظهر ما ظهر من عيبه

° ایک دفعہ مجھے پھر وحی ہوئی کہ طاعون سے امن وامان اس شخص کیلئے ہے جو میرے گھر میں آرہے اور پرہیزگاری کو لازم کرلے۔اس وحی الٰہی کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے ٹیکہ لگانے کا حکم اس ملک کیلئے صادر ہوا تو مجھے مناسب نہ تھا کہ میں خدا کی وحی و حکم مذکور سے منہ پھیر کر ٹیکہ کی طرف رجوع کرتا،لہذا میں نے کشتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوح میں شائع کر دیا جو میں نے کہا تھا کہ ہمارے لئے ٹیکہ کرانا مناسب نہیں ہے یہاں تک کہ وقت مقرر طاعون کا آ گیا اور جو مقدر تھا وہ ظاہر ہو گیا کہ طاعون نے اپنا قلعہ مضبوط کر لیا تو گورنمنٹ کے دل میں زیادہ خوف طاعون ہوا اور اس نے بڑے ماہر ڈاکٹروں کو ولایت سے ٹیکہ کیلئے بلوایا۔ گورنمنٹ نے جو کیا مصلحت سے کیا لیکن وہ تقدیر الٰہی سے لڑنا تھا، لہذا کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ٹیکہ کی مضرت کی خبریں شائع ہونے لگیں ہم نے ان خبروں کی طرف التفات نہ کی تھی کہ ناگاہ سرکاری اخباروں میں اس کی مضرت کی خبر شائع ہوئی جس کی میں نے وقوع سے پہلے خبر دی تھی کہ امن و عافیت ہمارے ساتھ ہے، ٹیکہ لگوانے والوں کے ساتھ نہیں، مجھے ان لوگوں کے حال پر جن کو ٹیکہ نے ضرر پہنچایا، بڑا افسوس ہوا۔ اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر آ جاتے تو اس آفت میں مبتلا نہ ہوتے۔ اور تم جانتے ہو کہ وہ آفت کیا تھی؟ وہ یہ تھی کہ موضع ملکووال میں وہ ڈاکٹر پہنچے اور انہوں نے نرمی اور حیلہ سے اس گاؤں کے لوگوں کو ٹیکہ کی طرف بلایا اور لگایا تو وہ سب کے سب اس کے زہر سے مر گئے۔ وہ انیس اشخاص تھے (جن کے نام حاشیہ در رسالہ مرزا میں درج ہیں) اس کے بعد گورنمنٹ نے اس عمل ٹیکہ پر اصرار کرنا چھوڑ دیا اور تار برقی کے ذریعہ اس سے منع کر دیا۔ اس میں شک نہیں کہ گورنمنٹ نے یہ عمل ٹیکہ کا اس کا فائدہ دیکھ کر اختیار کیا تھا اور واقعہ میں بھی وہ مفید تھا، مگر اس وقت تک کہ میں نے اس کا خلاف نہ کیا تھا۔ اور جب میں نے خدا کے حکم و وحی سے اس کا خلاف کیا تو خدا تعالیٰ نے اس کے فائدہ کو باطل کر کے اس میں نقصان پیدا کر دیا۔ اگر ملکووال والے لوگ ہلاک نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو چکا تھا اور میں جھوٹوں میں ملایا جاتا۔ مگر خدا نے چاہا کہ وہ مجھے غالب کرے اس لئے اس نے اس عمل کا فائدہ باطل کر دیا۔ ہم اس عمل کو برا نہیں کہتے بلکہ اس کے فائدہ مند ہونے کے معترف وقائل ہیں کیونکہ یہ عمل کئی سال سے جاری تھا اور اس کا کوئی نقصان وضرر نہ تھا یہاں تک کہ میں نے کتاب کشتی نوح بنائی اور اس میں ٹیکہ کی مخالفت کی اور یہ بات کہی کہ عافیت ہمارے ساتھ ہے، جو ٹیکہ نہیں لگواتے، نہ ان لوگوں کے ساتھ جو ٹیکہ لگواتے ہیں۔ سو اگر میں اس کہنے میں خدا کی طرف سے سچا نہ کیا جاتا تو میں خدا کی طرف سے نہ ہوتا۔ جب میں نے وہ بات کہی تھی تو لوگوں نے مجھے ملامت شروع کر دی تھی۔ پھر میں رویا اور جناب باری میں ملتجی ہوا کہ وہ ٹیکہ کے عمل و تاثیر کو باطل کر دے۔ اور مجھے لوگوں کے طعن وملامت سے نجات دے، تو میری دعا قبول ہوئی اور ٹیکہ ایسا ضرررسان ہوا کہ لوگوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحن میں آ گھسا جیسا کہ (چیرنے پھاڑنے والا) شیر گھس آتا ہے اور لوگوں نے اپنی دو آنکھوں سے اس کا نقصان دیکھ لیا۔ پہلے تو یہ ٹیکہ ایسا تھا کہ لوگ اس کی تعریف کرتے اور اس میں شفا کی امید رکھتے تھے۔ پھر جب میں نے خدا کی وحی و حکم سے اس کی مخالفت کی تو اس کا عیب ظاہر ہو گیا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس دعوی اور بیان میں جو کچھ مرزا قادیانی نے کہا ہے، جھوٹ ہے۔

ا۔ نہ اس قادیانی نے واقعہ ملکووال سے پہلے ٹیکہ لگانے سے پبلک کو روکا۔

۲۔ اور نہ ٹیکہ کی نسبت یہ کہہ کر کہ: ٹیکہ لگانے والوں کے ساتھ امن و عافیت نہیں، اس کا غیر مفید ہونا بیان کیا۔

۳۔ اور نہ کسی نے اس کو یہ طعنہ دیا کہ تم ٹیکہ کو غیر مفید کیوں کہتے ہو۔

۴۔ اور نہ اس کے کہنے سے خدا تعالی نے عمل ٹیکہ کو ہر محل میں بے کار و معطل کر دیا ہے۔

یہ چاروں فقرے اس نے واقعہ ملکووال کے بعد بنائے ہیں اور پبلک اور حکومت کو دھوکہ دینے کی نیت سے اس رسالہ میں درج کئے ہیں۔ مضمون فقرہ اول و دوم کی نسبت اس نے کشتی نوح کا حوالہ دیا ہے۔ اس کتاب میں کوئی لفظ اس مضمون کا نہ ملے گا۔ بلکہ اس کے برخلاف اس میں اور رسالہ دافع البلا میں صاف لکھا ہوا موجود ہے کہ: میں ٹیکہ لگوانے سے عام لوگوں کو منع نہیں کرتا۔ صرف اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کے خاص کر ان لوگوں کو، جو میری تعلیم کے پورے پابند ہیں، اور ان کو گورنمنٹ کی طرف سے قطعی حکم ٹیکہ لگوانے کا نہیں ہوا، منع کرتا ہوں۔

چنانچہ اس کے اس مضمون کی عبارات نقل ہو چکی ہیں۔

کشتی نوح تک دور جانے کی تکلیف نہ کریں اسی رسالہ مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۴ پر یہ عبارت عربی اور اس کا ترجمہ فارسی ملاحظہ کریں، وہ کیسے شاہد ناطق ہیں کہ اس نے ٹیکہ لگوانے سے عام ممانعت اور مخالفت نہ کی تھی۔ وہ عبارت یہ ہے: و انّی ما امنع النّاس من التّطعیم و لا ینفع ترکه ا لا ایّا ی و من تبعنی بقلب سلیم۔ و من مردم را از خال زدن منع نمے کنم و ترک کردن آں کسے را نفع نہ بخشد مگر مرا، و آنانرا کہ پیروی من بدل صافی بطور واقعی می کنند و اعمال صالحہ مے آرند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل اسلام پبلک کو عبارت کشتی نوح مذکورہ اور اس عبارت مرزا کا کذب وثابت ہو تو وہ اس کو دروغ گو سمجھ کر اس کے دام تزویر سے بچے۔ اور گورنمنٹ سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ مرزا کو کسی عدالت میں طلب کر کے اس سے سوال کرے کہ: ہماری تجویز ٹیکہ لگانے کا کبھی تم نے خلاف کیا؟ اور اس تجویز کو غیر مفید کہا؟ اور تمام لوگوں کو اس پر عمل کرنے سے کشتی نوح میں یا کسی اور تحریر میں روکا ہے یا نہیں۔ روکا ہے تو کس کتاب یا تحریر میں روکا ہے۔

پھر اگر وہ روکنے کا اقبال کر کے ایسی تحریر کی نشان دہی کرے تو اس سے اس امر کا جواب طلب کرے کہ تم نے سرکاری تجویز کے عمل سے (جس پر سرکار ہزار ہا روپیہ خرچ کر چکی ہے) کیوں روکا؟ پھر جو مناسب سمجھے اس کو سزا دے اور اگر وہ روکنے سے اور ایسی تحریر شائع کرنے سے انکار کرے تو پھر اگر زیادہ سزا نہیں تو گورنمنٹ اسکو جھوٹ بولنے پر (جو فقرہ اول ودوم میں وہ بولا ہے) ملامت کرے، جس سے پبلک پر ظاہر ہو جائے کہ یہ جھوٹا ہے۔

رعایا، گورنمنٹ کی بھیڑوں کی مانند ہے اور گورنمنٹ پاسبان کے مانند۔ پس جب گورنمنٹ کو ثابت ہو کہ یہ بھیڑیا جھوٹ بول کر گورنمنٹ کی بھیڑوں کو کھا رہا ہے اور ان کے مال (جو جان سے عزیز ہوتے ہیں) مار رہا ہے تو پھر کیا گورنمنٹ کا فرض نہیں ہے کہ وہ اس بھیڑیئے سے اپنی بھیڑوں کو بچاوے؟ گورنمنٹ جھوٹے کیمیا گروں کو، جھوٹے طبیبوں کو، کھوٹی چیزیں فروخت کرنے والوں کو (اگر گورنمنٹ پر ان لوگوں کا جھوٹ وفریب ثابت ہو جائے) نہیں چھوڑتی، تو اس شخص کو جو پبلک اور گورنمنٹ پر ایسے دلیرانہ جھوٹ بولتا ہے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کے ہزار ہا روپئہ کا مال مار رہا ہے، چھوڑ دینے میں کیوں گناہ گار اور خدا کی باز پرس کا محل نہ ہو گی؟

مرزا کا تیسرا فقرہ، پہلے اور دوسرے فقرہ کی فرع ہے اور جب واقعہ ملکووال سے پہلے اس کا ٹیکہ لگوانے سے عام لوگوں کو ہٹانا اور اس کو غیر مفید بنانا سچ نہ ہوا، تو لوگوں کو اس سے منع کرنے پر اس کو طعن و ملامت کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟

اب رہا فقرہ چہارم کہ خدا تعالی نے اس کے کہنے سے ٹیکے کو بے کار کر دیا ہے، سو اس کا سچ یا جھوٹ ہونے کا ثبوت پبلک پر ظاہر کرنا حکومت کے اختیار میں ہے۔ اگر حکومت کو اپنے پلیگ افسروں اور معمولی لوکل رپورٹوں سے معلوم ہو گیا ہے کہ واقعہ میں اب ٹیکہ لگانا فضول ہو گیا ہے اور اس کا سبب بھی گورنمنٹ کے علم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین میں یہی ہے کہ مرزا قادیانی کی دعا کا یہ اثر ہے، اور یہ شخص خدا کی جناب میں مجیب الدعوات ہے، تو اس صورت میں گو مرزا کو ہزار دفعہ جھوٹا کہیں، وہ پبلک کے نزدیک سچا سمجھا جائے گا۔ اس صورت میں حکومت کو مناسب ہے کہ پلیگ افسروں کو پلیگ ڈیوٹی سے معطل کر کے کسی اور ڈیوٹی پر لگا دے اور ٹیکہ کی نسبت عام سرکلر جاری کر دے کہ یہ ٹیکہ لگانا قطعاً موقوف ہو۔ نہ اس کو کمپلسری (لازمی) طور پر جاری رکھا جائے نہ اوپشنل (اختیاری) طور پر۔

اس صورت میں ہم حکومت کی خدمت میں مرزا قادیانی کے حق میں بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اس دعا و کرامت مرزا کے شکریہ وصلہ میں اس کا کچھ وظیفہ مقرر کر دے، جیسے امرتسر دربار کے گورو گوبند سنگھ کے پجاریوں کا مقرر ہے، اور نہیں تو روزانہ کڑاہ پرشاد تو قادیان میں بھیجا جاوے۔ اس صورت میں حکومت قادیانی کو ایک بڑے گرو یا بشپ کے قائم مقام سمجھ کر ہمیشہ ملکی مشکلات کے مواقع پر اس سے دعا کرایا کرے۔

اگر حکومت کی تحقیق کی رو سے مرزا کی بات جھوٹ نکلے، اور مع ہذا حکومت کو ٹیکہ کا کام جاری رکھنا منظور ہو، تو اس شخص کو اس کے جرم: کہ جس مفید کام کو گورنمنٹ ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے جاری رکھنا چاہتی ہے، جھوٹ بول کر بے اثر و باطل ٹھہراتا ہے اور اس کام سے عام لوگوں کو پہلے تو نہیں مگر اب تو برملا ہٹاتا ہے،، کی سزا دے۔ اور اگر سزا دینا حکومت کی طاقت میں نہیں یا کسی پالیسی کے خلاف ہے تو اس روک ٹوک ہی سے اس کو منع کر دے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں کہ یہاں تک مرزا کی لن ترانیوں کا جواب ادا ہوا۔

اب ہم اس سوال (جو مرزا کی طرف سے پیش کیا گیا ہے) کا جواب دیتے ہیں کہ: اگر مرزا کے عقائد کفریہ اور دعوی مسیحیت ومہدویت اور جھوٹا دعوی الہام کرنا اور سال ہا سال سے جھوٹے الہامات گھڑتے رہنا، طاعون کا سبب ہو سکتا ہے، تو پھر مرزا اور اس کے بعض خلفاء طاعون سے کیوں ہلاک نہ ہوئے؟

بے شک اور بلا ریب مرزا قادیانی کے جھوٹے دعووں کی سزا یہ طاعون ہے، مگر خدا نے ان ظالموں مفتریوں کو مہلت اور ڈھیل دے رکھی ہے جیسا کہ اس نے قوم نوح کو مہلت دی تھی، اور جیسا کہ اس نے فرعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کواس کے اس افتراء پر کہ: انا ربّکم الاعلی۔ و ما علمت لکم من اله غیری میں تمہارا بڑا خدا ہوں اور میں اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود برحق نہیں سمجھتا۔

ایک مدت دراز تک مہلت دی تھی۔ اور فرعون نہ صرف مصر کی سلطنت اور اسباب عیش وعشرت پر فخر کرتا تھا بلکہ کہتا تھا میں حضرت موسی سے بہتر ہوں۔ یہ تو صاف بات بھی نہیں کر سکتا، اس کے پاس سونے کے کنگن نہیں جیسے کہ میرے پاس ہیں۔

و نادی فرعون فی قومه قال یا قوم الیس لی ملك مصر و هذة الانهار تجری من تحتی۔ ا فلا تبصرون ۔ ام انا خیر من هذاالّذی هو مهین۔ ولا یکاد یبین۔ فلو لا القی علیه اسورة من ذهب او جاء معه الملائکة مقترنین ۔(زخرف۔ ع ٥) ۔

یہ مہلت اور گناہوں کے ساتھ عیش وعشرت کی مدد وفراغت، خدا کی قدیم سنت ہے اور یہ مرزا اور اس سے پہلے بدکاروں کیلئے کرامت نہیں ہے، بلکہ یہ خذلان (توفیق چھین لینا) اور اہانت ہے جو استدراج کہلاتا ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے: فلمّا نسوا ما ذکرّوا به فتحنا علیهم ابواب کلّ شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا هم بغتةً فاذا هم مبلسون ۔ (انعام۔ع ٥) کہ جب منکر نصیحت کو بھول گئے تو ہم نے ان پر ہر چیز ونعمت دنیا کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ وہ اترانے لگ گئے تو ہم نے اچانک ایسا پکڑا کہ وہ ہر خیر سے مایوس ہو گئے۔

اس آیت کی تفسیر میں آنحضرتﷺ سے یہ حدیث مروی ہے: عن عقبه بن عامر عن النبی ﷺ اذا رایت الله عز و جل یعطی العبد من الدنیا علی معاصیه ما یجب فانما هو استدراج ثم تلا رسول الله ﷺ فلما نسوا ما ذکرو به.. الآیه۔ رواه احمد (مشکوۃ۔ص ۴۳۵) کہ جب تم کسی بندہ کو دیکھو کہ خدا تعالی اس کو گناہوں کے ساتھ دنیا میں اس قدر دیتا ہے جس قدر وہ چاہتا ہے تو یہ سمجھو کہ یہ استدراج ہے۔ (یعنی ڈھیل اور مہلت دے کر پکڑنا)۔ پھر آپﷺ نے وہ آیت پڑھی جو اوپر منقول ہوئی۔

ان آیات واحادیث سے مرزا اور اس کے ہم خیال لوگوں کو تسلی نہ ہو اور ہمارے جواب کو وہ صحیح نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھیں تو وہ اپنی ہی الہامی کتاب کشتی نوح کا صفحہ ۲۱ پڑھیں جس میں یہ عبارت مرقوم ہے: یہ خیال مت کرو کہ پھر دوسری قومیں کیوں کامیاب ہو رہی ہیں، حالانکہ وہ خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل و قادر خدا ہے، اس کا جواب یہی ہے کہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے، اور دنیا کی دولتوں کا خواہش مند ہوتا ہے، تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کی رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے، اور آخر دنیا کے خیالات ہی میں مرتا ہے اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔

پھر مرزا قادیانی کہتا ہے: اور کبھی اس رنگ میں امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے، مگر موخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا۔ کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔

کیا اس عبارت کشتی نوح کو پڑھ کر بھی مرزا اور اس کا کوئی پیرو مرزا کے طاعون سے بچے رہنے پر فخر کرے گا اور ہمارے اس جواب کی صحت میں، جو ہم نے آیات و احادیث سے مدلل کیا ہے، دم مارنے کی جرأت کر سکے گا؟

اور اگر کوئی یہ سوال کرے کہ مرزا اور اس کے اخص خلفاء اور اکثر اتباع تو استدراج میں ہیں مگر بہت سے صلحاء اور بعض علماء مخالف مرزا (جیسے امرتسری رسل بابا) کیوں طاعون میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ صالحین کیلئے یہ طاعون عقوبت (سزا دہی) نہیں بلکہ کرامت و شہادت ہے، گو فاسقوں بدکاروں کیلئے یہ اہانت و عقوبت ہے۔ طاعون اور دیگر امراض و مصائب خدا کے مقبول بندوں پر بطور ابتلاء وارد ہوتے ہیں اور ان کو زلّات (لغزشوں) اور خطاؤں سے پاک کرنے کیلئے نازل ہوتے ہیں، اور دنیا سے پاک و صاف کر کے اللہ کے حضور میں اور جنت الفردوس میں لے جاتے ہیں۔ اور یہی بلائیں کافروں، بدکاروں پر بطور عقوبت نازل ہوتی ہیں اور عقوبت اخروی کا پیش خیمہ بن کر ایک نمونہ دکھاتی ہیں۔

ایسا ہی دنیا کی نعمتیں اور آسائشیں خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں کو بطور فضل و انعام عطا ہوتی ہیں جن پر وہ خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ان نعمتوں اور آسائشوں سے سامان آخرت مہیا کرتے ہیں اور وہی نعمتیں منکروں اور بدکاروں کو ایک بلاء کے طور پر دی جاتی ہیں جن میں منہمک ہو کر وہ آخرت کھو بیٹھتے ہیں اور ہلاکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی راہیں اختیار کرتے ہیں۔

ان دونوں صورت امتحان کا بیان اس آیت قرآن میں ہے جس میں ارشاد ہے:

نبلوکم بالخیر و الشرّ فتنۃ (نساء) تم کو (اے فریقین) ہم دونوں سبیل اسباب خیر وشر سے آزماتے ہیں۔

ایک اور آیت میں ارشاد ہے: وقطّعنا ھم فی الارض امماً۔ منھم الصّالحون و منھم دون ذالك۔و بلونا ھم بالحسنات و السیّئات لعلّھم یر جعون (اعراف۔ع۲۱) ہم نے ان کو زمین میں جدا جدا گروہ کر دیا۔ بعض ان میں سے نیک ہیں اور بعض اس کے سوا ہیں۔ ہم نے ان کو احسانوں سے اور تکلیفوں سے آزمایا تاکہ وہ ہماری طرف رجوع کریں۔

وازاں جا کہ نعمتوں اور آسائشوں کے امتحان میں ثابت قدم رہنا مشکل ہوتا ہے اس لئے خدا تعالی اپنے مقبول بندوں کو اس امتحان میں کم شامل کرتا ہے اور اکثر مقبول صالحین کو دنیا کی نعیم و آسائش سے بچاتا رہتا ہے۔ گو اسباب آسائش مال و دولت حکومت و سلطنت ان کو حاصل و میسر ہوں۔ اور مصیبتوں و بلاؤں کے امتحان میں خدا کے مقبول بندوں کا ثابت قدم رہنا آسان ہے، اس لئے تمام لوگوں سے زیادہ مبتلا بلاء خدا کے مقبول بندے ہی ہوتے ہیں۔ اسی اصول کے مطابق خدا کے مقبول اور صالحین بندوں پر طاعون آتا ہے اور ان کو شہادت کا درجہ عطا کرتا ہے: عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ الطّاعون شھادۃ کل مسلم۔متفق علیه (مشکوۃ۔ص۱۲۷) کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا طاعون ہر ایک مسلمان کیلئے (جو اس میں مبتلا ہو) شہادت ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کافروں کیلئے وہ شہادت نہیں عقوبت ہے۔

اور: عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ الشھداء خمس المطعون و المبطون والغریق و صاحب الھدم و فی سبیل اللہ۔ متفق علیه (مشکوۃ ۔ص۱۲۷) کہ آپ ﷺ نے فرمایا شہادت کا درجہ پانیوالے پانچ ہیں۔ طاعون زدہ، اسہال میں مبتلا ہو کر فوت ہونے والا، پانی میں ڈوب کر مرنے والا، دیوار یا چھت کے نیچے دب کر مرنے والا اور وہ شخص جو خدا کی راہ میں (لڑکر) جان دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حکیم نورالدین قادیانی نے اس حدیث کی سند سے مرزا غلام احمد کو شہید ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، ان کا فرمان متفرقات میں نقل کیا جارہا ہے۔ بہاء)

اور و عن جابر بن عتيك قال رسول الله ﷺ الشهادة سبع سوى القتل۔ المطعون شهيد و الغرقى شهيد ۔ و صاحب ذات الجنب شهيد، والمبطون شهيد، و صاحب الحريق شهيد، و الّذى يموت تحت الهدم شهيد، و المرأة تموت جمع شهيد ۔ رواه مالك (مشکوۃ) جابر بن عتیک کی روایت میں ان پانچ کے علاوہ تین شہید اور مذکور ہوئے ہیں۔ایک وہ جو مرض ذات الجنب سے ہلاک ہو۔ دوسرا وہ جو جل کر مر جاوے۔ تیسری وہ عورت جو پیٹ میں بچہ مر جانے سے مر جاوے۔

اور عن عرباض بن ساريه قال ... الشهداء و المتوفون على فروشهم فى الذين يتوفون من الطاعون فقال الشهداء اخواننا قتلوا كما قتلنا و يقول المتوفون اخواننا ماتوا على فروشهم كما متنا، فيقول الله تعالى انظروا الى جراحتهم فان اشبهت جراحتهم جراح المقتولين فانّهم منهم فاذا جراحهم قد اشبهت جراحتهم رواه احمد ۔(مشکوۃ۔ص ۱۳۱) حضرت عرباض سے روایت ہے کہ شہید فی سبیل اللہ اور اپنے بستروں پر مرنے والے ان لوگوں کی نسبت جو طاعون سے مریں، آپس میں جھگڑیں گے۔ شہید تو ان کی نسبت یہ کہیں گے یہ ہماری طرح (زخموں) سے مرے ہیں۔ بستروں پر مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہماری طرح اپنے بستروں پر مرے ہیں۔ خدا ان کے جھگڑوں کا یہ فیصلہ کرے گا کہ ان کے زخموں کو دیکھو، اگر وہ مقتول لوگوں کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں اور یہ ان کے ساتھ درجہ بہشت میں رہیں گے، جب ان کے زخموں کو دیکھا جائے گا تو وہ باہم مشابہ ہوں گے۔

ان سب کو شہید فی سبیل اللہ اسلئے کہا گیا کہ یہ بھی بطور شہید فی سبیل اللہ ناگہاں اور تکلیف سے مر جاتے ہیں اور ایمان وحسنات کی برکت سے ان بلاؤں کا اجر پاتے ہیں۔

یہی طاعون ودیگر امراض فاسقوں بدکاروں پر بھی آتی ہیں تو وہ عقوبت الٰہی کہلاتی ہیں اور سزا اخروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا (جس کا استیفاء قیامت کے دن مقرر ہے) پیش خیمہ ونمونہ بن جاتی ہیں۔

عن اسامة بن زید قال قال رسول الله ﷺ الطاعون اخبر ارسل علی بنی اسرائیل او علی من قبلکم فاذا سمعتم بارض فلا تقدموا علیها و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخر جوا فرا راً۔ متفق علیه (مشکوۃ ص ۱۲۷) آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر، یا یہ فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں پر، بھیجا گیا تھا پس اگر کسی زمین میں اس کا واقعہ ہونا سنو، تو وہاں مت جاؤ، اور جس زمین میں پڑ جائے وہاں سے طاعون سے بھاگنے کی نیت سے نہ نکلو۔

(یہ لفظ حدیث ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر بھاگنے کی نیت نہ ہو، کوئی ضرورت ہو، تو طاعون کی جگہ سے نکلنا منع نہیں۔ ایسا ہی اس جگہ جہاں طاعون واقعہ ہو، ضرورت کیلئے جانا منع نہیں ہے۔ یہ حکم اس شخص کیلئے ہے جو خدا تعالی پر کامل توکل رکھنے والا ہو۔ اور اگر مبتلاء طاعون ہو جائے تو اس کے دل میں یہ خیال نہ گذرے کہ مجھے کسی طاعون زدہ کی لاگ سے طاعون ہوا ہے، اور اس کا یقین اس حدیث پر ہو جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے عن ابی هریره قال قال رسول الله ﷺ لا ... و لا هامة و لا صفر۔ فقال اعرابی یا رسول الله فما بال الابل نکون فی الرمل لکانها الظبا فیخالطها البعیر الا جوب فیجر بها۔ فقال رسول الله فمن اعدی الاول۔ رواه البخاری۔ (مشکوۃ)۔ و فی هذه الا حادیثمنع القدوم علی بلد طاعون و منع الخروج منه فراراً من ذلك و اما الخروج معارضه فلا بأس به۔ هذا الذی ذکر ناه مذ هبنا و مذهب الجمهور، (شرح مسلم ص ۲۳۸) آپ ﷺ نے فرمایا کوئی مرض بذات خود متعدی نہیں ہوتی۔ اس پر اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ ہمارے اونٹ اچھے بھلے ہوتے ہیں، پھر جب ان میں کوئی خارش زدہ آ جاتا ہے تو سب کو خارش زدہ کر دیتا ہے اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے اونٹ کو جو خارش ہوئی، تو وہ کس سے ہوئی۔ یعنی جس پروردگار نے پہلے اونٹ کو خارش پیدا کی اسی نے ان سب میں پیدا کی۔ ایسا ہی امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا ہے کہ ان احادیث صحیح مسلم میں طاعون کی جگہ جانا اور وہاں سے بھاگنے کی نیت سے نکلنا منع کیا گیا ہے اور کسی عذر و عارضہ سے نکل جائے تو منع نہیں ہے)

بالجملہ یہ طاعون نیکوں کے واسطے شہادت ہے اور بدوں کے واسطے عقوبت ہے۔ اور یہ بعینہ مرگ مفاجات (ناگہانی) کی نظیر ہے جس کی نسبت وارد ہے (اخذة الاسف لکافر و رحمة للمؤ منین۔ مشکوه۔ ص ۱۳۲) یعنی مرگ مفاجات کافر کیلئے غصہ کی پکڑ ہے اور مومنوں کیلئے رحمت ہے۔

اس بیان سے جیسا کہ جواب سوال مذکور ادا ہوا ویسا ہی اصل مضمون کے اس حصہ طاعون کا روحانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب کا بیان ہوا۔اور یہ امر ثابت ہوا کہ طاعون کا روحانی سبب لوگوں کے اعمال ہیں،صالحین کیلئے صالحہ اعمال جن کے بدلے وہ طاعون کے ذریعہ کرامت وشہادت اس شکل کی تسلی پاتے ہیں اور طالحین (بدکاروں) کے لئے بداعمال جن کے سزا میں وہ اس طاعون کے ذریعہ عقوبت دنیوی پاتے اور ذلیل ورسوا کئے جاتے ہیں۔

صحیح بخاری کے صفحہ ۴۲۲ میں حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک جنگ کے موقعہ پر خطبہ پڑھا اور فرمایا لوگو! دشمن کے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور خدا تعالی سے امن اور بچے رہنے کا سوال کرو۔ (ہاں) جب اس سے مقابلہ ہو پڑے تو اس وقت صبر کرو

انّ رسول الله ﷺ فی بعض ایا مه التی لقی فیها العدو و انتظر حتی ما لت الشّمس ثـم قا م فی النا س فقا ل یا ایها النا س لا تمنّوا لقا ء العدوّ و اسئلوا الله العا فیة فا ذا لقیتمو هم فا صبروا ۔

مولوی رسل بابا امرتسری طاعون سے فوت ہوئے تو ان کے معتقدین واتباع نے ان کی موت کو شہادت قرار دیا اور اس مضمون کا ایک اشتہار شائع کیا،جس پر مرزا کے اخبار البدر کے نمبر ۵ جلد ایک میں مرزا کی یہ لاف زنی مشتہر ہوئی کہ یہ موت مرزا کے الہام یخرج الصدور الی القبور کے مطابق ہوئی ہے۔ پھر البدر کے نمبر ۸ جلد ایک میں اس دعوی شہادت پر یہ اعتراض کیا کہ اگر طاعون کی موت شہادت ہے تو ان تمام مخالف مولویوں کو اس کی آرزو کرنی چاہیے اور ان کو دعائیں کرانی چاہئیں۔

اس اعتراض کا ایک جواب تو ہماری تقریر بالا میں ادا ہوا کہ کسی ابتلاء وامتحان کی تمنا جائز نہیں۔دوسرا جواب یہ ہے کہ مرزا نے تذکرۃ الشہادتین میں ملّا لطیف اور اس کے ساتھی کی موت کو شہادت قرار دیا ہے۔پس اگر تجویز شہادت کا لازمہ،اس کی تمنا ہے،تو چاہیے کہ خود بھی اس شہادت کی تمنا کرے اور کابل میں پہنچ کر اس کے حصول میں ساعی ہو۔اس کی تمنا دعا کے وقت ہم بھی آمین کہیں گے بلکہ کابل میں ساتھ جانے کو حاضر ہیں۔ اس تمنا اور سعی سے جیسے کہ مرزا کو شہادت نصیب ہوگی ویسے ہی تمام ملک اور اسلام میں امن وعافیت کی صورت پیدا ہو جائے گی اور خس کم جہاں پاک کی مثل صادق آجائے گی۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ حال میں موضع قادیان میں طاعون جارف پیدا ہو گیا ہے اور کئی ایک اصحاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی چار دیواری کے رہنے والے لقمہ طاعون ہو چکے ہیں، تو مرزا کے دوسرے اخبار الحکم میں ان کی موت کو شہادت قرار دیا گیا ہے۔ پھر مولوی رسل بابا کی موت یا اور صالحین کی موت کو شہادت تسلیم نہ کرنے میں کیوں انصاف کا خون کیا جاتا ہے۔ خدا سے شرم وحیا چاہیے، دنیا سے شرم چاہیے۔ جو کچھ قلم ہاتھ سے نکلے اس کو تو سوچ لیا جائے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی بٹالوی سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہم (مرزا صاحب کے) مواہب الرحمٰن کی چند اور عبارات (گوان کو طاعون سے تعلق نہیں، مگر ہمارے اصل مشن اظہار اکاذیب مرزا سے پورا تعلق ہے) پر جرح کرتے ہیں۔

اول اس رسالہ کے صفحہ ۵۸ میں خاکسار (محمد حسین) کی نسبت کہا ہے کہ اس نے میری نسبت یہ تکبرانہ دعوی کیا تھا کہ میں نے ہی اس کو اونچا کیا تھا اور میں ہی اس کو گراؤ نگا۔ دیکھو یہ دعوی جھوٹا ہوا، خدا نے میرے گھر کو میرے مریدوں اور صحبتیوں سے پر کر دیا (بھر دیا)۔

قال بعض العدا انی اعلیت هذا الر جل ۔ و انی افر طته ۔ ثم انی ساحطه ۔ فا نظروا الی هذا الکذ ب و ا لاستکبار۔ و انّ الله لا یرضی عن عبدٍ الّا الصدق و الانکسار۔ ثم انظروا کیف کذّ به الله و اجاب قبل جوا بی ۔ و جمع بعد ذا لك افوا جاً علی بابی و ملأ بیوتی من اصحا بی ۔ ویکے از دشمنان گفت کہ من ایں شخص را بلند کردم وقدم او پیش نہادم۔ باز منم کہ او برزمین خواہم افگند۔ پس سوئے دریں دروغ نظر کنید وایں تکبر را بہ بیند۔ وخدا از ہیچ بندہ راضی نمی گردد مگر بصدق وفروتنی۔ باز بہ بیند کہ چگونہ تکذیب او کرد خدائے من پیش از جواب من، وجمع کرد بعد ازیں فوج ہا بر درمن وخانہ ہائے من از اصحاب من پر کرد۔

اس لاف زنی کا کذب ہونا محتاج بیان نہیں ہے۔ جن لوگوں کی نظروں میں مرزا قادیانی کو اشاعۃ السنہ کے ریویو نے اونچا کیا تھا پھر ان کی نگاہوں سے مرزا کو اسی اشاعۃ السنہ نے ایسا گرا دیا ہے کہ وہ اس کو اب کافر سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور سینکڑوں روپیہ کی مدد کی جگہ انہوں نے اس کی تکفیر میں رسالے لکھے اور چھپوائے ہیں۔ اس اجمال سے شرم دامن گیر نہ ہو تو پھر کیا مرزا قادیانی کی طرف سے اجازت ہے کہ ان کے نام کی فہرست اسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وار چھاپی جائے۔

دوم۔ اس رسالہ کے صفحہ ۶۹ میں کہا ہے کہ جو شخص پرکھی ہوئی حدیثوں سے (جو قرآن کے مخالف نہ ہوں) انکار کرے وہ شیطان کا بھائی ہے۔

اس قول میں مرزا نے اپنا شیطان کا بھائی ہونا تو ظاہر کیا مگر اس دھوکہ دہی کی آڑ میں اپنا بچاؤ بھی کر لیا کہ جن احادیث سے میں انکار کرتا ہوں وہ قرآن کے مخالف ہیں۔

اس دھوکہ کا ازالہ یہ ہے کہ احادیث صحیحہ جو پرکھی گئی ہوں (جیسے صحیح بخاری وصحیح مسلم کی احادیث جن کی صحت کا اعتراف مرزا کی تصانیف میں موجود ہے) نہ کبھی آپس میں مخالف ہوتی ہیں، نہ مخالف قرآن۔ امام دارقطنی نے کہا ہے کوئی دو حدیثیں صحیح آپس میں مخالف نہیں ہوتیں۔ جس کے پاس ایسی دو حدیثیں ہوں وہ میرے پاس لائے میں ان کو باہم متوافق کردوں۔ لہذا کسی حدیث کو صحیح کہنا اور پرکھی ہوئی مان لینا، پھر اس بہانہ سے کہ وہ مخالف قرآن ہے، ترک کرنا بھی شیطان ہی کا کام ہے۔ حدیث صحیح کبھی مخالف قرآن نہیں ہوتی۔ پرکھی ہوئی اور مسلّم الصحت احادیث بخاری ومسلم سے کوئی حدیث کسی کو مخالف قرآن معلوم ہو تو وہ اس خاکسار (محمد حسین) کے سامنے پیش کرے۔ خاکسار اس حدیث کو قرآن کے مطابق وموافق نہ کردے تو جو چاہے میری حیثیت کے مطابق مجھ سے بطور جرمانہ لے۔ میں اس امر کا متضمن اقرار نامہ حسب ضابطہ لکھ دینے اور اس کو رجسٹری کرا دینے کو بھی حاضر ہوں اور اس میں مرزا کے دوسرے بھائیوں (نیچریوں، چکڑالویوں) کو بھی شامل ومخاطب کرتا ہوں۔ کوئی مرد ہے تو میدان میں نکلے۔

سوم۔ اس رسالہ مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۶۹ میں مرزا قادیانی کا یہ کہنا ہے کہ حکم کی وحی احادیث ظنیہ سے مقدم ہے اور صفحہ ۹۰ میں یہ دعوی کرنا کہ مسلمان قدیم سے قائل چلے آئے ہیں کہ حکم کا قول احادیث ظنیہ سے مقدم ہے۔

یہ جھوٹ ہے، مسلمان اہل علم سے ایک شخص بھی نہ پہلے قائل ہوا ہے اور نہ اب قائل ہے کہ حکم کا قول احادیث صحیحہ نبویہ سے مقدم ہے۔ عیسی بن مریم مسیح موعود کو جو حدیث میں حکم کیا گیا ہے تو اس کے معنی اہل اسلام میں یہ مقرر ومتعین ہیں کہ وہ لوگوں کے باہمی معاملات ومقدمات میں حکم ہوں گے۔ اور قرآن وحدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق ان میں حکم (فیصلہ) کریں گے۔ چنانچہ احادیث صحیح مسلم میں (جو قول چہارم مرزا کے رد کی تائید میں منقول ہوں گی) اس معنے پر صاف صریح دلیل ہیں۔ یہ معنے کسی مسلمان کے خیال و اعتقاد میں نہیں آئے کہ مسیح موعود احادیث صحیحہ کو اپنی وحی سے رد کریں گے اور اپنی وحی کو احادیث سے مقدم کہیں گے۔ یہ معنے مرزا نے از خود گھڑے ہیں اور پہلے مسلمانوں کے ذمہ لگا دیئے ہیں۔ وہ اس معنی کو کسی ایک پہلے مسلمان سے نقل کرے، تو جو انعام چاہے لے۔ ورنہ اپنے آپ کو لعنة الله على الكاذبين کا مصداق سمجھے۔ مسلمانوں میں قدم سے اس وقت تک کوئی عالم اس معنی مرزا کا قائل نہیں اور جو اس کا قائل ہو یا جو مسیح موعود بن کر اپنے قول سے حدیث نبوی کو رد کرے، مسلمان اسے کافر سمجھتے ہیں۔

چہارم: مرزا صاحب کا صفحہ ۷۵ مواہب الرحمٰن میں یہ کہنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود اس امت سے ہوگا۔

یہ بھی محض دروغ ہے۔ کسی حدیث میں آنحضرت ﷺ کا یہ قول نہیں آیا بلکہ مسلم کی حدیث میں اس کے برخلاف صاف یہ آ گیا ہے کہ مسیح بن مریم اس وقت آئیں گے جس وقت تمہارا امام یعنی اس امت کا امیر موجود ہوگا وہ امیر حضرت مسیح بن مریم کو نماز پڑھانے کیلئے کہے گا۔ حضرت مسیح اس امت کے اکرام کیلئے کہیں گے کہ نہیں نماز تم میں سے کوئی شخص ہی پڑھائے اور تم ایک دوسرے کے امیر ہو۔ اور وہ مسلمانوں میں احکام کتاب اللہ اور سنت نبوی کا اجرا کرے گا۔

عن جابر سمعت النبى ﷺ فينزل عيسى فيقول اميرهم تعال صلّ لنا فيقول ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذة الامة

و عن ابى هريرة قال رسول الله قال كيف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم فامكم منكم قال ابن ابى ذئب اتدرى ما امكم منكم قلت تخبرنى قال فامكم بكتاب الله و سنة نبيكم (مسلم ج ۱ ص ۸۷)

یہ احادیث صاف کہہ رہی ہیں کہ آنے والا مسیح اس امت سے نہ ہوگا، اس لئے امامت و امارت اس امت کے امیر کیلئے مسلّم رکھے گا۔ اور خود بھی کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ کے احکام کا اجراء کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجم: مرزا صاحب کا اس رسالہ مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۰۹ میں مولوی فاضل ثناء اللہ امرتسری کو دجال کہنا ہے۔ اور صفحہ ۱۳۱ میں بجواب ان کی نکتہ چینی قصیدہ عربی اعجاز احمدی کے یہ کہنا ہے کہ تو بڑا جاہل ہے اور تو نجاست کھاتا ہے۔

مرزا صاحب کی یہ بدزبانی ایسی ہے جو اس کو دعوی الہام يـا احـمـد فـاضـت الرّحمة من شـفـتيك میں جھوٹا کرتی ہے اور اس کے دعوی نبوت وامامت کو جھٹلاتی ہے۔ ہم اس کے جواب میں کچھ کہنا نہیں چاہتے صرف مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس امر کی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بدگوئی کی چارہ جوئی بذریعہ عدالت یا جس طرح چاہیں، کریں۔ کیونکہ اس بدزبانی سے مرزا نے ایک تو اپنے حلفی عہد کا خلاف کیا ہے جو مسٹر ڈوئی کی عدالت میں وہ اقرار نامہ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کی دفعہ ۴ میں کر چکا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

میں اس امر سے باز رہوں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے ان کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ ان کی ذات کی نسبت یا ان کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ، دجال، کافر، کاذب نہیں کہوں گا۔

وازانجا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میرے دوست ہیں اور اس وجہ سے کہ بواسطہ میرے ایک شاگرد عالم مشہور حافظ مولوی عبدالمنان وزیرآبادی مجھ سے نسبت تلمذ رکھتے ہیں، وہ میرے پیرو بھی سمجھے جاتے ہیں، لہذا وہ یہ حق رکھتے ہیں کہ اس اقرار وعہد کی خلاف ورزی کی وجہ سے اس کو عدالت کی سیر کرائیں اور نہیں تو ایک دفعہ مسٹر ڈوئی کی خدمت میں جو اس وقت کمشنر بندوبست پنجاب ہیں، پہنچیں۔ پھر جو صلاح وہ دیں وہ عمل میں لاویں۔

نیز مرزا قادیانی نے گورنمنٹ کے عطا کردہ خطاب مولوی فاضل کی، جو پنجاب یونیورسٹی کے ذریعہ مولوی صاحب کو عطا ہوا ہے، سخت توہین کی ہے۔ جس شخص کو گورنمنٹ مولوی فاضل کا خطاب دے، وہ بجائے مولوی فاضل، (مولوی) جاہل کہلاوے تو ان خطابات کی کیا وقعت رہی۔

ششم: مرزا صاحب کا اس رسالہ مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۲۷ میں حضرت شیخ الاسلام ہادی انام شیخنا و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الکل حضرت مولوی سید محمد نذیر حسین شمس العلماء دہلوی کی نسبت ان کی وفات کے بعد یہ عبارت عربی و فارسی مشتہر کرنا ہے: وکذالك صار نذیر حسین الدهلوی درّیّة و حی الله تخرج الصدور الی القبور فانّه کان اول من کفّرنی و آذانی و فرّ من النور و کانت سنة وفاته مات ضال هائماً بحساب الجمل و مات ناقصاً و لم یصب حظاًّ من الکمّل وہم چنیں نذیر حسین دہلوی نشانہ ایں وحی شد کہ یخرج الصدور الی القبور اواول شخص است کہ مرا کافر قرار دادہ واز نور بگریخت و تاریخ وفات او بحساب جمل مات ضال ہائماً (۱۳۲۰ھ) است در حالت ناقصہ بمر دو از مرتبہ کاملاں ہیچ حصہ نیافت

اس بدزبانی ودریدہ دہنی کا بھی میں اس کو کوئی جواب دینا نہیں چاہتا، بلکہ سرآمد فرقہ اہلحدیث واکابر مسلمانان اہل سنت کو اسکے جواب کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ جب اس نے ۱۹۰۲ء میں قادیانی اخباروں میں اس توہین کا ارتکاب کیا تھا اور اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء میں یہ خاکسار بغرض شمولیت دربار کارونیشن دہلی پہنچا تھا تو میں نے حضرت شیخ الکل کے جانشین پوتے مولوی سید عبدالسلام کو استغاثہ پر مستعد کیا تھا۔ اس کے بعد بعض اہلحدیث لاہور کو مستعد استغاثہ کیا۔ مگر معلوم نہیں ان کی غیرت اسلامی کیوں دب گئی۔

مرزا کے اس قول میں بدزبانی کے ساتھ دروغ گوئی ولاف زنی بھی پائی جاتی ہے۔ کیا من گھڑت ڈھکوسلہ یخرج الصدور الی القبور بھی کوئی وحی یا الہامی پیش گوئی ہوسکتی ہے؟ کوئی زمانہ دنیا میں ایسا گذرا ہے جس میں صدر لوگ اور بڑے بڑے آدمی نہ مرتے ہوں؟ اور حضرت شیخ الکل کا فوت ہونا تو عمر طبعی سے زیادہ عمر کو پہنچ کر ہوا ہے۔ لہذا ان کی وفات معمولی کو الہامی پیش گوئی بنالینا کمال درجہ کی بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے؟

ہفتم۔ مرزا قادیانی نے مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۳۵ میں کہا ہے کہ طاعون کا کیڑا وہ دابّة الارض ہے جس کی قرآن میں خبر آچکی ہے اور یہ میرے مسیح موعود ہونے کی علامت ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے یہاں تو دابّة الارض سے یہ کیڑا مراد بتایا ہے اور اپنے ازالہ اوہام میں کہہ چکا ہے کہ دابۃ الارض سے علماء متکلمین مراد ہیں۔ اصل عبارت ازالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوہام صفحہ ۵۰۳ یہ ہے:

ہم ایک گروہ دابۃ الارض زمین سے نکالیں گے، وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا یعنی وہ علماء ظاہر ہوں گے۔

مرزا قادیانی کو یاد نہیں رہا کہ اب میں کیا کہہ رہا ہوں اور پہلے کیا کچھ کہہ چکا ہوں

لو تقوّل علینا

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ اس مقام تک جو اکاذیب و مغالطات مرزا کی تفصیل ہوئی ہے اس سے ہمارا وہ دعوی ثابت ہوا، جو ہم نے کیا تھا کہ جس قدر مرزا نے پیش گوئی متعلقہ طاعون میں جھوٹ وافتراء سے کام لیا ہے، اس قدر پہلے کسی پیشگوئی میں جھوٹ سے کام نہیں لیا۔ اور اس کے ثبوت سے ہمارا وہ دعوی ثابت ہوا کہ مرزا کا دعوی الہام میں جھوٹا ہونا، اور جھوٹے الہام بنا کر شائع ومشتہر کرنا ہی ایک ایسا جرم سنگین ہے کہ طاعون اس کی ایک ادنی سزا ہے،

اور اس کے ثبوت سے ہمارا وہ دعوی ثابت ہوا کہ مرزا کے مسیح موعود و مہدی و امام برحق ہونے سے انکار کرنا طاعون کا سبب ہرگز نہیں ہوسکتا، بلکہ مرزا کا ایسے دعاوی کرنا اور لوگوں کا ایسے دعاوی کو قبول کرنا، یا ان پر مداہنت سے سکوت کرنا، پنجاب و ہندوستان میں طاعون پھیلنے کا ایک سبب وموجب ہوسکتا ہے۔ اگر طاعون کو عقوبت الہی یعنی گناہوں کی سزا دہی قرار دیا جائے

اس پر شائد مرزا قادیانی کی طرف سے یہ سوال وارد ہو کہ اگر مرزا کے عقائد کفریہ اور دعوی مسیحیت و مہدویت اور جھوٹا دعوی الہام اور اس کی تائید میں اس کا سال ہا سال سے جھوٹے الہام گھڑتے رہنا، طاعون کا سبب تو پھر اب تک مرزا اور ان کے اخص خلفاء واقربا طاعون میں کیوں مبتلا و ہلاک نہ ہوئے۔ اور مرزا صاف کہتا ہے کہ اگر میں مفتری علی اللہ اور جھوٹا ہوں تو میں کیوں ہلاک نہیں کیا جاتا، اور اس پر اس آیت کو سند پیش کرتا ہے جس میں آنحضرت ﷺ کی نسبت خدا تعالی نے فرمایا و لو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذناہ بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین (کہ اگر یہ شخص کوئی بات از خود بنا کر ہم پر افتراء کرتا تو ہم اس کو دہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ سے پکڑ لیتے اور ہم اس کی رگ جان کاٹ دیتے)۔ اور وہ برملا کہتا ہے کہ یہ کیا بات ہے کہ میں مفتری علی اللہ ہو کر زندہ ہوں اور میرے مخالف میرے سامنے مرتے جاتے ہیں (مولوی غلام دستگیر قصوری مرا، مولوی محمد حسن بھینی مرا، مولوی رسل بابا امرتسری طاعون سے مرا، مولوی نذیر حسین دہلوی مرا)، اور میں زندہ موجود ہوں اس کی یہ لن ترانیاں سن کر بہت لوگ اس کو حق پر جانتے ہیں اور اس کے مخالفوں کو جو فوت ہوئے اور جو ان کے ہم خیال ہیں، ناحق پر سمجھتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ موت اور زندگی تو ایسے قدرتی امور ہیں کہ ان سے نہ مومن بچتے ہیں نہ کافر۔ نہ حضرات انبیا اور نہ ان کے مخالف۔ بہت سے نبی ایسے گذرے ہیں جن کو ان کے مخالفوں (بنی اسرائیل) نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ قرآن کریم میں یہودیوں کی نسبت یہ بیان ہوا ہوا ہے و یقتلو ن النبیین بغیر حق ۔ (آل عمران) کہ وہ نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے،

پہلے نبیوں کے پیروان میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن کے سروں اور بدن پر سے ان کے مخالف لوہے کی کنگھیوں سے گوشت اور پٹھے ہڈیاں چھوڑ کر سب کھینچ کر اتار دیتے۔ یہ عذاب ان کو دین سے نہ پھیرتا۔ اور ان کو زمین میں گاڑ کر ان کے سر کی مانگوں پر آرہ رکھ کر ان دو ٹکڑے کر ڈالتے۔ یہ عذاب بھی ان کو دین سے نہ پھیرتا۔ یہ حال آنحضرت ﷺ نے قیس صحابی کی اس شکایت پر سنایا جو مشرکین مکہ کی ایذا رسانی پر انہوں نے کی اور آنحضرت ﷺ سے یہ بات کہی تھی کہ آپ دعا کریں، خدا تعالیٰ ہماری ان تکالیف کو دور کرے

عن قیس اتیت النبی ﷺ و ھو متوسد بردہ و ھو فی ظلّ الکعبة و قد لقینا من المشرکین شدة فقلت ا لا تد عوا اللہ فقعد وھو مجمر وجھہ فقال لقد کا ن من قبلکم لیمشط بمشاط الحدید ما دون عظا مہ من لحم او عصب ما یصرفہ ذا لك عن دینہ و یوضع المتشار علی مفر ق رأسہ فشقّ با ثنین ما یصرفہ ذا لك عن دینہ و لیقمن اللہ ھذا الامر حتی یسیرا الراکب من صنعاء الی حضرموت لا یخا ف احداً ا لا اللہ زاد بیا ن و الذئب علی غنمہ ۔(بخاری۔ص ۵۱۰و۵۴۳)

کیا مرزا قادیانی اور اس کے ہم خیال معترض اس سے بھی یہ نتیجہ نکالیں گے کہ وہ مومن جو کفار کی اس سخت تکلیف سے مارے گئے، ناحق پر تھے، اور ان کو تکلیف پہنچانے والے کفار جو ایک مدت تک زندہ رہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق پر تھے۔

دور کیوں جائیں اسی امت خیر الامم کے نبی اور ان کے اصحاب کبار اور اہل بیت اطہار اور ان حضرات کے مخالف مشرکین اور کفار کا حال بطور مثال کیوں پیش نہ کروں۔

سرور کائنات فخر موجوات خاتم النبین سید المرسلین کو خیبر کے یہودیوں نے بکری کے گوشت میں زہر ملا دیا اور آپ ﷺ کے استفسار کرنے پر صاف کہا کہ ہم نے اس لئے زہر دیا ہے کہ اگر آپ نبی ہوں گے تو آپ کو زہر ضرر نہ دے گا۔ مگر خدا تعالی کی شان امتحان دیکھو کہ اس زہر کا اثر آپ کو پہنچ ہی گیا۔ جب تک آپ زندہ رہے اس زہر کا اثر الم (درد) پاتے ہی رہے اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے تو اسی زہر سے آپ کی رگ جان کٹ گئی اور آپ فوت ہوئے۔ یہ بات آپ نے خود فرمائی تھی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں صاف آ چکی ہے

عن ابی هريرة قال لما فتحت خيبر اهد ت للنبی ﷺ شاة فيها سم فقال النبی ﷺ هل جعلتم فی هذا الشا ة سم قا لوا نعم قا ل ما حملكم على ذالك قالوا ان كنت كا ذباً نستر يح و ان كنت نبيا لم يضرك (بخاری۔ ص ٤٤٩)

و عن عائشة كان النبی ﷺ يقول فی مر ضه الذ ی ما ت فيه يا عا ئشه ما زال ا جد الم الطعا م الذ ی اكلت بخيبر فهذا اوانوجد ت انقطاع ... من ذا لك السم۔ (بخا ری۔ ص ٦٢٧)

مرزا اور اس کے ہم خیال سٹاف اس وقت موجود ہوتے اور وہ یہودیوں کا وہ قول اور آنحضرت ﷺ کی یہ بات سنتے تو ضرور برملا کہہ اٹھتے کہ (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ نبی برحق نہ تھے جو یہودیوں کے زہر سے فوت ہوئے۔ وہ یہودی حق پر تھے جو آپ ﷺ کے فوت ہو جانے کے بعد زندہ رہے۔

آنحضرت ﷺ کی وفات طیبہ پر ایک اور عجیب واقعہ پیش آیا تھا جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے اور اس سے مرزا اور اس کے ہم خیال لوگوں کا یہ اصول و مقولہ کہ جھوٹا سچے کے مقابلے میں زندہ نہیں رہتا۔ بلکہ وہ سچے کر سامنے فوت ہو جاتا۔ غلط ثابت ہوتا ہے،

آنحضرت ﷺ کے وقت ایک شخص مسیلمہ نام، آنحضرت ﷺ کا دعوی نبوت سن کر اور اس کی برکت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دیکھ کر پہلے تو وہ مسلمان ہو گیا، پھر مرتد ہو کر خود مدعی نبوت ہو گیا اور اس نے بھی مرزا کے قرآن انا انزلناہ قریباً من القادیان کی طرح بہت سی آیات مشابہ قرآن بنا رکھی تھیں۔ وہ خبیث مرتد ہونے کے بعد مدینہ آیا تو یہ بکنے لگا کہ اگر محمد ﷺ مجھے اپنے بعد خلیفہ (جانشین) کر دیں تو میں پھر ان کا پیرو ہو جاتا ہوں۔ اور وہ بہت سے آدمی اپنی قوم (بنی حنیفہ) کے اپنے ساتھ لایا تھا۔ آنحضرت ﷺ ثابت بن قیس کو اپنے ساتھ لے کر اس کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ اگر تو یہ چھڑی (جو آپ کے ہاتھ میں تھی) مجھ سے مانگے تو میں نہ دونگا۔ اور اس کے حق میں آپ نے یہ پیش گوئی کی کہ اگر تو پیٹھ پھیرے گا تو خدا تعالی تجھے ہلاک کر دے گا۔

عن ابن عباس قال قدم مسیلمه علی عهد رسول الله ﷺ فجعل یقول ان جعل لی محمد الامر من بعده تبعته و قدمها فی بشر کثیر من قومه فاقبل الیه رسول الله ﷺ و معه ثابت بن قیس بن شماس و فی ید رسول الله قطعة من جرید حتی وقف رسول الله ﷺ علی مسیلمه فی اصحابه فقال لو سألتنی هذه القطعة ما اعطیتکها و لن ... امر الله فیل و لئن ادبرت ... الله (بخاری۔ ص ۵۱۱)

مگر خدا تعالی کی شان امتحان کو دیکھو کہ وہ خبیث مرتد و مخالف رسول ہو کر زندہ رہا اور اس کی زندگی میں آنحضرت ﷺ کا وصال الی اللہ ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ کے وصال با کمال کے وقت مسیلمہ ویسی ہی خوشی کرتا تھا جیسا کہ مرزا اپنے مخالف علماء کے فوت ہونے پر کرتا ہے۔ اور غالباً وہ بھی یہی کلمہ کہتا ہوگا جو مرزا کہہ رہا ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ حق پر ہوتے تو میری زندگی میں وہ کیوں فوت ہوتے۔

آنحضرت ﷺ کے اس جہان فانی سے عالم بالا کو عروج فرمانے سے بہت سے کچے اور احمق مسلمان جو مرزا کے اصول و مقولہ مذکورہ کے قائل تھے اور وہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ سچا جھوٹے کے سامنے فوت نہیں ہوتا، اسلام سے مرتد ہو گئے۔ ان میں سے چالیس ہزار سے زیادہ تو مرزا کے بڑے بھائی مسیلمہ کے ساتھ اس کو زندہ دیکھ کر جا ملے اور بہتیرے جاہلیت (کفر و شرک) کی طرف پھر گئے۔ اور اس وجہ سے اسلامی دنیا میں صرف تین مسجدوں (مسجد مکہ، مسجد مدینہ، مسجد عبدالقیس) میں خدا تعالی کے لئے سجدہ ہوتا تھا۔ باقی روئے زمین پر شرک ہونے لگ گیا اور بہتیرے باوجود مسلمان کہلانے کے احکام اسلام خصوصاً زکوۃ سے منکر ہو بیٹھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا اور اس کے چاروں خلیفہ، خصوصاً خلیفہ دوم امروہی اس وقت ہوتے تو آنحضرت ﷺ کی وفات کو اپنے ناپاک اصول کے مطابق آپ کے ناحق ہونے پر دلیل ٹھہرا کر سب سے پہلے مسیلمہ کی بیعت کرتے۔ ولیکن صادق الایمان مسلمان جن کے امیر و امام اس وقت صدیق اکبر تھے، اور وہ مرزا کی طرح کسی کی موت و حیات کو حق پر ہونے کا پیمانہ و معیار نہ سمجھتے تھے، اور حق کو بحکم: آفتاب آمد دلیل آفتاب، حق ہونے سے پہچانتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات سے آپ کے نبی برحق ہونے میں شک و تذبذب میں نہ پڑے اور کمال ثابت قدمی کے ساتھ ان لوگوں سے جو موت کو ناحق ہونے کی دلیل سمجھ کر دشمن اسلام ہو گئے تھے، اور اسلام کے پولیٹکل انتظام میں خلل انداز ہوئے تھے۔ سینہ سپر ہو کر ایسے لڑے کہ تھوڑے ہو کر دشمنوں کی بڑی بڑی جماعتوں کے ڈھیر کر دئے۔ ادھر مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا۔ اور اس چالیس ہزار جماعت میں سے بیس ہزار پیروان کو تہ تیغ کر کے باقی ماندہ جماعت کو تتر بتر کیا۔ ادھر اس کے برادر خورد اسود عنسی کو خاک میں ملایا پھر منکرین احکام اسلام کو جو اسلام کے پولیٹکل انتظام میں خلل انداز تھے، سیدھا کیا۔ ان صادق الایمان مسلمانوں کی ثابت قدمی سے قدم اسلام اکھڑ جانے کے بعد جم گیا اور موذیوں اور دشمنان اسلام کے قتل ہو جانے سے ان کا اصول و مقولہ جو مرزا نے اختیار کر رکھا ہے غلط ثابت ہوا، اور مسلمانوں کو بطور الزام اس اصول کو انہیں پر الٹا دینے اور معارضہ کرنے اور یہ کہنے کا موقعہ مل گیا کہ اگر مر جانا، ناحق ہونے کی دلیل ہے اور سچا جھوٹے کے سامنے نہیں مرتا، جو مرتا ہے وہ جھوٹا ہوتا ہے، تو مسیلمہ و اسود عنسی وغیرہ کیوں مسلمانوں کے ہاتھ سے واصل جہنم ہو گئے۔

عن ابی هريره لمّا توفی رسول الله و استخلف ابو بكر بعده و كفر من كفر من العرب الخ (صحیح مسلم ص ۳۸) . قال النووى فى شرح هذا الحديث قال الخطابى ان اهل الردة كانوا صنفين . صنف ارتدوا عن الدين و نابذوا الملة و عادوا الى الكفر وهم الذين عناهم ابو هريره بقوله كفر من كفر من العرب وهذه الفرقة طائفتان احدهما اصحاب مسيلمة من بنى حنيفه وغيرهم الذين صدقوه على دعوى النبوة و اصحاب الاسود و من كان من مستجيبيه من اهل اليمن و غيرهم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هـذه الـفر قة با سرها منكرة لنبوة نبينا محمد ﷺ مدعية النبوة لغيره فقاتلهم ابو بكر حتى قتل الله مسيلمة باليما مه و العنسى بصنعاء و انقضت جموعهم و هلك اكثر هـم و الـطـا ئفة ا لاخرى ارتدوا عن الدين فانكروا الشرائع و تركوا الصلوة و الز كوة وغيـرهـمـا من امور الدين و عـادوا الى ما كانوا عليه فى الجاهلية فلم يكن يسجد لله فـى بسيـط الارض الا فى ثلاثة مسا جد ، مسجد مكه و مسجد المد ينه و مسجد عبد الـقيـس فـى قـرية يقال لها جوا ثا ء ۔ و الصنف الآخر هو الذين فرقوا بين الصلوة و الـزكـوـة فا قروا بالصلوة و انكروا فرض الزكوة و وجوب ادا ئها الى الامام و هولاء عـلـى الـحـقيقة اهل بغى ۔ (شرح مسلمنووى ص ۳۸) ۔ قال فى مجمع البحار و اما مسيـلمه بن حبيب فانه قدم على النبى ﷺ فى بنى حنيفه واسلم معهم ولما انتهى الـى اليـمـا مة ارتـد وا د عـى ان اشـركـت فـى الا مـر ثـم جعل يسجع لهم السجعا ت مضارعاً للقر آ ن لقد انعم الله على الحبلى اخر ج منها سمته تسعى بين صفاق و حشـا و احـل هـم الخمر و الزنـا و وضع عنهم الصلوة فا تبعته بنو حنيفه و سمى بالرحمن و تنبا فى حياته و زعم انه اشر كه فى النبوة و من سخافته فى معارضته والـعاديات و الزا رعـا ت زرعاً و الـحـاصدات حصداً و الطاحنات طحنا و الخابزا ت خبـزا و الـثـار دات ثـردا ۔ يـا ضـفـدع بـنـت ضـفـدعين اليكم تنقين لا الماء تكدرين ولاالشاربين تمنعين را سك فى الما ء و ذنبك فى الطين ۔ و الفيل و ما ادرا ك ماا لفيل له خرطوم طو يل ان ذا لك من خلق ربنا الجليل ۔ و نحو ها من المضا حيك و كا نوا يطلبو ن منه الدعا للهما ت فيبر ك عليهم و يدعو هم فيجى بعكس ما يدعوا (سير) و كـتـب مـن مسيـلمه رسـول الله الى محمد ۔ اما بعد فا ن الارض لنا نصف و لقريش نـصف و لـكـن القريش يعتدو ن ۔ فكتب ﷺ من رسو ل الله الى مسيلمة الكذاب اما بـعـد فـان الارض لـلـه يـورثهـا من يشاء من عباده و العاقبة للمتقين ۔ وغلب على

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جحر الیمامه و اخرج ثمامه عامل النبی ﷺ فکتب ثمامة الی النبی ﷺ و هو توفی فکتب الی الصدیق فوجه خالدا فقاتلوا و کان عدد بنی حنیفه اربعین الفاً فقتل من المسلمین الف و مأتان و من المشرکین نحو عشرین الفاً فلما رأوا خذ لا نها قالت لمسیلمه این ما تعد نا فیقول قاتلوا عن احسابکم و قتله الوحشی وابو د جانه (مجمع البحار۔ ص ۴۵۳)

یہ واقعات ایسے مسلّمہ ہیں کہ ان میں مرزائیوں کو بھی کلام نہیں ہے۔لہذا ان واقعات کے ثبوت پر زیادہ شواہد لانے کی ضرورت نہیں ہے۔تاہم ایک روایت صحیح مسلم اور اس کی شرح امام نووی اور کتاب مجمع البحار کی عبارات عربی میں نقل کی گئی ہیں جن کا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر ہم نے بیان کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے مخلص اصحاب واحباب میں ایک صاحب خبیب تھے۔وہ دشمنوں کے قابو میں آئے اور ان کے قید رہے تو اس حالت قید میں اور اس وقت میں جبکہ مکہ میں کوئی پھل نہ تھا ان کی کرامت ظاہر کرنے کیلئے خدا تعالی نے انگوروں کا خوشہ ان کے پاس بھیج دیا، جس کو دشمنوں نے دیکھ بھی لیا۔پھر بھی ان کو قتل کرنے لگے۔تو انہوں نے دو نفل پڑھے اور یہ شعر کہے

ولست ابالی حین اقتل مسلماً علی ای شق کان فی الله مصرعی
وذالك فی ذات الاله و ان یشاء۔ یبارك علی اوصال شلوا ممزع

جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مجھے کچھ پرواہ نہیں جبکہ میں مسلمان ہو کر قتل کیا جاؤں۔خواہ کسی پہلو پر اللہ کی راہ میں میرا گرنا ہو۔یہ میرا گرجانا خدا کی راہ میں ہے وہ چاہے تو میرے پارہ شدہ اعضا پر (قیامت کے دن) برکت کردے۔

اس کے بعد وہ ظالموں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔مرزا قادیانی اس وقت ہوتا اور ان کی یہ حالت دیکھتا تو برملا کہتا کہ وہ خدا پرست صحابی نمازی حق پر نہ تھے جو کافروں کے ہاتھ سے مارے گئے۔وہ ظالم حق پر تھے جنہوں نے ان کو شہید کیا۔

حضرت جعفر بن ابی طالب غزوہ موتہ میں بے شمار زخم کھا کر شہید ہوئے۔آنحضرت ﷺ کی دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

عن عبد الله بن عمر فی قصة غزوة موته قال کنت فیهم فی تلك الغزوة فالتمسنا جعفر بن ابی طالب فوجدناه فی القتلی فوجدنا فی جسده بضعاً و تسعین من طعنة و رمیة (بخاری ص ۵۸۶) و عن انس و عیناه تذرفان۔ (بخاری۔ ص ۶۱۱)

مرزا قادیانی اس وقت ہوتا اور حضرت جعفر طیار کو زخمی اور آنحضرت ﷺ کو گریاں دیکھتا تو کہہ اٹھتا کہ حق پر وہی تھے جنہوں نے جعفر کو شہید کیا۔

مرزا قادیانی نے اپنے قصیدہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۶۹ میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ واقعہ کربلا میں امام حسین حق پر نہ تھے۔ حق پر ہوتے تو خدا کی طرف سے ضرور ان کو مدد ملتی جیسے کہ مرزا کو ہمیشہ ملتی رہتی ہے۔

یہاں مرزا کے اصل اشعار اور مرزا ہی کا لکھا ہوا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے

و شتان ما بینه و بین حسینکم — فانی اؤیّد فی کل آن و انصرو
اما حسین فاذکروا دشت کربلا — الی هذه الایام تبکون فانظروا
و انی بفضل الله فی حجر خالقی — اربّی و اعصم من لیامٍ تنمّروا
و ان یاتینی الاعداء بالسیف و القنا — فو الله ان احفظنّ و اظفرو
و ان یلقنی خصمی بنار مذیبةٍ — تجدنی سلیماً و العدوّ یدمّر

مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت تائید اور مدد مل رہی ہے

مگر حسین، پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔

اور میں خدا کے فضل سے اس کے کنار عاطفت میں پوں پرورش پا تا رہا ہوں۔ اور ہمیشہ لئیموں کے حملہ سے جو پلنگ صورت ہیں بچایا جاتا ہوں۔

اگر دشمن تلواروں اور نیزوں کے ساتھ میرے پاس آویں پس میں بخدا بچایا جاؤنگا اور مجھے فتح ملے گی۔

اگر دشمن ایک گداز کرنیوالی آگ میں مجھے ڈالے تو تو مجھے سلامت پائے گا اور دشمن ہلاک ہوگا

لفظ حسینکم (جس کے معنی یہ ہیں کہ تمہارا حسین) صاف مشعر ہے کہ حضرت امام حسینؓ سے مرزا کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق نہیں ہے۔ یہ لفظ اس نے ایسا قلم سے نکالا ہے جیسا مالک بن نویرہ نے آنحضرت ﷺ کی نسبت حضرت خالدؓ بن ولید کو مخاطب کر کے لفظ صاحبکم کہا تھا جس سے خالد بن ولید نے سمجھا کہ مالک بن نویرہ کو آنحضرت ﷺ سے کوئی تعلق نہیں، اسی وجہ سے وہ اسلام کے حکم زکوۃ کی تعمیل کا مانع ہو کر اسلام کے ایک پولیٹکل انتظام میں دخل انداز ہو رہا ہے۔

مرزا قادیانی ایک قصیدہ میں جو رسالہ فتح الاسلام کے صفحہ ۷۵ میں مندرج ہو کر شائع ہوا، اقرار کر چکا ہے کہ حضرت امام حسین کے مخالف کفر اور ناحق پر تھے اور حق پر امام حسین ہی کی پارٹی تھی چنانچہ اس قصیدہ کا ایک شعر نقل کیا جاتا ہے جس سے اس امر کی بخوبی تصدیق ہو سکتی ہے اور وہ شعر یہ ہے

ہر طرف کفر ست جوشان ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

اور اگر وہ یہ کہے کہ اس شعر کے مضمون سے میں نے رجوع کر لیا ہے اور اب میری رائے یہی ہے کہ یزید حق پر تھا اور امام حسین ناحق پر تھے تو ہم اس واقعہ کو بطور حجت الزامی اس کے مقابلہ میں پیش نہیں کرتے۔ پہلے کے واقعات کو اس کے الزام کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ تاہم اس واقعہ کو عام مسلمانوں کی نظروں میں جو امام حسین کو حق پر جانتے ہیں اور یزید کو ناحق پر، اس کے اصول ومقولہ: کہ سچا جھوٹے کے سامنے نہیں مرتا، کو جھوٹا کرنے کے لئے بڑی قوی دلیل سمجھتے ہیں۔ اور اسی غرض سے ہم اس واقعہ کو معرض بیان میں لائے ہیں۔

اپنے خیال کی تائید میں جو مرزا نے آیت ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل کو پیش کیا ہے اس کا جواب دندان شکن حافظ محمد یوسف امرتسری نے رسالہ قطع الوتین میں لکھوا دیا ہے اور وہ رسالہ چھپ کر مشتہر ہو چکا ہے۔ اس رسالہ میں بہت سے لوگ بطور نظیر پیش کئے گئے ہیں جنہوں نے جھوٹا دعوی الہام کیا اور وہ تئیس برس سے زیادہ رہے۔ مرزا قادیانی نے رسالہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۴ میں سفید جھوٹ بولا ہے کہ اب تک حافظ صاحب نے کوئی نظیر پیش نہیں کی۔ اس کتاب (تحفہ گولڑویہ) کے جواب میں حافظ صاحب نے ایک اشتہار اواخر ۱۹۰۲ء میں مشتہر کیا اور اس میں صاف کہا کہ تمہارے مطلوبہ نظائر ہم ایک رسالہ میں چھاپ کر مشتہر کر چکے ہیں، جلسہ ندوۃ العلماء میں بمقام امرتسر آؤ اور ان نظائر پر بحث کر لو۔ اس پر مرزا نے سکوت کیا اور آج تک کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب اس کا مرزا نے مشتہر نہ کیا۔ ہم اس مقام میں اس کا ایک اور جواب دیتے ہیں۔ ناظرین توجہ کریں اور اس میں مرزا کے اس استدلال میں دھوکہ بازی مشاہدہ کریں۔

مرزا نے تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۲ وغیرہ میں اس آیت کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اگر وہ (آنحضرت ﷺ) ہم پر افتراء کرتا تو اس کی سزا موت تھی کیونکہ وہ اس صورت میں اپنے جھوٹے دعوی سے افتراء اور کفر کی طرف بلا کر ضلالت کی موت سے ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس کا مرنا اس حادثہ سے بہتر ہے کہ تمام دنیا اس کی مفتریانہ تعلیم سے ہلاک ہو۔ اس لئے قدیم سے ہماری یہی سنت ہے کہ ہم اسی کو ہلاک کر دیتے ہیں جو دنیا کیلئے ہلاکت سے راہیں پیش کرتا ہے، اور جھوٹی تعلیم اور جھوٹے عقائد پیش کر کے مخلوق خدا کی روحانی موت چاہتا ہے۔

اور تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۴ میں کہا ہے کہ یہ قرآنی استدلال بدیہی الظہور جب ہی ٹھہر سکتا ہے جب کہ یہ قاعدہ کلی مانا جاوے کہ خدا تعالی اس مفتری کو جو خلقت کے گمراہ کرنے کے لئے مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرتا ہے کبھی مہلت نہیں دیتا

پھر کہا کہ علماء امت میں سے کسی نے یہ اعتقاد ظاہر نہیں کیا کہ کوئی مفتری علی اللہ آنحضرت ﷺ کی طرح ۲۳ برس تک زندہ رہ سکتا ہے۔

اور اس سے پہلے اس تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۲ میں کہا ہے کہ آئمہ ومفسرین نے اس دلیل کو مخالفین کے سامنے پیش کیا یہاں تک کہ شرح عقائد نسفی میں بھی اس دلیل کو لکھا ہے۔ اور اس کے صفحہ ۵ میں کہا ہے کہ ہزارہا نامی علما اور اولیاء ہمیشہ اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کرتے رہے ۔

اس کے جواب میں خاکسار (محمد حسین) کہتا ہے کہ مرزا نے جو کچھ کہا ہے محض دروغ ہے۔ نہ اس آیت کا یہ مطلب ہے جو مرزا نے بیان کیا ہے، نہ خدا تعالی نے اس بات کو جو آیت میں ارشاد ہوئی ہے بطور ایک عقلی استدلال کے (جو کسی قاعدہ کلیہ اور ملازمت عقلیہ پر مبنی ہو) کفار کے سامنے پیش کیا، نہ آئمہ مفسرین و ہزارہا نامی علماء واولیاء نے کفار کے سامنے اس آیت کے مضمون کو بطور دلیل پیش کیا ہے، نہ شرح عقائد نسفی میں اس آیت کو یا صرف اس کے مضمون کو دلیل ٹھہرایا ہے۔ مرزا ان مفسرین آئمہ و ہزارہا علما واولیاء میں سے صرف پانچ سات کا نام ہی بتادے اور ان کی عبارتیں نقل کرے۔..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کتاب شرح عقائد نسفی کا اس نے نام لیا ہے ہم ذیل میں اس کی عبارت نقل کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس عبارت میں کہاں اس آیت کو دلیل ٹھہرایا ہے اور اس کی نسبت کہاں یہ دعوی کیا ہے کہ اس آیت میں خدا نے عقلی استدلال کیا ہے اور اس کے مضمون کو قاعدہ کلی اور سنت الٰہی قرار دیا ہے۔

شرح عقائد نسفی (مطبوع مطبع انوار محمدی لکھنو، صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲) میں کہا ہے:

و قد یستدل ارباب البصا ئر علی نبوته بو جهین احد هما بالتواتر من احواله قبل النبوة و حال الدعوة و بعد تمامها و اخلاقه العظیمه، واحکامه الحکمیة وا قدامه حیث تحجم ا لا بطال ووثوقه بعصمة الله تعا لی فی جمیع ا لا حوا ل و ثبا ته علی ما له لدی الاموا ل ؟؟ بحیث لم تجد اعدا ئه مع شدة عدا وتهم و حرصهم علی الطعن فیه مطعنا و لا الی القد ح فیه سبیلا فا ن العقل یجز م بامتنا ع اجتما ع هذه الا مور فی غیر ا لا نبیا و ان تجمع هذه الکمالات فی حق من یعلم ان یفتری علیه ثم یمهله ثلاثا و عشرین سنة ثم یظهر دینه علی سا ئر الادیا ن و ینصره علی اعدائه و یحی ء آ ثا ره بعد مو ته الی یو م القیامة ۔

اہل نظر آنحضرت ﷺ کی نبوت پر اور دو وجہ سے بھی استدلال کرتے ہیں وجہ اول آنحضرت ﷺ کے متواتر حالات ہیں (جو نبوت سے پہلے اور دعوت کے اثنا میں اور دعوت کے پوری ہو چکنے کے بعد ظاہر ہوئے)۔ اور دوم۔ آپ کے اخلاق عظیمہ اور سوم آپ کے احکام الہیہ اور چہارم آپ کا ایسے کاموں کی طرف نہایت دلیری سے متوجہ ہونا۔ جن سے بڑے بڑے بہادر جھجک جاتے ہیں۔ ۵۔ اور آپ کا ہر حالت میں خدا تعالی کی حفاظت کا بھروسہ ۔ ۶۔ اور آپ کا خوفناک حالتوں میں ثابت قدم رہنا۔ یہ امور ششگانہ ایسے طور پر آپ کے وجود باجود میں متحقق ومسلم ہیں کہ آپ کے دشمنوں کو باوجود شدت عداوت کے اور حرص طعن آپ کے امور مذکورہ کی نسبت طعن اور جرح کی کوئی سبیل نہیں ہے۔ یہ وجہ اس لئے آپ کی نبوت پر دلیل ہے کہ عقل امور ششگانہ بجز انبیاء کسی شخص میں جمع ہونے کو محال جانتی ہے اور اس امر کو محال جانتی ہے کہ اللہ تعالی یہ کمالات ششگانہ اس شخص میں جمع کر دے جس کو خود مفتری جانتا ہو۔ اور پھر یہ کمالات اس میں جمع کر کے تیئس برس تک اس کو مہلت دے اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے دین کو دوسرے ادیان پر غلبہ عطا کیا کرے اور اس کے آثار دعوت جو اس کی موت کے بعد قیامت تک زندہ رکھے۔

ناظرین انصاف سے کہیں کہ اس عبارت میں آیت زیر بحث سے کہاں استدلال اور اس کا ذکر ہے اس میں تو آنحضرت ﷺ کے کمالات شش گانہ سے استدلال کیا ہے اور جو اس میں مفتری کے ۲۳ برس تک زندہ رہنے کو محال کہا گیا ہے تو وہ بھی نہ افتراء کی نظر سے بلکہ مفتری کے محل کمالات شش گانہ ہونے کی نظر سے جس کا صاف قطعی مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی مفتری ان کمالات شش گانہ کا مجمع نہ ہو تو اس کے مفتری ہو کر زندہ رہنے کو عقل محال نہیں جانتی۔ لہذا اس مفہوم کے ساتھ عبارت شرح عقائد دعوی مرزا کے مخالف ہوئی، نہ اس کے موافق ومطابق۔

شرح عقائد کے حوالہ میں مرزا کی دروغ گوئی جعل سازی ثابت ہوئی تو اب ہم آیت زیر بحث کا صحیح مطلب بتاتے ہیں۔ ناظرین آپ الفاظ آیت ملاحظہ فرما کر بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس آیت میں نہ تو اللہ تعالی نے کوئی قاعدہ کلی بیان کیا ہے اور نہ اپنی قدیم سنت کا اظہار فرمایا ہے بلکہ خاص آنحضرت ﷺ کی ذات مجمع قدسی صفات اور محل اعلی واقصی کمالات کا یہ حکم وحال بیان کیا ہے کہ اگر یہ رسول ایسی صفات وکمالات کا مظہر ومجمع ہو کر پھر کوئی بات افتراء کرتا تو ہم اس کی رگ جان کاٹ دیتے جس کی وجہ وہی شرح عقائد میں بیان ہوئی ہے۔

اس کی نظیر سورۃ بنی اسرائیل (رکوع ۸) کی یہ آیت ہے:

و لو لا ان ثبّتناك لقد كدتّ تركن اليهم شيئاً قليلاً۔ اذاً لاّذقناك ضعف الحيوة و ضعف المماة ۔ ثم لا تجد لك علينا نصيراً

اس کی وجہ بھی وہی ہے جو عبارت شرح عقائد نسفی میں بیان ہوئی کہ آپ مجمع کمالات اور مورد واتم عنایات الہی تھے۔ آپ جیسے شخص کا خلاف حق کی طرف جھک جانا بھی مستوجب ومورد سزا ہوتا ہے۔ اس سے اور شخص کی نسبت، کہ جو اس درجہ کا مجمع کمالات نہ ہو، یہی حکم نہیں نکالا جا سکتا کہ اس کو بھی ذرا سا جھک جانے پر دوگنا عذاب ہو۔

ایسا ہی آیت زیر بحث میں آنحضرت ﷺ کو ان کے مجمع کمالات ومورد اتم عنایات الہی ہونیکی نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے افتراء پر ہلاکت کا حکم سنانے سے دوسرے مفتریوں پر حکم ہلاکت نہیں نکالا جا سکتا اور نہ ہی واقعات اور ان کے مطابق قرآنی شہادت اس حکم کی اجازت دیتے ہیں۔ قرآن میں بہت سے لوگوں کو مفتری علی اللہ کہا ہے، و معھذا ان کو دنیا میں ہلاکت دینے کا حکم نہیں سنایا گیا۔ اور واقعات کو دیکھا جائے تو بیسیوں نہیں، سینکڑوں ہزارو ں ایسے اشخاص گزرے ہیں جو خدا پر افتراء کرتے ہیں، جھوٹے مسائل وعقائد از خود بنا کر ان کو احکام خداوندی بتاتے ہیں، اور لوگوں میں پھیلاتے ہیں و معہذا مدتوں ہلاک نہیں ہوتے۔

ہم ایسے اشخاص اور ایسے واقعات، وقت نزول قرآن ہی سے پیش کرتے ہیں قرآن میں صدہا مشرکین عرب کا یہ افتراء بیان ہوا ہے کہ وہ از خود کئی جانوروں (بحیرہ سائبہ وغیرہ) کو حلال بتاتے اور پھر یہ کہتے کہ ہم کو خدا نے یہ حکم دیا ہے یعنی ہم ان احکام میں خدا کی طرف سے مامور ہیں اور اس دعوی میں وہ خدا تعالی پر افتراء کرتے۔ ان کے اس افتراء کے ساتھ کسی مفتری کی نسبت قرآن میں یہ نہیں فرمایا کہ اس افتراء کے سبب ہم نے ان مفتریوں کو ہلاک کیا۔ بلکہ ان کو دنیا میں نفع دینے کا ذکر کرکے قیامت کے دن عذاب وعدم نجات کا ڈر سنایا۔

ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذ ب ھذا حلال و ھذا حرا م لتفتروا علی اللہ الکذ ب لا یفلحو ن ۔ متا ع قلیل ولھم عذا ب الیم ۔ (نحل)

و اذا فعلوا فاحشۃ قالوا و جد نا علیھا آ با ء نا و اللہ امرنا بھا۔ قل انّ اللہ لا یأمر بالفحشاء ۔ ام تقولون علی اللہ مالا تعلمو ن (اعراف۔ ع ۳)

ناظرین یہ مشرکین کا وہی تقوّل علی اللہ ہے جس کا آیت زیر بحث میں ذکر ہے آنحضرت ﷺ کو تو آپ کے کمالات مذکورہ کے سبب ہلاکت کا حکم سنایا گیا مگر کسی مشرک مفتری کی ٹانگ توڑنے کا ذکر بھی قرآن میں نہیں آیا۔

اور کوئی واقعہ تاریخ میں ایسا نہیں پایا جاتا کہ اس افتراء کے سبب کسی مشرک کو ہلاک کیا گیا ہو۔ صدہا یہودی ایسے گذرے ہیں جو احکام توریت کو بدلتے اور ان کی جگہ اپنے تراشیدہ احکام جاری کرتے اور کئی مسائل اعتقادی انہوں نے از خود بنا رکھے تھے۔ ازانجملہ حکم رجم کی جگہ زانی کا منہ کالا کرنا، اور اپنے گروہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت یہ اعتقاد کرنا کہ وہ صرف چالیس روز دوزخ کا عذاب بھگتیں گے، اورشریعت ابراہیمی میں ان کا خدا تعالی پر یہ افتراء کہ اونٹ کا گوشت ان کی شریعت میں حرام تھا۔ان اعتقادات ومسائل کی نسبت خدا تعالی نے ان کو مفتری کہا مگر یہ نہیں فرمایا کہ اس افتراء کے سبب ہم نے ان کو ہلاک کیا

فویل للّذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمناً قلیلاً۔ فویل لّھم ممّا کتبت ایدیھم وویل لّھم ممّا یکسبون۔ وقالوا لن تمسّنا النّار الّا ایّاماً مّعدودۃً۔ (بقرہ۔ع ۹)

ویقولون ھو من عند اللہ وما ھو من عند اللہ ویقولون علی اللہ الکذب وھم یعلمون (آل عمران)۔

وغرّھم فی دینھم ما کانوا یفترون۔ (آل عمران)۔

کلّ الطّعام کان حلاً لّبنی اسرائیل الّا ما حرّم اسرائیل علی نفسہ من قبل ان تنزّل التّوراۃ۔ قل فأتوا بالتّوراۃ فاتلوھا ان کنتم صادقین۔ فمن افتری علی اللّہ الکذب من بعد ذالك فاولئك ھم الظّالمون (آل عمران۔ع ۱۰)۔

بلکہ ایک آیت میں صاف فرما دیا ہے کہ جولوگ خدا پر افترا کرتے ہیں ان کو نجات اخروی حاصل نہ ہوگی، دنیا سے وہ نفع اٹھائیں گے مگرانجام کار ہمارے طرف رجوع کریں گے تو ہم ان کو سخت عذاب چکھائیں گے

قل انّ الّذین یفترون علی اللّہ الکذب لا یفلحون۔ متاع فی الدّنیا ثم الینا مرجعھم ثم نذیقھم العذاب الشّدید بما کانوا یکفرون (یونس۔ع ۷)

ہمارے اس زمانہ میں سینکڑوں مولوی واعظ ایسے ہیں جو روپیہ دو روپیہ لے کر جھوٹے فتوی لکھتے ہیں۔اور ممبروں پر بیٹھ کر خدا کی نسبت ایسی باتیں کہتے ہیں جو اس نے نہیں فرمائی ہیں۔ یہ افتراء علی اللہ نہیں تو اور کیا ہے؟ اور ان میں سے کوئی ایسا نہیں سنا جس کو خدا نے اس افتراء کے سبب ہلاک کر دیا ہو۔

خدا تعالی کا جنرل رول (عام قاعدہ) سزادہی میں یہ ہے کہ ایسے کفر وشرک وافتراء وغیرہ گناہوں کی سزا قیامت پر رکھی ہے اور وہی دار الجزاء ہے۔ دنیا میں وہ کافروں ظالموں مفتریوں کو مہلت دیتا چلا آتا ہے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا دارالعمل ہے۔ اگرچہ بعض اوقات، بعض اشخاص اور اقوام کو وہ دنیا میں بھی سزا دے دیتا ہے۔ مگر یہ اس کا جنرل رول نہیں ہے۔ اس نظر سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: انّکم فی دار العمل و لا حساب و انتم غداً فی دار الحساب و لا عمل۔ رواہ البھیقی (مشکوۃ ۔ص ۴۳۶) لوگو! تم آج دارالعمل میں ہو، تم سے پورا حساب نہیں لیا جاتا۔ اور کل کو تم دارالحساب میں پہنچو گے جہاں کوئی عمل نہ کرسکو گے۔

شائد مرزا قادیانی مضمون ان آیات کی نسبت یہ عذر کرے کہ جن مفتریوں کے افتراء کا ذکر ان آیات میں ہوا ہے انہوں نے دعوی نبوت والہام نہیں کیا۔ اور میرا دعوی سزا ہلاکت کا انہی لوگوں کی نسبت ہے جو الہام و نبوت کے مدعی ہوں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ تحفہ گولڑویہ ص۴ منقولہ بالا میں تو نے صرف دعوی نبوت و الہام پر دعوی سزا ہلاکت نہیں کیا، بلکہ ہر ایک جھوٹی تعلیم اور جھوٹے عقائد اور جھوٹے دعوی (جو ضلالت وکفر سے لوگوں کو ہلاک کرے) کیلیئے سزا ہلاکت تجویز کی ہے، اور یہی آیت قرآن کا مطلب بتایا ہے، اور آیت زیر بحث میں بھی ہر ایک... تقول علی اللہ پر وعید اہلاک ہے، خاص کر دعوت نبوت میں تقول پر وعید نہیں آئی۔ اور دوسری آیات قرآن میں بھی ہر ایک افتراء علی اللہ کو جھوٹے دعوی نبوت اور جھوٹے دعوی وحی کے برابر شمار کیا ہے۔ ایک آیت میں ارشاد ہے: و من اظلم ممّن افتری علی اللّٰہ کذ باً او قال او حی الیّ و لم یوح الیہ شیء (انعام ع۱۱) کہ اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو خدا پر کوئی افتراء کرے، یا یہ کہے کہ میری طرف وحی ہوئی ہے حالانکہ اس کی طرف کوئی وحی نہ ہو۔

اور جس حالت میں نہ آیت زیر بحث میں خاص کر دعوی وحی والہام میں افتراء کا ذکر ہے، اور نہ مرزا کی عبارت مذکورہ منقولہ میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے، اور افتراء علی اللہ سبھی قسم کے ایک حکم رکھتے ہیں، لہذا آیات مذکورہ، مرزا کے دعوی کے ردوابطال کیلیئے پوری حجت ہیں۔ مرزا اور اس کے اتباع میں کچھ شرم وحیا ہو تو آئندہ وہ یہ دعوی قلم یا زبان پر نہ لاویں گے کہ خدا پر افتراء کرنیوالہ اور لوگوں میں جھوٹی تعلیم پھیلانے والا، جھوٹے عقائد پیش کرنے والہ زندہ نہیں رہتا، اور آیت زیر بحث میں ہر ایک مفتری علی اللہ کا حکم بیان ہوا ہے۔

ان امثلہ کو پڑھ کر مرزا اور اس کے ہم خیال شرم وانصاف کریں گے تو اپنے اس اصول ومقولہ کو کہ سچا جھوٹے کے سامنے ہلاک نہیں ہوتا، ندامت کے ساتھ واپس لیں گے اور اگر وہ ہٹ دھرمی سے کام میں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس توامید ہے وہ مسلمان جوان کے اس اصول ومقولہ کے دھوکہ میں میں آ کر موت کو ناحق ہونے کی دلیل سمجھ بیٹھے ہوں گے، اس دھوکہ سے نجات پائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ مرزا اور اس کے بعض اتباع کا خوب موٹے تازے ہونا اور گوشت پلاؤ قورمے سے عیش اڑانا اور ہزاروں روپیہ کا مرزا کے پاس آنا اور اس کے تابعین کا نمبر بڑھتے جانا بھی مرزا کے حق ہونے دلیل نہیں ہے۔

بہت سے کفار اور فجار، مرزا اور اس کے اتباع سے بڑھ کر مالدار ہیں، ان سے بڑھ کر قوی و توانا، عدد و جماعت میں ان سے بڑھ کر ہیں، جن کو مرزا بھی حق پر نہیں سمجھتا۔ اور ان کی دولت و طاقت و جمعیت و کثرت کو دلیل حقانیت خیال نہیں کرتا۔ اور قرآن وحدیث کا بھی یہی صاف اور قطعی فیصلہ ہے کہ دولت، مال دنیاوی اور صحت وطاقت جسمانی اور کثرت و جمعیت عددی، کفر و معصیت کے ساتھ (جو مرزا کی حالت ہے) خدا تعالیٰ کے نزدیک کچھ اعتبار و وقعت نہیں رکھتی اور حق پر ہونے کی دلیل نہیں، بلکہ ایسی دولت ایسی صحت و طاقت ایسی کثرت و جمعیت، کافروں فاسقوں میں زیادہ پائی جاتی ہے اور اس کے برخلاف ایمان اور اطاعت کے ساتھ فقیری مسکینی بیماری اکثر انبیاء اور ان کے صادق پیروان کا حصہ اور ورثہ ہے۔

ایسے مال دولت وآسائش دنیاوی کی نسبت قرآن وحدیث کا فیصلہ ایک آیت میں یوں ہے

ولولا ان يكون الناس امة واحدة لجعلنا لمن يكفر بالرحمن لبيوتهم سقفا من فضه و معارج عليها يظهرون ۔ ولبيوتهم ابوابا و سررا عليها يتكئون ۔ و زخرفا، و ان كل ذالك لما متاع الحيوة الدنيا، والآخره عند ربك للمتقين ۔ (زخرف ۔ ع ۳) اگر (سب کافروں کے اہل ثروت ہونے سے) یہ نتیجہ نہ نکلتا کہ تمام لوگ کافر ہو جاتے تو ہم کافروں کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں چاندی کے بنا دیتے اور ان کے دروازہ اور تخت بھی جن پر ٹیک لگاتے ہیں چاندی کے کر دیتے۔ اور سونا، مگر یہ سب چیزیں دنیا کے اسباب ہیں اور پرہیزگاروں کے لئے عاقبت کی نعمتیں ہیں۔

اور ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے دنیا کی قدر و منزلت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو وہ کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ پلاتا: قال رسول الله ﷺ لو كانت الدنيا تعدل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عند الله جناح بعوضة ما سقی کافراً شربة من ماء ۔(رواہ احمد)

ایک متفق علیہ حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں داخل ہونے والے اکثر مسکین ہی ہیں قمت علی باب الجنة فاذا عامة من دخلها المساكين (مشکوۃ ۔ ص ۴۳۸)

اور ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کو دنیا (کے عیش) سے ایسا بچاتا ہے جیسے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے قال رسول الله اذا احب الله عبداً حماه الدنيا كما يظل احدكم يحمي سقيمه الماء رواه احمد ، (مشکوۃ۔ ص ۴۴۰)

ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے معاذ بن جبل کو ملک یمن میں (اپنا کاردار بنا کر) بھیجا تو یہ فرمایا کہ عیش اڑانے سے بچو۔ خدا تعالیٰ کے مقبول بندے عیش نہیں اڑایا کرتے

وعن معاذ ان رسول الله لما بعث به الى اليمن قال اياك و التنعم فان عباد الله ليسوا بمتعمين۔ رواه احمد (مشکوۃ ۔ص ۴۴۱)

ایک حدیث میں فرمایا کہ مومن کو دنیا میں اس کی نیکی کا صلہ ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اور کافر کو صرف دنیا میں نیکیوں کے بدلے کھانے کو مل جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کی کوئی نیکی نہیں رہتی جس کا وہ بدلہ وہاں پاوے عن انس قال رسول الله ﷺ ان الله لا يظلم مومناً حسنة يعفى بها فى الدنيا و يجزى بها فى الآخرة و اما الكافر فيطعم بحسنات ما عمل بها لله فى الدنيا حتى اذا فضى الى الآخرة لم يكن له حسنة يجزى بها ۔ رواه مسلم ۔ (مشکوۃ۔ ص ۴۳۱)

اس حدیث کی نظر سے اکابر صحابہ کو کچھ اچھا کھانے پینے کو ملتا تو وہ ڈر کر اس کو چھوڑ دیتے۔

عن ابى هريرة ان عبد الرحمن بن عوف اتى بطعام و كان فقال قتل مصعب بن عمير و هو خير منى كفن فى بردة ان غطى راسه بدت رجلاه و ان غطى رجلاه بدء راسه و اراه قال و قتل حمزه و هو خير منى تم بسط لنا من الدنيا ما بسط او قال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعطینا من الدنیاما اعطینا قد خشیت ا ن تکو ن حسنا تنا عجلت لنا ثم جعل یبکی و ترك الطعا م ۔ (بخاری ۔ ص ٦٧٠) ۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے نقل ہے کہ وہ روزہ دار تھے، جب افطار کے وقت (عمدہ) کھانا اس کے پاس آیا تو وہ بولے کہ مصعب بن عمیر جو مجھ سے بہتر تھے شہید ہوئے تو ایسی چھوٹی سی چادر میں کفنائے گئے اگر ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ پھر ایسا ہی حمزہ کی نسبت کہا اور یہ فرمایا کہ پھر ہم کو دنیا میں فراخی عطا ہوئی۔ ہم کو ڈر ہے کہ کہیں (کافروں کی طرح) ہماری حسنات کا بدلہ دنیا ہی میں نہ مل گیا ہو۔ اور پھر رونے لگے اور کھانا کھانا ترک کیا۔

عن زید بن اسلم انه قا ل استسقی یو ماً عمر فجیء با لماء قد ثیب بعسل فقا ل انه لطیب لکنی اسمع الله نعی علی قوم شهوا تهم فقا ل اذهبتم طیبا تکم فی حیو تکم الد نیا و استمتعتم بها فا خا ف ا ن تکو ن حسناتکم قد عجلت لنا فلم یشر به ۔ روا ه رزین ۔ (مشکوه ۔ص ٤٣٨) ۔

ایسا ہی حضرت عمرؓ سے ایک حکایت مروی ہے کہ ان کے پاس شہد کا شربت آیا تو آپ نے ایسا ہی فرمایا اور وہ شربت نہ پیا۔

خود جناب سرور کائنات ﷺ کا یہ حال رہا: عن عا ئشه ما شبع آ ل محمد من خبز شعیر یو مین (مشکوۃ۔ص ۴۳۸) کہ آپ نے دو روز متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

و عنها کنا ننظر الی الهلا ل فی الشهرین ما اوقدت فی ابیا ت رسول الله ﷺ نار (بخاری۔ص ۹۸۶) دو دو مہینے تک بھی آپ کی دولت سرا میں چولھے میں آگ نہ جلائی جاتی

و عنها و البیو ت یو مئذ لیس فیها مصا بیح (بخاری۔ص ۷۳)۔ کئی شب ان کے گھروں چراغ نہ جلایا جاتا۔

و عنها سئلت حفصه ما کا نت فرا ش رسو ل الله فی بیتك قالت ... جس بستر پر آپ سوتے تھے وہ ٹاٹ کا تھا۔

عن ابی هریره قا ل اخر ج الینا عا ئشه کساءً و ازاراً غلیظاً فقا لت فی هذ ین قبض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح رسول الله و فی روایة ... (بخاری ص ۲۳۸و ۸۶۵)، جس جوڑا پارچات میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا وہ پیوندوں سے توبرتو تھا۔

ان آیات واحادیث کو دیکھ کر کیا کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ جس شخص کے پاس بہت سامال وروپیہ آوے اور وہ اس روپیہ سے عیش اڑاوے وہ حق پر ہوتا ہے اور جو غریب مسلمان مسکین ہو وہ ناحق پر ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

صحت وطاقت کی نسبت قرآن وحدیث کا فیصلہ

و ایوب اذ نادی ربه انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین ۔ (الانبیاء، ع ۶)۔ حضرت ایوب نے خدا کو پکارا کہ الٰہی مجھے دکھ پہنچا ہے تو ہی رحم کرنے والا ہے ۔(ایوبؑ کے تمام بدن پر امراض کا تسلط ہونا عموماً مسلمانوں کو معلوم ہے)

عن سهل بن سعد سئل النبی ای الناس اشد بلاءً قال الانبیا ثم الامثل فالامثل یبتلی رجل علی حسب دینه فان کان فی دینه صلبا اشتف بلاه و ان کان فی دینه رقبة هون علیه فما زال کذالك حتی یمشی علی الارض ماله ذنب ۔ رواه الترمذی ۔ (مشکوة ص ۱۲۸) ۔آنحضرت سے کسی نے پوچھا کہ سب لوگوں سے سخت کون مبتلا بلاء ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ انبیاء ہوتے ہیں، پھر جوان کے بعد بہتر ہوں، پھر جوان کے بعد بہتر ہوں۔ آدمی اپنے دین کے مطابق مبتلا بلاء ہوتا ہے اگر اس کا دین مضبوط ہے تو بلا سخت آتی ہے اگر دین ہلکا ہو تو بلا بھی ہلکی آتی ہے وہ اسی طرح مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر ایسا ہو کر چلتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ نہیں رہا۔

عن کعب بن مالك قال رسول الله و مثل المومنین مثل الخابة من الزرع تفیها الریاح تصرعها مرة و تغدلها اخری حتی یاتی اجله و مثل المنافق کالارز المجذبه التی لا یصیبها شیء حتی یکون الخعافها مرة واحده ۔ متفق علیه ۔ (مشکوة ص ۱۲۷) کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مومن کی مثال کھیتی کی نالی؟ جیسی ہے جس کو ہوائیں ادھر ادھر ہلاتی اور گراتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی اجل پہنچ جاتی ہے۔ اور منافق کی مثال درخت سرو کی مثال ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدھا کھڑا رہتا ہے اس کو کوئی چیز نہیں گراتی یہاں تک کہ وہ یکبارگی جڑ سے اکھاڑا جاتا ہے۔

ان آیات واحادیث کو دیکھ کر کوئی مومن نہیں کہہ سکتا کہ جو شخص ہمیشہ ہٹا کٹا موٹا تازہ رہے وہی حق پر ہوتا ہے اور جو بیمار وناتوان ہو وہ ناحق پر ایسی کثرت وجمعیت کی نسبت قرآن وحدیث کا فیصلہ یوں ہے

و ما اکثر الناس و لو حرصت بمؤمنین ۔(یوسف ۔ع ۱۱) ۔ بہت لوگ اگرچہ تو حرص کرے، مومن نہ ہوں گے۔

و قلیل من عبادی الشکور ۔(سبا ۔ع ۲) ۔ میرے شکر گزار بندے (ناشکر کفار کی نسبت) تھوڑے ہوتے ہیں۔

عن ابن عباس قال خرج رسول الله ﷺ یوما فقال عرضت علی الامم فجعل یمر النبی و معه الرجل و النبی و معه الرجلان و النبی و معی الرهط و النبی و لیس معه احد فرئیت سوادا کثیراً سد الافق فرجوت ان تکون امتی فقیل هذا موسی فی قومه ثم قیل لی انظر هکذا فرأیت سوادا کثیرا سد الافق فقیل هو لاء امتك ۔ متفق علیه (مشکوة) کہ آنحضرت ﷺ ایک دن تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ پھر شروع میں ایک نبی گذرا جس کے ساتھ اس کے ماننے والوں سے صرف ایک مومن مرد تھا۔ پھر وہ نبی جس کے صرف دو آدمی مومن تھے۔ پھر وہ نبی جس کے ساتھ نو یا دس آدمیوں کا ٹولہ تھا۔ پھر وہ نبی جس کے ساتھ ایک مومن بھی نہ تھا۔ پھر میں نے ایک جماعت کثیر کو دیکھا جس نے ایک کنارہ آسمان کو روک لیا تھا، میں نے خیال کیا کہ یہ میری امت ہوگی تو مجھے کہا گیا کہ یہ موسی اپنی قوم کے ساتھ ہے۔ پھر مجھے کہا گیا کہ تو آگے نظر کر۔ میں نے دیکھا تو ایک جماعت کثیر نظر آئی جس نے کنارہ آسمان کو روک رکھا تھا۔ پھر کہا گیا کہ ادھر ادھر دیکھ تو میں نے جماعت کثیر دیکھی جس نے کنارہ آسمان کو روک رکھا تھا پھر مجھے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے۔

یہ کثرت جو حضرت موسی اور اپنی امت میں آپ نے دیکھی ہے یہ دیگر انبیاء کی نسبت تھی، نہ تمام دنیا کے کافروں کی نسبت۔ تمام دنیا کے کفار، آنحضرت ﷺ کی امت کی نسبت بھی عدد میں بہت ہیں... کیا اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا اور اس کے ہم خیال یہ نتیجہ نکالیں گے کہ حضرت نوح کے اور آنحضرت کے مخالف حق پر ہیں۔اس دلیل سے تو مرزا منفعل نہ ہوگا۔ہم اس کے انفعال کیلئے اس کا وہی شعر پیش کرتے ہیں جس کو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں

ہر طرف کفر ست جو شان ہم چو افواج یزید

دین حق بیمار و بے کس ہم چو زین العابدین

کیا اس شعر کو سن کر بھی وہ اپنی جماعت کے بڑھتے جانے پر فخر کرے گا اور اس کی تعداد اٹکل پچو لاکھ دو لاکھ بتا کر اس کو اپنی حقانیت کی دلیل ٹھہرائے گا؟

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔جلد ۲۰ ص ۵ تا ۱۵۵ مختصراً)

قادیانی پیش گوئی بابت زلزلہ پر بٹالوی تبصرہ

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے آخری برسوں میں پنجاب میں زلزلہ آیا تو انہوں نے حسب معمول دعوی فرمادیا کہ یہ واقعہ ان کی پیشگوئی کے مطابق ہوا ہے اور ان کی صداقت کا نشان ہے۔شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے ایک مفصل مقالہ تحریر فرما کر مرزا صاحب کی دعوی کی تردید فرمائی۔یہ مقالہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۰ کے صفحات ۲۸۴ تا ۳۴۸ میں شائع ہو۔ہم اس مقالے کو مناسب قطع و برید کے بعد نذر قارئین کرتے ہیں۔شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ اس مقالے کی ابتدا ان آیات سے فرماتے ہیں:

و ما نرسل بالآیات الا تخویفاً ۔ و ما اصابکم من مصیبةٍ فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر ۔ و ما انتم بمعجزین فی الارض و ما لکم من دون اللہ من ولیّ و لا نصیر

اس کے بعد شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ جو زلزلہ ۴۔اپریل ۱۹۰۵ء کو پنجاب میں اور اس سے کچھ پہلے مدراس میں اور اس سے پیشتر کشمیر و پشاور میں اور دو یا تین سال کا عرصہ ہوا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیویارک میں اور ایک مدت پہلے لزبن میں، اور اس سے بہت پیشتر اٹلی کے دوشہروں، پمپی اور ہرکولیم میں واقع ہوا ہے، عام دنیا اور خاص کر اخباری اور علمی دنیا کو معلوم ہے۔ اور اس زلزلے کے جو طبعی یا نیچرل اسباب بیان کیئے جاتے ہیں (کہ وہ بخارات زمین کا زور سے نکلنا، یا آتش فشاں پہاڑوں کے آتشیں مادے کا حرکت کرنا ہے) وہ بھی طبیعاتی سائنس کے جاننے والوں پر مخفی نہیں ہے۔ مذہب نے ان اسباب کا نہ تو اثبات کیا ہے اور نہ نفی۔ اور کسی آسمانی یا روحانی مذہب کا یہ فرض منصبی بھی نہیں کہ کائنات، وحوادث عالم (کون وفساد کے اسباب وانیات) سے بحث کرے۔ اس کا فرض منصبی تہذیب الاخلاق وتعلیم توحید واخلاص وعبادات واصلاح معاملات ہے۔ اور اس مدعا کیلئے کائنات وحوادث عالم کے اغراض وفوائد ولمیات کا بیان کرنا کافی ووافی ہے۔ سو اسلام نے ایسا بیان کردیا ہے کہ نہ تو کسی اور مذہب آسمانی نے بیان کیا ہے اور نہ وہ انسانی طاقت سے بیان ہوسکتا ہے۔ دنیا کی ہر ایک چیز (ذرہ ہے خواہ وہ آفتاب، چیونٹی ہے یا پہاڑ) ایک آیت یعنی نشانی قدرت ودلیل وحدت خالقیت خالق ہے، اور اس دنیا کو اسی وجہ سے عالم کہا جاتا ہے کہ وہ ذات وصفات باری پر ایک علامت ہے۔

برگ درختان سبز درنظر ہوشیار   ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

انہی آیات سے زلزلہ بھی ایک آیت ہے جس کے دنیا میں ظاہر کرنے سے غرض آیت نمبر اول میں بیان ہوئی جسکو ہم نے زیب عنوان کیا ہے وما نرسل بالآیات الا تخویفا اور اسکا مضمون ہے کہ ہم آیات اسلیئے بھیجتے ہیں کہ دنیا ان کو دیکھ کر ڈر جاوے اور خدا کی عظمت وجبروت کو پیش نظر رکھ کر اسکے گناہوں سے بچے۔

دوسری آیت زیب عنوان وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم میں فرمایا ہے کہ لوگو! جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کی شامت ہے۔ اور ہنوز بہت سے تمہارے اعمال بد سے خدا درگذر ہی کرتا ہے۔ تم ان مصیبتوں سے بچنے کیلئے زمین میں بھاگو، تو بھاگ نہ سکوگے اور بجز خدا تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ یعنی ان مصیبتوں سے بچنا ہو تو خدا تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرو اور گناہوں سے تائب ہو۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے گا اور ان بلاؤں کو ٹلا دے گا۔

ایک اور آیت میں فرمایا: ولو یؤاخذ اللّٰہ النّاس بما کسبوا ما ترك علی ظهرها من دابّة ولکن یّؤخّرهم الی اجل مّسمّی . فاذا جاء اجلهم فانّ اللّٰہ کان بعباده بصیراً (فاطر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۵) اگر خدا لوگوں کو ان کے اعمال بد پر پورا مواخذہ کرے تو پشت زمین پر ایک چلنے والے کو نہ چھوڑے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ زلزلے کا روحانی سبب بندوں کے گناہ اور اعمال بد ہیں۔ اور اس سے بچنے کا ذریعہ اور علاج بجز انابت الی اللہ اور توبہ اور کچھ نہیں ہے۔ توبہ دل سے ہو، اور بندوں کے اعمال اس کے مطابق ہو جاویں تو خداوند رحیم وکریم سے امید ہے کہ وہ آئندہ ایسی بلاؤں کو ٹلاتا ہے۔ جو لوگ کلمہ گو اور مسلمان کہلاتے ہیں اور دین اسلام کے زبان سے مدعی ہیں، اور اس کی حمایت وحمیت کا دم بھرتے ہیں وہ کھلے بند، احکام وعقاید اسلام وقرآن سے انکار کر رہے ہیں۔ اور احادیث صحیحہ نبویہ کو جو اسلام کا رکن ثانی ہے، صاف طور پر رد کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں زلزلوں یا اور بلاؤں کا نازل ہونا کون سا تعجب کا محل ہے؟ محل تعجب تو یہ ہے کہ لوگوں کا یہ حال ہے اور پھر وہ زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے سب سے زیادہ قابل ذکر و لائق تعریف مہاراج کرشن قادیان ہیں جو اپنے آپ کو فدائے اسلام قرار دیتے ہیں اور اسلام کی حمایت وحمیت میں تمام دنیا کے اہل مذاہب کے مقابلے کیلئے کھڑے ہیں۔ وہ سال ہا سال سے، باوجودیکہ زبان سے جھوٹ کو بہت برا کہتے ہیں اور اس کو نجاست قرار دیتے ہیں مگر دل سے اور عملی طور پر اس پر ایسے مفتون ہیں کہ گویا اس کے دل دادہ اور عاشق زار ہیں۔ آپ نئے دن خدا پر اس قسم کے افتراء کرتے ہیں کہ خدا نے مجھے نبی کیا، مجھے مسیح موعود ومہدی مسعود بنا دیا ہے۔ مجھ پر فلاں پاک وحی ہوئی ہے اور میں نے خدا سے الہام پا کر ہزار ہا پیشین گویاں کی ہیں جو سب کی سب سچی نکلی ہیں۔ و من اظلم ممّن افتری علی اللّٰہ کذبا او قال او حی الیّ و لم یوح الیه شیء (انعام۔ع ۱۱) اور یہ افتراء علی اللہ ایسا سخت ظلم ہے کہ بشہادت آیت منقولہ بالا اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہے۔

قادیانی اشتہار، الدعوت کا تجزیہ

شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے افتراء کی ایک مثال یہ ہے کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلے سے آپ کو سابق افتراء پردازیوں پر ندامت اور توبہ نصیب نہ ہوئی، بلکہ اس واقعہ عجیب کو دیکھ کر اسے اپنی صداقت کی دلیل اور مسیح موعود وملہم ہونے کی نشانی بنا لیا اور ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اشتہار بعنوان الدعوت شائع کر کے اس میں آپ نے سبب زلزلہ تو لوگوں کی معصیت اور دنیا پرستی اور بے ایمانی کو ٹھہرایا مگر خود اسی اشتہار میں معصیت دروغ گوئی کا ارتکاب کیا اور اللہ پر افتراء کر کے یہ کہا:

چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے، اسلئے میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرت احدیت جل شانہ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالی پر بھی ایمان نہیں رہا اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا ہے، اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن وطعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کرونگا اور میرے دو حملے ان پر ہوں گے جو ان کے خیال وگمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔ اور وہ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا، لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ پس تم سوچ کر دیکھو کہ یہ دن کیسے ہیں۔ جو تم دیکھ رہے ہو۔ سچ کہو۔ کہ کیا کبھی تمہارے باپ دادوں نے سنا تھا کہ جس زور سے اب ملک کو طاعون کھا رہی ہے کبھی پہلے بھی ایسا زور ہوا تھا۔ اور جس طرح ابھی ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلہ نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا اور عام نقصان پہنچا دیا اور لوگوں کو دیوانہ سا کر دیا، کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس ملک میں دیکھا تھا۔ اور یاد رکھو کہ یہ تمام واقعات صرف تکلف اور بناوٹ سے پیشگوئیاں قرار نہیں دیئے گئے، بلکہ سال ہا سال اس کے وجود سے پہلے براہین احمدیہ میں خبر دی گئی تھی اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں جو میری تالیف ہیں، یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ اور یہ تو پرانی باتیں ہیں ممکن ہے اکثر لوگوں کو بھول گئی ہوں گی کیونکہ غفلت اور عداوت اور بدظنی، یہ تینوں جس جگہ اکھٹی ہو جائیں وہاں حافظہ کب درست رہ سکتا ہے۔ خدا کے وعدہ بھی ایمان داری سے ہی یاد رہتے ہیں۔ ورنہ جس شخص کا دل ایمان سے خالی ہو، وہ ہزار نشانوں کو بھی آنکھوں سے دیکھ کر ایسا دل سے اتار دیتا ہے جیسا کہ ایک تنکا توڑ کر پھینک دیا جائے۔ غرض میں اس وقت پرانی پیش گوئیوں پر اکتفا نہیں کرتا، بلکہ میں ان پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں جن کے شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے جانے پر قریباً ایک مہینہ گذرا ہے۔ دیکھو میرا اشتہار الوصیت جس کو میں نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا تھا ۔یہی اشتہار الحکم نمبر ۷ جلد ۹ کے صفحہ ۱۱ پر ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اور پھر دوبارہ الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۲ کالم میں ۲ میں وہی الہام موجود ہے۔

ان پیش گوئیوں میں سے ایک خبر کے الفاظ یہ ہیں کہ ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کی رات کو جس کی صبح کو ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء تھی میں نے بطور کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت، امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت مقاموں پر، اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی اور پھر مارچ کے مہینے میں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک وحی سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذبوں کو ایک نشان دیکھایا جائے گا اور یہ پیش گوئی بھی اس الحکم ۲۴ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔

اب اے عزیزو! سوچ لو کہ کیا یہ زلزلہ جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء صبح کو اس ملک میں ظاہر ہوا وہی نشان نہیں ہے جس کی خدا نے پہلے سے خبر دی ہے۔،

شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس اشتہار میں مرزا قادیانی کا دعوی کہ زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء میرے مرسل ہونے سے انکار کی وجہ سے آیا ہے، محض افتراء علی اللہ ہے جو اس کی پرانی عادت ہے۔ دنیا میں جو حادثہ وقوع میں آتا ہے (کوئی مرجائے یا کوئی بیمار ہو جائے، کہیں طاعون پڑے، کبھی چاند سورج کو گرہن لگے) تو کرشن قادیانی ان سب واقعات کو اپنی ہی کرامت بنالیا کرتے ہیں۔ اور اپنی نبوت و مسیحیت کی دلیل بنالیتے ہیں۔ ان کے پچھلے افتراءات کی تفصیل و تردید ہم سالہائے گذشتہ میں بخوبی کر کے یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ ایسے شخص کا، اور اس عمل و اعتقاد کے انسان کا، خدا کی طرف سے ملہم اور اس کے شرف خطاب سے مشرف ہونا، ناممکن و محال ہے۔ اس کو ملہم مانا جاوے تو پھر کسی صادق ملہم، نبی یا ولی کا الہام، قابل اعتبار نہیں رہتا۔ اور وحی و الہام سے یک قلم امان اٹھ جاتی ہے۔ اس مقام میں ہم قادیانی کے اشتہار دعوت کا کذب اسی اشتہار کی شہادت سے ثابت کرتے ہیں۔

اس اشتہار الدعوت میں کرشن جی نے یہ دعوی کیا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اشتہار الوصیت میں جو مستقل طور پر اور فلاں فلاں اخبار میں اور ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوا ہے اس زلزلے کی خبر دے دی تھی۔ یہ میرا وہی نشان ہے جس کی خدا نے شب ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو مجھے خبر دی تھی۔ اور میں نے وہ خبر ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو اشتہار الوصیت میں اور اس سے پچیس برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع کر دی تھی۔،

شیخ الاسلام فرماتے ہیں، واہ صاحب واہ! الہامی خبر تو ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو ملے اور اس کی اشاعت پچیس برس پہلے براہین احمدیہ میں ہو جاوے؟ اشتہار الوصیت اس وقت ہمارے سامنے ہے اور ریویو آف ریلی جنز ہمارے ہاتھ میں ہے اور براہین احمدیہ ہماری میز پر ہے۔ اشتہار الوصیت اور براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کا نام ونشان نہیں ہے۔ عبارت الوصیت و براہین کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں اور کرشن جی کی دروغ گوئی کی ناظرین سے تصدیق چاہتے ہیں۔

الوصیت: قال اللّٰہ عزّ و جل قل ما یعبئوا بکم ربّی لولا دعاءکم (ان کو کہہ کہ میرا خدا تمہاری کیا پرواہ رکھتا ہے اگر تم بندگی نہ کرو اور دعا میں مشغول نہ رہو)

دوستو! خدا تعالی آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے، آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا کہ میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں، جو قادیان سے اخباریں نکلتی ہیں، خدا تعالی کی طرف سے اطلاع پا کر یہ وحی الٰہی شائع کرائی تھی کہ عفت الدّیار محلّھا و مقامھا یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے، نہ مستقل سکونت، امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی سکونت، امن کی جگہ۔ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔ دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۳۔ اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵ کالم ۲۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت بہت قریب آ گیا ہے۔ میں نے اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں، بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے، میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے کہ میں بیدار ہو گیا اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے، میں نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا۔ دوستو! اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اس زمانے کی نسل کیلئے نہایت مصیبت کا وقت آ گیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کیلئے بجز تقوی کے اور کوئی کشتی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں۔اب دکھ اٹھا کر اور سوز وگداز اختیار کر کے اپنا کفارہ آپ دو۔

(شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ) اس کے بعد آپ (مرزا) نے لوگوں کو توبہ واستغفار اور صدقہ وخیرات کی رغبت دلائی ہے۔اس کے بعد آپ (مرزا) نے فرمایا: خدا نے آج سے پچیس برس پہلے طاعون کی مجھے خبر دی تھی اور براہین احمدیہ میں یہ شائع ہو چکی ہے۔

اور اس الہام کی اصل عبارت ایک اور اشتہار میں جو بعنوان الانذار آپ نے شائع کیا ہے، یہ نقل کی ہے: و اصنع الفلك باعيننا و وحينا ولا تخاطبني في الّذ ين ظلموا انّهم مغرقو ن

اور اس کا ترجمہ رسالہ دافع البلاء کے حاشیہ صفحہ ۶ میں ان الفاظ سے کیا ہے:

یعنی ایک کشتی میرے حکم سے اور آنکھوں کے روبرو بنا، جوان کو مرنے سے بچائے گی۔جو ظلم اور سرکشی اور بدکاری اور نافرمانی سے باز نہیں آتے، میرے آگے ان کی سفارش نہ کرو وہ غرق کئے جائیں گے۔

اور متن رسالہ دافع البلاء کے صفحہ ۶ سطر ۳ میں اس پیش گوئی کو متعلق طاعون قرار دیا ہے۔اور یہ کہا ہے کہ: بلکہ طاعون کی خبر آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں دی گئی ہے۔

اور پھر اسی کے حوالہ میں حاشیہ منقولہ بالا تحریر کیا ہے۔اس رسالہ دافع البلاء کے بعد آپ (مرزا) نے رسالہ کشتی نوح بنایا۔تو اس میں بھی یہی جتایا ہے کہ جو کشتی بنانے کا حکم ہے وہ اسی طاعون سے بچنے کیلئے ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) اب کرشن جی کا یہ قول کہ میں نے براہین اور الوصیت میں زلزلہ کی خبر دی تھی، دروغ نہیں تو اور کیا ہے؟ اشتہار الوصیت میں اور الہام مذکور براہین احمدیہ میں زلزلہ کا ذکر یا اشارہ تک بھی نہیں ہے۔اور کرشن جی کا اشتہار الوصیت میں یہ کہنا: کیا زلزلہ جو ۴۔اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو ظاہر ہوا وہی نشان نہیں ہے جس کی خدا نے پہلے سے خبر دی تھی۔، ایسا جھوٹ ہے کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر جھوٹ نہ ہوگا۔

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ جو معنی الہام موتا موتی اور عفت الدّ يار محلّها و مقا مها کے اشتہار الوصیت میں کرشن جی نے خود بیان کئے ہیں کہ اس سے طاعون مراد ہے۔اس کو بعد وقوع زلزلہ ۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل ۱۹۰۵ء خود ہی غلط قرار دیتے ہیں اور اس پر طرفہ یہ ہے کہ پھر اس غلطی کا اعتراف نہیں فرماتے اور یہ نہیں کہتے کہ پہلے ہم یا ہمارا ملہم بھول گئے تھے اور غلطی سے اس کے معنی طاعون بیان کئے تھے۔ بلکہ ان معنوں سے آنکھ بند کر کے اور اپنے مریدوں کی آنکھوں میں خاک دھول بھر کر اشتہار الانذار میں فرماتے ہیں:

وہ پہلی پیش گوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کر کے خبر دی تھی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی، اور شور قیامت برپا ہوگا اور یک دفعہ موتا موتی ظہور میں آجائے گی۔ دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا، اور جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے یہ پیشگوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی۔ اور پیش گوئی مذکور یہ ہے عفت الدّیار محلّھا و مقامھا یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جائیں گے اور ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے۔ دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہوگئیں۔ اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنی ہیں، کہ عفت الدیار محلھا و مقامھا اے عزیز و اس کے یہی معنے ہیں کہ محلوں اور مقاموں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنے ہیں کہ نہ خانہ رہے گا اور نہ صاحب خانہ۔ سو خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہو گیا، آپ صاحبوں کو معلوم ہے۔ اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں بھی خبر دی گئی تھی۔

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) اس عبارت کو پڑھ کر اور تنسیخ یا تغلیط معنی مفسرہ ومبینہ اشتہار الوصیت کو دیکھ کر یہ مثل یاد آتی ہے:

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید   برکلہ خود باید زد

اور بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر الہام موتا موتی اور عفت الدّیار محلّھا و مقا مھا سے آپ کے ملہم کی مراد یہی زلزلہ تھا تو پانچ مہینے سے بلکہ زمانہ تالیف دافع البلاء (۱۹۰۳ء) سے، بلکہ زمانہ تالیف براہین احمدیہ پچیس برس سے ملہم نے آپ کو جہالت میں کیوں رکھا۔ اور اشتہار الوصیت میں آپ کی تفسیر طاعون کی غلطی کو کیوں ظاہر نہ کیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے آپ کا ملہم (جو یقیناً معلم الملکوت ہے) احمق ہے، یا مسخرہ ہے جو سال ہا سال اپنے الہاموں کے معنی در بطن خود رکھتا ہے۔ آپ کو ان معنوں سے اطلاع نہیں دیتا۔ اسی واسطے آپ ہمیشہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ اور جیسے واقعات پیش آتے ہیں ویسے معنی آپ بنا لیتے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کے اشتہار الوصیت میں جو عربی فقرہ عفت الدیار محلها و مقامها الہام قرار دیا گیا ہے یہ ایک شعر جاہلیت سے چرایا ہوا مصرع ہے۔ عربی دان بھی اس فقرہ کے معنی سمجھ نہیں سکتے جو کہ کرشن مہاراج نے معلم الملکوت سے الہام پا کر خود ہی بیان کئے ہیں کہ: نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی سکونت امن کی جگہ

عرب کے عربی جاننے والے اس فقرہ میں ایسا کوئی لفظ نہیں پاتے جس کے معنی سکونت کے ہوں اور نہ وہ کوئی فاعل سکونت اس فقرہ میں دیکھتے ہیں۔ لفظ محلها و مقامها میں جو ضمیر مجرور (ها) ہے اس کا مرجع تو اس فقرے میں لفظ دیار کے سوا کوئی نظر نہیں آتا۔ اور دیار ایسی اشیا ہیں جو محل سکونت ہیں، نہ کہ فاعل سکونت۔ فاعل سکونت تو ساکنین ہیں جن کا اس فقرے میں نام ونشان نہیں ہے۔ ہے تو بطن قائل (قادیانی یا اس کے ملہم) ہی میں ہے۔

اصل بات یہ کہ آپ نے یہ مصرع چرا تو لیا مگر پھر آپ کو سوجھا کہ عفت الدیار کے بعد محلها و مقامها کہنا بے معنے اور فضول تک بندی ہے اور اگر محلها کو دیار سے بدل ٹھہرا کر اس کے معنی کچھ بن جائیں کہ گھروں کا محل بھی نظر نہ آئے گا کہ وہ کہاں تھے تو مقامها کا کوئی مطلب نہ نکلے گا، کیونکہ گھر اپنے محل چھوڑ کر دوسرے مقام عارضی میں نہیں جایا کرتے۔ شائد اس لئے آپ نے ساکنین کی جائے سکونت عارضی کا لفظ اس کے معنوں میں داخل کر دیا اور یہ نہ سمجھا کہ سکونت و ساکنین کا لفظ اس معنے کی تصحیح کیلئے کہاں سے آئے گا؟

وہ لوگ کہاں ہیں جو کرشن جی کی عربی دانی کو معجز جانتے ہیں۔ وہ تشریف لائیں اور وہ اس عربی کا ان معنی میں صحیح ہونا ہی ثابت کر دکھائیں۔ (جن معنے میں اصل شاعر نے یہ لفظ استعمال کیا ہے وہ صحیح ہیں۔ مگر یہ مقام اس کی تفصیل کا محل نہیں۔ محمد حسین)

بعض بے علم اور عربی سے ناواقف کہا کرتے ہیں کہ کرشن جی کی عربی کا مقابلہ کوئی مسلمان نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں بار ہا دیا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی عالم عربیت اس کی عربی کو عربی نہیں جانتا، اور اس کو مخاطب صحیح خیال نہیں کرتا۔ ان کو ننگ و عار ہے کہ اس جاہل ازعربیت کو اپنا مخاطب بنائیں

شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ کرشن جی (مرزا) کے ۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے اشتہار الانذار میں ایک پیش گوئی اور بھی ہوئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

الانذار (غور سے پڑھو کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے): آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے: تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلۃ الساعۃ۔ قوا انفسکم ان اللہ مع الابرار۔ دنی منك الفضل۔ جاء الحق و زھق الباطل

(ترجمہ مع شرح) یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا۔ مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا (مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں گے۔ اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا۔ اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا، بہر حال وہ حادثہ زلزلہ ہے یا کچھ اور ہو، قریب ہو یا بعید ہو، پہلے سے ثابت خطرناک ہے، سخت خطرناک ہے، اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا)۔

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) ناظرین! اس پیش گوئی کا لفظ زلزلۃ الساعۃ تو قرآن مجید میں سے چرایا گیا ہے۔ قرآن کی پوری آیت یہ ہے: یا ایھا الناس اتّقوا ربّکم انّ زلزلۃ السّاعۃ شیء عظیم۔ یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃٍ عما ارضعت و تضع کلّ ذات حملٍ حملھا و تری النّاس سکاری و ما ھم بسکاری و لکنّ عذاب اللّٰہ شدید اے لوگو! خدا سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ بڑی (بھاری) چیز ہے۔ جس دن تم اس زلزلہ کو اس حالت پر پاؤ گے کہ وہ دودھ پلانے والی اپنے بچہ کو بھول جائے اور حاملہ حمل گرا دے اور لوگ نشہ کی سی حالت میں ہوں گے اور در حقیقت وہ نشہ میں نہ ہوں گے و لیکن خدا تعالیٰ کا عذاب سخت ہوگا جس کے ہول سے وہ سراسیمہ ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اس آیت کے مضمون پر پہلے ہی ایمان ویقین رکھتے ہیں اور زلزلہ قیامت سے ڈرتے ہیں ۔کرشن جی نے اس آیت کے ایک لفظ کو چرا کر اپنا الہام بنالیا اور خدا پر افتراء کیا اور اپنیمر یدوں کر اپنا الّو سیدھا کرنا چاہا، اور اس ذریعہ سے ان سے ٹکے بٹورنے کا ایک ڈھنگ نکالا ہے۔ مگر جو اس کے اخیر میں یہ فقرہ لگا دیا ہے: مجھے اس بات کا علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور حادثہ اور وہ چند دنوں میں آئے گا یا چند ہفتوں میں یا مہینوں یا سالوں میں ۔، اس نے اس منتر کو بے اثر کر دیا ہے ۔اس پیشگوئی کو کرکری بنا دیا۔ عام لوگ اس پر ہنسی اڑا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ایسی پیش گوئی تو ہر شخص کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ دنیا پر کوئی حادثہ آنے والا ہے، جس کی نوعیت اور وقت مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ اور پھر وہ اس میں جھوٹا نہیں ہوسکتا کیونکہ دنیا حوادث سے خالی نہیں رہی اور نہ آئندہ رہے گی ۔اس فقرے کے لگانے سے بھی آپ چوکڑی بھول گئے ۔اور بات بنانے میں مہارت رکھنے کے باوجود منہ کے بل گرے ۔اس قسم کی دروغگوئیاں اشتہار الانذار میں اور بھی ہیں مگر اس مقام تمثیل میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے، کافی سے زیادہ ہے۔

اب ہم پھر اہل ایمان سے مخاطب ہوتے ہیں اور ان کی خدمات میں ناصحانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ معصیت خدا سے تائب ہو کر خدا کی طرف انابت اختیار کریں اور اس قسم کے گناہوں سے بچیں اور اپنے متعلقین کو بچائیں تاکہ ان پر رحم ہو اور نئے دن کیعذابوں اور بلاؤں سے ان کو نجات ہو۔

اس مقام میں اگر کسی کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو کہ بعض مقامات میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اس قسم کے گناہ نہیں کرتے ۔جن کی سزا اس قسم کے عذاب ہیں۔ خصوصاً نابالغ بچے اور ایسے سیدھے سادے لوگ ہیں جن سے اس قسم کے گناہ سرزد نہیں ہوتے ۔ پھر ان مقامات میں زلزلہ کیوں آیا جس سے ان کی جانوں کو نقصان پہنچا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ پروردگار کی عادت قدیم ہے کہ جس قوم کے اکثر لوگ سرکش ہو جائیں اور ان میں گناہ کی خباثت کثرت سے پھیل جائے اور قوم لائق عذاب ٹھہر چکے۔ تو اس قوم کے عام لوگوں پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ اس عذاب سے اسی شخص کو خدا بچا لیتا ہے جو اس قوم سے نکل جائے اور اس جگہ سے مہاجرت اختیار کرے۔ جیسے حضرت لوط مع اپنے صالح عیال کے اپنی بستیوں سے، جن پر عذاب آیا تھا، نکل گئے تھے ۔ یا آنحضرت ﷺ مکہ سے نکل گئے تھے جب ان پر قحط مسلط ہوا تھا۔ اور جو صالحین یا بے گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشخاص اپنی قوم لائق عذاب میں شامل رہیں، وہ عذاب عام دنیا میں شامل رکھے جاتے ہیں اور وہ عذاب ان کے لئے گو صورۃً عذاب ہوتا ہے مگر حقیقۃً رحمت اور ان کی شہادت کا موجب ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کے حق میں اس مضمون کی احادیث پہلے گذر چکی ہیں جن میں سے ایک یہ حدیث ہے کہ جو شخص دیوار یا چھت کے نیچے دب کر یا پانی میں ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہوتا ہے اور دوسری یہ حدیث کہ ناگہانی مرگ کافر کیلئے غصہ کی پکڑ ہے اور مومنوں کے لئے رحمت۔

علاوہ بر اں ایک اور حدیث میں ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس وقت کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا ہے وہ سبھی افراد قوم پر نازل ہوتا ہے پھر وہ اپنی نیت پر اٹھائے جاتے ہیں، یعنی جو صالح ہوتا ہے وہ آخرت میں اجر و ثواب پاتا ہے اور جو بدعمل ہو وہ عذاب پاتا ہے۔

قال رسول الله ﷺ اذا انزل الله بقوم عذاباً اصاب العذاب و من كان فيهم ثم بعثوا على اعمالهم۔ (متفق علیه)

و عن جابر قال قال رسول اللّه ﷺ يبعث كلّ عبد على ما فات عليه۔ رواه مسلم۔ (مشكوة ۔ ص ٤٤٩)

ایک اور حدیث میں یاجوج ماجوج کے ہاتھوں سے لوگوں کے ہلاک ہونے کا آنحضرت ﷺ نے ذکر فرمایا تو حضرت زینبؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہم سب ہلاک ہو جائیں گے، حالانکہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر خباثت میں کثرت ہو جائے گی۔ (مشکوۃ۔ص ۲۲۸)

و عن ابی هريره انه سمع رجلاً يقول ان الظالم لا يضر الا نفسه فقال ابو هريرة بلى و اللّه حتى الحبارى لتموت فى وكرها هزلاً لظلم الظالم۔ رواه البيهقى فى شعب الايمان۔ (مشکوۃ ص ۴۲۸) کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم بجز اپنی جان کے کسی کو ضرر نہیں پہنچاتا۔ ابو ہریرہؓ بولے کہ کیوں نہیں۔ بخدا ظالم کے سبب چرند اپنے گھونسلے میں بھوک سے دبلا ہو کر مر جاتا ہے۔ یعنی اس کی شامت ظلم سے اس کو بھی کھانے کو نہیں ملتا۔

اس قول ابو ہریرہؓ کی تصدیق اس ارشاد خداوندی سے ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اتقوا فتنة لا تصيبن الذ ين ظلموا منكم خا صةً أ و اعلموا ان الله شديد العقا ب ۔ (انفال۔ع ۳)

کہ مومنو! اس عذاب سے بچو جو خاص کر ظلم کرنے والوں کو ہی نہیں پہنچتا

اور واقعات دنیا بھی اس پر شاہد ہیں۔ دنیا میں عام عذاب نازل ہو رہے ہیں، کہیں طاعون ہے، کہیں خشک سالی ہے۔ کہیں زلزلے ہیں اور کہیں وبائے ہیضہ ہے۔ کہیں بارش کی کثرت اور برف باری سے ہزاروں جانیں تلف ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ یہ سبھی آفات ظالموں کی شامت اعمال کا نتیجہ ہیں۔ آج کل اور اس سے کئی سال پیشتر جو کرشن قادیان سے ظلم (کذب وافتراء علی اللہ) سرزد ہو رہا ہے۔ اس میں بہت لوگ مستوجب سزا ہیں۔ جو لوگ اس کے عقائد اور اقوال واعمال بد کے حامی ہیں ان کا مستوجب سزا ہونا تو ظاہر ہی ہے، اور جو لوگ ان عقائد وافعال کے مخالف ہیں وہ اس وجہ سے مستوجب سزا ہیں کہ وہ ان عقائد واقوال ظالمانہ سے واقف اور مطلع ہو کر اس پر غیرت نہیں کرتے اور قلمے قدمے سخنے درمے ان اقوال وعقائد ظالمانہ کے رد میں اہل غیرت کو مدد نہیں دیتے، ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک قوم کی نسبت خدا تعالی کا جبریل کو حکم ہوا کہ ان کی بستیوں کو ساکنین سمیت پلٹ دے جبریل نے عرض کی کہ اس میں ایک شخص ایسا نیک ہے کہ اس نے کبھی ایک لمحہ گناہ نہیں کیا۔ خدا نے حکم دیا کہ اس پر اور ان سب پر الٹا دے کیونکہ وہ میرے دین کی غیرت میں ایک ساعت چیں بجبیں نہیں ہوا تھا۔

عن جا بر قال قال رسو ل اللّٰه اوحی اللّٰه عز و جل الی جبریل علیه السلا م ان اقلب مدینة کذا و کذا با هلها فقا ل یا رب ان فیهم عبد ك فلا نا لم یعصیك طر فة عین ۔ فقا ل اقلبها علیه و علیهم فا ن و جهه لم یتمعر فی سا عة ۔ روا ه البهیقی فی شعب ا لا یما ن ۔ (مشکوة)

حکومت بھی خدا (جو تمام دنیا کا شاہنشاہ ہے) کے نزدیک کرشن مہاراج کے مظالم کی جواب دہ اور قصوروار ہے کہ باوجود قدرت تام واختیار عام اس ظلم پر اس کو مہلت دی جاتی ہے اور اس پر مواخذہ نہیں کرتی۔ اسی قصور کا یہ بدلہ ہے جو اس زلزلے کے سبب حکومت کو ضلع کانگڑہ ودہرم سال میں نقصان پہنچا اور بہت سا روپیہ ضائع ہوا اور بہت سے جوڈیشیل اور ملٹری افسروں اور ملازموں کی جانیں تلف ہوئیں۔ گورنمنٹ اب بھی خدا سے ڈر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے اوراس کے مفتریانہ دعووں کو، جس سے ہزاروں بندگان خدا کا نقصان ہو رہا ہے، رو کے۔

بعض نادان جو کہ سنۃ اللہ اور ایام اللہ سے واقف ہیں اور نہ واقعات دنیا سے خبر رکھتے ہیں، ان کا یہ خیال ہے کہ خدا تعالی گورنمنٹ پر ہمیشہ نظر عنایت اور مہربانی رکھتا ہے۔اسی واسطے کوئی انگریز مبتلائے طاعون وغیرہ نہیں ہوا۔ان کو واضح ہو کہ اس زلزلہ ۴ ۔اپریل سے بڑے بڑے انگریز بھی ہلاک ہوئے ہیں اور طاعون مدت ہوئی انگریزوں کے ملک میں اپنا ہاتھ دکھا چکی ہے۔ چنانچہ

۱۳۴۸ء میں ایک خوفناک طاعون جس کو بلیک ڈیتھ کہتے ہیں انگلستان میں آئی اور شہروں کے بھرپور کوچوں اور ملک کی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں میں لوگ اس قدر جلدی مر گئے کہ ان کو دفن کرنا مشکل تھا۔ (تاریخ انگلستان مصنفہ اربیلا بی بکلے۔ص ۹۵)

۱۶۶۵ء میں سخت سزا نے لندن کو چہرہ دکھایا۔اس زمانے کے بھرپور شہروں میں طاعون ایک معمولی بات تھی اور لندن کے تنگ کوچوں میں جہاں گھروں کی اوپر کی منزلیں آپس میں تقریباً چھوتی تھیں اور مٹی کے فرش پر الی خوراک اور غلاظت سے ڈھکے ہوئے تھے، موسم گرما ہمیشہ تھوڑی بہت وباء لایا۔

۱۶۶۵ء کا موسم گرما تمام پچھلے مشاہدہ سے گرم تھا، ماہ مئی میں پلیگ جو براعظم پر بڑے زورزور میں تھی لنڈن میں نمودار ہوئی اور تمام موسم گرما میں بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ ماہ ستمبر میں صرف ایک دن میں پندرہ سو آدمی مرے۔اور تین ہفتوں میں چوبیس ہزار۔دروازہ بہ دروازہ سرخ کراس گھر کے اندر پلیگ ظاہر کرنے کی غرض سے نمودار ہوئے، اور مردوں والی گاڑی مع بجتے ہوئے گھنٹے کے رات کو گذرتی تھی اور یہ صدا آتی تھی کہ اپنا مردہ باہر لاؤ

اور ۱۶۶۶ء میں لندن میں آگ لگ گئی اور تین دن تک برابر جلتی رہی۔ ۱۲۲۰ گھر اور ۸۹ گرجے اور بہت سے کمپنی کے ہال اور ٹھیٹر گرائے گئے اور بڑی کوشش سے آگ مکانوں کے بیچ میں فاصلے کر کے بجھائی گئی ۔ (تاریخ انگلستان۔از اربیلا بی بکلے ص ۲۱۹۔۲۲۰)

چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ یورپ کے بڑے بڑے شہروں کے بڑے بڑے اراکین کو انفلوئنزا بیماری نے خاک میں ملا دیا تھا۔جس کی تفصیل اخباروں میں ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض یہ خیال خام اور نادانی کا خیال ہے کہ خداوند تعالی، یوروپئن حکومتوں پر ہمیشہ نظر عنائت رکھتا ہے۔ اس وجہ سے ان پر کسی گناہ کے عوض کوئی بلا نہیں آتی۔

جو لوگ خدا تعالی اور اس کے کلام کو نہیں مانتے اور وہ نیچرلسٹ (یعنی نیچر کو ماننے والے) یا میٹیریلسٹ (یعنی مادہ کو خدا ماننے والے ہیں) وہ ہمارے اس بیان کو ایک بازیچہ سمجھیں گے اور ہماری تمام تقریر کے جواب میں یہ کہہ دیں گے کہ زلزلہ جن طبعی اسباب، بخارات زمین یا مادہ آتشین، سے پیدا ہوتا ہے وہ خواہ مخواہ اپنے وقت پر ظہور کرتا ہے اور وہ کبھی ٹل نہیں سکتا۔ گو ہندو مسلمان وعیسائی اور تمام مذاہب دنیا کے لوگ رو رو کر خدا کو پکاریں اور دعاوزاری کریں اور صدقہ و خیرات نکالیں۔

ان لوگوں کا پورا اور عملی جواب تو خدا تعالی ہی کی قدرت میں ہے وہ ان پر آسمان سے کوئی بلا نازل کرے، طاعون بھیجے یا زلزلہ سے ان پر کسی مکان کی چھت یا پہاڑ ٹوٹ پڑے تو اس وقت وہ بے اختیار خدا خدا پکار اٹھیں ان کی پکار اور توبہ استغفار سے وہ بلا ٹلے تب وہ مانیں کہ خدا تعالی مسب الاسباب ہے وہ ان اسباب میں جو چاہے تبدیل وتصرف کرسکتا ہے۔ بہت سے ملحدوں اور دہریوں کا حال دیکھا اور سنا گیا ہے کہ جب ان کی جان پر آ پڑتی ہے اور کسی سبب اور علاج سے وہ جانبر نہیں ہو سکتے تو آخر وہ خدا خدا، یا گاڈ او مائی گاڈ پکارتے ہیں اور خدا کی طرف التجا کرتے ہیں۔

علمی جواب ہم اس مقام ترغیب وترہیب اہل ایمان میں اسی قدر دے سکتے ہیں کہ طبیعت یا مادہ اور جو اس کے اندر خواص واسباب پائے جاتے ہیں اور وہ وقتاً فوقتاً صورت پذیر ہوتے ہیں وہ سب کے سب ممکن الوجود ہیں، نہ واجب الوجود، اور تجدد وحدوث ان کے لئے لازم ومشاہد امر ہے۔ یہ امکان وحدوث تجدد مقتضی ہے اور قطعی فیصلہ کرتا ہے کہ جو کچھ ان سے ظہور میں آتا ہے وہ صرف ان کی ذات سے سرزد نہیں ہوتا بلکہ ان سے خارج ایک ذات سے ہوتا ہے وہ ذات خارج تب ہی ان کی اس احتیاج کو رفع کرسکتی ہے اور ان کی حالت ممکنۃ الوجود کو فعلیت میں لاسکتی ہے جب کہ وہ ان میں کلی تصرف کا اختیار رکھتی ہو یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید کا مصداق ہو۔ وہ ذات ایسی نہ ہوتی تو عالم (مادہ ومادیات) وجود ہی میں نہ آتا۔ عالم وجود میں آ گیا ہے تو اس سے صاف اور قطعاً ویقیناً ثابت ہے کہ وہ ذات ایسی ہی ہے وہ ایسی ہی ہے تو وہ عالم کو جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے بدل سکتی ہے، چاہے تو ایک آن میں آگ کو ہوا کر دے۔ ہوا کو آگ بنا دے۔ زمین کے بخارات اور پہاڑوں کے مادہ آتشیں کو چشمے کے پانی کی طرح بہادے جیسا کہ جزرہ ہوائی میں کلاؤ پہاڑ کی بھٹی کی جھیل میں ہورہا ہے (جزائر ہوائن میں کلاؤ کوہ آتش فشان کی بھٹی تین میل چوڑی ہے جس میں ہمیشہ پگلا ہوا لاوا رہتا ہے اور بعض دفعہ زیادہ گرمی کی وجہ سے وہ جھیل بھٹی کی دیواروں پر سے بہہ جاتی ہے لیکن ابلتا ہوا آتشی تو دہ کبھی منجمد نہیں ہوتا۔ یہ جھیل جو تقریباً تین میل چوڑی ہے آتشی لہروں میں بہتی ہے۔ مینوئل آف جیوگریفی، ص ۷ا اور ۲۷۰)

And, I John saw these things, and heard them. and when I had heard and seen, I fell down to worship before the feet of the anglewhich shewed me these things. (Revelation, 22:8)

And this shall be the plague wherewith the Lord will smite all the people that have fought against Jerusalem; Their flesh shall consume away while they stand upon their feet, and their eyes shall consume away in their holes, and their tongues shall consume away in their mouth. (Zechariah, 14:12)

(قادیانی کے اس فقرہ کے دھوکہ ہونے پر دلیل یہ ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مارنے اور اس کا مال لوٹنے کو حلال ومباح جانتا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب وساوس کے صفحہ ۱۰۶ میں صاف کہہ چکا ہے کہ: نافرمان انسان کے جان اور مال اس کے ملک سے خارج ہو کر خدا کے ملک میں آ جاتے ہیں۔ پھر خدا جس سے چاہے اس کو تلف کرا دے:.

بنابریں ثابت ہے کہ جو اس مقام میں قادیانی نے انگریزی حکومت سے جہاد جائز رکھنے والے کو حرامی کہا ہے، یہ محض دھوکہ ہے۔ ایسے دھوکے باز کو حرامی بنانا یا کسی کو حرامی کہنا کچھ مشکل نہیں ہے لہذا گورنمنٹ کو اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے خبردار رہنا ضروری ہے۔..ہماری اس تحریر کا جو اس نے ہمارے ریویو براہین احمدیہ سے نقل کی ہے، اب وہ محل نہیں رہا۔ وہ اس وقت تک اس کا محل تھا جب تک مہدی نہ بنا تھا۔ اس کے مہدی نہ بننے کی دست آویز سے وہ ریویو لکھا گیا تھا۔ اب وہ جو مہدی بن گیا ہے تو وہ مضمون اس پر چسپاں نہیں ہوسکتا)۔

شیخ الاسلام مولانا حافظ محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے

النداء من وحی السماء

کے نام وعنوان کا ایک اور اشتہار شائع کیا جس کی شرح وتفسیر آپ نے ان الفاظ سے کی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ایک زلزلہ عظیمہ کی پیش گوئی باردوم وحی الٰہی سے۔

اس تفسیر کو دیکھ کر ہم نے یہ سمجھا تھا کہ شائد اس میں زلزلہ کی نسبت صاف الفاظ میں پیش گوئی ہو لیکن اس میں بجز پرانی لاف زنی اور جعل سازی کچھ نہیں۔ اس اشتہار کی چند افترا پردازیوں کو تین نمبروں میں بیان کیا جاتا ہے۔

نمبر اول: اس اشتہار میں قادیانی کرشن جی نے کہا ہے: اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں سے طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جس کو میں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو۔ یا مجھ کو اس کے اس مرتبے کی خبر دی گئی ہو.... اصل الہام جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو، جو ہماری جماعت میں سے ہوگا، طاعون کی موت سے بچالے گا، یہ ہے الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم اولئك لهم الامن و هم مهتدون.... میں ایسے لوگوں کو بھی جانتا ہوں جو پہلے اسی جماعت میں داخل ہوئے اور پھر وہ مرتد ہو گئے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں:

ناظرین اس قول میں جو کرشن جی نے افترا پردازی اور دہوکہ بازی کی ہے وہ آپ کو اشاعۃ السنہ جلد ہذا (۲۰) کے رسالہ نمبر ا صفحہ ۱۸ سے اور نمبر ۲ کے صفحہ ۳۹ سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ اس مقام میں اس کے متعلق دو سوال قادیانی کرشن جی سے کئے جاتے ہیں۔ ان کا جو جواب آپ دیں گے اس سے آپ کی دھوکہ بازی و افترا پردازی اور بھی وضاحت سے ثابت ہوگی۔

سوال اول: یہ الہام جس سے آپ نے طاعون سے بچنے کیلئے کامل الایمان والعمل ہونے کی قید لگائی ہے آپ کو کب ہوا اور اس کو کب شائع کیا؟ اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء کے ساتھ یا اس کے چار سال بعد ۱۹۰۲ء میں جب قادیان میں طاعون کا وقوع ہو گیا اور آپ نے رسالہ دافع البلاء و کشتی نوح کو شائع کیا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں: اس کا جواب اگر آپ باختیار شق اول دیں تو اس الہام کے محل بیان کی نشان دہی کریں۔ اور اگر جواب باختیار شق ثانی دیں تو اس سے صاف ثابت ہوگا کہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاملہم بڑا عیار یا مسخرہ ہے جو آپ کو واقعات اور مواقع دیکھ کر الہامات کے معنے گھڑ لینا سکھاتا ہے۔

دوسرا سوال یہ کہ منجملہ بہت سے سیوکان مہاراج کرشن (یعنی مریدان خاص) کے (جن کی فہرست شائع ہو چکی ہے)۔مولوی جمال الدین ساکن سید والہ ضلع منٹگمری (حال ساہیوال، پاکستان) جو کہ کرشن مہاراج کے بڑے بھاری چیلے تھے اور ضلع منٹگمری میں انہوں نے آپ کے بہت سیوک (مرید) بنا دیئے۔جوان کے مرجانے کے بعد بھی مہاراج کے درشن کو قادیان میں آئے اور اس خاکسار سے بھی ملے تھے)، اور مسٹر محمد افضل (اڈیٹر البدر، جو آپ کی نصرت وحمایت واشاعت الہامات میں بڑے سرگرم تھے) کامل الایمان والعمل تھے؟ یا منافق تھے اور مرتد ہو کر مرے؟

اس سوال کا جواب اگر باختیار شق اول دیں تو پھر آپ پر یہ سوال ہے کہ دونوں طاعون سے کیوں مرے؟ اوران کی موت سے آپ کے اس دعوی کا کہ میری جماعت کا ایک شخص بھی طاعون سے نہیں مرا، کذب ظاہر ہوا، یا کچھ کسر رہی ہے۔اور اگر اس سوال کا جواب باختیار شق ثانی دیں تو براہ مہربانی اس جواب کو شائع و مشتہر کر دیں۔اس جواب سے لوگ آپ ہی نتیجہ نکال لیں گے کہ آپ کون ہیں اور کیسے راست باز ہیں۔اور مولوی جمال الدین کے پھنسائے ہوئے سیوک (مرید) آپ کے سیوک رہنے چاہییں یا آخر وہ بھی آپ سے مرتد کا خطاب پائیں گے، یا وہ مسلمان رہنے کیلئے آپ کو چھوڑ دیں۔

نمبر دوم: اس اشتہار میں کرشن جی نے دعوی تو یہ کیا ہے کہ ۹۔اپریل کو خدا تعالی نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے اور اسکے ثبوت میں آپ نے حاشیہ صفحہ ۲ میں سورہ النازعات کی آیت تـر جف الـرّا جفة تتبعهـا الرّا دفه کو دلیل ٹھہرایا ہے۔اور پھر متن صفحہ ۶ میں کہا ہے: اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الہی ہوئی ہے اس کو اس جگہ مع ترجمہ لکھ کر اشتہار کو ختم کرتا ہوں۔اور وہ یہ ہے: بخور آنچه ترا بخورانم ۔لك در جة فی السماء والّذ ین هم یبصـرون نـز لت لك ۔لك نری آ یات ونهد م ما یـعمرون ۔قل عندی شهادة من الله فهل انتم مؤ منو ن ۔كففت عن بنی اسرا ئیل انّ فـرعـو ن و ها مان و جنود هما كا نوا خا طئین انی مع ا لافوا ج آتیك بغتة یعنی جو کچھ میں کھلاتا ہوں وہ کھا۔تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے اور نیز ان میں ایک درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں، یا آئندہ بنائیں گے، گرا دیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں گے۔ اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں، بچاؤ نگا۔ اس وحی میں خدا تعالی نے مجھے اسرائیل قرار دیا۔ اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کرونگا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور ان کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں، یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ، یعنی فرشتوں کے ساتھ، نشانوں کے دکھلانے کیلئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤ نگا۔ یعنی اس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کریں گے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہوں گے اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہوں گے۔ تب میں اس نشان کو ظاہر کردونگا کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی۔ تب وہ روز دنیا کیلئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اسکے جو خدا کے غضب کا دن آوے، توبہ سے اس کو راضی کرلیں۔ کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تواب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں) ناظرین! اس قول میں کرشن جی نے عجیب دھوکہ بازی کی ہے۔ پہلے ناواقف مسلمانوں کے سامنے آیت قرآن (جس میں زلزلہ زمین یا نفخہ فنا کا ذکر ہے، اور مسلمانوں کو اس پر یقین واعتقاد ہے) پیش کی ہے اور وقوع زلزلہ سے ڈرایا ہے۔ پھر اس کے ساتھ اپنا من گھڑت الہام ملا دیا۔ تاکہ قرآن مجید کی خبر سے خوف زدہ دل، اسی خوف سے اسکے الہام سے بھی ڈر جائیں۔ اور اس کے الہام کو موافق قرآن سمجھ کر مان لیں۔ پھر اس الہام کا نام تو عربی رکھا ہے مگر اس میں ایک فقرہ فارسی بھی جڑ دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کرشن جی کا ملہم عربی میں نو آموز ہے۔ جیسے ہند یا فارس کے نو آموز عربی دان، عربی بولتے بولتے ہندی یا فارسی بھی اس میں جڑ دیتے ہیں۔ اور پھر عربی بھی ایسی بنائی ہے کہ جس کے معنی عرب کے عربی دان کچھ نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ آپ کے ترجمہ یا تفسیر کو سامنے نہ رکھ لیں۔ اور اس طرفہ پر طرہ یہ کہ جو مطلب اس الہام کا بنایا گیا ہے وہ اس کے فارسی و عربی الفاظ سے نہیں نکلتا۔ اور زلزلہ عظیمہ پر جس کے واسطے دوبارہ پیش گوئی کی ہے، تصریح نہیں پائی جاتی۔ اس میں صرف ایک ہدم عمارات کا لفظ ہے جس کا مضمون کم وبیش ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں ہر ملک میں وقوع میں آتا رہتا ہے۔ اور اسکو کوئی عقلمند پیشگوئی قرار نہیں دے سکتا۔ پھر اس ہدم عمارات سے عنوان اشتہار میں ایک زلزلہ عظیمہ مراد ٹھہرایا ہے اور ترجمہ اور تفسیر الہام میں ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے مراد لئے ہیں۔

نمبر سوم: اس اشتہار میں آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ اس سے ایک سال پہلے (جس کو اشتہار الدعوت والانذار میں غلطی سے پانچ مہینے لکھا گیا ہے) الہام عفت الدیار محلھا و مقامھا اور الہام زلزلہ کا دھکہ شائع ہو چکا ہے۔ اور براہین احمدیہ میں ۲۵ برس پہلے ان دونوں زلزلوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے صفحہ ۵۱۶ میں پہلی پیشگوئی موجود ہے جس کی عبارت یہ ہے:

فبراه الله ممّا قالوا و کان عند الله و جیها الیس الله بکاف عبده فلما تجلی ربّه للجبل جعله دکّا و الله مو هن کید الکافرین یعنی اپنے اس بندے کو تہمتوں اور بہتانوں سے بری کرے گا جو اس پر لگائے جائیں گے وہ خود اپنے بندے کیلئے کافی ہے۔ پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کرے گا تو اس کو پارہ پارہ کر دے گا۔ اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہیں گے ان کے سب مکر سست کر دے گا۔

اور اس (براہین احمدیہ) کے صفحہ ۵۵۷ میں دوسری پیش گوئی زلزلہ کے بارے میں یہ ہے:

میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا، اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ الفتنة ھھنا فاصبر کما صبر اولو العزم فلما تجلّی ربّه للجبل جعله دکّاً قوّة الرحمن لعبید الله الصمد۔

عربی کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ان دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جاوے گا۔ پس خدا تجھے بری کرنے کیلئے ایک نشان دکھائے گا اور وہ یہ کہ پہاڑ پر اس کی تجلی ہوگی اور وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کر دے گا۔ یہ خدا کی قوت سے ہوگا تا وہ اپنے بندے کیلئے نشان دکھاوے۔

ناظرین اس نمبر میں جو کرشن جی نے دروغ گوئی اور دھوکہ دہی کی ہے اس کا بیان ہمارے سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام میں ہو چکا ہے کہ نہ تو الہام عفت الدیار ...میں زلزلہ کا صریح بیان ہے اور نہ لفظ زلزلہ یا دھکا سے زلزلہ یقیناً مراد ہوسکتا ہے۔اس امر کا اور کوئی کب یقین کرسکتا ہے جب کہ خود کرشن جی مہاراج کو اس کا یقین نہیں ہوا ۔چنانچہ اشتہار الانذار میں وہ فرما چکے ہیں کہ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے۔

اس مقام میں صرف کرشن جی کی اس افتراء پردازی کا جواب دینا ضروری ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی اپنی پیش گوئیوں میں ایسے غلط معنی بیان کرتے تھے جو آپ کررہے ہیں(کبرت کلمةً تخرج من افوا ههم ان یقولون الا کذباً)۔سو جواب یہ ہے کہ انبیاء کی نسبت ایسا کہنا کفر ہے اور اپنے خبیث دل ودماغ پر انبیاء کے پاک دل ودماغ کا قیاس کرنا ہے:

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر گرچہ آید درنوشتن شیر شیر

حضرات انبیاء نے کبھی کوئی پیش گوئی ایسی نہیں کی جس کے معنی سال ہا سال تک ان پر مخفی رہے ہوں اور اس وجہ سے انہوں نے جیسا موقع دیکھا ویسے معنے کر لئے ہوں۔اور جو شخص انبیا کی نسبت اس امر کو تجویز کرتا ہے وہ انبیاء کو اپنی طرح جھوٹا جانتا ہے۔قادیانی اگر بحوالہ کتاب وسنت کوئی ایک پیشگوئی ایسی بتادیں تو ہم سے ہماری حیثیت کے موافق جو چاہیں انعام یا تاوان لیں۔مگر یاد رکھیں کہ اگر حدیث ذھب وھلی پیش کریں گے تو منہ کی کھائیں گے جیسا کہ مناظرہ لودہانہ میں کھا چکے ہیں۔اور اگر بمقابلہ قرآن وحدیث کوئی پیشگوئی توریت یا انجیل پیش کریں گے تو یہودی یا عیسائی کہلائیں گے۔جو مثال پیش کریں اس میں یہ دونوں امر ملحوظ رکھیں۔

قادیانی کے اشتہار سوم اور اس سے پہلے اشتہار الدعوت، اور الانذار میں دعوی:

لوگوں نے میری رسالت اور مسیحائیت اور مہدویت سے انکار کیا تو ان پر زلزلہ آیا اور کانگڑہ اور بھاگسو، پالم پور، سوجان پور، کلو، ریلو، وغیرہ تیرہ مقامات کی مخلوقات کو تباہ کیا،،

اس سوال کا بھی محل ہے کہ ان سب مقامات میں اور ان سب لوگوں کو جو ان میں تباہ ہوئے، آپ کی دعوت نبوت رسالت ومسیحائیت ومہدویت پہنچ چکی تھی یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگراس کا جواب بشق اول دیں تو اس کی دلیل اس تفصیل سے بتاویں کہ فلاں فلاں مقامات میں اور فلاں فلاں اشخاص کو جو ہلاک ہوئے، فلاں فلاں رسولوں یا خلیفوں کے ذریعہ میری دعوت پہنچ چکی تھی اور انہوں نے میری دعوت قبول کرنے سے انکار کیا تھا۔ آپ یہ تفصیل بتاویں تو اسامی وار فہرست پیش کرنا آپ پر لازم ہوگا۔ اور اگر جواب بشق نفی دیں تو پھر آپ خود ہی سوچیں کہ جس قوم یا بستی میں کسی نبی و مامور کی دعوت نہیں پہنچتی اور اس قوم یا بستی سے انکار قبولیت دعوت نہیں پایا جاتا، وہ قوم یا بستی عذاب الٰہی سے کب ہلاک کی جاتی ہے؟ اور آیت و ما کنّا معذّ بین حتی نبعث رسو لاً اور اس مضمون کی چند آیتیں (جن کے معنی یہ ہیں کہ ہم کسی قوم یا بستی کو عذاب سے ہلاک نہیں کرتے، جب تک اس میں رسول نہ بھیجیں، اور آپ بھی ان آیات کو مان چکے ہیں) اس امر کو کب جائز رکھتی ہیں؟ کیا خداوند تعالیٰ رحیم اور عادل کا انصاف اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ کرشن جی کی دعوت سے انکار تو لاہور، امرتسر، بٹالہ وغیرہ کے لوگ کریں اور پھر بھی وہ ان بلاؤں سے مامون ومصئون رہیں اور اس انکار کے بدلے عذاب الٰہی کلو اور ریلو میں نازل ہو۔ اور اس سے وہ لوگ ہلاک ہو جائیں جنہوں نے قادیانی کی دعوت تو کجا، نام بھی نہ سنا ہو۔ کیا اس سزا دہی پر وہ مثل صادق نہ آئیگی کہ کرے مونچھوں والا اور پکڑا جائے داڑھی والا۔

قادیانی کرشن جی تو ان سوالوں کو کب سنتے ہیں، اور ان کا جواب کب دیتے ہیں، جو لوگ خدا تعالیٰ کا کچھ خوف رکھتے ہیں اور وہ دھوکہ میں آکر کرشن جی کے مریدوں میں آپھنسے ہیں وہ خدا کے لئے ان سوالات کو سوچیں اور انصاف سے ان کے جوابات میں غور کریں کہ زلزلہ یا طاعون وغیرہ آسمانی بلاؤں کا روحانی سبب کرشن جی کی دعوت سے انکار ہے یا وہ سبب ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک اور اشتہار بعنوان:

زلزلے کی خبر بار سوم

اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ یہ زلزلہ مجھے نہ ماننے اور نہ پہچاننے کے سبب سے آیا ہے۔ اور آئندہ بھی آئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا وقت غالباً صبح کا وقت ہوگا یا اس کے قریب۔اس میں یہ بھی کہا ہے کہ: اگر لوگ بڑے بڑے مکانوں سے جو دومنزلے، سہ منزلے ہوتے ہیں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے۔،اور خود بھی مہاراج نے اسی پر عمل کیا ہے، اپنے پختہ مکان کو چھوڑ کر باغ کے میدان میں خیمہ لگا لیا ہے اور ایسا ہی آپ کے حواریوں اور سیوکوں اور پوجاریوں نے عمل اختیار کیا ہے۔

مرزا قادیانی کا پہلے تو اپنے اشتہاروں میں صرف روحانی علاج (توبہ واستغفار) کی طرف لوگوں کو توجہ دلانا اور پھر خود اس جسمانی علاج کی طرف رجوع کرنا اور لوگوں سے رجوع کرانا، صاف اور قطعی دلیل ہے کہ جو کچھ وہ پیشگوئی زلزلہ کے متعلق کہتا یا کرتا ہے اس میں ان انگریزوں کی (جنہوں نے علم طبعی، طبقات الارض ونجوم وغیرہ علوم پر اعتماد کر کے یہ پیشگوئی کی تھی) تقلید وتصدیق کر رہا ہے اور احمقوں کو دام میں لانے کیلئے اس کو الہامی پیشگوئی بنا کر خدا پر افتراء کا مرتکب ہوا ہے اور اگر وہ الہام الٰہی سے پیشگوئی کرتا اور اس عذاب کا موجب گناہوں کو اور اس سے بچنے کا سبب صرف توبہ کو جانتا، تو ہرگز خود اس جسمانی علاج کی طرف رجوع نہ کرتا اور یقین رکھتا کہ خدا کے عذاب کو توبہ ہی ہٹا سکتی ہے (اگر نزول عذاب سے پہلے عمل میں آوے) دنیاوی وجسانی علاج وتدابیر اس کو ہرگز نہیں روک سکتی۔

ہم اس سے سوال کرتے ہیں کہ جن گناہ گاروں کو دومنزلہ سہ منزلہ مکانات گرانے سے خدا ہلاک کر سکتا ہے، کیا ان پر خیموں یا میدانوں میں آسمان سے آگ نہیں برسا سکتا؟ اور زمین کو شق کر کے اس میں ان کو نہیں دھنسا سکتا؟

اے نادان کرشن قادیان اور ان کے ناعاقبت اندیش مقلدان وسیوکان خیمے اکھاڑ کر اپنے دارالامان کی چاردیواری میں آبسو۔اور اگر خدا کی رحمت اور اس کے عذاب سے نجات چاہتے ہو تو اپنے گھروں میں رہ کر دعویٰ الہام ومسیحائیت ومہدویت سے دست بردار ہو کر سچی توبہ اختیار کرو۔خدا تعالیٰ تمہاری سچی توبہ دیکھے گا تو ان مقامات کو، اس گاؤں کو، جہاں تم ہوگے زلزلے سے بچا لے گا۔

ہے مہاراج کرشن بزبان خود رودر گوپال آپ اپنا وہ بچن (بول) بھی بول گئے جو رسالہ دافع البلاء کے صفحہ ۵ و ۶ و ۷ و ۱۰ میں آپ نے فرمایا ہے کہ: خدا تعالیٰ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ خدا کے مامور و رسول کو نہ مان لیں۔ اور قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے۔ یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے، اور قادیان طاعون سے پاک ہے۔ بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا، وہ بھی اچھا ہو گیا۔

(دافع البلاء مصنفہ مرزا قادیانی)

جب تک طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو وہ اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ وہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے.. وہ عزوجل فرماتا ہے ما کان اللّٰہ لیعذّبھم و انت فیھم (ترجمہ) خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے (دافع البلاء)

اور اس سے پہلے اشتہار طاعون مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء میں یہ بچن (بول) آپ بول چکے ہیں:

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شہر میں، جس میں دس لاکھ کی آبادی ہو۔ ایک بھی کامل راست باز ہو گا۔ تب بھی یہ بلا شہر سے دفع کی جائے گی۔

شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں:

ہے مہاراج کرشن جی منہ سے تو آپ کے یہ بچن نکل چکے ہیں اور کرم (عمل) آپکے اس کے برخلاف ہیں۔ آپ پختہ مکان اور دار الامان چھوڑ کر گاؤں سے باہر نکل گئے ہیں۔ یہ عمل آپ کا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ جو کہتے ہیں خدا کی طرف سے نہیں کہتے آپ کا دعوی الہام محض کذب و افتراء ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی سے تو ہم کو امید نہیں کہ وہ اس افتراپردازی اور خلق خدا کو ایذا رسانی سے توبہ کرے کیونکہ اسی میں اس کی گذران ہے اور یہی اس کی دکان کا اثاث اور سامان ہے۔ ہم اس مقام میں گورنمنٹ کو (جو احکم الحاکمین کی طرف سے عامہ خلائق کی جان و مال کے امن و حفاظت کی ذمہ دار اور جواب دہ ہے) اس ایذا رسانی خلائق کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ کے نزدیک بھی اس پیشگوئی میں وہ شخص دروغگوئی کا اور عامہ خلائق کو دھوکہ دہی اور ایذا رسانی کا مرتکب ہوا ہے تو اس سے عدالت کے ذریعے جواب طلب کرے۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر الزام جرم تخویف مجرمانہ یا نقص امن عامہ خلائق اس پر ثابت ہو تو ان جرائم کی اس کو سزا دے تاکہ ملک میں امن قائم ہو۔ اور اگر وہ ان الزاموں سے قانونی زور سے جو وہ رکھتا ہے (کیونکہ نبی ہونے سے پہلے زمانہ نوکری سیالکوٹ محکمہ میر ابراہیم علی میں مختاری کا امتحان دے چکا ہے اور اس میں فیل ہے) یا جو اس کے مرید پلیڈرر کھتے ہیں، بری ہو جائے تو بدرجہ دوم گورنمنٹ اس کے اقرار نامہ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء (جو مسٹر ڈوئی مجسٹریٹ گورداسپور، حال، یعنی ۱۹۰۵ء، کمشنر بندوبست پنجاب) کے اجلاس میں اس نے لکھ دیا تھا اور اس کے دفعہ اول وسوم میں انذاری پیش گوئیاں نہ کرنے کا وعدہ دے چکا ہے، جن کے الفاظ یہ ہیں:۔ ا۔ میں ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے معنی یہ ہوں یا ایسے خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یا اشخاص کو مسلمان ہوں، خواہ ہندو، خواہ عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔ ۲۔ میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشاء ہو یا ایسا منشاء رکھنے کی وجہ معقول رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یا اشخاص خواہ مسلمان ہوں خواہ ہندو یا عیسائی وغیرہ) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا) کی دست آویز سے ایسی انذاری پیش گوئیوں سے اس کو روکے۔ اور اگر اس اقرار نامہ کو بھی وہ اور اس کے پلیڈر مرید قانونی زور سے بے اثر ثابت کر دیں اور مسٹر ڈوئی کا کیا کرایا اکارت کر کے دکھا دیں تو پھر بدرجہ سوم گورنمنٹ پولیٹیکل مصالح ملکی ہی کی نظر سے اس کو ایسی فتنہ انگیز پیش گوئیوں سے روک دے۔ اور اگر پولیٹیکل کاروائی کو بھی وہ لوگ چلنے نہ دیں تو بدرجہ چہارم گورنمنٹ منت وخوش آمد سے کام لے اور کڑاہ پرشاد (حلوے) کا چڑھاوہ چڑھا کر مہاراج کرشن کو خوش کر دے۔ اور آئندہ کے واسطے اس سے شفقت ومرحمت عامہ خلائق کا عہد لے۔ اگر گورنمنٹ سے یہ بھی نہ ہو سکا تو پھر مہاراج کرشن جی کی پانچوں گھی میں ہیں، جو چاہیں سو کریں۔ ہمارا جو کام تھا ہم نے پورا کر دیا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء کو کرشن قادیانی نے ایک اور اشتہار شائع کیا جس کا عنوان یہ ہے:

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

یہ اشتہار بمقابلہ پیسہ اخبار لاہور نکلا ہے اور اس میں کرشن جی نے یہ ظاہر کیا ہے کہ پیش گوئی زلزلے کی اشاعت سے میری غرض اور مقصود لوگوں کو آزار پہنچانا اور ڈرانا دھمکانا اور اس ذریعہ سے ان کو اپنے دام میں لانا ہرگز نہیں ہے، بلکہ لوگوں کی ہمدردی وخیر خواہی کرنا اور ان کو زلزلے کے نقصان سے بچانا میرا مقصود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی مقصود اس نے حکومت پنجاب وحکومت ہند کے نام چٹھیات روانہ کرنے سے بتایا ہے۔ان چٹھیات کے اخیر میں اس نے یہ کہا ہے (چنانچہ اس کے آرگن ریویو آف ریلی جنز نمبر ۵ ج ۴ کے صفحہ ۲۰۳ میں کہا ہے) کہ

ہم دردی وخیر خواہی نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں قبل اس کے وہ دن آوے گورنمنٹ کو اطلاع دوں. میرے نزدیک گورنمنٹ کو کوئی ایسی تجویز کرنی چاہیے جس سے گورنمنٹ کے حکام خطرہ کی حالت میں پہاڑوں میں نہ رہیں جنوری ۱۹۰۶ء تک پہاڑوں سے اجتناب کیا جائے۔

کرشن قادیانی کا یہ دعویٰ محض غلط ہے اور درحقیقت اس کا مقصود اس پیش گوئی اور ان چٹھیات سے پبلک اور گورنمنٹ کو دھوکہ دینا ہے،لہذا یہ خاکسار اپنے اس خیال کو گورنمنٹ اور پبلک پر ظاہر اور ثابت کرتا ہے اور اس اشتہار کے تیرہ فقرے نقل کر کے ان کا کذب ہونا اس کے اپنے ہی کلام والفاظ سے ثابت کر دکھاتا ہے

ان فقرات سے پہلا نمبر اس کا یہ فقرہ ہے کہ: میں نے براہین احمدیہ میں اس زلزلے کی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ پہاڑ پھٹ جائیں گے۔

خاکسار محمد حسین کہتا ہے کہ یہ ایک ایسا جھوٹ ہے کہ اس کے کذب ہونے پر براہین احمدیہ خود ہی گواہ ہے۔جن صفحات (۵۱۶ و ۵۵۷) براہین احمدیہ کا کرشن جی نے اس زلزلے کے متعلق اپنے اشتہار النّداء من وحی السّماء کے صفحہ ۸ میں حوالہ دیا ہے،ان میں نہ زلزلے کا نام ونشان ہے نہ زلزلے سے پہاڑوں کے پھٹ جانے کا ذکر ہے۔اور طرفہ یہ کہ وقوع زلزلہ ۴۔اپریل ۱۹۰۵ء سے پہلے کبھی کرشن جی کے دل ودماغ میں اس زلزلے کا خواب وخیال بھی نہ گذرا تھا۔زلزلہ کا خیال تو وقوع زلزلہ ۴۔اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد آپ کو پیدا ہوا۔اس امر کا اقبال کرشن قادیانی نے خود اپنے اشتہار النّداء من وحی السّماء کے صفحہ ۷ میں کیا ہے۔چنانچہ کہا ہے:

یاد رہے کہ ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شائع کی گئی تھی۔اگرچہ اس وقت اس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہو سکا۔لیکن اب ان پیش گوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیش گوئیاں تھیں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔چنانچہ پہلی پیش گوئی ان میں سے براہین احمدیہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے جس کی عبارت یہ ہے فبراه الله ممّا قالوا وكان عند الله و جيها اليس الله بكاف عبده فلما تجلّی ربه للجبل جعله دكاً و الله موهن كيد الكافرين

دوسری پیش گوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے: میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا الفتنة ههنا فاصبر كما صبر اولو العزم۔ فلما تجلّی ربّه للجبل جعله دكاّ۔ قوت الرحمن لعبيد الله الصمد، (براہین احمدیہ۔ص ۵۵۷)

حکومت اور پبلک، براہین احمدیہ کے صفحات مذکورہ ملاحظہ فرماویں اس دھوکہ بازی وجعل سازی کرشن قادیان کی مزید تشریح اظہار مغالطات وکذب نمبر ۲ و ۳ و ۴ کے ضمن میں بھی ہوگی

دوسرا نمبر اس کا یہ فقرہ ہے کہ: زلزلے کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا میں نے اس پیش گوئی کو شائع نہ کیا۔

تیسرا نمبر اس کا یہ فقرہ ہے کہ: یہ بھی فروگذاشت ہوئی کہ عربی پیشگوئی (مندرجہ براہین احمدیہ) کا ترجمہ بھی نہ ہوا۔

چوتھا نمبر اس کا یہ فقرہ ہے: اگرچہ میں اس وقت (بوقت عربی پیش گوئی براہین احمدیہ) جانتا تھا کہ میرا لکھنا دلوں کو ایک واجبی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کرے گا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں، بجز گالیاں سننے کے میں اس کا کوئی صلہ نہیں پاتا۔ تاہم میرے دل کو اس غم نے سخت گھیرا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم وحکیم کی طرف سے ملی تھی اس کی میں نے پورے طور سے اشاعت نہ کی۔

خاکسار محمد حسین کہتا ہے کہ ان تینوں فقروں میں کرشن قادیان نے جھوٹ بولا ہے اور معہذا اس سے یہ حماقت بھی عمل میں آئی ہے کہ عام لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے اپنی پیشگوئی کی سچائی ظاہر کی اور اس میں ایک بڑے گناہ کے ارتکاب سے اپنی گنہ گاری مان لی، جس سے اپنے اصل دعوی نبوت کی جڑ کاٹ دی۔ کیونکہ وہ پیشگوئی براہین احمدیہ کو سچا بنانے اور اس پر زلزلے کا رنگ چڑھانے، اور اس ذریعہ سے اپنی غیب دانی ونبوت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکہ جمانے کی غرض سے اس بات کا مدعی ہو گیا ہے کہ براہین احمدیہ کی پیشگوئی سے مجھے بہت صفائی سے خدا کی طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ اس سے زلزلہ مراد ہے۔ تاہم میں نے قوم کی بدگوئی اور بدظنی کے خوف سے اس مراد کو چھپایا، اور ہندی (اردو) زبان میں عربی الفاظ کا ترجمہ کر کے لوگوں میں شائع نہ کیا۔ اور میں اس فعل سے خدا تعالی کے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا اور ۲۵ برس تک اس گناہ پر قائم و مصر رہا۔

پس اگر اس دعوی میں قادیانی کرشن کو سچا مان لیا جاوے تو اس سے گو اس کی پیشگوئی سچی ہو جاتی ہے (جیسا کہ کاہنوں منجموں جیالوجی کے عالموں کی اس قسم کی پیشگوئیاں سچی سمجھی جاتی ہیں) مگر اس کا اصل دعوی الہام و نبوت (جس کی خاطر پیشگوئی کی تھی) باطل ہوتا ہے کیونکہ کسی سچے نبی یا ملہم کی یہ شان نہیں کہ جس بات کی تبلیغ کا خدا تعالی اس کو حکم دے، وہ اس بات کو دیدہ دانستہ عمداً وارادۃً ۲۵ برس تک چھپائے رکھے اور اس کی کماحقہ تبلیغ نہ کرے۔ اس کتمان اور عدم تبلیغ سے تو مانی منائی ہوئی نبوت باطل ہو جاتی ہے اور عہدہ نبوت سے نبی کی معزولی عمل میں آ جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن میں سید المرسلین ﷺ کے خطاب میں ارشاد ہوا ہے: یا ایّھا الرّسول بلّغ ما انزل الیك من ربّك۔ و ان لم تفعل فما بلّغت رسالته۔ و اللّه یعصمك من النّاس۔ انّ الله لا یھدی القوم الكافرین (مائدہ۔ ع۹) کہ اے رسول جو کچھ خدا کی طرف سے نازل ہوا (احکام ہوں یا اخبار متعلق عمل واعتقاد وغیرہ) ان سب کی تبلیغ کر دے۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو خدا کی رسالت کو (اور اپنے مشن کو) پورا نہ کیا (اور اگر اس تبلیغ میں تجھے لوگوں کی ایذا کا خوف ہو تو) خدا تعالی تجھے لوگوں سے بچا لے گا۔ خدا کافروں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

لیجئے اس کتمان وحی عرصہ ۲۵ سال کے اقبالی جرم و گناہ میں آپ کی نبوت (جس کے منوانے کیلئے وہ پیشگوئی کی تھی) بھی باطل ہوئی۔ اس اقبالی جرم (کتمان وحی) میں آپ کا یہ عذر خام (خوف بدگوئی و دشنام دہی) جناب باری میں لائق پذیرائی نہیں ہے کیونکہ اگر قوم اہل اسلام کے بعض افراد آپ پر بدظن تھے اور وہ آپ کی خیرخواہی کے صلہ میں آپ کو گالیاں دیتے تھے تو بعض افراد قوم (جن کی تعداد آپ لاکھوں تک بتاتے ہیں) اس عرصہ ۲۵ سال میں آپ کے مرید و معتقد ہو چکے تھے اور بعض تو ان میں ایسے تھے جو مال و جان و دین و ایمان سب کچھ آپ پر فدا کر چکے۔ اور اپنے املاک و اوطان و جائداد و مکان چھوڑ کر آپ کے دارالامان قادیان میں ڈیرے لگا چکے تھے آپ اور نہیں تو ان ہی میں سے کسی ایک یا دو (مثلاً مولوی نورالدین، مولوی محمد احسن، نواب محمد علی خان یا مرزا خدا بخش) کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کان میں اس پیشگوئی عربی کے معنی زلزلہ کی تبلیغ کر دیتے اور اس اقبالی جرم کے ارتکاب سے بچ جاتے۔ اور اگر آپ کو یہ دعوی ہو کہ ہم نے ان چاروں خلفاء کے کان میں کہہ دیا تھا کہ پیشگوئی عربی سے زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء یا اس کے بعد آنے والا زلزلہ مراد ہے، تو آپ اس امر کا کسی اشتہار یا اخبار میں اعلان کر دیں۔ ہم ان اصحاب سے صرف دو صاحبوں آخر الذکر کو منتخب کریں گے اور ایک خاص مجلس احباب میں ان کی شہادت لیں گے۔ انہوں نے یہ شہادت ادا کی تو پھر مضمون اس پیشگوئی کے سچی ہو جانے کی آپ کو ڈگری دیجائے گی (یہ اس قسم کی سچائی ہوگی جو نجومیوں کاہنوں جیالوجی والوں کی پیشگوئیوں میں اتفاقی سچائی پائی جاتی ہے) مگر یہ یاد اور ملحوظ خاطر رہے کہ اس سچائی کی ڈگری میں آپ کی اصل نبوت باطل ہوگی اور اقبالی جرم کتمان سے عہدہ نبوت سے آپ کی معزولی عمل میں آئے گی (یہ درصورت سچائی دعوی علم معنی پیش گوئی عربی کی آپ پر دروغگوئی کا الزام ہے)۔

اگر اس دعوی میں آپ کو سچا نہ مانا جائے اور یہ تسلیم کیا جائے کہ پچیس برس تک جو آپ نے معنی مراد پیشگوئی عربی (یعنی خبر زلزلہ) کو شائع نہ کیا تو اس کا موجب یہی تھا کہ آپ نے اس پیشگوئی کے معنی ومراد کو نہ سمجھا تھا، اور ایسا ہی آپ کے اعتقاد میں دیگر انبیاء سے ظہور میں آتا رہا ہے کہ وہ بعض پیشگوئیوں کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں (چنانچہ النداء من وحی السماء کے صفحہ ۷ میں صاف کہا ہے) ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیش گوئیاں تھیں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔ آخری صفحہ ۸ میں فرما چکے ہیں کہ قبل از وقوع کسی پیشگوئی کے معنی کرنے میں عوام تو ایک طرف بعض اوقات انبیاء بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھتے ہیں گو اس پیشگوئی کے وقوع کے بعد درست معنی کھل جاتے ہیں۔

اور ایسا ہی آپ کی اکثر تحریرات میں پایا جاتا ہے۔ اور جب کسی پیشگوئی کے جھوٹے ہونے کا الزام آپ پر قائم ہوتا ہے تو اس الزام کو اسی طرح سے اٹھایا جاتا ہے اور یہ اصول بطور قاعدہ کلیہ آپ کے مذہب میں اور آپ کے مریدوں میں برتا جاتا ہے تو اس صورت میں آپ پر دروغ گوئی کا الزام بہت صاف اور خوب ظاہر ہے کہ دل میں تو آپ کے یہ ہے کہ ہم پیشگوئی کے وقوع سے پہلے اس کے معنی زلزلہ ہونا، نہ سمجھے تھے جیسے ہم سے پہلے انبیاء اپنی پیشگوئیوں کے معنی نہ سمجھا کرتے تھے اور زبان سے آپ اس کے برخلاف یہ دعوی کرتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے معنی تو یہی سمجھے ہوئے تھے کہ اس سے زلزلہ مراد ہے مگر ۲۵ سال تک اس معنی کو چھپاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے اور قوم کی بدگمانی اور دشنام دہی سے ڈرتے رہے اور گناہ کبیرہ کے مرتکب رہے۔

ازاں جملہ اس دعوی میں آپ کو سچا کہیں تو آپ پر اقبالی گناہ کتمان وحی کا الزام ثابت ہوتا ہے اور اس سے آپ کی نبوت میں آپ کا کذب ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر جھوٹا کہیں تو اس سے آپ کی دروغگوئی ثابت ہوتی ہے۔ بہرحال دونوں صورتوں میں آپ الزام کذب و دھوکہ دہی سے نہیں بچ سکتے۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۲۰ کا صفحہ ۳۲۴ میرے پاس موجود نہیں ہے اس لئے کئی فقرات پر شیخ الاسلام بٹالوی کا تبصرہ درج نہیں کیا جا سکا۔ آئندہ کا مضمون صفحہ ۳۲۵ سے شروع ہوتا ہے۔ بہا)

(مرزا صاحب خود ایک مقام پر لکھ چکے ہیں کہ) مجھے یہ علم نہیں دیا گیا کہ زلزلے سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت۔ پھر اشتہار ۱۱ مئی (۱۹۰۵ء) کے صفحہ ۲ کے حاشیہ کی آخری سطروں میں آپ لکھتے ہیں کہ مجھے اب تک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلے سے درحقیقت زلزلہ مراد ہے یا کوئی شدید آفت۔ پھر کیوں کر ممکن و قابل تسلیم ہے کہ گذشتہ زلزلے کی کما حقہ اشاعت کرنے سے شرمندہ ہو کر آئندہ زلزلے کے نقصان سے بچانے کی غرض سے اپنی پبلک اور گورنمنٹ کو اطلاع دی ہو۔ جس چیز کا انسان کو خود علم و یقین نہ ہو وہ دوسروں کو اس کا علم و یقین کیوں کر دلا سکتا ہے؟ اور اس یقین دلانے یا نقصان یا نفع جتانے میں اس قدر کوشش و اہتمام کب کر سکتا ہے؟

یہ اشتہار بازی اور حکومت کی خدمت میں اطلاع دہی آپ کی چالبازی ہے کہ اگر حکومت اور پبلک نے میری تخویف و دھمکی کا کوئی نوٹس نہ لیا تو اس میں میرا کیا حرج ہوگا، اور اگر میری ان دھمکیوں نے حکومت پر کچھ اثر کر دیا اور لفٹیننٹ گورنر اور وائسرائے نے قیام شملہ موقوف کر کے جنوری ۱۹۰۶ء تک قادیان یا اس کے قریب قیام اختیار فرمایا تو میرے وارے نیارے۔ تمام ہندوستان میرا مرید ہو جائیگا۔

کرشن جی مہاراج! آپ کی ان پالیسیوں کو دانا خوب سمجھتے ہیں اور وہ آپ کے خطاب میں کہہ رہے ہیں کہ انگریزوں کی تقلید سے (نہ خدا کے الہام سے) آپ نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ مگر اس میں پیش بندی کر کے تعین تاریخ کو اڑا دیا اور وقوع زلزلہ کو ایسا وسیع کر دیا کہ اگر وہ آپ کے تمام زمانہ زندگی میں وقوع میں نہ آوے، تب بھی آپ کو کوئی جھوٹا نہ کر سکے۔ اور کوئی اعتراض کرے بھی تو آپ یہ کہہ دیں کہ میں نے اس کا وقت کب مقرر کیا تھا۔ اور پھر موسم کی گرمی اور خیموں کی تپش سے آپ کے نازک بدن پر آفت آئی تو آپ کو یہ فکر پڑی کہ ادھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیموں کی گرمی ستاتی ہے ادھر لوگوں کی طرف سے سوءظنی وتکذیب کا خوف دامن گیر ہے۔اس فکر سے آپ کی توجہ اس طرف مصروف ہوئی ہے کہ اس پیشگوئی کو منسوخ کرنے کیلئے (جو آج تک سچے ملہم سے نہیں ہوا کیونکہ نسخ صرف احکام میں ہوتا ہے نہ اخبار و پیش گوئیوں میں۔اخبار میں نسخ ہوتو اس سے مخبر کا کذب ثابت ہوتا ہے) کوئی الہام گھڑنا چاہیے (جیسا کہ آتھم کی تاریخ موت ٹل جانیکے بعد یہ الہام گھڑا گیا تھا اطلع الله علی همه و غمه جو اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰ میں منقول ہے) سو بہت جلد الہام گھڑ کر سنایا جائے گا جسکے الفاظ یا مضمون یہ ہوگا:

اطلع الله علی همّك یا کرشن و غمّك فا جا ب دعاءك و تقبّل شفا عتك فارفع عن الحا ئط خیا مك و اختر فی دارالا مان القادیان قیامك و اعلم ا لحکام ان یلا ز موا الجبال و لا یفروا منها مخا فة الخبا ل و الزوال وانکا ل زهق الز لازل و جاء ا لا مان یعنی ہے مہاراج کرشن! خداتعالی نے تیرے غم پر اطلاع پائی ہے اور تیری دعا رفع زلزلے کے باب میں اس نے قبول کی ہے اور تیری شفاعت پبلک اور گورنمنٹ کے حق میں اس نے منظور کر لی ہے۔اب باغ سے خیمے اٹھالے اور دارالامان قادیان میں قیام فرما کر گورنمنٹ کو یہ اطلاع کردے کہ وہ پہاڑوں میں رہیں اور بخوف نقصان و ہلاکت وزوال وہاں سے نہ بھاگ جاویں،زلزلے دور ہوئے اور امن آ گیا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی بتاتے ہیں کہ آٹھواں نمبر اس (مرزا) کا یہ فقرہ ہے کہ:

جس آنیوالے زلزلے سے میں نے دوسروں کو ڈرایا تھا اس سے پہلے میں آپ ڈرا اور ایک ماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں جن پر ہمارا ایک ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔میں قادیان واپس نہیں گیا اور جنگل میں معہ اہل عیال اور اپنی تمام جماعت کے پڑا تکلیف اٹھا رہا ہوں میری نیک نیتی پر اس سے بڑھ کر کون گواہ ہوسکتا ہے۔

خاکسار (محمد حسین) کہتا ہے یہ بھی ایک جھوٹ ہے اور باغ میں خیمہ زنی اس جھوٹ کو سچ کر دکھانے کی غرض سے ہے۔مہاراج کرشن زلزلے سے خود نہیں ڈرے،صرف دوسروں کو ڈرانے اور ان پر اپنی پیشگوئی کا اثر جمانے کیلئے یہ خیمہ زنی ہوئی ہے۔ورنہ آپ کا اس پیشگوئی سے ڈرنا بحکم عقل محال ہے،جس پر یہ عقلی دلیل ہے (جو حصر عقلی پر مبنی ہے) کہ آپ کی پیشگوئی دو حال سے خالی نہیں۔یا تو خدا کی طرف سے ہوگی یا خدا کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نہ ہوگی اور اپنی یا کسی اور کی من گھڑت ہوگی۔ اگر آپ شق اول اختیار کریں اور اس پیش گوئی کو خدا کی طرف سے کہیں اور اپنے آپ کو ملہم ربانی اور مخاطب الٰہی قرار دیں تو پھر آپ کو اور آپ کی مخلص جماعت کو اس سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ جس خدا نے آپ کو اس پیشگوئی سے خطاب فرمایا ہے اس نے ساتھ ہی اس کے یہ بشارت بھی آپ کو دی ہوئی ہے کہ: خدا کا فضل تمہارے حال پر شامل ہے، تم تو ہمارے فرزند ہو، جس قوم یا بستی میں تمہارا قدم ہوگا اس قوم یا بستی پر عذاب نہ آئیگا، آپ تو آپ ہیں آپکے نام لیوا اور سیوک عذاب سے بچ جاتے ہیں۔ دیکھو کانگڑہ، دہرمسال میں سخت زلزلہ ہوا مگر اس میں تمہارے مریدوں سے کوئی ضائع نہ ہوا۔

جس کو تم نے اس اشتہار میں کیا ہے اور یہ بھی تم اس اشتہار میں بصفحہ ۲ سطر ۸۔۱۱ کہہ چکے ہو کہ:

یہ زلزلے پیش گوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہیں ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کرے گا وہ بچایا جائے گا۔ پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے۔

پھر ان بشارات وخطابات کے ساتھ آپ کا ڈر جانا کیوں کر ممکن ومتصور ہے؟ بجز اس حالت کے کہ آپ بدچلنی اختیار کریں اور اپنے آپ کو بدچلن قرار دیں، جس سے آپ کا دعوی نبوت وامامت باطل ہوتا ہے۔ اور اگر آپ شق ثانی اختیار کریں اور یہ کہیں کہ یہ پیشگوئی ہماری من گھڑت ہے تو پھر اس سے ڈرنا کسی حالت میں بھی (آپ نیک ہوں یا بدچلن بن جائیں) ممکن نہیں۔ جو شخص کسی بچے کو خیالی ہوّے سے ڈراتا ہے کیا وہ خود بھی اس ہوّے سے ڈرتا ہے؟ اور اگر شق دوم اختیار کرنے پر یہ اقبال کریں کہ یہ پیشگوئی انگریزوں نے کی تھی، اس نے ہم کو ڈرایا تھا (جیسا کہ اور بہت لوگوں کو لاہور وامرتسر میں ڈرایا تھا اور انہوں نے اپنے گھر چھوڑ کر خیموں میں رہنا اختیار کر لیا تھا) تو اس صورت میں آپ کا سارا تانا بانا کھل جاتا ہے اور یہ فریب اور دھوکہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ پیشگوئی کوئی کرے اور آپ اس کو اپنی الہامی پیشگوئی بنالیں اور لوگوں کو ڈرا دھمکا کر اپنے دام میں لاویں۔ خیموں میں آپ کا ڈیرہ لگانا ایک اور وجہ سے بھی اس امر کی دلیل ہوسکتا ہے کہ یہ پیشگوئی آپ کی الہامی نہیں۔ اس کا مفصل بیان فقرہ نمبر ۹ کے اظہار مغالطہ میں ہوگا۔

شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں، نواں نمبر مرزا غلام احمد کا یہ فقرہ ہے کہ:

جو لوگ مقدرت رکھتے ہیں وہ خیموں میں رہیں اور جو بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار محمد حسین کہتا ہے کہ یہاں تو آپ اس تدبیر جسمانی (خیمہ میں پناہ گزینی) کی ہدایت فرماتے ہیں اور بہت جگہ اشتہارات زلزلہ میں اس کا روحانی علاج صرف دعا و توبہ بتا چکے ہیں۔ پس اگر زلزلہ کو عذاب آسمانی جانتے ہیں اور اس کا علاج اسی روحانی تدبیر کو دل سے مانتے ہیں تو پھر تدبیر جسمانی فضول ہے۔ آسمانی عذاب کو خیمے ہرگز نہیں ٹال سکتے۔ خیمے والے لائق عذاب ہوں گے تو آسمان سے آگ برسے گی اور وہ زمین دھنسائی جائے گی۔ اگر اس عذاب کو صرف طبعی اسباب کا نتیجہ سمجھتے ہیں (جیسا کہ جیالوجی والے سمجھتے ہیں) تو پھر اس کو آسمانی عذاب بتانا اور لوگوں کو دعا و توبہ کی رغبت دلانا (جس سے آپ کا مقصود اپنی نبوت تسلیم کرانا ہے۔ چنانچہ نمبر ۱۳ کے اظہار مغالط میں ثابت کیا جاوے گا) دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے۔

دسواں نمبر آپ کا یہ فقرہ ہے کہ:

اس کے واسطے میں نے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی کیونکہ خدا تعالی نے تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمایا۔

خاکسار محمد حسین کہتا ہے کہ تاریخ مقرر نہ کرنے کی وجہ وہ پیش بندی ہے جس کا بیان اظہار مغالطہ فقرہ نمبر ے میں گذرا ہے مگر بحکم آنکہ: دروغ گو را حافظہ نہ باشد، اور شہادت آیت و لوکان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً آپ سے اس پیش بندی کا اس قدر خلاف بھی ہو گیا کہ چٹھی اسمی گورنمنٹ میں تاریخ نہیں تو سال مقرر کر دیا۔ اور یہ کہا ہے کہ: جنوری ۱۹۰۶ء تک پہاڑوں سے اجتناب کیا جائے،، جس کا صاف منشاء ہے کہ زلزلہ آیا تو جنوری ۱۹۰۶ء تک آوے گا، اس کے بعد نہ آوے گا۔ اس اشتہار میں یہ تعین بھی کر دی ہے کہ زلزلہ موسم بہار میں آوے گا مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ممکن ہے کہ پہاڑ سے کچھ اور مراد ہو۔ یہ اختلاف بیانیاں اس امر کی دلیل ہیں کہ یہ پیشگوئیاں خدا کی طرف سے نہیں ہیں صرف من گھڑت ڈھکوسلے ہیں جن سے لوگوں کو ڈرایا اور پھنسایا جاتا ہے۔

گیارھواں نمبر مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ فقرہ ہے کہ میں نے یہ پیشگوئی کسی کمزور بنا پر نہیں کی بلکہ اگر حکام کی طرف سے میرے اس دعوی کی پڑتال ہو تو کم سے کم ایک ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہو گی جو سچی نکلے۔

خاکسار محمد حسین کہتا ہے کہ حکام وقت ہی نے خلقت خدا کا بیڑا ڈبویا ہے۔ وہ کسی پیشگوئی کی پڑتال کرتے تو خلقت خدا کو یہ دن کیوں دیکھنا پڑتا۔ اب کرشن مہاراج کے اس چیلنج پر گورنمنٹ نے پڑتال کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف توجہ نہ کی تو اس سے وہ لن ترانیاں ہانکے گا کہ اگر میں اپنی پیشگوئیوں میں سچا نہیں تو گورنمنٹ مجھے کیوں نہیں پکڑتی؟ گورنمنٹ تو اس کی ایسی باتوں کو فضول جان کر ساکت ہے یا اس کی ٹو مچ نیوٹریلٹی (Too much neutrality) اس توجہ سے مانع ہے اور اس سے اس کی بہت رعایا کے اخلاق واموال تباہ ہو رہے ہیں۔ اس کا اپیل بجز خدا تعالی، (جو تمام حکومتوں کا اعلی حاکم ہے) کس کے آگے کریں۔ اے خدا! تو گورنمنٹ کو ہدایت کر اور مظلوم رعایا کی باتوں کو سننے والے کان، ان کو دیکھنے والی آنکھ، ان کی حالت کو دیکھنے والا دل عطا فرما۔

اگر گورنمنٹ توجہ کرے تو میں اسلام ومسلمانوں کی طرف سے وکیل ہو کر اس امر کو ثابت کرنے کے واسطے تیار ہوں کہ کرشن قادیان کی ایک پیشگوئی بھی سچی نہیں نکلی۔ مجھے بلانے میں گورنمنٹ کو کسی وجہ سے تامل ہو تو رسالہ اشاعۃ السنہ طلب ہو اور جن جن مقامات کا میں حوالہ اس مضمون میں اور اس سے پہلے تین مضمونوں میں دے چکا ہوں یا، آئندہ دوں، ان مقامات کا ترجمہ گورنمنٹ کے ملاحظہ میں گذرے۔

بارہواں نمبر مرزا غلام احمد قادیانی یہ فقرہ ہے کہ:

مجھے منجم ہونے کا دعوی نہیں، علم جیالوجی (طبقات الارض) کا میں مدعی نہیں، صرف وحی والہام سے پیش گوئی کرتا ہوں۔ پھر جو لوگ مجھے اس دعوی الہام میں جھوٹا جانتے ہیں ان کا میری پیش گوئیوں سے ڈرنا اور تشویش میں پڑنا کیا معنی رکھتا ہے؟

خاکسار محمد حسین کہتا ہے جو لوگ آپ کو اس دعوی الہام میں جھوٹا جانتے ہیں وہ تو آپ کی ان پیشگوئیوں کو گوز شتر سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ ان کا ان پیش گوئیوں سے ڈرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ مگر کیا دنیا میں سبھی لوگ ایسے ہی ہیں؟ ایسا کوئی نہیں جو ان پیشگوئیوں سے ڈرتا ہو اور اس ڈر سے اس کو نقصان پہنچا ہو؟ بے شک ایسے لوگ بہت ہیں اور وہ دو قسم ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو آپ کو مسیح ومہدی وملہم مان چکے ہیں۔ وہ اس قسم کی پیشگوئیوں کو سن کر اور آپ سے ڈر کر آپ کے مرید ہو گئے ہیں، دوسرے وہ لوگ جو نہ آپ کے پورے معتقد ہیں اور نہ منکر ومخالف۔ وہ آپ کی پیشگوئیاں سن کر یوں ہی دیکھا دیکھی ڈر جاتے اور تشویش میں پڑتے ہیں۔ اور چونکہ یہ دونوں قسم کے لوگ گورنمنٹ کے ویسے ہی رعایا ہیں جیسا کہ اول الذکر (قسم سوم) منکرین کرشن رعایا ہے، لہذا گورنمنٹ کا فرض ہے کہ آپ کی دھمکیوں سے ان کو بچاوے اور آپ کے دام سے قسم اول کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالے اور قسم دوم کو پھنسنے نہ دے۔ان ہی دو قسموں کی نسبت اخبار والوں نے گورنمنٹ سے اپیل کیا ہے جس کے جواب میں آپ نے قسم سوم (منکروں) کو پیش کر دیا ہے اور گورنمنٹ کو دھوکہ دیا ہے۔

تیرھواں نمبر مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ فقرہ ہے کہ توبہ واصلاح نفس سے میری مراد اس جگہ یہ نہیں کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے، یا میری بیعت اختیار کرے۔

خاکسار کہتا ہے اس فقرہ میں جو آپ نے گورنمنٹ اور پبلک کو دھوکہ دیا ہے وہ تمام مضمون اس اشتہار زلزلے بلکہ دیگر اشتہارات متعلقہ زلزلے کے اکاذیب ومغالطات کا لب لباب ونچوڑ ہے۔لہذا ہم بھی اس فقرہ کے اظہار کذب میں اس کے جملہ اشتہارات کے فقرات نقل کر کے گورنمنٹ اور پبلک پر یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں سے کرشن جی کا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ ہندو مسلمان اور عیسائی سب کے سب اپنا مذہب چھوڑ کر کرشن کے پنتھ میں داخل ہو جائیں اور اس کے سیوک و مرید بن جاویں۔اس مدعا کے اثبات کیلئے ہم اس کے اشتہارات متعلقہ زلزلے کے اصل فقرات نقل کر دیتے ہیں۔

اس (مرزا) کا سب سے پہلا اشتہار متعلق زلزلہ،الدعوت، ہے جو کہ ۵۔اپریل ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے اس میں حسب ذیل چار فقرات لائق توجہ ہیں:

۱۔دنیا میں ایک نذیر آیا۔پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

۲۔میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرت احدیت جل شانہ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعے سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالی پر بھی ایمان نہیں رہا۔اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا ہے اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔

۳۔دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

۴۔میں نے بطور کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔میرے منہ پر یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت، امن کی جگہ رہیگی نہ عارضی سکونت مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی، اور پھر مارچ کے مہینہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک وحی سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا۔

اس (مرزا) کا دوسرا اشتہار، الانذار ہے جو ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا اس میں حسب ذیل پانچ فقرے لائق توجہ ہیں:

۱۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔

۲۔ اور پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میرا فضل تیرے نزدیک آ گیا یعنی وہ وقت آ گیا کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جاوے۔ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔

۳۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ جو کچھ نشان ظاہر ہوا اور ہوگا اس سے یہ غرض ہے کہ لوگ بدی سے باز آویں اور خدا کے اس فرستادہ کو، جو ان کے درمیان ہے، شناخت کرلیں۔

۴۔ ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا، وہ پکڑا جائے گا۔

۵۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا، تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔

اس (مرزا) کا تیسرا اشتہار

النداء من وحی السماء

ہے جو ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اس میں حسب ذیل پانچ فقرے لائق توجہ ہیں:

۱۔ خدا عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کیلئے دو نشان ہیں، انہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔

۲۔ خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی اور دوسرے مسلمانوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد کو گھٹائے گی۔ سو آخر پر دیکھ لینا چاہیے کہ یہ پیشگوئی سچی نکل یا جھوٹی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نشان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے، یہ دوسرا نشان زلزلہ کا ظاہر ہوا۔

۳۔ صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اور یہ عذاب اس کی تصدیق کے واسطے قہری نشانات ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی خدا کا ایک رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔

۴۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اس کا ایمان قابل عزت نہیں۔ جس کے کان ہیں سنے، خدا فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔

۵۔ اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں، بچاؤں گا۔

اس (مرزا) کا چوتھا اشتہار:

زلزلے کی خبر بار سوم

ہے جو ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اس میں حسب ذیل دو فقرے لائق توجہ ہیں:

ا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

۲۔ یاد رہے کہ خدا کا غضب نہایت عمیق در عمیق ہوتا ہے۔ بجز ان خدا کے مرسلوں کے جو جناب الٰہی میں برگزیدہ ہوتے ہیں اور کسی پر نہیں کھلتا۔ اور کسی کو اس خالص غیب سے اطلاع نہیں دی جاتی۔ پس مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے تا وہ جو خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتے اور نہ مجھ کو۔ ان کو پتہ لگ جائے۔

شیخ الاسلام مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ ان فقرات کو نظر سرسری سے دیکھنے والا بھی یقین کرے گا، اور سمجھ لے گا کہ اس زلزلے کی خبر دینے سے کرشن قادیانی کا مقصود کیا ہے۔ اب دیکھئے باریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین گورنمنٹ اورانصاف پسند پبلک ان فقرات سے کیا مطلب نکالتے ہیں اور کرشن جی کو کیا سمجھتے ہیں۔کرشن قادیانی کی انذاری پیش گوئیوں اور دہمکیوں کی طرف ملکی اخباروں (پیسہ اخبار وغیرہ) نے گورنمنٹ کوتوجہ دلائی تو کرشن جی کوکسی قدر ہوش آئی اور یہ فکر پڑی کہ شاید گورنمنٹ کواپنی مظلوم ونادان رعایا پر رحم آجائے اور وہ ان پیش گوئیوں کی طرف توجہ فرما کر مجھ سے یہ سوال کرے کہ کیوں تم نے ہماری نادان رعایا کوکبھی طاعون سے،کبھی زلزلہ سے (انکواپنی تائیدوتصدیق کا نشان ٹھہرا کر) ڈرایا دھمکایا اوران دہمکیوں سے انکودام میں پھنسایا اوران کا مال دبایا ہے۔اس فکر نے اس کواشتہار ۱۱مئی ۱۹۰۵ء کی اشاعت پرمجبورکیا جس میں اس نے جھوٹ اوردہوکے سے گورنمنٹ کےسوال مذکورسے اپنی جان کوچھوڑانا چاہا ہے۔

ازاں جملہ ایک جھوٹ ودہوکہ اس اشتہار کا درج ذیل یہ فقرہ ہے: آنے والے زلزلے سے میں خود ڈرگیا ہوں اس واسطے میں اپنے کنبہ اورمخلص مریدوں سمیت اپنے پختہ مکانات چھوڑ کر میدان میں خیمے لگا کر پڑا ہوں اوردھوپ کی شدت برداشت کررہا ہوں۔میں خود ڈرگیا تو میں نے محض ہم دردی سے، نہ کسی خودغرضی سے، گورنمنٹ اور پبلک کوبھی ڈرایا۔اورزلزلے آئندہ کےنقصان سے ان کو بچانا چاہا۔

خاکسارمحمد حسین کہتا ہے کہ زلزلے کی پیشگوئی سے کرشن جی کا ڈرجانا بحکم عقل ناممکن ہے، کیونکہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہےاورکرشن جی کی تائیداورتصدیق کے واسطےکوئی زلزلہ آنے والہ ہے،تواس سے کرشن کا بچ جانا یقینی امرہے۔پھراس سے ان کا ڈرجانا کوئی وجہ نہیں رکھتا۔اوراگرخدا کی طرف سے نہیں (من گھڑت ڈھکوسلہ اوران کا فرضی وجعلی ہوّا ہے) تو ایسے ہوّے سے ان کا ڈرجانا کیونکرممکن ہے۔لہذا کرشن جی کا میدان میں خیمہ لگانا اوردہوپ کی شدت برداشت کرنا کسی نیک نیتی اورہم دردی پرمبنی نہیں ہے بلکہ اس خودغرضی پرہے کہ احمق لوگ اس کوزلزلے سے ڈرتا ہوا دیکھ کرڈرجاویں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنے فعل سے خود بھی ہماری رائے کی تائید کردی ہے کہ میدان سے آپ نے ڈیرہ اٹھالیا ہے اور پھر سے اپنے پختہ مکانوں میں سکونت اختیارکرلی ہےجس سے ثابت ہوتا ہے کہ درحقیقت آپ کوکوئی ڈرنہ تھا۔جوکچھ تھا لوگوں کوڈرانے کا حیلہ و وسیلہ تھا۔پھرجب آپ نے دیکھا کہ جولوگ ہمارے اس حیلہ سے پھنسنے والے تھے،وہ پھنس چکے ہیں اور باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماندہ لوگوں کو اخبار والے بے ڈر کر رہے ہیں اور ہماری اس منتر کو چلنے اور پھرنے نہ دیں گے، تو آپ نے میدان سے ڈیرہ اٹھا لیا۔ اور اگر واقعی آپ کے دل میں زلزلہ کا ڈر ہوتا تو جنوری ۱۹۰۶ء تک جس کو آپ چٹھی اسمی گورنمنٹ میں میعاد زلزلے ٹھہرا چکے تھے، آپ میدان سے ڈیرہ نہ اٹھاتے۔ اور پختہ مکانوں کی سکونت اختیار نہ فرماتے۔

اور اگر آپ اس کے جواب میں یہ بات بناویں گے کہ الہام یا پیشگوئی زلزلہ منسوخ ہو چکی ہے (اور ہم کو خدا کی طرف سے وہ الہام جو تم نے خود بنا کر نقل کیا ہے یا اس مضمون کا اور الہام ہو چکا ہے) یا اس کی تاریخ بدل گئی ہے، تو اس سے اولاً کرشن جی ہمارے اس بیان کی تائید و تصدیق کریں گے جو ان کے اشتہار ۱۱ مئی کے فقرہ نمبر ۷ کے متعلق ہم کہہ چکے ہیں۔ اور دعوی الہام میں اپنی دروغگوئی کا خود اقرار کرنے والے ٹھہریں گے۔ اور ثانیاً وہ اس سوال کے مورد ہوں گے کہ جب آپ نے میدان سے خیمہ اٹھا لیا تو اس الہام کی منسوخی یا تبدیلی تاریخ کو کیوں مشتہر نہ کیا؟ آپ اس زلزلے سے بے ڈر ہو گئے تھے تو اوروں کو (جن کو ڈرا چکے تھے) کیوں بے ڈر نہ کیا؟ کیا آپ کی اس میں بدنیتی نہیں پائی جاتی کہ وہ لوگ اس ڈر میں مبتلا رہ کر آپ کی سیوا کرتے رہیں، بے ڈر ہو کر آپ کی سیوا و ڈنڈوت نہ چھوڑ دیں۔.....

یہاں مولانا محمد حسین بٹالویؒ ایک کھلے خط میں وائسرائے ہند کو لکھتے ہیں:

...ان چٹھیات کا مضمون کرشن قادیانی نے اپنے اشتہار ۱۱ مئی (۱۹۰۵ء) میں، جس میں روانگی چٹھیات کی اطلاع مشتہر کی ہے، تو پورا نقل نہیں کیا مگر مضمون اشتہار سے معلوم ہوتا ہے کہ ان چٹھیات کا مضمون یہ ہوگا کہ: میں نے گذشتہ زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء یا آئندہ زلزلے کی نسبت اشتہارات اربعہ مورخہ ۸۔ اپریل لغایت ۲۹۔ اپریل میں پیشگوئی کی تھی اس سے میرا مقصود صرف انسانی ہمدردی ہے، نہ لوگوں کو ڈرانا اور دھمکانا اور اس ذریعہ سے ان کو اپنے مذہب میں لانا۔

اگر ان چٹھیات کا یہی مضمون ہے تو یہ اس کی سراسر دھوکہ دہی ہے۔ اس کا مقصود جو اس کی صریح عبارات میں پایا جاتا ہے، صرف دھمکانا اور ڈرانا اور جبراً لوگوں کو اپنے مذہب میں لانا ہے۔ اس امر کا ثبوت خاکسار کے مضمون (کرشن قادیانی کی گورنمنٹ اور پبلک کو دھوکہ دہی، اور اس سے پہلے مضامین) میں کافی موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ ان مضامین کا پورا ترجمہ ملاحظہ میں لائے اور اگر اس میں کوئی امر دریافت طلب باقی رہ گیا ہوتو خاکسار سے استفسار فرما کر، کرشن قادیانی سے جواب طلب کرے اور اگر گورنمنٹ اس کی دھوکہ دہی کی تحقیقات جوڈیشل طور پر بذریعہ عدالت کرنا چاہے تو اس کے مقابلہ میں اس کا ثبوت پیش کرنے کیلئے پبلک اور خاص کر اہل اسلام کی طرف سے خاکسار حاضر ہونے کو تیار و مستعد ہے۔ اور گورنمنٹ نے اس پیش گوئی کو لغو سمجھ کر اس کا کچھ نوٹس نہ لیا، جیسا کہ عام خیال ہے تو اس سے بہت سے نادانوں اور بے علموں میں اس کی پیش گوئیوں کا اعتبار بڑھ جائے گا اور اس سے عام رعایا گورنمنٹ کو نقصان پہنچے گا۔ ابوسعید محمد حسین اڈیٹر اشاعۃ السنہ

اس کے بعد مولانا بٹالوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ کرشن جی مہاراج زلزلے کے متعلق جھوٹ بولتے بولتے تھک گئے اور آنے والے زلزلے سے ناامید ہوکر میدان سے خیمہ اٹھا کر قادیان میں آ گھسے۔ اور اس عربی نداء ہاتف غیبی الا ھل وجدوا ما فقدوا بل یئسوا فانقلبوا کے مصداق بن کر، اور اس ندامت کو اٹھانے اور الزام دروغ گوئی سے جان چھڑانے کیلئے بجز خاموشی کوئی حیلہ وسبیل نہ پاکر خاموشی اختیار کر بیٹھے، تو چیلوں کا دل ٹھہرانے اور آنسو پونچھنے کیلئے اس ڈیوٹی کو آپ کے ایک چیلے (اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز) نے اپنے ذمہ لے لیا اور ریویو کے پرچہ نمبر ۸ جلد ۴ بابت ماہ اگست ۱۹۰۵ء میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے:

زلزلہ کی پیش گوئیاں

اور اس کے ذیل میں یہ کہا ہے:

ولایت کے میگزین اکلٹ ریویو میں ایک مضمون ۴۔ اپریل (۱۹۰۵ء) والے زلزلہ کے متعلق شائع ہوا ہے جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ زلزلے عموماً چاند گرہن یا سورج گرہن کے بعد آتے ہیں۔ چنانچہ یہ دعوی کیا گیا ہے کہ اسی بنا پر زیڈکیل جنتری میں جو اکتوبر کو شائع ہوئی تھی، یہ لکھا گیا تھا کہ ۷۴ درجہ طول بلد کے قریب مارچ کے اخیر یا اپریل کے ابتداء میں ایک دھکہ زلزلہ کا محسوس ہوگا۔

اس کے بعد چیلہ جی نے بقدر ایک صفحہ کے اپنا مضمون لکھا ہے جس میں گورو جی کی (دروغ گوئی میں) پیروی کے ساتھ ایسی تیز قدمی کی ہے کہ گورو جی کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ ہم اس مقام میں اس مضمون کے چار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرے نقل کرتے ہیں۔

فقرہ اول۔ زیڈکیل کی جنتری اکتوبر ۱۹۰۴ءکو شائع ہوئی۔ اوراس میں کسی ملک کا نام نہیں کہ فلاں ملک میں زلزلہ آئے گا۔ اس طول بلد ۷۴ درجہ پر بہت سے ممالک واقع ہیں اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ اصل مرکز زلزلے کا جہاں اس کی تباہی سب سے زیادہ ہوئی، کانگڑہ ہے جو ۷۶۔۷۷ درجہ طول کے بلد کے درمیان واقعہ ہے اس جنتری کی اشاعت سے دس ماہ پہلے ایک شخص (یعنی مرزا قادیانی) نے خدا سے الہام پا کر یہ اخبار شائع کیا تھا کہ ایک دھکہ زلزلہ کا اس ملک میں محسوس ہونے والا ہے۔

پھر اس اشاعت سے ۵ ماہ بعد یعنی اس جنتری سے ۵ ماہ پہلے یہ پھر شائع کیا کہ اس ملک کے ایک بڑے حصہ میں مکانات بالکل زمین سے مل جاویں گے جیسا کہ الہام عفت الدیار محلها و مقامها سے پایا جاتا ہے۔

اس فقرہ میں چیلہ جی کا یہ کہنا کہ اشاعت جنتری زیڈکیل کے پہلے گورو جی نے زلزلہ کی پیش گوئی کر دی تھی، گورو جی کی تقلید اور پیروی ہے جس کا جواب آپ کو مل چکا ہے کہ زلزلہ ۴۔ اپریل (۱۹۰۵ء) سے پہلے زلزلہ کا وجود آپ کے خواب وخیال میں بھی نہ آیا تھا۔ جو کچھ آپ نے کہا تھا طاعون کے متعلق کہا تھا اور اس امر کا اعتراف آپ کے اشتہارات الوصیت اور النداء میں موجود ہے۔ اوراس دروغ گوئی میں جو چیلہ جی سے پیش قدمی ہوئی ہے وہ انکا یہ کہنا ہے کہ زیڈکیل نے وقوعہ زلزلہ کا محل نہیں بتلایا تھا اور ہمارے گورو نے محل بتا دیا تھا کہ وہ پنجاب ہوگا۔ اوراس کے ایک بڑے حصہ کے مکانات زمین سے مل جائیں گے۔

ناظرین اس قدر زائد کا دروغ ہونا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان الفاظ: اس ملک اوراس ملک کے بڑے حصہ،، کا نام ونشان زلزلہ کے متعلق گورو جی (قادیانی) کے کسی اشتہار یا ان کے کسی اخبار میں پایا نہیں جاتا ۔چیلہ جی اس دعوی میں سچے ہیں تو کسی اخبار یا اشتہار کا حوالہ دے کر اس کی عبارت نقل کریں۔ اوراس پر ہماری حیثیت کے موافق ہم سے انعام لیں۔ یہ نہ ہو سکے تو اس دروغ گوئی اور دھوکہ دہی سے تائب ہوں۔

فقرہ دوم۔ کیا الہام الٰہی میں قبل اس کے کہ سیاروں کا اجتماع معلوم ہو سکے یا جنتری میں شائع ہو، زلزلہ کی خبر نہیں دی گئی؟ اور پھر زیڈکیل جنتری کی خبر ہے بھی مہمل کیونکہ اس میں صرف اس قدر کہا گیا ہے کہ تیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھکہ کا زلزلہ محسوس ہوگا۔ مگر تیز دھکے دنیا میں ہمیشہ اور ہر ملک میں کم و بیش رہتے ہیں۔ لہذا تیز دھکہ کہہ دینا کوئی علم نہیں دیتا۔ مگر خدا تعالی عالم الغیب نے جو وحی کی (یعنی قادیانی کو) اس میں نہ صرف تیز دھکہ ہی بتلایا گیا ہے بلکہ ساتھ ہی یہ بتلا دیا ہے کہ اس قسم کا زلزلہ ہوگا کہ ایسا زلزلہ پنجاب میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ جس سے ایک حصہ ملک پنجاب میں عمارتیں بھی نیست و نابود ہو جاویں گی۔ اب یہ وہ بات ہے کہ جس پر انسانی عقل احاطہ نہیں کر سکتی'۔

اس فقرہ کے پہلے حصہ میں تو گورو جی کی دروغگوئی میں پیروی ہے (جس کا جواب ابھی دیا گیا ہے) اس کے بعد جو کہا ہے وہ اس جھوٹ میں چیلہ جی کی پیش قدمی ہے اور نہایت دلیرانہ دروغ گوئی ہے۔ چیلہ جی کو اس کی سچائی کا دعوی ہے تو وہ گورو جی کے زلزلہ ۴۔ اپریل (۱۹۰۵ء) سے پہلے کسی اشتہار یا اخبار سے یہ الفاظ نقل کر کے دکھلا دیں۔ اور ہم سے جو چاہیں انعام لیں۔

فقرہ سوم۔ خالی تیز دھکہ کہنا ایک مبہم لفظ ہے مگر وحی الہی نے کوئی ابہام باقی نہیں چھوڑا۔

فقرہ چہارم۔ بلکہ ایسے صاف الفاظ میں زلزلہ کی کیفیت بیان کو بیان کر دیا ہے جس سے بڑھ کر صفائی ممکن نہیں۔

ان دونوں فقروں میں چیلہ جی نے دروغگوئی اور دھوکہ دہی کا درجہ انتہاء تک پہنچا دیا ہے اور گورو جی کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اصل الہام اردو کرشن جی میں، جو ان کے اخبار جنوری ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا ہے صرف زلزلہ کا دھکہ بولا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ کوئی بیان و تشریح نہیں۔ بلکہ اس کے بعد ایسا فقرہ بولا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیش گوئی نہیں ہے۔ کسی موجودہ واقعہ کی حکایت ہے اور وہ فقرہ یہ ہے کہ: میں کوئی زلزلہ محسوس نہیں پاتا، اور اصل عربی الہام جو ان کے اخبارات مئی ۱۹۰۴ء اور اشتہار الوصیت میں شائع ہوئی ہیں، صرف یہ الفاظ ہیں: عفت الديار محلها و مقامها ۔ اور اس کی بھی کوئی تشریح و تبیین اخباروں میں نہیں ہوئی۔ صرف لفظ (متعلقہ طاعون) خطوط وحدانی میں لگایا گیا ہے۔ اور اشتہار الوصیت میں اس کی تبیین یا تشریح ہوئی ہے تو طاعون سے ہوئی ہے۔ اسی طاعون کا اس ملک میں ظاہر ہونا اور اسی طاعون سے اس ملک کا مٹ جانا بیان ہوا ہے۔ اور اسی طاعون کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ جب سے دنیا ہوئی ہے، ایسی سختی کے دن کبھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے۔ان تشریحات کے ساتھ کرشن جی کے کسی الہام یا کلام میں جو زلزلہ ۴۔اپریل (۱۹۰۵ء) کے پہلے شائع ہوا ہو، زلزلہ کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔ بایں ہمہ زلزلہ کے دھکے کو چیلا جی کا مفسر اور مبین قرار دینا، اور اس کے مقابلہ میں زیڈکیل جنتری کے تیز دھکہ کو مبہم قرار دینا، دروغ گوئی نہیں تو اور کیا ہے؟

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) **ناظرین! ہم نے صرف اپنی تحقیقات ومعلومات متعلقہ تصانیف واشتہارات کرشن جی پر اکتفا کر کے کرشن جی کے بہت سے چیلوں کو** (جو لاہور میں رہتے ہیں اور ان کا مکان کرشن جی کا لاہور میں ہیڈکوارٹر یا گورنمنٹ ہاؤس کہلاتا ہے، اور جن میں سے لائق ذکر اور میں مشہور دو شخص ہیں، ایک مالک کارخانہ مرہم عیسی دوسرے مالک اخبار بدر قادیان) **ہم نے چیلنج کیا اور یہ کہا کہ اگر آپ لوگ زلزلہ ۴۔اپریل (۱۹۰۵ء) سے کسی پہلی تحریر واشتہار کرشن جی میں زلزلہ کے متعلق یہ چار تشریحات والفاظ جو اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے بیان کی ہیں کہ: ۱۔وہ زلزلہ اس ملک میں ہوگا۔۲۔اور ملک پنجاب میں ہوگا۔۳۔اور اس ملک کے بڑے حصہ کے مکانات اس سے زمین میں مل جائیں گے۔۴۔اور وہ زلزلہ ایسا ہوگا کہ اس سے پہلے کوئی زلزلہ پنجاب میں نہیں ہوا۔** ،دکھا دے تو اس کے صلہ میں آپ کو وعدہ دیتا ہوں کہ میں آئندہ مرزا کا تعاقب چھوڑ دونگا اور آپ لوگ نقد انعام چاہیں تو ایک سو سے پانچ سو روپیہ تک دینے کو حاضر ہوں اور اگر ان تشریحات کا زلزلہ کے متعلق کہیں وجود نظر نہ آیا تو آپ کو کرشن جی کی پیروی کا چھوڑنا لازم ہوگا۔اس پر ان لوگوں نے بہت کوشش کی اور اخباروں کے فائل ڈھونڈ ھ ڈالے، مگر ان کو کہیں ان تشریحات کا نام ونشان متعلق زلزلہ نظر نہ آیا۔ یہ بھی ان سے کہا گیا ہے کہ آپ لوگ قادیان سے مدد لیں۔محمد احسن امروہی وحکیم نورالدین بھیروی وغیرہ کو بلا کر ان سے تشریحات کی نشان دہی کرا دیں۔اس امر کا بھی ان سے حوصلہ نہ ہوسکا۔آخر انہوں نے صاف کہہ دیا کہ اڈیٹر (ریویو) کی یہ تشریحات غلط ہیں، ہم ان کی نشان دہی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔اس بات سے کس وناکس کو یقین ہوسکتا ہے کہ ان تشریحات کے دعوی میں چیلہ جی نے محض دروغ گوئی سے کام لیا۔اور کرشن جی کا الہام (زلزلہ کا دھکہ) زیڈکیل کی پیش گوئی تیز دھکہ کا زلزلہ سے زیادہ مبہم ومہمل ہے۔

کرشن جی کی پیش گوئی کا زیڈکیل کی پیشگوئی سے بڑھ کر مبہم ومہمل ہونا ثابت ہوا تو اب ناظرین پر ان کی ایک اور دروغ گوئی کا اظہار کیا جاتا ہے جو دھوکہ دہی پر قوی دلیل اور سخت الزامی حجت ہے۔اور وہ یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان لوگوں کا اپنی درج ذیل مبہم ومہمل پیش گوئیوں :۱۔عذاب الٰہی یعنی طاعون سے ملک مٹ جانے کو تیار ہے ۔۲۔اور دردناک موتوں سے عجیب شور بر پا ہے ۔۳۔اور موتا موتی لگ رہی ہے ۔۴۔اور زلزلہ کا دھکہ ۔ ۵۔ عفت الدیار محلھا و مقا مھا ،کو جن میں اصل الہامات میں کوئی تشریح نہیں کہ وہ عذاب زلزلہ ہے یا طاعون ہے، اور وہ کس وقت اور کس ملک میں آئے گا، اور وہ کس قسم کا ہوگا، کو آسمانی نشان بنالیا ہے اور ان کو اپنی نبوت اور صداقت کی قطعی دلیل ٹھہرالیا۔ مگر مسیح علیہ السلام کی اس قسم کی پیشگوئیوں کا خوب ہی خاکہ اڑایا ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۶ و ۷ میں کہا ہے: مسیح کے معجزات و پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراض وشکوک پیدا ہوتے ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں ۔ کیا تالاب کا قصہ مسیح کے معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ ابتر ہے۔ کیا یہ بھی کوئی پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے، مری پڑے گی، لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑیں گے۔

ناظرین! حضرت مسیح علیہ السلام کی ایسی مبہم پیشگوئیوں کی نسبت ایسی توہین وتحقیر کے کلمات کہنا ، اور اپنی اس قسم کی پیشگوئیوں کو بانس پر چڑھانا اور ان کو مبین اور مشرح قرار دے کر اپنی صداقت کی دلیل ٹھہرانا، دروغ گوئی نہیں تو پھر دنیا میں دروغ گوئی کس کا نام ہے؟

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۰۔صفحہ ۲۸۴ تا ۳۴۸۔مختصراً)

براہین جلد پنجم میں قادیانی کا بٹالویؒ سے خطاب

براہین احمدیہ کی ایک جلد مرزا قادیانی نے اپنی زندگی کے آخری دور میں تصنیف فرمائی تھی، اور اسے نصرۃ الحق اور براہین پنجم کا نام دیا تھا، یہ کتاب ان کی زندگی میں شائع نہ ہوسکی، اور ان کی موت کے بعد قادیانی حضرات نے اکتوبر ۱۹۰۸ء میں بار اول اسے شائع کیا۔ یہ وہی کتاب ہے جس میں مرزا قادیانی نے پانچ اور پچاس کے باہم مساوی ہونے کا حسابی کلیہ پیش فرمایا تھا جیسا کہ انہوں سید عبدالحی قادیانی نے روحانی خزائن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شامل براہین پنجم کے تعارف میں لکھا ہے:

حضرت مسیح موعود نے اپنے دعوی سے قبل اسلام کی حقانیت قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے اور نبوت محمدیہ کی صداقت کے اثبات میں پچاس حصوں پر مشتمل ایک کتاب لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ چنانچہ اس کے پہلے چار حصے ۱۸۸۰، ۱۸۸۲ء، اور ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئے۔..ان چار حصوں کی اشاعت کے بعد اللہ تعالی کی حکمت مصلحت اور مشیت خاص سے اس کتاب کے بقیہ حصوں کی اشاعت لمبے عرصہ تک ملتوی رہی...البتہ اسلام کی صداقت اور نبوت محمدیہ کی حقانیت پر حضور کی اسّی (۸۰) کے قریب تصانیف منظر عام پر آئیں۔ آخر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود نے براہین کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا...(اس کتاب میں) تیسرے نمبر پر مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے بعض ان شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے جو انھوں نے مسیح موعود کی زلزلوں سے متعلق پیش گوئیوں کے بارے میں شائع کئے تھے۔ محمد حسین کے سوالات کے جوابات میں حضور (مرزا) نے وفات مسیح کے مسئلہ پر بھی معقولی اور منقولی رنگ میں بحث فرمائی ہے اور پھر مولوی صاحب کو مخاطب کر کے ایک طویل عربی نظم رقم فرمائی ہے جس میں حضور نے اپنی صداقت کے دلائل تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔

براہین احمدیہ جلد پنجم میں شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ سے مرزا قادیانی کا نثری خطاب توصفحہ ۲۶۴ سے شروع ہوتا ہے، اور صفحہ ۳۱۵ سے ۳۳۵ عربی نظم لکھی ہے جس کے چند اشعار یوں ہیں:

و لو لا ثلا ث فيك تغلى لجئتنى　　فمنهن جهل ثم كبر متوّر

اور اگر تین خصلتیں تجھ میں جوش نہ مارتیں تو تو میری طرف آ جاتا۔ ان میں سے ایک تو جہالت ہے اور دوسری تکبر جو جوش مار رہا ہے۔

و آ خر اخلاقٍ يبيد ك سمّها　　هو الخو ف من قو مٍ بحمقٍ تنفّروا

اور تیسرا اخلق جسکی زہر تجھ کو ہلاک کر رہی ہے وہ اس قوم سے خوف ہے جو بوجہ اپنی حماقت کے نفرت کرتے ہیں

فا یّ غبی انت یا ابن تصلّفٍ　　تر ی ثمرا تی کلّها ثمّ تقصر

پس اے لاف وگزاف کے بیٹے! تو کیسا غبی ہے کہ میرے تمام پھلوں کو تو دیکھتا ہے اور پھر کوتاہی کرتا ہے۔

سيهد يك ر بىّ بعد غيٍ و شقوةٍ　　و ذلك من و حيى اتا نى فا خبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنقریب خدا تجھے گمراہی کے بعد ہدایت دیگا۔اور یہ مجھے خدا تعالیٰ کی وحی سے معلوم ہوا ہے پس میں خبر کرتا ہوں

و نحن علمنا المنتھی من ولیّنا   فقرّت بہ عینی و کنت اذکّر

اور تیرا انجام کام مجھے اپنے دوست خدا سے معلوم ہوا۔پس اس سے میری آنکھ کو ٹھنڈک پہنچی اور میں یاد دلاتا رہا

وو اللّٰہ لا انسی زمان تعلّق   و لیس فؤا دی مثل ارضٍ تحجّر

اور بخدا میں تعلق کے زمانہ کو بھولتا نہیں۔اور میرا دل ایسا نہیں جیسا کہ زمین پتھریلی ہوتی ہے۔

اری غیظ نفسی لا ثبا ت لغلیہ ۔ لموج من الرّ جا فیعلوا و یحدر

اور میں اپنے غصہ کو دیکھتا ہوں کہ اس کو کچھ ثبات نہیں۔ وہ دریا کی اس موج کی طرح ہے جو ایک دم میں چڑھتی اور اترتی ہے

و ان قلت مرّاً فی کلا م لطا لما   ر أیت اذیً منکم و قلبی مکسّر

اور اگر میں نے کسی کلام میں کچھ تلخ کہا ہے،تو میں ایک زمانہ دراز سے تم سے دکھ اٹھا تا رہا اور میرا دل چور چور ہے

و ما جئتکم الّا من اللہ ذی العلی ۔ و ما قلت الّا کلما کنت او مر

اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور میں نے وہی کہا ہے جو خدا نے فرمایا ہے

فا نّا کتبا فی البرا ھین کلہ   امور علیھا کنت من قبل تعژر

پس ہم نے یہ سب الہامات براہین احمدیہ میں لکھ دیئے ہیں یہ وہ امور ہیں جن پر تو پہلے سے اطلاع رکھتا ہے۔

و ان کنت از معت النضا ل تھوّراً۔ فنأتی کما یأتی لصید غضنفر

اور اگر تو نے لڑنے کا ہی قصد کر لیا ہے تو ہم اس طرح آئیں گے جیسا کہ شکار کے لئے شیر آتا ہے۔

و انت تظنّ بی الظنو ن تغیظاً   و انّی بر یء من امورٍ تصوّر

اور تو اپنے غصہ سے کئی بدگمانیاں مجھ پر کرتا ہے اور میں ان باتوں سے پاک ہوں جو تیرے تصور میں ہیں۔

نز لت بحرّ الداردار مھیمن   و تا للّٰہ انّک لا ترا نی و تھذر

میں اپنے خدا کے گھر کی وسط میں داخل ہوں۔اور بخدا تو مجھے دیکھتا نہیں اور یونہی بکواس کرتا ہے۔

انا ا للیث لا ا خشی الحمیر و صو تھم   و کیف و ھم صدی و للصید از ء ر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شیر ہوں اور گدھوں کی آواز سے نہیں ڈرتا۔ اور کیونکر ڈروں وہ تو میرے شکار ہیں اور شکار کے لئے میں نعرے مارتا ہوں

تبصر و انّ العمر لیس بدا ئم ۔ کلا نا و ان طا ل الز ما ن سیندر

آنکھ کھول کہ عمر ہمیشہ نہیں رہے گی۔ اور ہر ایک ہم میں سے اگرچہ زمانہ لمبا ہو جائے ایک دن مر جائے گا

فا ن کنت جو عان الھد ی فتحرّنا الا اننا نقری الضیو ف و ننحر

پس اگر تو ہدایت کا بھوکا ہے تو ہماری طرف قصد کر ہم مہمانوں کی دعوت کرتے ہیں اور ان کیلئے ذبح کرتے ہیں

اثر ت غباراً للا ناس لیحسبوا و جودی مضلاً للوری و لیکفروا

تو نے لوگوں کے لئے ایک غبار اٹھایا، تا میرے وجود کو گمراہ کرنے والا خیال کریں اور منکر ہو جائیں۔

ابتغی بمکر ك ذلّتی و ھلا کتی فذ لك قصد لست فیه مظفّر

کیا تو اپنے مکر کے ساتھ میری ذلت اور ہلاکت چاہتا ہے۔ پس یہ وہ قصد ہے جس میں تو کامیاب نہیں ہوگا۔

فد ع ا یأھا المجنو ن جھداً مضیّعاً کمثلی نخیل باسق لا یبعکر

پس اے دیوانے اس بے ہودہ کوشش کو جانے دے۔ میرے جیسی بلند کھجور کاٹی نہیں جائے گی۔

یسبّ و ما ادری علی ما تسبّنی أ تطلب ثا راً ثار جدٍ مدّمر

تو مجھے گالیاں دیتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ کیوں دیتا ہے۔ کیا میں نے تیری کسی جد کا خون کیا ہے جس کا پاداش تو لینا چاہتا ہے۔

و انت الذی قلّبت کل جر یمةٍ علیّ کا نّی شرّ ناسٍ و افجر

اور تو وہ ہے جس نے تمام جرائم میرے پر الٹا دیئے گویا میں بدترین مخلوقات اور سب سے زیادہ بدکار ہوں۔

اغرّتك دنیا ك الد نیّة زینةّ ۔ حذارِ من المو تالذی ھو یبدر

کیا تیری ذلیل دنیا نے تجھے مغرور کر دیا۔ اس موت سے ڈر جو یک دفعہ تیرے پر وارد ہوگی

وما کنت فی ایذاء نفسی مقصّرا ۔ تمنّیت عند جدار نا لو تسوّر

اور تو نے میرے ایذاء دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ تو نے میری دیوار کے پاس تمنا کی کہ تو دیوار سے جست کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چلا جاوے۔

و ان کنت تز رینا فنبغی لك الھدی ۔ صبر نا و ان تغری العداء او تھتّر

اور اگر تو ہماری عیب جوئی کرتا ہے تو ہم تیرے لئے ہدایت چاہتے ہیں۔ اور ہم صبر کرتے ہیں اگرچہ تو دشمنوں کو ہم پر اکساوے یا ہماری بے آبروئی کرے۔

تر ید ھوا نی کل یومٍ و لیلةٍ و تبغی لو جہٍ مشر قٍ لو یغبّر

ہر ایک دن اور رات تو میری ذلت چاہتا ہے اور روشن منہ کے لئے تو چاہتا ہے کہ وہ غبار آلودہ ہو جائے

و ما کنت فی ایذاء نفسی مقصّراً تمنّیت عند جدار نا لو تسوّر

اور تو نے میرے ایذاء دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ تو نے میری دیوار کے پاس تمنا کی کہ تو دیوار سے جست لگا کر چلا جاوے۔

و و اللّٰہ ان اجعل علیك مسلّطاً فانّ یدی عمّا یجا زیك تقصر

اور بخدا اگر میں تیرے پر مسلط کیا جاؤں تو میرا ہاتھ تجھے سزا دینے سے قاصر رہے گا۔

ا تتنی امورمنك قد شقّ و قعھا علیّ و لا کا لسیف بل بھی ا بھر

بعض باتیں تیری میرے تک پہنچی ہیں جو میرے پر بہت گراں گذریں۔ نہ تلوار کی طرح، بلکہ کاٹنے میں اس سے بھی زیادہ۔

و ان کنت تشتکی فی مقا لةٍ فما ھو ا لّا دو ن سیفً تشھّر

اور اگر تو مجھ سے کسی کلام کے بارے میں رنجیدہ ہے تو وہ اس تلوار سے کمتر ہے جو تو کھینچ رہا ہے۔

فلا تجز عن من کلمةٍ قلت ضعفھا و انّك للا یذاء با لسو ء تجھر

پس ایسے کلمہ سے جزع مت کر جو اس سے دو چند تو کہہ چکا ہے۔ اور تو ایذا کے لئے کھلے کھلے طور پر ستاتا ہے

ولا تبغ حر زا ت النفوس و ھتکھم۔ و ھل انت الا دودة یا مز وِّر

اور تو برگزیدہ انسانوں کی موت اور ہتک کا خواہاں نہ بن۔ اور تو کیا چیز ہے صرف ایک کیڑا۔ اے دروغ آراستہ کرنے والے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین د فاہ القو م فی دشت کر بلا   و کلّمنی ظلماً حسین آ خر

ایک حسین وہ تھا جسکو دشمنوں نے کربلا میں قتل کیا اور ایک وہ حسین ہے جس نے مجھ کو محض ظلم سے مجروح کیا۔

ایا را شقی قد کنت تمد ح منطقی   و تثنی علیّ بالفۃٍ و تو قّر

اے میرے پر تیر چلانے والے ایک زمانہ وہ تھا جو تو میری باتوں کی تعریف کرتا تھا اور محبت کے ساتھ میری تعریف کرتا تھا اور میری عزت کرتا تھا

و للہ درّك حین قرّطت مخلصاً   کتا بی و صر ت لکل ضا لٍ مخفر

اور تو نے کیا خوب میری کتاب براہین کا اخلاص سے ریویو لکھا تھا اور ہر ایک گمراہ کے لئے رہنما ہو گیا تھا

قطعت وداداً قد غر سناہ فی الصبا ۔ و لیس فؤا دی فی الوا د یقصّر

تو نے اس دوستی کو کاٹ دیا جس کا درخت ہم نے ایام کودگی میں لگایا تھا مگر میرے دل نے دوستی میں کوئی کوتاہی نہیں۔

مرزا قادیانی کے ان عربی اشعار اور ان کے اردو ترجمہ سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ تیرہ ماہ والی پیش گوئی کہ محمد حسین حسرت سے اپنے ہاتھ کاٹیں گے، ان کے منہ بند ہو جائیں گے، تردید قادیانیت میں لکھنا بند کر دے گا وغیرہ وغیرہ، پوری نہیں ہوئی بلکہ مولانا بدستور سابق قادیانیت کے بخیے ادھیڑتے رہے۔

بٹالوی مکتوب مفتوح بنام قادیانی

ذیل کی تحریر شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ کا ایک مکتوب مفتوح ہے جو آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مخاطب کر کے مئی ۱۹۰۷ء میں رقم فرمایا تھا۔ اس میں آپ نے مرزا قادیانی کی پیش گوئی متعلقہ طاعون پر بحث کی ہے، اور اس کی کتاب حقیقۃ الوحی اور اس کے آخری فیصلہ بحق مولانا ثناء اللہ و ڈاکٹر عبد الحکیم خان پٹیالوی پر ریویو کیا ہے۔ نیز استفسار مشتہرہ الحکم مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء و اعلان مندرجہ الحکم قادیان ۱۰ جون ۱۹۰۷ء متعلقہ طاعون کا جواب دیا ہے۔ (یہ مکتوب اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ صفحات ۳۵۷۔۳۸۴ سے نقل کیا جا رہا ہے)

اس مکتوب کا پس منظر یہ ہے کہ مرزا صاحب کا ایک استفسار ان کے اخبار الحکم قادیان ۳۰۔ اپریل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۷ء میں شائع ہوا تو اس کے جواب میں حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے ایک خط ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ نے جو ۳۰۔اپریل کے الحکم میں ایک یہ اصول بیان کیا ہے کہ:

جیسے بادشاہوں کی رسم ہے کہ جب ان کا غصہ کسی شہر پر نازل ہوتا اوراس میں قتل عام کا حکم دیا جاتا ہے تو جس شخص کو سلطنت سے کوئی خاص تعلق ہوتا ہے اس کی جان وعیال واطفال کی نسبت شاہی فرمان جاری ہوتا ہے کہ ان پر کوئی سپاہی حملہ نہ کرے۔ ویسے ہی خدا تعالی کی عادت ہے کہ جب زمین پر غضب الٰہی نازل ہوتا ہے تو جس شخص کو خدا تعالی سے خاص تعلق ہوتا ہے اس کی نسبت ملائکہ کو حکم ہوتا ہے کہ اس گھر کے محافظ رہیں (یہ غلط ہے۔ جب کسی قوم پر عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے تو خدا کے مقبولوں اور صالحین کو بھی وہ عذاب دنیاوی شامل ہوتا ہے۔ پھر آخرت میں صالحین کا حشر ان کی نیت کے مطابق صالحین کے ساتھ ہوتا ہے۔ دیکھو مشکوۃ میں متفق علیہ حدیث، اور جن کو اس عذاب دنیاوی سے خدا تعالی کو بچانا منظور ہوتا ہے ان کو خدا تعالی اس قوم اور ان کی بستیوں سے نکل جانے کا حکم دیتا ہے جیسے حضرت لوط کو حکم ہوا تھا۔ دیکھو سورہ حجر۔ع ۵۔ محمد حسین)۔ پھر اس کے بعد یہ کہا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ جب طاعون دنیا پر نازل ہوئی تو اس کے ابتدائی زمانہ میں مجھے (قادیانی کو) الہام ہوا کہ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں ہر ایک شخص کو، جو اس گھر کی چار دیواری میں ہے، طاعون سے بچاؤں گا۔ چنانچہ قریباً گیارہ برس کا عرصہ ہوا ہے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس مدت تک لاکھوں انسان اس دنیا سے شکار طاعون ہو کر مر گئے۔ لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو طاعون سے محفوظ رہا۔

پھر اس کے بعد (مرزا قادیانی نے) استفسار کیا ہے کہ:

یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے۔ چاہیے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور آریہ اور عیسائی اس بات کا جواب دیں۔،

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ) اس کے جواب میں چونکہ آپ (مرزا) نے اپنے مخالف مسلمانوں کو بھی مخاطب کیا ہے اور اس خاکسار (محمد حسین) کو اپنے مخالفین کا سرگروہ کہا ہوا ہے، لہذا میں اس استفسار کا یہ جواب دیتا ہوں کہ اس میں جو کچھ آپ نے کہا ہے محض خلاف واقعہ اور بالکل غلط ہے۔ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے یہ جتایا ہے کہ آپکا کوئی پیرو جو آپ کی چار دیواری میں تھا، طاعون سے ہلاک نہیں ہوا۔ اور چار دیواری کی تشریح اپنی کشتی نوح صفحہ ۱۰ سطر ۶ وغیرہ میں روحانی چار دیواری سے کی اور یہ بات کہی ہوئی ہے: اس جگہ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ بھی لوگ بھی ہیں جو میری پوری پیروی کرتے ہیں اور میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔

اس تشریح کے مطابق اور نیز اس تعمیم اور فضل ورحم عمیم کے رو سے (جو ایک رہگذر کتے، آپ کے گھر میں داخل ہونے والے کو، بھی شامل ہے) اس پیش گوئی کا راست ہونا اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ آپ کے پیروان (مریدوں) سے ادنی سے ادنی کتے کا درجہ رکھنے والا بھی شکار طاعون نہ ہوتا۔ حالانکہ آپ کے بڑے بڑے مشنری (آپ کی رسالت کی تبلیغ کرنے والے اور آپ کے مذہب کو دنیا میں پھیلانے والے) اور دارالامان قادیان کے مہاجر (اپنے وطن کو چھوڑ کر وہاں ڈیرے جمانے والے) شکار طاعون ہو چکے ہیں، جن کی تعداد بہت ہے۔ مگر ہم سر دست تین شخصوں کے، جو سینکڑوں مرزائی اشخاص کے لیڈر تھے، نام پیش کرتے ہیں۔ اول مولوی برہان الدین جہلمی جو مرزائیان علاقہ جہلم اور اس کے اطراف کا پیشوا تھا۔ دوم مولوی جمال الدین بافندہ ساکن سیدوالہ ضلع منٹگمری (حال ساہیوال، پنجاب، پاکستان) جو اس علاقہ کے مرزائیوں کا پیشوا تھا۔ سوم محمد افضل سابق اڈیٹر البدر جو آپ کے مذہب کی خدمت اور اخبار کے ذریعہ دنیا میں اس کی اشاعت کرنے میں آپ کے ان اصحاب کبار اور نائبان ذوی الاقتدار سے تھا جن کے ذریعہ آپ کے مذہب کو دنیا میں رواج ہوا ہے اور وہ خاص دارالامان قادیان کی چار دیواری ظاہری وخاکی میں ڈیرہ جمانے کا شرف بھی حاصل کر چکا تھا (ان کے علاوہ لاہور میں حکیم فضل الٰہی ، مرزا غلام احمد کا گویا ایجنٹ تھا اور اس کا گھر مرزائیوں کا ہیڈ کوارٹر یا ہوٹل تھا۔ وہ بھی طاعون سے ہلاک ہوا۔ اور بڑی سختی وعذاب سے مرا۔ خاکسار لاہور سے تحقیق کر چکا ہے۔ محمد حسین)۔ ان کی نسبت میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا یہ لوگ آپ کی پیروی میں اس رہگذر کتے (جو اتفاقاً آپ کے گھر داخل ہو جائے) کے برابر بھی نہ تھے کہ وہ طاعون کا شکار ہو گئے اور خدا تعالی کے فرشتے ان کو طاعون سے بچا کر اس حکم الٰہی کے کہ: اس گھر کے محافظ رہو۔، کاربند نہ ہوئے۔

اس سوال کے جواب میں اگر آپ یہ کہیں گے کہ وہ لوگ طاعون سے ہلاک نہیں ہوئے تو اگرچہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب کو وہ لوگ جو آپ کی کورانہ تقلید اور اندھا دھند مریدی میں پھنسے ہوئے ہیں اور اپنا دین وایمان وعقل سب کچھ فروخت کر کے: اگر یا بم خریدارے۔ فروشم دین وایماں را، کا مصداق ہو گئے۔ یا وہ لوگ جو دل سے تو آپ کے معتقد نہیں مگر روٹیوں کی خاطر آپ کی ہاں میں ہاں ملا کر مصداق: ایں شکل برائے اکل ۔، ہو رہے ہیں اور وہ غریب آدمی ہونے کے بعد صد ہا روپیہ کے مالک بن گئے ہیں، مان جائیں گے۔ ولیکن جن لوگوں کو آپ سے اس قسم کے تعلقات نہیں وہ اصل واقعات وفات ان تینوں حواریوں سے بخوبی واقف ہیں، یا نیوٹرل (غیر طرفدار) مقامی اشخاص کی شہادت سے واقف ہو سکتے ہیں، وہ اس جواب کو ہرگز تسلیم نہ کریں گے۔ بلکہ دام افتادہ مریدوں میں سے بھی جو صرف دھوکہ میں آ کر آپکی مریدی میں پھنسے ہوئے ہیں اور وہ خاص دارالامان قادیان میں رہتے ہیں اور محمد افضل کی طاعونی موت سے واقف ہیں اور برہان جہلمی اور جمال سیدوالوی کی کیفیت موت طاعون، جہلم وسیدوالہ پہنچ کر معلوم کر سکتے ہیں، بھی اس جواب کو تسلیم نہ کریں گے اور اگر کچھ فہم و حس رکھتے ہوں گے تو آپ کی تقلید ومریدی کے پھندے سے نکل جائیں گے۔

اور اگر آپ اس سوال کا یہ جواب دیں گے کہ جو لوگ میرے مریدوں میں سے مبتلاء طاعون ہوئے ہیں وہ میرے پورے پیرو نہ تھے اور انہیں میں سے یہ تینوں یا ایک محمد افضل حواری بھی تھا، خدا تعالی نے مجھے ان کے پورے پیرو ہونے اور کامل الایمان ہونے سے مطلع نہیں کیا (چنانچہ یہ بات ایک آرگن میں آپ نے اپنی طرف سے چھپوادی ہے) اور ان کی نسبت آپ یہ کہدیں گے کہ وہ لوگ اگرچہ میری خاکی چاردیواری میں کتے کی طرح کبھی کبھی داخل ہوتے تھے مگر وہ میری روحانی چاردیواری میں داخل نہ ہوئے تھے، تو اس جواب کو کوئی اہل بصیرت، صاحب فہم وانصاف تسلیم نہ کرے گا اور اس پر تعجب سے ایک یہ سوال کرے گا کہ ایک رہ گذر کتا (جو اتفاق سے آپ کے گھر میں داخل ہو جائے) صرف اس وجہ سے کہ وہ آپ کے دارالامان کی خاکی چاردیواری میں داخل ہو گیا تھا اس طاعون سے بچ جاوے اور ایک مہاجر دارالامان اڈیٹر البدر اور دو آپ کے مشنری وواعظ (برہان وجمال) باوجودیکہ وہ اپنی عمر کا ایک حصہ آپ کے مشن میں صرف کر چکے تھے صرف اس وجہ سے کہ وہ ہنوز پورے پیرو نہ تھے، کچھ کچے رہے تھے، طاعون کا شکار ہو گئے۔ یہ بوالعجبی نہیں تو اور کیا ہے؟

دوسرا یہ سوال کہ جب تک آپ پورے پیرو ہونے کا کوئی معیار مقرر نہ کریں گے جس سے سچے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے اور مخلص ومنافق کی تمیز ہو سکے اس پیش گوئی کو اپنی صداقت کا نشانا ور اپنے دعوی کی برہان کیوں کر بنا سکتے ہیں؟

ایسا کوئی معیار مقرر نہ ہوگا تو آپ ہر شخص کی نسبت، گووہ آپ کے گرم جوش مریدوں اور جانثاروں سے ہوگا، جب وہ طاعون سے مرے گا، یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ میرا پورا پیرو نہ تھا اور خدا تعالی نے مجھے اس کے اخلاص وایمان سے مطلع نہ کیا تھا۔ مثلاً اگر حکیم امت مرزائیہ نوردین خلیفہ اول، یا آپ کے مدینہ علم لدنی کے دروازہ اور آپ کے وکیل بالخصومۃ مولوی محمد احسن خلیفہ دوم یا آپ کے حامی جانثار اپنی خاندانی ریاست کو آپ پر قربان کرنے والے خان صاحب محمد علی خان خلیفہ سوم، یا آپ کے خلیفہ چہارم عبدالکریم متوفی (جو طاعون سے بڑھ کر کاربنکل کے زخموں سے ہلاک ہوئے) کے دو قائم مقام اڈیٹران الحکم والبدر طاعون سے ہلاک ہو جائیں گے تو آپ ان کی نسبت بھی بڑی دلیری سے یہ کہہ دیں گے کہ یہ سب کے سب منافق تھے، دل سے میرے پورے پیرو نہ تھے۔ اور اس عذر وحیلہ سے آپ کسی مخلص وصادق مرید کے طاعون سے فوت ہو جانے سے بھی اس پیش گوئی کو جھوٹی نہ ہونے دیں گے۔ خاکسار نے ان باتوں کے آپ کی طرف سے پیش ہونے کی پیش گوئی اشاعۃ السنۃ جلد ۲۰ کے صفحہ ۱۸ وصفحہ ۴۸ میں کر دی ہوئی ہے۔ لہذا اب مناسب نہیں کہ آپ میرے دوسرے سوال کے جواب میں یہ بات کہیں۔ بلکہ مناسب ہے کہ پوری پیروی کا معیار ایسا مقرر کر دیں جس پر یہ سوال وارد نہ ہو۔ اس خط کا جواب ایک ہفتہ تک نہ آیا تو اس خط کو شائع کیا جائے گا۔

اس خط کا جواب ۲۲ مئی ۱۹۰۷ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن کے ذریعہ (شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی کو) موصول ہوا جس کا خلاصہ اسی کے الفاظ سے نقل کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے لکھا:

مکرمی حضرت مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالی۔ بعد دعوات مخلصانہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ جیسے اہل علم وفراست سے اگرچہ ایسا اعتراض بعید ہے، مگر پھر بھی سوچتا ہوں کہ یہ مقتضائے بشریت ہے اور میں اپنی نسبت بھی تجربہ رکھتا ہوں کہ جب تک ایک امر پر میرا علم محیط نہ ہو جائے اور جیسا کہ شرط ہے وسعت معلومات نہ ہو جائے تب تک ممکن ہے کہ ایک رائے ظاہر کرنے میں غلطی کروں بجز اس حالت کے کہ خدا تعالی اپنے الہام خاص سے مجھے غلطی سے بچالے۔ عزیز من! خدا تعالی نے جو مجھے میرے خاص رفیقوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت طاعون سے محفوظ رہنے کی خبر دی ہے وہ یہ الفاظ ہیں: ان الذین آمنوا و لم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئك لھم الامن و ھم مھتدون (آپ کے الہام میں ان کا لفظ ہوگا۔قرآن مجید میں یہ الہام نازل ہوا ہے تو اس میں الذین ہے۔مرزا صاحب نے یہ الہام قرآن سے چرایا تو سہی مگر لفظ قرآن کو بدل دیا۔ سچ ہے عیب کرنے کو بھی ہنر چاہیے۔محمد حسین)۔پس جو لوگ خدا کے علم میں ایسے ہیں بے شک وہ ان کو بچائے گا،غرض یہ پیش گوئی مشروط بشرط ہے اور اس بحث میں پڑنا گویا متشابہات میں دخل دینا ہے۔رہی یہ پیشگوئی کہ انی احافظ کل من فی الدار اس میں کوئی شرط نہیں اور گیارہ سال سے اس کی صداقت ثابت ہو رہی ہے۔اگر کوئی شخص اس کی تکذیب کرے کہ یہ خدا کا کلام نہیں،انسان کا افتراء ہے اور یہ کہے کہ میں بھی دعوی کرتا ہوں کہ میں آئندہ سال معہ جمیع من فی الدار کے طاعون سے محفوظ رہوں گا تو وہ ہرگز محفوظ نہ رہے گا۔اب معاف فرماویں آپ کے خط کا جواب اتنا لکھنا پڑا۔خاکسار غلام احمد

(شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ)اور اس خط کے ساتھ ایک کتاب حقیقۃ الوحی بھی (مرزا صاحب نے) بھیجی جس کا قادیانی اخباروں میں بڑا ذکرو چرچا ہو رہا ہے۔اس خط کے جواب میں خاکسار محمد حسین نے یہ کھلی چٹھی لکھی ہے جو ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

بٹالہ ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء۔مائی اولڈ فرینڈ کرشن آف قادیان:......

ا۔آپ کا خط ۲۲ مئی کو ایک ڈیپوٹیشن (وفد) کے ذریعہ جس کے پریسیڈنٹ مولوی محمد احسن امروہی تھے،اور وہی کتاب حقیقۃ الوحی لے کر آئے تھے،پہنچا جس کا خلاصہ اوپر منقول ہو چکا ہے۔اس خط کو میں نے دیکھا اور کتاب حقیقۃ الوحی کو بھی میں نے دو دن لگا کر اپنے رسالہ کا کام چھوڑ کر غور سے پڑھا۔اس سے پہلے آپ کا آخری فیصلہ بحق مولوی ثناء اللہ الحکم ۱۷۔اپریل ۱۹۰۷ء بھی پڑھا۔اور اس کے بعد وہ فیصلہ،اور فیصلہ بحق ڈاکٹر عبدالحکیم خان،ایک مستقل تحریر میں جو آپ کی بنگلوری پارٹی کی طرف سے شائع ہوئی ہے دیکھا،اور اس سے پہلے فیصلہ بحق ڈاکٹر ریویو ماہ اگست ۱۹۰۶ء میں دیکھا تھا۔مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ میرے خط ۱۷ مئی (۱۹۰۷ء) کا جواب نہ آپ کے اس خط (۲۲ مئی) میں ہے،نہ کتاب حقیقۃ الوحی میں،نہ ان فیصلہ جات میں بلکہ آپ کے اس خط نے میرے اعتراض کو اور پختہ کر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی پیش گوئی کے الفاظ اوراس کی شرح سے آپ نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ مجھے علم نہیں کہ وہ لوگ جو میرے خاص رفیقوں سے طاعون سے فوت ہو گئے ہیں یا آئندہ فوت ہو جائیں گے، وہ طاعون سے کیوں فوت ہوئے ہیں؟ اور مجھے علم نہیں کہ کون شخص میرے مریدوں سے اس پیش گوئی کی شرط: عدم ظلم، کے مطابق اس طاعون سے بچے گا؟ کیونکہ اس پیش گوئی کی اس شرط کو کہ: جولوگ اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہ ملاویں گے وہی اس طاعون سے بچیں گے۔ خدا تعالی ہی جانتا ہے کہ یہ شرط کس شخص میں میرے خاص رفیقوں میں سے پائی جاتی ہے، جوایسا ہوگا وہی بچے گا۔ میں نہیں جانتا کہ کون ایسا ہوں۔ اورکون بچے گا؟ اور وہ لوگ جو مبتلاء طاعون ہوگئے کیوں نہ بچے؟.

اور یہی جواب بعینہ میرے اعتراض کا محل تھا کہ پوری پیروی کا کوئی معیار مقرر نہ ہوگا تو آپ اپنے خلفا اربعہ کے طاعون سے فوت ہوجانے پر بھی عذر کر کے اس پیش گوئی کو جھوٹی نہ ہونے دیں، عبارت خط اول خاکسار اور اشاعۃ السنہ جلد ۲۰ کا صفحہ ۱۸ و ۳۸ وغیرہ ملاحظہ ہو۔

اس اعتراض کے علاوہ اس سے بھی بڑھ کر اس تشریح وعذر پر دوسرا اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ باوجود اظہار اعتراف اس امر کے کہ پہلی پیش گوئی متشابہات سے ہے، اس کو اپنے منکروں ومخالفوں کے مقابلہ میں اپنی تائید وتصدیق کے لئے کیوں پیش کیا؟ کیا کبھی کسی سچے ملہم یا نبی نے آیات متشابہات کو اپنے منکروں اور مخالفوں کے سامنے اپنی تائید وتصدیق کے لئے پیش کیا ہے؟ اور آپ کم سے کم کوئی ایک ہی مثال اس کی پیش کر سکتے ہیں؟

اس باب میں قرآن مجید کا تو یہ فیصلہ ہے کہ آیات متشابہات تو صرف مومنوں کے ایمان وتسلیم کی نظر سے نازل کی گئی ہیں جو متشابہات کو سن کر کہتے ہیں آمنا بہ کل من عند ربنا (شروع سورہ آل عمران ملاحظہ ہو)۔ لہذا آپ کا اس پیش گوئی کو متشابہات سے قرار دینا اور پھر اس کو اپنے منکروں ومخالفوں کے مقابلہ میں اپنے دعوی الہام کے ثبوت کے لئے پیش کرنا کیونکر جائز ومناسب ہوسکتا ہے۔ اور یہ کیوں افسوس کا محل نہ ہو۔ آپ تو بزعم خود وبحسب اعتراف خویش درسی علم نہیں رکھتے، صرف لدنی علم کے مدعی ہیں۔ زیادہ تر افسوس مولوی محمد احسن وحکیم نورالدین پر ہے کہ وہ کسی قدر ظاہری ودرسی علم بھی رکھتے ہیں اور پھر آپ کی بے سروپا باتوں کو مان کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ظاہر کررہے ہیں کہ وہ پچھلا لکھا پڑھا سب بھول گئے اور:

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے سو وہ ایک دم میں بھلا دیا

کے مصداق بن گئے ہیں۔ یہ خط میرے پاس مولوی محمد احسن صاحب خود لائے اور پھر وہ آپ کو نہ کہہ سکے کہ یہ بات قابل تسلیم نہیں ہے۔

تیسرا اعتراض اس پر یہ وارد ہوتا ہے کہ پہلے آپ کے اشتہار متعلق طاعون فروری ۱۸۹۸ء (جو ماہنامہ اشاعۃ السنۃ جلد ۲۰ کے صفحہ ۱۹ میں منقول ہے) میں اس پیش گوئی میں یہ شرط: عدم ظلم، مذکور نہیں۔ بلکہ اس کے برخلاف آوی القریۃ کہہ کر تمام گاؤں کو جو چوہڑے، چمار، ہندو، آریہ وغیرہ ظالمین ساکنین گاؤں کو بھی شامل ہے، بچانے کا وعدہ دیا گیا ہے۔

اور دوسرے اشتہار ۲۲۔ اپریل ۱۸۹۸ء (جو ماہنامہ اشاعۃ السنۃ جلد ۲۰ کے صفحہ ۲۳ میں) اور تیسرے اشتہار ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء میں بھی اس شرط کا نام ونشان نہیں۔ بلکہ تیسرے اشتہار میں دس لاکھ کی آبادی والے شہر کو بچانے کا وعدہ کیا ہے جو یقیناً ہندوؤں وغیرہ ظالموں کو شامل ہے، مرزائی پارٹی کے مخلصوں سے مخصوص نہیں کیونکہ ان کی تعداد ہنوز دس لاکھ کو نہیں پہنچی۔

اور چوتھے اشتہار میں جو صفحہ ۴۳ جلد ۲۰، اشاعۃ السنہ میں شائع ہوا ہے، نیز اس شرط کا ذکر نہیں ہے۔

اور پانچویں اشتہار (رسالہ دافع البلاء مصنفہ مرزا قادیانی) میں (جو صفحہ ۴۸ جلد ۲۰ ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں منقول ہے) تو آپ نے اس کے برخلاف ایسی توسیع کردی کہ تمام موضع قادیان کو صرف اپنے وجود کا تخت گاہ ہونے کے سبب طاعون سے ایسا پاک ومحفوظ قرار دیا ہے کہ باہر سے طاعون زدہ آنے والے اشخاص کو بھی اس قادیان نے طاعون سے بچالیا ہے۔ کیونکہ وہ قادیان خدا کے رسول (مرزا) کا تخت گاہ تھا۔

شیخ الاسلام مولانا حافظ محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں:

الغرض چار برس تک یہ پیش گوئی بغیر قید شرط مذکور شائع ہوتی رہی۔ پھر جب خاص قادیان میں طاعون واقع ہونے سے یہ پیش گوئی جھوٹی ہونے لگی۔ تب پانچویں سال ۱۹۰۲ء پہلے تو آپ نے رسالہ دافع البلاء میں اس جھوٹ کو سچ بنانے کے لئے یہ بات بنائی اور اس پیش گوئی میں یہ قید لگائی کہ قادیان میں طاعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے گا تو وہ جارف یعنی جھاڑ و دینے والا اور کتوں کی طرح مارنے اور بربادی و بالکل تباہی والا نہ ہوگا۔

پھر اس بات کی نسبت آپ کو یہ سوجھی کہ چار برس سے اصل پیش گوئی کے بعد پانچویں سال ایسی قید لگانا صریح بناوٹ اور ہنسی کا محل ہوگا تو پھر اس سے چھٹے مہینے آپ کی چھٹی تحریر (کشتی نوح مصنفہ مرزا قادیانی) شائع ہوئی۔ تو اس میں آپ نے اس پیش گوئی میں کامل پیروی اور تقوی ...کی قید لگا دی۔ اور اس پیش گوئی کی یہ تفسیر کی کہ: تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا وہ مکمل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اس وقت آپ کو یہ عربی الہام نہ سوجھا اور نہ کشتی نوح میں درج ہوا۔ پھر ۱۹۰۳ء میں آپ کی ساتویں تحریر رسالہ مواہب الرحمٰن (مصنفہ مرزا قادیانی) شائع ہوا، تو اس وقت بھی آپ کے ملہم کو یہ الہام عربی یاد نہ آیا اور نہ وہ اس رسالہ میں درج ہوا۔ اور جب دس برس تک اس الہام کا آپ کی تحریرات متعلقہ پیش گوئی طاعون میں نام ونشان نہ پایا گیا، بلکہ برخلاف اسکے، اس پیش گوئی میں چار برس تک اطلاق عموم چلا آیا۔ پانچویں برس قیدیں لگانا شروع ہوا۔

دوسری پیش گوئی کو تو آپ کھلے الفاظ میں غیر مشروط بشرط بتا چکے ہیں جس کی وجہ سے ایک کتا آپ کے گھر میں داخل ہونے والا طاعون سے بچ سکتا ہے۔ اس تعمیم نے بھی میرے اعتراض کو اور پختہ کر دیا ہے کہ کتا تو صرف آپ کے گھر میں اتفاقاً داخل ہونے سے بچ گیا، برہان الدین جہلمی اور جمال سیدوالی جو اس مقدس گھر میں بارہا داخل ہو کر اس بیت کے مصداق بن چکے تھے:

سگ درگاہ مرزا شو چو خواہی قرب یزدانی کہ بر شیراں شرف دارد سگ ایں درگاہ خاقانی

اور خاص اڈیٹر البدر جو اس گھر کا حضوری کتا تھا اور بحکم مثل مشہور: سگ حضوری بہ از برادر دوری، ہزاروں بلکہ لاکھوں آفاقی (بیرون جات کے) مرزائیوں سے افضل، گویا اسم با مسمی تھا۔ و بہ تسلیم و اعتراف خلیفہ ثانی مولوی محمد احسن پریذیڈنٹ ڈیپوٹیشن حامل کتاب آسمانی (حقیقۃ الوحی) اسی طاعون سے وہ ہلاک ہوا ہے، اس طاعون سے نہ بچ سکا۔ یہ بوالعجبی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا آپ کے بلا غرض وطمع دنیاوی معتقد اس پر یہ شعر نہ پڑھیں گے:

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی ست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اعتراض خط اول کو تو آپ نے اپنے جواب سے ان وجوہات کی شہادتوں سے پختہ کیا۔ اس خط کے اخیر میں جو آپ نے کہا ہے (گویا میرے اعتراض کا دوسرا جواب دیا ہے) کہ جو شخص ان پیش گوئیوں کو جھوٹا کہے اور انسانی افتراء قرار دے، وہ بھی ایسی پیشگوئی کرے کہ میں آئندہ سال مع جمیع من فی الدار طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اس چیلنج میں آپ نے مجھے شامل کر لیا ہے، گو اخیر میں اس پر معافی چاہی اور اس پر عذر بھی کر دیا۔ یہ آپ کا پرانا ہتھیار اور وہ ہتھ کنڈا ہے جس سے آپ نے ہزاروں سادہ لوح اور حمقاء مخلوق خدا کو دام میں پھنسا رکھا ہے۔ اس ہتھکنڈے کا جواب آپ کو ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں بارہا دیا گیا ہے مگر آپ بڑے صاحب حوصلہ ہیں، ایک بات کا جواب بارہا سن کر اس کا اعادہ کر دیتے ہیں۔ لیجئے آپ کی خاطر اور آپ کے دام سے لوگوں کو چھڑانے کی غرض سے پھر کہا جاتا ہے۔

یہ بات آپ ان لوگوں کو کہہ سکتے ہیں جو آپ کے مقابلہ میں الہام کے مدعی ہوں اور وہ بالمقابلہ آپ کے حق میں پیش گوئیاں کر چکے ہوں۔ جو لوگ بجز انبیاء علیہم السلام کسی کے الہام کو نہیں مانتے اور اس کو حجت شرعی نہیں جانتے اور خود الہام کے مدعی نہیں ہیں ان کے مقابلہ میں یہ بات کہنا دھوکہ دہی اور ابلہ فریبی ہے۔ اور یہ کام راست باز اور صادق ملہموں کا نہیں ہے۔ ملہم کجا، کسی ادنی عقل مند صاحب حیا و شرم کا یہ کام نہیں کہ جس امر کا کوئی منکر ہو اسی امر میں اس سے معارضہ بالمثل کا مطالبہ کرے۔ مثلاً ایک شخص کیمیا گری کا منکر ہے اس کو کوئی عقل مند صاحب حیا کیمیا گر اپنی کیمیا گری کے ثبوت کے لئے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اگر تم میرے کیمیا گر ہونے کو نہیں مانتے تو تم کیمیا بنا کر دکھا دو۔

ایسا ہی وہ شخص جو خود الہام کا مدعی نہ ہو، اور دوسرے کے دعوی الہام یا پیش گوئی کو دروغ جانتا ہو، اس کو مدعی الہام یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے الہام کو تم نہیں مانتے تو تم بھی اپنا الہام سناؤ، اور الہامی پیش گوئی کر کے دکھاؤ۔ اس کے جواب میں اس کے الہام کا منکر یہی کہے گا کہ میں الہام و پیش گوئی کا مدعی ہی نہیں تو میں بالمقابلہ پیش گوئی کیوں کروں؟ کیا میں بھی تمہاری طرح جھوٹا اور مفتری علی اللہ بنوں؟ یا اپنی دلی اور خیالی باتوں اور حدیث النفس کو الہام الٰہی قرار دوں؟ اگر کسی ناعاقبت اندیش نے آپ کے مقابلہ میں ایسا کیا ہے اور کسی مسخرے زٹلی نے بطور تمسخر آپ کے مقابلہ میں کوئی الہام گھڑ کر شائع کیا ہے، یا کسی علوم دین قرآن و حدیث و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول وکلام سے محض ناواقف نے اپنی حدیث النفس (خیالی بات) کو الہام سمجھ کر آپ کے مقابلہ میں پیش کیا ہے اور وہ اپنے خیالی الہام یا تمسخر میں صادق نہیں نکلا اور ناکام رہا، تو اس پر آپ دوسرے اشخاص کو جو علوم دین سے واقف ہیں اور خداداد عقل وفراست رکھتے ہیں، قیاس نہ کریں اور یہ طمع نہ رکھیں کہ وہ بھی اپنی حدیث النفس کو الہام سمجھ کر یا دیدہ دانستہ خدا تعالی پر افتراء کر کے آپ جیسی پیش گوئی کر کے آپ کے پھندے میں پھنس جائیں گے۔ اور اس ہتھکنڈے کی زد میں آجائیں گے۔

اس ابلہ فریب جواب میں جو آپ نے خاکسار کو بھی شامل کیا ہے، یہ محل شکایت وافسوس کا ہے، مگر چونکہ آپ نے عذر کر کے معافی بھی مانگ لی ہے لہذا میں آپکو معاف کرتا ہوں بشرطیکہ آئندہ مجھ سے یہ چال اختیار نہ کریں بلکہ یہ چال ابلہ فریب بالکل چھوڑ دیں اور کسی سے بھی جو آپکی مانند مدعی الہام نہ ہو معارضہ بالمثل کا مطالبہ نہ کریں۔

مدعی الہام سے آپ کی اس چال کو اس لئے جائز تسلیم کیا گیا ہے کہ مکے والے مشرک لوگ قرآن کو افتراء کہتے اور خود اس کی مثل بنانے کے مدعی بنتے اور یہ کہتے لو نشاء لقلنا مثل هذا ۔ تو ان کے جواب میں ان کے مدعی ہونے کی وجہ سے کہا گیا قل فأتوا بعشر سور مثله مفتریات یعنی تم مدعی ہو اور ہمارے رسول کو مفتری کہتے ہو تم بھی دس ہی سورتیں ایسی ہی بناوٹی لاکر دکھاؤ۔ اس سے وہ عاجز آگئے تو کہا فأتوا بسورة من مثله ایسی ایک ہی سورت بنالاؤ۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ معارضہ بالمثل کے مطالبہ کا جواب ہے۔ اب اس دھمکی کا جواب دیا جاتا ہے جو بالمقابلہ پیش گوئی کرنے والے کو آپ (مرزا) نے دی ہے اور یہ کہا ہے کہ جو ایسی پیش گوئی کرے گا وہ ایک سال میں مبتلاء طاعون ہو جائے گا۔

وہ جواب یہ ہے کہ اس دھمکی سے کوئی احمق ڈر جائے تو ڈرے اور جہنم میں پڑے۔ خس کم جہاں پاک ۔عقل مند تو ایسی دھمکیوں سے نہیں ڈرتے اور وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ دھمکی صرف گیدڑ بھبکی ہے۔ آپ کی ایسی پیش گوئی و دھمکی آگے کون سی سچی ہوگئی ہے؟ کیا عبداللہ آتھم لیکھرام، مرزا احمد بیگ، داماد احمد بیگ، عبدالحق غزنوی وغیرہ آپ کی دھمکی اور پیش گوئی کے مطابق مرے ہیں؟ نہیں نہیں، ہرگز نہیں۔ پہلے تین گو مر چکے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ مضمون پیش گوئی کو جھوٹا کر کے مرے ہیں۔ اور آخری دو اب تک (یعنی ۱۹۰۷ء میں) زندہ ہیں۔ میرے اس جواب سے آپ کو اور آپ کے مریدوں مقلدوں کو جوش تو آئیگا، مگر وہ جوش تب لائق لحاظ ہوگا جبکہ آپ لوگ ہمارے ان مضامین اشاعۃ السنہ کا جن میں ان اشخاص کا آپکی پیش گوئی کو جھوٹا کرنیکا بیان ہے، جواب دینگے۔

یہ آپ کے اس خط کا جواب ہے اور میرے خط کے جواب میں اس کے نا کافی ہونے کا ثبوت ہے۔

اسی میں فیصلہ آخری مولوی ثناء اللہ صاحب اور فیصلہ بحق ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پر ریویو بھی ہوگیا کہ وہ فیصلے محض مغالطے ہیں اور انہی فیصلوں کے ہم رنگ وہم سنگ ہیں جو پہلے مخاطبوں عبداللہ آتھم وغیرہ کے حق میں آپ کر چکے ہیں اور ان فیصلوں میں وہی اہمال واجمال ہے جو پہلے فیصلوں میں تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں یہ الفاظ کہ اے خدا میری زندگی میں اس کو طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے نابود کر، نہایت مہمل ہے۔ نہ اس میں کوئی متعین میعاد ہے، نہ سبب خاص مرض الموت بیان ہوا، اور ایک کی زندگی میں دوسرے کا فوت ہو جانا قطعاً اس امر کی دلیل نہیں ہوسکتا کہ وہ کاذب تھا اور زندہ صادق ہے۔ بہت سے صادقین گذر چکے ہیں (جیسے آنحضرت ﷺ اور بہت سے انبیاء بنی اسرائیل) جو کاذبوں کی زندگی میں بلکہ بعض صادق، کاذبوں کے ہاتھ سے فوت ہوئے۔ پھر کیا کوئی مسلمان، ان انبیاء کو صادق جاننے والا، یہ سمجھ سکتا ہے کہ فوت ہو جانے والے کاذب تھے اور زندہ رہنے والے صادق تھے۔ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ بھی اس بات کو جانتے تھے اور اشاعۃ السنہ کے صفحہ ۱۱۳ تا ۱۲۲ تک ان نظائر کو دیکھ چکے تھے پھر آپ نے موت مخالف کو نشان صداقت خود ٹھہرایا ہے، تو صرف اس خیال سے کہ اشاعۃ السنۃ کو میرے مرید کب دیکھتے ہیں کہ میرے اس دعوی نشان نمائی پر مجھے جھوٹا کریں گے اور اس دعوی کے بعد اگر میں ان مخالفوں کی زندگی میں مر گیا تو میری ٹانگ کو کس نے پکڑنا ہے اور میری لاش کو کس نے ہلا کر کہنا ہے کہ تو کیوں مر گیا؟ اور اگر بحسب اتفاق وبحکم قضا وقدر میرا مخالف ہی کسی مہلک بیماری سے، جو ایک عام ومعمولی امر ہے، نہ غیر معمولی وخارق عادت ومعجزہ، تو میری پانچوں گھی میں ہیں

ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے متعلق تو آپ کی پیش گوئی نہایت ہی مہمل ومجمل ہے اور اس میں ان کی موت کا کچھ بھی ذکر نہیں۔ اس کے الفاظ صرف یہ ہیں: خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں اور ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔تونے وقت نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔

جس کا مطلب درپطن قائل ہے۔اس واسطے اس پر آپ نے حاشیے چڑھا کر مطلب بتایا ہے جو ریویو آف ریلی جنز ماہ اگست ۱۹۰۶ء اور اشتہار بنگلور میں بیان ہوا ہے۔مگر پھر بھی مطلب صاف ظاہر نہ ہوا۔ان میں ان کی موت اور اس کے سبب کی نسبت اتنا بھی ایماء نہیں ہے جیسا کہ موت مولوی ثناء اللہ صاحب کی بابت ہے۔ان کے فیصلہ کے متعلق جو اشتہار مطبوعہ بنگلور میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

انکے اعتقاد میں اعتقاد اسلام اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا شرط نجات نہیں، اسلام کا منکر اور آنحضرت ﷺ کا دشمن بھی اگر توحید پر قائم ہے، نجات پاسکتا ہے۔

اس کو ڈاکٹر (عبدالحکیم) صاحب نے محض دروغ قرار دیا ہے۔اور اخبار وطن میں مشتہر کر دیا ہے کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کہا۔اصل عبارت ڈاکٹر (عبدالحکیم) صاحب کی اخبار وطن ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء میں یہ ہے:

میرا یہ خیال ہرگز نہیں۔میرے وہ الفاظ بتا دیں جن میں ایسا ظاہر کیا ہے۔بلکہ میں نے تو یہ لکھا تھا کہ جو لوگ عمداً آنحضرت ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ بے شک شقی وجہنمی ہیں۔مگر جن پر آپ کی تبلیغ نہیں ہوئی ان میں جو خدا پرست اور باعمل ہوں، نجات پا سکتے ہیں۔جس پر مجھے مرتد کہا گیا۔اب آپ ہی مرزا صاحب اور مرزائیوں نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ بے خبر کو خدا عذاب نہیں کرتا خواہ وہ مشرک وظالم ہی کیوں نہ ہو۔گویا کہ خدا کا ماننا اور عمل صالحہ تو ارتداد میں شامل ہوئے اور ظلم وشرک نجات میں۔

(اخبار وطن نمبر ۹ جلد ۷ مطبوعہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء)۔

اور جو ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت اسی فیصلہ میں یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے یہ پیش گوئی کر دی ہے کہ مرزا تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا۔اگر واقعی انہوں نے یہ بات کہی ہے جو ان سے نقل کی گئی ہے تو اس کی نسبت ہمارا ریویو ہو چکا ہے کہ یہ ان کی اصول اسلام اور حکم الہام سے ناواقفی ہے۔وہ اپنی خیالی بات اور حدیث النفس کو وحی الٰہی سمجھنے سے غلطی کھا گئے ہیں۔ایسا ہی اس کہنے میں کہ: کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ان کو دھوکہ لگا ہے۔مناسب ہے کہ وہ اس دعوی سے رجوع کا اشتہار دیں۔اور اس قسم کی پیش گوئی کسی کے حق میں نہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اس بیان میں جواب خط بھی ادا ہوا اور آپ کے فیصلوں کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اب آپکی کتاب حقیقۃ الوحی کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ اور اس پر رائے زنی عمل میں آتی ہے۔

یہ کتاب (حقیقۃ الوحی) جس وقت میرے سامنے پیش ہوئی، میں نے اسی وقت قبل از مطالعہ اس کی نسبت خداداد فراست سے (جس کے آپ بھی اپنے خط میں معترف ہوئے ہیں) اور آپ کی مدت العمری حالت پر قیاس کرنے سے یہ رائے ظاہر کر دی تھی (جس کے اظہار سے آپ کے ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر اور آپ کے خیالات والہامات کے آرگن الحکم کے اڈیٹر مجھے روکتے بھی رہے) کہ اس کتاب میں وہی پرانی باتیں ہوں گی جو براہین احمدیہ، ازالہ اوہام. دافع الوساوس، انجام آتھم وغیرہ تصانیف میں پائی جاتی ہیں۔ اس بات کو دبی زبان سے پریسیڈنٹ ڈیپوٹیشن مولوی محمد احسن نے مان لیا اور یہ کہا تھا کہ: ہاں وہی باتیں۔ پھر جب میں نے اس کو پڑھا تو میرا وہ ریویو جو فراست وقیاس سے کیا تھا، صحیح نکلا اور معلوم ہوا کہ اس کتاب کو نئی صورت میں نئے نام سے شائع کرنا صرف ناواقف لوگوں کو دھوکہ دینا ہے اور اس کتاب میں: ☆ اکثر وہی اکاذیب، وہی مغالطات، وہی دعاوی فارغہ، وہی دلائل واہیہ ہیں، اور وہی نشانات بعینھا و بالفاظھا مذکور ہیں جو پہلے کتب ورسائل مرزا میں پائے جاتے ہیں۔ اور کمتر (وہ ہیں) جو دوسری صورت اور دوسرے الفاظ و پیرائے میں وارد کئے ہیں وہ بھی باصلہ و بنظیرہ ان کتابوں میں موجود ہیں اور ان کا جواب بھی ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں جلد ۱۳ سے ۲۰ تک ادا ہو چکا ہے۔

اس کی مثالیں آپ کے یہ دعوے و بیانات ونشانات ہیں کہ میری دعا یا مباہلہ یا پیش گوئی یا مخالفت کے اثر سے الٰہی بخش مصنف عصائے موسیٰ، منشی سعد اللہ لدھیانوی، مولوی عبدالمجید دہلوی، مولوی رسل بابا امرتسری، مولوی غلام دستگیر قصوری، مولوی ابوالحسن سیالکوٹی، مولوی زین العابدین مدرس عربی مدرسہ حمایت اسلام۔ امریکن الیگزینڈر ڈوئی وغیرہ وغیرہ فوت ہو گئے ہیں، اور میں (مرزا) اب تک اپنے دعوی الہام کے ساتھ زندہ ہوں، اور میرے مال دولت اور جماعت میں ترقی ہے۔ میں اس دعوی میں جھوٹا اور مخالف انکار میں سچے ہوتے تو میں ان کے سامنے مرجاتا، وہ میرے سامنے نہ مرتے۔ ان کا جواب اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ میں ادا ہو چکا ہے کہ موت وحیات محق ومبطل ہونے کی دلیل نہیں، اور نہ مال ودولت وقلت وکثرت ودنیاوی ترقی و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنزل، بیماری وصحت، دلیل حقانیت و بطلان ہے۔ اور آپ کی دعا بد یا مخالفت میں کچھ اثر ہے تو بہت سے آپ کے مخالف جو پانی پی پی کر آپ کو کوستے ہیں، اب تک کیوں زندہ اور ہٹے کٹے دندناتے ہیں؟ اور آپ کی دعا خیر میں کچھ اثر ہے تو جن لوگوں سے آپ پانچ سو روپیہ فیس لے کر دعا کر چکے ہیں وہ اس اثر سے اب تک کیوں محروم ہیں؟ اور آپ کے مباہلہ میں کچھ اثر ہے تو صوفی عبدالحق کیوں اب تک زندہ ہیں اور اپنے حال میں خوش وخرم ہیں؟ جن نئے لوگوں کے اس کتاب میں آپ نے نام گن سنائے ہیں ان میں سے تو ایک بھی ایسا نہیں ہوا جس نے آپ سے مباہلہ کیا ہو۔ آپ اور آپکے آرگن ریویو آف ریلیجنز، الحکم اور البدر، خدا تعالی کا اور مواخذہ واعتراض دنیا کا خوف اٹھا کر، برخلاف واقعہ ان لوگوں کی موت کو آپکے مباہلہ کا اثر ٹھہراتے ہیں۔

اس جواب کی تفصیل اشاعۃ السنہ کی مذکورہ جلدوں میں موجود ہے۔ جس کو سبھی جلدیں میسر نہ ہوں وہ صرف جلد ۱۹ کو صفحہ ۱۱۶ سے ۱۳۲ تک اور جلد ۲۰ کو صفحہ ۱۱۲ سے ۱۴۰ تک ملاحظہ کرے۔ جلد ۱۹ کے صفحہ ۱۱۷ میں مرزا صاحب کی اس نیرنگی کو فروخ تیلی سے (جو ایک ہی تیل کو ایک مشکیزہ سے، اس کو مختلف ٹوٹیاں، لگا کر، نکال دیا کرتا تھا) تشبیہ دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ جو باتیں اس نے ۱۹۰۰ء میں کہی تھیں، وہی باتیں ۱۸۹۱ء میں کہی تھیں، جن کا جواب اس کو مل چکا ہے۔ اب وہی باتیں ۱۹۰۷ء میں کہی ہیں۔

اس مقام میں ایک تازہ اور گرما گرم نیا جواب بھی پیش کیا جاتا ہے کہ اگر اس بات کو صحیح تسلیم کر لیا جائے کہ ان لوگوں کی موت آپ کی دعاء یا مباہلہ کا اثر ہے، تو اس سے آپ کے دعوی کے برخلاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ مثیل مسیح ہونے کے دعوی میں صادق نہیں، بلکہ آپ جیسا خونی وسفاک تو کسی نبی مصلح (ریفارمر) کا نظیر ومثیل نہیں ہوسکتا۔ نبی تو خیر خواہ دشمناں ہوتے ہیں، دشمن ان کو مارتے تو وہ ان کیلئے دعا کرتے۔ ایک نبی کو قوم نے ایسا مارا کہ وہ خون آلودہ ہوگئے۔ آپ چہرہ سے خون پونچھتے اور یہ دعا مانگتے اللھم اغفر لقو می فا نھم لا یعلمو ن

ہمارے مولی وسید خاتم الرسل مکہ والوں سے مایوس ہو کر طائف پہنچے۔ جب طائف گئے کفار فجار اور وہاں کے سفہاء بدکردار نے آپ کو ہنسی میں اوڑا کر دیوار میں دھکیل کر طائف سے نکال دیا تو آپ کو اس غم و الم سے مقام قرن الثعالب میں پہنچ کر غم سے ہوش وافاقہ ہوا تو آپ کی تسلی ودل جوئی کے لئے خدا نے حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرافیل کے ساتھ ایک فرشتہ ملک الجبال کو بھیجا، انہوں نے خدا کا سلام فرخندہ انجام، فرحت وعزت التیام پہنچا کر عرض کیا کہ آپ کی تنگی دل، وغم والم کو دیکھ کر خدا تعالی نے ملک الجبال کو بھیجا ہے، آپ حکم دیں تو یہ جبل بوقبیس اوراس کے ساتھ والا پہاڑ زمین سے اکھاڑ کران کے سروں پر رکھ کران کو کچل ڈالے۔ اس کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایالا یا رب ۔اے خدامیں ایسانہیں چاہتا۔ ان لوگوں میں کوئی تو ایسا بھی نکلے گا جو لا اله الا الله کہے گااور تیری عبادت کرے گا۔

اور حضرت مسیح تو ایسے رحم مجسم تھے کہ وہ فوت ہو جانے کے بعد روز قیامت بھی اپنے مخالفوں کے لئے ،جنہوں نے ان کی دعوت ونصیحت کے مخالف ہوکران کی پرستش کی ہے، دعا مغفرت ہی کریں گے۔ اور یہ کہیں گے: ان تعذ بهم فانهم عباد ك و ان تغفر لهم فا نك انت العزيز الحكيم (اے خدا تعالی اگر تو میری نصیحت کی مخالفت کرنے والوں کو عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر معاف ہی کر دے تو تو غالب حکمت والا ہے)، ایسے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کافروں، نافرمانبرداروں کے لئے دعا مغفرت کی تھی۔ ر ب انهـــم اضللن كثيراً من ... فمن تبعني فا نه مني و من عصا ني فا نك غفور ر حيم ۔

حضرت موسیٰؑ اور حضرت نوحؑ نے اپنے سرکش مخالفین کے لئے بددعا کی تھی تو وہ ایک مدت دراز کے بعد، جب ان کو ان کی ہدایت سے ناامیدی ہوگئی تھی اور خدا تعالی کی طرف سے وحی ہو چکی تھی کہ اب وہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ و او حی الی نو ح انه لن یو من من قو مك ا لا من قد آ من (هود ۔ ع ٤) پہلے تو وہ حضرات بھی قوم کو مدتوں وعظ کرتے رہے اور انکی سختیاں سہارتے رہے اور گالیاں بدگوئیاں سنتے رہے۔ آپ (مرزا) نے تو نبوت کا چارج (عہدہ) لیتے ہی، پہلے ہی صحیفہ آسمانی کے نازل ہوتے ہی، اپنی قوم کو، جن کی ہدایت کے واسطے آپ مبعوث ہوئے تھے، کوسنا اور مارنا شروع کر دیا تھا۔ پھر آپ مثیل مسیح کیوں کر ہوسکتے ہیں؟ یا کسی نبی اور مصلح کے مماثل کیونکر بن سکتے ہیں؟ اگر صرف نام کے مسیح ہونے کا دعوی ہے تو اس نام کے مسیح کے ساتھ لفظ خونی بڑھا دینا اور خونی مسیح کہلانا مناسب ہے کیونکہ جو کوئی آپ کا مخالف ہو اس کے مارنے کو اپنی تبلیغ رسالت اور اس کے اظہار مخالفت سے پہلے ہی اس کو مارنے کے ہتھیار، بددعائیں اور منذر الہام خدا کی طرف سے، آپ ساتھ لائے ہیں۔ پھر جو شخص سینکڑوں مخالفوں سے مرجاتا ہے، اس کو اپنے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام، دعا کا اثر اور اپنی کرامت، آسمانی نشان قرار دیتے ہیں اور جو مخالفوں سے ہنوز زندہ ہیں ان کو منذر الہامات اور انذاری پیش گوئیوں کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ لہذا لقب مسیح بلا اضافہ لفظ خونی آپ کی قہاری شان کے شایان نہیں۔

او مائی اولڈ فرینڈ! آپ کے اس قسم کے الہامات اہل عقل کی نظروں میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ آپ ان سے کس کو ڈراتے ہیں۔ آپ کی ان خونریزیوں اور خون ریزی کی دھمکیوں کے متعلق ایک اور یہ بات بھی آپ کی توجہ وانصاف کے (آپ نہ کریں تو دیگر اہل عقل واہل انصاف کی توجہ کے) لائق ہے کہ آپ کے دعوی الہام و مسیحائیت وغیرہ کے منکر ومخالف سارے جہان میں سبھی لوگ تو ایسے نہیں جو دیدہ دانستہ جحوداً و عناداً انکار کرتے ہوں۔ بلکہ ان میں بہت ایسے بھی ہوں گے جو آپ کے دعاوی والہامات کو صحیح نہ سمجھنے اور ان پر احاطہ علمی نہ کرنے کی وجہ سے ان سے منکر ہوں گے۔ انہیں لوگوں سے آپ نے اس خاکسار کو شمار کیا، چنانچہ اس خط ۲۲ مئی ۱۹۰۷ء میں مجھ پر اسی نیک گمانی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور میں حلفاً کہتا ہوں اور جس قسم کی حلف اور جس وقت جس دن جس مقام میں آپ چاہیں، میں اٹھانے کو تیار ہوں، کہ میں نے ابتداء سے آج تک آپ کا مقابلہ ومعارضہ جحوداًو عناداً نہیں کیا، بلکہ آپ کے دعاوی جدیدہ اور ان کے دلائل مزخرفہ کو، جس کا شروع رسالہ فتح اسلام سے ہوا ہے، اصول وعقائد اسلام کے مخالف سمجھ کر ان سے انکار کیا ہے۔

پھر ایسے لوگوں کے جواب میں، جب وہ آپ سے آپ کے دعاوی کی دلیل اور آپ کے الہامات کا ثبوت طلب کریں، آپ کا یہ کہنا کہ تم میرے الہامات کو نہیں مانتے، افتراء سمجھتے ہو تو تم قسم کھاؤ اور مباہلہ کرو، پھر تم ایک سال تک ہلاک کئے جاؤ گے، مدعی مماثلت حضرت مسیح یا کسی سچے ملہم اور ہادی کے لئے کب جائز و مناسب ہے؟ وہ ہلاک ہو گئے تو آپ سے ہدایت کون پائیں گے اور آپ کی بعثت اور نبوت کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ ایسے لوگوں، غیر معاندوں اور طالبان حق کو تو بحث ودلائل سے اپنے دعاوی سمجھانے مناسب ہیں اور اگر آپ میں روحانی اور برقی طاقت ہے تو ان کی ہدایت روحانی برقی طاقت کی دعائے سحری سے مناسب ہے، نہ خون ریزی اور خون ریزی کی دھمکیوں سے۔

آپ کو مناسب تھا کہ ہماری باتوں اور سوالات کا جواب دیتے، نہ یہ کہ بلا جواب پرانی باتوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکتفا کرتے۔ گزشتہ راصلوۃ آپ آئندہ ہی مرد میدان بنیں اور جن پیش گوئیوں ونشانات کی تعداد آپ کبھی تین ہزار، کبھی تین لاکھ بتاتے ہیں، ان میں سے صرف تین جو بہت مشہور ہیں: ۱۔تولید الہامی فرزند ۲۔نکاح زوجہ آسمانی ۳۔موت آتھم یالیکھرام یا شوہر ثانی زوجہ آسمانی۔ یا ان میں سے صرف ایک جس پر زیادہ یقین واعتماد ہو، پر تحریری یا تقریری بحث کر کے ان کا صادق ہونا ثابت کردیں۔ اگر آپ نے اس ایک یا تین کا منجانب اللہ ہونا اور کلام الٰہی سے اپنا مخاطب اور خدا تعالی کا متکلم ہونا ثابت نہ کیا تو اس پر باقی تین ہزار یا تین لاکھ کا قیاس کر کے ان کا کان لم یکن ہونا آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور اگر ان تینوں کا منجانب اللہ ہونا آپ نے ثابت کردیا تو پھر باقی تین ہزار یا تین لاکھ میں ایک ایک کر کے بحث ومباحثہ کرنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ جملہ پیش گوئیوں اور نشانات کا منجانب اللہ ہونا آپ ثابت کردیں۔ کیونکہ اہل اسلام کے نزدیک مسلم ومقرر ہے کہ کسی سچے نبی یا ملہم کی، جو ہزاروں لاکھوں پیش گوئیوں کے منجانب اللہ ہونے کا دعوی کرے، کوئی ایک پیش گوئی جھوٹی نکلے تو وہ دعوی نبوت میں جھوٹا سمجھا جائے گا اور اس کی نبوت کا بالکل اعتبار نہ رہے گا۔

مگر مشکل اور سخت مصیبت تو یہ ہے کہ زمانہ تالیف کتاب دافع الوساوس سے یہ الہام اس میں درج کر کے یا علی دعھم و زرا عتھم و انصا رھم یعنی اے علی (اپنی ذات اقدس کو مراد بتاتے ہیں) ان کی کھیتی اور مددگاروں کو (یعنی مولویوں اور ان کے مباحث کو) چھوڑ دے، مباحثہ کا دروازہ بند کردیا ہے (گویہ بند کرنا صرف زبانی اور تقریری بحث میں ہے۔ تحریری بحث تو آپ کو بند نہیں ہوئی۔ اپنی اس کتاب حقیقۃ الوحی کو دیکھیں، تحریری بحث ہی پر مشتمل ہے) اور زمانہ قدیم سے اپنے دعاوی کے ثبوت کے لئے آپ نے اسی ایک دلیل کو پناہ یا ہتھیار بنا رکھا ہے کہ:

میرے نشانات کی نسبت قسم یا مباہلہ سے کہو کہ خدا کا کلام نہیں، محض افتراء ہے تو پھر ایک سال کے اندر ہلاک ہو۔،

اس صورت میں فرمایئے آپ کے دعاوی کی صداقت آپ کے ان مخالفوں ومنکروں پر جو معاند نہیں، کیوں کر ثابت ومتحقق ہو۔ حسبۃ للہ و نصحاً لخلق اللہ آپ اس سوال کا جواب ضرور دیں۔ آپ نہ دے سکیں تو اپنی امت کے حکیم مولوی نور الدین صاحب بہادر، یا اپنے وکیل بالخصومۃ ومناظر مولوی محمد احسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب بہادر سے جواب دلوائیں۔

ایک واجب العرض گذارش یہ ہے کہ آپ کے غیر معاند خصوم سے آپ کے اس سوال کا کہ: میرے الہامات کو خدا کی طرف سے نہیں مانتے تو اس ے افتراء علی اللہ ہونے پر قسم کھاؤ اور موت کی سزا پاؤ، بے محل و نامناسب ہونا تو بیان ہو ہی چکا ہے۔ رہے وہ منکر و مخالف جو جحوداً و عناداً آپ کے دعاوی کو حق جان کر اور آپ کے الہامات کو من جانب اللہ مان کر ان سے انکار کرتے ہیں اور وہ ان فرعونی لوگوں کی مانند ہیں جن کے حق میں قرآن میں فرمایا ہے کہ: و جحدوا بها و استيقنتها انفسهم ظلماً و علواً۔ انہوں نے روشن نشانی لاٹھی کا سانپ بن جانے کے من جانب اللہ ہونے کا یقین کر کے عناداً و جحوداً اس سے انکار کیا تھا۔ ان کی نسبت بھی اگر آپ مسیح علیہ السلام کی مثیل ہیں، قسم کھا کر ہلاک ہو جانے کو نشان نہ بنائیں بلکہ ان کے لئے بھی وہی دعا کریں کہ خدا ان کا عناد و جحود دور کرے اور ان کو آپ کا مطیع کر دے۔

ان دونوں فریق کی نسبت یہ گذارش بھی بطور سفارش واجب العرض ہے کہ جو شخص آپ کے الہامات کو من جانب اللہ نہ مانے، محقق ہو معاند، اس کو یہ لازم نہیں کہ وہ آپ کو مفتری علی اللہ ہی قرار دے۔ کیا یہ جائز نہیں ہے کہ وہ آپ کے مقالات و الہامات کی نسبت یہ خیال رکھتا ہو کہ وہ آپ کے دل و دماغ کے خیالات ہیں اور از قسم حدیث النفس۔ مگر چونکہ آپ ظاہراً درسی علوم سے امی ہیں اور فقراء اہل اللہ کی صحبت و ارشاد سے بھی محروم رہے ہیں۔ اور ان کے حالات متعلقات کشف و الہام سن سنا کر یا کتب میں دیکھ کر اس قسم کے بلکہ اس سے بڑھ کر آپ کے دل میں اور آپ کے دماغ میں پیدا ہوئے ہیں، ان کو آپ الہامات سمجھ لیتے ہیں۔ پس جس شخص کا آپ کی نسبت یہ خیال ہو وہ آپ کے مقالات و الہامات کو خدا کی طرف سے نہ مانے تو پھر اس کو عمداً افتراء علی اللہ بھی کیوں کر کہہ سکتے ہیں۔ لہذا اس سوال کو آپ حل کریں ۔

یہ آپ کی کتاب حقیقۃ الوحی پر خاکسار کا مختصر ریویو ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ وہ آپ کے قدیمہ مغالطات کا مجموعہ ہے گو فروخ تیلی کی طرح آپ نے اس کو بصورت دیگر پیش کیا ہے۔

الراقم۔ محمد حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی حکم سیاسی متعلق جہاد وقتل مرتد

ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی اکیسویں جلد میں مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ کا ایک مقالہ بعنوان:

اسلامی حکم سیاسی متعلق جہاد وقتل مرتد

شائع ہوا جس میں ان مسائل پر مرزا غلام احمد اور اس دور کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کی آراء پر ریویو کیا گیا تھا۔ چونکہ اس مقالے کا تعلق رد قادیانیت کے لٹریچر اور تحریک ختم نبوت سے ہے لہذا، اسے ذیل میں مختصراً نقل کیا جاتا ہے۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد اور اس کے ایک حواری نے اس قسم کے مضامین سول وملٹری گزٹ ۷ مئی ۱۹۰۷ء میں شائع کئے تھے جن میں یہ جتایا تھا کہ برٹش گورنمنٹ سے اس کی موجودہ حالت نیوٹریلٹی (عدم مداخلت مذہبی) میں مذہبی جہاد کو ناجائز جاننا خاصۃً اور صرف مرزائی پارٹی کا اعتقاد ہے جس میں مسلمان عموماً اور امیر افغانستان خصوصاً ان کے مخالف ہیں۔ اسی مخالفت کی وجہ سے اس کا ایک مرید کابل میں قتل کیا گیا ہے۔

سید محمد اڈیٹر اخبار الحق کراچی نے ان کے مضامین کو عام مسلمانوں اور خاص کر امیر افغانستان پر غیر شریفانہ حملہ قرار دے کر سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۲ مئی (۱۹۰۷ء) میں ان کا یہ جواب دیا ہے۔ جو دو فقروں میں منقول ذیل ہے:

اول۔ گورنمنٹ کی موجودہ حالت نیوٹریلٹی میں اس سے مذہبی جہاد کرنا تمام فاضل مسلمانوں کے نزدیک ناجائز ہے۔ بلکہ اصول اسلام کے مخالف ہے۔ لہذا مرزا غلام احمد کا یہ الزام عام مسلمانوں پر محض اتہام ہے۔ اور خاص ہز میجسٹی امیر پر، جو برٹش گورنمنٹ کے سچے دوست ہیں، مصالح ملکی کی نظر سے بھی بے جا اور نامناسب ہے۔

دوم۔ مرزا قادیانی کے مرید کا کابل میں قتل کیا جانا اس وجہ سے نہیں ہوا کہ مرزا، گورنمنٹ سے جہاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونا جائز بتا تا تھا، بلکہ وہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ مرزا قادیانی، اسلام سے مرتد ہو کر خاتم المرسلین ﷺ اور کل انبیاء (جن میں حضرت عیسیٰؑ بھی شامل ہیں اور اعتقاد اہل اسلام میں قابل عزت وتوقیر ہیں) کی توہین کرتا، اور ان کو گالیاں دے چکا تھا اور خود مدعی نبوت بن بیٹھا تھا۔ اور اس کی ان باتوں کو تسلیم کرنے کی وجہ سے اس کا وہ مرید (جو قتل کیا گیا ہے) مرتد ہو چکا تھا۔

اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے پھر قلم اٹھایا اور سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء میں ایک مضمون مشتہر کیا جس میں درج ذیل چار باتیں لائق بحث ونظر ہیں۔

۱۔ میں اور میرے مرید، آرتھوڈاکس (راسخ) مسلمان ہیں۔ خدا کو اور رسول کو اور قرآن کو مانتے ہیں ،اس لئے ہم مرتد نہیں ہیں۔ پھر جو ہم کو اسلام سے مرتد قرار دیا گیا ہے اور ہمارے مرید کو قتل کیا گیا ہے تو اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں ہے کہ ہم اس مہدی اور مسیح موعود کے منکر ہیں جو بزور شمشیر اسلام پھیلائیں گے۔ اور اسی بنا پر ہم جہاد کے بھی منکر ہیں جو عام مسلمانوں کے خیال میں مانا گیا ہے۔

۲۔ جو سلوک ہم سے کابل میں کیا گیا ہے یہی سلوک مکہ اور مدینہ اور تمام اسلامی سلطنتوں میں ہمارے ساتھ جائز سمجھا جاتا ہے۔ اور ہماری جانوں اور مال اور مذہب کو بجز سلطنت برٹش گورنمنٹ کسی جگہ امن نہیں ہے اس لئے جیسے ہم اس سلطنت کے خیر خواہ اور دوام قیام کے طالب ہیں، کوئی دوسرا مسلمان نہیں ہوسکتا

۳۔ ہم مسلمانوں کے اس مقدس مسئلہ کو کہ مہدی ومسیح آئیں گے اور بزور شمشیر اسلام پھیلائیں گے، خطرناک سمجھتے ہیں اور یہی مسائل سرحدی مسلمانوں کی تباہی کے باعث ہوتے ہیں جب جاہل لوگوں کے دلوں میں ایسے خیال جگہ پکڑ لیتے ہیں تو بجز اس کے کہ کوئی شخص مہدی ہونے کا دعویٰ کرے اور تلوار ہاتھ میں لے، تعصب کی آگ شعلہ زن ہو جاتی ہے۔ جاہلوں کی کثیر تعداد اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ لہذا ہم کہتے ہیں کہ یہ اعتقادات غلط ہیں، مذہب اسلام کی صادق اور روشن تعلیم کی موجودگی میں کسی جہاد کی ضرورت نہیں ہے۔ مسلمانوں میں جو دانا ہیں وہ ایسے اعتقادات کو آہستہ آہستہ چھوڑتے جاتے ہیں۔

۴۔ میں یہ نہیں کہتا کہ راسخ مسلمانوں سے جو ہمارے مخالف ہیں، وہ حکومت کے وفادار نہیں ہیں۔ وہ وفادار تو ہیں، لیکن اگر وہ ایسے اعتقادات کو چھوڑ دیں تو زیادہ بہتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! میں (محمد حسین) ان دونوں (سید محمد اور غلام احمد کے) خیالوں پر منصفانہ محاکمہ کرنا چاہتا ہوں۔

جو کچھ سید محمد اڈیٹر الحق نے کہا ہے، سچ اور بالکل صحیح ہے۔ اس کے فقرہ اول کی صداقت پر ایک تو میرا رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد شاہد عدل ہے۔ دوسرا گواہ اس سے پیشتر کا رسالہ ڈاکٹر سر سید احمد خان بجواب رسالہ ڈاکٹر ہنٹر ہے۔ ان دونوں کے ہوتے تیسرے گواہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ رسالہ سر سید احمد خان امید ہے ناظرین کے ملاحظہ سے گذرا ہوگا۔ اگر اس کی ضرورت ہو تو وہ بھی حاضر ہے۔

اور اس کے فقرہ دوم کے پہلے حصہ کی (کہ اس کے مرید کو مرتد قرار دے کر قتل کیا گیا ہے) صداقت پر خود مضمون مرزا کا فقرہ دوم ناطق گواہ ہے۔ رہا اس کا پچھلا حصہ (کہ اس کو انبیاء کی توہین و دشنام دہی اور دعوی نبوت کی وجہ سے مرتد قرار دیا گیا ہے، نہ مسئلہ جہاد کی وجہ سے)، اس کی صداقت پر بھی دو گواہ ہیں۔ ایک مرزا غلام احمد کی تصانیف جن میں اس نے نبوت کا دعوی کیا اور نبی آخر الزمان ﷺ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی ہے، جو اس کے اپنے الفاظ سے یہاں نقل کی جاتی ہے۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۳۳ میں وہ لکھتا ہے:

خدا تعالیٰ نے اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔

اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵ میں حضرت مسیح کا ذکر کر کے اس نے کہا ہے:

آپ کی عقل موٹی تھی، آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کی اکثر عادت تھی، جس پر یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے، آپکو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

اور اس ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۷ میں لکھا ہے:

آپ (یعنی مسیح) کا خاندان نہایت پاک مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں ... تھیں، کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں کی طرف میلان، اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔

اور رسالہ دافع البلاء کے صفحہ ۱۳ میں کہا ہے:

میں اسرائیلی مسیح ابن مریم سے شان میں بڑھ کر ہوں۔

دوسرا گواہ ایک معزز عہدہ دار سلطنت کابل (جو اس دربار میں، جس میں مریدِ مرزا پر مرتد ہونے کا حکم لگایا گیا تھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل وشریک تھا) کی دستخطی تحریر ہے جو مضمون سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۸ مئی کو پڑھ کر اس نے میرے پاس پشاور سے ارسال کی ہے۔اس میں وہ عہدہ دار لکھتا ہے: میں خود اس جلسہ میں، جو مسجد شاہی کابل میں ہوا تھا، موجود تھا۔ جہاد کا ذکر مطلق نہ ہوا تھا۔صرف ارتداد کا فتوی دیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل نہ تھا۔اور مرزا (اس کے پیر) نے حضرت مسیح ؑ کے حق میں دشنام وتوہین کے لفظ استعمال کئے تھے۔

میں کہتا ہوں ایسے مرتد کو جو نبیوں کو گالی دے اور انکی توہین کرے، قتل کرنے کی فلاسفی اور پولٹکل وجہ یہ ہے کہ اسکے ان افعال سے تمام اہل المذہب میں اشتعال پیدا ہو کر اس سے کشت وخون ونقض امن عامہ خلائق کے وقوع کا اندیشہ ہوتا ہے۔اسی وجہ سے اسلام میں ایسے فتنہ انداز مرتد کو قتل کرنے کا حکم ہے۔جیسے کہ دنیا کی تمام سلطنتوں میں بادشاہوں کی اہانت کرنیوالوں اور بغاوت پھیلانے والوں کو پھانسی یا عبور دریائے شور کا حکم دیا جاتا ہے۔

اس قتل کی وجہ صرف مذہبی مخالفت یا ایک جزئی حکم جہاد سے انکار نہیں ہوسکتی۔اگر یہ وجہ ہوتی تو کوئی مخالف مذہب، مسلمان بادشاہوں کی تلوار سے نہ بچتا اور ان کے ماتحت رعایا میں امن وآزادی سے نہ رہ سکتا۔ حالانکہ شروع اسلام سے اس وقت تک اسلامی سلطنتوں کے ماتحت غیر اسلامی لوگ برابر امن وآزادی سے رہتے چلے آئے ہیں امیر افغانستان ہی کی سلطنت کو دیکھو کہ اس میں ہندو، عیسائی، ارمنی وغیرہ، مسلمانوں کی طرح امن وآزادی سے عیش بسر کر رہے ہیں۔حتی کہ ساٹھ ستّر ہندو شاہی دربار میں شرف یاب ہیں۔اس ملک ہندوستان میں ہز میجسٹی (امیر حبیب اللہ) تشریف لائے تو اس ملک کے ہندؤوں اور عیسائیوں سے بھی اسی سلوک سے پیش آئے جیسے مسلمانوں سے پیش آئے۔عید کے شاہی دربار دہلی میں جیسے مسلمان رؤساء مدعو ومشرف ہوئے، ویسے ہی ہندو رؤساء مدعو ہوئے۔ ہندؤوں کے معابد ومشاہد کی بھی امیر نے ایسے ہی داد دہش سے اعانت وعزت کی جس سے مسلمانوں کی مساجد ومشاہد وسکولوں اور کالجوں کی۔

(امیر حبیب اللہ والی افغانستان نے اس دورہ ہندوستان میں جامع مسجد پشاور کی مرمت کیلئے دس ہزار روپیہ، سرہند میں مجدد الف ثانی ؒ کے مقبرے کو ایک ہزار روپیہ اور وہاں گوردوارہ کو دوسو روپیہ دیا۔علی گڈھ کالج کو بیس ہزار روپیہ یک مشت کے کرنسی نوٹ اور چھ ہزار روپیہ نقد پیشگی بابت سن رواں، یعنی ۱۹۰۷ء، عطا کیا۔دہلی میں خواجہ نظام الدین ؒ اولیاء کے مقبرے پر ۲۲۔اشرفیاں اور دو روپیہ نذر کئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سلطان بختیار اوشی ؒ کے مزار پر ۲۴ اشرفیاں نذر کیں۔ جوگ مایا پر چھ سو روپیہ دیا۔ اجمیر میں خواجہ معین الدین ؒ کے مزار کے دیوان کو پانچ سو روپیہ، متولی کو پانچ سو روپیہ اور پانچ سو روپیہ مدرسہ اسلامیہ اجمیر کو دیا۔ ایک ہزار روپیہ مول چند کے مندر کو دیا۔ دہلی عیدگاہ کے پیش امام کو دو ہزار کا خلعت دیا اور سید محمد امام جامع مسجد کو دو ہزار روپیہ کا خلعت عطا کیا۔ شاہی مسجد لاہور کے امام کو ایک ہزار روپیہ کا خلعت عطا کیا۔ امرتسر میں دربار صاحب کو ایک ہزار دو سو پندرہ روپیہ دیا، خدام کو متعدد عطایا عنایت کئے اور خالصہ کالج کو چھ ہزار روپیہ دیا۔ اسلامیہ کالج لاہور کو چھ ہزار روپیہ سالانہ عطیہ سابقہ کے علاوہ چھ ہزار سالانہ مزید یتیموں کی پرورش کیلئے مقرر فرمایا اور بیس ہزار روپیہ تعمیر کالج کیلئے عطا کیا۔ منقول از حصہ سوئم حیات لودی معروف بہ شوکت افغانی ص ۲۱۷ تا ۲۴۵۔ بہاء)

اور جو کچھ مرزا غلام احمد نے اپنے مضمون میں کہا ہے اس میں سے صرف فقرہ دوم تو صحیح ہے جو خیال سید محمد کا مصدق ہے اور ہمارا بھی اس پر صاد ہے کہ بے شک آپ کو بجز سلطنت برطانیہ کہیں جائے امن نہیں ہے کیونکہ آپ کے مذہبی خیالات روئے زمین کے مسلمانوں کے مخالف ہیں۔ اور باقی تینوں فقرے مضمون سے محض خلاف واقعہ اور بالکل غلط و سراسر مغالطہ ہیں۔

پہلے فقرے میں جو اس نے کہا ہے کہ ہم خدا، اور رسول و قرآن کو مانتے ہیں، ہم کو مرتد کہنا صرف اعتقاد آمد مسیح و مہدی سے انکار کی وجہ سے ہے، وہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ مرزائی پارٹی کا بظاہر خدا و رسول و قرآن کو ماننا ایسا ہے جیسا کہ اس کے تمام مخالف مسلمانوں کا سچے دل سے خدا و رسول اور قرآن کو ماننا۔ و معہذا جیسا کہ مرزا غلام احمد ان سب مسلمانوں کو کافر و مرتد سمجھتا ہے اور اپنی پارٹی کا ان سے میل جول رکھنا، اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں رکھتا۔

ان دنوں اس نے کتاب حقیقۃ الوحی شائع کی ہے تو اس کے صفحہ ۱۲۸ میں ایک بڑے پکے مسلمان ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کو جو خدا اور رسول و قرآن کو مانتا ہے، صرف اس جھوٹے بہانہ سے کہ وہ رسول کے ماننے کو ضروری نہیں جانتا، مرتد قرار دیا ہے، جس کا جھوٹ ہونا ڈاکٹر عبدالحکیم نے اخبار وطن مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء میں شائع کر دیا ہے۔ ایسا ہی اگر تمام مسلمانوں نے ان سچے اور واقعی عذرات سے کہ مرزا خود مدعی نبوت بن بیٹھا اور انبیاء کی توہین کرتا ہے، اس کو مرتد قرار دیا تو یہ کون سی شکایت کا محل ہے۔ اور اس حکم ارتداد کو آمد مہدی و مسیح سے انکار پر مبنی کیوں ٹھہرایا گیا ہے؟ کیا مرزا کے سوائے آمد مسیح و مہدی سے منکر اور کوئی مسلمان نہیں ہے؟ اور اگر ہے تو کیا اس پر حکم ارتداد لگایا گیا ہے؟ ہم بہت سے مسلمانوں کی نشان دہی کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو مرزا کی مانند آمد مسیح و مہدی کے منکر ہیں۔ اور وہ راسخ مسلمانوں کے نزدیک کافر و مرتد قرار نہیں دیئے گئے بلکہ صرف بدعتی وغیرسنی قرار دیئے گئے ہیں۔

مسلمانوں کا ایک قدیم فرقہ جہمیہ اور بعض معتزلہ مسیح کی آمد سے منکر چلے آئے ہیں چنانچہ شرح صحیح مسلم کے صفحہ ۴۰۳ میں منقول ہے۔ اور معتزلہ کے انکار حیات مسیح کو (جو آمد کیلئے شرط ہے) مرزا نے بھی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۰ میں نقل کیا ہے۔ پھر ان لوگوں کو کوئی راشد مسلمان اس انکار کی وجہ سے مرتد قرار نہیں دیتا۔ امام مہدی کی آمد کے متعلق احادیث سے ایک بڑے مورخ اور سنی محدث ابن خلدون نے کتاب العبر فی دیوان المبتداء و الخبر میں انکار کیا ہے۔ اس کو بھی اس انکار کے سبب کسی نے مرتد نہیں کہا۔ دور نہ جاؤ۔ اس زمانہ کے معتزلہ (نیچریہ) سرسید احمد خان اور ان کے فالورز Followers نے مسیح اور مہدی دونوں کے آنے سے انکار کیا ہے۔ ان کو اس انکار کی وجہ سے مرتد نہیں سمجھا گیا۔ پھر اس انکار کی وجہ سے راشد مسلمانوں کا مرزا غلام احمد اور مرزائیوں کو مرتد قرار دینا کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟

مذہبی جہاد کی نسبت کسی پڑھے لکھے راشد مسلمان کا یہ خیال نہیں کہ وہ جبراً اور بزور شمشیر اسلام پھیلانے کے لئے ہے بلکہ تمام واقف کار مسلمانوں کے نزدیک مذہبی جہاد صرف ڈی فینسو Defensive ہے۔ پھر اس سے انکار کی وجہ سے مسلمانوں کا مرزا غلام احمد کو مرتد سمجھنا کیونکر ممکن ہے۔

فقرہ سوم میں جو مرزا نے کہا ہے وہ بھی محض غلط اور مغالطہ ہے۔ مذہبی جہاد کی نسبت جو کچھ واقف کار مسلمانوں کا خیال ہے، وہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ مسیح موعود اور امام مہدی کے آنے کے متعلق بھی واقف کار مسلمانوں کا خیال یہ ہرگز نہیں ہے کہ وہ بزور شمشیر اسلام پھیلانے کیلئے آئیں گے۔ مسیح ابن مریم کی نسبت صحیح بخاری کے صفحہ ۴۹۰ میں مسیح کی نسبت صاف آچکا ہے یضع الحرب (یعنی جب وہ آئیں گے، لڑائی جہاد کو موقوف کردیں گے) جسکی وجہ یہ ہے کہ وہ صرف آسمانی نشانات و کرامات سے تمام زمین میں دین اسلام کو پھیلا دیں گے۔ تمام زمین پر کافر ایک بھی نہ رہے گا اور جب کافر کوئی نہ رہا تو پھر جہاد کس سے ہوگا۔ اور چونکہ امام مہدی کی آمد بھی اسی زمانہ میں ہوگی لہذا وہ بھی بحکم حدیث مذکور، جہاد کے ذریعہ نہیں بلکہ روحانی و آسمانی برکات سے اسلام پھیلائیں گے۔ یہی بات مرزا نے خود مسیح موعود مہدی مسعود بن کر اپنے لئے تجویز کرلی تو پھر اگر یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتقاد مسلمانوں کا واقعی اور اصلی مسیح اور مہدی کی نسبت ہو تو پھر ان کی آمد کا اعتقاد کیوں خطرناک بتایا جاتا ہے ۔ بناء علیہ مسیح موعود اور مہدی کی آمد کا اعتقاد کسی خطرہ کا محل نہیں ہے ۔ ہاں بجائے اس کے محل خطرہ آپ جیسے لوگوں کا دعوی مسیحائیت ومہدویت ہے جو نہ واقعی مسیح موعود ہیں اور نہ اصلی مہدی ۔ اور کسی قسم کی کرامات اور آسمانی برکات اپنے ساتھ نہیں رکھتے اور پھر خود ہی مسیح موعود اور خود ہی مہدی مسعود بن بیٹھے ہیں ۔

چوتھے فقرہ میں جو کچھ مرزا نے کہا ہے اس میں بھی بالکل مغالطہ سے کام لیا ہے ۔ راسخ مسلمان رعایا کو پہلے تو اس نے گورنمنٹ کا وفادار تسلیم کیا اور پھر اس میں بھس ملا دیا ہے کہ اگر وہ اعتقادات مہدی ومسیح کو چھوڑ دیں گے تو پورے وبہتر وفادار بنے گی ... اس کے مقابلہ میں مسلمان مرزا کی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب کہ تم دافع الوساوس کے صفحہ ۱۰۶ میں صاف لکھ چکے ہو کہ : جب انسان خدا تعالی کا نافرمان ہو جاتا ہے تو اس کی ملک اصل مالک (خدا) کی طرف عود کرتی ہے اور پھر اس مالک حقیقی کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو بلاتوسط رسل ، نافرمانوں کے مالوں کو تلف کرے اور ان کی جانوں کو معرض عدم میں پہنچا دے ۔ یا کسی رسول کے واسطے سے یہ تجلی قہری نازل فرماوے ، ایک ہی بات ہے ۔

اور تمہارے نزدیک گورنمنٹ بھی بلحاظ مذہب خدا کی نافرمان ہے ۔ اسی واسطے تم نے اپنے انگریزی اشتہاروں میں گورنمنٹ کو اپنے مذہب کی طرف بلایا ۔ اور عذاب اخروی سے ڈرایا ہے ۔ لہذا اس عبارت میں آپ نے اس امر کو جائز رکھا ہے کہ خدا چاہے تو تمہارے ذریعہ گورنمنٹ کی جان و مال کو تلف کر دے اور یہی بعینہ جہاد کا مفہوم اور اس کا لازمی نتیجہ ہے ۔...

(مولانا محمد حسین بٹالوی کہتے ہیں کہ میرا) یہ مضمون سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ جولائی (۱۹۰۷ء) میں درج ہو کر شائع ہوا تو مرزا کی پارٹی میں کھل بلی مچ گئی اور ۲۱ جولائی کو ان کے ہیڈ کوارٹر قادیان میں ایک جنرل میٹنگ ہوئی جس میں شور وغل برپا ہو گیا ۔ کوئی کہتا اس کا جواب سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کیا جائے ۔ اس کو یہ جواب ملا کہ سول اس کو نہیں چھاپے گا ۔ کوئی کہتا اس کے جواب سے بالکل سکوت اختیار کرنا چاہیے ۔ اس پر مرزا جی نے خوف زدہ ہو کر یہ اعتراض کیا کہ اس صورت میں گورنمنٹ ہم پر بدظن ہو جائے گی ۔ اور آخر یہ قرار پایا کہ اسکے جواب میں ایک مستقل پمفلٹ چھپوا کر اعلی افسران گورنمنٹ کے پاس بھیج دینا چاہیے ۔ اور محمد احسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امروہی یا حکیم نورالدین کو یہ کام سپرد ہوا کہ نواب بھوپال کی تالیفات جمع کر کے ان سے آمد مہدی کے متعلق خیالات نواب کو نقل کر کے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ چونکہ راقم مضمون (محمد حسین) نے نواب صاحب کو امام و پیشوا تسلیم کیا ہوا ہے، لہذا اسکا اعتقاد بھی آمد مہدی کی نسبت وہی ہوگا جو نواب صاحب نے ظاہر کیا ہے۔

یہ حال تشویش اور ارادہ جواب نویسی اس پارٹی کا سن کر خاکسار نے مرزا جی کے نام اس مضمون کا خط لکھا کہ اگر اس مضمون کا جواب آپ لکھنا چاہیں تو خاکسار آپ کی مدد کرنے کو حاضر ہے۔ نواب صاحب کی تالیفات سے جو کتاب مطلوب ہو، خاکسار سے مستعار طلب کریں۔ اور میرا رسالہ اشاعۃ السنہ (جس میں نواب صاحب کے خیالات پر بحث ہے اور وہ اردو و انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہو چکا ہے) قیمتاً طلب کریں۔ اس خط کے روانہ ہو جانے کے بعد مرزا جی کے آرگن اڈیٹر الحکم بٹالہ آئے اور وہ خاکسار کا رسالہ جہاد اردو فارسی معہ نقل سرٹیفکیٹس لے گئے۔ دیکھئے ان کا پمفلٹ کب شائع ہوتا ہے (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ ص ۳۴۵۔۳۵۷ مختصراً)

....

کھلی چٹھی بنام مرزا غلام احمد قادیانی

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک مضمون انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور میں لکھا یا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان خونی مہدی کے قائل ہیں اس لئے ان سے خطرہ ہے اور میں جہاد کا مخالف ہوں میرا مرید عبداللطیف کابل میں اسی لئے مارا گیا کہ جہاد کو منع کرتا تھا۔ اس کے جواب میں مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون اسی انگریزی اخبار میں لکھایا جس کا خلاصہ تھا کہ تم جھوٹ کہتے ہو مسلمانوں کی کسی صحیح روایت میں ہے کہ مسیح اور مہدی جنگ کریں گے، بلکہ وہ معجزات و کرامات سے اشاعت اسلام کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور عبد للطیف جہاد کے سبب سے نہیں مارا گیا بلکہ تمہاری نبوت کا ذبہ کی تصدیق اور حضرت مسیح کی توہین کرنے سے مارا گیا۔اس کے متعلق مولانا صاحب کی یہ چٹھی بغرض درج کرنے کے آئی جو درج ذیل ہے۔

مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں: میرے مضمون مندرجہ سول ملٹری گزٹ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء سے جو تشویش (کھلبلی) آپ کی پارٹی (اہل لاہور اور قادیان وغیرہ) میں پھیل گئی مجھ کو اس کا علم ہو گیا۔

اس تشویش کی موجب آپ کی ذات اور آپ ہی کا قلم ہوا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں مدت سے خاموش تھا آپ ہی کے آرگن الحکم کی تحریک سے میں نے ایک نصیحت نامہ ۱۷ مئی کو آپ کے نام لکھا۔اس کے جواب میں آپ نے ۲۲ مئی کے خط میں دجل وجدل سے کام لیا اور اس کے ساتھ ایک پر از دجل وجدال کتاب حقیقۃ الوحی میرے پاس بھیج دی۔پھر اسی پر اکتفانہ کر کے ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء کے سول ملٹری گزٹ میں آپ نے ایک ایسا مضمون شائع کر دیا جس سے تمام مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے صادق دوست ہز میجسٹی امیر افغانستان پر سخت بے رحمانہ اور غیر شریفانہ اور برخلاف واقعہ حملہ کیا جس سے کروڑوں مسلمانوں کا دل دکھایا

وہ خط اور یہ مضمون دیکھ کر حمیت حق اور حمایت اسلام اور ایک بادشاہ اسلام مجھے باعث ومحرک ہوئے کہ میں اس دجل وجدل پر گورنمنٹ اور اسلامی پبلک کو آگاہ کر دوں۔اور حدیث نبوی الدین النصیحة لله و رسوله و لآئمة المسلمين و لعامتهم عمل میں لاؤں۔بناء علیہ اس خط ۲۲ مئی کے جواب میں میں نے ایک کھلی چٹھی ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء کو لکھی جو زیر طبع ہے اور اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ میں درج ہو کر عنقریب ملاحظہ سے گذرے گی انشاءاللہ تعالی۔اور مضمون مذکور سول ملٹری کے جواب میں ایک آرٹیکل اڈیٹر سول ملٹری گزٹ کو مخاطب کر کے شائع کیا جو ۲۱ جولائی کو مرزائی کمپنی کے اخص ارکان کی مجلس میں بمقام قادیان پڑھا گیا۔اس مجلس میں اس آرٹیکل کے پڑھے جانے سے وہ شور وغل پیدا ہوا جو ہرقل قیصر روم کی مجلس میں آنحضرت ﷺ کے خط پڑھے جانے سے پیدا ہوا تھا اور ان لوگوں کے ہوش وحواس کو اس آرٹیکل نے پراگندہ کر دیا۔اور لیجو، پکڑیو، بچالو، سنبھالو کا نعرہ بلند ہوا۔کوئی کہتا سول ملٹری گزٹ میں اس کا جواب شائع ہونا چاہیے۔کوئی بدحواس کہتا کہ راقم آرٹیکل پر مباہلہ کا تیر چلانا یا گولہ مارنا چاہیے کوئی سراسیمہ وخوف زدہ کہتا اس کے جواب میں کچھ بھی مشتہر نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہیے بلکہ محض خاموشی اختیار کرنی چاہیے جس پر حضرت اقدس کمپنی کے افسر نے یہ فرمایا کہ اس صورت میں گورنمنٹ ہم پر بدظن ہو جائے آخر اس تجویز پر اتفاق رائے ہوا کہ پمفلٹ شائع کر کے معزز افسران گورنمنٹ کے پاس بھیج دینا چاہیے اور یہ کام مولوی محمد احسن یا حکیم نورالدین کے سپرد ہوا کہ نواب صاحب بھوپال کی تالیفات جمع کر کے ان میں سے نواب صاحب کے خیالات متعلق آمد خونی مہدی نکال کر یہ ثابت کرنا چاہیے کہ راقم آرٹیکل مذکور نے نواب صاحب کو اپنا امام و پیشوا مانا ہوا ہے لہذا یہ بھی گویا خونی مہدی کا قائل ہے۔

حاضرین مجلس میں ایک اجنبی آدمی بھی تھا اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہیں تو پھر وہ کیوں اور لوگوں سے رائے اور مدد لیتے ہیں، اور کیوں اس بات میں خدا تعالی سے حکم نہیں پوچھ لیتے۔ اور نیز اگر وہ خدا کی طرف سے ہیں تو گورنمنٹ کی بدگمانی کی کیوں پرواہ کرتے ہیں۔ مگر اس خوف زدہ حواس باختہ کمپنی نے اس اجنبی کی رائے کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور یہی رائے پاس ہوگئی کہ اس آرٹیکل کے جواب میں پمفلٹ ضرور شائع ہونا چاہیے۔ خاکسار نے یہ حال سن کر پہلے اسکو زبانی ایک طالب علم راست گو کے پیغام بھیجا اور اب اس کھلی چٹھی کے ذریعہ یہ پیغام دیتا ہوں کہ اگر مولوی محمد احسن صاحب یا کسی اور صاحب مددگار مرزا جی کو میدان مقابلہ میں قلم اٹھانے اور اس آرٹیکل کے جواب میں پمفلٹ کے شائع کرنے کا حوصلہ ہو تو یہ خاکسار.... اس کا مواد وسامان بہم پہنچانے کو حاضر ہے وہ تصانیف نواب صاحب سے جو رسالہ چاہیں خاکسار سے مستعار طلب کریں اور جس نمبر رسالہ اشاعۃ السنہ میں نواب صاحب کے خیالات کا بیان اور ان پر بحث ہے وہ اردو انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں ان کو بارسال قیمت جو روٴساء سے لی جاتی ہے (جن میں مرزا صاحب بھی شامل ہیں کیونکہ وہ امت جدیدہ کے اعلی رئیس وفرمانروا ہیں اور تمام رئیسوں کے برابر آمدنی رکھتے ہیں) ارسال کر کے طلب کریں۔ پھر پمفلٹ تیار کریں اور ثابت کریں کہ آمد مہدی کے منتظر اور معتقد سب کے سب باغی سرکار انگلشیہ ہیں اور اس کا جواب اس خادم الاسلام والمسلمین اور ایڈوکیٹ اہل حدیث سے لیں اور اس کا لطف حاصل کریں اور مزہ چکھیں

اس چیلنج کے ساتھ اس کمپنی کو یہ نصیحت کرنا بھی ہمارا فرض ہے کہ وہ خام خیال اور سودائے محال کو اپنے دماغوں سے نکال پھینکیں کہ وہ اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں تمام مسلمانان معتقدین آمد مہدی کو باغی ثابت کر دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اوراس میں عہدہ برآ ہوں گے۔ پندرہ برس میں پہلے ان سے اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں کیا ہوا جو آئندہ ہوگا لہذا اپنی خیر چاہتے ہو تو وہ اسی اجنبی کی رائے پر کار بند ہو کر بس چپ ہی ہو رہو اوراس رباعی پر عمل کرو

آنانکہ چشم برگل تحقیق واکنند   از ہرچہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند

درمبحثے کہ غیرخموشی علاج نیست۔ پھر   ہرزہ است تکیہ بچون وچرا کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اگست ۱۹۰۷ء ص ۵۔۶)

بجواب محمد احسن امروہی

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ:

مولوی محمد احسن امروہی کے خط کا جواب، اوراڈیٹر بدر والحکم کی غلط گوئی کا ردّ باصواب،

کے عنوان سے لکھتے ہیں:

جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی آج کل خط وکتابت قادیانی پارٹی سے ہو رہی ہے مولوی صاحب موصوف نے ایک مضمون لاہور کے انگریزی اخبار میں چھپایا تھا اس مضمون سے قادیانی پارٹی بہت کھسیانی ہو رہی ہے کیونکہ جو کچھ منصوبے وہ آج تک طفل تسلیوں کی طرح دل میں ٹھانے ہوئے تھے کہ مولوی صاحب آخر کار ہماری طرف رجوع کر آئیں گے اس مضمون سے تمام ملیامیٹ ہو گئے۔ اس پر مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے مولوی صاحب کو خط لکھا کہ آپ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں تو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کو کیوں کافر نہیں کہتے حالانکہ دونوں کا دعوی یکساں ہے۔ نیز مرزائی اخباروں میں لکھا گیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے بھی رجوع کیا ہے جو کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح جنگ نہیں کریں گے ان سب باتوں کا جواب مولوی صاحب دیتے ہیں (اڈیٹر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پرانے دوست مولوی محمد احسن صاحب: میں نے آپ کا خط مورخہ ۲۲ جولائی مندرجہ بدر ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء کمال تعجب وافسوس سے پڑھا۔ اس خط میں آپ نے میرے مضمون ۱۶ جولائی پر (جو سول ملٹری گزٹ ۱۸و۱۹ جولائی میں شائع ہوا) دو ناروا الزام (ایک قطعی دوسرا شرطی) قائم کیے ہیں جن میں آپ نے علم وفہم وخدا ترسی وحق گوئی سے کام نہیں لیا

آپ کا قطعی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب دربارہ نجات اتباع خاتم النبیین ضروری نہیں ٹھہراتا۔ پھر آپ نے (خاکسار کو کہتے ہیں) ان کو اس مضمون (۱۶ جولائی) میں سچا مسلمان تحریر فرمایا ہے۔

آپ کا شرطی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے خط ۱۹ جولائی میں (مولوی نورالدین کے نام جو انہوں نے لکھا ہے اور وہ بدر ۲۵ جولائی میں مشتہر ہوا ہے) یقیناً وہی دعوی وہی عقاید ظاہر کیے ہیں جو مرزا صاحب نے کیے ہیں کہ، میں مسیح موعود ہوں، نبی ہوں، رسول ہوں رحمۃ للعالمین ہوں۔، وعلی ہذا القیاس جن کی وجہ سے آپ نے مرزا صاحب کو کافر مرتد اور واجب القتل قرار دیا۔ اب اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بھی مرزا صاحب کے مانند کافر ومرتد واجب القتل سمجھتے ہیں تو لازم ہے کہ سول ملٹری گزٹ میں اسکا اشتہار کریں اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو ان عقاید اور دعاوی کی نظر سے کافر ومرتد واجب القتل نہ کہیں گے تو یہ بے انصافی ہوگی اور اسصورت میں آپ کو ڈاکٹر صاحب کی بیعت وپیروی لازم ہوگی۔

الزام اول کا جواب یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب آنحضرت ﷺ کا اتباع وایمان اس شخص کے لئے جس کو آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچ چکی ہو ضروری اور شرط نجات جانتے ہیں اور جو شخص اس سے انکار کرے اس کو جہنمی کہہ چکے ہیں اور اخبار وطن ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء میں اس کا اشتہار کر چکے ہیں اور آپ لوگوں کے اس الزام کو محض اتہام قرار دے چکے ہیں اصل عبارت ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا صاحب میں جو نمبر ۱۲ جلد ۲۱، اشاعۃ السنہ میں درج ہو کر عنقریب شائع ہوگی ان شاء اللہ تعالی

الزام دوم کا جواب یہ ہے کہ خاکسار نے مرزا صاحب کے صرف دعوی نبوت ورسالت وغیرہ عقاید کفریہ کو اسلامی حکم سیاسی ہز میجسٹی فرمانروائے افغانستان کا سبب وموجب قرار نہیں دیا بلکہ ان کا انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت مسیح بن مریم کی توہین کرنا اور ان کو گالیاں دینا (جو رعایا اہل اسلام میں پولیٹکل جوش پھیلانے اور نقص امن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامہ خلائق پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے) ہز میجسٹی امیر افغانستان اور اس کی مانند دیگر خودمختار اسلامی فرمانروایان وحکام کے (نہ عوام غیر حکام کے) سیاسی حکم قتل کا موجب قرار دیا ہے

میرے اس مضمون اردو میں جو رسالہ نمبر ۱۲، جلد ۲۱ میں شائع ہوگا مرزا صاحب کو دعوائے نبوت ودیگر عقاید کفریہ کوسبب سیاسی حکم قتل نہیں ٹھہرایا اور نہ کسی پہلی تصنیف یا تحریر میں ایسا پایا گیا ہے تاکہ اس کے مطابق حکم قتل ڈاکٹر صاحب یا کسی اور مدعی ومعتقد کفریات کا الزام قائم ہوسکے۔ مترجم مضمون نے انگریزی ترجمہ میں آپ کے دعوی کو بھی شامل وداخل سبب کر دیا اور خاکسار نے اس دعوی نبوت کو اصل سبب حکم سیاسی مثل (توہین ودشنام دہی پیغمبر) ضمیمہ یا موید (نہ بالاستقلال) سمجھ کو اس کو ترجمہ سے نہ نکالا۔

کوئی شخص ہزار کلمہ کفر بکے پیغمبری کرے یا اور عقاید کفریہ ظاہر کرے وہ سیاسی حکم سلاطین سے قتل تب ہی کیا جاوے گا جب کہ اسکے کفریہ اقوال وافعال سے اسلام کے پولٹیکل نظام میں خلل واقعہ اور نقص امن عامہ خلائق وقوع میں آنے کا اندیشہ ہو۔

اقوال افعال وعقاید کفریہ کا موجب کفر ہونا بھی اسی صورت میں تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ان عقائد کا معتقد اور ان دعاوی کا مدعی عمداً وعناداً ایسے عقاید کا اظہار وارتکاب کرے اور اگر وہ اس میں کوئی غلطی کرے یا لاعلمی واصول احکام اسلام سے ناواقفی کی وجہ سے اس کا مرتکب ومعتقد ہوگیا ہو یا نفس کا دھوکہ کھا جائے اور حدیث النفس کو وحی الہی سمجھ کر مدعی نبوت یا رسالت بن بیٹھے یا اور کفریات بکنے لگے یا شطحیات زبان پر لاوے تو باوجودیکہ اس کے افعال واقوال وعقاید کو کفر قرار دیا جائے گا اس شخص پر یقیناً فتوی کفر نہ لگایا جائے گا جب تک کہ اصول اسلام سے اس کا جحود وانکار وتکذیب ثابت نہ ہو۔ اس کی تفصیل ہمارے مضمون کفر وکافر میں بضمن جلد ۴۔ اشاعۃ السنہ مطبوعہ ۱۸۸۱ء اور ریویو براہین احمدیہ میں بضمن جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۸۴ء میں ہوچکی ہے اور کسی قدر اس کا تتمہ ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا مندرجہ نمبر ۱۲ جلد ۲۱ میں بیان ہوا ہے جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا ان شاء اللہ تعالی

بناء علیہ ڈاکٹر صاحب اس وقت تک بعض ان دعاوی کے ساتھ جو دعاوی مرزا صاحب کے ہم رنگ وہم سنگ بقول آپ کے ان سے سرزد ہو رہے ہیں ان تاویلات کے ساتھ فتوی کفر سے بچ سکتے ہیں جیسے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب ان کا موجودہ حال کھل جانے سے پہلے ریویو براہین احمدیہ میں بچالئے گئے تھے اور بعض دعاوی میں وہ فتوی کفر سے بایں وجہ بچ سکتے ہیں کہ اصول ومسائل اسلام سے ناواقفی کے سبب حدیث النفس کو وحی الہی سمجھ کر انہوں نے وہ دعاوی کئے ہیں نہ جحوداً و عناداً و تکذیباً بشریعة المحمدیه کما ثبت ذلك کله بالشواهد الواضحة و التجارب الکاملة من صاحبکم المتنبی القادیانی

القصہ ڈاکٹر صاحب نے اگر ایسے دعاوی کئے ہیں تو وہ ابتدائی درجہ میں ہیں اور اجتہاداً بعض کلمات کفریہ زبان یا قلم میں لائے ہیں اور مرزا صاحب انتہائی درجہ پر پہنچ چکے ہیں اور جحوداً عناداً الزام کفر پر جمے ہوئے اور ڈٹے ہوئے ہیں شتان بینهما لہذا ڈاکٹر صاحب قبل از استکشاف اعتقاد و فہمائش وتحقیق وعرض وتاویل اس فتوی کے محل نہیں ہوسکتے جو ہندوستان و پنجاب کے صدہا علماء نے مرزا صاحب کے جحود و عناد کو ان کی تصانیف و تقاریر اور شبانہ روزی بست سالہ اقوال وافعال سے ثابت ومحقق کر کے ان پر لگایا ہوا ہے و مع ہذا ہم ڈاکٹر صاحب سے اس باب میں خط وکتابت کریں گے اور امید ہے کہ اگر انہوں نے دعوی رسالت ومسیحائیت کیا بھی ہوگا اور مرزا صاحب کے ایک خلیفہ چراغ دین جمونی کی (جو آپ ہی کے نقش قدم کی پیروی کر کے پہلے ملہم بن بیٹھا تھا پھر آخر کو آپ سے منحرف ومرتد ہو گیا تھا) طرح آپ ہی کے فیض سے اپنے خیال میں ملہم ہو گئے ہیں اور اپنے احادیث النفس کو الہامات الہیہ سمجھ بیٹھے ہوں تو وہ ہمارے اس مضمون اور کھلی چٹھی کو پڑھ کر ان دعاوی سے دست بردار ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالی۔ اور اگر وہ بھی مرزا صاحب کی طرح آخر کھل کھیلے اور باوجود فہمائش دعوی نبوت ومسیحائیت پر مصر رہے تو محکمہ عالیہ شریعت محمدیہ سے بواسطہ اس کے خادم اشاعۃ السنہ النبویہ کے ان پر بھی وہی فتوی لگایا جائے گا جو مرزا صاحب پر لگایا گیا ہے ان شاء اللہ تعالی

حضرات اڈیٹران بدر والحکم: آپ لوگوں نے جو کچھ بدر ۲۵ جولائی والحکم ۳۰ جولائی میں لکھا ہے محض غلط اور برخلاف واقع ہے آپ لوگوں نے اس میں خود دھوکہ کھایا یا دیدہ دانستہ اوروں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔

مضمون سول میں میرا سابق اعتقاد سے رجوع کرنا تب ثابت ہوتا جب کہ اس سے پہلے میں کسی تحریر یا تصنیف میں یا کسی مجلس میں اس مضمون کے برخلاف اپنا اعتقاد ظاہر کر چکا ہوتا حالانکہ میں نے کسی تحریر میں یا زبانی تقریر میں کبھی اس اعتقاد کا اظہار نہیں کیا کہ حضرت مسیح بن مریم اور ان کے رفیق امام مہدی آئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے تو تلوار چلائیں گے اور دین اسلام کو بزور شمشیر پھیلائیں گے (اسلام بزور شمشیر پھیلانے کے معنی یہ ہیں کہ کافروں کو تلوار دکھا کر دھمکایا جائے کہ یا تو اسلام قبول کرو یا قتل۔ اس قسم کی جنگ تو بیشک کبھی کسی نبی نے نہیں کی اور مولوی صاحب کو اسی سے انکار ہے .... اڈیٹر) جو آج تک کسی ہادی اسلام سے نہیں ہوا ۔ نہ بانی اسلام ﷺ سے اور نہ ان کے خلفائے قائم مقام سے۔ اگر میرے اعتقاد سابق کی نسبت آپ کا یہ دعوی ہے تو بنقل میرے صریح کلام کے اس دعوی کا ثبوت آپ لوگوں کے ذمہ ہے اور اگر آپ لوگوں نے اپنے غلط اجتہاد سے یہ خیال وقیاس کر لیا ہے کہ چونکہ خاکسار اہل حدیث ہے اور احادیث صحیحہ کا فیصلہ اس کا عین مذہب واعتقاد ہوتا ہے اور احادیث صحیحہ میں حضرت مسیح و امام مہدی کا بزور شمشیر اسلام پھیلانا اور کافروں پر تلوار چلا کر ان کو مسلمان بنانا آ چکا ہے لہذا خاکسار کا یہی اعتقاد ہوگا، تو اس صورت میں آپ لوگوں کا اس خیال وقیاس میں صادق ہونا تب ہی مسلّم ہوگا جب کہ آپ ایسی احادیث صحیحہ کو اپنے اخباروں میں مشتہر کر دیں جن میں یہ بیان ہو کہ مسیح و امام مہدی برخلاف سیرۃ نبوی و خلفاء راشدین بزور شمشیر اسلام پھیلائیں گے اور زمین میں خونریزی کر کے کافروں کو مسلمان بنائیں گے۔

جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کی آپ صاحبان پیش کریں گے اسی قدر بحساب فی حدیث ایک اشرفی انعام پائیں گے۔ مگر اس میں یہ شرط ملحوظ رکھنے کے لائق ہے کہ جو حدیث پیش کریں وہ صحیح ہو جس کا معیار ابن الصلاح وغیرہ آئمہ حدیث نے یہ بیان کیا ہوا ہے کہ وہ حدیث کسی کتاب التزام الصحت میں (جیسے بخاری مسلم میں) پائی گئی ہو یا کسی امام حدیث نے اس کو صحیح کہا ہو۔ صرف کسی ایسی کتاب میں جو ملتزم الصحۃ نہ ہو) جیسے کتاب ترمذی وسنن ابی داؤد وغیرہ ہیں) اس حدیث کا پایا جانا کافی نہیں کتب حدیث اور کلام آئمہ حدیث تک پہنچنا آپ لوگوں کو مشکل ہوگا لہذا آپ کیلئے مناسب ہے کہ ایسی حدیث پیش کرنے سے پہلے اپنے ہی امام مہدی زمان اور متنبّی قادیانی کے رسالہ حقیقت المہدی کے ٹائٹل پیج کا ص ۲ ملاحظہ کر لیں جس میں اس قسم کی جملہ احادیث کو غیر صحیح و موضوع قرار دیا۔

اگر اس مضمون کی حدیث آپ لوگوں کو نہ ملے تو اپنے اس خیال غلط اجتہاد کو واپس لے لیں اور اپنے اخباروں میں صاف یہ اقرار مشتہر کر دیں کہ ہم نے جو اڈیٹر اشاعۃ السنہ پر رجوع کا الزام لگایا ہے وہ صحیح نہیں غلط ہے اور غلط فہمی پر مبنی ہے اس الزام رجوع سے ہمارا خود رجوع ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی جواب ان علماء کی طرف سے ہے جن سے آپ لوگوں نے اس رجوع کی بابت استفسار کیا ہے (ہمارا جواب مرقع قادیانی نمبر۴ بابت ستمبر ۱۹۰۷ء میں ملے گا۔اڈیٹر) ازانجملہ جو صاحب اس خاکسار کو اپنا ایڈووکیٹ (وکیل) تسلیم کر چکے ہیں ان کی طرف سے مجھے یہ کہنے کا حق ہے آپ لوگوں نے ان کی کسی تصنیف یا تحریر میں ان کا پرانا یہ اعتقاد دیکھا ہے کہ حضرت مسیح و امام مہدی تلوار چلانے او دنیا میں خون بہانے آئیں گے وازانجملہ جو حضرات مجھے اپنا وکیل نہیں سمجھتے وہ جو جواب چاہیں دیں مگر ان کی خدمت میں مجھے اس قدر عرض کرنے کا حق ہے کہ وہ حضرات جب تک میرا مضمون آسمانی مسیح اور ان کا رفیق مہدی ، جو عنقریب جلد ۲۲۔اشاعۃ السنہ میں شائع ہونے والا ہے ملاحظہ نہ فرمالیں اس درخواست وسوال کا کوئی جواب نہ دیں۔ان کے حق میں یہی آسان اور مناسب ہے کہ وہ بھی اس سوال کی جواب دہی کے لئے خاکسار ہی کو وکیل کرلیں۔اس زمانہ میں اور آج کل کے جھگڑالوؤں سے وکیلوں ہی کے ذریعہ سے اچھی طرح بھگتان ہوتا ہے۔

اور مرزائی پارٹی اور دیگر اہل مذاہب باطلہ جدیدہ کی نبض شناسی اور جواب دہی میں جو ملکہ اشاعۃ السنہ کو حاصلہے وہ دوسروں کو کم حاصل ہے ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

مولوی محمد احسن صاحب آپ حسب وعدہ اس جواب کو اخبار بدر وغیرہ میں مشتہر کردیں

اڈیٹر صاحبان۔آپ بھی اپنا فرض منصبی ادا کریں اور اس مضمون کو درج اخبار کردیں ۔ابوسعید محمد حسین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔اگست ۱۹۰۷ء ص ۶۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانی مسیح اور اسکا رفیق مہدی

ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ کے صفحات ۴۷ تا ۱۵۶ پر درج بالا عنوان سے شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ کا ایک مقالہ شائع ہوا۔ ذیل میں اسے ملخصاً نقل کیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ بتاتے ہیں کہ:

اس مضمون میں ہم کو آسمانی مسیح اور اس کے رفیق مہدی کی نسبت اہل اسلام کا قدیم خیال بیان کر کے یہ ظاہر کرنا مدنظر ہے کہ یہ خیال عیسائی گورنمنٹ کیلیئے خطرناک نہیں بلکہ اس خیال کے برخلاف زمینی مسیح اور اس کے مثیل وہم عصر وہم سیرت مہدی کی آمد کا خیال حکومت انگلشیہ اور ہر ایک گورنمنٹ کیلیئے (اسلامی ہی کیوں نہ ہو) پر خطر ہے۔ اس مضمون میں ان دونوں خیال کی تصویر دکھا کر اور صرف خیال اول کے محل و ماخذ کی تفصیل کر کے ان کے پولیٹکل اثر ونتیجہ پر گورنمنٹ و پبلک کو آگاہ کرنا ہمارا مقصود ہے۔ ان خیالات اور ان کے ماخذ پر مذہبی یا علمی (محدثانہ یا متکلمانہ) بحث کرنا اور اس کے دلائل واصول کا باہم موازنہ ومقابلہ کر کے صحیح خیال کی تصحیح و تائید اور ضعیف خیال کی تضعیف اور تردید کرنا ہمارا مطلوب نہیں ہے لہذا کوئی صاحب ہرگز مجاز نہ ہونگے کہ ہماری اس پولیٹکل بحث کے مقابلہ میں مذہبی علمی بحث چھیڑ دیں اور کسی خیال قدیم یا جدید کے دلائل کی تصحیح یا تضعیف کے درپئے ہو کر اس خیال کا قوی یا ضعیف ہونا ثابت کریں۔..یہی وجہ ہے کہ اس مضمون میں آنے والے مہدی کے متعلق ان احادیث میں ہم کوئی محدثانہ کلام نہیں کریں گے۔ ان احادیث کو جیسی کیسی وہ ہیں بلا کلام نقل کر کے ان کے مضامین سے نتیجہ مطلوبہ نکال لیں گے..

یہ مضمون ۱۸۹۷ء میں تالیف ہوا.مگر بعض پولیٹکل اور مذہبی مصالح کی نظر سے اس کی اشاعت کو غیر ضروری سمجھ کر ملتوی کیا گیا۔ پھر اس مضمون کی اشاعت کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ مرزا غلام احمد کرشن قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جو خود ہی مسیح موعود بن بیٹھا اور خود ہی مہدی معہود) نے اپنی اس پالیسی کی وجہ گورنمنٹ کو یہ بتائی اور قادیانی اخباروں اور اپنی تصانیف میں یہ مشتہر کی کہ عموماً مسلمانوں کا خیال مسیح موعود اور امام مہدی کی نسبت گورنمنٹ کیلئے سخت خطرہ ہے اس لئے میں نے مسلمانوں کے دل و دماغ سے اس خیال کو محو کرنے کیلئے اپنا مسیح و مہدی ہونا (جو گورنمنٹ کی مخالفت کو ناجائز بلکہ مسئلہ جہاد کو حرام مطلق جانتا ہوں) تجویز کیا ہے تا کہ وہ مسلمان جو میرے پیرو ہوں کسی اور مسیح اور مہدی کے منتظر نہ رہیں (جو خونریزی اور جہاد کرے) اور اس خطرناک خیال کا گورنمنٹ کو اندیشہ نہ رہے... مسلمانوں سے صرف اکیلا وہ اور اس کے پیرو خونی مسیح کی آمد سے مسئلہ جنگ و جہاد سے منکر ہیں اور اسی وجہ سے امیر افغانستان نے اس کے دو مریدوں کو قتل کر دیا ہے اور اس کی جان اور اس کے پیروان کی جان و اموال کو کسی اسلامی سلطنت میں امن نہیں ہے۔ یہ باتیں اس نے سول اینڈ ملٹری گزٹ ۷ و ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء میں مشتہر کرائی ہیں اور عموماً مسلمانوں کو بدنام اور محل اتہام و الزام بنانے میں کوتاہی نہ کی تو اس کے حملے کا مجمل جواب خاکسار نے اسی سول اینڈ ملٹری گزٹ کے پرچہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء میں ایسا درج و مشتہر کر دیا جس کے جواب میں اب تک مرزا اور اس کی پارٹی سے کچھ بن نہیں پڑا۔ اور چونکہ اس اجمال کی پوری تفصیل با دلیل میرے اس مضمون میں پائی جاتی ہے لہذا اس مضمون کی اشاعت اس وقت بہت ضروری معلوم ہوئی۔ مگر ہنوز یہ مضمون کاپی نہ ہوا تھا کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی (علیہ ما یستحقہ) اپنے سبھی دعاوی ناتمام اور پالیسیاں ناکام اپنی بغل میں دبا کر راہی ملک عدم ہوا اور مقولہ خس کم جہاں پاک کا صدق متوقع ہو گیا تھا لہذا پھر اس مضمون کی اشاعت کو ملتوی کرنے کا خیال پیدا ہو گیا۔

ہر چند اس مسیح ناکام اور مہدی بے نیل مرام کی موت سے پہلے اس کے نائبین نے رسائل و اخبارات قادیان (ریویو، الحکم۔ بدر) میں ایسے مضامین شائع کئے تھے جس میں تمام اہل اسلام پر وہی حملہ اعتقاد آمد خونی مہدی اور خاص کر اس خاکسار پر تجویز تناقض و تضاد انکار و اعتقاد آمد اصلی مہدی کا الزام دورخی پایا جاتا تھا جس کا جواب باصواب ضروری تھا مگر اس خیال سے کہ جب کہ شہتیر خرابات خانہ افراءات و اتہامات ٹوٹ کر گر گیا ہے تو چھت کی اینٹیں و کڑیاں بھی منتشر ہو جائیں گی، جڑھ اکھڑ گئی ہے تو شاخیں خود بخود خشک ہو جائیں گی، اس حملہ الزام کا جواب دینا اور ان کے مقابلہ میں اس مضمون کی اشاعت کرنا غیر ضروری سمجھا گیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جب کہ مرزا قادیانی کے ان نائبین نے اس مردہ استخوان کو کھڑا کر کے اپنے احمقدام افتادگان کی نظروں میں اس کو زندہ کر دکھایا اور بدست آویز مقولہ عزازیلیہ الاولیاء لا یموتون جو تفسیر عزیزی وغیرہ میں منقول ہے حیات الانبیاء فی وفات الاولیاء کا مضمون اپنی جماعت کے حمقاء کے خیالات میں سجا کر مسیحیت ومہدویت کا ڈھانچہ کھڑا کر ہی دیا اور اس کے خلفاء میں سے ایک کو خلیفۃ المہدی والمسیح بنا دیا اور اس کو لقب امیر المومنین وغیرہ سے ملقب ومخاطب کر دیا اور اس مردہ کو زندہ کر دکھانے کیلئے اس بے تہذیبی و دروغ گوئی وبیہودہ سرائی وژاژ خائی سے کام لیا کہ اس مردہ کی زندگی میں وہ کام نہ لیا تھا، لہذا اب پھر ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ اس مضمون کو چھاپ کر مشتہر کر دیا جائے تا کہ اس سے اس متعارض حملہ اور ناحق الزام کا قلع قمع ہو اور آئے دن جھوٹی مسیحیت وجعلی مہدویت کی ایسی بیخ کنی ہو کہ پھر کوئی جھوٹا مسیح وجعلی مہدی بدست آویز دلائل شرعیہ واحادیث نبویہ مسیح ومہدی ہونے کا نام نہ لے سکے۔ بلا دلیل و بے وجہ بکواس کرنے سے کوئی اہل علم یا اہل قلم روک نہیں سکتا اس کے روکنے کیلئے خدا تعالی کی قہری تجلی ضروری ہے جس نے قادیانی کو دبوچا ہے۔...

اہل اسلام قدیم کا آنے والے مسیح کی نسبت یہ خیال ہے کہ جو کچھ اس نے اپنے مشن کے متعلق پہلی آمد میں کیا، یا جو دوسری آمد میں اس سے وقوع میں آئیگا وہ ازسرتا پا آسمانی اور روحانی تھا اور ہوگا۔ زمینی سازش و تدبیر اور انسانی طاقت وتاثیر کا وہ اثر تھا اور نہ ہوگا۔

آپؑ کی پہلی آمد کے آسمانی نشانات اور روحانی برکات اہل اسلام قدیم کے اعتقاد میں بہت ہیں کہ ازانجملہ بعض قبل ازولادت آپ کی والدہ مریم صدیقہ کی پیدائش کے وقت سے ظہور میں آئے۔ بعض آپؑ کی پیدائش کے وقت اور بعض آپؑ کے زمانہ نبوت میں ظاہر ہوئے۔

ازانجملہ اول، خدا تعالی کا آپ کو ایک مقدس اور بابرکت خاندان سے پیدا کرنا (مرزا جس خاندان سے پیدا ہوا اس کے تقدس سے قادیان، بٹالہ، گورداسپور کے لوگ، جو اس کے باپ بھائیوں کو دیکھ چکے ہیں، بخوبی واقف ہیں۔ مرزا کے باپ کا کوئی سنی مذہب نہ تھا۔ نہ احکام مذہب نہ نماز روزہ حج زکوۃ کا وہ پابند تھا۔ اس کا ایک حقیقی بھائی عیاشی میں اس قدر مستغرق ہو گیا تھا کہ اس کا بدن وخون بگڑ گیا تھا اور ناک بیٹھ گئی تھی۔ ایک بھائی ہلاک خوروں کا پیشوا بن کر مسلمانوں سے الگ ہو گیا تھا۔ ایک اپنے عضو تناسل کو کاٹ کر ہیجڑا بن بیٹھا تھا۔ اس خاندان سے جس پر یہ مصرع صادق آتا تھا: ایں خانہ ہمہ آفتاب است، پیدا ہو کر اس کا دعوی کہ میں مسیح موعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، میں نبی ہوں، میں مہدی ہوں۔ کس قدر لغو تھا۔ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ) اور آپ ؑ کی والدہ مریم صدیقہ کو اچھی قبولیت سے قبول کرنا اور اس کو غیر معمولی طور سے بڑھانا، وہ ایک دن میں اس قدر بڑھتے تھے جیسے اور بچے سال بھر میں بڑھتے ہیں۔

فتقبّلها ربّها بقبول حسنٍ و انبتها نبا تاً حسناً و كفّلها زكر يّا ۔ (آل عمران ع ٤) ۔

كا نت تنبت فى اليوم كما تنبت المولود فى العام ۔ (جلا لين لكهنوى۔ ص ٤٣) ۔

❁ غیر موسمی پھل بہشت سے اس کے پاس بھیجنا جس کو دیکھ کر حضرت زکریا ؑ نے جان لیا کہ خدا تعالی بے موسم پھل بھیجنے پر قادر ہے تو وہ مجھے بڑھاپے میں فرزند دینے پر قادر ہے، تو آپ نے باوجود حالت مایوسی کے خدا سے فرزند کیلئے دعا کی،

كلّما د خل عليها ذكر يّا المحرا ب و جد عند ها رزقاً ۔قال يا مر يم انّى لكِ هذا۔ قا لت هو من عند اللّٰه ۔(آل عمرا ن ۔ ع ٤) ۔ اى ياتينى به من الجنّة ۔ لمّا رأى زكر يا ذلك علم ان القا در على الاتيان با لشىء فى غير حينه قادر على الاتيا ن با لولد على الكبر دعا زكر يا ر بّه ۔ (جلا لين ص ٤٣)۔

❁ کلمہ کن سے آپکے وجود کے ساتھ حاملہ ہونا: قا ل كذ لكِ اللّٰه يخلق ما يشاء (آل عمرا ن) اى من خلق و لدٍ منك بلا اب ۔(جلالين ص ٢٤)

❁ آپکی ولادت کے وقت خشک درخت خرما سے تازہ کھجوریں جھڑنا اور خشک نہر سے پانی جاری ہونا

قد جعل ر بكِ تحتكِ سريّاً ۔ و هزّ ى اليكِ بجذ عِ النخلة تسا قط عليكِ ر طباً جنيّاً (مر يم ع ٢)

سر يّاً نهراً و كان انقطع فجرت النخلة كا نت يا بسة(جلا لين۔ ص ٢٤٣، ٢٤٥)۔

❁ یہودیوں کے طوفان و بہتان کے جواب میں آپ کا گہوارہ میں کلام کرنا کہ میں خدا کا بندہ ہوں، خدا نے مجھے نبی کیا ہے۔

قال انّى عبد اللّٰه آ تا نى ا لكتا ب و جعلنى نبيّاً (مر يم ع ٢) ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکلّم النّاس فی المھد و کھلاً (آل عمران۔ ع ۵)۔

ای طفلاً قبل وقت الکلام۔ (جلالین ص ۲۴۴)

ان آیات واقوال سے صاف ثابت ہے کہ حضرت مسیح کی پہلی آمد آسمانی نشانات وروحانی برکات کا محل تھی اور جو کچھ آپ نے اپنے مشن کے متعلق پہلی آمد میں کیا آسمانی تائید سے کیا، نہ زمینی تدبیر سے...ایسی ہی آپ کی دوسری آمد آسمانی نشانوں اور روحانی برکتوں کا محل ہوگی۔ اہل اسلام قدیم یہ یقین رکھتے ہیں کہ قیامت کے قریب حضرت عیسی بن مریم آسمان سے دوفرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر ایک سفید منارہ کے قریب دمشق کی شرقی جانب میں اتریں گے اور زمین میں عدل، امن، راستی اور دین کی روشنی پھیلائیں گے اور ظلم بے دینی بے ایمانی کو دور کریں گے۔ اس مشن کو پورا کرنے میں وہ زمینی تدبیروں اور انسانی سازشوں کے محتاج نہ ہوں گے اور میدان جنگ وجدال وخونریزی وقتال آراستہ کرکے تلوار سے کام نہ لیں گے، بلکہ اپنی روحانی طاقتوں اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ اس مشن کو پورا کریں گے۔ ان کے وقت میں لڑائی بالکل موقوف ہوگی، تلوار اس وقت میں جنگ کے کام سے بے کار ہو جائے گی، صرف کھیتی کاٹنے کے کام میں آئے گی۔ منکرین ان کے نزول آسمانی اور دیگر نشانوں کو دیکھ کر ایمان لے آئیں گے، اور جو شقی ازلی سنگ دل فطرتی اس سے محروم ہوکر کافر رہیں گے وہ آپ کی سانس کی تاثیر سے ہلاک ہوں گے۔ دجال موعود ان کی صورت دیکھ کر پگھلنے لگے جائے گا مگر نوشتہ پورا کرنے کیلئے اور بطور قصاص اس موذی کو آپ اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور بعض شقی (جیسے یاجوج ماجوج) آپ کی بددعا سے ہلاک ہوجائیں گے اور ان کی لاشوں اور خونوں سے زمین کو پاک کرنے کیلئے آسمان سے مدد آئے گی ۔ زمین میں رزق اور پھلوں کی برکت ہوگی اور دولت ومال کی (جس کی وجہ سے اور طمع سے لوگ آپس میں لڑتے ہیں اور ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں) ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی کسی کو کچھ مال دینا چاہے گا تو وہ قبول نہ کرے گا اور لوگوں کا بخل اور آپس میں کینہ اور بغض سب دور ہو جائے گا۔ یہ فیض امن زمانہ مسیح کا انسانوں کے علاوہ حیوانات اور درندوں کو بھی پہنچے گا وہ بھی ایک دوسرے پر ظلم وایذارسانی نہ کریں گے۔ بھیڑیا اور بکری، چیتا اور گائے ایک گھاٹ پانی پئیں گے۔ سانپ وغیرہ زہریلے جانور انسانوں اور حیوانوں کے ساتھ کھیلیں گے اور ان کی زہر جاتی رہے گی۔ ان برکات ونشانات میں انکے ثانی اثنین ورفیق مہدی علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام ان کے وقت میں ہوں گے بلکہ ان ہی کی مدد کیلئے حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے۔ان دونوں حضرات کا ایک ہی مشن ہوگا اور ایک ہی روحانی طریق سے وہ اس مشن کو پورا کریں گے۔

ہر چند آمد مسیح سے پہلے امام مہدی کے زمانہ میں دین سے مزاحمت کرنے والوں سے مسلمانوں کی مدافعتی لڑائیاں ہوں گی مگر کسی حدیث صحیح یا ضعیف سے یہ ثابت نہیں کہ حضرت امام مہدی بذات خود کسی شخص پر تلوار اٹھائیں گے اور کسی جان کو تلف کریں گے، یا پیش قدمی کر کے اور بلاعوض تلف کرنے کا حکم دیں گے بلکہ ان کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ وہ کسی سوتے کو نہ جگائیں گے اور کسی جان کی خونریزی نہ کریں گے۔ایسا ہی حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ میں بصفحہ ۳۶۳ نقل کیا ہے۔اور احادیث سے جو عنقریب منقول ہونگی معلوم ہوتا ہے کہ ان لڑائیوں میں امام مہدی سے جو کچھ ظہور میں آئے گا وہ روحانی اور آسمانی نشان کے طور پر ہوگا اور آمد مسیح کے بعد تو ان دفاعی لڑائیوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور مہدی و مسیح دونوں کے ہاتھ سے روحانی برکات سے دین چمکے گا۔تلوار سے کچھ کام نہ لیا جائے گا۔

اس اجمال کی تفصیل بہت سی آیات واحادیث وآثار میں پائی جاتی ہے اس مقام میں از انجملہ چند آیات واحادیث وآثار نقل کئے جاتے ہیں۔

سب سے پہلا نشان آسمانی (آپ کا آسمان سے نازل ہونا) چند آیات میں پایا جاتا ہے مثلاً و انّہ لعلم للسّاعۃ۔ (زخرف)۔ انّہ ای عیسی لعلم للسّاعۃ تعلم بنزولہ (جلالین ص ۲۹۴)۔ حضرت عیسیٰ قیامت کا علم یا نشان ہے۔عامہ تفاسیر میں بہ نقل احادیث وآثار بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نزول علامت قیامت ہے ۔

یکلّم النّاس فی المھد و کھلاً۔ (آل عمران)۔ قال الحسین بن الفضل یکلّم النّاس کھلاً بعد نزول من السّماء و فیہ نصّ علی انّہ ینزل من السّماء الی الارض۔ (فتح البیان ص ۳۹۳)۔آپ گہوارہ اور کہولت میں یکساں کلام کریں گے۔عامہ تفاسیر معالم وفتح البیان وغیرہ میں حسین بن فضل سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اترنے کے بعد سن کہولت میں کلام کریں گے۔

قال ابن عباس و ارسل اللّٰہ الی عیسی و ھو ابن ثلاثین سنۃ فمکث فی رسالتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثلاثین شهراً ثمّ رفع اللّٰہ الیہ ثمّ ینزلہ الی الارض و ھو فی سنّ الکھولۃ ۔(فتح البیان)
حضرت ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ وہ آسمان کہولت سے پہلے اٹھائے گئے آسمان سے سنہ کہولت کے بعد اتر کر کلام کریں گے۔

دوسری وہ آیت ہے جو عنقریب نشان سوم کے ثبوت میں پیش کی جائے گی۔

دوسرا آسمانی نشان (اس نزول کی کیفیت کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اور دمشق کے مشرقی منارہ کے قریب ہوگا) اس حدیث صحیح مسلم میں پایا جاتا ہے: فبینما ھو کذلک اذ بعث اللّٰہ المسیح بن مریمؑ فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی واضعاً کفّیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طأطأ رأسہ قطر و اذ رفعہ تحدر منہ حبّان کاللؤلؤ۔(صحیح مسلم ص ۴۰۱) ۔خدا مسیح بن مریم کو بھیجے گا تو وہ دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس اترینگے۔ زرد رنگ جوڑا پہنے ہوئے۔ دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ان سے قطرات عرق ٹپکیں گے اور جب وہ سر اٹھائینگے تو ان سے موتیوں کے سے چاندی کے دانے گرینگے۔

تیسرا آسمانی نشان (اس نزول کی کیفیت معجزانہ اور دیگر آسمانی نشان دیکھ کو لوگوں کا ایمان لانا)۔ یہ آیت ہے:

و ان مّن اھل الکتاب الّا لیؤمننّ بہ قبل موتہ ۔(النساء)۔ قبل موت عیسی لما ینزل قرب القیامۃ ۔(جلالین ص ۸۲)۔ یؤمن بہ من ادرکہ عند نزولہ الی الارض و صححہ الطبری ھذا القول و قد تواترت الاحادیث بنزول عیسی جسماً لہ و صحّ ذلک الشوکانی فی مؤلف مستقل ۔(فتح البیان ج ۱)۔

مسیح کی موت سے پہلے اہل کتاب یہودی وغیرہ، جو اب منکر ہیں، ایمان لائیں گے۔ عامہ تفاسیر جلالین، فتح البیان طبری وغیرہ میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے تو جو لوگ ان کو پاویں گے ان پر ایمان لاویں گے۔

اس آیت کی تفسیر حدیث بخاری میں بھی ہوئی ہے جو ہم نشان دہم کے ثبوت میں پیش کرینگے۔

مسیح کے نزول آسمانی اور آمد ثانی کا سرّ وفائدہ و حکمت یہی ایمان اختیاری (نہ اجباری) ہوگا ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے اس معجزانہ کیفیت کے ساتھ اترتے دیکھ کر یہود جوان کو صلیب پر مقتول اور ملعون سمجھتے ہیں، اور آج کل کے بعض نام کے مسلمان (جوان کے آسمان پر جانے اور دیگر معجزات کے قائل نہیں) ایمان لائیں گے۔ ان منکروں کو قائل کرنے کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دلیل وشہادت نہ تھی اور جو اس دلیل کو مشاہدہ کر کے بھی منکر رہیں گے وہ ان کی سانس سے ہلاک ہو جائیں گے جن کا بیان نشان چہارم میں ہوتا ہے۔

چوتھا آسمانی نشان: مسیح کے نشانات دیکھ کر ایمان نہ لانیوالوں اور اپنی سنگ دلی اور شقاوت ازلی کی وجہ سے کافر رہنے والوں کا صرف آپؑ کی سانس کی تاثیر سے ہلاک ہو جانا مسلم کی اس حدیث میں ہے:

فلا یحلّ لکا فر یجد ریح نفسه الّا مات و نفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه (صحیح مسلم ص ۴۰۱)۔

کہ نزول مسیح کے وقت جائز وممکن نہ ہوگا کہ مسیح کا سانس کسی کافر کو پہنچے اور وہ ہلاک نہ ہو اور مسیح کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کی نظر پہنچے گی۔

پانچواں آسمانی نشان: اسی قسم کے ایک سنگ دل وشقی ازلی (دجال موعود) کا آپ کے نزول سے پہلے خروج کرنا اور ان کی صورت دیکھ کر پگھلنے لگ جانا صحیح مسلم کی اس حدیث میں بیان ہے:

فاذا رآه عدوّ الله ذا ب کما یذ وب الملح فی الماء فلو ترکه لا نذا ب حتی یهلك ولکن یقتله اللّٰه بیده فیریهم دمه فی حربته۔ (صحیح مسلم۔ص ۳۹۲)۔

کہ دجال مسیح کو دیکھ کر پگھلنے لگے گا۔ آپ اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ترک کرتے تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ سے اس کو قتل کرائے گا۔

حضرت مسیح کے ہاتھ سے دجال کے قتل ہونے کی ایک وجہ ہے جو نوشتہ خاتم المرسلین کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا ہے وہ پورا ہو۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس موذی کے ہاتھ سے بہت سے مسلمان قتل کئے جائیں گے لہٰذا اس موذی کا قتل کیا جانا بطور حد وقصاص ہوگا اور عین انصاف کا مقتضا، نہ رحیمی شان کے برخلاف۔ اور صحیح مسلم میں اس حدیث کو بیان کر کے اس میں لکھا ہے: قال رسول اللّٰه ﷺ و اللّٰه لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فلیکسرن الصلیب و یقتلن الخنز یر و لیضعن الجزیة و لتترکن القلاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلا يسعى عليها و لتذ هبن الشحناء و التباغض و التحا سد و ليدعو نالى المال فلا يقبله ا حد ۔(صحيح مسلم نمبر ١٥٥) ۔

اور فيبعث اللّٰه عيسى بن مريم كانّه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه ثم يمكث الناس سبع سنين ليس بين اثنتين عداوة ثمّ يرسل اللّٰه ريحاً باردةً من قبل الشّام فلا يبقى على و جه الارض من ا حد فى قلبه مثقال ذرة من خير او ايمان الّا قبضته حتّى لو ان احدكم دخل فى كبد جبل لدختله عليه حتى تقبضه قال سمعتها من رسول اللّٰه ﷺ فيبقى شرارا النّاس فى خفة الطير و احلام السباع لا يعر فو ن معروفاً و لا ينكرون منكراً فيتمثل لهم الشيطان فيقول الاتستحيون؟ فيقولون فبما تامرنا فيامرهم لعبادة الاوثان و هم فى ذلك دارّ رز قهم حسن عيشهم ثم ينفخ فى الصور... الخ ۔(صحيح مسلم۔ نمبر ٢٩٤٠) ۔ و فى روا ية له فيبقى شرا ر الناس يتهارجون تهار ج الحمر فعليهم تقوم السا عة۔ (صحيح مسلم) ۔اس وقت اونٹیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی ان کیلئے کوئی کوشش نہ کرے۔ دلوں کی عداوت اور کینہ اور حسد دور ہو جائیں گے۔ مال کی طرف لوگ بلائے جائیں گے، تو کوئی قبول نہ کریگا۔

ایک روایت صحیح مسلم میں آیا ہے کہ اللہ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا۔ وہ دجال کو طلب کر کے قتل کریں گے پھر تمام لوگ سات سال ایسے با امن عیش میں بسر کریں گے کہ دو شخصوں کے درمیان عداوت نہ ہوگی پھر اللہ ایک ٹھنڈی ہوا شام کی طرف سے بھیجے گا جس سے تمام اہل ایمان روئے زمین کے فوت ہو جائیں گے۔ اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو وہاں بھی وہ ہوا پہنچے گی اور اس کی جان قبض کر لے گی۔ پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جو جانوروں کے سے بے وقوف، اور درندوں کے سے سمجھ وخیال والے، ایذا رسان، ہوں گے وہ کسی اچھی بات کو اچھا نہ جانیں گے نہ بری کو برا سمجھیں گے، بعض گدھوں کی طرح بازاروں میں عورتوں سے جفت ہوں گے۔ پھر شیطان ان کے سامنے متشکل ہو کر کہے گا کیا تم حیا نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے تو ہم کو کیا حکم دیتا ہے۔ تو پھر وہ ان کو مخلوق پرستی کا حکم دے گا۔ وہ تھانوں کی پوجا کریں گے تو انکا رزق فراخ اور عیش عمدہ ہوگا ایسی حالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفحہ عالم ہوگا اور قیامت برپا ہوگی۔

اس کتاب کی شرح نووی میں کثرت مال کی تفسیر میں لکھا ہے کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑے یعنی سونا چاندی اور خزانے اگل دے گی۔ اور جنگ کے بالکل موقوف ہو جانے اور گھوڑوں کے لڑائی کے کام میں نہ آنے اور تلوار کو کھیتی کاٹنے کا اوزار بنانے کا ذکر ان احادیث میں ہے جو نشان یازدہم کے ثبوت میں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

گیارھواں آسمانی نشان: درندوں کا حیوانوں کے ساتھ چرنا اور بچوں کا سانپوں کے ساتھ کھیلنا وغیرہ اس حدیث ابن ماجہ میں ہے:

و تنزع حمة کل ذات حمة حتی ید خل الولید یده علی الحیّة فلا تضرّه و تفر الولیدة الاسد فلا یضرها و یکون الذئب فی الغنم کانّه کلبها و یملأ الارض من السلم کما یملأ الاناء من الماء و یکون الکلمة واحدة فلا یعبد الا اللّه و تضع الحرب اوزارها و تسلب قریش ملکها و یکون الارض کفاتور الذهب و الفضة تنبت نباتها بعهد آدم حتی تجتمع النفر علی القطف من ... ابن ماجه

حضرت مسیح کا نزول ہوگا تو زہردار جانوروں کا زہر جاتا رہے گا کوئی لڑکا سانپ پر ہاتھ مارے گا تو وہ اس کو ضرر نہ دے گا۔ شیر کو کوئی بکری بھگا دے گی تو وہ اس کو ضرر نہ پہونچائے گا۔ بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ میں ایسا رہے گا جیسے اس کا محافظ کتا۔ تمام زمین اسلام سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ اس وقت بجز خدا واحد کسی کی عبادت نہ ہوگی۔ لڑائی اپنا بوجھ اتار دے گی اور قریش کی بادشاہی جاتی رہے گی (یعنی مسیح کی اجازت کے بغیر ان کا امیر کوئی حکم نہ کرے گا۔ نزول مسیح کے بعد ان کی خصوصیت خلافت سے جاتی رہے گی) زمین ایسی ہو جائے گی جیسے سونے چاندی کا طشت، وہ اپنی بوٹیاں ایسی اگائے گی جیسے آدم کے وقت اگاتی تھی ایک خوشہ انگور اور ایک دانہ انار سے جماعت سیر ہوگی۔

اور کتاب رحمۃ المہداۃ الی من یرید زیادۃ العلم علی احادیث المشکوۃ میں ہے:

و یهلك اللّه فی زمانة المسیح الدجال ثم تقع الامنة علی الارض حتی ترتع الاسود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع الابل و النمار مع البقر و الذیاب مع الغنم ویلعب الصبیان بالحیات فلا تضرّ ھم فیمکث اربعین سنة ثمّ یتوفّی و یصلّی علیه المسلمون - و فی روایة و یرجع المسلم و تتخذ السیوف مناجل وتذھب حمة و تنزل السّماء رزقھا و تخرج الارض برکتھا حتی یلعب الصبی بالثعبان فلا یضرّه - (الرحمة المھداة - ص ۲۷۷) - کہ مسیح کے زمانے میں خدا تعالیٰ دجال کو ہلاک کرے گا۔ اس کے بعد زمین میں امن قائم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ حیوانات اور درندوں پر بھی اس کا اثر پہونچے گا۔ شیر اونٹوں کے ساتھ چریں گے جیسے....گائے کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے تو وہ اس کو ضرر نہ پہنچائیں گے۔ وہ چالیس سال زمین پر زندہ رہیں گے پھر فوت ہونگے اور مسلمان ان پر جنازہ پڑھیں گے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ مسلمان لڑنے سے پھر بیٹھیں گے اور تلواروں کو کھیتی کاٹنے کا اوزار بنایا جاوے اور زہر دار جانوروں کا اثر جاتا رہے گا آسمان اپنا رزق اتاریگا اور زمین اپنی برکت نکالے گی۔ بچے سانپوں کے ساتھ کھلیں گے تو وہ اس کو ضرر نہ پہنچائیں گے۔

عہد عتیق یسیعاہ نبی کی کتاب کے باب ۱۱ میں بھی بعض ان نشانات حضرت مسیح کی تائید پائی جاتی ہے چنانچہ کہا ہے:

بلکہ وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کرے گا اور انصاف سے زمین کے خاکساروں کے لئے انفصال کرے گا اور وہ اپنے منہ کی لاٹھی سے زمین کو مارے گا اور لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالے گا....اس وقت بھیڑ یا برّے کے ساتھ رہے گا اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھے گا اور بچھیا اور شیر بچہ اور پالا ہوا بیل ملے جلے رہیں گے اور ننھا بچہ ان کی پیش روی کرے گا۔ اور گائے اور ریچھنی مل کر چریں گی اور ان کے بچے ملے جلے بیٹھیں گے اور شیر ببر اور بیل کی پوان کھائے گا اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل کے پاس کھیلے گا۔

پانچویں نشان آسمانی کے بیان میں صحیح مسلم سے منقول ہوا۔ اس پیش گوئی اور اس حکم نبوی سے صاف ثابت ہے کہ زمانہ مسیح اور قتل دجال کے بعد موقوفی جہاد کا حکم آنحضرت ﷺ کا حکم ہے جس کی تعمیل حضرت مسیح سے ہوگی۔ اس موقوفی جہاد کی فلاسفی (حکمت وسرّ عقلی) یہ ہے کہ دنیا میں جہاد یا لڑائی دو ہی غرض سے ہوتی اور وقوع میں آتی ہے ایک غرض دنیاوی (بطمع مال یا بوجہ عناد و دشمنی) جو دنیا داروں کو لڑائی پر باعث ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری غرض دینی (اعلاء کلمۃ اللہ و مدافعت اعداء اللہ) جو اہل دین کو لڑائی پر باعث ہوتی ہے۔ اور زمانہ مسیح میں یہ دونوں غرضیں کسی کو پیش نظر نہ رہیں گی۔ اس وقت کوئی کافر زمین پر نہ رہے گا تو غرض دوم کس کو ہوگی، اور جب کہ زمین اپنے مدفون خزانے باہر نکال پھینکے گی اور مال و دولت کی خواہش کسی کو نہ رہے گی تو پھر غرض اول سے لڑائی کیسی۔ دشمنی عداوت وایذا رسانی درندوں سانپوں میں نہ رہے گی تو انسانوں میں باہم کیونکر ہوگی۔ اب جہاد ہو تو کس سے ہو اور کرنے والا کون ہو۔

دجال موعود کو حضرت مسیح کا قتل کرنا اس وقتِ امن سے پہلے ہوگا۔ ایسا ہی دوسرے موذی کافروں سے مسلمانوں کا لڑنا اور امام مہدی کا اپنے روحانی برکات اور آسمانی نشانات سے ان موذیوں کو ہلاک کرنا امن زمانہ مسیحی سے پہلے وقوع میں آئے گا۔ دجال قتل ہوگا تو پھر سیفی جہاد کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ دجال کے بعد کفار یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا تو ان کے مقابلہ میں بھی سیفی جہاد سے کام نہ لیا جائے گا بلکہ صرف مسیح کی دعا سے ان کی گردنوں میں پھوڑا نکلے گا اور اسی سے ان کا کام تمام ہوگا۔ چنانچہ نشان ششم کے بیان میں صحیح مسلم سے منقول ہوا۔ دجال کو حضرت مسیح کا قتل کرنا ان کی شان رحیمی وامن گستری کے برخلاف نہ ہوگا۔ وہ موذی بہت سے مسلمانوں کو سخت اذیت سے ہلاک کرے گا..لہذا ایسے موذی کو مارنا ہزاروں مسلمانوں کو زندہ رکھنے کے برابر ہے اور یہ شان رحیمی مسیحی اور امن گستری کا عین لازمہ ہے۔

دجال موعود کا خروج اور حضرت عیسیٰؑ کا اس کو قتل کرنا جو نشان پنجم میں بیان ہوا ہے، حضرت مسیح کی آمد ثانی کیلئے ایک بڑی بھاری علامت اور ایک لازمی شرط ہے۔ جب تک دجال نہ نکلے گا مسیح ہرگز نہ آویں گے۔ لہذا ضروری ہوا کہ اہل اسلام قدیم کا اعتقاد دجال کی نسبت بیان کیا جائے تا کہ کسی جھوٹے اور بناوٹی مسیح کو یہ گنجائش نہ رہے کہ وہ اس شرط کو پورا کرنے اور اپنی مسیحائیت کی پڑی جمانے کیلئے جس شخص کو چاہے، دجال بنالے اور جس چیز کو چاہے دجال کا گدھا بنالے۔ اور پھر خود بھی اس گدھے پر سوار ہوا کرے جیسا کہ ایک جھوٹے مسیح قادیان پنجاب نے کیا تھا کہ اپنی مسیحائیت کی پڑی جمانے کیلئے پہلے اپنے مخالف مولویوں کو دجال قرار دیا۔ پھر عیسائی پادریوں کو دجال ٹھہرایا اور دجال کا گدھا ریل گاڑی کو قرار دیا اور جب تک وہ زندہ رہا اس گدھے پر خود بھی سوار ہوتا رہا اور جب وہ اپنے دعوی مسیحیت کو جھوٹا کرنے کیلئے مرا تو اسی گدھے پر اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاش کو لاد کر اس کے مدفن میں پہنچایا گیا۔ ہمارے بیان اعتقاد اہل اسلام قدیم کو مسلمان پڑھ یا سن لیں گے تو پھر کسی ایسے مفتری وکذاب مسیح کے دام میں نہ آئیں گے۔

اس اعتقاد اہل اسلام کا ماخذ و مستند احادیث صحیحہ نبویہ اتفاق کے ساتھ مسلّمہ اہل اسلام بیان کی جائیں گی جس سے معلوم ہو جائے گا کہ اہل اسلام قدیم دجال موعود کس کو سمجھتے ہیں اور اس میں کیسی علامات و خواص کا موجود ہونا ضروری جانتے ہیں جو اس وقت کسی شخص میں پائی نہیں جاتیں۔ اور اس کا گدھا کیسا ہوگا۔ ان احادیث میں امور ذیل کا بیان ہوگا۔

ا۔ دجال کہاں سے نکلے گا۔ ۲۔ وہ کب نکلے گا۔ ۳۔ وہ اب کہاں ہے۔ ۴۔ اس کی صورت کیسی ہوگی۔ ۵۔ اس کی سواری کیا اور کیسی ہوگی۔ ۶۔ اس کے پیرو کون لوگ ہونگے۔ ۷۔ کیسے شعبدے و خیالی نشان دکھائے گا۔ ۸۔ وہ ایمانداروں کو کیونکر ستائے گا۔ ۹۔ وہ کہاں کہاں پہنچے گا۔ ۱۰۔ وہ کس جگہ ہلاک ہوگا۔ ۱۱۔ اس کا گدھا کیسا ہوگا۔

امر اول و ششم کا بیان۔ جامع ترمذی میں ہے: باب ما جاء من این یخرج الدّجال۔ قال رسول اللّٰه ﷺ الدّجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لها خراسان یتبعه اقوام کان وجوههم المجان المطرقة ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال مشرق میں اس سرزمین سے نکلے گا جس کو خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کے پیرو وہ لوگ ہوں گے جن کے منہ ایسے ہوں گے جیسے ڈھالیں جن پر چمڑے تو بر تو جمائے گئے ہوں۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے کہ خراسان مشہور شہر کا نام ہے جو ماوراء النہر اور عراق کے مابین ہے۔ خراسان بلدة معروفة بین ماوراء النهرو بلاد العراق ۔(مرقاة)۔ یتبع الدجال من یهود اصفهان سبعون الفاً علیهم الطیالسة (صحیح مسلم ص ۴۰۵)۔ کہ دجال کے پیرو اصفہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار ہوں گے جو عربی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں۔

امر ششم کی تائید بیان امر نہم دہم میں بھی ہوگی۔

امر دوم سوم و نہم و دہم کا بیان: صحیح مسلم و جامع ترمذی میں حدیث ہے:

عن فاطمه بنت قیس قال رسول اللّٰه ﷺ انّی و اللّٰه ما جمعتکم لرغبة ولا لرهبة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولکن جمعتکم لانّ تمیماً الداری کا ن ر جلاً نصرانیاً، فجاء فبایع و اسلم ۔ و حدّ ثنی حد یثاً وافق الّذی کنت ا حدثکم عن مسیح الد جا ل ۔ حدثنی انّہ رکب فی سفینۃ بحر یۃ مع ثلا ثین ر جلاً من لخم وجذام ۔ فلعب بھم المو ج شھراً فی البحر۔ ثم أرفووا الی جز یرۃ فی البحر حین مغر ب الشمس ۔ فجلسوا فی اقرب السفینۃ ۔ فدخلوا الجز یرۃ فلقیتھم دا بۃ اھلب کثیر الشعر ۔ لا یدرو ن ما قبلہ من دبرہ ۔من کثرۃ الشعر ۔ فقا لوا و یلك ما انت ؟ قا لت انا الجساسۃ ۔ قا لوا و ما الجسا سۃ ۔ قالت یا ایھا القو م انطلقوا الی ھذا الر جل فی الدیر ۔ فا نّہ الی خبرکم با لا شوا ق ۔ قا ل لمّا سمّت لنا ر جلاً فر قنا منھا ان تکو ن شیطا نۃ ۔قا ل فا نطلقنا سراعاً ۔ حتی د خلنا الد یر ۔ فا ذا فیہ اعظم انسا ن رأینا ہ قط ۔ و اشدہ وثا قاً ۔ مجمو عۃ یدا ہ الی عنقہ ما بین ر کبتیہ الی کعبیہ با لحد ید۔ قلنا و یلك ما انت ؟ قا ل قد قدر تم علی خبری ، فا خبرو نی ما انتم ؟ قا لوا نحن اناس من العرب ۔ ر کبنا فی سفینۃ بحریۃ فصا دفنا البحر حین ا غتلم فلعب بنا المو ج شھراً۔ ثم ارفا نا الی جز یر تك ھذہ ۔ فجلسنا فی اقر بھا، فد خلنا الجزیرۃ ۔ فلقیتنا دا بۃ اھلب کثیر الشعر لا تدری ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر۔ قلنا و یلك ما انت؟ فقا لت انا الجسا سۃ قلما و ما الجساسۃ۔ قا لت اعمدواالی ھذا الر جل فی الدّ یر ، فا نّہ الی خبر کم بالاشواق ۔ فاقبلنا الیك سرا عاً و فز عنا منھا ولم نا من ان تکون شیطا نۃ۔

فقا ل ا خبرونی عن نخل بیسا ن ۔ قلنا عن ای شا نھا تستخبر ؟ قال اسألکم عن نخلھا، ھل یثمر ؟ قلنا لہ نعم ۔ قا ل اما انھا یوشك ان لا تثمر۔ قال اخبرونی عن بحیرۃ طبریۃ ۔ قلنا عن ای شانھا تستخبر ؟ قا ل ھل فیھا ماء ؟ قا لوا ھی کثیرۃ الماء ۔ قا ل اما انّ ماء ھا یو شك ان یذ ھب ۔ قا ل ا خبرو نی عن عین زغر ۔ قا لوا عن ای شا نھا تستخبر ؟ قا ل ھل فی العین ماء و ھل یز ر ع اھلھا بماء العین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؟ قلنا له نعم، هی کثیرة الماء و اهلها یز رعو ن منمائها۔ قا ل ا خبرو نی عن نبی الامیین ما فعل ؟ قالوا قد خر ج من مکه و نز ل یثر ب ۔۔ قا ل اقا تله العر ب ؟ قلنا نعم۔ قا ل کیف صنع بهم ؟ فا خبر نا ہ انه قد ظهر علی من یلیه من العر ب و اطاعو ہ ۔ قال ۔ قا ل لهم قد کا ن ذا ك؟ قلنا نعم ۔ قا ل اما ان ذا ك خیر لهم ان یطیعوہ ۔ و انی مخبرکم عنّی۔ انّی انا المسیح الد جا ل ۔ و انّی اوشك اب یؤذن لی فی الخرو ج ۔ فاخر ج فا سیر فی ا لارض۔ فلا ادع قر یة الّا هبطها فی ار بعین لیلة ، غیر مکه و طیبه ، فهما محرمتا ن علیّ کلتا هما ۔ کلما ار دت ان ا دخل وا حد ة ، او وا حداً منهما، استقبلبی ملك بیده السیف صلتا۔ یصدنی عنها ۔ و انّ علی کل نقب منها ملا ئکة یحر سو نها۔

قا لت ۔ قا ل رسو ل اللّه ﷺ و طعن بمخصرته فی المنبر، هذه طیبه ، هذه طیبه ، هذه طیبه ، یعنی المد ینة ۔ الا هل کنت حدثتکم ذلك ؟ فقا ل النّاس نعم ۔ فا نه اعجبنی حد یث حد یث تمیم ۔ انه وا فق الّذی کنت ا حدثکم عنه ، و عن المد ینة و مکه۔ ا لا انه فی بحر الشام او بحر الیمن ، لا بل قبل المشر ق ما هو ۔ و او مأ بیده الی المشر ق۔ قالت فحفظت هذا من رسول الله ﷺ ۔ (مسلم ص ٤٠٤۔ ٤٠٥)

ثمّ تصرف الملا ئکة و جهه قبل الشا م و هنا لك یهلك۔ (بخاری و مسلم ۔ مشکوۃ ص ٤٦٠)۔کہ دجال مشرق سے مدینہ کی طرف آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونا چاہے گا تو فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں ہلاک ہوگا۔

قال رسول اللّه ﷺ یجیء الدجال حتی ینزل فی ناحیة المد ینة فترجف ثلاث وجفات فیخر ج الیه کل کا فر و منا فق ۔ (بخاری ص۱۰۵۵او ۵۰۵) دجال مدینہ سے باہر ایک کنارہ پر اتریگا تو مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جس سے مدینہ کے کافر ومنافق باہر نکل کر دجال کے ساتھ ہوجائیں۔

امر چہارم اور پنجم کا بیان۔ قال رسول اللّه ما من نبی الّا وقد ا نذرہ قومه و لکنّی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سا قول لکمقولاً لم یقله نبی، انه اعور (بخاری ص ۱۰۵۵) و ان بین عینیه مکتوب کافر (بخاری۔ص۱۰۵٦)، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دجال سے ہر نبی نے اپنی امت کوڈرایا ہے۔مگر میں تم کو(اس کی نشان دہی کیلئے) ایسی بات کہونگا جو کسی نبی نے نہیں کہی۔وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اوراس کی پیشانی پر لفظ ک ف ر لکھا ہوگا۔جس کو ہر اہل ایمان پڑھ لے گا۔

پڑھنے والے میں اہل ایمان کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لکھا ہوا روحانی طور پر ہوگا جس کو اہل ایمان اپنی روحانی طاقت سے پڑھ لیں گے۔وہ جسمانی نہ ہوگا کہ اس کو کافر بھی پڑھ سکیں

قال رسول اللّٰه ﷺ یخرج الدّجال علی حمار اقمر ما بین اذنیه سبعون باعاً (رواہ البیھقی فی کتاب البعث والنشور۔مشکوۃ ص۴۶۹) کہ دجال ایک سفید گدھے پر سوار ہوگا جسکے دونوں کانوں میں ستر باع (دو ہاتھ کے مقدار) کا فاصلہ ہوگا۔

امر ہفتم وششم کا بیان۔صحیح مسلم میں ہے: قال رسول اللّٰه ﷺ ... مع الدجال منه معه نہرا ن تجر یان احدھما رأی العین ماء ابیض و ا لآ خر ر أی العین نار تا حج فا ما ادرکن ا حد فلیأ ت الّذی یراہ ناراً و لیغمض ثم لیطا طا راسه فانّه بارد (مسلم ص ۴۰۰) کہ دجال کے ساتھ دونہریں ہوں گی۔ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی دوسرے دیکھنے میں آگ شعلہ زن ہوگی۔تم میں کوئی اس کو پائے تو آنکھ بند کرکے اس میں سر جھکا دے وہ سرد پانی ہوگا۔

فنـاره مـاء و مـاء ه نـا ر (بخاری۔ص۱۰۵٦) صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کی آگ درحقیقت پانی ہوگی۔اور پانی درحقیقت آگ ہوگی۔

فیخر ج الیه یومئذ رجل وھو خیر الناس او من خیار الناس فیقول اشھد انك الدّ جال .... الخ ۔(بخاری۔ص۱۰۵٦، مسلم۔ص۴۰۲)۔آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے لوگوں سے سب سے بہتر ایک شخص دجال کی طرف آئے گا اور وہ اس کو کہے گا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کی خبر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔دجال اپنے پیروان سے کہے گا کہ اگر اس کو میں مار کر زندہ کرونگا تو پھر تم میرے خدا ہونے پر شک کروگے وہ بولیں گے نہیں۔پھر وہ اس شخص کو قتل کردے گا اور پھر زندہ کرے گا۔پھر وہ شخص کہے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اب مجھے پہلے سے زیادہ یقین ہوگیا ہے کہ تو دجال ہے۔ پھر دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا تو پھر قابو نہ پائیگا۔

ایسی ہی صحیح مسلم میں حدیث ہے اس کے شروع میں یہ ذکر ہے کہ اس مومن کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے تو اس کو کہیں گے کہ تو ہمارے رب (دجال) پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ کہے گا نہیں لاتا تو وہ اس کو قتل کرنا چاہیں گے مگر وہ دجال کے اس حکم کی نظر سے کہ وہ لوگ کسی کو دجال کے حاضر ہونے سے پہلے قتل نہ کریں، اس کے قتل سے رک جائیں گے اور اس کو دجال کے پاس پہنچائیں گے۔ پھر دجال اس کو قتل کرے گا۔ پھر زندہ کرے گا۔ پھر اس کے قتل پر قابو نہ پائے گا۔

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے: قلنا یا رسول اللّٰہ ﷺ و ما اسراعه فی الارض قال کالغیث استد برته الریح .... الخ ۔(صحیح مسلم ص ۴۰۱) لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ دجال کس سرعت سے زمین پر نکلے گا۔ آپ نے فرمایا جیسے مینہ یا بادل تیز چلتا ہے جس کو پیچھے سے ہوا دھکیلتی ہے۔ پھر ایک قوم کے پاس پہونچ کر اس کو اپنی الوہیت کی طرف بلائے گا....

مشکوۃ میں حدیث ہے کہ وہ دجال ایک اعرابی سے جا کر کہے گا کہ اگر تیرے اونٹوں کو زندہ کردوں تو ،تو مجھے اپنا رب مان لے گا۔ اعرابی اس امر کو مان لے گا تو وہ شیطان کو حکم دے گا تو وہ اس کے اونٹوں جیسی صورت بنا کر دکھائی دے گا۔ ایسا ہی وہ ایک اور آدمی کو جس کا بھائی اور باپ فوت ہو چکا ہوگا، کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ و بھائی کو زندہ کردوں گا تو تو مجھے اپنا رب مان لے گا۔ وہ اس امر کو تسلیم کریگا۔ تو شیطان اس کے بھائی اور باپ کی صورت بنا کر دکھاویگا (مشکوۃ ص ۴۶۹)

سنن ابن ماجہ میں حدیث صحیح مسلم کے مضمون کی حدیث نقل ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ دجال کے فتنہ میں سے ایک یہ بات ہے کہ وہ ایک گروہ پر گذرے گا جو اس کو نہ مانیں گے تو ان کے مال مواشی ہلاک ہو جائیں گے۔ دوسرے گروہ پر گذرے گا جو اس کو مان لیں گے تو ان کے مواشی بڑے موٹے تازے بڑے بڑے کوہان والے بہت شیر دار پستان والے ہو جائیں گے۔ وہ تمام زمین پر غلبہ پائے گا بجز مکہ و مدینہ کے کہ وہاں سے اس کو فرشتے تلوار کے زور سے ہٹادیں گے مدینہ کے باہر شورناک زمین پر وہ اترے گا تو مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے.....(سنن ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجہ کی اس حدیث کے اکثر مطالب حدیث صحیح مسلم میں بھی پائے جاتے ہیں:

قلنا یا رسول اللّٰہ وما لبثه فی الارض قال اربعون یو ماً یوم کسنة و یوم کجمعة و سا ئر ا یّا مه کا یّا مکم قلنا یا رسول الله فذ ك الیو م الّذی کسنة یکفینا فیه صلوة قال لا اقدروا له قدرة قنا یارسول اللّٰہ ﷺ ما اسرا عه فی الارض قال کا لغیث استد بر ته الر یح (مسلم ۴۰۱) دجال کے زمین پر ٹھہرنے کی میعاد ابن ماجہ اور صحیح مسلم میں چالیس روز بیان ہوئے ہیں جس میں ایک دن سال بھر کا اور ایک دن مہینے بھر کا ایک دن ہفتہ بھر کا باقی ایام ان دنوں کی مانند۔سال بھر کے دن کی بابت لوگوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا اس میں ہم کو ایک دن کی صرف پانچ نمازیں کافی ہوں گی، آپ نے فرمایا نہیں تم اس دن کے اوقات کا ہمیشہ کے دنوں کے اوقات سے اندازہ کر کے ان اوقات پر نمازیں پڑھ لیا کرو۔ہم نے عرض کیا کہ وہ زمین میں کس قدر تیز چلے گا۔فرمایا جیسے بادل چلتا ہے جس کو پیچھے سے آندھی دھکیلے۔

اس بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ دجال موعود کون ہے اور کس شرط وعلامت کا وہ آدمی ہے جس کے مسلمان منتظر ہیں۔اور وہ ایسا وسیع المفہوم والصفات نہیں ہے کہ جس کو کسی کا جی چاہے دجال بنائے۔دجال کے عم یا خال یا برادر مصداق سگ زدو برادر اشغال قوم یا جوج ماجوج (جس کا ذکر چھٹی ساتویں آٹھویں اور نویں نشان آسمانی میں ہے) بھی دجال کی مانند ایک غیر معمولی انسان ہوں گے اور ان کے افعال بھی عام انسانوں کے افعال سے بڑھ کر اور اعجوبہ تر ہوں گے مسیحائیت ومہدویت کا ایک جھوٹے مدعی قادیانی نے اس شرط خروج یاجوج ماجوج کو پورا کرنے کیلئے یاجوج ماجوج انگریزوں اور روس کو قرار دیا ہے اس کے اس قرار داد اور تاویل سراپا تحریف وتسویل کو جھوٹا کرنے کیلئے اور نیز دوسرے مفتریوں کی دہان بندی کیلئے اس مقام میں یاموج ماجوج کے ان افعال وحالات کو بیان کرنا ضروری ہے جو کسی اور قوم میں آج تک پائی نہیں گئی اور نہ آئندہ پائی جائیں گی اور اس وجہ سے کوئی مفتری کسی دوسری قوم یا اشخاص کو یاجوج ماجوج بنا نہ سکے گا۔

نشان ششم لغایت نہم میں مسلم سے ایک حدیث منقول ہو چکی ہے جسکا پورا ترجمہ یہاں لکھا جاتا ہے:

اس وقت جب کہ حضرت عیسی دجال کو قتل کر کے اس قوم مومنین کی خاطر داری کرتے ہوں گے (جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوخدا تعالیٰ نے دجال کے فتنہ سے بچا لیا ہوگا) اوران کے چہروں پر ہاتھ پھیرتے ہوں گے اوران کو بہشت کے درجات کی خبر دیتے ہوں گے خدا تعالیٰ ان کو بذریعہ وحی اطلاع دے گا کہ میں نے ایسے بندے نکالے ہیں جن کے جنگ وقتال کی کسی انسان کو طاقت نہ ہوگی (مرزا تو مر گیا اس کے تابعین سے جو اس کو اب تک مسیح موعود سمجھے بیٹھے ہیں سوال ہے کہ کیا انگریز اور روس ایسے ہیں جن کے مقابلے کی کسی انسان کو طاقت نہ ہو۔ اگر روس ایسا ہی ہے تو ابھی جاپان سے منہ کی کھا کر کیوں ہٹ بیٹھا) تو اے عیسیٰ میرے (مومن) بندوں کو ساتھ لے کر کوہ طور میں پناہ گزین ہو۔ پھر خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا تو وہ ہر بلندی سے دوڑ پڑیں گے۔ ان کی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ پر پہنچے گی تو اس کا تمام پانی پی جائے گی پھر آخری جماعت پہنچے گی تو کہے گی کہ کیا یہاں کبھی پانی تھا؟ (قادیانی پارٹی سے سوال ہے کہ انگریز یا روس نے بھی بحیرہ طبریہ یا کسی اور بحیرہ کا تمام پانی ایسا پیا کہ پھر وہاں پانی کا نشان نظر نہ آوے) عیسیٰؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایسے محصور ہوں گے کہ ان کو ایک گائے کی سری ایسی پیاری لگے گی جیسے تم کو دینار پیارے ہیں (مرزائیو! تمہارے مسیح اور اس کی پارٹی پر کبھی ان کی تمام زندگی میں ایسا وقت آیا ہے جن میں ان کا پلاؤ قورمہ برف سوڈا واٹر میوہ جات انگریزوں یا کسی اور کے روکنے سے بند ہو گیا ہو)۔ پھر حضرت مسیح ان موذیوں کی تکلیف دہی سے تنگ آکر جناب باری میں دعا کریں گے تو ان کی بددعا سے ان موذیوں کی گردنوں میں خدا تعالیٰ پھوڑا (بطور طاعون) پیدا کرے گا جس سے وہ سب کے سب ایک جی کی مانند مر جائیں گے (مرزائیو! تمہارے مسیح کی بددعا سے بھی اس کے خیالی یاجوج ماجوج انگریز و روس تمام نہ سہی کوئی ایک ہی مرض طاعون سے ہلاک ہوا ہو۔ اگر کہو کہ انگریزوں کو تو وہ ابر رحمت سمجھتا رہا ان کیلئے بددعا کیوں کرتا، تو پھر کوئی روسی ہی بتاؤ جو مرزا کی بددعا سے مبتلائے طاعون ہوا ہو۔ روسیوں کو بھی رہنے دو کسی مرزا کے مخالف مسلمان یا ہندو ہی کو بتاؤ جس کے واسطے مرزا نے طاعون کی بددعا کی ہو اور وہ مبتلاء طاعون ہو کر ہلاک ہوا ہو۔ اس کے مقابلہ میں ہم بہت سے مسلمانوں مخالفین مرزا کا نام پیش کر سکتے ہیں جن کی موت کے واسطے مرزا نے بددعا کی تھی مگر مرزا مر گیا اور وہ آج تک زندہ ہیں (یعنی ۱۹۰۹ء تک جب کہ یہ مضمون شائع ہوا ہے۔ بہاء) کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ یاجوج ماموج زندہ رہیں اور ان کو بددعا کرنے والا خود مر جائے۔ نادانو! خدا سے یا دنیا سے شرم کرو۔ اب تو مرزا کو مسیح موعود نہ کہتے جاؤ) پھر حضرت مسیح پہاڑ طور سے اتریں گے تو زمین پر ایک بالشت زمین نہ پاویں گے جس میں یاجوج ماجوج کی لاشوں سے بدبو نہ ہو۔ حضرت مسیح جناب باری میں دعا کریں گے تو خدا تعالیٰ ایسے جانور بھیجے گا جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی سی ہوں گی اور وہ ان خبیثوں کی نعشوں کو اٹھا لے جائیں گے پھر خدا تعالیٰ مینہ بھیجے گا جس سے زمین دھل کر صاف ہو جائے گی اور زمین کی پیداوار میں برکت ہوگی۔ (باقی حدیث کا ترجمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشان نہم میں گذر چکا)

ناظرین اس مسیحی برکت کو پڑھو اور مرزائیوں سے پوچھو کہ تمہارے مسیح کے وقت میں غلہ اور کل پیدا وار زمین دن بدن گھٹی جاتی ہے یا اس میں وہ فراخی ہوتی ہے جو مسیح کے زمانہ ہوگی۔

ایک اور حدیث صحیح مسلم میں آیا: ثم یسیرون الی جبل الخمر و ھو جبل بیت المقدس فیقولون قد قتلنا من فی الارض ھلم فلنقتل من فی السّماء فیرمون نشابھم الی السّماء فیر اللّٰہ علیھم نشابھم مخضوبة دماً ۔(صحیح مسلم ص۴۰۲) یاجوج ماجوج جبل الخمر میں پہنچیں گے (جو بیت المقدس کا پہاڑ ہے) وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کرلیا ہے چلو اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں پھر وہ آسمانوں کو تیر چلائیں گے تو ان کے تیر خون آلودہ ہو کر واپس آئیں گے جس سے وہ خبیث سمجھیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی قتل کر ڈالا۔

ان کی جہالت اس حد تک پہنچے گی۔ تب خدا تعالی ان کی گردنوں میں پھوڑے پیدا کر کے ان کو ایک دم ہلاک کردے گا۔

مرزا کیونکر مسیح موعود ہوسکتا ہے جس کی بددعا سے یاجوج ماجوج ہلاک ہونگے۔ وہ تو خود مر گیا اور جن کو یاجوج ماجوج قرار دیتا ہے وہ زندہ ہیں۔

حالات وصفات یاجوج وماجوج کی نسبت جو کچھ مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ اور وہ کتب تفاسیر میں بیان ہوا ہے اس کو ہم بیان کرتے تو اس پر مرزائی وغیرہ ملحدین منکرین یاجوج ماجوج ہنسی اڑاتے لہذا ہم نے اس بیان سے تعرض نہیں کیا بلکہ جو کچھ احادیث صحیحہ (صحیح مسلم وترمذی ابن ماجہ وغیرہ) میں آنحضرت ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے مروی ہے صرف وہ نقل کردیا ہے۔ اس بیان کو پڑھ کر اور سن کر امید ہے پھر کوئی مسلمان انگریزوں یا روسیوں یا کسی اور قوم کو یاجوج ماجوج قرار نہ دیگا۔ اور اس باطل تاویل وتسویل سے کسی مفتری کو مسیح موعود بن جانے کا موقع نہ ملے گا۔

بارھواں نشان آسمانی یہ کہ روحانی برکات اور آسمانی نشانات میں حضرت مسیح کا ثانی اثنین امام مہدی پہلے پیدا ہوگا۔ بلکہ آپ کا نزول ان ہی کی تائید وحمایت اور اذیت دجال سے آپ کی اور آپ کے ماتحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت مسلمین کی نجات دلوانے کے لئے ہوگا۔

ہر چند یہ نشان قرآن میں اور کسی اتفاقی صحیح حدیث میں امام مہدی کا نام لے کر صاف طور پر نہیں پایا جاتا مگر اکثر علماء اسلام و اہل سنت والجماعت میں مسلّم چلا آتا ہے اور صحیح بخاری و مسلم کی بعض احادیث میں جس امیر یا امام کا ذکر ہے اس سے علماء اہل سنت کے نزدیک یہی امام مہدی مراد ہے اور اسی کے مطابق ہمارا دلی اعتقاد ہے۔

(شیخ الاسلام فرماتے ہیں: مرزائیو! کہواب تو میں نے آمد امام مہدی کی نسبت اپنا دلی اعتقاد صاف صاف الفاظ میں بیان کر دیا ہے اور باوجود بار بار اظہار اس امر کے کہ احادیث متعلقہ امام مہدی صحیح نہیں ہیں اور اعلی طبقہ کتب حدیث میں امام مہدی کے اس لقب (مہدی) و نام و اوصاف کے بیان سے جو سنن اربعہ میں پایا جاتا ہے، ساکت ہے، صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ میں آمد امام مہدی کا جو حضرت مسیح سے پہلے آئینگے معتقد و قائل ہوں۔ اس سے تمہارا وہ الزام دورخی جو ریویو آف ریلی جنز میں تم مجھ پر لگا چکے ہو باطل واقع ہوا؟ یا اس میں کچھ کسر رہ گئی ہے؟

ظالمو! میں نے کب اور کہاں کہا تھا کہ میں آمد مہدی کا منکر ہوں اور کب اور کہاں اس کے برخلاف اعتقاد آمد امام مہدی کا زبانی یا قلم سے اظہار کیا تھا؟ پھر دورخی کیا؟ اور اس کا الزام کیسا؟ کچھ تو انصاف اور شرم اور حیا سے کام لو۔ میں نے جو اشاعۃ السنہ ج ۷ و ۹ و ۱۱ وغیرہ میں امام مہدی کی آمد کی نسبت انکار نقل و بیان کیا ہے تو وہ نہ تو اپنی طرف سے نقل کیا ہے اور نہ کل مسلمانوں کی طرف سے بلکہ وہ صرف بعض مسلمانان زمانہ سابق و حال کی طرف سے نقل کیا ہے۔

اشاعۃ السنہ جلد ۷ کے صفحہ ۳۵۸ میں میرے یہ الفاظ پڑھو: اس وقت کے مسلمانوں سے کوئی اس کا قائل کوئی منکر۔

اور اشاعۃ السنہ جلد ۹ کے صفحہ ۴۹ میں میرے یہ الفاظ آنکھ کھول کر دیکھو: ابن خلدون و حضرمی اور بعض اہل حدیث زمانہ سابق و حال مہدی سے منکر ہیں۔

اور جلد اشاعۃ السنہ ۱۱ کے صفحہ ۳۱ میں ان الفاظ پر نظر ڈالو: جو لوگ مہدی کو نہیں مانتے ..الخ۔

اور پھر خدا سے ڈر کر کہو کہ کیا ان الفاظ میں اعتقاد عام مسلمانوں کا یا خاص میرے اعتقاد کا اظہار پایا جاتا ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں اور جو صفحات مذکورہ میں اور جلد ۱۱ کے صفحہ ۲۲۲ میں عدم صحت وقوع آمد مہدی کی نسبت دعوی کیا گیا ہے اور اسکے ثابت کرنے کا وعدہ دیا گیا ہے وہ بھی خاص کر ان صفات و حالات و اسم و لقب (مہدی کی نسبت تھا جن کا ذکر سنن اربعہ میں وارد ہے اور صحیحین ان کے ذکر سے ساکت ہیں

اشاعۃ السنہ جلد نمبر ۷ و ۹ کے صفحات مذکورہ میں ہمارے یہ الفاظ پڑھو: مہدی کی خبر و پیش گوئی سے اعلی طبقہ کتب حدیث (بخاری و مسلم) ساکت ہے۔ اشاعۃ السنہ صفحہ ۳۵۵ جلد ۷۔

اعلی طبقہ کتب حدیث (بخاری و مسلم) مہدی موعود کے ذکر و بیان سے ساکت ہے ...دوسرے طبقہ کی کتابوں میں جو اس مضمون کی حدیثیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائی جاتی ہیں وہ غوائل حرج سے خالی نہیں۔قاضی ابن خلدون حضرمی نے اپنی کتاب العبر میں ان احادیث کو ایک ایک کر کے رد کر دیا ہے۔ اشاعۃ السنہ ص ۴۹ جلد ۹۔

ان صریح اور صاف بیان کے ہوتے تمہارا یا کسی اور میرے نقل انکار و جرح احادیث مذکورہ سے یہ سمجھ لینا کہ میں اس امام کے قبل از مسیح آنے سے جس کا ذکر بخاری و مسلم کی احادیث صحیحہ اتفاقیہ میں آ چکا ہے منکر ہوں اور میں نے اپنے انکار کا اظہار رسالہ یا فہرست انگریزی پولیٹکل مضامین رسالہ میں کیا ہے، تمہارا کذب بہتان افترا اتہام نہیں تو اور کیا ہے۔رسالہ صفحات مذکورہ ہر اردو دان دیکھ سکتا ہے اور فہرست انگریزی..مجھ سے حاصل کر کے انگریزی خوان ملاحظہ کر سکتا ہے۔صحیحین کی اتفاقیہ صحیح حدیثیں متعلق آمد امام قبل از مسیح جن کی دستاویز سے میں اور تمام سنی اہل حدیث آمد امام ممدوح کے قائل ہیں جو قبل ازیں منقول ہو چکے ہیں۔

اہل حدیث کہلانے والے اور صحیح بخاری و مسلم کی احادیث کو صحیح ماننے والے اور اپنے عمل و اعتقاد میں احادیث ان کتب کو دستور العمل بنانے والے لوگوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں اور نہ ہوگا جو ان احادیث میں وارد اور مذکور امام و امیر کے نزول حضرت مسیح کے پہلے آنے سے انکار کرتا ہو۔ان احادیث میں گو اس امام و امیر کو مہدی کے خطاب سے یاد نہیں کیا گیا۔اور ان کے نام اور صفات سے جو سنن اربعہ وغیرہ میں مذکور ہیں تعرض نہیں کیا گیا مگر اہل سنت اہل حدیث اسی امام کو امام مہدی تسلیم کرتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالی کی طرف سے ہدایت یافتہ ہونے کی وجہ سے اس لقب و خطاب کے اور ہدایت یافتہ اولیاء اللہ سے زیادہ مستحق ہیں۔

پھر اس امام مہدی کی آمد سے انکار کرنے کو تم لوگوں کا یا کسی اور کا اس خاکسار کی طرف منسوب کرنا افتراء نہیں تو اور کیا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ جب تمہارے جعلی امام مہدی و فرضی و خیالی مسیح نے اپنی ایک جھوٹی پیش گوئی ۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء کو سچ بنانے کے لئے یہ جعل سازی و دجالی چال بازی کی کہ اپنے دو خلیفوں ڈاکٹر اسماعیل خان اور مرزا خدا بخش کو بعض علماء پنجاب و دہلی کے پاس ان کو یہ سوال سکھا کر بھیجا کہ مرزا غلام احمد قادیانی منکر آمد مسیح ہے اس کے حق میں علمائے اسلام کیا فتوی دیتے ہیں۔اور یہ مکر سکھایا کہ تم نے علماء کے سامنے مجھے منکر مہدی بنا کر میرے حق میں فتوی حاصل کرنا۔پھر جب ان علماء نے اس انکار کے سبب اس پر فتوی کفر و بدعت لگایا تو اس نے فہرست انگریزی مضامین اشاعۃ السنہ میں میرا احادیث متعلقہ امام مہدی مذکورہ سنن اربعہ کو ضعیف کہنا اور بعض علماء اسلام سے ایسے امام کی آمد سے انکار نقل کرنا دیکھ کر بزعم فاسد مجھے بھی اپنی طرح منکر مہدی قرار دیا اور وہی فتوی جو اس پر لگایا مجھ پر چسپاں کر دیا۔

اس پر میں نے ان ہی علماء سے استشہاد کیا کہ کیا آپ لوگوں نے میرے کس کلام یا تصنیف میں آمد امام مہدی سے میرا انکار پایا ہے اور وہ فتوی مجھ پر لگایا ہے، تو سب نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم نے تمہارے کلام میں نہ انکار پایا اور نہ تم پر وہ فتوی لگایا ہے۔بلکہ ہمارے پاس تو مرزا غلام احمد کا منکر مہدی ہونا بیان کیا گیا تھا اور اسی پر ہم نے وہ فتوی لگایا ہے۔اور از انجملہ خاص کر ایک مفتی (مولوی رشید احمد گنگوہی مرحوم) نے تو بایں الفاظ اس انکار سے خاکسار کو بری کیا تھا: اور چونکہ مہدی موعود کا ہونا صحیح مسلم سے ثابت ہے تو بندہ ہرگز گمان نہیں کرتا کہ مولوی محمد حسین نے اس سے انکار کیا ہو۔

اس جعل سازی و دجالی کی تفصیل رسالہ ،مسلمانوں کی حلفی شہادت، میں چھپ کر مشتہر ہوئی ہے۔اور رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۹ کے نمبر ۹ میں بنقل عبارات اشتہارات قادیانی اس کی ایسی تشریح و توضیح ہوئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ باعتراف قادیانی علماء اہل افتاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے وہ فتویٰ مرزا پر لگایا تھا نہ اس خاکسار پر۔ الحاصل میں آمد اس امام کا جو حضرت مسیح سے پہلے آویں گے اور مسلمانوں کے امام ہوں گے قائل ہوں اور ان کی آمد سے میں کبھی انکار نہیں کیا اور نہ ہی اس کا کبھی اظہار کیا ہے۔ محمد حسین)

ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے:

ترتیب القصہ انّ المھدی یظھر اولاً فی الحرمین الشریفین ثمّ یأتی بیت المقدس فیاتی الدّجال و یحصرہ فی الحال فینزل عیسی من المنارۃ و الشرقیۃ فی دمشق الشام و یجیء الی قتال الدجال فیقتلہ بحربۃ فی الحال فانّہ یذوب کالملح فی الماء عنہ نزول عیسی علیہ السلام فیجتمع علیہ السلام بالمھدی و قد اقیمت الصلوہ فیشیر المھدی لعیسی علیہ السلام بالتقدم فیمتنع معللاً بان ھذہ الصّلوۃ اقیمت لک فانت اولی بان تکون الامام فی ھذا المقام و یقتدی بہ یظھر متابعۃ لنبیّنا ۔(شرح فقہ اکبر ص ۸۸)۔ واقعہ مہدی و آمد مسیح کی یوں ترتیب ہے کہ اولاً امام مہدی حرمین میں ظاہر ہونگے پھر وہ بیت المقدس آئیں گے اس وقت دجال آئے گا اور ان کا محاصرہ کرے گا پھر عیسی دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے اور قتل دجال کی طرف متوجہ ہوں گے اور ایک ہی چوٹ سے اس کو قتل کریں گے وہ ان کو دیکھ کو پگھلنے لگ جائے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ عیسیٰؑ اور امام مہدی ایسے وقت میں جمع ہونگے کہ نماز کیلئے تکبیر ہو چکی ہوگی، مہدی حضرت عیسی کو نماز پڑھانے کیلئے اشارہ کریں گے وہ اس عذر سے کہ یہ تکبیر آپ کی امامت کیلئے ہوئی امامت سے انکار کریں گے۔ اور وہ نماز امام مہدی پڑھائیں گے اور عیسیٰؑ نماز میں ان کے مقتدی ہوں گے۔

اس مضمون کی ایک حدیث سنن ابن ماجہ سے اوپر گذر چکی ہے اور بخاری و مسلم میں ایک اسی مضمون کی حدیث ہے:

قال رسول اللّٰہ ﷺ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مر یم و اما مکم فیکم ۔ تمہارا کیا حال ہو گا جب ابن مریم تم لوگوں میں نازل ہوگا اس حالت میں کہ تمہارا امام موجود ہوگا (بخاری ۔ ص ۴۹۰ ۔ مسلم ۔ ص ۷۸)۔

اس حدیث کی شرح میں علماء اسلام کہتے ہیں کہ اس میں امام سے امام مہدی مراد ہے۔ اور جلد اول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم میں اس مضمون کی ایک حدیث یہ آئی ہے:

فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللّٰہ ھذہ الامة (مسلم ص ۸۷ ج ۱)۔ کہ عیسیٰ بن مریم اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان کو کہے گا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ وہ جواب دینگے کہ نہیں تم میں سے ایک دوسرے کا امام ہو، اس میں خدا نے اس امت کی تکریم کرنا منظور ہوگا۔

اس حدیث میں امیر سے امام مہدی مراد لینا بتایا جاتا ہے۔ صحیح مسلم میں ایک اور حدیث میں جو جلد دوم صفحہ ۳۹۲ میں ہے، اس حدیث کے برخلاف یہ بھی پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قتل دجال کیلئے نازل ہوں گے تو نماز کی اقامت ہونے پر وہ خود امام ہوں گے۔ فبینا ھم یعدون للقتال یسوون الصّفوف اذا قیمت الصّلوۃ فینزل عیسی بن مریم فامّھم۔

ان دونوں حدیثوں میں تطبیق وموافقت یوں ہوسکتی ہے کہ اس حدیث میں دوسری نماز کا ذکر ہے جس میں امام مہدی کیلئے تکبیر نہ کہی گئی ہوگی بلکہ حضرت مسیح کیلئے تکبیر کہی گئی ہوگی۔ اس تطبیق وتوجیہ پر دلیل حضرت کا امام مہدی کے خطاب میں یہ کہنا ہے، جو ابن ماجہ کی حدیث میں گذرا ہے کہ چونکہ یہ تکبیر آپ کی امامت کے لئے ہوئی ہے لہذا اس نماز کی امامت آپ ہی کرائیں۔

ایک حدیث صحیح مسلم میں ابن ابی ذئب راوی حدیث سے امام ہو جانے حضرت مسیح کی یہ تفسیر وارد ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق حکم وعمل کرنے میں لوگوں کے پیشوا ہوں گے اور لوگ ان کی پیروی کریں گے۔

ابن ابی ذئب عن نافع مولی ابی قتادہ عن ابی ھریرہ ان رسول اللہ ﷺ قال کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم فامکم منکم فقلت لا بن ابی ذئب ان الاوزاعی حدثنا عن الزھری عن نافع عن ابی ھریرہ و امامکم منکم قال ابن ابی ذئب اتدری ما امکم منکم فقلت تخبرنی قال امکم بکتاب ربکم و سنت نبیکم۔ (مسلم ص ۸۷)۔

ان تینوں وجوہ تطبیق وموافقت احادیث سے جو وجہ اختیار و پسند کی جاوے وہ وجہ صحیح ولائق پسند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ احادیث صحیح مسلم اور ابن ماجہ اس باب میں نص قطعی نا قابل تاویل ہیں کہ حضرت مسیح بن مریم جو قیامت کے قریب نزول اجلال فرمائیں گے اور شخص ہیں اور امام مہدی اور شخص ہیں جو ان سے پیشتر موجود ہوں گے اور ان دونوں حضرات میں بوقت نماز امامت میں تکرار ہوگی۔امام مہدی حضرت مسیح سے نماز میں امام ہونے کی درخواست کریں گے۔حضرت مسیح اس سے انکار کر کے امام مہدی کو (جن کے واسطے نماز کی اقامت ہو چکی ہو گی) امام بنائیں گے۔اس نص قطعی سے قادیانی پارٹی کی اس جعل سازی و دجالی چال بازی کی قلعی کھلتی ہے کہ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ایک ہی شخص (مرزا غلام احمد) کو قرار دیتے ہیں۔اور پہلی حدیث متفق علیہ بخاری و مسلم میں و امامکم منکم کو عطف تفسیر ٹھہرا کر مرتکب تاویل سراپا تحریف و تسویل ہوتے ہیں اور اس تاویل و تسویل پر سنن ابن ماجہ کی حدیث لا مھدی الاّ عیسی کو دلیل ٹھہراتے ہیں اور خدا تعالی سے، پھر اہل علم حدیث سے شرما کر یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ حدیث تو صحیح نہیں ہے پھر وہ حضرت عیسیٰؑ کو امام مہدی بنانے میں ان احادیث صحیحہ مسلم اور خود ابن ماجہ کا مقابلہ کیونکر کر سکتی ہے۔

ناظرین اس حدیث کا غیر صحیح ہونا کتاب حجج الکرامة کے صفحہ ۳۸۵ میں ملاحظہ کریں ہم اس مقام میں اس کا خلاصہ نقل کرتے ہیں:

شوکانی در توضیح گفتہ و احادیث انس اخرجہ ابن ماجہ والحاکم فی المستدرك لا مھدی الاّ عیسی بن مریم فیمکن ان یقال فی تاویله لا مھدی کاملاً ولا شك انّ عیسی اکمل من المھدی لانّه نبیّ اللّٰه و ھذا التّاویل متحتم لمخالفة ظاھرة للاحادیث المتواترہ حافظ ابن القیم در منار گفتہ لا مھدی الاّ عیسی از طریق محمد بن خالد جندی از ابان بن صالح از حسن بصری از انس بن مالك اواز رسول اللّٰه ﷺ روایت کردہ و وے متفرد است بروایت آں و محمد بن حسن اسنوی در کتاب مناقب شافعی محمد بن خالد را غیر معروف نزد اھل صناعت از اھل علم و نقل گفتہ و بیھقی گفتہ تفرد بہ محمد بن خالد بذا و حاکم گفتہ و ھو مجھول و قد اختلف علیه فی اسنادہ فروی عنه ابان بن ابی عیاش عن الحسن عن النّبیّ ﷺ فرجع الحدیث الی روایت محمد بن خالد و ھو مجھول عن ابان و متروك و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن الحسن و هو منقطع و جمال الدين محمد بن ابی بکر دررسالہ الکلام المجدی فی اثبات خروج المھدی گفتہ حدیث لا مھدی الّا عیسی بن مریم اخرجہ ابن ماجہ و اخرجہ ابو الحسن ازھری و قد اجاب عنہ الحفاظ کابی بکر العربی و ابن عبد البر القرطبیین بانہ حدیث لا یصحّ فانّہ انفرد بروایۃ محمد بن خالد و ھو مجھول کما قالہ البخاری و اختلف علیہ فی اسنادہ فتارۃ یرویہ عن ابان عن الحسن عن النّبیّ ﷺ مرسلاً و تارۃ عن الحسن عن انس عن النّبیّ ﷺ قال القرطبی و الاحادیث عن النبی ﷺ فی خروج المھدی ثابتۃ واضح من ھذا الحدیث فالحکم بھا دونہ قلت و بتقدیر صحتہ فمدرج و تاویلہ واضح بخلاف تاویل الاحادیث التی فی خروج المھدی و درمشرب دردی گفتہ فالمراد معناہ اللغوی و للتقدیر لا مھدی کاملاً فی ذلک الوقت الّا عیسی ۔ (حجج الکرامۃ ص ۳۸۵)۔

شوکانیؒ نے رسالہ توضیح میں کہا ہے جو حدیث انس سے ابن ماجہ اور حاکم نے مستدرک میں روایت کی ہے اس کی تاویل میں یہ کہنا ممکن ہے کہ کامل مہدی یعنی ہدایت یافتہ حضرت عیسیٰؑ ہیں اور اس میں شک نہیں کہ وہ امام مہدی سے بڑھ کر تھے کیونکہ وہ نبی تھے۔اس حدیث کی یہ تاویل واجب ہے کیونکہ ظاہری معنی سے وہ حدیث احادیث متواترہ کے مخالف ٹھہرتی ہے۔حافظ ابن قیم نے منار میں کہا ہے ۔ یہ حدیث محمد بن خالد جندی نے ابان بن صالح سے اس نے حسن بصری سے اس نے انس بن مالک سے اس نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے اور وہ محمد بن خالد اس کی روایت میں اکیلا ہے اور محمد بن حسن السنوی نے کتاب مناقب شافعی میں کہا ہے کہ محمد بن خالد اہل صناعت حدیث و اہل علم ونقل کے نزدیک غیر معروف شخص ہے۔امام بیہقی نے یہی کہا ہے کہ محمد بن خالد اس حدیث کی روایت میں اکیلا ہے۔امام حاکم (صاحب مستدرک) نے کہا ہے کہ وہ مجھول الحال ہے۔پھر اس سے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہوا ہے۔ابان بن ابی عیاش نے اس حدیث کو حسن سے اس نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے تو اس حدیث کا رجوع محمد بن خالد کی طرف ہوا جو مجھول الحال ہے۔اس نے اس حدیث کو ابان سے نقل کیا ہے جو متروک ہے۔اس نے حسن کے ذریعہ آنحضرت ﷺ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کیا ہے جو منقطع ہے (کیونکہ حسن نے آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا) اور جمال الدین محمد بن ابی بکر نے الکلام المجدی میں کہا ہے کہ ابن العربی وابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ اکیلے محمد بن خالد کی روایت ہے اور وہ مجہول الحال ہے۔ یہ بات امام بخاری نے کہی ہے۔ اوراس کی روایت میں اختلاف ہے کبھی تو وہ حسن بصری سے بواسطہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتا ہے اور یہ روایت مرسل ہے اور کبھی بواسطہ انس آنحضرت ﷺ سے نقل کرتا ہے۔ امام قرطبیؒ نے کہا ہے کہ آمد امام مہدی کی حدیثیں ثابت اوراس حدیث ابن ماجہ سے زیادہ صحیح ہیں لہذا ان کے مطابق فیصلہ چاہیے اوران کے برخلاف اس حدیث پر نہیں۔ (ناقل) کہتا ہے کہ بصورت فرض کر لینے صحت اس حدیث اس کی تاویل واجب ہے بخلاف احادیث آمد مہدی (کہ وہ صحیح اور نصوص قطعی ہیں) مشرب وردی میں کہا ہے کہ اس کی تاویل یہ ہے کہ اس حدیث ابن ماجہ میں مہدی سے لغوی معنی مراد ہیں یعنی ہدایت یافتہ اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ اس زمانہ حضرت عیسیٰؑ سے زیادہ اور کوئی ہدایت یافتہ نہ ہوگا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں کہ حکیم نوردین وغیرہ اس حدیث کی صحت بتصریح و شہادت اہل حدیث ثابت کر دیں، اور احادیث صحیح مسلم کا جو اس واہی حدیث کے برخلاف مسیح ومہدی میں مغائرت کے ثبوت پر نص قطعی کے میں کافی جواب دیں، تو ہم مسیح ومہدی کا ایک ہونا مان لیں گے۔ مرزا کے خلیفو! اس سے بڑھ کر کیا چاہتے ہو۔ لو ایک ہی بات سے فتح پاتے ہو۔

درآنجا کہ امام مہدی کا آنا بھی روحانی برکات اور آسمانی نشانات سے (جن کا ذکر عنقریب آتا ہے) ہوگا۔ اور نزول مسیح کے واسطے ان کا پیشتر آنا اکثر مسلمانوں میں مسلّم واتفاقی شرط ہے لہذا وجود امام مہدی اوران کی روحانی برکات کو حضرت مسیح کی آمد کے نشانوں میں سے تسلیم کیا گیا ہے اور آمد مسیح کے لئے ایک شرط لازمی مانا گیا ہے۔

بالجملہ حضرت مسیح کی دوسری آمد اہل اسلام قدیم کے اعتقاد میں ان بارہ آسمانی نشانوں کے ساتھ ہوگی جیسے ان کی پہلی آمد گیارہ آسمانی نشانوں سے ہوئی ہے اوران کے نزدیک آنے والا مسیح وہی ہے جس میں یہ تئیس نشانات آسمانی پائے گئے ہیں اور پائے جائیں گے۔ وہ ایسے مسیح کی آمد کے منتظر ومعتقد نہیں ہیں جو ان آسمانی نشانوں سے خالی ومعرا ہو۔ اور دنیاوی سازشوں اور زمینی تدبیروں اور انسانی تجویزوں کے ساتھ وہ مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود بنا ہو۔

یہاں تک تو امام مہدی کا آنا حضرت مسیح کی آمد ثانی کے لئے ایک نشان اعر بطور شرط ہونا تبعاً وضمناً بیان ہوا ہے۔اب ان کی آمد پر مستقل بحث ہوتی ہے جس سے ثابت ہوگا کہ وہ بھی حضرت مسیح کی طرح اپنے مشن میں جنگ وتلوار وتفنگ سے کام نہ لیں گے بلکہ صرف آسمانی نشانات اور روحانی برکات سے دنیا میں اسلام کی اشاعت کریں گے اور کتاب وسنت کے مطابق حکم کریں گے۔ان کے نشانات وبرکات کو دیکھ کر لوگ جوق درجوق وبشوق وذوق داخل اسلام ہونگے۔لہذا ان کا آنا کسی سلطنت کے لئے خطرناک وناگوار نہ ہو بلکہ مرغوب وخوشگوار۔ ہر سلطنت کے لئے خطرناک وہی مہدی ہیں جو آسمانی نشانوں سے محض خالی اور صاف کورے ہیں اور محض کذب وافتراء سے مہدی بن بیٹھے ہیں۔

آمد مہدی کی نسبت اہل اسلام قدیم کا اعتقاد وخیال

امام مہدی کی نسبت بھی اکثر اہل اسلام قدیم کا (جو امام مہدی کے منتظر ومعتقد ہیں) یہی اعتقاد ہے کہ:

۱۔ وہ بھی حضرت مسیح کی مانند آسمانی نشانات اور روحانی برکات اپنے ساتھ لائیں گے۔

۲۔ان کا یہ اعتقاد بھی بیان ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح امام مہدی کے وقت آئیں گے بلکہ ان ہی کی حمایت اور محاصرہ دجال سے ان کی تخلیص وصیانت کے لئے نزول اجلال فرمائیں گے۔

۳۔اور مسلمانوں میں مدت قیام امام مہدی بھی وہی سات سال تسلیم کی جاتی ہے جو حضرت مسیح کی آمد ثانی کے بعد ان کی مدت قیام تسلیم کی جاتی ہے۔

۴۔اور یہ اعتقاد مسلمانان قدیم کا بیان ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح قتل دجال کے بعد حکم جنگ وجہاد کی تعمیل کو دنیا سے اٹھالیں گے۔اور تلوار کو لڑائی کے کام سے بےکار کر دیں۔

۵۔اور یہ بھی مسلمانان قدیم کے نزدیک مسلم ہے کہ امام مہدی صرف ولی ہونگے اور حضرت مسیح نبی۔

۶۔اور یہ بھی ان کے نزدیک مسلم ہے کہ ولی نبی کا تابع ہوتا ہے اور نبی اس کا متبوع،اس کا عکس نہیں ہوتا کہ ولی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متبوع اور نبی اس کا تابع۔

۷۔اور یہ بھی ان کے نزدیک مسلم ہے کہ امام مہدی حضرت مسیح کے برخلاف کچھ نہ کریں گے بلکہ ان کے حکم و مشورہ پر چلیں گے۔

ان ہفت گانہ اعتقادات ومسلمات اہل اسلام قدیم کا یقینی لازمہ ہے کہ ان کے نزدیک امام مہدی بھی اپنے مشن (اشاعت وترقی دین) کو جس کے واسطے بھیجے جائیں گے جنگ وتلوار سے پورا نہ کریں گے بلکہ ان ہی روحانی انوار وبرکات وآسمانی نشانات جن سے حضرت مسیح دین کو ترقی دیں گے، اور یہ امر ناممکن اور بحکم مسلمات اسلامیہ وعقائد مذکورہ اہل اسلام محال ہے کہ حضرت مسیح تو لڑائی کو موقوف کردیں اور امام مہدی باوجود تابع ومطیع ہونے کے اس لڑائی کی آگ کو سلگاتے رہیں۔اور دنیا میں اس کو بھڑکاتے پھریں۔جس کو عقائد سبعہ مذکورہ اہل اسلام کا علم ویقین ہوگا وہ ان کی طرف اس اعتقاد کو ہرگز منسوب نہ کرے گا۔

حضرت مسیح کے نزول سے پہلے ہرچند معرکہ سفیانی وغیرہ میں مسلمانوں کو مدافعت کیلئے تلوار سے کام لینا پڑے گا مگر جب سفیانی مارا جائے گا اور اس کے بعد دجال نکلے گا اور اس کے قتل کیلئے حضرت مسیح کا نزول ہو گا اور وہ ہلاک ہوگا تو پھر سیفی جہاد کا دروازہ بند ہوجائے گا۔

منجملہ ان عقائد ومسلمات ہفت گانہ اہل اسلام عقیدہ دوم وہفتم کا بیان تو ضمن بیان اعتقاد آمد ثانی مسیح ہو چکا ہے اور عقیدہ پنجم وششم محتاج بیان وثبوت نہیں ہے۔کوئی اہل علم مسلمان ان سے بے خبر ومنکر نہیں ہے۔ اب رہا انکا اعتقاد اول وسوم۔سو ذیل میں بیان اور ثابت کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ثابت کیا جائے گا کہ حضرت مسیح کی آمد سے پہلے گو مسلمان سیفی جہاد کریں گے مگر آمد مسیح کے بعد سیفی جہاد کا خاتمہ ہوجائے گا۔

اعتقاد اول وسوم اور اس کے متعلقات کا بیان:

امام مہدی کی نسبت اعتقاد اول وسوم اہل اسلام کے بیان سے پہلے یہ بیان ضروری ہے کہ اہل اسلام قدیم جس مہدی کو روحانی برکات اور آسمانی نشانات کا محل ومظہر سمجھتے ہیں وہ کوئی خاص ایک شخص ہے یا ہر کوئی شعبدہ بازی سے نشان نمائی کا مدعی ہوکر امام مہدی بن سکتا ہے۔

پس واضح ہو کہ اہل اسلام قدیم کے نزدیک امام مہدی خاص ایک شخص خالص وصحیح النسب سید ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو خاتون جنت فاطمہ زہرا کی اولاد سے خاص کر امام حسن کی پشت سے شہر مدینہ طیبہ میں پیدا ہوگا اور مکہ مکرمہ میں مقام ابراہیم اور رکن کے مابین مجبوراً اس کی خواہش کے بغیر اس کو امام بنایا جائے گا اور مہدی ہونے کا خطاب وہ خود اپنے لئے اختیار نہ کرے گا بلکہ یہ خطاب آسمان سے اور فرشتہ کے ذریعہ اس کے لئے نازل ہوگا۔ اس کا نام محمد ہوگا، اور باپ کا نام عبداللہ اور اس کا حلیہ خاص ہوگا جو کسی دوسرے میں نہ پایا جائے گا اور وہ آنحضرت ﷺ کا اخلاق کریمانہ میں مشابہ ہوگا، نہ صورت میں۔

ترمذی اور ابوداؤد کی حدیث میں ہے قال رسول اللہ ﷺ لا تذھب او لا تنقضی الدنیا حتی یملك العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمه اسمی (ترمذی ج۲ص۱۵۔ابوداؤد ج۲ ص۲۳۲)۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنیا فنا نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت سے ایک شخص تمام عرب کا مالک نہ ہو جائے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔

و فی روایة یواطی اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی ۔(ابوداؤد۔ج۲ص۲۳۲)۔کہ اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔

و فی روایة المھدی من عترتی من ولد فاطمه ۔(ابوداؤد۔ج۲ص۲۳۲)۔کہ مہدی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔

و فی روایة قال علی و نظر الی الحسن ان ابنی ھذا سید کما سماہ رسول اللہ و یخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبھه فی الخلق و لا یشبھه فی الخلق یملاء الارض عدلاً ۔(ابوداؤد۔ج۲ص۲۳۳)۔کہ حضرت علیؓ نے اپنے فرزند امام حسن کو دیکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام سید رکھا ہے۔اس کی پشت سے ایک آدمی پیدا ہوگا جو تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہوگا۔وہ صورت میں آنحضرت ﷺ سے مشابہ نہ ہوگا مگر اخلاق میں آپ کا مشابہ ہوگا۔زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

المھدی منی اجلی الجبھة اقنی الانف یملاء الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً یملك سبع سنین ۔(ابوداؤد۔ج۲ص۲۳۳)۔ مہدی میری نسل سے ہوگا روشن یعنی کھلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشانی والا اونچی ناک والا زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی سات برس حکومت کرے گا۔

و فی روایة نعیم بن حماد قال رسول الله ﷺ اسمه محمد۔ (حجج الکرامه ص ۳۵۲)۔نعیم بن حماد کی روایت میں آیا ہے کہ اس کا نام محمد ہوگا۔

کتاب حجج الکرامة میں امام مہدی کا حلیہ متعدد کتابوں سے نقل کیا ہے اس مقام میں اسی کی نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے:

اما حلیہ وے پس ابوسعید خدری از آنحضرت ﷺ روایت کردہ کہ فرمود المھدی منی اجلی الجبھة اقنی الانف یملاء الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً یملك سبع سنین۔ اخرجه ابو داؤد۔ و اخرجه الرویانی من حدیث حذیفه بلفظ المھدی رجل من ولدی وجه کالکوکب الدری قاله جمال الدین محمد بن ابی بکر الاشخر المھدی من اھل البیت اشم الانف اقنی اجلی یملاء الارض قسطاو عدلاً کما ملئت جوراً و ظلماً

محمد بن جعفر گفتہ مہدی باریک حاجب ودراو کمان ابر دست ونیست میان ابروہائے وے افتران و کلان جسم است اخرجہ الحاکم ونعیم بن حماد۔ ودر روایت علی کرم اللہ وجھہ است کہ انبوہ ریش وشرمگین چشم وسیاہ مردمک ودرخشندہ دندان است و بررخ کالے داشتہ باشد وبرشانہ او علامت آنحضرت ﷺ بود وعبدالغفار فرفارسی در مجمع الغرائب وابن الجوزی در غریب الحدیث وابن کثیر در نہایہ آوردہ مرفوعاً کہ میان ہر دوران وے بعد باشد وعبدالرحمٰن بن عوف گفتہ کشادہ دندان باشد۔ ابونعیم وابن عباس گفتہ۔ میانہ قد مشروب الحمرۃ باشد۔ و ابوامامہ ازاں حضرت ﷺ روایت کردہ۔ روئے او کوکبے است درخشاں دررخسارء راست وے خالے سیاہ رنگ باشد وبروے دوعبائے قطران بود گویا مردے از بنی اسرائیل است

رویانی در مسند وابونعیم از خذیفہ روایت کردہ اند مرفوعاً کہ مہدی مردے از اولادمن است رنگ او رنگ عربی ست وجسم او جسم اسرائیلی ولفظ شیخ علی متقی در حلیہ وے اینست کہ در کتف او علامتے باشد چنانچہ در کتف حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ بود وروئے اوہمچو ستارہء درخشندہ باشد پیشانی کشادہ بینی دراز و باریک میان بینی بلند نماید کمان ابرو باشد و بادرازی ابرو چشمائے او فراخ باشد درمیان دندان اوفرقے باشد یعنی سخت متصل نباشد ورنگ اورنگ عربیان باشد یعنی گندم گوں وجسم او جسم بنی اسرائیل یعنی درعرض وطول۔ بررخسارہء راست او خال سیاہ باشد وہم چنیں برکف دست راست نیز باشد ولکنت درزبان او باشد کہ دروقت بستگی سخن دست راست برزانوئے چپ زند آنگاہ سخن تولد گفت ودرمیان ہردوزانوئے وے کشادگی وبعد باشد وانبوہ ریش بود و چشمائے او سرمہ رنگ خلقی باشند انتہی۔ ونحوہ فی الاشاعۃ وابوطفیل گفتہ کہ آنحضرت ﷺ وصف کرد مہدی را وفرمود کہ درزبان اوگرانی است بزند زانوئے چپ خود را بدست راست خود وقتے کہ درنگ کند بروے سخن اخرجہ نعیم بن حماد واین حرکتے است کہ از مرد الکن ثقیل اللسان وقت تکلم بے اختیار صادر میشود

حدیث چہارم ابوداؤد میں جو امام مہدی کو اخلاق نبوی کا مشابہ قرار دیا گیا ہے ایک بڑا بھاری وصف ونشان ہے جس سے سچے اور اصلی مہدی کے جھوٹے اور نقلی مہدیوں سے آسانی تمیز ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ کو بشہادت آیت انك لعلی خلق عظيم ۔ خلق عظیم پر پیدا کیا ہے۔ اور منجملہ اخلاق نبوی ایک خلق عظیم جو اس مقام میں لائق ذکر ہے آپ کا بے غرض ہونا اور زینت واموال دنیا سے بے رغبت ہونا ہے، آپ نے دنیا کے بادشاہ ہوکر بھی تمام زندگی میں دوروز متواتر جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا۔ ازواج واولاد کیلیۓ سونے چاندی کا زیور نہ بنایا تھا، جن کپڑوں میں آپ نے انتقال کیا ان میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ ان حالات کی تفصیل کتب صحاح احادیث میں اور رسالہ اشاعۃ نمبر ۴ جلد ۲۰ میں ہوچکی ہے۔

یہ امام مہدی کے نام اور نسب اور اوصاف کے متضمن احادیث ہیں اور ان کے مدینہ میں پیدا ہونے اور مکہ میں مجبوراً امام بنائے جانے اور آسمان مہدی کا خطاب پانے کے متضمن روایات عنقریب منقول ہوں گی ان احادیث سے اہل اسلام (جو ان احادیث کو مانتے ہیں) یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہر مدعی نمائش نشان آسمانی سحر یا مسمریزم سے کوئی کرتب دکھا کر مہدی موعود نہیں ہوسکتا۔ اور اگر وہ سید نہ ہو۔ ۲۔ یا سید ہو تو اولاد فاطمہ اور حسن سے نہ ہو۔ ۳۔ یا ان کی اولاد سے ہو مگر اس کا نام محمد بن عبداللہ نہ ہو۔ ۴۔ یا نام محمد بن عبداللہ ہو مگر وہ مدینہ منورہ کی پیدائش نہ ہو، پنجاب وہندوستان کا ہو۔ ۶۔ یا وہ خاص مدنی ہو یا ان سب صفات سے موصوف ہوکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مہدی بن بیٹھا ہو، مگر اپنی مہدویت وامامت کے ذریعہ ہزار ہا روپیہ مریدوں سے بٹور کر اس مال سے دنیا کا عیش اڑاتا ہو؛ گھی کی جگہ پلاؤ قورمہ میں روغن بادام ڈلواتا ہو اور بیوی بیٹی کے لئے ہزار ہا روپیہ کا سر سے پاؤں تک سونے کا زیور بنواتا ہو اور خود بھی لباس فاخرہ مرینہ پشمینہ پہنتا ہو اور بیوی بیٹی کو گوٹا کناری پہناتا ہو ایسا شخص مہدی ہونے کا مدعی ہوگا تو وہ ان اہل اسلام کے نزدیک اس دعوی میں جھوٹا اور مہدی کاذب کہلائے گا۔ اور جو شخص ان صفات ستہ میں سے ایک بھی صفت نہ رکھتا ہو، اور اپنی عمر ناجائز عیش وعشرت کی کامرانی میں اور ہدایت کفار ومشرکین سے بے اعتنائی وناکامی کے ساتھ مر گیا ہو وہ ان کے نزدیک فرعون وہامان یا دجال وشیطان کہلائے گا۔ ادنی درجہ کا بھی مسلمان نہ ہوگا۔

یہ اس مدعی مہدویت پر عدم تصادق صفات خلقی ومعنوی امام مہدی کی وجہ سے علماء اسلام کا حکم وفتوی ہوگا۔ اور جو شخص صفات خلقی وصوری میں حضرت امام مہدی کے حلیہ مذکورہ بالا سے متفارق ہوا ہے یا ہوگا اس کو تو گلی کوچے کے لونڈے اور بازاری عوام مسلمان (چہ جائے اہل حکم وافتاء) بھی مہدی کاذب قرار دیں گے۔ اور اس پر ہزار لعنت کہیں گے (جیسا کہ مہدی قادیانی کے ساتھ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں اس کے دہلی میں پہونچ کر ایسے دعاوی کرنے پر عوام اہل اسلام دہلی کی طرف سے اس کی خدمت گذاری اور آؤ بھگت ہوئی جس کی وجہ سے وہ جب تک دہلی رہا پولیس کی پناہ لے کر رہا اور جب وہاں سے نکلا تو رات کے تین بجے چوری نکلا) اور اس کو اردو فارسی میں شدبد جاننے والے ان مہذبانہ الفاظ سے مخاطب کریں گے: کلاہ خسروی وبادشاہی بہر کل کے رسد حاشا وکلا

اس بیان سے مہدی کی تعیین وتشخیص ہوگئی، تو اب مہدی کی نسبت اعتقاد اول وسوم اہل اسلام کی تشریح کی جاتی ہے:

سنن ابی داؤد میں ذکر مہدی کے عنوان سے ایک باب منعقد کر کے روایت کیا ہے:

عن ام سلمه زوج النّبی ﷺ عن النّبیّ ﷺ قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة هاربا الی مکه فیاتیه ناس من اهل مکه فیخرجونه و هو کاره فیبایعونه بین الرکن و المقام و یبعث الیه بعث من الشام فیخسف بهم بالبیداء بین مکه و مدینة فاذا رأی الناس ذلك اتاه ابدال الشام و عصائب اهل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العراق فيبايعونه ثم ينشو رجل من قريشا خواله كلب فيبعث اليهم فيظهرون عليهم و ذلك بعث كلب و الخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فينقسم المال و يعمل فى الناس بسنة نبيهم ﷺ و يلقى الاسلام بجرائه الى الارض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى و يصلى عليه المسلمون ۔(ابوداؤد۔ج۲ص۲۳۳)

کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کے فوت ہو جانے کے وقت اختلاف پڑ جائے گا کہ اسکی جگہ کون خلیفہ ہو۔ایک شخص اہل مدینہ سے مکہ کی طرف نکل جائے گا۔مکہ کے لوگ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کو مجبور کر کے مقام ابراہیم اور رکن کے مابین اس سے بیعت خلافت کریں گے۔اس کے مقابلے کیلئے شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا وہ مکہ اور مدینہ درمیان ایک میدان میں دھنسایا جائے گا۔یہ دیکھ کر شام کے ابدال اور عراق کے لشکر اس کے پاس پہنچیں گے۔پھر ایک شخص قریش سے جس کے ننہال بنی کلب کہلائیں گے سر اٹھائے گا۔اور وہ اپنا لشکر مسلمانان پیروان امام مہدی کی طرف بھیجے گا مسلمان اس پر غالب آئیں گے سفیانی کے لشکر کو لوٹیں گے جو اس لوٹ میں حاضر نہ ہوا وہ محروم رہا۔مہدی وہ مال لوگوں میں تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کا عمل جاری کرے گا اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دے گا (جیسے اونٹ آرام کے وقت زمین پر منہ رکھ کر سو جاتا ہے) مہدی اسی حالت میں امن و آرام سے سات برس بسر کرے گا اور پھر فوت ہو گا اور مسلمان اس پر جنازہ پڑھیں گے۔

اس حدیث کو ماننے والے اور جس امام کا اس حدیث میں ذکر ہے اس کو امام مہدی قرار دینے والے اہل اسلام اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں کہ امام مہدی مدینہ میں ہونگے اور مکہ میں لوگوں کے جبر سے، نہ اپنی خوشی سے، امام بنائے جائیں گے۔لوگ ان کو ڈھونڈ کر زور و جبر سے امام بنائیں گے وہ خود اپنے امام بنائے جانے کی کوشش اور سازش نہ کریں گے۔خدا ان کی تائید کے واسطے یہ نشان آسمانی ظاہر کرے گا کہ ان پر چڑھائی کرنے والے ایک لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔اور ایک ظالم لشکر پر ان کو فتح دے گا۔اس لڑائی میں پیشقدمی مخالف کی طرف سے ہوگی لشکر امام مہدی سے صرف اس کی مدافعت ہوگی۔مخالف پر فتح پا کر امام مہدی جنگ و قتال سے فارغ البال ہو جائیں گے اور سات سال تک با من زندگی بسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے اور اسلام اور سنت نبی ﷺ کا عمل بلا خوف و معارضہ مخالفین جاری کریں گے یہاں تک کہ اس دنیا سے رحلت فرمائیں گے اور مسلمان اس پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

اس حدیث سے یہ بھی قطعی نتیجہ نکلتا ہے اور مسلمانوں میں تسلیم کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک جو سوڈان و ہندوستان وغیرہ بلاد میں مہدی موعود پیدا ہوئے ہیں وہ سب کے سب دعوی مہدویت و امامت میں جھوٹے ہیں۔ وہ نہ مدینہ میں پیدا ہوئے نہ مکہ میں جبراً امام بنائے گئے۔ انہوں نے خود اپنی سازش سے اپنی امامت و مہدویت کا سکہ جمانا چاہا مگر خدا تعالی نے وہ سکہ جمنے نہ دیا۔ ان کی تائید میں نشان مذکور (خسف) یا اور نشان (جس میں ان کی کتر بیونت وتاویل وتسویل کا دخل نہ ہو) ظاہر نہ کیا اور ان کی مہدویت و امامت کو دنیا نے کجا ان کے اضلاع و دیہات کے تمام لوگوں نے بھی تسلیم نہ کیا۔ اور ان سے تمام دنیا میں امن و اجراء اسلام و سنت نبی ﷺ کہاں، خود ان کی جان کو بھی امن حاصل نہ ہوا۔ اور ان کے اپنے گاؤں وضلع میں بھی اسلام عام نہ پھیلا۔ ان میں کوئی (مہدی سوڈان) مدت العمر خون وکشت میں سرگرداں رہا۔ اور اسی حالت میں مرا اور آخر اس کی قبر اور نعش کو اسکے مخالفوں نے ذلیل کیا۔ کوئی (مہدی قادیان) اپنے گاؤں میں حکام وقت کی دارو گیر کے خوف سے بے دست و پاو بے زبان ہوکر گوشہ نشین رہا۔ حکام وقت کے خوف سے اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ اپنے ارادہ وخواہش کے مطابق اپنے خیالات (جن کو صفحہ ۱۰۶ کتاب دافع الوساوس میں ظاہر کر چکا) بخوبی ظاہر اور اس پر عمل کر کے اپنا مشن پورا کرے بلکہ برخلاف ان خیالات مندرجہ دافع الوساوس کے وہ مدت العمر اپنے مخالف اعتقاد سلطنت انگریزی (جن کو خدا تعالی کا نافرمانبردار جانتا رہا) دارو گیر کے خوف سے اس کو ابر رحمت اور تمام اسلامی سلطنتوں سے بہتر و بابرکت کہتا اور اس کو مشتہر کرتا رہا اور اسی کے خوف سے اور جھوٹی خوش آمد کی غرض سے اسلام کے ایک حکم اور اسلامی فرض رکن اعظم (جہاد) کو مطلق حرام بتاتا رہا (جہاد کو مطلق حرام سمجھنا مسلمان کا کام نہیں ہے۔ جہاد اسلام کا ایک رکن اور قطعی فرض ہے مگر ہاں وہ ایسی شرائط سے مشروط ہے، جیسی نماز وروزہ وحج وزکوۃ کے واسطے شرائط ہیں۔ مثلاً نماز کے واسطے وضو، روزہ کے واسطے عورت کا حیض سے پاک ہونا، حج وزکوۃ کے لئے مالدار ہونا وعلی ہذا القیاس۔ اور ان شرائط کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد میں ہو چکی ہے۔ ان ہی شرائط سے ثابت کیا گیا ہے کہ مذہبی جہاد ان مخالفین اسلام سے جائز نہیں جو مذہب اسلام سے تعرض نہ کریں اور مسلمانوں کو مذہب کی وجہ سے نہ ستائیں۔ اور مسلمانوں کے ساتھ ان کو امن دے کر یا ان سے امن لے کر رہتے یا راستہ چلتے ہوں۔ محمد حسین) اور جھوٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش آمد کا ورد کرتا ہوا بے نیل مرام ونا کام اس دنیا سے چل دیا۔ یہ لوگ امام مہدی ہوتے تو اپنی روحانی برکات اور آسمانی نشانات سے تمام دنیا میں دین اسلام اور سنت نبی بعد اسلام کو پھیلا کر دنیا سے اٹھائے جاتے اور روئے زمین کو دارالامن والامان بناتے اور کم سے اپنی ہی جائے سکونت سوڈان وقادیان کو ایسا دارالامن بناتے کہ ان میں ان کے مخالف دخل نہ پاتے نہ اس کے برعکس وہ اپنے گھر اور گاؤں کو جس کا نام دارالامان والامان رکھا ہوا تھا، حقیقۃً دارالامن نہ بنا سکے۔

اس حدیث ابوداؤد میں جو امام مہدی کی میعاد حکومت سال بیان ہوئی ہے یہ بجنسہ وہی میعاد ہے جو حضرت مسیح کی مدت حکومت اہل اسلام میں تسلیم کی گئی ہے اور حدیث صحیح مسلم میں منقول ہے۔ اس میعاد پر تصریح ہوئی ہے۔ ملاعلی قاری شرح فقہ اکبر اور مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اسی حدیث مسلم کی دستاویز سے معیاد حکومت حضرت مسیح سات سال قرار دی ہے اور حج الکرامۃ میں بصفحہ ۳۸۲ بدست آویز قول ابن حجر یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ دونوں مدتیں ایک ہی مدت ہے اس وجہ سے اس امن وبرکت وعدل کو جو اس مدت میں پایا جائے گا کبھی حضرت عیسی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور کبھی امام مہدی کی طرف۔

اس وحدت واتحاد مدت حضرت مسیح اور امام مہدی سے بھی یہ نتیجہ یقیناً نکلتا ہے کہ اس مدت میں امام مہدی کوئی جنگ جہاد نہ کریں گے اور اپنی روحانی برکات اور آسمانی نشانات کے ذریعہ اسلام اور سنت نبی ﷺ کو دنیا میں پھیلائیں گے جیسے مسیح اپنے آسمانی برکات سے دین کو ترقی دیں گے۔ دونوں حضرت کی مدت حکومت کو ایک مان کر یہ کہنا جائز نہیں اور بحکم عقل بھی ممکن نہیں کہ حضرت مسیح تو اس مدت میں امن پھیلاویں اور تلوار کو بے کار ٹھہراویں اور امام مہدی ان کے برخلاف تلوار کھینچ کر دنیا میں خونریزی کریں اور پھر ایک دوسرا کا موافق مشاور ٹھہرے۔ انّ فی ذلك لذکری لمن کان له قلب او القی السّمع و هو شهید۔

اہل اسلام سے بعض حاطب اللیل مصنف اپنی تصانیف میں بعض روایات ایسی لائے ہیں جن میں پایا جاتا ہے کہ آخری زمانہ میں جو لڑائیاں اہل اسلام کی رومی عیسائیوں سے ہوں گی (خصوصاً وہ بڑی لڑائی جس میں رومیوں کے اسّی نشان نکلیں گے اور ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار جنگی لوگ ہونگے) ان میں امام مہدی شریک ہوں گے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ امام مہدی تقلید مذاہب چھوڑا کر خالص سنت وحدیث پر بزور شمشیر عمل کرائے گا۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے مقابلے میں بعض لوگوں نے کہا کہ قیامت کے قریب مسیح بن مریم آئے گا تو وہ حنفی مذہب کے مطابق حکم احکام جاری کرے۔

ان مصنفوں کی روایات اوران کے خیالات مذکورہ میں ہم کوئی محد ثانہ یا متکلمانہ بحث نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اس بحث کواس مضمون میں ترک کرنے بضمن تمہید وعدہ دے چکے ہیں ۔اس مقام میں ان روایات کا دوسری روایات سے (جوان کی روایات سے درجہ وطبقہ میں برابر ہیں یاان سے بڑھ کر ہیں) معارضہ ومقابلہ کرنا چاہتے ہیں اوراس معارضہ کوان روایات کے ناقابل اعتبار ہونے کے لئے کافی سمجھتے ہیں ۔وہ روایات جن کو ہم معارضہ میں پیش کریں گے تین قسم کی روایات ہیں ۔قسم اول وہ روایات جوروایات کتب مصنفین مذکورہی کے ہم درجہ وہم طبقہ ہیں اوراس میں صاف پایا جاتا ہے کہ رومیوں سے مسلمانوں کی لڑائیاں امام مہدی کے آنے سے پہلے ہوچکی ہونگی ۔امام مہدی ان کے بعد آئیں گے ۔قسم دوم اس مضمون کی روایات دیگر کتب جو کتب مصنفین مذکورین سے درجہ اور طبقہ میں مقدم وبالاتر ہیں ،اوران سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ لڑائیاں امام مہدی کے آنے سے پہلے ہوچکی ہونگی ۔قسم سوم دونوں طبقہ ودرجہ کی روایات متضمن فضائل وخصائص وبرکات امام مہدی ،جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان لڑائیوں میں شامل ہونا اور سال ہا سال تک (یعنی چھ سال تک جوان لڑائیوں کی میعاد بیان کی گئی ہے)ان لڑائیوں میں سرگردان پھرنا اور فتح کا منہ نہ دیکھنا اور پھر ساتویں سال فتح یاب ہونا امام مہدی کی رفیع شان سے جوان روایات میں بیان ہوئی ہے ،نہایت بعید ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ روایات قسم اول کی نقل وتفصیل کو ہم فضول سمجھتے ہیں لہذا بجائے اس نقل وتفصیل ان ہی حاطب اللیل مصنفوں کے (جوان روایات کو اپنی روایات مذکورہ کے ساتھ اپنی کتابوں میں نقل کرکے ان پر اعتماد وتمسک کرچکے ہیں)اس اعتراف کی نقل وبیان پر کہ ان روایات سے ان لڑائیوں کا آمد مہدی سے پہلے واقع ہونا ثابت ہوتا، اکتفا کرتے ہیں۔

صاحب حجج لکرامۃ فی آثار القیامۃ اس کے صفحہ ۳۴۹ میں اس مضمون کی ایک روایت لایا ہے کہ عیسائی قسطنطنیہ پر متسلط ہوجائیں گے اوران کا عمل وحکم خیبر کے قریب تک پہنچ جائے گا اور شاہ روم قسطنطنیہ چھوڑ کر شام چلا جائے گا اور عیسائیوں کے ایک فرقہ سے صلح کرکے دوسرے فرقہ سے لڑائی کرے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لڑائی میں مسلمان فتح یاب ہونگے تو ایک عیسائی کہے گا کہ صلیب کو غلبہ و فتح ہوئی۔ مسلمان کہے گا نہیں اسلام کو فتح ہوئی۔ پھر ایک مسلمان غصہ میں آ کر صلیب کو توڑ دے گا تو ان دونوں جماعتوں میں جنگ شروع ہو جائے گی پھر مسلمان بادشاہ شہید ہو جائے گا اور عیسائیوں کا تسلط ملک شام پر ہو جائے گا اور باقی ماندہ مسلمان مدینہ منورہ کی طرف رجوع کرینگے اور عیسائیوں کا تسلط خیبر کے قریب تک پہنچ جائے گا تو اس وقت مسلمان امام مہدی کی تلاش کریں گے تاکہ انکی مدد سے وہ اس بلا سے نجات پائیں۔

اس روایت کا ظاہر مفہوم بحسب اعتراف صاحب حجج الکرامۃ یہ ہے کہ یہ لڑائیاں مسلمان اور عیسائیوں کی حضرت امام مہدی کی آمد سے پہلے ہو چکی ہونگی مسلمانوں کی سلطنت اور حکومت کو روم و شام میں ضعف و زوال آئے گا اور مسلمانوں کی جائے پناہ مدینہ منورہ ہو گا۔ تب امام مہدی او جود ظہور پذیر ہو گا، نہ اس سے پیشتر اور لڑائیوں اور خونریزیوں کے وقت میں۔

اس روایت رسالہ حشریہ میں امام مہدی کے پہلے چند واقعات کی نسبت اعتقاد اہل اسلام بیان ہوا ہے: اول بہت بلاد اسلامیہ پر نصاری کا تسلط ہو جانا۔ دوم ایک شخص کا اولاد ابوسفیان سے شام و مصر میں حکمران ہو جانا اور سادات کو قتل کرنا۔ سوم اسی کے درمیان میں نصاری کے ایک فرقہ کا شہر قسطنطنیہ پر متسلط و متصرف ہو جانا اور اس وجہ سے شام و روم کا قسطنطنیہ کو چھوڑ کر شام میں چلا جانا اور دوسرے فرقہ نصاری سے دوستی و مصالحت کر کے اس کی مدد سے مخالف فرقہ نصاری سے جنگ کرنا اور اس جنگ میں فتح پانا۔ چہارم اس فتح کی نسبت نصاری کا یہ دعوی کرنا کہ یہ فتح صلیب کو ہوئی اور بعض مسلمانوں کا دعوی کرنا کہ یہ فتح اسلام کو ہوئی ہے اور اس تکرار کی وجہ سے نصاری کا عہد شکنی کرنا۔ پنجم مسلمانوں اور ان کے موافق فرقہ نصاری میں جنگ ہو جانا اور اس جنگ میں اسلام کے بادشاہ کا شہید ہو جانا اور اس فرقہ نصاری کا دوسرے مخالفین نصاری سے صلح کر لینا اور ملک شام میں نصاری کا تسلط پا لینا اور ان کی حکومت کا خیبر کے قریب پہنچ جانا۔ ۶ اور باقی ماندہ مسلمانوں کا مدینہ منورہ کی طرف رجوع کرنا۔ ۷۔ اس وقت مسلمانوں کا امام مہدی کو تلاش کرنا تاکہ ان کی مدد سے ان کو اس بلا سے نجات حاصل ہو۔

ان تینوں واقعات اور واقعہ سوم کے ضمنی امور ہفت گانہ پر احادیث ذیل میں روشنی پائی جاتی ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحین اور سنن ابوداؤد میں مروی ہیں۔

مسلمانوں اور نصاریٰ کی صلح کرنے پھر نصاریٰ کی عہد شکنی کر کے مسلمانوں سے لڑنے اور جماعت مسلمانوں کے شہید ہو جانے کا ذکر سنن ابوداؤد کی اس حدیث میں وارد ہے:

عن خالد قال جبير انطلق بنا الى ذى مخبر رجل من اصحاب النبى ﷺ فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول ستصلحون الروم صلحاً آمناً فتغزون .... فتنصرون و تغنمون و تسلمون حتى ترجعون حتى تنزلوا بمرج ذى تلول فيرفع رجل من اهل النصرانية الصليب فيقول الصليب فيغضب رجل من المسلمين فيدقه فعند ذلك تعذر الروم و تجمع الملحمة و عن حسان انه زاد فيه فيثور المسلمون الى اسلحتهم فيقتلون فيكرم الله تلك العصابة بالشهادة ۔رواہ ابوداؤد۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ رومی (عیسائیوں) سے باامن صلح کرو گے پھر تم کو فتح ہوگی تم لوٹ کا مال پاؤ گے اور خود (لوٹے جانے سے) بچو گے لڑائی سے پھر کر ٹیلوں والی چراگاہ میں پہنچو گے ایک نصرانی صلیب کو اٹھا کر کہے گا کہ صلیب کو فتح ہوئی ایک مسلمان کو اس پر غصہ آئے گا تو وہ صلیب کو توڑ ڈالے گا (اور کہے گا کہ اسلام کو فتح ہوئی) اس وقت عیسائی جماعت عہد شکنی کریں گے اور لڑائی ہوگی اور مسلمان شہید ہو جائیں گے۔

عیسائیوں کے مسلمانوں کے ساتھ صلح کر کے عہد شکنی کرنے اور ان پر چڑھائی کرنے کا ذکر صحیح بخاری کی اس حدیث میں آیا ہے:

عن عوف بن مالك عن النبى ﷺ فى حديث ثم هدنة تكون بينكم و بين بنى الاصفر فيغدرون فياتونكم تحت ثمانين غاية تحت كل غاية اثنا عشر الفاً رواه البخارى ۔(مشکوۃ ص ۴۵۸) جس میں چھ علامات قیامت کا ذکر ہے۔ا۔آپ کی موت۔۲۔فتح بیت المقدس۔۳۔طاعون۔۴۔مسلمانوں میں ایسی کثرت مال ہوگی کہ سو دینار کو ہیچ سمجھنے کی وجہ سے خوش نہ ہونگے۔ ۵۔فتنہ تمام عرب میں۔۶۔مسلمانوں کا نصاریٰ سے صلح کرنا پھر ان کا غدر کرنا اور اسّی جھنڈے لے کر جس میں ہر ایک کے ماتحت ۱۲ ہزار فوج ہوگی مسلمانوں پر چڑھائی کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عیسائیوں کے مسلمانوں پر چڑھائی کرنے اور مسلمانوں میں سے بہت لوگوں کے شہید ہو جانے پر قسطنطنیہ پر فتح پانے کا ذکر ان احادیث میں حضرت ابو ہریرہؓ و حضرت ابن مسعودؓ کے جس میں یہ بیان ہے:

لا تقوم الساعة حتّی ینزل الروم با لاعماق او بوا بق فیخر ج الیھم جیش من المدینة من خیا ر اھل ا لارض یو مئذٍ فاذا تصا فوا قالت الروم خلوا بیننا و بین الّذین سبوا منا نقا تلھم فیقول المسلمون لا و اللّٰہ لا نخلی بینکم و بین ا خوا ننا فیقا تلو نھم فیھزم ثلث لا یتوب اللّٰہ علیھم ابداً و یقتل ثلثھم افضل الشھداء عند اللّٰہ و یفتتح الثلث لا یفتنون ابداً فیفتتحون قسطنطنیه فبیناھم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح فیھم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم فیخرجو ن و ذ لك باطل فاذا جاء الشام خر ج فبینا یعدون للقتا ل یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوۃ فینزل عیسی ابن مر یم فا مھم فاذا راہ عدو اللّٰہ ذا ب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لا نذا ب حتی یھلك و لکن یقتله اله بیدہ فیر یھم دمه فی حر بته ۔ رواہ مسلم ۔ کہ نصاری اعماق یا وابق (حلب کے قریب ملک شام میں دو مقام ہیں) کے قریب مسلمانوں سے لڑنے آ کیمپ لگائیں گے ان کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت نکلے گی جو اس وقت مسلمانان روئے زمین سے افضل ہونگے۔ جب وہ مسلمانوں کے مقابلہ پر یڈ میں کھڑے ہوں گے تو ان کو کہیں گے کہ ان مسلمانوں کی طرف ہم کو جانے دو جنہوں نے ہمارے لوگ قید کئے ہیں ہم ان سے لڑیں گے مسلمان جواب دیں کہ ہم ان کی طرف تم کو جانے نہ دیں گے پھر ان دونوں فریق میں لڑائی ہوگی تو ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے جن کو خدا تعالی کبھی معاف نہ کرے گا۔ اور ایک تہائی شہید ہونگے جو بہترین شہید کہلائیں گے اور ایک تہائی فتح یاب ہونگے اور وہ قسطنطنیہ پر (جو ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا) فتح پائیں گے اور جب وہ لوٹ کا مال بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو درخت زیتون پر لٹکائے ہونگے تو شیطان آواز دے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں پر جا پہنچا ہے اور یہ بات اس کی جھوٹ ہوگی۔ پھر وہ شام میں جائیں تو دجال نکلے گا۔ وہ اس کے مقابلہ میں صف آراء ہوں گے تو اس وقت نماز کے واسطے تکبیر ہو جائے گی۔ پھر حضرت عیسی نازل ہوں گے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کے پیشوا نماز میں (یا کتاب اللہ وسنت رسول کی پیروی میں، جیسا کہ اس باب میں اختلاف اقوال پہلے نقل ہو چکا ہے) بن جائیں گے اوران کو دیکھ کر دجال پگھلنے لگے گا جیسے (پانی میں) نمک پگھل جاتا ہے آپ اس کو قتل نہ کرتے تو وہ یوں ہی پگھل جاتا ولیکن وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور لوگوں کو اپنے نیزے یا بھالے پر اس کا خون دکھائیں گے۔

یہ حدیث ابوہریرہؓ کا بیان ہے۔اور ابن مسعودؓ کی حدیث میں آیا ہے:

قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعة حتی لا تقسم المیراث ولا یقوم .... الخ .(مسلم ص ۳۹۲) قیامت نہ ہوگی جب تک کہ کوئی شخص نہ وراثت تقسیم کرے گا اور نہ لوٹ کا مال لینے سے خوش ہوگا (یعنی عموماً مسلمان قتل ہو جائیں اس وجہ سے وراثت و مال غنیمت لے کر خوش نہ ہونگے)

(پھر اس کی تفصیل میں) آپ نے فرمایا مسلمانان شام کیلئے ان کے دشمن نصاری سامان جنگ جمع کریں گے۔مسلمان ایک جماعت اس شرط سے مشروط ومقرر کریں گے کہ وہ مر جائیں گے مگر فتح کے بغیر واپس نہ ہوں گے یہی شرط نصرانی کریں گے پھر باہم لڑیں گے یہاں تک کہ رات کی ان میں روک ہو جائیگی۔پھر فریقین واپس ہوں گے اور کوئی غالب نہ ہوگا اور جماعت مشروط فنا ہو جائے گی۔ایسا ہی تین دن تک ہوتا رہیگا اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی اہل اسلام صف آراء ہوں گے اور ایسی لڑائی ہوگی کہ اس کی مثیل ونظیر پہلے کبھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔پھر خدا مسلمانوں کو فتح دے گا۔اگر کوئی جانور مقتولین کی لاشوں کے پہلو سے پرواز کرے گا تو وہ ہنوز ان لاشوں کو پیچھے چھوڑ کر نہ نکلے گا کہ مر کر گر پڑے گا۔ایک باپ (جداعلی) کی اولاد کو جو اس جنگ میں مقتول ہونگے شمار کیا جاوے گا تو ایک سو میں سے صرف ایک بچے گا۔پھر وہ مال غنیمت سے کیونکر خوش ہونگے اور وہ اس حالت میں ہونگے کہ اس سے بڑھ کر خوفناک لڑائی کی خبر سنیں گے کہ دجال ان کے گھروں پر آپڑا ہے اور وہ یہ سن کر سب کچھ چھوڑ کر گھروں کی طرف پھریں گے اور دس سوار جاسوسوں کو روانہ کریں گے تاکہ وہ دجال کے نکلنے کی خبر لاویں۔حضرت ﷺ نے فرمایا میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام اور ان گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں۔

مسلمانوں اور عیسائیوں میں اس بڑی لڑائی کا واقعہ ہونا اور اس کے بعد قسطنطنیہ کا فتح ہونا اس کے بعد، ساتویں سال، دجال کا نکلنا، جو امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا، سنن ابی داؤد کی ان احادیث میں وارد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں ایک حدیث معاذ سے مروی ہے :

قال رسول اللّٰہ ﷺ عمران بیت المقدس خراب یثرب و خراب یثرب خروج الملحمة و خروج الملاحمة فتح القسطنطنية و فتح القسطنطنية خروج الدجال ۔(ابوداؤد ص ۳۳۴)

کہ فرمایا آپ نے بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ کا آباد نہ رہنے کا موجب ہوگا اور مدینہ کے ایسے آباد نہ رہنے کے بعد مسلمانوں اور عیسائیوں میں بڑی لڑائی واقع ہوگی اور بڑی لڑائی کے بعد (جس میں قسطنطنیہ ہاتھ سے نکل جائے گا) قسطنطنیہ کی فتح مسلمانوں کو ہوگی ۔ فتح قسطنطنیہ کے بعد دجال کا نکلنا ہوگا ۔

اور ایک حدیث عیسی بن یونس سے مروی ہے :

قال رسول اللّٰہ ﷺ الملحمة الکبری فی سبعة اشھر ۔ کہ بڑی لڑائی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینوں میں ہوگا ۔

اور ایک حدیث عبداللہ بسر سے مروی ہے :

انّ رسول اللّٰہ قال بین الملحمة و فتح المدینه ستّ سنین و یخرج الدّجال فی السّابعة ۔ (ابوداؤد ص ۳۳۴) ۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا بڑی لڑائی و فتح قسطنطنیہ میں چھ سال ہیں اور دجال ساتویں سال نکلے گا ۔

ناقل (محمد حسین بٹالوی) کہتا ہے کہ روایت عیسی بن یونس اور روایت عبداللہ بن بسر کی تطبیق و موافقت یوں ہوسکتی ہے کہ بڑی لڑائی چھ سال تک ہوتی رہے گی اس کے آخری حصہ میں فتح قسطنطنیہ ہوگی ۔ پھر ساتویں سال کے شروع میں دجال کا نکلنا ہوگا جو امام مہدی کے ظہور کا زمانہ ہوگا

منجملہ ان احادیث سبعہ تینوں احادیث (ایک بخاری دو مسلم) میں جن کی صحت وثبوت کی تسلیم پر روئے زمین کے سنی مسلمانوں کا اتفاق ہے اور ابوداؤد کی چاروں احادیث (پہلی پانچویں چھٹی ساتویں) میں جن کی صحت و صالح احتجاج ہونا ابوداؤد کے نزدیک مسلم ہے واقعات ثلاثہ اور واقعہ سوم کے ضمنی امور میں سے امر دوم لغایت ششم صاف اور صریح منطوق نص میں پائے جاتے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور باقی امور ضمنی خصوصاً امر اول وششم (قسطنطنیہ کا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا اور نصاری کا ملک شام وروم پر متسلط ہو جانا ان احادیث کے مفہوم سے) جس کو اصطلاح اصول فقہ اقتضاء النص کہا جاتا ہے، ثابت ہے کیونکہ مسلمانوں کا خروج دجال کے پہلے اور اس کے قریب قسطنطنیہ کو فتح کرنا تب ہی ممکن و متصور ہے کہ اس سے پہلے وہ مسلمانوں کے قبضہ سے نکل چکا ہو۔

ان واقعات کے تسلیم و اعتقاد کا جن پر عام سنی فاضل محدث و متکلم متفق ہیں کا نتیجہ لازمہ یہ ہے کہ انکے اعتقاد میں جو آخری زمانہ میں لڑائیاں وخونریزیاں مسلمانوں اور نصاری میں ہوں گی وہ امام مہدی کے زمانہ سے (جو زمانہ خروج دجال کے قریب ہوگا) پہلے ہو چکے ہوں گے اور ان کی ابتداء نصاری کی طرف سے ہوگی مسلمان صرف مدافعت کریں گے۔

جو شخص اس سے پہلے چھ برس کی لڑائیوں میں امام مہدی کا شامل ہونا تجویز کرے گا اس کو اس آخری لڑائی و چڑھائی قسطنطنیہ میں (جو امام کے وقت ظہور اور زمانہ دجال کے خروج کے قریب ہوگی) امام مہدی کا شامل ہونا ماننا پڑے گا اور ساتھ ہی اس کے اس حدیث کو دیکھ کر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ لڑائی اور فتح ہتھیاروں کے بغیر صرف لاالہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر کہنے سے ہوگی اور اس سے بحسب تسلیم ماننا پڑے گا کہ امام مہدی ایسا صاحب کرامات و برکات تھا تو چھ برس تک اس کو تلوار چلانا اور اس فتح سے پہلے شکست کھانا اس کی شان کیلئے کیونکر مناسب ہوسکتا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے:

عن ابی ھریرہ انّ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل سمعتم بمدینة جانب منھا فی البرود جانب منھا فی البحر۔ قالوا نعم یا رسول اللّٰہ۔ فقال لا تقوم الساعة حتی یغزوھا سبعون الفاً من بنی اسحاق فاذا جاؤھا تولوا فلم یقاتلون بسلاح و لم یرموا بسمھم قالوا لا الہ الّا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر فیسقط احد جانبھا قال ثور لا اعلم الا قال الذی فی البحر ثم یقول الثانیة لا اله الا الله و الله اکبر فیسقط جانبھا الآخر ثم یقول لا اله الا الله و اللّٰہ اکبر یفرج لھم فیدخلوھا بینا ھم یقسمون الغنائم اذ جاء ھم الصریح فقال ان الدجال قد خرج یترکون کل شیء یرجعون۔ (مسلم ج ا ص ۳۹۶)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ایسا کوئی شہر سنا ہے جس کے ایک طرف میدان ہو اور ایک طرف دریا۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ ہم نے ایسا سنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی جب تک ستر ہزار بنی اسحاق (یا بنی اسماعیل چنانچہ نووی اور قاضی عیاض کی آئندہ کلام میں ہے) چڑھائی کریں گے جب وہاں پہنچ کر اتریں گے تو نہ ہتھیاروں سے لڑیں گے نہ تیر چلائیں گے بلکہ صرف لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس شہر کی ایک جانب گر جائے گی۔ ثور (راوی حدیث) نے کہا کہ میرے علم میں جانب بحری کا اول گرنا ذکر کیا ہے۔ پھر دوسری دفعہ یہ کلمہ کہیں گے تو دوسری جانب گر جاوے گی۔ تیسری دفعہ یہ کلمہ کہیں گے تو وہ شہر فتح ہو جائے گا پھر وہ اس میں داخل ہونگے اور لوٹ کا مال لیں گے جب وہ اس کو بانٹنے لگیں گے تو ایک آواز کرنے والا آئے گا اور کہے گا کہ دجال نکلا۔ پھر وہ سبھی کچھ چھوڑ کر ادھر رجوع کریں گے

قولہ بنی اسحاق قال القاضی کذا فی جمیع اصول صحیح مسلم قال بعضھم المحفوظ من بنی اسماعیل و ھو الذی یدل علیہ الحدیث و سیاقہ انما اراد العرب و ھذہ المدینۃ ھی القسطنطنیہ۔ (صحیح مسلم۔ص ۳۹۶) امام نوویؒ نے قاضی عیاضؒ سے نقل کیا ہے کہ بنی اسحاق، مسلم کے سبھی نسخوں میں ہے اور بعض روایات میں بنی اسماعیل کا لفظ آیا ہے اور یہی محفوظ ہے اور حدیث کا ظاہر وسیاق اسی کا مؤید ہے اور اس سے عرب کے لوگ مراد ہیں اور اس شہر سے قسطنطنیہ مراد ہے

اس حدیث میں نظر انصاف کرنے والا ہرگز جرأت نہ کرے گا اور نہ کہے گا کہ امام مہدی اس لڑائی و چڑھائی قسطنطنیہ میں ہتھیاروں سے کام لیں گے بلکہ وہ صاف تسلیم کریگا کہ اگر اس لڑائی میں ان کا شمول ہوگا تو اپنی برکات مہدوی سے کام لیں گے اور تیر تلوار کو ذریعہ فتح نہ بنائیں گے۔ پھر اس سے پہلے لڑائیوں میں ان کی برکات مہدویت کہاں جائے گی کہ اس کے ہوتے وہ تلوار سے کام لیں گے اور پھر شکستیں کھائیں گے۔

اس بیان میں دونوں قسم کی احادیث سے (جو احادیث متمسکہ مخالفین سے بعض درجہ میں برابر ہیں اور بعض میں بڑھ کر ہیں) ہم نے ثابت کر دیا کہ امام مہدی جب تشریف لائینگے تلوار وغیرہ ہتھیاروں سے کام نہ لیں گے بلکہ آسمانی تائیدات اور روحانی برکات سے دین اسلام پھیلائینگے۔

اب ہم اس مضمون کی خصائص و برکات امام مہدی کی ان ہی لوگوں کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن سے ثابت ہوتا ہے کہ تلوار وتفنگ اور خون ریزی و جنگ امام مہدی کے شایان شان نہیں ہے اور ان کی آسمانی برکات خونریزی و جنگ سیفی سے ان کو مستغنی کریں گی۔ وباللہ التوفیق۔

پس واضح ہو کہ معتقدین و قائلین حضرت امام مہدی سے وہ لوگ جو ان احادیث متعلقہ امام مہدی سے (جو صحیح بخاری و صحیح مسلم) میں مروی ہیں تمسک کرتے ہیں اور ان سے اپنے خیالات کی تائید وثبوت نکالتے ہیں امام مہدی کے حالات میں اس مضمون کی کوئی حدیث صحیح یا حسن بلکہ ضعیف بھی معرض نقل واستدلال میں نہیں لاتے جس میں یہ بیان ہو کہ حضرت امام مہدی تلوار کھینچ کر آئیں گے اور بزور شمشیر غیر مسلم اقوام کو مسلمان بنائیں گے اور جبر واکراہ سے دین اسلام دنیا میں پھیلائیں گے۔ بلکہ اس کے برعکس وہی لوگ اپنی تصانیف میں صاف وصریح یہ الفاظ لکھ چکے ہیں کہ امام مہدی کسی سوتے کو نہ جگائیں اور کسی جان کا خون نہ بہائیں گے اور نہ کسی کو کسی جان کی خونریزی کا حکم دیں گے۔ اس تصریح اور بیان صریح کے ساتھ پھر انہی لوگوں کا یہ کہنا کہ امام مہدی بزور شمشیر دین اسلام یا سنت نبوی دنیا میں پھیلائیں گے، اپنے قول کو خود جھوٹا کرنا ہے اور اس قول کی تکذیب کے واسطے کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں۔ تاہم ہم انہی کی کتابوں سے امام مہدی کے ایسے خصائل وفضائل نقل کرتے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی اپنے آسمانی نشانات اور الٰہی شہادات سے امام تسلیم کئے جائیں گے انہی نشانات کو دیکھ کر لوگ اسلام میں داخل ہوں گے خونریزی اور تلوار کشی کے آپ محتاج نہ ہوں گے۔

صاحب حجج الکرامۃ نے اس کے صفحہ ۳۶۵ میں کہا ہے: (ترجمہ) جن علامتوں سے امام مہدی پہچانے جائیں گے از انجملہ ایک یہ ہے بادل اس کے سر پر سایہ فگن ہوگا دوسرے یہ کہ اس بادل کے اندر سے آواز آئے گی کہ یہ شخص مہدی خلیفہ الٰہی ہے اس کی پیروی کرو۔ تیسرے یہ کہ اس بادل سے ایک ہاتھ نکلے گا اور وہ آپ کی طرف اشارہ کر کے کہے گا کہ لوگو یہ مہدی ہے ان کی بیعت کرو۔ چوتھے یہ کہ فرشتہ آپ کے سر پر آئے گا اور کہے گا کہ یہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ پانچویں یہ کہ مہدی ایک پرند کی طرف اشارہ کریں گے تو وہ ان کے ہاتھ پر آپڑے گا۔ چھٹا یہ کہ آپ ایک چھڑی کسی درخت کی زمین میں گاڑ دیں گے تو وہ فی الفور سبز ہو جائے گی اور پتے نکالے گی۔ ساتویں یہ کہ ایک لشکر شام سے آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلے کے لئے نکلے گا تو وہ مکہ اور مدینہ درمیان بیداء میں زمین میں دھنسایا جائے گا۔ آٹھویں یہ کہ آسمان سے ایک آواز آوے گی کہ لوگو! خداتعالی نے تمہارے اوپر سے جباروں اور منافقوں کو کاٹ دیا ہے اور امت محمدیہ میں سے ایک بہتر شخص کو تمہارا ولی بنایا ہے تم اس سے مکہ میں جا کر ملو، وہ مہدی ہے جس کا نام محمد بن عبداللہ ہے ۔نویں یہ کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑے سونے کے ستون نکال دے گی اور مہدی اس کو لوگوں میں بانٹ دینگے۔ دسویں یہ کہ وہ کعبے کے نیچے سے خزانہ نکال دیں گے گیارھویں یہ کہ بحیرہ طبریہ یا غار انطاکیہ سے آپ تابوت سکینہ (صندوق طمانیت جو بنی اسرائیل میں لڑائیوں کے وقت آگے رکھا جاتا تھا) نکال کر بیت المقدس میں رکھ دیں گے جس کو دیکھ کر یہود (بجز اقل قلیل) مسلمان ہو جائیں گے۔ بارھویں یہ کہ آپ کے لئے دریا پھٹ جائے گا جیسے حضرت موسیٰؑ کے لئے پھٹ گیا تھا۔ تیرھویں یہ کہ حضرت عیسیٰؑ آپ کے ساتھ جمع ہونگے اور آپ کے پیچھے نماز میں اقتداء کریں گے۔

ان علامات کے علاوہ بعض اور علامات بھی اس کتاب میں مذکور ہیں۔ ہم نے ان کو اس لئے نقل نہیں کیا کہ ان علامات میں انسانی دخل واثر کا امکان بھی ہے اور ہمارے دعوی کے مؤید ومطلوب صرف آسمانی نشانات ہیں۔ ان علامات سے علامات نمبر ا و ۲ و ۳ و ۹ و ۱۰ کو امام مہدی فاطمی کے منکر اور ان کی جگہ مہدی قادیانی کے مجوز مرزائی پارٹی نے بھی ریویو آف ریلی جنز نمبر ۹، ۱۱، ۱۲ جلد ۸ میں تسلیم کیا ہے۔ مگر دجالی تاویلات سے ان کے معنی وہ قرار دیئے ہیں جو ان کے خیال میں مرزا میں پائے جاتے ہیں۔ ان دجالی معنی کی دجالیت سے بحث کرنا اس مضمون کا موضوع اور ہمارا اس وقت مطلوب نہیں۔ یہ بحث ہمارے مضمون منتہی المقال فی شان المسیح والمہدی والدجال میں ہوگی اور اس میں یہ دجالیت ان کی بخوبی ثابت کی جائے گی۔

اس مقام میں ان علامات کے ذکر کرنے سے صرف یہ مقصود تھا کہ جس شخص کی تائید وتصدیق آسمان وزمین کریں درخت جانور فرشتے اس کی گواہی دیں اور ان نشانات کو دیکھ کر یہود جیسے معاند وسنگ دل مسلمان ہو جاویں اس شخص کو کافروں کے مسلمان بنانے یا مقلدین مذاہب اربعہ سے تقلید آئمہ چھڑانے کے لئے تلوار چلانے اور خون ریزی کرنے کی کیا حاجت پڑے گی۔ لہذا ان لوگوں کا باوجود اعتراف اس امر کے کہ مہدی کسی سوتے کو نہ جگاوے گا اور کسی کا خون نہ بہاوے گا پھر یہ کہنا کہ مہدی دین اسلام یا عمل بالسنہ بزور شمشیر پھیلائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا درست نہیں ہے۔

فرقہ مرزائیہ اور مرزا قادیانی باوجود تصریح اور صریح اقبال اس امر کے کہ جس قدر احادیث متعلقہ امام مہدی صحاح ستہ وغیرہ میں وارد ہیں اور لوگوں کی زبان زد ہیں وہ سب کی سب غیر صحیح وموضوع وبناوٹی ہیں اور امام مہدی فاطمی کوئی آنے والا نہیں، پھر یہ بھی کہتے ہیں اس کی جگہ آنے والا ایک اور شخص تھا جو آچکا اور وہ مرزا غلام احمد ہے جو مہدی موعود بھی ہے مسیح موعود بھی ہے۔

یہ لوگ دنیا کی شرم وحیا اور آخرت کا خوف عذاب طاق میں رکھ کر پہلے تو امام مہدی کی جملہ احادیث اور روایات کو غیر صحیح وموضوع قرار دے چکے ہیں پھر ان احادیث وروایات سے جو ان کے خیال میں (نہ واقعہ میں اور دوسرے تمام مسلمانان روئے زمین کے اعتقاد میں) مرزا پر لگائی جاسکتی تھیں، مرزا پر لگا کر اپنی اس دجالی اصول و تحویل سے کہ ان احادیث کے مرزا پر صادق آنے سے ان کی صحت ثابت ہوتی ہے، صحیح اور لائق دستاویز بھی قرار دیتے ہیں۔ پہلے تو یہ دجالی چال خود مرزا نے اختیار کی تھی ایک حدیث ضعیف دارقطنی کو جس میں مضامین کسوف وخسوف کو امام مہدی کی علامت ٹھہرایا گیا ہے، اس دجالی اصول سے صحیح قرار دے کر اس سے اپنا مہدی ہونا ثابت کیا۔ پھر اس کے حامیوں اور پیروان نے ریویو آف ریلی جنز نمبر ۹ ج ۷ کے صفحہ ۳۴۲ میں یہی دجالی اصول گھڑ کر اس کے اور اس کے نظائر سے دستاویز کیا اور ان سے مرزا کا مہدی ہونا نکالا۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ کے صفحات ۴۷ تا ۱۵۶ ملخصاً)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ دیوار

مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنے شریکوں سے ایک دیوار پر تنازعہ کے نتیجہ میں مقدمہ بازی ہوئی تھی، جسے قادیانی لٹریچر میں مقدمہ دیوار کے نام سے بیان کیا جاتا ہے۔ الحکم وغیرہ میں اس مقدمہ کی کاروائی شائع ہوتی رہی ہے۔ ذیل میں اس سلسلے کی چند خبریں نقل کی جارہی ہیں۔

اڈیٹر الحکم شیخ یعقوب علی بتاتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کو ۱۵ جولائی ۱۹۰۱ء کو اس مقدمہ میں جو میرزا نظام الدین وغیرہ پر مسجد کا راستہ جو شارع عام ہے بند کرنے کی وجہ سے کیا گیا ہے فریق ثانی کی درخواست پر بغرض ادائے شہادت جانا پڑا۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۱ء ص ۹)

اڈیٹر الحکم، شیخ یعقوب علی تراب بتاتے ہیں:

جس روز رات کو (مقدمہ دیوار میں) گورداسپور پہنچے تھے مرزا صاحب کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی ..منشی عبدالعزیز اور دو تین اور دوست اس مکان میں رہے جہاں مرزا صاحب آرام کرتے تھے۔ ساری رات حضرت ناسازی طبیعت اور شدت حرارت کی وجہ سے سو نہ سکے۔ چونکہ بار بار رفع حاجت کی ضرورت محسوس ہوتی تھی اس لئے بار بار...اٹھتے تھے۔

مرزا صاحب ارشاد فرماتے تھے کہ میں حیران ہوں منشی عبدالعزیز ساری رات یا تو سوئے ہی نہیں اور یا اس قدر ہشیاری سے پڑے رہے کہ ادھر میں سر اٹھاتا تھا ادھر منشی صاحب فوراً اٹھ کر اور لوٹا لے کر حاضر ہو جاتے تھے۔ گویا ساری رات یہ بندہ خدا جاگتا ہی رہا اور ایسا ہی دوسری رات بھی۔

(الحکم قادیان ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء ص ۱۱۔۱۲)

اڈیٹر الحکم لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نزدیک اس افتراء کا ازالہ بھی ضروری ہے جو فریق مخالف نے افتراء باندھا ہے کہ مرزا صاحب کیلئے خواجہ کمال الدین نے کرسی بچھادی اور عدالت نے اٹھادی، یا امام الدین (مدعا علیہ) نے عذر کیا کہ مدعی اور مدعا علیہ کو عدالت میں کرسی نہ دی جائے ..ہم ان سب واقعات کو از سرتا پا غلط قرار دیتے ہیں...مرزا صاحب دنیوی عزت ونمود پر ہمیشہ سے لات مارے ہوئے ہیں....ان کو تو نہ کسی کے سلام کی پرواہ اور نہ کسی کی کرسی کی غرض۔ القصہ مرزا صاحب عدالت میں شہادت کیلئے پیش ہوئے اور آپ نے (کھڑے کھڑے؟) اپنا بیان دینا شروع کیا (اس کے بعد بیان ہے جو ذیل میں نقل کیا جارہا ہے۔ بہاء) (اخبار الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء ص ۶۔۷)

عدالت میں مرزا غلام احمد قادیانی کا بیان:

جولائی ۱۹۰۱ء میں عدالت میں مرزا صاحب لکھاتے ہیں:

اللہ تعالی حاضر ہے میں سچ کہوں گا۔ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے (یعنی ساٹھ سال سے کم ہے۔ بہاء)...ایک چاہ پرانا ہے جو سلطان احمد پسرم کے مکان کے دروازہ کے آگے ہے چھ سات سال؟ سے میں نے ایک چاہ اپنے زنان خانہ میں سہولت زنان خانہ کیلئے بنایا ہے۔ سقہ بہت سا پانی نہیں دے سکتا۔ اس وقت بھی زنان خانہ میں پچاس ساٹھ عورتیں ہیں جو چاہ متصل دروازہ مکان سلطان احمد کے ہے عرصہ سے ہمارے مصرف میں نہیں آتا ہمارے آدمی پانی لینے جاویں تو سلطان احمد کے آدمی روکتے ہیں سلطان احمد کا خاص کوئی آدمی نہیں ہے اس کی پہلی بیوی مرگئی ہے، اب امام الدین مدعا علیہ کی بیٹی اس کی بیوی ہے اور امام الدین کی بہن سلطان احمد کی تائی ہے جو میرے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی بیوی ہے۔ روکنے والی وہی امام الدین کی بہن سلطان احمد کی تائی ہے و بسازش امام الدین روکتی ہے۔ میں نے اپنے کانوں سے ممانعت سنی ہے میں نے خود امام الدین کی ہمشیرہ کی زبانی سنا ہے کہ یہ لوگ میرے بھائی امام الدین و نظام الدین کے دشمن ہیں اور میرا رشتہ بھائیوں سے ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ یہ اس چاہ سے پانی بھریں ان کو روک دو میں اس کو بہت دفعہ کہتے سنا ہے۔ سلطان احمد مجھ سے مخالفت رکھتا ہے ایک وجہ مخالفت کی یہ ہے کہ وہ مرزا غلام قادر کا متبنی بنایا گیا تھا اور میری نصف جائداد کا شریک کیا گیا تھا اب وہ اسی میں مصلحت دیکھتا ہے کہ تائی کے ساتھ موافقت رکھے...)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار الحکم قادیان ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء ص ۷)۔ کبھی سیر کو جاتا ہوں اور کبھی نہیں جاتا۔ عموماً صبح کے وقت ہی جاتا ہوں، شام کو کبھی شاذ و نادر ہی جاتا ہوں میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ بھی میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصولوں کے مطابق اس کیلئے چہل قدمی مفید ہے۔ ان کے ساتھ چند خادم عورتیں بھی ہوتی ہیں اور پردہ کا پورا التزام ہوتا ہے۔ خادم عورتوں سے مراد خدمت گار عورتیں ہیں پندرہ سولہ عورتیں ہیں، چند فارغ خدمت گاروں کو ساتھ لے لیتی ہیں۔ یہ بات عام نہیں ہے بلکہ علاج کے لئے ہے ...

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے۔ وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑیگا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیش گوئی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہی پیش گوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جاوے گی اس لڑکے کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیش گوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بیاہ کے بعد چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیش گوئی کی دوسری جزو پوری ہوگئی ۔اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر پڑا جو پیش گوئی کا ایک جزء تھا۔ انہوں نے توبہ کی (کیا وہ مرزائی ہوا؟ کیا اس نے طلاق دی؟ اگر نہیں تو، توبہ کا کیا مطلب؟ بہاء) چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے ۔اس لئے خدا تعالی نے اس کو مہلت دی ۔عورت اب تک زندہ ہے میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی ۔امید کیسی؟ یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہو کر رہیں گی ۔اشخاص ذیل کی نسبت موت کا الہام تھا عبداللہ آتھم ، لیکھرام ، احمد بیگ ، سلطان محمد۔ ان میں سے صرف سلطان محمد زندہ ہے۔ عبداللہ آتھم اگرچہ ظاہری نگاہ میں میعاد کے اندر نہیں مرا، مگر اسکی نسبت شرطیہ الہام تھا چونکہ اس نے ظاہری میعاد کے اندر توبہ کرلی اس کو مہلت دی گئی اسکے بعد اس نے اخفاء حق کیا پھر میرے اشتہار کے بعد وہ بہت جلد مر گیا اب آتھم کہاں ہے اسے لاؤ۔ احمد بیگ اپنی میعاد کے اندر مر گیا لیکھرام بھی میعاد کے اندر مر گیا.... بعض علماء نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری نسبت کفر کا فتوی دیا ہے اور بہتوں نے مجھے قبول کیا ہے اور ان میں سے بھی جنہوں نے کفر کا فتوی دیا تھا بعض توبہ کر کے میرے پاس آتے جاتے ہیں۔تم کلامہ

اڈیٹر الحکم شیخ یعقوب علی نے لکھا ہے:

مرزا صاحب کے بیان میں وہ زور اور جوش تھا کہ ہم الفاظ میں اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ الفاظ کے ادا سے ایک خاص قسم کا رعب اور ہیبت ٹپکتی تھی چنانچہ جس وقت آپ نے یہ فرمایا، اسی عدالت میں جہاں ان باتو ں پر ہنسی کی جاتی ہے ..الخ ،فرمایا تو خصوصیت کے ساتھ ناظرین میں سے ہمارے اکسٹرا اسسٹنٹوں پر بہت بڑا اثر پڑا۔ وہ بڑی حیرت کے ساتھ آپ کے چہرہ کی طرف دیکھتے تھے۔ ایسا ہی جب ڈسٹرکٹ جج نے یہ سوال کیا کہ کیا امید ہے کہ وہ پھر آپ کے نکاح میں آئے اس کے جواب میں حضرت اقدس نے جس لب ولہجہ میں یہ فرمایا کہ امید کیا ہوتی ہے یقین کامل ہے کہ وہ میرے نکاح میں آئے ،تو اس کا بھی ایک خاص اثر پڑا غرض اس انداز کو ہم بیان نہیں کر سکتے اور اس اثر اور جوش کی تصویر نہیں دکھا سکتے جو اس وقت ظاہر ہو رہا تھا...

مرزا صاحب (بعد بیان) ایک مجمع کثیر کے ساتھ عدالت کے کمرہ سے باہر آئے۔ آپ اس قدر خوش تھے جس کی کوئی حد و پایان نہیں۔ فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آ گیا ہے اگر ہم ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے اور آرزو رکھتے کہ عدالت کے کاغذات میں درج ہو جائے اور اس طرح پر تین ڈپٹی گواہ ہو جاویں تو کبھی بھی نہ ہوتا۔ یہ خدا کا کام ہے اور اس کی باتیں عجیب ہوتی ہیں، اب عدالت کے کاغذات سے کون اس کو مٹا سکے گا۔ جب یہ پیشگوئی پوری ہوگی کیا ان ڈپٹیوں پر اس کا اثر نہ پڑے گا، ضرور ہی پڑیگا جیسے لیکھرام کی پیش گوئی کی بہت شہرت ہوئی تھی اسی طرح اسکی شہرت ہوگئی۔ اور یہ بہت ہی اچھا ہوا کہ عدالت کے کاغذات میں درج ہوگئی۔

اس کے بعد ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی گئی اور اس خوشی کے متعلق بار بار حضرت ذکر کرتے رہے ..(نوٹ: عدالت میں ڈپٹی گنگا رام، مرزا ظفر اللہ خان صاحب اور منشی عبدالشکور صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران بھی موجود تھے)۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰۔اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴۔۱۵)

گورداسپور میں بعد از مقدمہ، مرزا صاحب نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج عدالت میں سلطان محمد کے معاملہ کو پیش کیا گیا کہ وہ زندہ ہے۔ میں کیا کروں کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں اور کون سا طریق اختیار کروں جوان کو سمجھا سکوں۔ یہ لوگ نہ میرے پاس آتے ہیں، نہ میری باتوں کو سنتے ہیں اور نہ ان کو خدا تعالی کے قوانین پر اطلاع ہے، اور نہ علم ہے۔ وہ نہیں دیکھتے کہ چار شخصوں کے متعلق پیش گوئیاں تھیں جن میں سے تین مر گئے اور اب صرف ایک باقی ہے، اور وہ بھی پیش گوئی ہی کے موافق اب تک زندہ ہے۔ اس پیش گوئی کے غلط ہونے کا اعتراض اس وقت ہوسکتا ہے جب سلطان محمد سے پہلے میں مر جاؤں یا وہ عورت مر جائے۔ لیکن جب خدا تعالی نے اسی طرح پر مقدر کیا ہے کہ وہ عورت بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے اور یہ کبھی نہیں ٹلے گا، کیونکہ خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں پھر کیوں یہ لوگ صبر سے انتظار نہیں کرتے۔ میں آپ سے سچ کہتا ہوں جیسا کہ آج میں نے خان بہادر خدا بخش صاحب کے سامنے عدالت میں کہا کہ آج مجھ پر ہنسی کی جاتی ہے لیکن ایک وقت آئے گا کہ اس کا اثر پڑے گا اور وہ وقت ہنسی والوں کے لئے شرمندگی کا ہوگا۔ (اخبار الحکم قادیان۔۳۱۔ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۱)

مقدمہ دیوار کا فیصلہ:

اڈیٹر الحکم بتاتے ہیں: ۱۶ جولائی کے بعد مقدمہ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء پر ملتوی کیا گیا تھا۔ ۱۰۔ اگست کو مدعا علیھم کے باقی گواہ پیش ہوئے۔ عدالت میں ثابت کیا گیا کہ ان گواہوں میں سے دو گواہ سزا یافتہ بھی تھے جو قید بھگت چکے ہیں۔ ۱۰۔ اگست کو شہادت مدعا علیہ ختم ہو کر وکلاء کی بحث بھی ہوگئی۔ آخر حکم سنانے کیلئے ۱۲۔ اگست ۱۹۰۱ء مقرر ہوئی جس میں ڈسٹرکٹ جج نے دیوار گرانے اور سفید میدان میں کسی جدید تعمیر نہ کرنے کا دوامی حکم دیا اور ایک سو روپیہ بطور حرجانہ مدعی کو علاوہ اخراجات مقدمہ کے دیئے جانے کا حکم صادر ہوا.. سنا جاتا ہے فریق مخالف کا منشاء ہے کہ وہ اپیل کرے۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۷۔ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴۔۱۵)

یاد رہے کہ اس مقدمہ میں جو مرزا صاحب کا اپنے شریکوں کے ساتھ تھا، مرزا صاحب کے کذب کا ایک نشان ظاہر ہوا۔ وہ یہ کہ اس مقدمہ میں بیان دیتے ہوئے مرزا صاحب نے بڑی تحدی سے فرمایا کہ محمدی بیگم سے شادی کی انہیں امید ہی نہیں، بلکہ یہ اٹل بات ہے۔ یہ شادی ہو کر رہے گی، کوئی اسے ٹال نہیں ہوسکتا، یعنی سلطان محمد ان کی زندگی میں مرے گا۔ محمدی بیگم بیوہ ہوگی، اور پھر میرے نکاح میں آئے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرزا صاحب کے کہنے کے مطابق اب یہ پیش گوئی عدالتی کاغذات میں درج ہوگئی ہے جہاں سے کوئی مخالف اسے ختم نہیں کرا سکتا اور بڑے بڑے سرکاری افسران اس پیش گوئی کے گواہ بن گئے ہیں، اور یہ کہ جب یہ پیش گوئی پوری ہوگی تو مخالف شرمندہ ہوں گے وغیرہ،

نیز مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ ابھی تک میں بھی زندہ ہوں، وہ عورت بھی زندہ ہے، اس لئے مجھ پر کوئی اعتراض نہ کرو، اور انتظار کرو۔

پھر لوگوں نے انتظار کیا، سرکاری افسر گواہوں نے انتظار کیا، عدالتی کاغذات میں وہ پیش گوئی مرزا صاحب کو للکارتی رہی، ان کی منکوحہ آسمانی، مرزا سلطان محمد کے بچے جنتی رہی۔

مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب راہی ملک عدم ہوگئے، اس وقت تک نہ سلطان محمد مرا تھا، نہ محمدی بیگم بیوہ ہوئی تھی۔

میر واجد علی کی تحریر متعلق طاعون

میر واجد علی سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان نے مرزا صاحب کے رسالہ دافع البلاء تبصرہ کرتے ہوئے پر ایک کھلی چٹھی لکھی تھی جسے ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ میر صاحب لکھتے ہیں:

میرے ایک دیرینہ کرم فرما جو مرزائی ہوگئے ہیں رسالہ دافع البلاء میرے پاس بھیجا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں (مرزا) مسیح موعود ہوں، ابن مریم سے بدرجہا بہتر ہوں.... میں سچا شفیع ہوں، اہل بیت رسول سے بڑھ کر ہوں، میں ابن اللہ ہوں، میرا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے.. مجھے برا کہنے کی وجہ سے خدا نے بطور سزا کے اس ملک میں طاعون بیجا ہے۔ اس کا صحیح علاج یہ ہے مجھ پر اپنے ان کل فضائل و اوصاف کے ساتھ ایمان لاؤ جو اس طرح مجھ پر ایمان نہ لائے گا مبتلائے طاعون ہوکر مر جائیگا .. اپنے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ تمام پنجاب میں طاعون پھیل گیا ہے قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہے مگر خاص قادیان اس سے پاک ہے اور ہمیشہ اس سے پاک رہے گا بلکہ جو طاعون زدہ قادیان میں آیا اچھا ہوگیا، جو آئے گا اچھا ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے مرزا صاحب کے ان دعاوی اور استدلال کو پڑھا اور جو میری رائے ہوئی میں نے نہایت نیک نیتی سے بذریعہ ایک خط اس دوست پر ظاہر کرنی چاہی۔ انہیں جب علم ہوا کہ میری رائے مرزائی معتقدات اور تفہیمات کے خلاف ہے تو مجھے بہت کچھ ڈرایا اور دھمکایا کہ میں اپنی رائے ظاہر نہ کروں مگر میرے دیگر ہم خیال احباب نے اس بات پر زور دیا کہ لا تلبسوا الحق با لبا طل و لا تکتموا الحق و انتم تعلمو ن

میرے مرزائی دوست فرماتے ہیں: مناسب نہیں کہ آپ مرزا صاحب یا مرزا صاحب کے خدّام کا مقابلہ کریں۔ جس وقت آپ مقابلہ میں پھنس جائیں گے اس وقت آپ کے تماشائی یار سب چلتے بنیں گے کیونکہ یہ راستہ بڑا سخت ہے اور یہ (مرزا) وہ شخص ہے جو کہتا ہے کر دکھاتا ہے۔ آپ اوپن لیٹر کو بند رکھیں اور اس راہ میں قدم مارنے کی جرأت نہ کریں۔

... اگر ان دوستوں کا خیال ہے کہ میرے واسطے مرزا صاحب بد دعا کریں گے اور اس سے مجھے کچھ نقصان پہنچے گا تو میں ان کے اس خیال پر افسوس کرتا ہوں وہ مہربانی کر کے بنظر انصاف میرا خط پڑھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ جس شخص کے یہ باطل دعاوی ہیں جو قرآن مجید اور حدیث پاک کی رو سے کفر تک پہنچ گئے ہیں وہ مستجاب الدعوات کس طرح ہو سکتا ہے؟ اگر ان دوستوں کا خیال ہے کہ مرزا صاحب یا ان کے حواری اپنے کسی خادم کو میری جان لینے کے واسطے تعینات کر دیں گے تو میں عرض کرتا ہوں کہ ان کا یہ خیال بھی غلط ہے، مرزا صاحب اس کیریکٹر کے آدمی نہ ہوں گے.. بفرض محال ایسا بھی ہو..تو اگر میں کلمہ حق کہنے کے واسطے مارا بھی جاؤں گا تو میراث جدّی پاؤں گا۔.. یا شائد یہ دھمکی مرزا صاحب کی تقلید میں ہو کیونکہ وہ بھی اس قسم کی دھمکیاں اپنے مخالفین کو دیا کرتے ہیں چنانچہ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۴ میں مرزا صاحب نے مولوی احمد حسین امروہی کو اسی طرح دھمکایا ہے...امروہہ بھی مسیح موعود کے محیط ہمت سے دور نہیں اس لئے اس مسیح کا کافر کش دم ضرور امروہہ تک بھی پہنچے گا۔ لیکن حضرات کوئی معقول آدمی اس دم میں نہ آئے گا۔ یہ خالی خولی دم جھانسہ ہے۔ اس دم میں جس کا نام اس دم خم کے ساتھ کافر کش رکھا گیا ہے، کوئی دم نہیں۔

بہر حال میں نہیں جانتا کہ ان کا مجھے ڈرانا اور دھمکانا کیا معنے رکھتا ہے؟ اصل یہ ہے کہ یوں تو شائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس خط کو شائع نہ بھی کر تا، مگر ان کے اس دھمکانے اور ڈرانے نے مجھے شائع کرنے پر مجبور کر دیا کہ دیکھوں کیا ہوتا ہے...

مرزا صاحب نے اپنے کل دعاوی کی تصدیق اس رسالہ میں اس بات پر رکھی ہے کہ قادیان میں کبھی طاعون نہ آئے گا اور جو میرا معتقد ہوگا وہ کبھی اس مرض سے نہ مرے گا۔ مگر چونکہ قادیان میں طاعون آ گیا اور خاص قادیان اور دیگر مقامات میں بہتیرے مرزائی طاعون سے مر چکے جن کی فہرست اس خط کے ساتھ شامل ہے تو میرزائی دوست خود فیصلہ کر لیں کہ مرزا صاحب کہاں تک سچے رہے۔ اور جو سچا نہیں وہ کاذب ہے...

خاکسار واجد علی ملتان۔ (ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء)

قادیانی طاعون

قادیانی طاعون کے متعلق چند تحریریں یہاں نقل کی جاتی ہیں۔ جناب عبدالکریم مدرس عربی، ہائی سکول منٹگمری (حال ساہیوال، پنجاب) لکھتے ہیں:

مرزا صاحب بخیال خود ملہم ہیں۔ منجملہ دوسرے الہاموں کے اس وقت قابل غور یہ الہام ہے وما کان اللّٰہ لیعذّ بھم وانت فیھم انہ آوی القریۃ (دافع البلاء)

مرزا صاحب اس الہام کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

اس تمام وحی سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔ اول یہ کہ طاعون اس لئے دنیا میں آئی کہ خدا کے مسیح موعود (یعنی مرزا) سے نہ صرف انکار کیا گیا بلکہ اس کو دکھ دیا گیا۔ دوسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ طاعون اس حالت میں فرو ہوگی کہ جب لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں گے اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذاء اور بدزبانی سے باز آئیں گے۔ (دافع البلاء)

طاعون کا سبب اگر صرف آپ کی مسیحیت کا انکار ہے، اور فرو ہونا طاعون کا آپ کے دعویٰ مسیحیت پر موقوف ہے، تو بہتر ہے کہ گورنمنٹ کو اطلاع دیں کہ ٹیکہ وغیرہ جو انسداد طاعون کیلئے ہے اس پر روپیہ ضائع نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔

تیسری بات جو ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ خداوند تعالی بہرحال جب تک طاعون دنیا میں ہے گو ستّر برس تک دنیا میں رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اسکے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء ص ۱۰)

یہ مرزا جی کا ایسا صاف دعوی ہے جس کی ذرہ بھی تاویل نہیں ہوسکتی حالانکہ قادیان طاعون سے ایسا تباہ ہوا جو بمقابلہ گردونواح کے بہت بڑھ کر ہے۔ ہم ایک فہرست خاص باشندہ قادیان کی طرف سے ذیل میں درج کرتے ہیں جو انہوں نے طاعون کی حالت میں ہمارے پاس روانہ کی تھی۔ مگر وہ صاحب یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ تعداد اموات اسلئے کم ہے کہ شروع ہی میں سب مرزائی بھاگ گئے تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب کا سکول بند ہے۔ ممکن ہے کہ اس کے بعد بھی اموات ہوئی ہوں۔ وہ فہرست یہ ہے۔ ہندو ۱۰۰، مسلمان ۱۵، مرزائی ۵، چوہڑے ۲۵۔ ابھی تو دوسال کامل بھی نہیں گذرے۔ (شحنۂ ہند میرٹھ۔ ضمیمہ یکم مئی ۱۹۰۴ء ص ۱)

مرزا محمود احمد اپنے بچپن کی بات (جب کہ ان کے والد مرزا غلام احمد زندہ تھے) بتاتے ہیں:

مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے چھوٹے تھے، ہمارے ایک مزارع کی بیوی حضرت خلیفۃ المسیح الاول (حکیم نورالدین) کے پاس علاج کیلئے آیا کرتی تھی۔ میں ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے پڑھا کرتا تھا۔ وہ عورت بلا وجہ ہنستی چلی جاتی تھی اور بلا وجہ روتی چلی جاتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرمانے لگے، آؤ میاں تمہیں اس عورت کی بیماری بتائیں۔ یہ ہسٹیریا کا مرض ہے۔ قریب کے عرصہ میں جب طاعون پڑی تھی اس عورت کے دو تین رشتہ دار مر گئے تھے۔ آپ اسے مخاطب کر کے فرمانے لگے، بی بی اس طاعون میں کیا تیرا باپ مرا تھا؟ اس پر وہ قہقہہ مار کر ہنسنے لگی۔ جی میرا باپ طاعون سے مر گیا تھا۔ دوسرا شائد بھائی یا بیٹا تھا مجھے ٹھیک یاد نہیں رہا۔ اس کے متعلق جب سوال کیا گیا تو اس عورت نے پھر قہقہہ مار کر کہا کہ میرا بھائی یا بیٹا بھی طاعون میں مر گیا۔ تیسرے کے متعلق جب پوچھا تب بھی اس نے قہقہہ مار کر جواب دیا جی وہ بھی مر گیا۔

(خطبہ عید ۱۷ جولائی ۱۹۵۰ء یارک ہاؤس کوئٹہ۔ الفضل ربوہ۔ ۷ مارچ ۱۹۶۲ء)

اکبر شاہ نجیب آبادی نے حکیم نورالدین کی سوانح (مرقاۃ الیقین۔ ص ۱۲۹) میں لکھا ہے:

اپریل ۱۹۰۷ء میں درس قبل مغرب اس میدان میں (نورالدین صاحب) فرش پر بیٹھے تھے جہاں اب دفتر بدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اوراس کی مشرقی افتادہ زمین بوجہ طاعون بجائے مسجد کلاں وہاں ہوا تھا) تباہ ہو گیا

☆ قادیان میں طاعون۔کے عنوان سے جناب احمد حسن شوکت اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ لکھتے ہیں

دارالامان قادیان ...جس کی نسبت (مرزا کو) الہام ہو چکا ہے کہ جو یہاں آئے گا امن میں رہیگا۔ اب ...طاعون نے وہاں وہ اودھم مچا رکھی ہے کہ کچھ نہ پوچھئے۔روزانہ بھیڑیا بن کر ۳۰۔۳۵ بھیڑوں کو اٹھا لے جاتا ہے...قادیان کی ننھی سی آبادی کل تین ہزار تھی، ایک صفر اس میں سے بھی غائب یعنی تین سو ہی رہ گئے۔ اسکول بند، بازار ویران اور سنسان ...مرزائی اخبار البدر نے بھی طاعون کی دست برد کو تسلیم کیا۔آخر یہ کیا ہے؟ مفتری علی اللہ کی شامت اعمال ہے۔ایک پاپی سارے ہندوستان کو لے ڈوبا..۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جون ۱۹۰۴ء ص ۶۔۷)

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزا جی کا دعوے ہے کہ طاعون میرے خروج کا آسمانی نشان ہے۔جب مرزائی اس کی بھینٹ چڑھتے ہیں تو یہ نہیں کہا جاتا کہ ہم طاعون کی بھینٹ میں آ گئے تو کیا ہوا مخالفین بھی تو آ گئے، بلکہ حتی الوسع تو طاعون سے مرزائیوں کی ہلاکت کا انکار ہی کیا جاتا ہے۔اور جب بھانڈا بالکل ہی پھوٹ جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ طاعون کی ایسی افراط وتفریط نہیں ہوئی جیسی مخالفوں میں۔اور جب افراط وتفریط بھی ہوتی ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ جو مرزائی مرے وہ پکے مرزائی نہ تھے،منافق تھے نہ کہ مومن۔چنانچہ مرزا جی نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ کوئی ایسا مرزائی طاعون سے ہلاک نہیں ہوا جس نے مجھے اچھی طرح پہچان لیا ہو۔

پس آسمانی نشان کا کوئی قصور نہیں بلکہ اندھوں کی آنکھوں کا قصور ہے اور چونکہ منافق مرزائی جو طاعون کا شکار ہوئے ان کا جہنمی ہونا ضروری ہے لہذا اب سب مرزائیوں کو جہنم میں جانے کیلئے کان جھڑ جھڑا دینے چاہییں کیونکہ مرزا صاحب کے ملہم نے سچے مرزائیوں کے ماتھے پر ایمان کا ٹکہ نہیں لگایا کہ فلاں مومن ہے اور فلاں منافق۔اب تو آسمانی نشان یہی ہے کہ طاعون سے جو مرزائی مر گیا وہ منافق ہونے کے باعث جہنمی ہوا اور جو بچ رہا وہ پکا مرزائی ہے۔یہ ہے آسمانی نشان جس کے طوفان میں مرزائی جہاز چل رہا ہے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند۔۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء۔ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے موقع پر احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

الحکم قادیان مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۰۴ء میں مرزا جی نے طاعون کے متعلق اپنے بعض مریدوں کو گورداسپور میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں جانتا ہوں اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ابھی تک کوئی ایسا آدمی طاعون سے نہیں مرا جس کو میں پہچانتا ہوں یا وہ مجھے پہچانتا ہے جو شناخت کا حق ہو۔

اس تقریر کا یہ مطلب ہوا کہ جن لوگوں نے مجھے جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے نہیں پہچانا یعنی جو لوگ مجھ پر ایمان نہیں لائے وہی طعمہ طاعون ہوئے۔ اس کی دو شقیں ہیں:

اول درجہ پر وہ لوگ ہیں جو جانتے ہی نہیں کہ مرزا جی کون ہیں۔ نہ ان کو خبر ہے کہ قادیان ملک پنجاب میں کس نبی اور مسیح نے بروز اور خروج کیا ہے۔ دوسرے درجہ پر وہ مرزائی ہیں جنہوں نے بظاہر بیعت کی مگر جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے مرزا جی کو نہیں پہچانا۔ اس کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ جاہل اور سادہ لوح تھے کہ نبی اور غیر نبی میں تمیز نہ کر سکتے تھے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی مرزائی ہو گئے تھے۔ خوب ہوا کہ طاعون انہیں ختم کر گیا ایسے لوگ دراصل منافق تھے اچھا ہوا خس کم جہاں پاک۔

مرزا جی کا مطلب یہ ہے جس قدر مرزائی مرے وہ حقیقی مرزائی نہ تھے اور جس قدر بچ رہے وہ خود غرض اور منافق ہی کیوں نہ ہوں سچے اور راسخ الاعتقاد مرزائی ہیں۔ تو گویا طاعون کچھ اور جھوٹے مریدوں کو چٹ کرنے آیا تھا کیونکہ مرزا نے یہ قید لگا دی ہے کہ مجھے انہوں نے ایسا نہیں پہچانا جو شناخت کا حق ہے۔

اب رہے وہ لوگ جو مرزا جی سے آشنا ہی نہیں، نہ ان کے نام سے واقف ہیں، وہ خارج اور مطلق العنان رہے۔ نہ طاعون ان کے لئے آیا۔ طاعون تو ڈائن بن کر پیاروں ہی کا صفایا کرنے آیا ہے اور چونکہ یہ جاہل خود غرض منافق تھے لہذا سب جہنمی ہوئے۔ انّ المنا فقین فی الدّرک الاسفل من النار لو صاحبو! مرزائی بنو اور جہنم میں جاؤ۔ اور ابھی کیا معلوم ہے مرزائیوں میں کتنے جاہل خود غرض منافق بھرے پڑے ہیں کیونکہ طاعون تو مرزا صاحب کے ساتھ ہے۔ جب تک وہ زندہ ہیں، طاعون کا دورہ بند نہیں ہو سکتا۔ پھر لاکھوں آدمی مرزا جی کو جیسے کچھ وہ بروزی اور موعود ہیں ایسا پہچانتے ہیں جیسا پہچاننے کا حق ہے وہ خود مرزا جی کے قول کے موافق طاعون سے محفوظ رہے اور آئندہ رہیں گے انشاء اللہ حق برزبان جاری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعون تو صرف مرزائیوں کے لئے آیا ہے جنہوں نے مرزا جی کو نہیں پہچانا کہ کتنے پانی میں ہیں

مرزا جی کہتے ہیں کہ جب قادیان میں طاعون پڑی ہوئی تھی تو ہم خدا کی قدرت کا عجیب نظارہ دیکھ رہے تھے۔ ہمارے گھر کے اِدھر اُدھر سے چیخیں آرہی تھیں اور ہمارا گھر درمیان میں اس طرح تھا جیسے سمندر میں کشتی ہوتی ہے، اس نے محض اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھا۔

شہروں اور قصبوں میں ایسا واقعہ بہت سے گھروں میں ہوا ہے اردگرد کے لوگ طاعون سے ہلاک ہو گئے ہیں اور یہ گھر بالکل محفوظ رہے۔ مگر کیا ان گھروں میں بھی ایک ایک مسیح موعود تھا جس کی وجہ سے وہ محفوظ رہے۔ ہم خود اپنا تجربہ اور مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ میرٹھ شہر میں ہمارے گھر کے اطراف و جوانب قریب و بعید میں طاعون سے اموات کی ٹپکا ٹپکی لگی ہوئی تھی .... مگر ہمارا گھر جس میں بیس پچیس آدمی تھے سب محفوظ رہے اور کسی کا بال تک بیکا نہ ہوا۔ کیا ہم بھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ استغفر اللہ۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ اگر ہم مفتری علی اللہ ہوتے تو سب سے پہلے ہمیں پر طاعون آتا۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر طاعون مرزا جی کے منکروں کی وجہ سے آیا ہے تو ہندوستان کے تیس کروڑ آدمیوں میں سے ایک بھی زندہ نہ رہتا اور کوئی مرزائی جو مرزا پر ایمان لا چکا ہے، نہ مرتا۔ حالانکہ جس طرح اور لوگ مرے اسی طرح مرزائی بھی مرے۔ طاعون نے تو نہ اپنا دیکھا نہ پرایا سب پر جھاڑو پھیر دی۔ ایسی لغو باتیں بچوں کے پھسلانے کے لئے ہیں۔ (شحنہ ہند۔ ضمیمہ ۲۴ جون ۱۹۰۴ء ص ۴۔۶)

ایک تحریر میں جناب احمد حسن شوکت فرماتے ہیں:

مرزا صاحب بجز اپنے نفس اور اپنے مریدوں کے کسی کو زندہ دیکھنا نہیں چاہتے۔ جیسے مسیح مر گئے تمام انبیاء اور اولیاء اور شہداء خلاف فحوائے لا تحسبنّ الذين قتلوا فى سبيل الله امواتاً.. مرگئے۔ ان کے تمام مخالفین اور منکرین موجودہ زمانے میں ان کے سامنے بذریعہ طاعون مر گئے اور مرنے کا لگا لگ رہا ہے اور ابھی کیا ہے ساری دنیا مرے گی مرزا جی اور ان کے مرید ہی زندہ رہیں گے۔

تعجب ہے کہ مرزا جی کے وہ مخالفین جو جعلی بروزیت ومہدیت کا دھڑ توڑ رہے ہیں مثلاً حضرت مہر علی شاہ مؤلف کتاب سیف چشتیائی وغیرہ، اور حضرت مولوی محمد حسین بٹالوی، اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ جو مرزا جی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنان درعنان حریف ہیں....اور حضرت مولوی کرم الدین جنہوں نے مقدمہ فریب میں الہامات کی جڑ کاٹ دی اور حضرت مولوی ثناء اللہ امرتسری اڈیٹر و مالک اخبار اہل حدیث امرتسر جو مرزا جی کے بغلی گھونسے ہیں اور ہر طرح ان کو نچا رہے ہیں، اور حضرت مولوی سید ابو محمد ڈاکٹر جمال الدین مالک نیومیڈیکل ہال صدر بازار پشاور جنہوں نے بروزیت کے ہوائی قلعہ کو اپنی ہر قسم کی اطاعت سے بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند اوڑا دیا اور حضرت مولوی امام الدین مدرس بورڈ اسکول گجرات، ان میں سے کسی کا بال بھی بیکا نہ ہو۔

(شحنہ ہند۔ضمیمہ۔یکم جولائی ۱۹۰۴ء۔ص ۳)

مرزا قادیانی عدالتوں میں

مرزا غلام احمد قادیانی کے والد بڑے مقدمہ باز تھے اور بقول مرزا صاحب انہوں نے ہزاروں روپۓ مقدمات کی نذر کیئے تھے۔ سیالکوٹ کی ضلع کچہری میں ۴ سال کی ملازمت اور مختارکاری کے امتحان میں فیل ہو کر جب وہ گھر آئے تو والد نے انہیں مقدمہ بازی میں لگا دیا اور یوں انہوں نے بقول خود اپنی عمر کے کئی سال ضائع کیئے۔ ۱۸۸۰ء کے گردوپیش انہوں نے خود کو مناظر اسلام کے طور پر اجاگر کرنے کی کوشش کی اور دینی حلقوں میں متعارف ہوئے۔ پھر انہوں نے پیر طریقت کا روپ دھارا۔ پھر مسیح ومہدی اور نبی کا۔ لیکن مقدمہ بازی کا مشغلہ جو والد کی طرف سے ورثہ میں ملا تھا، تا عمر جاری رہا۔ بٹالہ، گورداسپور، امرتسر، لاہور، جہلم ، ملتان وغیرہ مقامات پر چھوٹی بڑی عدالتوں میں مدعی یا مدعا علیہ کی حیثیت سے پیش ہوتے رہے۔ ایک مقدمہ کی کاروائی بیان کرتے ہوئے انہوں نے کرسی کو اپنی صداقت کی آیت بنایا۔ اور پورے ملک میں شور مچایا کہ دیکھو مجھے پشتینی رئیس اور درباری کرسی نشین تسلیم کر کے مجسٹریٹ نے عدالت میں کرسی پیش کر کے میری عزت افزائی کی۔ اور بٹالوی کو کھڑا کر کے اس کی شہادت لی گئی۔ یہ میری بزرگی اور سچائی کی دلیل ہے۔ وغیرہ۔

ہم ذیل میں چند مقدمات کی کاروائی سے چند روز نامچے، مضامین وغیرہ نقل کرتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اپنے جاہ وجلال، خدم وحشم، حکام رسی، اور چاپلوسی کے باوجود عدالتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کیسے سلوک سے واسطہ پڑتا تھا۔

اخبار وطن بحوالہ سراج الاخبار لکھتا ہے کہ:

اگست (۱۹۰۳ء) میں عدالت رائے چندولال مجسٹریٹ درجہ اول ضلع گورداسپور میں کئی مقدمات یکے بعد دیگرے پیش ہوئے۔ ۱۳۔اگست کو حکیم فضل دین بنام مولوی کرم الدین کا مقدمہ سرقہ کتاب نزول مسیح پیش ہوا ...اور یکم ستمبر آئندہ مقرر ہوئی۔ ۱۵۔اگست کو ازالہ حیثیت عرفی والہ مقدمہ شیخ یعقوب علی اڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم الدین اور اڈیٹر سراج الاخبار پیش ہوا۔ آئندہ تاریخ ۲۴ ستمبر مقرر ہوئی۔ ۱۸۔اگست کو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مولوی کرم الدین بنام مرزا غلام احمد پیش ہوا۔ جس میں مرزا کے وکیل نے درخواست کی کہ مرزا کو حاضری عدالت سے معاف رکھا جائے مگر عدالت نے منظور نہ کیا اور حکم دیا کہ مرزا صاحب سے حاضری عدالت کیلئے مچلکہ لیا جاوے۔ چنانچہ اسی وقت مچلکہ داخل کر دیا گیا۔ اور آئندہ پیشی ۲۳ ستمبر مقرر ہوئی۔ ۱۹۔ اگست کو چوتھا مقدمہ پیش ہوا جو حکیم فضل دین نے مولوی کرم الدین پر دائر کیا ہے۔ یہ اجلاس عدالت نے کمرہ عدالت سے باہر شامیانہ لگا کر کیا تھا اور علاوہ فرش دریوں کے بہت سی زائد کرسیاں اور بنچیں رکھوادی گئی تھیں۔ جن پر عدالت کی کاروائی دیکھنے کے لئے علاوہ مرزا محمد ظفر اللہ خان، و رائے لبھو رام مجسٹریٹان درجہ اول ضلع و نیاز علی اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس و مولوی محمد اشرف ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس و رائے سوبھا رام سول سرجن و بابو برکت علی اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ، ضلع کے اکثر وکلاء اور معزز اہل کاران گورداسپور نشست فرماتے تھے۔ اور عوام الناس کا تو کچھ شمار نہ تھا۔ انتظام کے لئے ایک گارڈ پولیس مع ہتھکڑیوں اور سارجنٹ کے موجود تھی۔

پہلے گواہان استغاثہ پر من جانب وکلاء مولوی کرم دین کچھ جرح کی گئی۔ پھر مرزا صاحب کا، جو بطور گواہ ملزم طلب ہوئے تھے، بیان ہوا جو ۱۱ بجے سے شروع ہو کر ۴ بجے ختم ہوا۔ مرزا صاحب کا سارا بیان عام گواہوں کی طرح اجلاس میں کھڑا کر کے لیا گیا۔ اس عرصہ میں مرزا صاحب تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دودھ میں برف ملا کر نوش جان فرماتے رہے۔ باقی گواہوں کے لئے ۲۔اکتوبر ۱۹۰۳ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔

(شحنہ ہند ضمیمہ۔ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء۔ ص ۵)

☆ ۱۲۔۱۳۔۱۴، اور ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء کو مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ ہوا۔ پہلے روز مستغیث مولوی کرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین جہلمی نے اپنا تتمہ بیان دیا کہ میری نسبت مرزا نے کذاب اور لئیم اور بہتان عظیم کے الفاظ کہے ہیں جن سے میری سخت حقارت (ہتک عزت) ہوئی۔ یہ دعوی کتاب مواہب الرحمٰن پر ہے جو مرزا صاحب پر تو بطور مصنف ہے اور حکیم فضل الدین پر بحیثیت مالک یا مہتمم مطبع قادیان کے۔

پیادے کے آواز دینے پر کہ: مرزا غلام احمد حاضر ہے؟ مرزا جی حاضر عدالت ہو گئے...

پہلا گواہ مستغیث نے بابو (مولوی) محمد علی ایم اے، مرزا کے اڈیٹر کو گذارا...

تیسرے گواہ مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری گذرے۔ جن کی گواہی پر مرزا صاحب اور مرزائی جماعت کو خاص نظر تھی۔ آپ نے مستغیث کی عالمانہ حیثیت کی گواہی دینے کے علاوہ الفاظ استغاثہ کی تشریح کی۔ خاص کر لئیم کے معنی کو واضح کر کے بتایا کہ اس کے معنی ایک اخلاقی کمینہ کے ہیں جو شامل برائیوں کو شامل ہے۔ پھر عربی کا ایک شعر بھی سنایا۔ نیز مرزا جی کی اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر دکھایا کہ یہی لفظ انہوں نے خود فرعون کی نسبت لکھا ہے جو مسلمانوں کے علاوہ تمام دینا میں ذلیل وخوار ہے۔.

۱۶ نومبر کو جبکہ مقدمہ پیش تھا۔ مرزا صاحب بیمار ہو گئے تو وکیل نے عذر کیا کہ مرزا صاحب کو عدالت کے کمرے سے باہر ٹھہرنے کی اجازت ہو۔ جس پر حکم ہوا کہ باہر کچہری کے حلقے میں حاضر رہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب لحاف لے کر پڑے رہے۔

مارے مارے پھرتے ہیں۔ وکیلوں اور اہل کاروں کے سامنے ماتھا گھستے ہیں ناک اور ایڑیاں رگڑتے ہیں۔ عدالت بھی جنتری میں سے آپ کے بل نکال رہی ہے۔ عدالت کو آپ کے خدائی دعوی اچھی طرح معلوم ہیں اب، ہر فرعونے راموسی۔ کا کرشمہ نظر آرہا ہے۔...

مرزا جی کا حال اس وقت قابل دید ہوتا جب پیشی کے وقت چپراسی آواز دیتا ہے کہ: گلام احمد کادیانی حاجر۔ اور مرزا جی کو سن کر دہڑکن پیدا ہوتی ہے۔ بھاگم بھاگ لسٹم پسٹم جاتے ہیں تو ندڈھیلی ہو جاتی ہے۔ ازار بند کسنا پڑتا ہے۔ سانس پھول جاتی ہے اور پھر ملزموں کے کٹہرے میں پہونچ کر کمان کی طرح دوہرے ہو کر سر جھکا کر ایٹرن بن کر عدالت کو دوہتھا سلام اور زمین دوز مجرے بجالاتے ہیں۔ اور عدالت بھی جواب میں ایک مکھی اڑا دیتی ہے۔ یہ کیا ہے؟ وہی توہین انبیاء واولیاء وکبراء وعلماء ومشائخ کا ادبار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴ تا ۶)

قاسم علی خان ہیڈ کلرک محکمہ نہر، مرزا صاحب کو توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:

اب شمار کرلو کتنی ذلتیں ایک ہی جون میں بھوگنی پڑیں اور ابھی تو پہلا ہی پیالہ ہے کیونکہ مرزا جی کا خود قول ہے کہ اسی دنیا میں بہشت اور دوزخ شروع ہو جاتی ہے۔

ا۔ مولوی کرم الدین صاحب کے مقدمہ میں فرد جرم لگ گئی۔ گئے تھے روزے بخشوانے نماز گلے پڑی، جس کا نتیجہ نہیں معلوم کیا ہوگا؟..

۲۔ دس بجے سے لے کر برابر پانچ بجے شام تک بلا وقفہ عدالت میں کھڑے رہنا اور سیروں دودھ اور برف کھڑے کھڑے اوڑا جانا۔ جو شخص مرض ذیابیطس میں مبتلا ہو وہ سیروں دودھ اوڑا جائے پھر دس بجے سے پانچ بجے شام تک یعنی سات گھنٹہ تک برابر کھڑا رہے اور بول کی بھی حاجت نہ ہو۔...اگر ذیابیطس نہ ہوتا تو شاید دھڑیوں اور منیوں دودھ اور برف اڑا جاتے۔..

۳۔ گورنمنٹ پر بصد منت یہ ثابت کرنا کہ میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں۔ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور آپ کی خدمات عرصہ تیس سال سے کر رہا ہوں جن کو سوائے گورنمنٹ کے کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اسی پالیسی کے اصول پر عیسی روح اللہ کو گالیاں دیتا ہوں اور اسلام بھی بگھارتا ہوں تاکہ مسلمان بدظن نہ ہو جاویں مگر اس خفیہ خیر خواہی کا بظاہر تو کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۴ء)

اخبار اہل حدیث امرتسر کا نامہ نگار لکھتا ہے:

خوش قسمتی سے خاکسار ۱۵۔ اگست کو گورداسپور پہنچا اور زہے قسمت عدالت کے کمرے میں بینچ پر بیٹھ کر مرزا صاحب کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔

مرزا صاحب بحیثیت ملزم ایک خاص ممتاز جگہ کھڑے تھے اور ان کے مقابل ان کے حریف مستغیث۔ اتنے میں تیسرے حریف مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری بلائے گئے۔ مولوی صاحب موصوف پر مکرر جرح، جو بعد فرد جرم لگنے کے ملزم کا حق ہوتا ہے، باقی تھی، اسلئے حاکم (عدالت) نے ان کو پہلی دفعہ کہا تھا کہ ایک دفعہ آپ کو پھر آنا ہوگا۔ چنانچہ ۱۵۔ اگست کو مولوی صاحب بذریعہ سمن حاضر عدالت ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم نے خوش اخلاقی سے پوچھا کہ آپ کتنے دن کا ارادہ کر کے آئے ہیں۔ مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے جواب دیا کہ جب آپ اجازت دیں گے، جاؤں گا۔ یہ کہہ کر یہ لطیفہ کہا کہ میرا آنا تو آپ کی پیشگوئی تھی جو سچی ہوگئی۔ اگر بیٹے کی پیش گوئی ہوتی تو پوری نہ ہوتی۔

اس پر خواجہ کمال الدین وکیل نے فریاد کی کہ حضور دیکھئے عدالت میں کھڑا ہو کر ہم پر طنز کرتا ہے۔ ہم یہ کریں گے، ہم وہ کریں گے۔ ہم پر ذاتی حملہ کرتا ہے۔ خواجہ صاحب نے یہ سمجھا کہ مولوی صاحب نے مرزا جی کی ولادت فرزند کی پیش گوئی کی طرف اشارہ کیا ہے جو آخر کار بیٹی سے بدل گئی۔ جب وکیل صاحب نہایت جھلائے تو عدالت نے کمال انصاف مگر بڑی سختی کے ساتھ ڈانٹ بتلائی کہ انہوں نے میرے سوال کا جواب دیا ہے تمہیں اس سے کیا؟ نہ تمہارا نام لیا نہ تمہارا ذکر کیا۔ (شحنہ ہند میرٹھ۔ ضمیمہ یکم ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۱۔۲)

☆ آخر اس عظیم الشان جنگ میں جو مرزائی جماعت کی طرف سے عرصہ دو سال سے گورداسپور میں ہو رہا تھا، مرزائیوں کو خوب شکست ہوئی۔ یعنی مسیح قادیانی اور اس کا حواری حکیم فضل دین ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو سزا یاب ہو گئے۔ اس روز خلقت خدا بے حد جمع ہو گئی تھی اور سب لوگ پیغمبری کے مدعی کا حشر دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ مرزا نے بذریعہ متواتر الہامات اپنی فتح وظفر کے الہام ظاہر کر رکھے تھے اور مریدوں کو اپنی بریت کا یقین دلا رکھا تھا۔ ۳ بجے کے بعد اردلی نے زور سے پکارا۔ مولوی کرم دین اور مرجا گلام احمد وگیرا حاجر۔ (پھر) عدالت نے حکم سنایا کہ تم پر جرم ثابت ہے اور تمہارا جسٹی فی کیشن justification بہت غلط ہے۔ پانچ سو روپئہ جرمانہ کی تم کو سزا دی گئی ہے اور اگر جرمانہ ادا نہ کرو گے تو چھ ماہ قید رہو گے اور فضل دین کو حکم سنایا کہ دو سو روپئہ اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ پانچ ماہ قید۔ مرزا جی افتاں وخیزاں کمرہ عدالت میں مع اپنے چیلے فضل دین کے پہنچے۔ رنگ فق تھا۔ اسی وقت جرمانہ وصول کیا گیا اور مرزا جی اپنا سا منہ لے کر کمرہ سے باہر نکلے..... مجسٹریٹ نے ۴۸ صفحہ کا فیصلہ انگریزی میں لکھا اور فیصلہ میں لکھ دیا ہے کہ مرزا اس جرم کا عادی ہے پہلے بھی اس کو مسٹر ڈوئی صاحب اور مسٹر ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنروں نے ہدایت کی تھی کہ باز آوے، لیکن باز نہیں آیا اور یہ اس قابل ہے کہ اس کو سزائے قید دی جائے کیونکہ بجز اس کے انسداد جرم ہو نہیں ہوسکتا لیکن محض ضعیف العمری پر رحم کر کے اس سے نرم سلوک کیا جاتا ہے۔ (شحنہ ہند میرٹھ۔ ضمیمہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مولانا احمد حسن شوکت ایک مقدمہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

یہ وہ مقدمہ ہے جس میں مرزا قادیانی تقریباً دو سال کش مکش میں مبتلا رہے۔ نہ دن کو آرام نہ رات کو نیند۔ تصانیف بند، الہامات منقطع۔ یہ وہ مقدمہ ہے جس میں روزمرہ آپ کو متواتر (پیشی کے دنوں میں) چھ چھ گھنٹے پاؤں پر کھڑا رہنا پڑا۔ اور یہ وہ مقدمہ ہے جس کے غم وخوف سے اثناء تحقیقات میں مرزا جی پر طرح طرح کی بیماریوں نے سخت حملے کئے اور مختلف پیشیوں پر ناگہانی غشی سکتہ وغیرہ طاری ہوتے رہے۔ ہاں یہ وہ مقدمہ ہے جس میں آپ نے شدت پیاس سے گھبرا کر پانی کا مطالبہ کیا تھا، لیکن نصیب نہ ہوا۔ یہ وہ مقدمہ ہے جس نے مرزا جی کو اپنے دارالنعیم (قادیان) سے معہ زن وفرزند نکالا دے کر گورداسپور میں رولایا۔ آپ کے حریف بے نظیر پہلوان بے مثل فاضل مولوی محمد کرم الدین صاحب کی فتح کا نقارہ دنیا میں بج گیا اور دنیا قائل ہوگئی کہ اتنی بڑی جماعت کا تنہا مقابلہ کرنا اور آخر مخالف کو زک دینا شیر دل آدمی کا کام ہے۔

(شحنہ ہند میرٹھ۔ ضمیمہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء۔ ص ۲)

☆ مرزا محمود احمد قادیانی بتاتے ہیں:

مسیح موعود (مرزا) پر ۱۹۰۲ء میں مخالفین کی طرف سے ایک کیس چلایا گیا اور جس مجسٹریٹ کے سامنے یہ کیس پیش تھا وہ آریہ تھا۔ اسے لاہور سے بلا کر آریہ لیڈروں نے قسم دلائی کہ اس مقدمہ میں مرزا صاحب سے پنڈت لیکھرام کا بدلہ ضرور لینا ہے اور اس نے اپنے لیڈروں کے سامنے ایسا کرنے کا وعدہ کرلیا۔ خواجہ کمال الدین کو رپورٹ پہنچی کہ اس اس طرح مجسٹریٹ کو قسم کھلائی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف رکھتے تھے۔ خواجہ کمال الدین نے آپ سے کہا کہ کسی نہ کسی طرح اس مقدمہ میں صلح کرلی جائے کیونکہ یہ بات پکی ہے کہ مجسٹریٹ کو لاہور بلا کر اس سے یہ وعدہ لیا گیا ہے کہ وہ ضرور سزا دے... مسیح موعود نے فرمایا خواجہ صاحب اللہ کے شیر پر ہاتھ ڈالنا کوئی آسان بات ہے؟ میں خدا کا شیر ہوں وہ مجھ پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے .... وہ مجسٹریٹ حضرت مسیح موعود کو اس قدر تنگ کیا کرتا تھا کہ مقدمہ کے دوران سارا وقت آپ کو کھڑا رکھتا اگر پانی پینے کی ضرورت محسوس ہوتی تو پینے کی اجازت نہ دیتا (کیا خدا کے شیر ایسے ہوتے ہیں کہ پانی پینے کے لئے بھی انہیں اجازت لینے کی ضرورت ہو؟ اور اجازت نہ ملے تو وہ پانی بھی نہ پی سکیں؟ بہاء) ایک دفعہ خواجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے پانی پینے کی اجازت بھی مانگی مگر اس نے اجازت نہ دی...دوسرے مجسٹریٹ نے بظاہر آپ کو مقدمہ میں کوئی تکلیف نہیں دی تھی لیکن آخر میں آپ کو جرمانہ کی سزا دی۔

(خطبہ عید۔ یارک ہاؤس کوئٹہ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۴۹ء، الفضل ربوہ ۸۔ اپریل ۱۹۵۹ء)

مرزائیوں کی تعداد

مرزا قادیانی کی زندگی میں مرزائیوں کی تعداد سے متعلق جناب امام الدین لاہوری کی ایک محققانہ تحریر حسب ذیل ہے۔ لکھا ہے:

پیسہ اخبار لاہور سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے بتقریب دربار تاجپوشی لارڈ کرزن وائسرائے ہند کی خدمت میں تعطیل جمعہ کے بارہ میں میموریل بھیجا ہے جس میں اپنے پیرؤوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ لکھی ہے۔ اور مرزائی اخبار البدر کی اشاعت کی نسبت جو اشتہارات بازاروں میں چسپاں دیکھے گئے ان میں بھی ایک لاکھ سے زیادہ تعداد لکھی گئی ہے۔ مگر دربار کے ایک ماہ بعد مرزائی اخبار الحکم مطبوعہ ۷ مارچ ۱۹۰۳ء میں ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ تعداد لکھی ہے۔

مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۱ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۱۴ھ میں اپنے پیرؤوں کی تعداد معہ جائے سکونت کل ۳۱۳ لکھی۔ پھر اس تحریر کے گیارہ روز بعد جب مولوی غلام دستگیر قصوری سے تاب مقابلہ نہ لا کر قادیان سے باہر نہ نکلے اور مباہلہ سے پہلوتہی کی تو ۲۵ جنوری ۱۸۹۷ء کے اشتہار میں یہ تعداد آٹھ ہزار لکھ دی۔ ...قلم تو ان کے ہاتھ میں تھا اب اگر ڈیڑھ لاکھ لکھ دی تو کیا تعجب؟ حالانکہ ۸ ہزار کی تعداد بھی غلط ہے کیونکہ خود الحکم مطبوعہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء میں لکھا ہے کہ

گزشتہ تین سال میں اس فرقہ نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ۱۸۹۸ء میں اس کی تعداد صرف چندسو تک تھی مگر آج اس کا شمار ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔

منشی تاج الدین تحصیل دار بٹالہ نے اپنی رپورٹ انکم ٹیکس میں آپ کے پیروان کی تعداد ۳۱۔ اگست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹۸ء میں ۳۱۸ لکھی ہے۔ دیکھو مرزا کا رسالہ ضرورۃ الامام صفحہ ۴۳ جس کی بعینہ عبارت یہ ہے:

..اس نے (یعنی مرزانے) چند مذہبی کتابیں شائع کیں۔ رسالہ جات لکھے اور اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ اشتہارات کیا چنانچہ اس کل کاروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ کچھ عرصہ سے ایک متعدد اشخاص کا گروہ جن کی فہرست (بحروف انگریزی) منسلک ہے اس (مرزا) کو اپنا سرگروہ ماننے لگا اور ایک علیحدہ فرقہ قائم ہو گیا۔ حسب فہرست منسلکہ ہذا، ۳۱۸۔ آدمی ہیں۔

مزید حالات کیلئے دیکھو مثل مقدمہ عذرداری انکم ٹیکس مسمی مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضی ذات مغل سکنہ قادیا تحصیل بٹالہ مرجوعہ ۲۰ جون ۱۸۹۸ء منفصلہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۸ء نمبر مقدمہ ۵۵/۴۶

پس جب تحصیل دار بٹالہ کی رپورٹ کے مطابق ۳۱۔ اگست ۱۸۹۸ء تک پیروان کی تعداد فقط ۳۱۸ ہو تو کس طرح ممکن ہے کہ حسب اشتہار ۲۵ جنوری ۱۸۹۷ء تک آٹھ ہزار ہو جائے۔ حالانکہ خود مرزا صاحب کے نزدیک جھوٹ بولنے سے زیادہ کوئی لعنتی کام نہیں۔ دیکھو الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء۔

اسی طرح ایک عرصہ کے بعد اپنے پیروان سے ایک اشتہار بنام درخواست دلوایا جس میں تیس ہزار کی تعداد لکھ دی۔ دیکھو مریدوں کی درخواست مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۰ء۔ حالانکہ درخواست پر مختلف جگہوں کے رہنے والوں کے کل ۱۵۰ دستخط ہیں اور بس۔

۲۷ جون ۱۹۰۰ء میں اگر آپ کے پیروان کی تعداد تیس ہزار ہوئی جیسا کہ اشتہار (درخواست) میں درج ہے.... پھر الحکم مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ میں مریدوں کی تعداد ستّر ہزار ظاہر کی گئی اور پھر الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء میں ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ دس ستمبر ۱۹۰۲ء تک تو ستّر ہزار ہوں اور ۷ فروری ۱۹۰۳ء تک ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ یعنی پانچ ماہ میں اسّی ہزار بڑھ جائیں۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ (جس کی وقعت اور عظمت مرزا صاحب کے نزدیک بھی مسلّم ہے دیکھو انجام آتھم کا حاشیہ صفحہ ۵۵۔ اور اشتہار بہ عنوان لیکھرام کی موت کی نسبت آریہ صاحبوں کے خیالات مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء ص ۵) پچھلی مردم شماری کی رو سے جو ۱۹۰۱ء میں ہوئی ہے، مرزا صاحب کے پیرؤوں کی تعداد صرف ایک ہزار لکھتا ہے۔ دیکھو سول ملٹری گزٹ ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء۔ اور اسی روز کے اخبار میں یہ بھی لکھا ہے کہ عرصہ بیس برس سے مرزا غلام احمد قادیانی اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرائیویٹ مطبع سے جو قادیان میں ہے اپنے اصول پھیلانے کے لئے کہ وہ مسیح اور مہدی ہے، اشتہارات چھپوا کر شائع کرتا ہے۔

یہ وہ اخبار ہے جس کا مرزا صاحب نے جلسہ مذاہب کی تقریر پر اپنی صداقت کیلئے حوالہ دیا ہے ہم اس گزٹ سے بالکل متفق ہیں کیونکہ مرزا صاحب بذات خود اپنے اشتہار بہ عنوان پیر مہر شاہ صاحب کے توجہ دلانے کے لئے آخری حیلہ کے صفحہ ۳ مورخہ ۲۸۔ اگست ۱۹۰۰ء میں لکھتے ہیں

اور یاد رہے کہ لاہور میں میرے ساتھ تعلق رکھنے والے پندرہ یا بیس آدمی سے زیادہ نہیں۔

پس مرزا صاحب کی اس تحریر کے مطابق معلوم ہوا کہ آپ کے پیرؤوں کی تعداد ایسے بڑے شہر لاہور میں صرف پندہ بیس ہے۔ اگر اسی تناسب سے ہندوستان کے بڑے بڑے سو شہر لاہور کی مانند فرض کئے جائیں اور پندرہ مرید فی شہر بحساب اوسط شمار کئے جاویں تو یہ تعداد سول ملٹری گزٹ، مردم شماری کی رو سے عین درست نکلتی ہے۔.. یہ بھی یاد رہے کہ مرزا کے پیروان کی تعداد جو اخبار سول نے ایک ہزار سے اوپر لکھی ہے ان میں سے اب تک بہت سے لقمہ طاعون ہو چکے ہیں اور بہت سے بیعت کو تبرّا کہہ کر از سر نو اسلام قبول کر چکے ہیں اور یہ سلسہ بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند اب تک جاری ہے۔ دیکھو..رسالہ فتح قادیان مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ اور اس معاملے میں مولوی نور محمد ساکن لکھوکے کا اشتہار بھی دیکھنے کے قابل ہے جن کے ہاتھ پر خود مرزا کے پیروان ساکن قادیان نے توبہ کی ...جو شخص گورنمنٹ تک کو مغالطہ دینے سے نہیں چوکتا، وہ پبلک کو کیوں مغالطہ نہ دے۔ چنانچہ مرزا صاحب اخبار عام مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۳ء میں لکھتے ہیں کہ جہلم میں آپ کے دیکھنے کو تیس ہزار یا چونتیس ہزار کے قریب لوگ آئے ہوں گے۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ جب لاہور سے میرا گذر ہوا تو میں نے صدہا لوگ ہر سٹیشن پر جمع پائے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ جہلم کے سٹیشن پر پہنچنے سے پہلے چالیس ہزار کے قریب لوگ میرے راہ گذر سٹیشنوں پر جمع ہوئے ہوں گے۔

مرزا صاحب کا یہ سفید جھوٹ روسیاہی کیلئے کافی ہے کیونکہ جب جہلم کی آبادی ہی اتنی نہیں تو اس قدر آدمی کہاں سے آئے؟ پھر ہر سٹیشن پر صدہا آدمی؟ آپ کو چاہیے کہ مرد میدان بنیں، ہم اور آپ ایک متفقہ درخواست ریلوے افسروں کی خدمت میں پیش کریں کہ وہ پوری پوری تعداد پلیٹ فارم کے ٹکٹوں کی بتا دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی لاہور سے جہلم تک ہر سٹیشن پر جس ٹرین میں آپ نے سفر کیا تھا کس قدر آدمی آئے اور درخواست پر جو خرچ ہو اس کا نصف آپ دیں۔ اگر آپ اس روز چالیس ہزار کے قریب آدمیوں کا جمع ہونا لاہور سے جہلم تک کے سٹیشنوں پر ثابت کر دیں تو فی سٹیشن ایک روپیہ نذر کروں گا۔ ورنہ اپنے کاذب ہونے کا اقرار کریں۔ ہمارے ایک کرم فرما سوداگر پشمینہ جن کو پشاور میں ایک شخص سے روپیہ لینا تھا اور وہ اتفاقاً پشاور سے اسی ٹرین میں آرہے تھے (جس میں مرزا صاحب جہلم سے گھر کو جا رہے تھے) حلفاً بیان کرتے ہیں کہ مسافر لوگ آپ کے دیکھنے کو آتے اور لا حول پڑھ کر چلے جاتے۔ اور مرزا جی بگلا بھگت بنے آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے۔

لاہور سے جہلم تک چودہ اسٹیشن ہیں اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو بحساب اوسط ہر اسٹیشن پر ۲۸۵۷ آدمیوں کا اپنے دیکھنے کیلئے آنا ثابت کر دیں تو ہم فی سٹیشن ایک روپیہ بھر دیں گے۔

مرزا صاحب متفقہ درخواست پیش کریں۔ اس کا خرچ ہمارے ذمہ۔ اگر آپ چار اسٹیشن وزیر آباد، گوجرانوالہ، گجرات، لالہ موسی پر بجائے ۲۸۵۷ کے صرف پچاس پچاس آدمی ہی فی سٹیشن ثابت کر دیں تو فی سٹیشن ایک روپیہ اور نذر کیا جائے گا۔

پھر آپ اخبار عام مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ جہلم میں تقریباً ۱۲۰۰ نفر بیعت میں داخل ہوئے۔ تعجب ہے لاہور جیسے بڑے شہر میں جو پنجاب کا دارالخلافہ ہے اور جس میں لاکھوں کی آبادی ہے وہاں تو مرزا صاحب کے فقط پندرہ یا بیس مرید ہوں اور جہلم جیسے چھوٹے ضلع میں ... آسمانی باپ ۱۲ سو مرید پیدا کر دے۔

پھر فقط جہلم میں ۱۲ سو، اور قادیان سے جہلم تک جن مقامات لاہور وغیرہ میں آپ نے چندے قیام کیا، وہ گویا علاوہ ہیں۔ مگر آپ کا خالص مرید اڈیٹر الحکم جو اسی مقدمہ میں جہلم حاضر ہوا تھا، الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ کالم سوم میں یوں لکھتا ہے: سفر جہلم میں تقریباً آٹھ سو مرد و عورت نے حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت توبہ کی۔

اب فرمایئے چیلے صاحب سچے یا گورو جی؟

پھر رسالہ ریویو بابت فروری ۱۹۰۳ء میں یوں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تفصیل کی کچھ ضرورت نہیں کہ فرقہ احمدیہ پنجاب میں کس زور شور سے ترقی کر رہا ہے۔ایک ہی دن میں جہلم میں ۱۷ جنوری کو تقریباً چھ سو آدمیوں نے بیعت کی۔

اب اپنے ہی منہ سے سب جھوٹے ہو گئے یا نہیں ؟

خاکسار امام الدین از لاہور محلہ پیر گیلانیاں (ضمیمہ شحنہ میرٹھ ہند ص ۱ تا ۶۔۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء)

حکیم نورالدین کی ایک توجیہ

حکیم نورالدین نے ۵ جون ۱۹۰۸ء کے خطبہ جمعہ میں قادیانیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

تم نے سنا ہوگا اور مخالفوں نے بھی محض اللہ کے فضل سے اس بات کی گواہی دی ہے اور تم میں سے بعض نے اپنی آنکھ سے بھی دیکھا ہوگا کہ حدیث میں آیا ہے المبطون شهيد ۔(بخاری کتاب الجہاد)۔وہ جو دستوں کے مرض سے وفات پاوے وہ شہید ہوتا ہے۔مبطون کہتے ہیں جس کا پیٹ چلتا ہو،یعنی دست جاری ہو جاویں۔اب جائے غور ہے کہ آپ (مرزا) کی وفات اسی مرض دستوں سے ہی واقع ہوئی ہے۔اب خواہ اسی پرانے مرض کی وجہ سے جو مدت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور ایک نشان کے آپ کے شامل حال تھا یا بقول دشمن وہ دست ہیضہ کے تھے، بہر حال جو کچھ بھی ہو یہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ آپ کی وفات بصورت مبطون ہونے کے واقع ہوئی ہے پس آپ بموجب حدیث صحیح کہ مبطون جو مرض دست سے،خواہ کسی بھی رنگ میں کہو، وفات پانے والا شہید ہوتا ہے۔پس اس طرح خود دشمنوں کے منہ سے بھی آپ کی شہادت کا اقرار خدا نے کرا دیا..دشمن جو کہتا ہے کہ ہیضہ سے مرے ہیں، اچھا مان لیا کہ دشمن سچ کہتا ہے پھر ہیضہ سے مرنا شہادت نہیں ہے؟

(خطبہ جمعہ ۵ جون ۱۹۰۸ء در الحکم ۱۴ جون ۱۹۰۸ء ص ۷۔۸)

مرزا صاحب کو مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے خلاف آخری فیصلے کی دعا مانگتے ہوئے اور حکیم نورالدین صاحب کو اس حدیث کی سند سے مرزا صاحب کو شہید بناتے ہوئے سوچنا چاہیے تھا کہ اگر مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ دستوں کی بیماری سے مرزا کی زندگی میں فوت ہو جاتے تو کیا وہ بھی شہید ہوتے ؟اگر حکیم نورالدین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منطق تسلیم کرلی جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ قادیانی نے جب مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ہیضہ سے مرنے کی دعا کی تو کیا یہ دعا مولانا کے لئے رتبہ شہادت کے حصول کی دعا کی تھی؟ بہاء

مکاشفہ قادیانی درباره سید نذیر حسین

مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا تھا کہ میاں صاحب سید نذیر حسین محدث دہلویؒ بعد موت ان کی جماعت میں داخل ہو گئے ہیں جیسا کہ محمد عبدالحق کوٹلوی السرہندی بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب بعد انتقال مرزا جی کی جماعت میں داخل ہوئے۔(البدر نمبرا۔ جلدا)۔

اس مکاشفہ کے سمجھنے میں مرزا جی نے بڑا دھوکہ کھایا کہ اپنی ناپاک جماعت سمجھ لی۔ مولوی صاحب تو اس جماعت میں داخل ہوئے جس کا ذکر حدیث ما انا علیہ و اصحا ب ی میں ہوا ہے (مشکوۃ) اور جس جماعت کے تابع مولوی صاحب زندگی میں تھے اور جس جماعت سے علیحدہ ہونے کے باعث مرزا صاحب مع ذریۃ خود بحکم ید اللہ علی الجماعۃ ۔من شذّ شذّ فی النار قابل دخول جہنم بن رہے ہیں۔

یہ عجیب قصہ اور غریب معمہ ہے کہ مولانا (نذیر حسین) صاحب تو مرزا جی کو زندیق، دجال فرماتے رہے اور مرزا جی ان کو اپنی جماعت میں داخل شدہ بتاتے ہیں۔ ھذا شیء عجیب۔

مرزا صاحب نے اپنے مریدین کے پرچانے کے واسطے تریا بید کا چلتر کھیلا ہے۔ یہ تو اس عالم غیبی کا حال ہے جس کی خبر کوئی سوائے مخبر صادق آنحضرت ﷺ کے نہیں دے سکتا۔ اور جس پر سوائے عالم الغیب والشہادۃ کے کسی کو اطلاع نہیں۔ مگر مرزا صاحب جو کچھ کہیں بحکم حبّك الشیئ یعمیو یصمّ مرزائی اندھا دھند سر تسلیم خم کرنے لگتے ہیں۔(شحنہ ہند ضمیمہ ۱۶، اگست ۱۹۰۳ء۔ ص ۱)۔

مرزا صاحب کو انّ شا نئک ھو ا لا بتر کا الہام بھی ہوا تھا اور وہ اس الہام کو حسب ضرورت جگہ جگہ چسپاں کرتے رہتے تھے۔ میاں صاحب سید نذیر حسین دہلوی پر بھی یہ الہام انہوں نے چسپاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ مولانا احمد حسن شوکت اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ لکھتے ہیں

. الحکم کے اڈیٹر نے مرزا جی کا الہام یہ لکھا ہے انّ شا نئک ھو ا لا بتر ....

اب سنئے سورہ الکوثر اس وقت نازل ہوئی جب کہ آپ ﷺ کے فرزندان متواتر فوت ہوئے۔ کفار خوش ہوئے کہ اب محمد ابتر ہو گیا....

ابتر، بتر سے ماخوذ افعل التفضیل کا صیغہ ہے جس کے معنی پیچھا کٹے کے ہیں۔ یعنی مقطوع النسل۔ کفار کے اس طعن سے آنحضرت ﷺ کو اور بھی رنج ہوا۔ تب خدا تعالی نے اپنے حبیب کی تشفی کے لئے سورہ کوثر نازل فرمائی کہ ہم نے تجھے کوثر عطا فرمایا ..

.آج کے روز دشمنان دین کفار و مشرکین عرب کا کہیں پتا بھی نہیں جیسا کہ انّ شا نئك ھو ا لا بتر سے ظاہر ہے۔ یہ خدا تعالی کی پیشین گوئی ہے جو روز روشن کی طرح دنیا پر آشکارا ہو رہی ہے کہ آپ کا دشمن ہی پیچھا کٹا ہے۔

اب مرزا صاحب فرمائیں کیا وہ مقطوع النسل ہیں؟ کیا وہ صاحب اولاد نہیں (اور کیا ان کی اولاد زندہ نہیں؟) پھر مرزا جی کے دشمن تو ہندوستان میں ۳۰ کروڑ ہیں (اب ایک ارب سے زائد ہیں۔ بہاء) کیا وہ سب مقطوع النسل ہیں یا ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ سب مرزا کی چھاتی پر مونگ دلیں گے۔ انشاء اللہ تعالی۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ۔ ۸ تا ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء۔ ص ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالوی کا رجوع: قادیانی کے الہامات اور خوابیں

ڈائری ۱۷۔اپریل ۱۹۰۲ء۔مرزا صاحب کے ڈائری نویس نے لکھا ہے:

فرمایا (مرزا صاحب نے) دو دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرف جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں اور ایک دفعہ الہام ہوا ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔لفظ رودر کے معنی نذیر اور گوپال کے معنی بشیر کے ہیں...فرمایا: ابوجہل اس امت کا فرعون تھا کیونکہ اس نے بھی نبی کریم کی چند دن پرورش کی تھی جیسا کہ فرعون مصری نے حضرت موسی کی پرورش کی تھی اور ایسا ہی مولوی محمد حسین صاحب نے ابتداء میں براہین پر ریویو لکھ کر ہمارے سلسلہ کی چند یوم پرورش کی

ڈائری متعلق ۱۷نومبر ۱۹۰۲ء صبح کی سیر.. مولوی محمد حسین کے رجوع کے متعلق ذکر پر (مرزا صاحب نے) کہا کہ جو کچھ ہماری تصانیف میں اس کے متعلق لکھا گیا ہے وہ یادگار رہے گی، آنحضرت (مرزا) نے فرمایا کہ یہ سب اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاوے گا۔(اخبار الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۳)

ڈائری ۳۰ نومبر ۱۹۰۲۔صبح کی سیر ۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں: خدا تعالی نے ایک الہام میں محمد حسین کا نام فرعون رکھا ہے۔ہامان، نذیر حسین تھا جو نامراد مر گیا مگر فرعون آخر ایمان لایا تھا۔ابن عربی کہتے ہیں کہ فرعون کا ایمان قرآن سے ثابت ہے اور وہ جہنم میں نہیں جائے گا کہ اس نے حضرت موسیؑ کی پرورش بطور باپ کے کی تھی شاید یہی وجہ ہو جس سے اس کو ایمان نصیب ہوا ہو۔(اخبار الحکم قادیان ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء ص ۶)

(مرزا صاحب فرعون کو بقول شیخ ابن عربی جنتی کہتے ہیں کہ اس نے موسی کی پرورش کی تھی، اور یہ نیکی اس کے کام آئی، اسی طرح محمد حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالوی نے ابتداء میں اس سلسلہ احمدیہ کی پرورش کی تھی یعنی براہین کی حمایت کر کے، جیسا کہ ذیل کے اقتباس سے ظاہر ہے: مفتی محمد صادق قادیانی لکھتے ہیں: اس زمانہ کا فرعون اور ابوجہل

فرمایا (مرزا صاحب نے): ابوجہل اس امت کا فرعون تھا کیونکہ اس نے بھی نبی کریم ﷺ کی چند دن پرورش کی تھی جیسا کہ فرعون موسیٰ نے حضرت موسیٰ کی پرورش کی تھی۔ اور ایسا ہی مولوی محمد حسین نے ابتداء میں براہین کا ریویو لکھ کر ہمارے سلسلہ کی چند یوم پرورش کی۔ (ذکر حبیب۔ ص ۲۹۵)

مرزا صاحب کا یہ فرمان اپنے اندر تاریخی غلطی رکھتا ہے کیونکہ ابوجہل نے کبھی بھی آنحضرت ﷺ کی پرورش نہیں کی۔ یہ بات سیرۃ نبویہ ﷺ سے مرزا صاحب کی عدم واقفیت کا ثبوت ہے۔ نیز مرزا صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ فرعون نے اگرچہ مرتے وقت ایمان لانے کے کلمات ادا کر دیئے تھے لیکن ابوجہل نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔

مرزا صاحب نے اپنی امت کا فرعون محمد حسین کو قرار دے کر اپنی امت کو امت مسلمہ سے الگ کر لیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ ان کی امت کا فرعون، ابوجہل ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ کی امت کا فرعون، فرعون مصر تھا۔

تاہم مرزا صاحب فرماتے ہیں فرعون اس نیکی کی وجہ سے ایمان لے آیا تھا جو اس نے حضرت موسیٰؑ کی پرورش کر کے کی تھی، اور چونکہ محمد حسین نے بھی ابتداء میں ان کے سلسلہ کی پرورش کی ہے اس لئے اس نیکی کے بدلے میں اسے بھی ایمان لانے یعنی قادیانیت اختیار کرنے کی جزاء دی جائے گی۔ اور جس طرح بقول شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، فرعون جنتی ہے، محمد حسین بھی جنت میں جائے گا۔

یہاں معلوم ہوتا کہ مرزا صاحب، مولانا محمد حسین کو فرعون قرار دیتے ہیں، اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ فرعون موسیٰ سے پہلے مرا کرتا ہے، لیکن محمد حسین تو مرزا صاحب کے بعد فوت ہوئے ہیں، فرعون کیسے ہو گئے، موت وحیات کے اس کلیہ کے مطابق تو فرعون مرزا صاحب ہوتے ہیں جو مولانا محمد حسین کی زندگی میں مر گئے تھے۔

پھر یہاں مرزا صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس نیکی کی وجہ سے جو محمد حسین نے سلسلہ احمدیہ کی پرورش کی صورت میں کی تھی محمد حسین کو وقت آخر ایمان نصیب ہو جائے گا یعنی وہ قادیانی ہو جائیں گے۔ اور یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ وہ قادیانی نہیں ہوئے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ براہین کی حمایت اور سلسلہ کی پرورش نیکی شمار نہ ہوئی کہ اس کے بدلے میں انہیں قادیانیت والا نام نہاد ایمان نصیب ہوتا)

ڈائری۔ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء: (مرزا صاحب نے) اپنا ایک پرانا کشف بیان کیا کہ جب مولوی محمد حسین صاحب نے ہمارے کفر کا فتویٰ دیا اور لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ مسلمان نہیں ان کے جنازے درست نہیں ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جائے اس وقت چونکہ بغض وعداوت بڑھ گئی تھی ہم گویا تنہا رہ گئے اس وقت میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کی شکل پر ایک شخص آیا ہے مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔ میں نے کہا تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ جئت من حضرةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوتر۔ میں جناب باری سے آیا ہوں۔ میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا بہت سے لوگ تم سے الگ ہو گئے ہیں اور تمہاری عداوت میں بڑھتے جاتے ہیں، یہ پیغام دینے آیا ہوں۔ میں نے اس کو الگ ہو کر ایک بات کہنی چاہی۔ جب وہ الگ ہوا تو میں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہو گئے ہیں مگر کیا تم بھی الگ ہو گئے ہو۔ اس نے کہا نہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ معاً میری حالت کشف اس پر جاتی رہی۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۶)

ڈائری ۳ جنوری ۱۹۰۳ء۔ صبح کی سیر کے وقت:... مولوی محمد حسین اور اس کا رجوع:

ابوسعید عرب صاحب نے اپنے ذوق سے بیان کیا کہ محمد حسین والی پیش گوئی یقیناً خدا کی طرف سے ہے۔ فرمایا (مرزا نے) کہ اس میں کیا شک ہے، زور کے ساتھ دعوی کیا گیا ہے کہ وہ رجوع کرے گا اور اللہ تعالی نے ایسا ہی مقدر کیا تھا۔ اصل میں محمد حسین زیرک آدمی تھا مگر میں دیکھتا تھا کہ ابتداء سے اس میں ایک قسم کی خود پسندی تھی۔ پس خدا تعالی نے چاہا کہ اس طرح پر اس کا تنقیہ کر دے۔ یہ اس کے لئے استفراغ ہے۔ براہین میں ایک الہام درج ہے جس میں اس کا نام فرعون رکھا گیا اس نے بھی آخر میں یہی کہا تھا کہ آمنت بالذی آمنت به بنو اسرائیل اس لئے اس کے لئے بھی آمنت بالذی کا وقت مقدر ہے۔ اس پر پوچھا گیا کہ وہ کیا امر ہے جس کی وجہ سے یہ آخری سعادت اس کے لئے مقدر ہے؟۔ فرمایا (مرزا صاحب نے) یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر اس نے ایک کام تو کیا ہے براہین احمدیہ پر ریویو لکھا تھا اور وہ واقعی اخلاص سے لکھا تھا کیونکہ اس وقت اس کی یہ حالت تھی کہ بعض اوقات میرے جوتے اٹھا کر جھاڑ کر آگے رکھ دیا کرتا تھا اور ایک بار مجھے اپنے مکان میں اس غرض سے لے گیا کہ وہ مبارک ہو جاوے اور ایک بار اصرار کر کے مجھے وضو کرایا۔ غرض بڑا اخلاص ظاہر کیا کرتا تھا۔ کئی بار اس نے ارادہ کیا کہ میں قادیان میں ہی آکر رہوں۔ مگر میں نے اس وقت اسے یہی کہا تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا۔ اس کے بعد اسے ابتلاء پیش آ گیا۔ کیا تعجب ہے کہ اس اخلاص کے بدلے میں خدا نے اس کا انجام اچھا رکھا ہو۔

اس پر ایک بھائی نے سوال کیا کہ حضور اب اسے کیسا سمجھیں۔ فرمایا (مرزا نے) اب تو حکم حالت موجودہ ہی پر ہوگا۔ وہ دشمن ہی اس سلسلہ کا ہے۔ جب دیکھو جب تک نطفہ ہوتا ہے اس کا نام نطفہ رکھتے ہیں گو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا انسان بن جاوے مگر جوں جوں اس کی حالتیں بدلتی جاتی ہیں اس کا نام بدلتا جاتا ہے آخر اپنے وقت پر جا کر انسان بنتا ہے۔ یہی حال اس کا ہے۔ سر دست تو وہ اس سلسلہ کا مخالف اور دشمن ہے اور یہی اس کو سمجھنا چاہیے.... دیکھو یہ جو پیش گوئی ہے کہ میری عمر ۸۰ برس کے قریب ہوگی کیا کوئی مفتری اس قسم کی پیش گوئی کر سکتا ہے اور خصوصاً اس پر تیس برس گذر بھی گئے ہوں۔... (اخبار الحکم قادیان ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۷۔۸)

(اسکا مطلب ہے یہ کہ ۸۰ سال عمر والی پیش گوئی ۱۸۷۲ء میں یا اس سے پہلے ہوئی تھی۔ جب کہ دوسری جگہ کہتے ہیں، عمر زیادہ ہونے کی خبر انہیں اس وقت دی گئی تھی جب انہیں تجدید وغیرہ کا عظیم کام سونپا گئے اور وہ گھبرا گئے کہ میں تو بیمار ہوں، اتنا بڑا کام کیسے کر سکتا ہوں، میری زندگی بجھتی ہوئی شمع کی مانند بہت مختصر ہے، یعنی ۱۸۸۰ء کے عشرے میں۔ دو متضاد باتوں میں ایک بات غلط ہے۔ نیز میر عباس کو لکھے گئے ۱۸۸۰ء کے عشرے والے خطوط میں قادیانی کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میری زندگی طویل ہے یا مختصر، کیونکہ الہام ذومعنی ہیں۔ بہاء)

✿ تازہ الہام۔ ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۳ء کی شام کو حضرت حجۃ اللہ (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب میری نظر کے سامنے سے پھر گئے پھر یہ لفظ الہام ہوئے

سا خبره في آخر الوقت انك لست على الحق۔ (اخبار الحکم قادیان ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵)

✿ مولوی محمد حسین بٹالوی کا رجوع: اس ذکر پر کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا رجوع کب ہوگا، فرمایا (مرزا نے) دیکھو جب بچہ پیٹ میں ہوتا ہے اگرچہ وہ زندہ ہوتا ہے تاہم وہ خوشی پر ہنس نہیں سکتا اور تکلیف پر رو نہیں سکتا، بلاؤ تو بولتا نہیں، مگر جب باہر آجاتا ہے تو اس کو حواس ملتے ہیں پھر ہنستا بھی ہے اور روتا بھی ہے اور بلانے سے بولتا بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اول زندگی جو پیٹ میں تھی وہ اصلی اور حقیقی زندگی نہ تھی، حواس اس میں نہ تھے۔ جب خدا ایک بات دل میں ڈالتا ہے تو حواس آجاتے ہیں۔ یہی حال مولوی محمد حسین صاحب کا ہے جب کوئی بات خدا کی طرف سے دل میں ڈالی جاوے گی تو اسی وقت تبدیلی ہو جائے۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء ص ۹)

✿ محمد حسین کا رجوع: اڈیٹر الحکم بتاتے ہیں کہ یکم اگست ۱۹۰۵ء کو مرزا صاحب کی مجلس میں: مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا ذکر ہوا جو انہوں نے منشی حسین بخش تحصیلدار پنڈی گھیپ حال رخصتی قادیان کے نام لکھا تھا۔ (مرزا صاحب نے) فرمایا معلوم نہیں وہ کون سی بدی تھی جس نے اس کو اس سلسلہ کی شناخت سے محروم رکھا۔ تاہم جب تک وہ زندہ ہے ہم اس پیش گوئی کی تاویل نہیں کرتے جو اس کے متعلق ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ آخر رجوع کرے گا۔

مرزا قادیانی کا سفرنامہ دہلی: اڈیٹر الحکم شیخ یعقوب علی تراب لکھتے ہیں کہ قادیان سے دہلی جاتے ہوئے: ابھی اعلی حضرت (مرزا) (بٹالہ سٹیشن پر) تشریف نہ لائے تھے اور میں اور دوسرے احباب اسٹیشن پر موجود تھے۔ اتنے میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سٹیشن پر ۱۰ بجے کی گاڑی میں امرتسر جانے کے لئے تشریف لائے ساتھ ان کا ایک بچہ بھی تھا میں نے ان کو اور انہوں نے مجھے دیکھ لیا۔ اپنے بھائی صاحب کو کسی امر کے متعلق تاکید کررہے تھے اور ایک شیعہ صاحب بھی ان کے پاس بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی کہا: یعقوب کدھر؟

خاکسار۔ حضرت اقدس (مرزا) دہلی جاتے ہیں، میں بھی آپ کے ہمراہ جاؤنگا۔

محمد حسین: تم ابھی تک مرزائی ہو؟

خاکسار: الحمد للہ اسوقت تک خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور دعا ہے کہ اسی پر خاتمہ ہو اور آپ کو بھی شامل ہوا دیکھ لیں۔

محمد حسین: میرا رسالہ پڑھ لیا ہے؟

خاکسار: ہاں آپ نے تو مجھے بھیجا نہیں لیکن میں نے اسے پڑھ لیا ہے اس رسالہ کو پڑھ کر مجھے آپ پر رحم آتا ہے۔

محمد حسین (شیعہ سے خطاب کرکے) تم میرا احسان مانو۔

شیعہ: تمہارا احسان کس بات کا؟

محمد حسین: تم نے وہ اشتہار مرزا کا نہیں پڑھا جو ابھی اس نے شائع کیا ہے جس میں حضرت امام حسین کی بڑی تعریف کی ہے۔

شیعہ: اس میں تمہارا کیا احسان ہے؟ اشتہار مرزا صاحب نے دیا اور احسان تمہارا؟

محمد حسین: ان کو معلوم نہیں وہ اشتہار میرے رسالہ ہی کو پڑھ کر انہوں نے شائع کیا ہے

خاکسار: آپ کے رسالہ کو تو انہوں نے دیکھا ہی نہیں، اور وہ دیکھنے کے قابل چیز ہی کیا ہے۔ اس رسالہ کو تو جو شخص پڑھے گا اس کو آپ کی حالت پر بہت رحم آئے گا۔

محمد حسین: اب دیکھو گے کیا ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار: پہلے آپ نے کیا کرلیا جو آئندہ کرلو گے۔ آپ کو انہیں تعلیوں نے خراب کیا جب یہ تکبر نکل جائے گا پھر خدا تعالی کے وعدہ کے موافق رجوع کرلو گے۔

محمد حسین: میں ہرگز نہیں کرونگا۔

خاکسار: یہ اس وقت کی بات ہے، اوس وقت آپ کو ندامت ہوگی کہ میرے دعوے کیا تھے۔ آپ کے اس رجوع کی خبر کی وجہ سے آپ پر بہت رحم آتا ہے اور ہم منتظر ہیں کہ آپ کی اس حالت کو بھی دیکھ لیں۔

(اخبار الحکم قادیان ۳۰ نومبر ۱۹۰۵ء ص ۴۔۵)

شیخ یعقوب علی جو مرزا صاحب کے سرکاری آرگن کے اڈیٹر تھے، کس دعوی سے کہہ رہے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی پوری ہوگی اور محمد حسین مرزائی ہو جائیں گے اور اپنے مخالفانہ طرز عمل پر شرمندہ ہوں گے۔ ادھر محمد حسین کہہ رہے ہیں کہ وہ مرزائی نہیں ہوں گے انشاء اللہ۔ اب دیکھئے کہ یعقوب علی کا دعوی اور مرزا صاحب کی پیش گوئی پوری، کہ محمد حسین مرزائی ہو جائے گا، ہوئی یا محمد حسین کی پیش گوئی کہ، وہ انشاء اللہ حالت اسلام میں زندگی بھر رہیں گے اور اسی حالت میں مریں گے۔

یہ دیکھنا ہو کہ قادیانی پیش گوئی کا کیا حشر ہوا، تو حافظ عنایت اللہ اثری کی یہ تحریر ملاحظہ فرمایئے:

۱۹۱۹ء میں، میں نے خلیفہ قادیان کو عریضہ روانہ کیا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی میری اور آپ کی زندگی میں اسلام پر فوت ہو کر آپ کے باپ کی پیش گوئی کو جھوٹا ثابت کریں گے کہ وہ مرزائی ہو کر مرے گا۔

جب میری یہ پیش گوئی اپنی ہر سہ قیود کے ساتھ پوری ہوئی تو میں نے اسے اہل حدیث (امرتسر) میں (اشاعت کے لیے) روانہ کیا۔ (الجسر البلیغ صفحہ ۲۷ حاشیہ در رسائل اہل حدیث جلد ۲ صفحہ ۱۹۶۔۱۹۷)

یعنی حضرت شیخ الاسلام بٹالوی ۱۹۲۰ء میں بحمد اللہ حالت اسلام میں فوت ہوئے۔ ذیل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیت نامہ از انجمن اہل حدیث لاہور
بخدمت وارثان مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی
اور افراد اہل حدیث اور دیگر مسلمان

نقل کیا جاتا ہے:

نمے دانم حدیث نافر چوں است ۔ ہمے بینم کہ عنوانش بخون است

سچ ہے موت العالم کموت العالم۔

ایسے قحط الرجال زمانہ میں عالم بے مثل جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا اس دار فانی سے رحلت فرمانا اہل اسلام اور خصوصاً جماعت اہل حدیث کے لئے ایسا صدمہ جانکاہ ہے جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ مولانا مرحوم جامع منقول ومعقول فروع واصول اور خاص کر فن حدیث میں بحر بیکراں تھے اور اپنی نظیر آپ تھے اور جناب شیخ الکل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان تلامذہ میں سے تھے جن پر ان کو فخر تھا۔ افسوس وہ نیک صورت جو کل ہمارے ساتھ تھی اور ہماری رہبری کا کام کرتی تھی، آج ہماری نظروں سے پنہاں ہو کر جوار رحمت الٰہی میں جاگزین ہے یا واسع المغفرۃ یا وسیع الرحمۃ اس مغفور کو اپنی رحمت اور مغفرت کے سایہ میں ڈھانپ لے۔

مولانا مرحوم نے کتاب وسنت کی جو خدمات کی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں اول اول جب فارغ التحصیل ہو کر عین عالم شباب میں رونق افروز لاہور ہوئے تو بھاٹی دروازہ مسجد مسنونہ میں ترویج کتاب و اشاعت سنت میں سرگرم رہے اور بعد ازاں مسجد چینیا نوالی میں اہل حدیث مرکز قائم کر کے وہ خدمات اسلامی انجام دیں جن کے لئے اللہ تعالی علیم کے ہاں ماجور ہوں گے رسالہ اشاعۃ السنہ کے ذریعے ایسی خدمات دینی انجام دیں کہ بایدوشائد مضامین میں بے بہا دریا بہا دیئے جس سے اہل علم عش عش کر اٹھے۔

بعد ازاں قادیانی فتنہ نے سر اٹھایا سب سے پہلے جس نے تقریراً اور تحریری تردید میں قدم اٹھایا وہ مولانا موصوف ہی تھے۔ تمام ہندوستان کے علماء سے مرزا قادیانی کے حق میں فتوی لے کر مرتب کیا اور اسے دنیا بھر میں شائع کیا۔

مرزا نے دھمکی دی کہ ان پر عذاب الٰہی نازل ہوگا لیکن ان پر ایسی گیدڑ بھبکیوں کا پشہ کے برابر بھی اثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوا اور وہ آگے سے بڑھ کر ہمت و استقلال سے اس کی تردید میں سرگرم ہوئے۔

مولانا مرحوم کا زہد و تقوی اس درجہ کمال کو پہنچا ہوا تھا جو خاصان خدا کو حاصل ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ شب زندہ دار تھے اور اس حالت میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ یعنی عین اس حالت میں جب کہ وہ نماز تہجد پڑھ رہے تھے فالج گرا اور قیام نماز تہجد میں ہی کھڑے کھڑے بیٹھ گئے اور پھر کوئی دنیا کی بات نہیں کی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔

اہل حدیث کے حق میں ناموزوں لفظ وہابی کا استعمال ترک کرانے کے لئے گورنمنٹ تک رسائی کیا اور بالآخر یہ مکروہ لفظ قانوناً ناجائز قرار دلا کر ہی چھوڑا۔ الغرض جماعت اہل حدیث پر جو مولانا موصوف کے ہزار ہا احسانات ہیں جن سے عمر بھر شکریہ ادا کرنے سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالی قوم کو ان کا نعم البدل عطا کرے اور مولانا کو اپنی رحمت میں جگہ دے ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

عاجز: عبداللہ دبیر انجمن اہل حدیث لاہور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اپریل ۱۹۲۰ء ص ۸)

☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین

و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین ۳۰۔ جولائی۔ ۲۰۱۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ